विद्यया ऽ मृतमश्नुते

एन सी ई आर टी
NCERT

قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم 2023

قومی درسیات کا خاکہ
برائے اسکولی تعلیم

2023

विद्ययाऽमृतमश्नुते
एन सी ई आर टी
NCERT

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

32209 – Qaumi Darsiyat ka Khaka
Bara-e-Schooli Taleem

ISBN 978-93-5729-506-2

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے یا بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جارہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا اسٹیکر یا کسی اور ذریعہ ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

پہلا اردو ایڈیشن

مئی 2026 ویشاکھ 1948

PD 5H BS

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2026

قیمت: ₹ 550.00

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی۔ 110016 **فون:** 011-26562708

100،108 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بنا شنکری III اسٹیج
بنگلورو۔ 560085 **فون:** 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد۔ 380014 **فون:** 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا۔ 700114 **فون:** 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گوہاٹی۔ 781021 **فون:** 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن	:	ایم. وی. سری نواسن
چیف ایڈیٹر	:	بگیان سُتار
چیف بزنس منیجر	:	امیتابھ کمار
چیف پروڈکشن آفیسر (انچارج)	:	دیپک جیسوال
اسسٹنٹ پروڈکشن آفیسر	:	پرکاش ویر سنگھ

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ نئی دہلی نے جینا آفسیٹ پرنٹرس، A-33/2، صاحب آباد انڈسٹریل ایریا، سائٹ IV، غازی آباد (یوپی) میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

پیش لفظ

قومی درسیات کا خاکہ تیار کرنے والی قومی اسٹیئرنگ کمیٹی کی جانب سے اسکولی تعلیم کے لیے قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم (NCF-SE) عزت مآب شری دھرمیندر پردھان، وزیر تعلیم، حکومت ہند کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے مجھے انتہائی فخر اور اطمینان محسوس ہو رہا ہے۔

قومی تعلیمی پالیسی (2020) اکیسویں صدی کے علمی معاشرے کے اہم تقاضوں کی تکمیل کی غرض سے ہندوستان کو تیار کرنے کی سمت میں رہنمائی کے لیے ایک نمایاں تبدیلی والا قدم ہے۔ NCF-SE، قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے اُن کلیدی اجزا میں سے ایک ہے جو NEP-2020 کے اغراض و مقاصد، اصولوں اور نقطۂ نظر کی بنیاد پر مذکورہ تبدیلی کو ممکن بناتا ہے اور اس میں روح پھونکتا ہے۔ اس کا مقصد ملک کے تمام بچوں کو اعلیٰ معیار کی تعلیم فراہم کرنا ہے تاکہ منصفانہ، شمولیتی اور تکثیری معاشرہ وجود میں آسکے جیسا کہ ہمارے آئین میں تصور کیا گیا ہے۔

ہندوستان میں 3 تا 18 سال کی عمر کے بچوں کے لیے یہ اوّلین مربوط درسیاتی خاکہ ہے۔ یہ 4+3+3+5 'درسیاتی اور تدریسیاتی' ساخت کا براہ راست نتیجہ ہے جسے NEP 2020 نے اسکولی تعلیم کے لیے پیش کیا ہے۔ بنیادی سطح (عمر 3 تا 8) پر مناسب توجہ مرکوز کرنے اور اس کی نشوونما کے مقصد سے 20 اکتوبر 2022 کو عزت مآب وزیر تعلیم نے بنیادی سطح کے لیے تفصیلی قومی درسیاتی خاکہ برائے اساسی سطح (NCF-FS) کا اجرا کیا جسے NCF-SE میں شامل کیا گیا ہے۔ اساتذہ کی تعلیم اور تعلیم بالغان کے لیے قومی درسیات کے خاکے جلد ہی تیار کیے جائیں گے۔

ہم نے ملک بھر میں وسیع پیمانے پر مشاورت کے ذریعے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ یہ قومی درسیات کا خاکہ ہمارے عوام اور قوم کی ضروریات اور توقعات کی عکاسی کرے نیز بہترین تجربات اور معلومات سے بھی آراستہ ہو۔ اس عمل میں طلبا اور والدین سمیت 13 لاکھ سے زیادہ دل چسپی رکھنے والے شہریوں، ملک بھر کے 1.5 لاکھ سے زیادہ اساتذہ اور ماہرین تعلیم، 32 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے 1550 سے زیادہ ضلعی سطح کی مشاورت اور 35 اداروں کی شمولیت سے استفادہ کیا گیا۔ یہ مشورے ان 600 سے زیادہ مقالوں کے علاوہ ہیں جنھیں ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے تشکیل کردہ گروپوں نے 25 موزوں ترین موضوعات کے حوالے سے تحریر کیا ہے۔ ان گروپوں میں 4000 سے زیادہ ماہرین شامل تھے۔ ان کے ساتھ ہی نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ کے ذریعہ تشکیل کردہ 175 سے زیادہ ممبران پر مشتمل ماہرین کے گروپوں نے بھی ان موضوعات پر 25 مقالے تیار کیے ہیں۔ NCF-SE کا پہلا مسودہ 6 اپریل 2023 کو عوامی تبصروں کے لیے پیش کیا گیا اور 100 سے زیادہ اداروں اور ماہرین تعلیم نے 1500 سے زیادہ تفصیلی تبصرے اور تجاویز فراہم کیں۔

اگرچہ NCF-SE نے اس اجتماعی علم و دانش سے استفادہ کیا ہے لیکن اصل چیلنج یہ ہے کہ ان معلومات کا تجزیہ کر کے ایک پختہ، افادیتی اور مؤثر ترکیب کو کس طرح فروغ دیا جائے کہ زمینی سطح پر طور طریقوں میں تبدیلیوں کا پیش خیمہ ہو۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ NCF-SE کو ایک ایسی زبان، ساخت اور متعدد قسم کی مثالوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے تاکہ درسیات اور نصاب تیار کرنے والے تدریسی و آموزشی مواد تیار کرنے والے اور اساتذہ کرام جیسے پیشہ ور افراد اسے اپنی موجودہ حقیقتوں سے مربوط کرنے کے اہل ہو جائیں۔ اس کمیٹی کے کام کے مذکورہ پہلو کو اجاگر کرنے کا میرا مقصد اختراعی طریقوں اور طرز رسائی کو فروغ دینے کی ضرورت کے نتیجے میں پیدا ہونے والے متعدد مسائل پر زور دینا ہے۔

ہم پُرجوش ٹیم ورک اور اپنے رفقائے کار کی لگن کی وجہ سے اس درسیاتی خاکہ برائے اسکولی تعلیم کی تیاری کی غیرمعمولی طور پر چنوتی بھری کاوش کی اطمینان بخش تکمیل میں کامیاب ہوئے ہیں۔

میں قومی درسیات کے خاکے کے لیے قومی اسٹیئرنگ کمیٹی کے اراکین، قومی درسیات کا خاکہ کے لیے مینڈیٹ گروپ، اور ٹیکنیکل سیکریٹریٹ گروپ نیز نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ سے متعلق ٹیم کے اراکین اور وزارت تعلیم کا ذاتی طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

NCF-SE کے ذریعے ہندوستانی تعلیم اور ملک کی ترقی میں تعاون کرنے کا جو موقع میسر ہوا ہے اس کے لیے ہم سب شکرگزار ہیں جس کے نہ صرف آج بلکہ آنے والی دہائیوں پر دیرپا اثرات قائم رہیں گے۔

کے۔ کستوری رنگن

چیئرپرسن

نیشنل اسٹیئرنگ کمیٹی برائے قومی درسیات کا خاکہ

بنگلورو

29 جولائی 2023

اظہار تشکر

قومی اسٹیرنگ کمیٹی برائے قومی درسیات کا خاکہ

- کے کستوری رنگن (چیئرپرسن)
- نجمہ اختر
- منجل بھارگو
- دھیر جھنگران
- ملند کامبلے
- ٹی وی کٹیمانی
- شنکر مارواڑا
- مہیش چندر پنت
- دنیش پرساد سکلانی (کنوینر)
- گووند پرساد شرما
- جگبیر سنگھ
- ایم کے سریدھر

مینڈیٹ گروپ برائے قومی درسیات کا خاکہ

- منجل بھارگو (چیئرپرسن)
- رنجنا اروڑا (ممبر-کنوینر)
- انوراگ بہر
- انیرودھ دیش پانڈے
- بی۔این۔گنگادھر
- دھیر جھنگرن
- شنکر مارواڑا
- کے۔رامچندرن
- ایم کے سریدھر

انٹیگریشن گروپ

- رنجنا اروڑا
- انوراگ بہر
- منجل بھارگو
- انیرودھ دیش پانڈے
- شنکر مارواڑا
- دنیش پرساد سکلانی

- ایم کے سریدھر
- سریدھر سریواستو

اساسی سطح گروپ

- امریندر پی بہرا
- آیوشمان گوسوامی
- ٹی وی کٹیمانی
- کے۔رام چندرن
- گووند پرساد شرما
- ششیکلا ونجاری
- پدمایادو

ابتدائی سطح گروپ

- امریندر پی بہرا
- دھیر جھنگران
- ہرشد اے۔پٹیل
- کے۔رامچندرن
- سنیتی سنوال
- وائی شری کانت

مڈل سطح گروپ

- ملند کامبلے
- پرتیوش کمار منڈل
- مہیش چندر پنت
- ہرشد اے۔پٹیل
- وائی شری کانت
- انجم سیبیا

ثانوی سطح گروپ

- پی۔سی۔اگروال
- نجمہ اختر
- پرتیوش کمار منڈل
- ملند مراٹھے
- سندھیا ساہو
- جگبیر سنگھ

وزارت تعلیم

- لامچونگھوئی سوئیٹی چانگسان
- انیتا کروال
- اجے کمار
- رجنیش کمار
- سنجے کمار
- لکشمی نارائن مشرا
- پراچی پانڈے

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (این سی ای آر ٹی)

- رنجنا اروڑا
- بی۔ پی۔ بھاردواج
- اندرانی بھادوری
- امرندر پی بہرا
- ایس۔ سی۔ چوہان
- سنیتا فرکیا
- انجنی کول
- آر۔ آر۔ کویرنگ
- دنیش کمار
- پرتیوش کمار منڈل
- وی۔ ایس۔ مہروترا
- پربھات مشرا
- آرمیگھناتھن
- اپرنا پانڈے
- انوپ راجپوت
- دنیش پرساد سکلانی
- سنیتی سنوال
- وائی شری کانت
- سی۔ ایس۔ شمری
- سندھیا سنگھ
- شرد سنہا
- گوری سریواستو
- سریدھر سریواستو

- پون سدھیر
- جیوتسنا تیواری
- پدمایادو
- سریوگ یادو
- ایم. وی. سری نواسن

ٹیکنیکل سیکرٹریٹ گروپ (ٹی ایس جی)

- انجو
- سدھارتھ اے۔ بھارگو
- سپرنادواکر
- شالنی دکشت
- ہری پرساد جی وی
- والیش ہیرور
- ویراج کمار
- ٹی آر کمار سوامی
- گجانند لونڈھے
- برندا ناگراجن
- منیش پانڈے
- ایم کے راگھویندر
- رشی کیش بی۔ ایس
- شراون ایس۔ کے
- چیتن سنگائی

این سی ایف کے لیے قومی فوکس گروپ
این سی ایف ایس سی ای آر ٹی اور ریاستی تعلیمی محکموں کے لیے ریاستی فوکس گروپ سینٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن اور اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن
اساتذہ، سول سوسائٹی کی تنظیموں اور اسکولوں کی بڑی تعداد
ریاستی سطح پر ضلعی سطح کی مشاورت اور موبائل سروے کے شرکا یونیورسٹیوں اور متعدد دیگر اعلیٰ تعلیمی اداروں کے ساتھ مشاورت کے شرکا
این سی ایف۔ ایس ای کے پری ڈرافٹ پر رائے فراہم کرنے والے استفادہ کنندگان کی بڑی تعداد
این سی ایف کے آن لائن سروے میں حصہ لینے والے 13 لاکھ سے زیادہ دیگر استفادہ کنندگان

گروپوں میں صدر کے علاوہ تمام نام ان کے آخری نام کے حروف تہجی کے مطابق ہیں۔

اردو ترجمہ

- آفاق ندیم، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اسٹڈیز، فیکلٹی آف ایجوکیشن، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- ابو شہیم خان، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد

- احمد بدر، شعبۂ اردو، کریما سٹی کالج، جمشید پور، جھارکھنڈ
- اختر صدیقی، ریٹائرڈ پروفیسر، چیئرپرسن این سی ٹی ای، غفار منزل، جامعہ نگر، نئی دہلی
- اسلم پرویز، ڈپارٹمنٹ آف ٹرانسلیشن، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد
- جسیم احمد، فیکلٹی آف ایجوکیشن، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- چمن آرا خان، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
- رزینہ خان، ٹیچر، رحیق گلوبل اسکول، جامعہ نگر، نئی دہلی
- سجاد احمد، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، یوپی
- سہیل احمد فاروقی، ریٹائرڈ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- شباہت حسین، ڈاکٹر ذاکر حسین میموریل سینئر سیکنڈری اسکول، جعفر آباد، دہلی
- شعیب عبداللہ، ریٹائرڈ پروفیسر، شعبۂ تعلیم، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- شہپر رسول، ریٹائرڈ پروفیسر، شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- صدیقی محمود، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد
- ضیاء الرحمن، پرنسپل، سردار حاجی امیر صاحب رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، بھیونڈی، ممبئی
- عبدالباری، اسسٹنٹ پروفیسر، آر آئی ای، این سی ای آر ٹی، اجمیر، راجستھان
- علینا رئیس، جوہر باغ، جامعہ اسٹاف کوارٹر، جامعہ نگر، نئی دہلی
- غزالہ فاطمہ، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
- محمد امین عبدالوہاب مہتلّے، مارول ووکیشنل میونسپل اردو اسکول، ماپ خان نگر، اندھیری، ممبئی
- محمد انور مرزا، نوح-54، اپوزٹ کوکن بینک نیر اسمتا ہاؤس، اسٹیشن روڈ، تھانہ
- محمد عارف، گلشن اسلام، اردو پرائمری اسکول، آشیانہ سوسائٹی، تلک نگر، ساکی ناکہ، ممبئی
- محمد سید رضا، پوسٹ گریجویٹ ٹیچر انکرمت، اُچتر مادھیمک ودھیالیہ نانوری، پٹنہ
- نعمان خان، ریٹائرڈ پروفیسر، این سی ای آر ٹی، بھوپال

کوآرڈی نیٹر (اردو ترجمہ)

محمد فاروق انصاری، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

این سی ای ایف کے اردو مسودے کی تیاری میں معاونت اور پروف ریڈنگ کے لیے محمد عرفان، سینئر ریسرچ ایسوسی ایٹ؛ محمد جلیل اقبال خاکی، حسن اصغر، رضوان علی، جونیئر پروجیکٹ فیلو؛ ریاض احمد ڈی ٹی پی آپریٹر؛ واعظ الرحمٰن صدیقی، پروف ریڈر کی کونسل ممنون ہے۔

اس کتاب کو حتمی شکل دینے میں مخلصانہ تعاون کے لیے کونسل مصطفیٰ علی، محمد عیسیٰ، مسعود احمد اور عزیز احمد خاں، اسسٹنٹ ایڈیٹر (کانٹریکچول)؛ محمد زاہد انجم اور آصف جمال، پروف ریڈر (کانٹریکچول)؛ سریندر کمار، ڈی ٹی پی انچارج؛ امجد حسین، مسیح الدین، جنید احمد اور محمد عارض، ڈی ٹی پی آپریٹر (کانٹریکچول) کی شکر گزار ہے۔

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بَھارَت کو ایک مقتَدر، سمَاج وَادی، غیَر مَذہَبی عَوامی جَمہُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

قومی درسیات کے خاکے میں مستعمل روایتی رسوم اور اسالیب

1. پوری دستاویز میں کلاس کی جگہ لفظ 'گریڈ' استعمال کیا گیا ہے (مثلاً درجہ 5 کے بجائے گریڈ 5)
2. اس قومی درسیاتی خاکہ میں ایسے ضمائر استعمال کیے گئے ہیں جن سے صنف کا اظہار نہ ہو، مثال کے طور پر وہ یا انھیں۔

بھارت کا آئین

حصہ III (دفعہ 12 سے 35)

(بعض شرائط، چند مستثنات اور واجب پابندیوں کے ساتھ)

بنیادی حقوق

کے ذریعہ منظور شدہ

حق مساوات

- قانون کی نظر میں اور قوانین کا مساویانہ تحفظ
- مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر عوامی جگہوں پر مملکت کے زیر انتظام
- سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع
- چھوت چھات اور خطابات کا خاتمہ

حق آزادی

- اظہار خیال، مجلس، انجمن تحریک، بود و باش اور پیشے کا
- سزا کے جرم سے متعلق بعض تحفظات کا
- زندگی اور شخصی آزادی کے تحفظ کا
- 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا
- گرفتاری اور نظر بندی سے متعلق بعض معاملات کے خلاف تحفظ کا

استحصال کے خلاف حق

- انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت کے لیے
- بچوں کو خطرناک کام پر مامور کرنے کی ممانعت کے لیے

مذہب کی آزادی کا حق

- آزادی ضمیر اور قبولِ مذہب اور اس کی پیروی اور تبلیغ
- مذہبی امور کے انتظام کی آزادی
- کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کی آزادی
- کلی طور سے مملکت کے زیر انتظام تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم یا مذہبی عبادت کی آزادی

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

- اقلیتوں کی اپنی زبان، رسم خط یا ثقافت کے مفادات کا تحفظ
- اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے کے قیام اور ان کے انتظام کا حق

قانونی چارہ جوئی کا حق

- سپریم کورٹ یا کورٹ کی جانب سے ہدایات، احکام یا رٹ کے اجرا کو تبدیل کرانے کا حق

فہرست

پیش لفظ	*iii*
اظہارتشکر	*v*
قومی درسیات کے خاکے میں مستعمل روایتی رسوم اور اسالیب	xi
تعارف	
	3
خلاصہ	8
حصہ A: طرزِ رسائی	**31**
1. اسکولی تعلیم کے اغراض اور درسیاتی شعبے	33
2. اسکولی سطح: منطق اور خاکہ	50
3. آموزشی معیارات، مواد، تدریسیات اور جائزے کی طرزِ رسائی	75
4. وقت کی تقسیم	120
حصہ B: کراس کٹنگ موضوعات	**131**
1. ہندوستان اور ہندوستانی علمی روایت سے گہری وابستگی	133
2. اقدار اور رجحانات	149
3. ماحول کا مطالعہ اور اس کی نگہداشت	163
4. اسکولوں میں شمولیت کا عمل	174
5. اسکولوں میں رہنمائی اور صلاح کاری	181
6. اسکولوں میں تعلیمی ٹیکنالوجی	185
حصہ C: اسکولی مضامین	**204**
1. اساسی سطح میں آموزش	206
2. زبان کی تعلیم	228
3. ریاضی کی تعلیم	261
4. سائنس کی تعلیم	287

5. سماجی علوم کی تعلیم 312

6. آرٹ کی تعلیم 345

7. بین شعبہ جاتی تعلیم 379

8. جسمانی تعلیم اور تندرستی 411

9. حرفتی تعلیم 436

10. گیارھویں اور بارھویں جماعت میں مضامین 470

■ حصہ D: اسکولی ثقافت اور اسکول کا طرزِ عمل 510

1. اسکولی ثقافت 512

2. اسکول کا طرز عمل 528

■ حصہ E: معاون ماحولیاتی نظام کی تشکیل 544

1. نفاذ کے لیے صلاحیت سازی 546

2. آموزش کے لیے موزوں ماحول کو یقینی بنانا 550

3. اساتذہ کو قابل اور بااختیار بنانا 556

4. کمیونٹی اور خاندان کی شمولیت 562

مخففات 567

اصطلاحات کی فرہنگ 571

کتابیات 575

حوالہ جات 588

قومی درسیات کے خاکے کی تشکیل کے لیے وسیع اور شمولیاتی طرزِ عمل 589

قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم کو کیسے پڑھیں

قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم NCF-SE کے پڑھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسے شروع سے آخر تک مکمل پڑھا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ NCF-SE ایک مربوط خاکہ ہے جس کا ہر حصہ دوسرے حصوں پر اثرانداز ہوتا ہے۔

تاہم، اگر کسی منتخب حصے کو پڑھنا مقصود ہے تو یہ سفارش کی جاتی ہے کہ پہلے حصہ A کو ضرور پڑھا جائے اور اس کے بعد منتخب حصے کو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حصہ A، این سی ایف–ایس ای کی اساس فراہم کرتا ہے۔

مثال کے طور پر — اگر ایک سائنس ٹیچر صرف اپنے مضمون پر توجہ مرکوز کرنا چاہتی ہے، تو اسے حصہ A کو مکمل طور پر پڑھنا چاہیے اور پھر حصہ C میں دیا گیا 'سائنس کی تعلیم' والا باب۔ ممکن ہے کہ ایجوکیشن ایڈمنسٹریٹر حصہ D میں مذکور 'اسکولی ثقافت اور طور طریقوں' اور حصہ E میں مذکور 'سازگار ماحولیاتی نظام کی تشکیل' پر توجہ مرکوز کرنا چاہتے ہوں، چنانچہ انھیں حصہ A مکمل کرنے کے بعد پڑھنا چاہیے۔

درسیات اور نصاب تیار کرنے والوں کے لیے مکمل جلد کو پڑھنا ضروری ہے، جب کہ مواد تیار کرنے والے وہی طریقے اختیار کر سکتے ہیں جو اساتذہ اور منتظمین کے حوالے سے اوپر بیان ہو چکا ہے۔

تعلیمی نظام سے تعلق رکھنے والے جو دیگر استفادہ کنندگان، خلاصہ اور پھر اپنی دلچسپی کے ابواب پڑھنا چاہیں گے۔ ان کے لیے بھی حصہ A پر نظر ڈالنا سودمند ہوگا۔

یہ بھی ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم میں بہت سی وضاحتی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ ان کا استعمال پیشہ ور افراد کے لیے NCF-SE کے اصولوں اور نقطۂ نظر کو موثر بنانے کے لیے کیا گیا ہے۔ اس NCF-SE کے استعمال کنندگان یقینی طور پر کسی بھی طرح سے ان وضاحتی مثالوں کے پابند نہیں ہیں۔ اسی طرح، اس NCF-SE میں بیان کردہ تفصیل کی سطح کا مقصد حقیقی طور طریقوں میں کارفرما اصولوں اور نقطۂ نظر کی وضاحت کرنا ہے اور کسی بھی لحاظ سے ہدایتی نہیں ہے۔

چونکہ اسکولی تعلیم کے لیے اس درسیاتی خاکے کا واضح مقصد ہمارے اسکولوں میں تعلیم کے حقیقی طور طریقوں کو بہتر بنانے میں مدد کرنا ہے، اس لیے اسے وضاحتی مثالوں کا استعمال کر کے، تفصیل میں جا کر اور دیگر طریقوں کی مدد سے پیشہ ور افراد کے لیے موزوں بنانے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے۔ اسی وجہ سے یہ جلد کافی ضخیم ہو گئی ہے۔

مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی ورچوئل اسسٹنٹ کو اس طرح تیار کیا گیا ہے جو NCF-SE میں صارفین کے لیے مددگار ثابت ہو سکے۔ اس میں بہتری کے لیے مسلسل کوشش کی جاتی رہے گی۔

انتباہ: ایک کام جو تعلیم کے شعبے میں کام کرنے والے لوگوں (اساتذہ سے لے کر اعلیٰ عہدوں پر فائز منتظمین تک) کو لازماً نہیں کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ صرف خلاصہ پڑھنا اور یہ سمجھ لینا کہ NCF-SE کو پڑھ لیا ہے۔

تعارف

قومی تعلیمی پالیسی 2020 (NEP 2020) میں ہندوستان کے اسکولی نظام کی یکسر تبدیلی پر زور دیا گیا ہے تاکہ تمام طلبا کو اعلیٰ ترین معیار کی تعلیم منصفانہ اور مساویانہ طور پر فراہم کی جاسکے نیز ملک اور اس کے لوگوں کی موجودہ اور مستقبل کی ضروریات اور توقعات کو پورا کیا جاسکے۔ زیر نظر قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم (مختصراً NCF-SE) کا مقصد ہندوستان کے اسکولی درسیات میں مطابقتی مثبت تبدیلیوں کے نفاذ میں مدد کرنا ہے۔

اس درسیاتی خاکے میں 'درسیات' سے وہ مجموعی اہداف، منصوبے، انتظامات اور طور طریقے مراد ہیں جو اسکولوں میں طلبا کے تجربات کی تشکیل کرتے ہیں۔ چنانچہ 'درسیات' محض درسی کتب کے موضوعات اور دیگر تدریسی آموزشی مواد (TLMs) اور ان کی تدریسیات کا حوالہ نہیں ہے بلکہ اس میں اسکول کے ماحول اور ثقافت جیسے پہلو بھی شامل ہیں۔ درحقیقت درسیات کے ان تمام اہم پہلوؤں میں اس قسم کی مجموعی اور مربوط تبدیلیوں کے ذریعے ہی ہم اپنے طلبا کے کلی آموزشی تجربات کو مثبت طور پر تبدیل کرسکیں گے۔

استاد ہی چونکہ ان تبدیلیوں کا پیش رو ہے لہٰذا، اس درسیاتی خاکے کا مقصد ایک استاد کا حقیقت کے تناظر میں معاملات کو دیکھنا اور پیش کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس درسیاتی خاکے میں ایسی تفصیلات، تجاویز اور وضاحتی مثالیں شامل کی گئی ہیں جو استاد اور اسکول کے طور طریقوں کی سطح پر اس کے نقطۂ نظر اور اصولوں کی وضاحت کرتی ہیں۔ اساتذہ اور اسکول ان وضاحتی مثالوں کے پابند نہیں ہیں لیکن امید ہے کہ فراہم کردہ تفصیل کی نوعیت اس درسیاتی خاکے کو مزید قابل فہم اور مفید بنائے گی۔

تفصیلات فراہم کرنے کے اس نقطۂ نظر کی وجہ سے یہ درسیاتی خاکہ نہ صرف اساتذہ کے لیے بلکہ تعلیم کے شعبے سے تعلق رکھنے والے تمام پیشہ ور افراد کے لیے بھی زیادہ مفید اور قابل فہم بن جائے گا۔ اس میں اسکول کے قائدین، تعلیمی اور انتظامی کارکنان مثلاً کلسٹر اور بلاک ریسورس پرسن، بی ای او، معلّمین اساتذہ، امتحاناتی بورڈ اور درسیات/نصاب/درسی کتب تیار کرنے والی ٹیمیں شامل ہیں۔ ساتھ ہی ان لوگوں کے لیے بھی مفید ہے جن کی تعلیم میں سب سے زیادہ حصے داری ہے مثلاً والدین، معاشرے کے افراد اور طلبا۔

اس درسیاتی خاکے کا مقصد دل چسپی رکھنے والے تمام قارئین کو اس بات کی معقول سمجھ فراہم کرنا ہے کہ اس درسیاتی خاکے کی بصیرت (Vision) کے مطابق تعلیم کیسی ہونی چاہیے، کیوں ہونی چاہیے اور وہ کیا کردار ادا کرسکتے ہیں۔

قومی درسیات کے خاکے کی بصیرت

قومی تعلیمی پالیسی 2020 نے ملک میں اسکولی تعلیم کو تبدیل کرنے کی بنیاد کے طور پر ایک نیا قومی درسیات کا خاکہ (NCF) اور نئے ریاستی درسیات کے خاکے (SCFs) تیار کرنے پر زور دیا ہے۔ یہ ہمارے وفاقی ڈھانچے میں ریاستوں کو بااختیار بنانے کے ساتھ ہم آہنگ ہے جس میں تعلیم مشترکہ فہرست کا موضوع ہے۔ اس این سی ایف کا مقصد ملک گیر سطح پر درسیات میں ہم آہنگی پیدا کرنے میں مدد کرنا ہے۔

اس جذبے میں، ہمارے موجودہ اور آنے والے تمام بچوں کے لیے نیز ہندوستان کے مستقبل کے لیے تعلیمی اعتبار سے مستحکم اور توقعات سے پُر، لیکن عملی طور پر قابل نفاذ، قومی درسیات کے خاکے کے ساتھ ساتھ SCFs تیار کرنا انتہائی اہمیت کا حامل ہے، جو اس بات کو یقینی بنائے گا کہ تمام طلبا خواہ ان کی پیدائش کے حالات یا پس منظر کچھ بھی ہوں، نظام کی مکمل حمایت کے ساتھ ممکنہ بہترین تعلیم حاصل کریں۔

انفرادی سطح پر، نئے درسیات کا مقصد ایک ایسے اسکولی تعلیمی نظام کو فروغ دینا ہے جو کردار سازی اور ہمہ جہت نشوونما میں مدد کرے اور آموزگاروں کو باصلاحیت، صحت مند، بااخلاق، تخلیقی صلاحیتوں کے حامل، ذی شعور، مشفق اور ہمدرد افراد بننے میں معاون ثابت ہو، علاوہ ازیں انھیں اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ سودمند اور اطمینان بخش روزگار کے حصول کے لیے بھی تیار کرے۔ اس کا مقصد تمام طلبا کے لیے محض علم کی دستیابی نہیں ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وہ یہ سیکھیں کہ ان کو علم کیسے حاصل کرنا ہے، تاکہ وہ تاحیات آموزگار بن سکیں اور ان میں بدلتے وقت کے ساتھ قدم سے قدم ملاکر چلنے کی صلاحیت بھی پیدا ہو سکے۔ نئے درسیات کی یہ خصوصیت ہونی چاہیے کہ وہ طلبا کو ثقافتی، اقتصادی اور جمہوری طور پر معاشرے میں تعاون کرنے کا اہل بنائے اور اس کی ترغیب دے۔

نئے نصاب کا مقصد ہمارے معاشرے کو ایک ایسے معاشرے میں تبدیل کرنا ہے جو انصاف اور مساوات پر مبنی، انسانیت پسند، خوشحال اور پائیدار ہو اور جس کی جڑیں ہندوستانی اخلاقیات اور ثقافت میں پیوست ہوں۔ اس سے ہندوستان کو معاشی ترقی، سماجی انصاف اور مساوات، تحقیق اور علم کی تخلیق، سائنسی اور تکنیکی ترقی، ماحولیاتی پائیداری اور ثقافتی تحفظ کے معاملے میں عالمی سطح پر مسلسل ترقی اور قیادت کرنے میں مدد ملے گی۔ تعلیمی نظام اس بات کو یقینی بنائے کہ اسکولوں پر حقیقی عمل درآمد جس میں مواد، تدریسیات، ماحول اور ثقافت شامل ہوں، واضح طور پر ان انفرادی اور معاشرتی اہداف کے حصول میں معاون ہوں۔

درسیاتی مواد

دنیا بھر میں علمی منظر نامہ بہت تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں ہونے والی حیران کن ترقی مثلاً وسیع ڈیٹا، مشینی آموزش اور مصنوعی ذہانت کے عروج کے ساتھ دنیا بھر میں بہت سی ملازمتیں بنیادی طور پر متاثر ہو سکتی ہیں، جبکہ عمیق انسانی صلاحیتوں کی حامل افرادی قوت کی ضرورت ہیں، جس میں زبانیں، ریاضی، سائنس، سماجی علوم، فنون لطیفہ اور فنی تعلیم میں کثیر شعبہ جاتی صلاحیتیں نیز مواصلات اور اخلاقی استدلال شامل ہیں، لگاتار اضافہ ہوگا۔

آب وہوا کی تبدیلی، ماحولیاتی تنزّلی اور قدرتی وسائل کے خاتمے کے ساتھ، ماحولیاتی پائیداری کی صلاحیتوں کی مانگ میں بھی اضافہ ہوگا۔ درحقیقت، محض ماحولیاتی پائیداری اب کافی نہیں ہے، ہمارے اس سیارے کو بچانے کے لیے ماحولیات کی بحالی اور تخلیقِ نو کی بھی ضرورت ہوگی۔

افراد کی صحت اور تندرستی، زندگی کے دیگر تمام پہلوؤں میں کامیابی کے لیے ایک کلیدی پہلو بنی ہوئی ہے۔ تمام مضامین بشمول جسمانی تعلیم، صحت اور تندرستی میں بھی تعلیم فرد کی لازمی نشوونما کے لیے اہم ہے۔

ان وجوہ کی بنا پر، طلبا کے لیے کثیر شعبہ جاتی تعلیم حاصل کرنا بہت ضروری ہے جس میں آرٹ اور دستکاری، جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود کے طور طریقے، روزگاری تعلیم (ووکیشنل ایجوکیشن)، زبان و ادب کے ساتھ ساتھ ریاضی، سائنس، اور سوشل سائنس شامل ہوں؛ اس سے آموزگاروں کے تمام پہلوؤں اور صلاحیتوں کے فروغ کو یقینی بنانے اور ان کے لیے تعلیم کو مزید ہمہ جہت، مفید، پرکشش اور اطمینان بخش بنانے میں مدد ملے گی۔

آج کی تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں ایک اچھا، خوش باش، اور سودمند انسان بننے کے لیے سبھی مضامین کا مطالعہ کرنے والے تمام طلبا کو مخصوص کلیدی صلاحیتوں، اقدار، اور رجحانات (بشمول ان کے جنھیں بعض اوقات 'اکیسویں صدی کی مہارتیں' بھی کہا جاتا ہے) کا اکتساب کرنا چاہیے۔ ان صلاحیتوں، اقدار اور رجحانات میں سائنسی مزاج اور شواہد پر مبنی اور تنقیدی فکر؛ تخلیقی صلاحیت اور اختراع پسندی؛ جمالیاتی حس اور آرٹ؛

زبانی اور تحریری مواصلات؛ کثیر لسانی رجحان، صحت اور تغذیہ؛ ذہنی اور جسمانی تندرستی اور بہبود؛ باہمی تعاون اور ایک ساتھ مل کر کام کرنے کا جذبہ؛ مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت اور منطقی استدلال؛ اخلاقی استدلال؛ ڈیجیٹل خواندگی، کوڈنگ اور تحسیباتی فکر؛ انسانی اور آئینی اقدار کا علم اور ان پر عمل؛ ہمدردی، شمولیت، اور تکثیریت؛ بنیادی فرائض؛ شہریت کی مہارتیں اور اقدار؛ ماحولیاتی بیداری اور حساسیت؛ صفائی ستھرائی اور حفظان صحت؛ ثقافتی خواندگی اور شناخت؛ ایک سودمند عالمی شہری ہونے کے ساتھ ساتھ بھارتی ہونے پر فخر کا احساس؛ اور حالات حاضرہ اور مقامی معاشروں، ریاستوں، ملک اور دنیا کو درپیش اہم مسائل کا علم شامل ہے۔

مذکورہ بالا علم، صلاحیتوں، اقدار اور رجحانات کے فروغ کی اہلیت پیدا کرنے کے لیے ضروری ہوگا کہ ہر مضمون میں مواد کے بوجھ کو بنیادی ضروریات کے مطابق کم کیا جائے تاکہ زیادہ مؤثر تدریسیات کے لیے زمانی اور مکانی گنجائش پیدا کی جاسکے، جس میں جہاں موزوں ہو زیادہ کثیر اور بین شعبہ جاتی، تجربات، بحث اور سرگرمی پر مبنی آموزش شامل ہو۔ یہ سب مل کر مضامین کی عمیق شعبہ جاتی تفہیم کے ساتھ ساتھ مذکورہ صلاحیتوں، اقدار اور رجحانات کو فروغ دے سکیں گے۔

تدریسیات

مختلف مضامین میں تصورات اور ان کے باہمی تعلق کی عمیق تفہیم اور مذکورہ بالا مختلف اقدار، رجحانات اور صلاحیتوں کے اکتساب کی اہلیت پیدا کرنے کے لیے کلاس روم میں تدریسیات کو زیادہ مؤثر ہونا چاہیے۔ موادِ مطالعہ، سیاق اور طلبا کی سطح کی بنیاد پر ان مؤثر تدریسیاتی طریقوں کی وسیع اقسام ہوسکتی ہیں، جن میں مربوط زیادہ تجربات، استفسار، دریافت، بحث، پروجیکٹ، آرٹ، کھیل کود اور سرگرمی پر مبنی تدریسیات شامل ہوگی۔ اس قسم کی تدریسیات نہ صرف زیادہ مؤثر بلکہ زیادہ پرکشش اور پرلطف بھی ہوگی۔

عام طور پر کلاس روم میں سبھی طلبا کی طرف سے تمام مضامین میں زیادہ شرکت، استفسار، گفتگو، مباحثہ، تحریر (بشمول تخلیقی تحریر) سے زبان، ترسیل اور منطقی استدلال میں صلاحیتوں کے حصول کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی جنھیں تاحیات تمام شعبوں میں خیالات کے مؤثر تبادلے کے لیے ضروری تصور کیا جاتا ہے۔

تدریسیات میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ جائزہ کے طریقوں کو بھی تبدیل کیا جائے گا۔ جن میں بنیادی طور پر حقائق کی جانچ کرنے سے لے کر بنیادی صلاحیتوں اور استعداد کی جانچ کی جائے گی۔ جائزہ کے مروّجہ طور طریقوں کو بھی بدلنا چاہیے، تاکہ جائزہ کو آموزش کے طور پر اور آموزش کے لیے تکثیری انداز میں انجام دیا جائے۔ آموزش کے اگلے سطح کی تیاری کو یقینی بنانے کے لیے آموزش کا مختلف اوقات میں جائزہ بھی ضروری ہے اور اگر یہ تیاری نہیں ہو پاتی ہے تو طلبا کے لیے مناسب مدد کا بندوبست کرنا چاہیے۔

گریڈ 10 اور 12 کے بورڈ امتحانات میں بھی خاطر خواہ اصلاحات کی جائیں گی۔ بورڈ امتحانات کو 'سہل' بنایا جائے گا، بورڈ امتحانات کا بنیادی مقصد کئی مہینوں کی کوچنگ اور یاد کرنے کے عمل کی تحسیب کے بجائے تفہیم اور استعداد کے حصول کا جائزہ کرنا ہوگا۔ بورڈ کے امتحانات کے اونچی بازی (High Stakes) کے پہلو کو ختم کرنے کے لیے، تمام طلبا کو کسی بھی تعلیمی سال کے دوران کم از کم دو مواقع پر بورڈ کے امتحانات دینے کی اجازت ہوگی، جس میں صرف بہترین اسکور برقرار رکھا جائے گا۔ آگے چل کر 'اسکولی مدت' (یعنی 'سمسٹر وار' یا 'آن ڈیمانڈ' بورڈ امتحانات) کے فوراً بعد کسی ایک مضمون کے لیے بورڈ کا امتحان دینے کی سہولت مہیا کرائی جائے گی۔

ماحول، طور طریقے اور ثقافت

طلبا کا مجموعی آموزشی تجربہ نہ صرف درسیاتی مواد اور درسیات میں پوشیدہ ہے بلکہ اس کا تعین اسکول کے ماحول، طور طریقوں اور ثقافت سے بھی ہوتا ہے۔ اسکولوں کی ثقافت کو تبدیل کیا جائے گا تا کہ اساتذہ اپنی ذمے داریوں کو مؤثر طریقے سے انجام دینے کی اپنی صلاحیتوں میں اضافہ کر سکیں اور اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ اسکول کے تمام اراکین، اساتذہ، طلبا، والدین، پرنسپل، اور دیگر معاون ملازمین کے فعال، مشفقانہ، جذبے سے سرشار، ہمدردی کے جذبے اور شمولی معاشرے کا حصہ ہوں، اور ان میں سے سبھی کے اہداف مشترک اور واضح ہوں یعنی اس بات کو یقینی بنانا کہ ہمارے طلبا خود کو محفوظ اور پُرسکون محسوس کریں، وقوفی، جذباتی اور جسمانی طور پر صحت مند ہوں اور آموزشی عمل سے لطف اندوز ہوں۔

اس انداز سے طلبا کو پروان چڑھانے والے اسکولی ماحول اور ثقافت کو ان اساتذہ، پرنسپل اور اسکول کے دیگر کارکنان کی قیادت کے ذریعے فروغ دیا جاسکتا ہے جو طلبا کے لیے رول ماڈل کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ اسکول میں اساتذہ اور دیگر عملے کی شمولیتی، نگہداشت اور نشوونما کو فروغ دینے والے طور طریقوں سے طلبا میں متعلقہ اقدار اور رجحانات کو فروغ دینے میں مدد مل سکتی ہے مثلاً طلبا کے سماجی و معاشی پس منظر کے متعلق معلومات کو عوامی طور پر شیئر یا ظاہر نہ کرنا، ذات، جنس، مذہب، معذوری وغیرہ کی بنیاد پر ان کے ساتھ کسی قسم کا امتیازی سلوک نہ کرنا، اجتماعیت کے جذبے کو فروغ دینا، طلبا کی مادری یا گھر پر بولی جانے والی زبان کا احترام کرنا جہاں یہ اسکول میں استعمال ہونے والی زبانوں سے مختلف ہے، قدرتی ماحول کی آبیاری اور قدر کرنا، فضلے کی پیداوار میں تخفیف اور اس کی بازتشکیل، اسکول کی عمارت اور آس پاس کے علاقوں کو صاف ستھرا رکھنا، وغیرہ، طلبا میں متعلقہ مطلوبہ اقدار اور رجحانات کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوں گے جنھیں محض 'درسیاتی مواد' کے ذریعے مؤثر طریقے سے فروغ نہیں دیا جاسکتا ہے۔

ان درسیاتی تبدیلیوں کا نفاذ

ان درسیاتی تبدیلیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے، اس قومی درسیاتی خاکے کا مقصد عام استاد اور اسکول کی حقیقت مثلاً کثیر درجاتی اور کثیر سطحی تدریس کو ذہن میں رکھنا ہے اور اساتذہ کے لیے دستیاب وسائل، استاد کی صلاحیتوں اور اس کے اطراف کے نظام اور جس ماحول میں اسے کام کرنا ہے اسے ملحوظ رکھتے ہوئے اسکول اور نظام کے طریقۂ کار، اسکول اور کلاس کے سائز، معاشرے اور طلبا کے سماجی و اقتصادی پس منظر کے مطابق موجودہ صورت حال سے مثالی نظام تک منتقلی کے لیے حقیقت پسندی پر مبنی راہ فراہم کرنا ہے۔

یہ قومی درسیات کا خاکہ تعلیمی نظام کے مختلف کرداروں اور اس کے استفادہ کنندگان کے عمل اور طور طریقوں پر مختصراً روشنی ڈالتا ہے، تا کہ اس کے نفاذ کو یقینی بنایا جاسکے، اس میں نہ صرف اساتذہ، بلکہ تعلیمی منتظمین، تعلیمی معاون ادارے، اسکول اور ان کی قیادت اور طلبا کے اہل خانہ اور معاشرے بھی شامل ہیں۔

قومی درسیاتی خاکہ کا مقصد اسکولی نظام کو درپیش کلیدی مسائل اور حقیقت کا سامنا کرنے میں غیر مبہم انداز اور اعتماد کا مظاہرہ کرنا ہے، جس کے بغیر ہمارے اساتذہ اور طلبا کی تعلیمی زندگی میں حقیقی تبدیلی ممکن نہیں ہوگی۔

قومی درسیات کے خاکے کی تنظیم

اس قومی درسیات کے خاکے کو پانچ حصوں میں ترتیب دیا گیا ہے:

- **حصہ A** اسکول کی تعلیم کے وسیع مقاصد اور ان کے حصول کے لیے درکار مطلوبہ اقدار اور رجحانات، استعداد، مہارتوں اور علم کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ مواد کے انتخاب، تدریسیات، اور جائزہ کے لیے اصولوں اور نقطہ ہائے نظر کا تعین بھی کرتا ہے، علاوہ ازیں اسکولی تعلیم کے چاروں سطحوں کے لیے توجیہ اور خاکہ سازی کے اصول بھی فراہم کرتا ہے۔
- **حصہ B** قومی درسیاتی خاکے کے کچھ ایسے اہم موضوعات پر توجہ مرکوز کرتا ہے جو باہم مربوط ہیں، بالخصوص ہندوستان کے ساتھ گہری وابستگی کا احساس، اقدار کی تعلیم، ماحول کے بارے میں سیکھنا اور اس کی نگہداشت کا شعور، شمولیتی تعلیم، رہنمائی اور مشاورت اور اسکولوں میں تعلیمی ٹیکنالوجی کا استعمال۔
- **حصہ C** میں اسکول کے ہر مضمون کے لیے الگ الگ ابواب ہیں۔ ان میں سے ہر ایک باب میں اسکولی تعلیم کے تمام متعلقہ سطحوں کے لیے واضح آموزشی معیارات پیش کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی اس مضمون کے لیے مواد کے انتخاب، تدریسیات اور موزوں جائزہ کے مقصد سے مخصوص رہنما اصول وضع کیے گئے ہیں۔ اس حصے میں ایک باب اساسی سطح (Foundational Stage) سے متعلق ہے اور ایک گیارھویں اور بارھویں جماعت کے مضامین کی اقسام اور ان کے خاکے سے متعلق ہے۔
- **حصہ D** اسکولی ثقافت اور ان طور طریقوں کے بارے میں ہے جو مثبت آموزشی ماحول قائم کرنے اور مطلوبہ اقدار اور رجحانات کو فروغ دینے میں معاون ہیں۔
- آخری حصہ یعنی **حصہ E** اسکولی تعلیم کے لیے ایک ایسے ماحولیاتی نظام کی ضروریات کا خاکہ پیش کرتا ہے جو قومی درسیات کا خاکہ کے مقاصد کی تکمیل کو ممکن بنائے گا۔ اس میں اساتذہ کی صلاحیتیں اور خدمات کی شرائط، مادی بنیادی ڈھانچے کی ضروریات نیز معاشرہ اور خاندان کا کردار جیسے پہلو شامل ہیں۔

خلاصہ

قومی تعلیمی پالیسی 2020 (NEP 2020) ایک پرعزم پالیسی دستاویز ہے جس کا مقصد تمام بچوں کے لیے ملک بھر میں تعلیمی ماحصل کو بہتر بنانا ہے۔ گزشتہ قومی پالیسی برائے تعلیم 1986 کی اشاعت کو تین دہائیوں سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس عرصے میں بہت کچھ بدل گیا ہے جیسے آبادیات اور تعلیمی دسترس اور اکتساب میں نمایاں تبدیلیاں؛ معلوماتی انقلاب؛ بالخصوص وقوفی اعصابی سائنس، کمپیوٹر سائنس، عمیق آموزش اور مصنوعی ذہانت کے میدانوں میں علم کی توسیع؛ عالمی معاشی اور ہیلتھ شاک (2008،20)؛ آب وہوا کی تبدیلی اور ماحولیاتی انحطاط کے چیلنجز۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کا مقصد ان تبدیلیوں کے تئیں مثبت ردعمل کا اظہار کرنا اور 3 سال کی عمر کے بچوں کی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک تمام سطحوں پر تعلیم کے لیے واضح سفارشات پیش کرنا ہے۔

اسکولی تعلیم کے سیاق میں پالیسی کی چند اہم جھلکیاں درج ذیل ہیں:

a. **اسکولی تعلیم کا 4+3+3+5 سطح پر مبنی خاکہ:** اسکولی تعلیم کو ان عمر کے گروپوں کے لیے موزوں ترین طرز آموزش کی بنیاد پر چار سطحوں میں تقسیم کیا گیا ہے: 3 تا 8 سال کی عمر کے لیے اساسی سطح، 8 تا 11 سال کی عمر کے لیے ابتدائی سطح، 11 تا 14 سال کی عمر کے لیے مڈل سطح، اور 14–18 سال کی عمر کے لیے ثانوی سطح۔

b. **ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم (ECCE):** پالیسی نے ECCE پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ تغذیہ کے ساتھ ابتدائی تعلیم مستقبل کے مثبت نتائج کی اساس ہے۔ ابتدائی بچپن کے تمام متعلقہ ارتقائی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک جامع درسیات تیار کیا گیا ہے۔

c. **اساسی خواندگی اور عدد شناسی:** یہ پالیسی آفاقی بنیادی خواندگی اور عدد شناسی کے حصول کو سب سے زیادہ ترجیح دیتی ہے۔ پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیتوں، اور اعداد کے ساتھ بنیادی ریاضیاتی عمل انجام دینے کی صلاحیتوں کو مستقبل کی سبھی اسکولی تعلیم اور تاحیات آموزش کے لیے ایک ضروری بنیاد اور ناگزیر شرط کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

d. **درسیاتی اغراض و مقاصد:** رٹنے کے بجائے تصوراتی تفہیم پر زور، تنقیدی فکر، فیصلہ سازی، تخلیقیت، اخلاقی، انسانی اور آئینی اقدار جیسی صلاحیتوں کا فروغ۔

e. **کثیر شعبہ جاتی، جامع اور مربوط تعلیم:** تمام علوم کے اتحاد اور ارتباط کو یقینی بنانے کے مقصد سے ایک کثیر شعبہ جاتی دنیا کے لیے سائنس، سوشل سائنس، آرٹ، انسانیات (Humanities) اور کھیل کود سبھی پر توجہ مرکوز کرنا۔

f. **درسیاتی مواد میں تخفیف:** یہ پالیسی ہر مضمون میں اس کے لازمی بنیادی اجزا کو برقرار رکھتے ہوئے مواد کے بوجھ کو کم کرنے کی سفارشات کرتی ہے۔ اور اس طرح تنقیدی فکر اور جامع آموزش کے لیے گنجائش پیدا کرتی ہے۔

g. **ثانوی سطح پر زیادہ لچک اور انتخاب کی سہولت:** یہ پالیسی مطالعے کے مضامین میں خاص طور پر ثانوی اسکول میں لچک اور انتخاب میں اضافہ کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ جس میں جسمانی تعلیم، آرٹ اور دستکاری اور روزگاری مہارتوں کے مضامین شامل ہیں، تاکہ طلبا اپنے مطالعے کی راہوں اور زندگی کے منصوبوں کا خاکہ خود تیار کر سکیں۔

h. **پیشہ ورانہ تعلیم کا ارتباط:** اس پالیسی کا مقصد پیشہ ورانہ تعلیم سے منسلک سماجی وقار کی موروثی نوعیت کے مسئلہ پر قابو پانا ہے اور اس کے لیے روزگاری تعلیم کے پروگراموں کو اصل دھارے کی تعلیم کے ساتھ مربوط کرنا ضروری ہے۔

i. **کثیر لسانی روایت:** ہندوستان کے کثیر لسانی ورثے اور متعدد زبانوں کی آموزش کے ادراکی فوائد کے پیش نظر، پالیسی میں ہندوستان کی مقامی زبانوں کے ساتھ ساتھ دیگر زبانوں کو سیکھنے پر زور دیا گیا ہے۔

j. **ہندوستان سے گہری وابستگی:** پالیسی کا مقصد آموزگاروں میں اپنے ہندوستانی ہونے پر گہرے فخر کا احساس پیدا کرنا ہے اور یہ احساس صرف خیالات تک محدود نہ ہو بلکہ جذبات، دانش اور عمل بھی اس کی عکاسی کرتے ہوں، ساتھ ہی ان میں علم، ہنر، اقدار اور ایسے رجحانات کو فروغ دینا جو انسانی حقوق، پائیدار ترقی، زندگی اور عالمی بہبود کے تئیں ذمے داری کا احساس بھی بیدار کرے تاکہ صحیح معنی میں ان کے عالمی شہری ہونے کی عکاسی ہو سکے۔

پالیسی میں مندرجہ بالا بصیرت کو حقیقت کا روپ دینے کے مقصد سے اسکولی تعلیم کے لیے ایک نیا اور جامع قومی درسیاتی خاکہ (NCF-SE) تیار کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

چنانچہ اس NCF-SE کا مقصد قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے ذریعے شروع کیے گئے تبدیلی کے سفر کو جاری رکھنا ہے۔ یہ باب NCF-SE کا خلاصہ ہے۔ یہ NCF-SE کی تشکیل کے لیے اپنائے گئے بنیادی اصولوں کا خاکہ اور پھر کلیدی ابواب کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔

1.1 چند ابتدائی نکات

اس قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم (NCF-SE) یا مختصراً این سی ایف، کو پڑھنے کے لیے، مستعمل بنیادی اصطلاحات کی عام مشترک تفہیم مفید ثابت ہوگی۔

1.1.1 درسیات

درسیات سے مراد کسی بھی ادارہ جاتی ترتیب میں تعلیمی اغراض اور مقاصد کے تئیں طلبا کے تمام تر منظم تجربات کا حوالہ ہے۔

درسیات کی تشکیل کرنے اور اس میں روح پھونکنے والے عناصر بے شمار ہیں۔ ان میں اہداف اور مقاصد، نصاب، وہ مواد جس کی تدریس اور آموزش مقصود ہے، تدریسیاتی طریق کار اور جائزہ، تدریسی آموزشی مواد (TLMs)، اسکول اور کلاس روم کے طور طریقے، آموزشی ماحول اور ادارے کی روایت اور دیگر باتیں شامل ہیں۔

ایسے اور بھی کئی امور ہیں جو درسیات اور اس کی کارروائی کو براہ راست متاثر کرتے ہیں یا درسیات میں شامل نہ ہونے کے باوجود اس سے مربوط ہیں۔ ان میں اساتذہ اور ان کی صلاحیتیں، والدین اور معاشرے کی شمولیت، اداروں تک رسائی کے مسائل، دستیاب وسائل، نیز انتظامی اور معاون ڈھانچے شامل ہیں۔

1.1.2 درسیات کا خاکہ

ہمارے ملک کے درسیات کو ہندوستان کی 'کثرت میں وحدت' کے شاندار احساس سے آراستہ ہونا چاہیے اور اسے مکمل طور پر اس کی عکاسی بھی کرنی چاہیے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تصور، جس میں اداروں اور ماہرین تعلیم کو بشمول درسیات کی تیاری میں انتہائی بااختیار بنایا گیا ہے۔ اس سے کثرت میں وحدت اور اس کی آبیاری کو تقویت ملتی ہے۔

ریاستوں کے پاس تمام بچوں کو اعلیٰ معیاری تعلیم فراہم کرنے کا آئینی اختیار حاصل ہے اور درسیات میں اپنے منفرد ریاستی سیاق کو ملحوظ رکھنا ہے۔

اس این سی ایف کا مقصد قطعی طور پر اس بات کی حمایت ہونا چاہیے کہ یہ ملک میں تمام متنوع درسیات کی تیاری میں مدد کرنے کے لیے ایک خاکہ ہے، ساتھ ہی ملک بھر میں ہم آہنگی اور اتفاق کو مستحکم بنانا، معیار اور مساوات کے لیے بنیاد بھی فراہم کرنا ہے۔

اس طرح، اس این سی ایف کا مقصد تدریسیات کو فروغ دینے کے لیے رہنما اصول، اہداف، ساخت اور عناصر فراہم کرنا ہے، جس کے ذریعے نصاب، TLMs بشمول پلے میٹریل، ورک بک، درسی کتب، اور جائزہ کے طریقے ریاستوں، بورڈوں اور اسکولوں کے اساتذہ سمیت متعلقہ کارکنان تیار کریں گے۔

1.1.3 اس این سی ایف کا مقصد کیا ہے؟

اس این سی ایف کا اہم اور وسیع مقصد تدریسیات سمیت درسیات میں مثبت تبدیلیوں کے توسط سے ہندوستان کے اسکولی تعلیمی نظام میں مثبت تبدیلی کو یقینی بنانا ہے۔ اس این سی ایف کا مقصد خاص طور پر صرف خیالات کو نہیں بلکہ تعلیم کے طور طریقوں کو تبدیل کرنے میں مدد کرنا ہے۔ چونکہ لفظ 'درسیات' اسکول میں کسی طالب علم کے مجموعی تجربات پر محیط ہے، اس لیے 'طور طریقوں' سے مراد محض درسیاتی مواد اور تدریسیات نہیں ہے، بلکہ اس میں اسکول کا ماحول اور اس کی ثقافت بھی شامل ہے۔ درسیات کی یہ مجموعی تبدیلی ہی ہمیں طلبا کے لیے مجموعی آموزشی تجربات کو مثبت طور پر تبدیل کرنے کا اہل بنائے گی۔

1.2 این سی ایف خاکے کے بنیادی اصول

اس این سی ایف نے قومی تعلیمی پالیسی 2020 کی بصیرت کو عملی جامہ پہنانے کے لیے درسیاتی خاکہ تیار کرتے وقت کچھ بنیادی اصول ملحوظ رکھے ہیں:

a. **پیشہ وروں کے لیے ہدایت نامہ:** اس این سی ایف کا مقصد تعلیم سے وابستہ پیشہ ور افراد کے لیے ایک قابل قدر رہنما بننا ہے، خواہ وہ درسیات یا مواد تیار کرنے والے ہوں یا اسکول کے اساتذہ۔ استعمال کی جانے والی زبان اور طرز بیان ایسا ہو کہ یہ پیشہ وروں کے لیے قابل فہم اور قابل ربط ہو۔

b. **تخصیص:** پیشہ ور افراد سے مربوط ہونے کے لیے، اس این سی ایف میں مخصوص، غیر لازم تجاویز اور وضاحتوں کا سہارا لیا گیا ہے، جہاں بھی وہ مفید ثابت ہو سکتے ہیں نیز تصورات اور اصولوں کی وضاحت کے لیے حقیقی تجربات سے مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ تعلیمی میدان میں اکثر یہ تشویش پائی جاتی ہے کہ مخصوص ہونے کا مطلب 'مروجہ' ہے، اس طرح پیشہ ور افراد کی خود مختاری کو معزول کر دیا جاتا ہے۔ تاہم، یہ این سی ایف اس یقین پر مبنی ہے کہ مخصوص ہونا ایک خوبی ہے، جو پیشہ ور کے لیے ایک اچھا آغازی نقطہ فراہم کرنے میں معاون ہوتا ہے۔ وہ صرف ایک نقطۂ آغاز پر یا ایک خیال کے طور پر فراہم کردہ تفصیلات کا استعمال کر کے اب بھی اختراع کر سکتے ہیں جس میں ان کے سیاق اور حالات کے مطابق موزوں طریقے سے ترمیم یا تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ ملک کے زمینی حقائق اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ تعلیم کے میدان میں کام کرنے والے لوگ اکثر تذبذب اور بے سمتی کا شکار ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کے پاس تعلیم کے بارے میں صرف عمومی اور وسیع تخیل آمیز بیانات ہوتے ہیں۔

c. **عملی ملاحظات:** اس این سی ایف نے زمینی حقائق پر غور کیا ہے، مثلاً اسکول کے دنوں میں دستیاب وقت، ہندوستان کے اکثر اسکولوں میں سیاق سے متعلق دستیاب وسائل، اور اساتذہ کی دستیابی اور تیاری۔ اگرچہ یہ بھی سچ ہے کہ تعلیم کے حوالے سے کی جانے والی تمام کوششیں امید افزا مشقیں ہیں، اس این سی ایف نے شعوری طور پر اصول پسندی اور عملیت کے درمیان ایک مناسب توازن برقرار رکھا ہے، جو بہت سے معاملات میں درپیش مسائل کا مختصر اور طویل مدتی حل فراہم کرتا ہے۔ اس طرح، مجوزہ اصلاحات کے کلی طور پر موجودہ تعلیمی نظام کے اتصالی ترقیاتی خطہ (Zone of Proximal Development) کے اندر ہونے کی توقع ہے۔

d. **آموزشی معیارات:** اس این سی ایف نے تمام استفادہ کنندگان – پالیسی سازوں، تعلیمی منتظمین اور کارکنان، نصاب اور مواد تیار کرنے والوں، والدین، اساتذہ اور طلبا کے لیے درسیات کے مطلوبہ تعلیمی نتائج کے بارے میں واضح اور مخصوص آموزشی معیارات (شکل 1.1) متعین کیے ہیں۔ چونکہ اسکولی تعلیم ایک عوامی فلاحی شعبہ ہے، اس لیے امید کی جاتی ہے کہ تمام استفادہ کنندگان کے درمیان اس قسم کی وضاحت مجموعی طور پر تعلیمی نظام میں مزید جوابدہی اور اثر پذیری کی ضامن ہوگی۔

1.3 آموزشی معیارات

تعلیم کو بہت بنیادی مفہوم میں، گراں قدر علم، صلاحیتوں، اقدار اور رجحانات کے حصول کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو، کسی بھی درسیاتی خاکے کے لیے ایک اہم سوال یہ ہے کہ: کون سا علم، صلاحیتیں، اقدار اور رجحان گراں قدر ہیں؟ بالفاظ دیگر، قابلِ تدریس کیا چیز ہے؟ یہ این سی ایف اس سوال کا جواب واضح اور قطعی 'آموزشی معیارات' کے ذریعے فراہم کرتا ہے۔

یہ 'آموزشی معیارات' اور ان سے وابستہ عمل، مثلاً 'تعلیمی اغراض' سے 'آموزشی ماحصل' تک پہنچنا اس این سی ایف میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں—تدریسیات کے ڈیزائن اور اس پر عمل آوری سے متعلق مختلف اجزا کی صف بندی اور ارتباط کو یقینی بنانا تاکہ ہماری اسکولی تعلیم وہ اہداف حاصل کر سکے جو ہم اپنے بچوں کے لیے چاہتے ہیں۔ اسکولی تعلیم کے تمام استفادہ کنندگان کو 'آموزشی معیارات' پر سب سے زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

1.3.1 اسکولی تعلیم کے وسیع مقاصد

آموزشی معیارات اسکولی تعلیم کے ہمہ گیر طور پر متفقہ وسیع اہداف سے منضبط ہیں جنھیں اس این سی ایف میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ یہ مقاصد تعلیم کی بصیرت اور اس کی غرض و غایت سے اخذ کیے گئے ہیں جیسا کہ NEP 2020 میں تصور کیا گیا ہے:

a. **معقول فکر و عمل اور خود مختاری:** اسکولوں کا مقصد آزادانہ فکر کے حامل ایسے افراد تیار کرنا ہے جو اپنے گرد و پیش کی دنیا کے بارے میں گہری تفہیم کی بنیاد پر معقول فیصلے لیتے ہیں۔

b. **صحت اور بہبود:** اسکول کی تعلیم طلبا کے لیے صحت بخش تجربہ ہونا چاہیے۔ اس لیے طلبا کو ایسے علم، صلاحیتوں اور رجحانات کا اکتساب کرنا چاہیے جو ذہنی اور جسمانی صحت و بہبود کو فروغ دیتے ہیں۔

c. **جمہوری اور معاشرتی حصہ داری:** جمہوریت محض ایک 'طرز حکومت' نہیں ہے۔ یہ ایک 'مربوط طرز زندگی' ہے، شراکتی معاشرے کے جذبے کا اظہار ہے۔ اسکولی تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ وہ ایسے علم، صلاحیتوں، اقدار اور رویوں کو فروغ دے جو طلبا کو ہندوستان کے جمہوری کاموں میں حصہ لینے اور تعاون کرنے کا اہل بنائیں۔

d. **معاشی امور میں شراکت:** اسکولی تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ وہ ایسے علم، صلاحیتوں، اقدار اور طرز فکر کو فروغ دے جو طلبا کو معیشت میں حصہ لینے اور تعاون کرنے کے اہل بنائیں۔ معیشت میں مؤثر حصے داری سے فرد اور پورا معاشرہ دونوں ہی مثبت انداز میں متاثر ہوتے ہیں۔

e. **ثقافتی شراکت:** خاندان اور کمیونٹی میں پیوست ثقافت اور ورثے کی تفہیم ثقافتی شراکت کی بنیاد ہے۔ اسکول کی تعلیم کی خصوصیت یہ ہونی چاہیے کہ وہ ثقافتی خواندگی کو فروغ دے اور طلبا میں ایسے علم، صلاحیتوں، مزاج اور اقدار کے اکتساب کی اہلیت پیدا کرے کہ وہ ثقافت میں بامعنی طور پر حصہ لے سکیں اور مثبت تعاون پیش کر سکیں۔

1.3.2 اقدار اور رجحانات، استعداد اور علم

تعلیم کے وسیع مقاصد کو درج ذیل اقدامات کے توسط سے بہترین طور پر حاصل کیا جاتا ہے:

a. مناسب اقدار بشمول ہندوستانی ورثے کی روایتی اقدار کو فروغ دینا — اخلاقی اقدار، جمہوری اقدار اور علمیاتی اقدار۔

b. مثبت رجحانات کا اکتساب؛ کام سے متعلق مثبت اخلاقیات، تجسس اور تحیر، ہندوستان سے وابستگی اور ہندوستانی ہونے پر فخر۔

c. استعداد کا فروغ؛ تفتیش، موثر ترسیل، مسائل کا حل اور منطقی استدلال، تخلیقیت اور جمالیاتی اظہار، صحت کو برقرار رکھنے، مفید کام، اور موثر سماجی تعلقات کے لیے۔

d. وسیع اور گہرے علم کا اکتساب۔ زبان، ریاضی، سائنس، سوشل سائنس، آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم اور بہبود، اور پیشہ ورانہ تعلیم کے سات درسیاتی شعبے، بین موضوعاتی شعبوں کے ساتھ، طلبا میں کثیر شعبہ جاتی اور بین شعبہ جاتی علم کو فروغ دیتے ہیں۔ اس طرح کا علم طلبا میں دنیا کے بارے میں بہتر فہم پیدا کرتا ہے۔

یہ اقدار اور رجحانات، صلاحیتیں اور علم اکثر ایک ساتھ فروغ پاتے ہیں، اور مواد، تدریسیات اور جائزہ کا مقصد انھیں بغیر کسی رکاوٹ کے باہم مربوط کرنا ہے۔

1.3.3 درسیاتی اغراض، اہداف، استعدادات اور آموزشی ماحصل

مندرجہ بالا اقدار، رجحانات، صلاحیتوں اور علم کے اکتساب کے لیے آموزشی معیارات چار سطحوں پر بیان کیے گئے ہیں:

a. **درسیاتی اغراض:** ہر درسیاتی شعبے میں درسیات سے متعلق اغراض بیان کیے گئے ہیں۔ ان اغراض کو اسکولی تعلیم کے چاروں سطحوں میں سے ہر ایک کے اختتام تک حاصل کیا جانا ہے۔ تمام آٹھ درسیاتی شعبوں کے مقاصد کو یکجا کر کے اسکولی تعلیم کے مذکورہ بالا وسیع مقاصد کو حاصل کیا جانا چاہیے۔

b. **درسیاتی اہداف:** درسیاتی اہداف زیادہ مخصوص بیانات ہیں جو درسیات کے فروغ اور نفاذ کو سمت عطا کرتے ہیں تاکہ درسیاتی اغراض کو حاصل کیا جا سکے۔ وہ اسکولی سطح (مثلاً اساسی سطح) اور درسیاتی شعبے (مثلاً ریاضی) کے لحاظ سے بھی مخصوص ہیں۔

c. **استعدادات:** استعداد وہ مخصوص آموزشی حصولیابیاں ہیں جو قابل مشاہدہ ہیں اور ان کا جائزہ منظم انداز میں کیا جا سکتا ہے۔ اس NCF میں، استعداد (جو صرف مجوزہ ہیں اور مختلف سیاق کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہیں) براہ راست درسیاتی اغراض سے اخذ کی گئی ہیں اور ایک سطح کے اختتام تک ان کے حصول کی توقع کی جاتی ہے۔ اسکولی تعلیم کے ہر سطح کے اختتام پر تکمیلی جائزہ ان استعداد پر مبنی ہونا چاہیے۔

d. **آموزشی ماحصل:** آموزشی ماحصل (LOs) آموزش کے چھوٹے چھوٹے سنگ میل ہیں اور مطلوبہ استعداد کے حصول کی سمت رہنمائی کرنے کے لیے عام طور پر ایک ترتیب میں آگے بڑھتے ہیں۔ یہ آموزشی ماحصل اساتذہ کو اس لائق بناتے ہیں کہ وہ مخصوص استعداد کے حصول کے پیش نظر اپنے مواد، تدریسیات اور جائزے کی منصوبہ بندی کر سکیں۔ نصاب اور مواد تیار کرنے والوں کو ان آموزشی ماحصل کو ان سیاق و سباق کے مطابق ڈھالنا ہوگا جہاں ان کا اطلاق ہوتا ہے۔

چنانچہ، اس این سی ایف میں، تعلیم کے وسیع تر مقاصد سے مخصوص آموزشی ماحصل تک بڑھتی ہوئی تخصیص کا واضح روانی موجود ہے۔ ان واضح کڑیوں کے ذریعے، تمام استفادہ کنندگان طلبا کی ان تعلیمی حصولیابیوں کا مشاہدہ اور تعین قدر کر سکتے ہیں جن سے اسکولی تعلیم کے وسیع مقاصد کی تکمیل کی جا سکے۔ زبان کی تعلیم میں اس طرح کی روانی کی ایک مثال ذیل میں دی گئی ہے۔

شکل 1.1

تعلیمی اغراض

استدلالی خیال اور آزادانہ فکر/خود مختاری: استدلالی تجزیہ، تخلیقیت اور دنیا کے بارے میں بہتر فہم کی بنیاد پر انتخاب کرنا اور ان انتخابات پر کام کرنا، خود مختاری کی ایک مشق ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرد نے معقول استدلال، تنقیدی فکر، وسیع اور عمیق علم کے حصول اور اپنے گرد و پیش کی دنیا کو سمجھنے اور بہتر بنانے کی صلاحیت حاصل کر لی ہے۔ ایسے آزاد مفکر تیار کرنا جو متجسس ہوں، نئے خیالات پیش کریں، تنقیدی اور تخلیقی انداز میں سوچیں، اور اس بنیاد پر اپنی آرا اور عقائد قائم کر سکیں، یہی اسکولی تعلیم کا اہم مقصد ہے۔

⇩

لسانی تعلیم

درسیاتی اغراض

موثر ترسیلی مہارتیں: طلبا کو تنقیدی فکر، حقیقی دنیا کے مسائل کی نشاندہی، ان کا تجزیہ کرنے، معقول دلائل دینے اور حل نکالنے کے لیے اپنی لسانی صلاحیتوں کو فروغ دینا چاہیے۔ مختلف تناظر میں بہتر طریقے سے سوچنے اور بات چیت کرنے کے لیے زبان کے استعمال کی صلاحیت موثر جمہوری، سماجی اور ثقافتی شرکت کے لیے بہت اہم ہے۔

⇩

درسیاتی اہداف

زبان 1(R1)، ثانوی سطح

سی جی-3: مختلف قسم کے سمعی اور تحریری مواد کے ساتھ مشغول ہو کر استدلال اور بحث کی مہارت کو فروغ دینے کے لیے زبان کا استعمال کرتا ہے۔

⇩

استعداد

زبان 1(R1) ثانوی سطح

سی-3.2: قضیات کا احتیاط کے ساتھ تعین قدر کر کے مناسب توجیہ کے ساتھ استدلال کرتا ہے۔

⇩

آموزشی ماحصل

زبان 1(R1) ثانوی سطح (گریڈ 9 اور 10)

گریڈ 9	گریڈ 10
کسی دلیل کی وضاحت، موزونیت، اور معتبریت (ثبوت کی) کے لیے اس کے قضیہ کا تعین قدر کرتا ہے۔	دلیل کے لیے مفید قضیہ (اسباب اور شواہد) کی فہرست تیار کر لیتا ہے۔
پڑھتے اور سنتے ہوئے اپنے جذباتی میلان کو پہچانتا ہے۔	بول چال اور تحریر میں قضیہ اور نتیجہ کے درمیان منطقی ربط قائم کرتا ہے۔

1.4 سطح کاخاکہ

اس NCF نے قومی تعلیمی پالیسی 2020 کی سفارش کے مطابق اسکولی درسیات کو چار سطح میں تقسیم کیا ہے:

1.4.1 اساسی سطح (Foundational Stage)

a. یہ سطح 3 سے 8 سال کی عمر کے طلبا کے لیے ہے۔

b. اس سطح کے لیے آموزشی معیارات نشوونما کے شعبوں کی بنیاد پر متعین کیے گئے ہیں۔ جسمانی نشوونما، سماجی و جذباتی اور اخلاقی نشوونما، وقوفی نشوونما، جمالیاتی اور ثقافتی نشوونما، اور لسانی و خواندگی کی نشوونما۔ ان شعبوں کے علاوہ، مثبت آموزشی عادات کو فروغ دینے کے لیے آموزشی معیارات کا تعین کرنا بھی اہم ہے جو اسکولی سطح پر مزید تمام آموزش کے لیے ایک بنیاد کے طور پر کام کرتے ہیں۔

c. اس سطح پر بنیادی خواندگی اور عدد شناسی کے فروغ پر کافی زور دیا جاتا ہے۔ بچے دو زبانیں (R1 اور R2) سیکھتے ہیں اور ان سے اس سطح کے اختتام تک R1 میں بنیادی خواندگی حاصل کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔

d. ان آموزشی معیارات کے حصول کے طور پر پہلے تین سالوں کے دوران زیادہ تر مواد ٹھوس (پلے میٹیریل) ہے جیسے کھلونے، پہیلیاں (Puzzle)، تصویری کتابیں اور جوڑ توڑ والا مواد ۔ درسی کتابیں، پلے بک اور ورک بک صرف گریڈ 1 سے ہی تجویز کی گئی ہیں۔ اس سطح کے لیے بچوں کا ادب خاص طور پر مواد کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

e. تدریسیات بیشتر کھیل پر مبنی ہے اور اساتذہ اور بچوں کے درمیان پرورش، دیکھ بھال پر مبنی رشتوں پر زور دیتی ہے۔ اپنی رفتار سے انفرادی آموزش اور گروپ سرگرمیوں کے درمیان توازن ہونا چاہیے۔ بنیادی خواندگی اور عدد شناسی کے فروغ کے لیے منظم رہنمائی کی ضرورت ہے۔

f. جائزہ زیادہ تر اساتذہ کے ذریعے کیفیتی مشاہدات کی شکل میں کیا جاتا ہے۔ گریڈ 1 اور 2 میں ورک شیٹ استاد کے لیے بچوں کی آموزش کے بارے میں معلومات کا ذریعہ ہو سکتی ہیں۔ واضح جانچ اور امتحانات کو اس سطح کے لیے نامناسب تصور کیا جاتا ہے۔

1.4.2 ابتدائی سطح (Preparatory Stage)

a. یہ سطح 8 سے 11 سال کی عمر کے طلبا کے لیے ہے۔

b. اس سطح کے لیے آموزشی معیارات لسانی تعلیم کے تحت دو زبانوں (R1 اور R2)، ریاضی، آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم، اور ہمارے گرد و پیش کی دنیا (مطالعہ کے بین موضوعاتی شعبے کے طور پر) کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔ کام اور ماقبل روزگاری مہارتوں کو 'ہمارے گرد و پیش کی دنیا' درسیات کے حصے کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

c. کچھ زیادہ مواد درسی کتب کے ذریعے پیش کیا جا سکتا ہے جب کہ ٹھوس مواد اور تجربات اب بھی مواد کی پیشکش کی بنیاد ہیں۔ ہمارے گرد و پیش کی دنیا (The World Around Us-TWAU) کو، خاص طور پر، درسی کتابوں میں پیش کیے گئے غیر فعال حقائق کے بجائے سرگرمیوں اور تجربات پر زیادہ انحصار کرنا چاہیے۔ بچوں کو بنیادی خواندگی سے آگے لے جانے اور آزادانہ طور پر پڑھنے میں حقیقی دلچسپی پیدا کرنے کے لیے، ابتدائی سطح میں بچوں کے ادب کو لسانی تعلیم کے مواد میں اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔

d. سرگرمی اور دریافت پر مبنی تدریسیات کو ابتدائی سطح کے کلاس روم میں ایک اہم کردار ادا کرتے رہنا چاہیے۔ لیکن طلبا کو بتدریج زیادہ رسمی کلاس روم تنظیمات میں فعال شرکت کی تحریک دی جانی چاہیے۔ روانی پیدا کرنے کے لیے مشق اور دیگر سرگرمیوں کو اسکول کے اوقات میں اور ہوم ورک کے طور پر جگہ ملنی چاہیے۔

e. اس سطح کے لیے مختصر رسمی تحریری جائزہ موزوں ہے۔ اساتذہ کے ذریعے طلبا کے کام کا مشاہدہ کا ایک اہم طریقۂ کار بنا ہوا ہے۔ میعادی تکمیلی جائزہ کو باقاعدہ تشکیلی جائزہ کے معاون کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس سطح کے اختتام پر تکمیلی جائزہ آموزشی معیارات میں بیان کردہ استعداد پر مبنی ہونا چاہیے۔

1.4.3 مڈل سطح (Middle Stage)

a. یہ سطح 11 سے 14 سال کی عمر کے طلبا کے لیے ہے۔

b. اس سطح پر طلبا کو تین زبانیں (R2, R1 اور R3) سیکھنے کی ضرورت ہے۔ ان زبانوں کے ساتھ ساتھ ریاضی، آرٹ کی تعلیم اور جسمانی تعلیم کے لیے بھی آموزشی معیارات متعین کیے گئے ہیں۔ سائنس اور سوشل سائنس کی تعلیم کے لیے علاحدہ آموزشی معیارات کے مجموعے ہیں اور روزگاری تعلیم کے لیے درسیات میں اپنی ایک الگ جگہ اور آموزشی معیارات ہیں۔ یہ شعبے علم کی مختلف شکلوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور طلبا سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ہر ایک شکل میں تفتیش پر مبنی طریقوں کے ساتھ ساتھ قدرتی ماحول کے بارے میں مزید رسمی فہم پیدا کریں گے۔

c. مڈل سطح پر مواد کو نظریاتی تصورات کے ساتھ وابستگی اور علم کی ہر شکل کے لیے مخصوص نظریات اور تصوراتی خاکے کے تعارف کی عکاسی کرنی چاہیے۔ مزید تجریدی خیالات کی طرف منتقلی ہو رہی ہے اور طلبا سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ غیر مانوس سیاق اور حالات کے ساتھ مصروف عمل ہوں گے۔ مواد میں استعمال ہونے والی زبان ایسی ہونی چاہیے جو تعلیمی لسانی مہارت کو فروغ دینے میں طلبا کو مدد کرے۔ اس طرح کی توسیع مختلف شکلوں اور تجرید دونوں میں طلبا کے لیے چیلنج ثابت ہوسکتی ہے۔ بہترین انداز میں ڈیزائن کی گئی درسی کتابیں جو آموزشی معیارات کے مخصوص اہداف کی عکاسی کرتی ہیں، ٹھوس سے مجرد تک کے اس سفر میں مواد کو آسان اور قابل فہم شکل میں پیش کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

d. اس سطح پر بروئے کار لائی جانے والی تدریسیات میں براہ راست ہدایات کے ساتھ ساتھ تلاش و جستجو اور تفتیش کے مواقع کا ایک معقول توازن ہونا چاہیے۔ سابقہ علم اور غلطیوں سے سیکھنے کے مواقع کی بنیاد تدریسی حکمت عملی کے لیے اہم عوامل ہیں۔ ہر درسیاتی شعبے میں تفتیش پر مبنی طریقوں پر مستقل توجہ مرکوز کی جائے۔

e. جائزہ زیادہ باضابطہ اور واضح ہوسکتے ہیں۔ جائزہ کا ڈیزائن مواد کو یاد رکھنے کے عمل سے انحراف کرتے ہوئے تصوراتی تفہیم اور تفتیش پر مبنی طریقوں میں روانی کی طرف منتقلی پر توجہ مرکوز کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ طلبا کو بامعنی لیکن چیلنج بھرے جائزہ کے ذریعے تجزیہ اور تالیف کی اعلیٰ پیمانے کی صلاحیتوں کے ساتھ مشغول ہونے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ اس سطح کے اختتام پر تکمیلی جائزہ آموزشی معیارات میں بیان کردہ استعداد پر مبنی ہونا چاہیے۔

شکل 1.2i

گروپ 1
زبانیں
ہندوستان کی مقامی زبان
(لازمی)
دیگر زبانیں
(لازمی)
جدید ہندوستانی زبانیں
کلاسیکی زبانیں
غیر ملکی زبانیں
گروپ 2
آرٹ کی تعلیم
ہندوستانی کلاسیکی موسیقی
لوک موسیقی
عصری موسیقی
تھیٹر
کٹھ پتلی کا فن
مجسمہ سازی
فنون لطیفہ
لوک مصوری
گرافک ڈیزائن
موشن پکچر
فوٹوگرافی
ٹیکسٹائل ڈیزائن
جسمانی تعلیم اور تندرستی
یوگا اور طرز زندگی
کھیل کود اور تفریح
معذور طلبا کے لیے جسمانی تعلیم
حیاتی میکانیات اور کھیل کود
روزگاری تعلیم
زراعت — اناج کی پیداوار
زراعت — بیجوں کی پیداوار
زراعت — باغبانی
موٹر گاڑیوں کی مرمت اور رکھ رکھاؤ
مشین سازی
الیکٹرانکس
صحت عامہ کی خدمات
کھاتہ داری خدمات
ڈیٹا اینٹری اور مینجمنٹ
بینک کاری کی خدمات
خوردہ فروشی (ریٹیل) خدمات
پارچہ بافی اور ملبوسات
گروپ 3
سوشل سائنس
تاریخ
جغرافیہ
سیاسیات
نفسیات
نفسیات اور ذہنی صحت
معاشیات
ترقیاتی معاش
سماجیات
فلسفہ
بشریات
آثاریات (علم آثار قدیمہ)
بین موضوعاتی شعبے
حرفتی مطالعات
کھاتہ داری
پائیداری اور آب و ہوا کی تبدیلی
صحافت
ہندوستانی علم کے نظام
قانونی مطالعات
گروپ 4
ریاضی اور تحسیباتی فکر
ریاضی
کمپیوٹر سائنس
کاروباری ریاضی
جدید ریاضی
احتمال اور شماریات
سائنس
طبیعیات
کیمیا
حیاتیات
علم الارض
فلکیات
جدید طبیعیات

1.4.4 ثانوی سطح (Secondary Stage)

a. یہ سطح 14 سے 18 سال کی عمر کے طلبا کے لیے ہے۔

b. **فیز 1— گریڈ 9 اور 10**

i. تمام طلبا مڈل سطح کی طرح سبھی درسیاتی شعبوں سے وابستہ رہیں گے۔

علاوہ ازیں، طلبا ماحولیاتی تعلیم کا مطالعہ ایک بین موضوعاتی شعبے کے طور پر کریں گے۔ وہ اخلاقی استدلال کے ساتھ عوامی حلقوں کے مسائل کے ضمن میں استدلال اور بحث کی صلاحیت کو فروغ دیں گے۔ وہ ان صلاحیتوں کا استعمال ماحولیاتی تعلیم کے سیاق میں کریں گے۔

ان مطالعہ جاتی شعبوں کے لیے آموزشی معیارات متعین کیے گئے ہیں۔

c. **فیز 2— گریڈ 11 اور 12**

i. طلبا کے لیے انتخاب پر مبنی کورس فراہم کیے جائیں گے تاکہ انتخاب کے عمل کو لچک دار بنایا جاسکے نیز مضامین اور تعلیمی شعبوں کے درمیان حائل سخت گیر حد بندیوں کو دور کیا جاسکے۔

ii. طلبا، لسانی تعلیم (گروپ 1، شکل 1.2i) سے دو مضامین کا مطالعہ کریں گے جن میں سے کم از کم ایک ہندوستان کی مقامی زبان ہونی چاہیے۔ اس سطح پر لسانی تعلیم میں ادب کے مضامین بھی شامل ہیں۔

iii. طلبا کو شکل 1.2.1 میں دکھائے گئے تین گروپوں میں سے کم از کم دو گروپوں سے چار مضامین (پانچویں اختیاری مضمون کے ساتھ) کا انتخاب کرنا ہوگا۔

iv. یہ اسکیم مطالعہ کی وسعت کے ساتھ ساتھ موضوعاتی فہم پیدا کرنے کا بھی موقع دیتی ہے۔ دلچسپی کی بنیاد پر مضامین کے امتزاج کو سہل بنانے کے پیش نظر، طلبا پر کسی مخصوص اسٹریم کا انتخاب کرنے کے لیے مزید کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔

v. ہر گروپ کے تحت دستیاب کرائے جانے والے مضامین کی ایک مثالی فہرست ذیل میں دی گئی ہے:

1) **گروپ 2:** آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم، روزگاری تعلیم (ووکیشنل ایجوکیشن)

2) **گروپ 3:** سوشل سائنس، انسانیات، بین موضوعاتی شعبے

3) **گروپ 4:** سائنس، ریاضی اور تحسیباتی (کمپیوٹیشنل) فکر

vi. اس اسکیم کے ساتھ کچھ مثالی امتزاجات کو شکل 1.2ii میں دیا گیا ہے۔

d. گریڈ 9 اور 10 میں مواد کو منظم کرنے میں درسی کتابیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ گریڈ 11 اور 12 میں طلبا کو مختلف ذرائع سے مواد حاصل کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔ گریڈ 11 اور 12 میں مواد کے انتخاب کو زیادہ متحرک اور لچکدار بنانے کے لیے کورس کے مجموعوں کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

e. اس سطح پر تدریسیات کو طلبا سے مزید آزادانہ آموزش کی توقع رکھنی چاہیے۔ ازخود مطالعہ اور گروہی کام کے لیے زیادہ مواقع فراہم کیے جانے چاہئیں۔ کلاس روم کے تعاملات بھی متنوع نوعیت کے ہونے چاہئیں— معلمانہ، سقراطی، اور تفتیش پر مبنی طریقے سبھی اس سطح کے لیے موزوں ہیں۔

شکل 1.2ii

کامرس کے امتزاجات
سائنس کے امتزاجات
سوشل سائنس کے امتزاجات
کثیر شعبہ جاتی امتزاجات
امتزاج 1
ہندی۔انگریزی
گروپ 3 سے کاروباری مطالعہ، کھاتہ داری، معاشیات
گروپ 4 سے کاروباری ریاضی
امتزاج 1
کلاسیکی تیلگو، سنسکرت
گروپ 4 سے ریاضی، طبیعیات، کیمیا
گروپ 3 سے پائیداری اور آب وہوا کی تبدیلی
امتزاج 1
مراٹھی، فرانسیسی
گروپ 3 سے تاریخ، معاشیات، نفسیات
گروپ 2 سے عصری موسیقی
امتزاج 1
کلاسیکی تمل، ہندی
گروپ 2 سے باغبانی
گروپ 3 سے تاریخ، صحافت
گروپ 4 سے ریاضی
امتزاج 2
بنگالی، انگریزی
گروپ 3 سے کاروباری مطالعہ، کھاتہ داری
گروپ 4 سے کاروباری ریاضی
گروپ 2 سے فنون لطیفہ
امتزاج 2
گجراتی، انگریزی
گروپ 4 سے حیاتیات، طبیعیات، کیمیا
گروپ 2 سے ہندوستانی کلاسیکی موسیقی
گروپ 4 سے ریاضی [اختیاری]
امتزاج 2
آسامی، سنسکرت
گروپ 3 سے جغرافیہ، سیاسیات
گروپ 2 سے ہندوستانی کلاسیکی موسیقی
گروپ 4 سے ریاضی [اختیاری]
امتزاج 2
پالی، ملیالم
گروپ 2 سے لوک موسیقی
گروپ 2 سے موٹر گاڑیوں کی مرمت اور رکھ رکھاؤ
گروپ 3 سے کاروباری مطالعہ
گروپ 4 سے کاروباری ریاضی [اختیاری]

f. جائزہ اور بورڈ امتحانات

i. طلبا کو بامعنی اور صبر آزما جائزے کے ذریعے تجزیہ اور تالیف کی اعلیٰ درجے کی صلاحیتوں کے ساتھ مشغول ہونے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

ii. گریڈ 10 کے لیے بورڈ امتحانات اس میدان میں ہر ایک درسیاتی ہدف کے لیے مقرر کردہ استعداد پر مبنی ہونے چاہئیں۔ آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم اور روزگاری تعلیم میں جائزہ مقامی سطح پر کیا جائے گا اور بورڈ کی طرف سے سند جاری کی جائے گی۔

iii. گریڈ 12 کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لیے طلبا کو درج ذیل بورڈ امتحانات پاس کرنے ہوں گے:

1) زبانوں کے 2 امتحانات

2) کم از کم 2 گروپوں سے 4 امتحانات (ایک اضافی اختیاری امتحان کے ساتھ)

3) گروپ 2 کے مضامین (آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم اور روزگاری تعلیم) میں جائزہ مقامی سطح پر کیا جائے گا اور بورڈ کی طرف سے سند جاری کی جائے گی۔

g. اسکولوں اور امتحاناتی بورڈوں کے لیے مضمرات:

i. اسکولوں اور امتحانی بورڈوں کو اس این سی ایف کے نفاذ کے آغاز سے ہی گریڈ 10 کے لیے سبھی دس درسیاتی شعبوں سے مضامین کی فراہمی اور جائزہ کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

ii. اسکولوں اور امتحانی بورڈوں کو اس این سی ایف کے نفاذ کے آغاز سے ہی گریڈ 12-11 کے لیے کم از کم دو زبانوں کی فراہمی کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

iii. تمام امتحانی بورڈوں کو چاہیے کہ وہ رٹ کر کی جانے والی آموزش کے بجائے سبھی مضامین میں بنیادی تصورات اور استعداد کی جانچ کریں تاکہ وہ حقیقی آموزش کے جائزہ کے ساتھ کسی بھی قسم کا سمجھوتہ کیے بغیر 'آسان' بننے کی طرف گامزن ہوں۔

iv. اسکولوں کو گروپ 2، 3 اور 4 میں سے کم از کم دو گروپوں سے مضامین کی فراہمی کے لیے فوری طور پر تیار رہنا چاہیے۔ پانچ سال کے اندر، اسکولوں کو چاروں گروپوں سے مضامین کی فراہمی کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ دس سالوں کے اندر، اسکولوں کو تمام درسیاتی شعبوں پر محیط دیگر کئی مضامین فراہم کرنے چاہئیں اور طلبا کو چاروں گروپوں کے مضامین کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

v. ثانوی سطح کو دو فیز میں تقسیم کیا گیا ہے — گریڈ 9 اور 10، اور گریڈ 11 اور 12 — 10 سال کے اندر تمام اسکولی نظاموں کو واحد ثانوی سطح کی طرف منتقل ہو جانا چاہیے، جہاں طلبا کو گریڈ 9 سے انتخاب اور لچک فراہم کی جائے گی جو گریڈ 11 اور 12 کی موجودہ درسیاتی ساخت کے مطابق ہے۔ اس طرح سبھی درسیاتی شعبوں میں کثیر شعبہ جاتی مطالعے کے چار سال کے طور پر ثانوی سطح سے متعلق قومی تعلیمی پالیسی کی بصیرت کو حقیقی جامہ پہنانا ہے۔

vi. سالانہ اور دو سالہ پیٹرن میں مطالعہ کے موجودہ نظام کو ایک سمسٹر اور/یا سالانہ ڈیزائن میں منتقل کیا جانا چاہیے۔ اس سے طلبا کو تدریس کی ڈیزائن کے ساتھ ساتھ اس کے متبادلات میں زیادہ لچک فراہم ہوگی۔

vii. دس سالوں میں امتحانی بورڈوں کو ماڈیول پر مبنی امتحانات کے ذریعے اسناد عطا کرنے کے لیے تیار ہونا چاہیے — 'ہر امتحان میں بہت کم مواد ہوگا اور یہ امتحان اسکول میں نصاب کے مکمل ہونے کے فوراً بعد لیا جائے گا۔' [این ای پی 2020، 4.38]

1.5 ’قومی درسیات کا خاکہ‘ کے بعض توجہ طلب شعبے

اس حصے میں، این سی ایف کے بعض توجہ طلب شعبوں کے اہم نکات کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اس این سی ایف میں صرف یہی ’توجہ طلب شعبے‘ نہیں ہیں۔ تاہم، ان نکات کو یہاں اس لیے پیش کیا جارہا ہے کہ اکثر انھیں زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی ہے۔

یہ این سی ایف آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم اور صحت نیز روزگاری تعلیم پر توجہ مرکوز کرتا ہے اور انھیں بنیادی درسیات میں شامل کرتا ہے۔ ماحولیاتی تعلیم کی ضرورت پر منظم طریقے سے بحث کی گئی ہے۔ توجہ کے ان شعبوں کا مقصد ہندوستان اور ہندوستان کے علم (بشمول ہندوستانی نظام ہائے علم) سے وابستگی ہے۔

1.5.1 آرٹ اور جسمانی تعلیم

اس این سی ایف میں آرٹ اور جسمانی تعلیم پر خاطر خواہ توجہ دی گئی ہے۔ ان درسیاتی شعبوں میں بھی مخصوص درسیاتی اہداف اور آموزشی معیارات متعین کیے گئے ہیں، تاکہ ان شعبوں میں بھی تعلیم اسی شدت اور توقع کے ساتھ دی جاسکے جس طرح دیگر اسکولی مضامین میں دی جاتی ہے۔ طلبا کو ہمہ گیر تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ان شعبوں کو درسیات کے اہم حصے کے طور پر دیکھا جائے صرف ’معاون درسیاتی‘ یا ’غیر درسیاتی‘ سرگرمیوں کے طور پر نہیں۔

a. آرٹ کی تعلیم کا مقصد آرٹ کے نمونوں کی تلاش و جستجو اور تخلیق میں فرحت و مسرت کے احساس کو فروغ دینا؛ تخیل اور تخلیقیت کو فروغ دینا اور ہمدردی اور حساسیت نیز اپنی ثقافت سے وابستگی کا احساس پیدا کرنا ہے۔ آرٹ کی تخلیق اور اس کی تحسین کے عمل پر بھی مساوی زور دیا گیا ہے۔

b. جسمانی تعلیم کا مقصد جسمانی سرگرمی اور کھیل کود سے رغبت؛ جسمانی سرگرمی اور کھیل کود میں مہارت کے ساتھ مشغول ہونے کے لیے صلاحیتوں کا فروغ؛ اور لچک، ہمدردی اور باہمی تعاون میں اضافہ کرنا ہے۔ ہندوستان میں یوگا کی ایک عظیم روایت رہی ہے جو ذہنی اور جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے ایک سودمند تجربہ ہے۔ جسمانی تعلیم میں مکمل ذہنی و جسمانی صحت کو مناسب مقام عطا کیا گیا ہے۔

c. آرٹ اور جسمانی تعلیم کے لیے آموزشی معیارات کو ’Nested Learning Standards‘ کے طور پر متعین کیا گیا ہے۔ یہ مانا جاتا ہے کہ ان شعبوں میں مکمل آموزشی توقعات کے حصول کی خاطر اسکولوں اور اسکولی نظام کو تیار ہونے کے لیے وقت درکار ہوگا۔ آموزشی معیارات کا پہلا مجموعہ، جسے آموزشی معیارات –1 کہا جاتا ہے، اس درسیاتی شعبے کے لیے درسیاتی اہداف اور استعداد کے مکمل سلسلے کی تفصیلات فراہم کرتا ہے۔ تمام اسکول جب آرٹ/جسمانی تعلیم کے لیے مطلوبہ وسائل فراہم کرنے کے اہل ہوجائیں تو ان کو یہ کام جلد از جلد مکمل کرنا چاہیے۔ آموزشی معیارات – 1 کے تحت ایک ذیلی سیٹ ہے جسے آموزشی معیارات –2 کہا جاتا ہے جنھیں اس این سی ایف کے نفاذ کی ابتدا سے ہی تمام اسکول انجام دے سکتے ہیں اور دیا جانا چاہیے۔

d. آرٹ کی تعلیم بصری آرٹ، موسیقی، رقص، حرکت اور تھیئٹر کو متعارف کرتی ہے۔ اساسی سطح پر، آرٹ چھوٹے بچوں کی حسی، جسمانی، سماجی و جذباتی، جمالیاتی اور ثقافتی نشوونما میں تعاون کرتا ہے۔ ابتدائی سطح پر، طلبا آرٹ کے کام کی مہارتیں حاصل کرتے ہیں اور مقامی آرٹ کی شکلوں اور فنکاروں کے تئیں ان میں تجسس فروغ پاتا ہے۔ مڈل سطح پر آرٹ کا مقصد طلبا کو اپنے علاقے اور ہندوستان کے دیگر حصوں کے فنکارانہ اور ثقافتی تنوع کی ستائش کے جذبے کو فروغ دینے میں مدد کرنا ہے۔ ثانوی سطح پر، طلبا کو بصری اور مظاہراتی آرٹ میں شمولیت کے وسیع امکان کے بارے میں آگاہی پیدا کرنی چاہیے۔

e. اساسی سطح پر، جسمانی تعلیم میں آزادانہ کھیل کے ذریعے بنیادی اور لطیف حرکی مہارتوں کی نشوونما پر توجہ دی جاتی ہے۔ ابتدائی سطح پر، مقامی کھیلوں کو متعارف کرایا جاتا ہے۔ لیکن کھیل کے مخصوص ضابطوں کے بجائے نرم روی کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ مڈل سطح پر زیادہ منظم سیشن اور مہارتوں کا فروغ شامل ہے۔ ثانوی سطح مخصوص کھیلوں میں عمق حاصل کرنے کے مواقع اور متبادلات فراہم کرتا ہے۔ سبھی سطحوں پر یوگ جیسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ صحت مند طرز زندگی اور بہتر تغذیہ کی تعلیم کے ذریعہ ذہنی و جسمانی صحت کو فروغ دیا جاتا ہے۔

f. ان شعبوں میں جائزہ زیادہ تر کارکردگی پر مبنی ہوتا ہے۔ چنانچہ تفصیلی مشاہداتی رپورٹ اور طلبا کے پورٹ فولیو سمیت جائزہ کے وسیع تر طریقوں کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔

g. ثانوی سطح کے نظام الاوقات میں آخری پیریڈ کو طلبا کے لیے اختیاری اضافی وقت کے طور پر تجویز کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی پسند کے مطابق آرٹ یا کھیل کود کی سرگرمیوں میں مشغول ہوسکیں۔ مقامی فنکار، دستکار اور کھلاڑی اسکولوں میں طلبا کے ساتھ جڑ کر انھیں وسیع تر تجربات فراہم کرسکتے ہیں، جس میں کھیل کود کے بین اسکول مقابلوں اور دیگر کلبوں یا بین اسکول سرگرمیوں میں حصہ لینا شامل ہے۔

1.5.2 روزگاری تعلیم (Vocational Education)

اسکولی تعلیم کی یہ خصوصیت ہونی چاہیے کہ وہ طلبا کو نہ صرف اپنے اردگرد کی دنیا کو سمجھنے بلکہ پیداواری کام کرنے کے لیے بھی تیار کرے۔ کام کرنے کی یہ صلاحیتیں طلبا کو اپنے گھر کا پیداواری رکن بننے کے ساتھ ساتھ معیشت میں حصہ لینے کے اہل بنائیں گی۔ اس طرح، یہ این سی ایف پیشہ ورانہ تعلیم کو درسیات کے ایک مربوط حصہ کے طور پر دیکھتا ہے۔

a. پیشہ ورانہ تعلیم کے درسیاتی شعبے کے توسط سے طلبا کو تین قسم کے کاموں میں بنیادی مہارتوں سے روشناس کرایا جائے گا اور انھیں فروغ دیا جائے گا جیسے زندگی کی مختلف جہتوں کے ساتھ کام کرنا، مشینوں اور اشیا کے ساتھ کام کرنا اور انسانی خدمات کو انجام دینا۔

b. ابتدائی سطح اور مڈل سطح پر اسکولی درسیات مذکورہ بالا تینوں قسم کے کاموں سے متعلق صلاحیتیں پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔ جیسا کہ ہم آسانی سے دیکھ سکتے ہیں، کام کی یہ شکلیں نہ صرف پیداواری کام کے لیے صلاحیتوں میں ضروری وسعت پیدا کرتی ہیں، بلکہ یہ معیشت کے بنیادی، ثانوی اور ثلاثی شعبوں میں پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو فروغ دینے کی بنیاد بھی بنتی ہیں اور نتیجتاً معاشی شراکت کے مقصد کے حصول میں بامعنی تعاون پیش کرتی ہیں۔

c. چار سالہ ثانوی سطحوں میں، پہلے دو سالوں میں ان صلاحیتوں کو مستحکم کرنے کے لیے کام کیا جائے گا تاکہ قابلِ منتقلی مہارتوں کو فروغ دیا جاسکے جو کسی بھی پیشے میں طلبا کے لیے کارآمد ثابت ہوسکیں۔ ثانوی سطح پر اسکولی تعلیم کے آخری دو سال میں، طلبا کو اپنی پسند کے مخصوص پیشوں میں مہارت حاصل کرنے کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔

d. روزگاری تعلیم کا مواد جہاں تک ممکن ہو مقامی منظر نامے کے مطابق ہونا چاہیے اور ساتھ ہی طلبا کی تمناؤں کی تکمیل ہو۔ ثانوی سطح پر آموزشی معیارات کو قومی مہارتوں اور اہلیتوں کے خاکے (National Skills and Qualifications Framework) کی سطحوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے۔

e. متن کو محنت کے وقار کے تئیں احترام کا احساس پیدا کرنا چاہیے۔

f. تدریسیات کو تشکیلی اور فکری عمل کے درمیان اس انداز میں توازن قائم کرنا چاہیے جو روزگاروں کے لیے بامعنی ہو۔ ورکشاپ اور پروجیکٹ پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی تدریس کے مؤثر طریقے ہیں۔ حفاظتی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے انٹرن شپ اور کارآموزی کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

g. جائزہ مشاہدات، پورٹ فولیو اور پروجیکٹ پر مبنی ہونا چاہیے اور اس میں صرف صلاحیتوں اور مہارتوں پر ہی نہیں بلکہ اقدار اور رجحانات پر بھی توجہ مرکوز کی جانی چاہیے۔

1.5.3 ماحولیاتی تعلیم

قدرتی ماحول کا تحفظ اکیسویں صدی کے سب سے بڑے چیلنجز میں سے ایک ہے۔ خالصتاً انسانیت کے نقطۂ نظر سے دیکھیں تو ماحولیاتی انحطاط انصاف اور مساوات کا مسئلہ بن جاتا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں اس چیلنج اور اس کے تئیں بامعنی تعلیمی ردعمل کی ضرورت کا اعتراف کیا گیا ہے۔ یہ این سی ایف ایسے علم، صلاحیتوں، قدروں اور رجحانات کو فروغ دینے پر زور دیتا ہے جو ماحولیاتی طور پر پائیدار انداز میں ذمے داری سے کام کرنے کے لیے بیداری اور صلاحیتوں دونوں کو فروغ دے گا۔

a. طلبا کو بین موضوعاتی فکر کی صلاحیتوں کو بھی فروغ دینے کی ضرورت ہے، کیونکہ بیشتر حقیقی زندگی کے مسائل کو بین موضوعاتی حل درکار ہوتا ہے۔ ماحولیاتی انحطاط اور آب وہوا کی تبدیلی کے مسئلے کو سمجھنے اور اس کے سدباب کے لیے بھی بین موضوعاتی فکر ضروری ہے۔ لہٰذا یہ این سی ایف گریڈ 9 اور 10 میں بین موضوعاتی شعبوں میں تعلیم کے حصے کی شکل میں ماحولیاتی تعلیم پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ ہندوستان میں قدرتی ماحول اور انسانی زندگی کے درمیان رشتے کی گہرائی کو سمجھنے کی ایک طویل روایت رہی ہے۔ تاہم، جدید زندگی کے دباؤ نے قدرتی ماحول اور انسانوں کے درمیان اس رشتے میں دراڑ پیدا کر دی ہے۔ مثالی طور پر، قدیم زمانے سے لے کر جدید دور تک علم کو بڑھتے ہوئے ماحولیاتی مسائل کے پائیدار حل کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ ماحولیاتی تعلیم اس سمت میں ایک اہم قدم ہے مختلف مضامین کے موضوعات کو شامل کرنے سے، طلبا انسانی فطرت کے توازن کی باریکیوں اور پیچیدگیوں نیز معاشرتی یا انفرادی سطح پر لیے گئے مختلف فیصلوں کے اثرات کی ستائش کرنا سیکھیں گے۔

b. ماحولیاتی تعلیم کے بنیادی مقاصد:

i. ماحولیاتی خواندگی کے لیے ایک مضبوط بنیاد کی تعمیر کرنا، جس میں ماحولیاتی، سماجی، معاشی اور سیاسی عوامل کے درمیان باہمی روابط کو سمجھنا شامل ہے۔

ii. قدیم ہندوستانی روایات اور رسومات، ہندوستانی آئین نیز ماحول پر جدید انسانی سرگرمیوں کے اثرات کے متعلق سائنسی تحقیق سے معلومات اخذ کر کے قدرتی ماحول کے تئیں زیادہ ہمدردانہ رویہ پیدا کرنا۔

iii. عمل مرکوز ذہنی رجحان اور مہارتوں کے مجموعے کو ماحولیاتی تحفظ کی حمایت کے لیے اس پختہ فہم کے ساتھ فروغ دینا کہ انفرادی، سماجیاتی قومی اور عالمی اقدامات انسانوں اور فطرت کے درمیان توازن برقرار رکھتے ہوئے ہمارے سیارے کو اور ہمیں محفوظ رکھنے میں مددگار ثابت ہوں۔

c. اساسی سطح پر، قدرتی ماحول میں وقت گزارنا تدریسیات کا ایک لازمی حصہ ہے، جو بچوں کو پودوں، جانوروں، حشرات اور پرندوں کا حساس طریقے سے مشاہدہ کرنے اور ان سے تعامل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ کہانیوں، نظموں اور نغموں میں ماحول اور فطرت کی ستائش کے عناصر ہونے چاہئیں۔

d. ابتدائی سطح پر، ہمارے گردوپیش کی دنیا کے مطالعہ کے توسط سے طلبا انسانی معاشرے اور قدرتی ماحول کے درمیان باہمی انحصار کو سمجھنے لگتے ہیں۔

e. مڈل سطح پر، ماحولیات سے متعلق تصورات کو سائنس اور سوشل سائنس میں ضم کر دیا جاتا ہے۔ فطری دنیا اور انسانی دنیا کے درمیان تعاملات کی تفہیم، تفتیش پر مبنی سائنس اور سوشل سائنس ماڈلوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔

f. ثانوی سطح کے گریڈ 9 اور 10 میں، ماحولیاتی تعلیم بین موضوعاتی شعبوں کا حصہ ہے طلبا ماحولیاتی تعلیم کو سائنس یا سوشل سائنس پر مبنی نظریہ کے برخلاف سماجی و ماحولیاتی تناظر میں دیکھیں گے۔ وہ اخلاقی تحفظات سمیت استدلال اور بحث کی صلاحیتوں کو فروغ دیں گے۔ وہ ان صلاحیتوں کو ماحولیاتی بقا اور تحفظ کے متعلق مباحث کے سیاق میں استعمال کریں گے جو ماحولیات اور آب وہوا کے سلسلۂ عمل سے متعلق سائنس کی تفہیم نیز انصاف، مساوات اور انسانی بہبود کے نظریات سے متعلق سوشل سائنس کی فہم کو مربوط کرتی ہے۔

1.5.4 ہندوستان سے گہری وابستگی اور ہندوستانی ہونے پر فخر

ہمارا ملک مقامی معاشروں کے اندر اور ان کے درمیان موجود متنوع روایات پر مبنی ثروت مند ثقافتی اور تہذیبی وراثت کا حامل ہے۔ عصری ہندوستان بھی اتنا ہی متحرک ہے اور جدید دنیا میں اپنی جگہ بنا رہا ہے۔ ہمارا ملک ادب سے لے کر ریاضی، فلسفہ سے لے کر آرٹ، قواعد سے لے کر فلکیات، ماحولیات سے لے کر طب، فن تعمیر سے لے کر زراعت، اخلاقیات سے لے کر حکمرانی یا انتظامیہ، دستکاری سے لے کر ٹیکنالوجی، نفسیات سے لے کر سیاست، ادب سے لے کر موسیقی اور معاشیات سے لے کر تعلیم تک مختلف شعبوں اور میدانوں سے متعلق دقیق علم اور وسیع طور طریقوں کی سرزمین ہے۔

جیسا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مطابق، اس این سی ایف کی جڑیں ہندوستان کے سیاق، ہندوستانی فکر، ہندوستانی علم اور علم کے نظام میں مضبوطی کے ساتھ پیوست ہیں۔

این سی ایف کی وابستگی درج ذیل طریقوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

a. ہماری قدیم وراثت سے لے کر جدید مفکرین تک تعلیم کی مجموعی بصیرت اور اس کے اغراض و مقاصد، اس این سی ایف کے مجموعی نقطۂ نظر میں پنہاں ہیں۔

b. علم اور ہم کیسے سیکھتے ہیں کے تئیں ہندوستانی مکاتب فکر کا متحرک اور علمی نقطۂ نظر

c. استاد شاگرد روایت مؤثر آموزش کے لیے استاد اور شاگرد کے رشتے کی مرکزیت کی اساس ہے؛ اسی طرح، تلاشِ حق کے طریق کار کے طور پر مکالمے اور بحث کی عظیم روایت ہے۔

d. آموزش کے مقامی وسائل کا استعمال، جس میں وضاحتی مثالوں یا نظیری مطالعات کے ثروت مند ذرائع کی شکل میں زبان، طور طریقے، ماہرین، تاریخ، ماحول، اور بہت کچھ شامل ہے۔

e. مختلف شعبوں میں ہندوستانیوں کے تعاون کی شاندار تاریخ ہمارے اندر نہ صرف فخر کا احساس اور خود اعتمادی پیدا کرتی ہے بلکہ ان شعبوں میں آموزش کو بھی ثروت مند بناتی ہے۔ مثال کے طور پر، ماحولیات کی تعلیم کے تئیں ہمارے نقطۂ نظر کو پورے ہندوستان میں قدرتی ماحول کے تحفظ کی روایات سے تقویت ملتی ہے۔ اقدار اور اخلاقیات کا نقطۂ نظر تمام انسانوں اور مخلوقات کے تئیں احترام اور ہمدردی کے ہندوستانی تصورات اور طور طریقوں میں پیوست ہے۔

f. تعلیم میں والدین اور معاشرے کی شمولیت کی اہمیت۔

1.6 دیگر درسیاتی شعبے

اگرچہ درسیات کو آٹھ درسیاتی شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اس این سی ایف کا نقطۂ نظر اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ 'سائنس' اور 'آرٹ' کے درمیان، 'روزگاری' اور 'تعلیمی' اسٹریم کے درمیان، 'ہم درسیاتی' یا 'درسیاتی' وغیرہ کے درمیان کوئی شدید حد بندی نہ ہو۔ پچھلے حصے میں آرٹ کی تعلیم،

جسمانی تعلیم، حرفتی تعلیم، بین موضوعاتی شعبوں (بشمول ماحولیاتی تعلیم) کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ انھیں درسیات کے حصے کے طور پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اس حصے میں دیگر درسیاتی شعبوں سے متعلق کلیدی نکات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

1.6.1 زبان کی تعلیم (Language Education)

a. ہندوستان کی کثیر لسانی وراثت کو لسانی تعلیم کے درسیات میں مناسب مقام دیا گیا ہے۔ درسیات کا مقصد 15 سال کی عمر (گریڈ 10) تک تعلیمی استعمال کے لیے تین زبانوں میں لسانی مہارت کو فروغ دینا ہے۔ ان تین زبانوں میں سے کم از کم دو زبانیں ہندوستانی ہونی چاہئیں۔ کم از کم ایک ہندوستانی زبان کا مطالعہ 'ادبی سطح' پر کیا جائے گا۔

b. گریڈ 12 تک کے تمام طلبا کو ذریعۂ تعلیم کے طور پر کم از کم ایک ہندوستانی زبان کے انتخاب کا اختیار دیا جائے گا۔

c. اسکول میں خواندگی کی آموزش سب سے پہلے جس زبان میں کی جائے (R1) وہ ایسی ہو جس سے طالب علم بخوبی واقف ہو۔ عام طور پر، یہ طالب علم کی مادری زبان یا وہ زبان ہوتی ہے جو اس کے قرب و جوار میں رائج ہے۔

d. چونکہ سب سے پہلے خواندگی R1 میں حاصل کی جاتی ہے، اس لیے اسے دیگر مضامین کے لیے ذریعۂ تعلیم (Medium of Instruction) کے طور پر استعمال کیا جانا چاہیے، کم از کم اس وقت تک جب تک کہ کسی دوسری زبان میں خواندگی حاصل نہ ہو جائے۔

e. گریڈ 11 اور 12 میں، کم از کم دو زبانوں کا مطالعہ کیا جائے گا، جن میں سے کوئی ایک ہندوستان کی مقامی زبان ہوگی۔

f. ان تمام زبانوں میں زبان کی تعلیم کا مقصد محض خواندگی یا تقریر میں روانی پیدا کرنا نہیں ہے بلکہ طلبا کو ان زبانوں میں مؤثر ترسیل، بحث و مباحثہ اور تحریری صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ ادب کی تفہیم اور زبان کے تخلیقی استعمال کی صلاحیتوں کو حاصل کرنا چاہیے۔

g. زبان کو سیکھنے کا مطلب ہے ثقافت کی آموزش۔ زبان کی تعلیم کا مقصد طالب علم کو ہندوستان کے ثروت مند تحریری اور زبانی ادب جیسے کہانیوں، نظموں، نغموں، رزمناموں، ڈراموں، فلموں وغیرہ کے ساتھ فعال مشغولیت کے ذریعے ہندوستان کے لسانی ورثے اور ثقافت میں محو ہونے اور اس میں شریک ہونے کے اہل بنانا ہے۔

h. پڑھنے میں تاحیات دل چسپی پیدا کرنا لسانی تعلیم کا ایک اہم درسیاتی ہدف ہے۔ اس ہدف کے حصول میں لائبریری کے وسائل کا استعمال اہم کردار ادا کرتا ہے۔

i. تدریسیاتی حکمت عملی ڈیجیٹل طور پر پڑھنے کی مہارتوں کے فروغ پر توجہ دیتی ہے۔ توجہ کی معیشت کے تناظر میں 'سرسری مطالعے کے بجائے'، 'بغور مطالعے' پر زور دیا جاتا ہے جہاں توجہ میں مستقل تبدیلی کے لیے مضبوط ترغیبات ہوتی ہیں۔

1.6.2 ریاضی کی تعلیم (Mathematics Education)

a. ریاضی کی تعلیم کو طلبا اور معاشرے کے لیے عالمی سطح پر کبھی بھی آج جیسی زیادہ اہمیت نہیں دی گئی۔ ریاضی اور مصنوعی ذہانت، مشین پر مبنی آموزش، ڈیٹا سائنس، آب و ہوا سے متعلق ماڈلنگ، بنیادی ڈھانچے کا فروغ نیز ہندوستان اور تمام اقوام کو درپیش دیگر متعدد سائنسی مسائل کے درمیان نزدیکی تعلق نے آج ریاضی کو اسکولی تعلیم کا خاصا اہم شعبہ بنا دیا ہے۔

b. ریاضی کی تعلیمی درسیات کا مقصد طلبا میں محض بنیادی اعداد شناسی، ریاضیاتی فکر اور مسائل کے حل کی صلاحیتوں کا فروغ نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد مسرت، تحیر اور تجسس کو فروغ دینا ہے، پیٹرن کو دیکھنے نیز ریاضی کے تصورات اور خیالات کی خوبصورتی اور جمالیات کی ستائش کرنے کی صلاحیت کو پروان چڑھانا ہے اور ساتھ ہی ریاضی کے تئیں خوف کے احساس کو بھی ختم کرنا ہے جو آج وسیع پیمانے پر موجود ہے۔

c. اسی سطح پر، بنیادی عدد شناسی مثال کے طور پر ہندوستانی ہندسوں کو سمجھنا اور جوڑنا اور گھٹانا، غیر معیاری آلات کی مدد سے بنیادی اشکال اور پیمائش کا شعور اور کھیل کے ذریعے ابتدائی ریاضیاتی فکر کا حصول ریاضی کی تعلیم کے کلیدی توجہ کی نمائندگی کرتا ہے۔

d. ابتدائی سطح پر، جہاں اعداد، چاروں بنیادی ریاضیاتی اعمال، اشکال اور مکانی شعور، پیمائش (معیاری آلات اور اکائیاں)، اور اعداد و شمار کے استعمال کی تصوراتی تفہیم کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے، مقصد روزمرہ کی زندگی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے طریقۂ کار کی سلاست نیز ریاضیاتی اور تحسیباتی فکر کی صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔

e. مڈل سطح پر، ابتدائی سطح پر سیکھے گئے کچھ تصورات کو تجریدی بنانے کی جانب پیش رفت ہوتی ہے تاکہ ان کا وسیع پیمانے پر اطلاق ہو سکے۔ اس سطح پر خاص طور پر، الجبرا کو متعارف کرایا جاتا ہے جس کے ذریعے طلبا، مثال کے طور پر، پیٹرن کو سمجھنے، توسیع اور تعمیم کرنے کے لیے ضابطے وضع کر سکتے ہیں۔ اس سطح پر مزید تجریدی جیومیٹریائی تصورات بھی متعارف کرائے جاتے ہیں نیز مسائل اور پہیلیاں حل کرنے کے لیے الجبرا کے ساتھ تعلق کی کھوج بین کی جاتی ہے۔

f. آخر میں، ثانوی سطح منطقی استدلال کے ذریعے دعوؤں اور دلائل کو درست ثابت کرنے کی صلاحیت کو مزید فروغ دینے پر مرکوز ہے۔ طلبا تجریدات اور ریاضی اور تحسیباتی فکر کی دیگر بنیادی تکنیکوں مثلاً مظاہر کی ریاضیاتی ماڈلنگ اور مسائل کو حل کرنے کے لیے الگورتھم کے ارتقا کے ساتھ کام کرنے میں آسانی محسوس کرنے لگتے ہیں۔

g. ہندوستان میں ریاضی کی ایک شاندار تاریخ ہے جو ویدک عہد سے لے کر جدید دور تک ہزاروں سالوں پر محیط ہے۔ ہندوستان کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں ریاضی کی ترقی کے بارے میں جان کر اور ساتھ ہی ریاضی کی تاریخ اور وقت کے ساتھ ریاضی کے تصورات کے غیر معمولی ارتقا اور ترقی نیز ان ترقیات میں ہندوستان کے اہم رول کی عمومی سمجھ کو مستحکم کیا جا سکتا ہے۔

1.6.3 سائنس کی تعلیم (Science Education)

a. سائنس کی تعلیم سائنسی تفتیش اور سائنس سے متعلق نظریات، قوانین اور اصولوں کی تصوراتی تفہیم کے لیے استعداد کے حصول پر یکساں زور دیتی ہے۔ ان استعداد اور تصورات کے ذریعے، طلبا سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلے میں سائنسی تفہیم کو فروغ دیں گے کہ طبیعی قدرتی دنیا کیسے کام کرتی ہے۔

b. سائنسی علم میں بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے، لیکن اس تمام علم کو اسکولی درسیات میں شامل کرنے کی توقع کا نتیجہ، جہاں وقت اور جگہ محدود ہے، طلبا پر غیر ضروری بوجھ کی شکل میں برآمد ہوا ہے۔ سائنس کی تعلیم کے لیے مواد کے انتخاب کو اس کے لازمی حصے تک محدود رکھا جاتا ہے تاکہ سائنسی تفتیش کے لیے استفسار، مشاہدات، مفروضات، تجربات، دلائل، پیشین گوئیاں، اور ڈیٹا کے تجزیہ جیسی اہم صلاحیتوں کو فروغ دینے کی خاطر مناسب جگہ اور وقت دیا جا سکے۔

c. اساسی سطح پر، سائنس کی تعلیم بچے کی وقوفی نشوونما کے حصے کے طور پر شروع ہوتی ہے۔ مشاہدے اور منطقی فکر کے ذریعے دنیا کو سمجھنا اس سطح پر ایک اہم درسیاتی ہدف ہے۔

d. ابتدائی سطح پر، طبیعی دنیا کی سمجھ اسکولی سطح کے مضمون 'ہمارے گردوپیش کی دنیا' کے مطالعے کے توسط سے ایک بین شعبہ جاتی طریقے سے پیدا کی جاتی ہے۔ طلبا کو سوالات پوچھنے، مشاہدہ کرنے، تجربہ کرنے، روابط قائم کرنے، تجزیہ کرنے اور اپنے قرب وجوار کے ماحول (سماجی اور طبیعی دونوں) میں مظاہر کی وضاحت کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ اس طرح وہ سائنسی طریقے کی مبادیات خود دریافت کریں گے۔

e. مڈل سطح پر، سائنس کی تعلیم طلبا کے ٹھوس تجربات کی سائنسی تلاش وجستجو پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ وہ مظاہر کی ماڈل سازی اور تجزیہ کرنے کے لیے ریاضیاتی اور تصوری اظہار کا استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سائنسی نظریات کے ارتقا سے جڑ کر طلبا سائنسی علم کی نوعیت اور سائنسی تفتیش کے طریقوں کو سمجھنے لگتے ہیں۔ طلبا اپنی تفہیم کی مؤثر طریقے سے ترسیل کی صلاحیت بھی پیدا کرتے ہیں۔

f. ثانوی سطح کے گریڈ 9 اور 10 میں حیاتیات، کیمیا، طبیعیات، اور ارضیاتی سائنس کے شعبوں میں طریقہ کار کی بڑھتی ہوئی نفاست زیادہ تجریدی سائنسی نظریات اور تصوراتی ساختوں کو متعارف کرایا جاتا ہے نیز ان کے ایک دوسرے کے ساتھ اور دیگر مضامین کے ساتھ باہمی تعلق کو بھی سمجھایا جاتا ہے۔

g. گریڈ 11 اور 12 میں، طلبا سائنس میں مخصوص مضامین جیسے حیاتیات، کیمیا، طبیعیات اور ارضیات کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ اس طرح وہ ان شعبوں کے مخصوص طریقوں کا گہرائی سے مطالعہ کر سکتے ہیں اور ان مضامین کے لیے مخصوص نظریات، قوانین، اصولوں، تصورات اور تفتیش کے طریقوں کے ساتھ مزید مشغول ہو سکتے ہیں۔

h. مڈل اور ثانوی سطحوں پر، طلبا سائنس، ٹیکنالوجی اور معاشرے کے درمیان تعلق کی بھی چھان بین کرتے ہیں۔ وہ قدیم عہد سے لے کر جدید دور تک سائنس کی تاریخ اور سائنس کے میدان میں ہندوستان کی حصے داری کو سمجھتے اور اس کی تحسین کرتے ہیں۔

1.6.4 سوشل سائنس کی تعلیم (Social Science Education)

a. سوشل سائنس انسانی معاشروں کا منظم اور سائنسی مطالعہ ہے جو فرد اور معاشرے، سماجی اداروں اور تنظیموں کے درمیان تعلق کو تلاش کرتا ہے۔ اس این سی ایف میں، سوشل سائنس کی اصطلاح کا استعمال انسانیات کی ان شاخوں کو شامل کرنے کے لیے بھی کیا گیا ہے جن میں ماضی اور حال میں انسانی معاشرے، ثقافت، افکار، تخلیقات، ترقی اور اعمال کا زیادہ معیاری مطالعہ شامل ہے۔

b. سوشل سائنس کی تعلیم کا مقصد طلبا کو اس معاشرے کو جاننے میں مدد کرنا ہے جس میں وہ رہتے ہیں، مثال کے طور پر ان کے معاشرے کے افراد کیسے رہتے ہیں، بات چیت کرتے ہیں، برتاؤ کرتے ہیں، کھاتے ہیں، کیسے ان زبانوں میں بولتے ہیں جو وہ جانتے ہیں، آرٹ کے ذریعے خود کا اظہار کرتے ہیں، وہ کن روایات کی پیروی کرتے ہیں، وہ کیا پہنتے ہیں اور ان کی تمنائیں کیا ہیں۔

c. سوشل سائنس کی تعلیم طلبا میں اپنی ثقافت اور اپنے ملک کے تئیں فخر کے احساس کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہے، ساتھ ہی انھیں بحیثیت فرد، معاشرہ، اور قوم مسلسل اصلاح کے لیے دور اندیشی کے جذبے سے بھی سرشار کرتی ہے۔

d. سوشل سائنس کے مطالعہ کی رسائی بین شعبہ جاتی نقطۂ نظر کو فروغ دینے کا مطالبہ کرتا ہے جس کی جڑیں ایسے شعبہ جاتی علم میں پیوست ہوں جو طلبا کے سماجی رویوں کو جامع انداز میں سمجھنے کی صلاحیتوں میں اضافہ کرتا ہے۔

e. ابتدائی سطح پر، طلبا 'ہمارے گرد و پیش کی دنیا' کے بین شعبہ جاتی مضمون کے ذریعے اپنے مقامی ماحول کے حصے کے طور پر معاشرے کا مطالعہ کرتے ہیں۔

f. مڈل سطح پر، سوشل سائنس ایک علاحدہ اسکولی مضمون بن جاتا ہے اور مواد کو موضوعاتی انداز میں منظم کیا جاتا ہے۔ ہر موضوع کا مطالعہ تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات، معاشیات، اور نفسیات، فلسفہ، بشریات، اور سماجیات جیسے دیگر متعلقہ شعبوں کے مربوط نقطۂ نظر کے توسط سے کیا جائے گا۔ مزید برآں، ہر موضوع کا مطالعہ مقامی، علاقائی، قومی اور عالمی سطح پر کیا جائے گا۔

g. طلبا اگرچہ ثانوی سطح پر گریڈ 9 اور 10 میں تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات اور معاشیات کو علاحدہ مضامین کے طور پر پڑھتے ہیں، لیکن یہ یقینی بناتے ہوئے ایک مکمل تصویر تیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسی تصور کو دیگر مضامین سے بھی مربوط سمجھا جائے۔ یہ طریقۂ کار ایک جامع بین شعبہ جاتی نقطۂ نظر کو یقینی بناتے ہوئے موضوع کی عمیق تفہیم پیدا کرتا ہے۔

h. ثانوی سطح کے گریڈ 11 اور 12 میں، سوشل سائنس طلبا کے لیے پسند پر مبنی متبادل کو ملحوظ رکھا گیا ہے جہاں وہ تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات، فلسفہ، معاشیات، نفسیات، سماجیات، اور بشریات جیسے سماجی علوم کی تشکیل کرنے والے مختلف شعبوں سے مضمون کا انتخاب کر سکتے ہیں تاکہ ان کا گہرائی سے مطالعہ کیا جا سکے۔

i. سوشل سائنس کی تعلیم کا مقصد طلبا کو اس قابل بنانا ہے کہ:

- انسانی تہذیبوں میں تسلسل اور تبدیلی کیسے ہوتی ہے؛ قدرتی ماحول، قدرتی وسائل اور انسانوں کے درمیان تعامل؛ افراد اور ان کے طور طریقوں میں یکسانیت اور کثرت میں وحدت؛ اور مختلف سماجی، سیاسی اور معاشی اداروں میں وقت کے ساتھ ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں بیداری کو فروغ دے کر یہ سمجھنا کہ معاشرے کیسے کام کرتے ہیں۔
- سوشل سائنس میں تفتیش کے لیے صلاحیتوں کو فروغ دینا — متعدد ذرائع سے شواہد جمع کرنا، تصدیق کرنا، اور باہم توثیق کرنا؛ تخلیقی اور تنقیدی فکر؛ دستیاب شواہد کی بنیاد پر مربوط بیانات کی تشکیل؛ معقول رائے قائم کرنا اور منطقی فکر کا مظاہرہ کرنا؛ اور تفتیش کے ان طریقوں کی بنیاد پر معاشرے کے عصری سروکاروں کے تئیں بامعنی جوابی تاثرات تجویز کرنا۔

j. سوشل سائنس کے مکمل درسیات کی جڑیں مقامی سطح سے لے کر قومی سطح تک ہندوستان میں مضبوطی سے پیوست ہوں گی، طلبا عہد قدیم سے لے کر جدید دور تک سوشل سائنس کے مضامین میں تصورات اور طریقوں میں ہندوستان کے اہم تعاون کے بارے میں بھی سیکھیں گے اور سمجھیں گے۔

1.7 اسکولی ثقافت اور طرزِ عمل

اسکولی ثقافت اور طور طریقے طلبا کی آموزش کو براہ راست متاثر کرتے ہیں۔ چنانچہ تعلیمی اغراض کے حصول کے لیے ان کی آبیاری اور صورت گری منظم طور پر اور احتیاط کے ساتھ کی جانی چاہیے۔

1.7.1 اسکولی ثقافت (School Culture)

اسکولی ثقافت آموزش کو دو اہم طریقوں سے متاثر کرتی ہے۔ پہلا، یہ سبھی طلبا کے لیے مؤثر آموزشی ماحول تیار کرتی ہے۔ دوسرا، یہ اقدار اور رجحانات کے فروغ پر خاطر خواہ اثر ڈالتی ہے۔

a. اسکولی ثقافت کے دو پہلو ہیں۔ پہلا اقدار، ضوابط اور عقائد ہیں جو اسکولی ثقافت کی تشکیل کرتے ہیں۔ دوسرا پہلو رویے، تعلقات، اور طور طریقے ہیں — جن سے ثقافت جھلکتی ہے اور اسے محسوس کیا جاتا ہے۔ ثقافت اور اس کے ظہور کی تشکیل کرنے والے عناصر بہت گہرائی کے ساتھ مربوط ہوتے ہیں طلبا ان سے سیکھتے اور متاثر ہوتے ہیں۔

b. ان مظاہر کو تین طرح سے دیکھا جاسکتا ہے — اسکول میں لوگوں کے درمیان تعلقات، وہ علامتیں جن کا اظہار کیا جاتا ہے اور جشن منایا جاتا ہے، اسکول کے انتظامات اور طور طریقے۔ منظم اور دانستہ طور پر کی جانے والی کوششوں سے ان مظاہر کی تشکیل ہونی چاہیے تاکہ آموزشی ماحول تیار کیا جاسکے اور طلبا میں مطلوبہ اقدار اور رجحانات کی نشوونما ہو سکے۔

c. تعلیمی اہداف کو حاصل کرنے کے لیے، اسکول کلچر کے اجزائے ترکیبی میں کچھ خصوصیات کا ہونا ضروری ہے۔

i. تعلقات میں باہمی اعتماد اور احترام کا جذبہ ہونا چاہیے، ساتھ ہی کشادہ دِلی، ترسیل اور تعاون کے ساتھ ساتھ دیکھ بھال اور ذمہ داری کا احساس بھی ہونا چاہیے۔

ii. علامتوں کو فکر انگیزی کے ساتھ مطلوبہ اقدار اور رجحانات کو تحسین کے ساتھ اجاگر کرنا چاہیے۔

iii. کلاس روم کے طور طریقوں، اسکول کی اسمبلی، کھانے کے وقفہ کے انتظامات، کام کی تقسیم، کھیل کود کی سرگرمیوں میں والدین، خاندان اور معاشرے کے ساتھ مشغولیت میں اسکول کے انتظامات اور طور طریقوں میں یہ مطلوبہ اقدار ظاہر ہونی چاہئیں۔

1.7.2 اسکول کا طرزِ عمل

اسکول کے طور طریقوں کی یہ خوبی ہونی چاہیے کہ وہ ان دو چیزوں کو یقینی بنائیں — روزمرہ کی سرگرمیوں کی بے روک ٹوک انجام دہی اور درسیاتی اہداف کے حصول کی سمت پیش رفت۔ اسکول کے طور طریقوں کو درج ذیل زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

a. درسیاتی عمل، جس میں اسکولی ٹائم ٹیبل، اسمبلی، لائبریری سے متعلق عمل، طلبا کی کمیٹیاں، فورم، جشن اور تقریبات شامل ہیں۔

b. درسیات سے وابستہ طور طریقے، جن میں اساتذہ کا تعاون اور پیشہ ورانہ ترقی سے متعلق عمل؛ والدین، خاندان اور معاشرے کے ساتھ میل جول ہونا؛ اور کھانے کا وقفہ، صحت اور حفظان صحت شامل ہیں۔

c. تنظیمی عمل، جس میں اسکول کے ترقیاتی منصوبے، وقت اور وسائل کی تفویض، طلبا کا تحفظ، اختلافات اور نظم وضبط سے متعلق مسائل کو حل کرنا نیز ڈیٹا مینجمنٹ اور رپورٹنگ شامل ہیں۔

1.8 ماحولیاتی نظام کی تشکیل (Creating a Supportive Ecosystem)

یہ این سی ایف صرف اس بات پر مختصراً روشنی ڈالتا ہے کہ اس کے نفاذ کے لیے کس قسم کے ماحولیاتی نظام کی ضرورت ہے۔ ان ماحولیاتی نظام کو دیگر متعلقہ دستاویزات اور فورم میں تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔

1.8.1 نفاذ کے لیے صلاحیت سازی

اس این سی ایف کو نافذ کرنے کے لیے تمام استفادہ کنندگان کی صلاحیتوں کو تیز رفتاری کے ساتھ اور منظم انداز میں فروغ دیا جانا ضروری ہے۔ اس میں اساتذہ، صدر مدرس، پرنسپل، نصاب اور تدریسی و آموزشی مواد تیار کرنے والے افراد، معلم اساتذہ اور تعلیمی نظام کے دیگر کارکنان شامل ہیں۔ والدین اور معاشرے کے لوگوں کو بھی اس این سی ایف سے واقف کرانا چاہیے۔

متعلقہ پروگراموں کو ایس سی ای آر ٹی جیسے اداروں کے ذریعے تیار اور نافذ کیا جانا چاہیے۔ خاص طور پر کلاس روم میں اس این سی ایف کے نفاذ میں اساتذہ کی مدد کے لیے مشقت طلب پروگراموں کی ضرورت ہوگی۔

1.8.2 آموزش کے لیے موزوں ماحول کو یقینی بنانا

اسکول طلبا کے لیے ایسے پرکشش مقامات ہونے چاہیے جو انھیں اپنی طرف راغب کریں۔ یہ مقامات محفوظ اور پُرامن ہوں۔ ان کا ماحول ایسا ہونا چاہیے جو اساتذہ کے لیے معاون ہو اور ان کی ضروریات کو بھی ملحوظ رکھے۔ بالخصوص والدین اور معاشرے کی نگاہ میں بنیادی ڈھانچے کا معیار، کفایت، اور رکھ رکھاؤ ایک اچھے اور کم اچھے اسکول کے درمیان فرق کرنے والے عوامل ہوتے ہیں۔

a. بیرون خانہ بنیادی ڈھانچے کو یقینی بنانا چاہیے، جس میں چہار دیواری یا کمپاؤنڈ وال؛ اسکول کا بنیادی ڈھانچہ؛ کھیلنے اور اسمبلی کے لیے کھلی جگہ؛ درخت اور پودے؛ اور رسائی جو سب کے لیے قابل شمولیت ہو۔

b. اندرونی بنیادی ڈھانچے میں صاف ستھرے، کشادہ، ہوادار کلاس روم؛ کتب خانے اور تجربہ گاہیں؛ طعام کی جگہ؛ پینے کے پانی کی سہولیات؛ بیت الخلا؛ ادھ کھلے اور جزوی طور پر سایہ دار مقامات؛ پانی اور بجلی کی متواتر فراہمی وغیرہ شامل ہیں۔

c. بنیادی ڈھانچے میں حفاظت اور شمولیت کو یقینی بنایا جائے۔

1.8.3 اساتذہ کو اہل اور بااختیار بنانا

اساتذہ کو تمام تر تعلیمی اصلاحات کے لیے مشعل راہ ہونا چاہیے۔ چنانچہ یہ لازم ہے کہ اساتذہ کو ہر ممکن طریقے سے اہل بنایا جائے اور انھیں ترغیب دی جائے۔ اساتذہ کی مشغولیت اور ترغیب کے لیے کچھ اہم نکات درج ذیل ہیں:

a. تعلیمی اغراض کے حصول کے لیے اساتذہ کو کلاس روم کی صورت حال کے پیش نظر اقدامات کرنے کی آزادی ہونی چاہیے۔ اس کے لیے انھیں صحیح تدریسی و آموزشی وسائل، طبیعی ماحول اور پیشہ ورانہ ترقی سے آراستہ کرنا چاہیے۔ اس آزادی کے ساتھ ساتھ، اساتذہ کی جوابدہی طے کی جانی چاہیے، اگرچہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ تعلیم میں جوابدہی ایک پیچیدہ امر ہے۔

b. طلبا کی مشغولیت اور حصولیابی کو یقینی بنانے کے لیے مناسب استاد شاگرد تناسب (PTR) کو برقرار رکھا جانا چاہیے۔

c. ٹی پی ڈی (Teacher Professional Development -TPD) تعلیمی نظام کا ایک بہت اہم پہلو ہے، جو مسلسل اصلاح کو یقینی بناتا ہے اور اس این سی ایف کے نفاذ میں اہم ثابت ہوگا۔

d. قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں مذکور اس این سی ایف کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے قبل ملازمت اساتذہ کی تعلیم میں تبدیلی لائی جائے گی۔ اس این سی ایف سے متعلق قومی درسیات کا خاکہ برائے اساتذہ کی تعلیم (NCF-TE) جلد ہی جاری کیا جائے گا۔

e. اسکول میں اخلاقیات اور تعلیمی طور طریقوں کو یقینی بنانے میں صدر مدرس اور اسکول پرنسپل مرکزی کردار ادا کرتے ہیں جو اس این سی ایف کے اعلیٰ معیار کے نفاذ کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

f. تعلیمی نظام کے تعلیمی اور انتظامی اہل کاروں کو اس کے نفاذ کے لیے اس این سی ایف کی روح کو مکمل طور پر اپنانا ہوگا۔

1.9 معاشرے اور خاندان کی شراکت

بچوں کی مزید ہمہ گیر آموزش اور تربیت کے لیے والدین اور معاشرے کی شرکت ضروری ہے۔ والدین اور کمیونٹی کو دانستہ طور پر اور منظم طریقے سے شامل کیا جانا چاہیے، جس میں سمت بندی سے متعلق میٹنگیں، مقررہ وقفے سے ہونے والی والدین-اساتذہ کی میٹنگیں، اور نقطۂ نظر کی تشکیل کے لیے مسلسل گفت وشنید شامل ہیں۔ والدین اور کمیونٹی کے لوگ وسیلہ کار (Resource Persons) کے طور پر بھی کام کر سکتے ہیں۔ اسکول مینجمنٹ کمیٹیاں (SMCs) رسمی ڈھانچے ہیں اور ان کو متحرک کردار ادا کرنے کے لیے تیار کرنا چاہیے۔

حصہ A

طرزِ رسائی

قومی درسیات کے خاکے کا یہ حصہ درسیات کی بنیادی ساخت کی وضاحت ہے۔

کسی بھی درسیات کو تعلیم کے کچھ بنیادی اغراض کا جواب دہ ہونا چاہیے۔ **پہلا باب اسکولی تعلیم کے اغراض** اور ان اغراض کے حصول کے لیے وسیع درسیاتی ڈیزائن کو واضح کرتا ہے۔ اس درسیاتی خاکہ کی ایک منفرد ذمہ داری بھی ہے: اسے قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں متعین کردہ 4+3+3+5 اسکولی ڈھانچے کا جواب دینا ہے۔ **دوسرا باب، اس چار سطح جاتی ڈیزائن** کی منطق اور اس کے پس پردہ ہر سطح سے متعلق درسیاتی پہلوؤں کی وضاحت کرتا ہے۔ **تیسرا باب** درسیات کے مجموعی طرزِ رسائی کو پیش کرتا ہے، جس میں سیکھنے کے معیارات کی وضاحت، مواد کے انتخاب کے اصول، تدریسیات، اور جائزہ کے اصول شامل ہیں۔ کسی بھی درسیات کی تشکیل لازمی طور پر تدریس اور آموزش کے لیے دستیاب مجموعی وقت کے حدود میں رہ کر کی جاتی ہے۔ آخری باب، **چوتھا باب**، درسیات کے مختلف علاقوں کے لیے وقت کی تقسیم سے متعلق پہلوؤں پر ملحوظات پیش کرتا ہے۔

باب 1

اسکولی تعلیم کے اغراض اور درسیاتی شعبے

تعلیم کے اغراض لازماً واضح ہونے چاہیے۔ درسیات اور مجموعی تعلیمی نظام کو ہر ممکن طریقے سے ان اغراض کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے۔ قومی درسیات کا خاکہ کے اس پہلے باب میں اسکولی تعلیم کے اغراض بیان کیے گئے ہیں اور ان کے حصول کے لیے درسیات کے بنیادی اجزا کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ ہمارے ملک کی تعلیم کے لیے یہ اغراض قومی تعلیمی پالیسی (NEP 2020) سے اخذ کیے گئے ہیں۔

یہ باب قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تحت پیش کردہ ہندوستانی تعلیمی وژن کو دہراتے ہوئے شروع ہوتا ہے، جس میں تعلیم کے اغراض اور ان خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے جن کو یہ تعلیم افراد میں پروان چڑھانے کی کوشش کرے گی۔

اس کے بعد یہ باب NEP 2020 میں دی گئی اس تعلیمی بصیرت کو اسکولی تعلیم کے مخصوص اغراض میں منظم کرتا ہے، جو NCF کے لیے ایک واضح سمت فراہم کرتے ہیں، اس کے درسیاتی اجزا کو ہم آہنگ کرتے ہیں اور تعلیمی نظام کے دیگر اجزا کی رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ ان اغراض کو حاصل کرنے کے لیے طلبا میں مناسب علم، صلاحیتیں، اقدار اور رویے پیدا کرنے کی ضرورت ہے، جنھیں یہ باب وضاحت سے بیان کرتا ہے۔

اسکولی درسیات میں وہ تمام قصداً منظم کیے گئے اور منصوبہ بند انتظامات، طریقۂ کار، عمل، اور وسائل شامل ہوتے ہیں جو کسی بھی قسم کے اسکول میں تعلیمی اغراض کے حصول میں مدد دینے کے لیے ترتیب دیے جاتے ہیں۔

اس میں پڑھائے جانے والے مضامین، تدریسیاتی اور کمرۂ جماعت کی سرگرمیاں، کتب اور دیگر تدریسی آموزشی مواد (TLMs)، امتحانات اور جائزہ کے طریقے کی دیگر اقسام، اسکولی ثقافت اور طور طریقے شامل ہیں۔

باب کے آخری حصے میں ان تمام انتظامات کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا گیا ہے جو ان اغراض کے حصول کے لیے موزوں ہیں۔

کئی ایسے امور ہیں جو درسیات کا براہ راست حصہ نہیں ہوتے، لیکن عملی طور پر درسیات اور اس کے نتیجے میں ہونے والی آموزش پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ جیسے اساتذہ کی تقرری اور ان کی پیشہ ورانہ ترقی، طلبا کے داخلے اور ان کی جماعتی ساخت، والدین اور برادری کے ساتھ روابط اور مادی و جسمانی بنیادی ڈھانچہ۔ یہ پہلو اس این سی ایف میں سرسری طور پر زیر بحث آئے ہیں، لیکن انھیں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا ہے۔

سیکشن 1.1

این ای پی 2020 سے ماخوذ تعلیم کا وِژن (Vision)

تعلیم، اپنی بنیادی صورت میں، قیمتی علم، استعداد، اقدار اور مزاج کا حصول ہے۔ معاشرہ طے کرتا ہے کہ کون سا علم، کون سی استعداد، اقدار اور مزاج اتنے قیمتی ہیں کہ انھیں تعلیم کے ذریعے فروغ دیا جائے۔ چنانچہ، یہ نظریہ معاشرے کے اپنے وژن سے متاثر ہوتا ہے۔ لہٰذا، فرد میں علم، صلاحیتوں، اقدار اور مزاج کی نشوونما کے ذریعے ہی تعلیم معاشرے کے وژن کی حصولیابی میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

ہندوستان کا بھرپور وژن آئین ہند میں پیش کیا گیا ہے اور یہ ہندوستان کی تہذیبی وراثت سے بھی متاثر ہے۔ اسی وژن کی روشنی میں، بھارت میں تعلیم کا وژن این ای پی 2020 میں درج ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

> یہ قومی تعلیمی پالیسی ایک ایسے تعلیمی نظام کا تصور پیش کرتی ہے جس کی جڑیں ہندوستانی سماجی اخلاقیات میں پیوست ہیں جو ہندوستان یعنی بھارت میں سبھی کو اعلیٰ معیار کی تعلیم فراہم کر کے پائیدار طور پر ایک مساوی اور متحرک علمی معاشرے میں تبدیل کرنے میں حصہ لیتی ہے اور اس طرح ہندوستان کو علم کا عالمی سپر پاور بناتی ہے۔
> [این ای پی 2020، اس پالیسی کا وژن]

اس طرح، وژن ایک ایسے تعلیمی نظام کا ہے جو ایک مساوی اور متحرک علمی معاشرے کی ترقی میں تعاون فراہم کرتا ہے۔ تعلیم ان افراد میں مناسب مطلوبہ خصوصیات پیدا کر کے اسے حاصل کر سکتی ہے جو تعلیمی نظام میں بطور طالب علم حصہ لیتے ہیں۔ NEP 2020 میں افراد کی ان خصوصیات کے ساتھ ساتھ معاشرے میں ان کی شراکت کو مزید بیان کیا گیا ہے:

> نظام تعلیم کا مقصد ایسے اچھے انسانوں کو تیار کرنا ہے جو منطقی فکر و عمل کے قابل ہوں، رحم دلی اور ہمدردی، ہمت اور لچک، سائنسی مزاج اور تخلیقی تخیل کے ساتھ سماجی رشتے اور اخلاقی اقدار کے حامل ہوں۔ اس کے اغراض ایسے شہری تیار کرنا ہے جو سرگرم، مفید اور سماج میں مثبت کردار ادا کرنے والے ہوں، تاکہ ایک مساوی، جامع اور کثیر ثقافتی معاشرہ وجود میں آئے، جیسا کہ ہمارے آئین میں تصور کیا گیا ہے۔
> [این ای پی 2020، اس پالیسی کے اصول]

> تعلیم کا مقصد صرف وقوفی نشوونما ہی نہیں ہوگا بلکہ اس کا ہدف کردار سازی اور ایسے مکمل اور متوازن افراد کی تشکیل بھی ہوگا جو اکیسویں صدی کی کلیدی مہارتوں سے آراستہ ہوں۔
> [این ای پی 2020، 4.4]

لہٰذا، تعلیم کے وژن کا بنیادی مقصد ایسے متوازن اور مکمل افراد کی نشوونما ہے جو منطقی فکر و عمل کی صلاحیت رکھتے ہوں، مناسب علم اور مہارتوں سے آراستہ ہوں اور اخلاقی و جمہوری اقدار کے حامل ہوں۔

سیکشن 1.2

اسکولی تعلیم کے اغراض

اسکولی تعلیم کو طلبا میں مناسب اقدار، مزاج، استعداد اور علم پیدا کرنا چاہیے جو تعلیم کے مذکورہ وژن کو حاصل کرنے کے لیے درکار ہے۔

ایک نصاب کو منظم طریقے سے یہ بیان کرنا چاہیے کہ یہ مطلوبہ اقدار، مزاج، استعداد اور علم کیا ہیں، اور انھیں مواد کے مناسب انتخاب اور تدریسی اور تعلیمی نظام کے دیگر متعلقہ عناصر کے ذریعے کیسے حاصل کیا جانا چاہیے اور اس بات کی تصدیق کے لیے جائزہ کی حکمت عملی پیش کرنا کہ وہ حاصل کر لیے گئے ہیں۔

باکس 1.1

تعریفات

اس سے پہلے کہ ہم اسکولی تعلیم کے اغراض کی وضاحت کریں، الفاظ کے معانی کو واضح کرنا مفید ہے۔ علم، استعداد، اقدار اور مزاج جیسا کہ اس دستاویز میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس NCF میں ان الفاظ سے کیا مراد ہے اس کی مختصر وضاحت یہ ہے:

a. علم سے مراد توضیحی علم ہے، یعنی مثال کے طور پر یہ جاننا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے یا یہ کہ مہاتما گاندھی نے ہندوستان کی تحریک آزادی میں مرکزی کردار ادا کیا۔ دنیا کی سمجھ کا ایک بہت بڑا حصہ علم کی اسی شکل سے حاصل ہوتا ہے۔ علم کی اس شکل کا اظہار نظریات، تصورات اور اصولوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ ایک طرح سے، علم کی یہ شکل ہم پر دنیا کی سچائیوں کو ظاہر کرتی ہے۔ اگرچہ اس شکل کا علم حقیقت پر مبنی معلوم ہو سکتا ہے، لیکن اس طرح کے علم کے حصول کا محور صرف ان حقائق کو یاد رکھنے پر نہیں ہے، بلکہ یہ سوچنے کی صلاحیت پر بھی ہے کہ یہ حقائق کیوں درست ہیں، مزید دریافت کرنا، اس طرح کے علم کے ٹکڑوں کو جوڑنا، نئے علم اور بصیرت کی نشوونما کو فروغ دینا اور ایسے علم کو زندگی میں استعمال کرنا۔ مثال کے طور پر، ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ 'زمین اور ہمارے نظام شمسی کے دوسرے سیارے سورج کے گرد گھومتے ہیں' کا بیان درست ہے؟ ثبوت کے ذرائع کیا ہیں؟ جواز کے طریقے کیا ہیں؟ اس علم کو کہاں استعمال کیا جا سکتا ہے؟ اسکولی تعلیم کو علم کے ان تمام پہلوؤں پر توجہ دینی چاہیے۔

b. **استعداد** سے مراد ضابطہ جاتی علم ہے، یعنی 'کیسے جاننا'، مثال کے طور پر، یہ جاننا کہ کس طرح مؤثر طریقے سے بات چیت کرنا ہے یا تنقیدی انداز میں سوچنا ہے یا کھو کھو کیسے کھیلنا ہے۔ علم کی اس شکل کے ذریعے حاصل کی گئی صلاحیتیں اور مہارتیں ہمیں اپنی سمجھ کی بنیاد پر کام کرنے کے قابل بناتی ہیں۔ یعنی، طرزی علم (Procedural Knowledge) عام طور پر عملی صلاحیتوں سے متعلق ہوتا ہے، جیسے گاڑی چلانے کی مہارت، لیکن مسئلہ حل کرنے اور استدلال کی صلاحیتیں بھی اس میں شامل ہیں۔ ہم ایسی عمومی مہارتوں، جیسے تنقیدی سوچ، مسئلہ حل کرنے اور مؤثر ترسیل، کو صلاحیتیں (Capacities) کہتے ہیں، اور ان صلاحیتوں کو مزید مخصوص مہارتوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، جیسے جمع کرنا یا الفاظ کی شناخت۔ اکثر توضیحی علم کے حصول کے لیے بھی ان صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، سائنس میں مشاہدہ اور تجربہ کرنا توضیحی سائنسی علم کو تشکیل دینے کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر مشاہدے کی مہارت نہ ہو تو یہ ثابت کرنا مشکل ہو گا کہ زمین اور دیگر سیارے سورج کے گرد گردش کرتے ہیں۔ کسی بھی طالب علم کے لیے کسی صلاحیت یا مہارت کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسے مستقل اور بار بار درست طریقے سے انجام دے سکے اور اسے مختلف حالات میں استعمال کرنے کے قابل ہو۔ مثال کے طور پر، برتن بنانے یا اس میں اضافہ کرنے میں مہارت حاصل کرنے کے لیے، طالب علم کو اس قابلیت کو صرف ایک بار نہیں، بلکہ متعدد بار مسلسل اور درست طریقے سے استعمال کرنے کے قابل ہونا چاہیے اور اسے مختلف مواد یا اعداد کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

استعداد مہارتوں سے زیادہ وسیع اور گہری ہوتی ہیں۔ ایک استعداد اکثر متعدد مہارتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس طرح، مہارتیں استعداد کے ذیلی عناصر ہیں۔ دوسرے سیاق و سباق یا دستاویزات میں، 'مہارتیں' اور 'استعداد' کو ایک دوسرے کی جگہ استعمال کیا گیا ہو گا یا 'مہارت' کو اس NCF میں 'استعداد' کے طور پر درجہ بندی کے لیے استعمال کیا گیا ہو گا۔ اس NCF کے ان امتیازات کو ذہن میں رکھتے ہوئے پڑھنا چاہیے۔

c. **اقدار اور رجحانات:** ایک مؤثر عمل ہے جس کے لیے علم اور استعداد کے علاوہ مضبوط تحریک کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہماری اقدار اور مزاج اس تحریک کا ذریعہ ہیں۔ اقدار کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے اس کے بارے میں عقائد کا حوالہ دیتے ہیں، جبکہ مزاج ان رویوں اور ادراک کا حوالہ دیتے ہیں جو طرز عمل کی بنیاد بناتے ہیں۔ اس طرح، علم اور استعداد کو فروغ دینے کے علاوہ، اسکولی درسیات کو دانستہ طور پر ان اقدار اور رجحانات کا انتخاب کرنا چاہیے جو تعلیم کے اغراض سے اخذ کیے گئے ہوں اور طلبا کے لیے سیکھنے کے مواقع وضع کیے جائیں تاکہ وہ ان اقدار اور رجحانات کو حاصل کر سکیں۔

1.2.1 اس NCF میں اسکولی تعلیم کے اغراض

اس NCF میں تعلیم کے اغراض اوپر بیان کردہ تعلیم کے وژن اور مقصد سے اخذ کیے گئے ہیں اور انھیں پانچ اغراض میں منظم کیا گیا ہے۔ یہ پانچ اغراض علم، استعداد، اقدار اور رجحان کے انتخاب کی واضح سمت میں رہنمائی ہیں جنھیں درسیات میں شامل کرنے کی ضرورت ہے:

a. **استدلالی فکر اور آزادانہ سوچ یا خود مختاری:** استدلالی تجزیہ، تخلیقیت اور دنیا کے بارے میں زمینی فہم کی بنیادی تفہیم کی بنیاد پر انتخاب کرنا اور ان انتخاب پر عمل کرنا خود مختاری کی ایک مشق ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرد نے استدلالی منطق، تنقیدی سوچ، وسعت اور گہرائی کے ساتھ علم، اور اپنے اردگرد کی دنیا کو سمجھنے اور بہتر بنانے کی استعداد حاصل کر لی ہے۔ ایسے آزاد مفکرین کو تیار کرنا جو متجسس ہوں، نئے خیالات کا خیر مقدم کر کے، تنقیدی اور تخلیقی انداز میں سوچیں، اور اس طرح اپنی رائے اور عقائد تشکیل دیں، یہ اسکولی تعلیم کا ایک بہت اہم مقصد ہے۔

b. **صحت اور تندرستی:** صحت مند ذہن اور صحت مند جسم فرد کے لیے اچھی زندگی گزارنے اور معاشرے میں بامعنی تعاون کی بنیاد ہیں۔ اسکولی تعلیم طلبا کے لیے ایک صحت مند تجربہ ہونا چاہیے، اور انھیں علم، استعداد، مزاج اور رویہ اختیار کرنا چاہیے جو ان کے جسم اور دماغ کو صحت مند اور کسی بھی قسم کی زیادتی سے پاک رکھیں۔ صحت اور فلاح و بہبود اس طرح صرف اپنی جسمانی اور ذہنی حالت کا خیال رکھنے تک محدود نہیں، بلکہ اس میں دوسروں کی صحت و تندرستی، اپنے اردگرد کے ماحول، اور قدرتی وسائل کی دیکھ بھال کرنے کی صلاحیت اور رغبت بھی شامل ہے۔

c. **جمہوری اور معاشرتی شرکت:** علم، صلاحیتیں، اقدار اور رجحانات ایسے ہونے چاہئیں جو ہندوستانی معاشرے میں جمہوری طرزِ عمل کو برقرار رکھنے اور اسے بہتر بنانے میں معاون ہوں۔ جمہوریت محض طرزِ حکومت نہیں، بلکہ یہ ایک 'مشترکہ طرزِ زندگی' اور باہمی تعاون پر مبنی معاشرت کا احساس ہے۔ NEP 2020 میں بیان کردہ اغراض ایک ایسے فرد کی تعمیر کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو ہندوستان کے جمہوری وژن اور آئین کو مستحکم اور بہتر بنانے میں بامعنی طور پر حصہ لے سکے۔

d. **اقتصادی شراکت:** ایک صحت مند معیشت ایک متحرک جمہوریت، خاص طور پر وقار، انصاف اور فلاح و بہبود کے حصول کا لازمی جزو ہے۔ معیشت میں مؤثر شمولیت کا نہ صرف فرد بلکہ پورے معاشرے پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ یہ فرد کے لیے مادی ضروریات فراہم کرتی ہے، معاشرے میں معاشی مواقع پیدا کرتی ہے، اور فرد کی زندگی میں مقصد اور معنویت کا احساس بھی اجاگر کرتی ہے۔

e. **ثقافتی شراکت:** جمہوریت اور معیشت کے ساتھ ساتھ ثقافت بھی تمام افراد اور معاشرے کی زندگی میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے خواہ وہ مرکزی حیثیت کی حامل نہ ہو۔ ثقافت میں وقت کے ساتھ تسلسل اور تبدیلی دونوں کا امتزاج پایا جاتا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کا تقاضا ہے کہ طلبا میں ہندوستان اور اس کی وقیع و متنوع ثقافت اور علم کے قدیم و جدید نظاموں کے لیے وابستگی اور فخر کا احساس پیدا ہو۔ ثقافت کو محض ایک تفریح یا آرائش کے طور پر نہیں دیکھا جاتا، بلکہ یہ ایک وسیلہ ہے جو طلبا اور اساتذہ کو زندگی کے مختلف چیلنجز سے، خواہ وہ ذاتی ہوں یا اجتماعی نمٹنے کے قابل بناتا ہے۔ خاندان، معاشرہ اور فطرت سے جڑی ثقافتی وراثت کو سمجھنا، ثقافتی شراکت کا بنیادی جزو ہے۔ طلبا کو نہ صرف ثقافت کا علم حاصل کرنا چاہیے بلکہ اس میں بامعنی شراکت کی استعداد اور مزاج بھی پیدا کرنا چاہیے۔ عالمگیریت کے اس جہان میں، دیگر ثقافتوں کو سمجھنا اور ان سے تعلق قائم کرنا ضروری ہے، لیکن یہ تبھی ممکن ہے جب فرد اپنی ثقافت میں گہری جڑوں سے وابستہ ہو اور اس پر اعتماد کرتا ہو۔

ایک ایسا معاشرہ، جہاں کے افراد صحت مند، باشعور، بااستعداد اور اعلیٰ اقدار و مزاج کے حامل ہوں اور جو معاشرہ، معیشت، ثقافت، اور جمہوریت میں مؤثر اور بامعنی شرکت کرسکیں، وہی ایک کثیر ثقافتی، خوشحال، منصفانہ، ثقافتی طور پر متحرک اور جمہوری علم پر مبنی معاشرے کی تشکیل کریں گے۔

سیکشن 1.3

علم، استعداد، اقدار اور رجحانات

تعلیم کے پانچ اغراض ہیں جیسا کہ پچھلے حصے میں بیان کیے گئے، یہ اغراض اسکولوں میں اسی وقت حاصل ہوں گے جب متعلقہ اور موزوں علم، صلاحیتیں، اقدار اور رجحانات طلبا میں پروان چڑھائے جائیں گے۔ ان پانچ اغراض کو حاصل کرنے کے لیے طلبا میں جو علم، صلاحیتیں، اقدار اور رجحانات پیدا کیے جائیں، اس حصے میں بیان کیا گیا ہے۔

1.3.1 اقدار اور رجحانات (Values and Dispositions)

ہندوستان قدیم زمانے سے لے کر آج تک اقدار اور ان کے عمل کے بارے میں گفتگو میں اہم شراکت دار رہا ہے۔ انسانی اور تکثیری اقدار کی تلاش ہماری تہذیبی اور مقامی ثقافتی روایات میں شامل ہے اور ہمارا آئین جمہوری اقدار کا مینار ہے۔ NEP 2020 اپنی اقدار ہمارے ورثے اور روایتی ذرائع، وسیع انسانی اقدار اور ہمارے آئین سے اخذ کرتا ہے۔

منطقی فکر، صحت اور فلاح و بہبود اور جمہوری یا اقتصادی یا ثقافتی شرکت کے اغراض کے حصول کے لیے افراد اور معاشرے میں درج ذیل اقدار کی وسیع اقسام کی ضرورت ہوتی ہے:

a. **سماجی اخلاقیات و اقدار:** 'سیوا، اہنسا، سوچھتا، ستیہ، نشکام کرما، رواداری، دیانت داری، سخت محنت، خواتین کا احترام، بزرگوں کا احترام، تمام لوگوں کا احترام اور پس منظر سے قطع نظر افراد اور ان فطری صلاحیتوں کا احترام اور ماحول کا احترام وغیرہ کی قدریں طلبا میں پروان چڑھائی جائیں گی۔ (KRCR 2019, 4.6.8.2) یہ اقدار وہ خوبیاں ہیں جنھیں طلبا کو اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ فرد کے لیے، اس کی صحت اور تندرستی کے لحاظ سے اور ساتھ ہی ساتھ جمہوری اقدار کی بنیاد کے طور پر معاشرے کے لیے فائدہ مند ہیں۔

b. **جمہوری اقدار:** ''ان اقدار میں جمہوری نقطۂ نظر اور حیرت و آزادی سے وابستگی؛ مساوات، انصاف اور دیانت داری؛ تنوع، تکثیریت اور شمولیت کو اپنانا؛ انسانیت اور برادرانہ جذبہ؛ سماجی ذمہ داری اور خدمت کا جذبہ؛ عقلی اور عوامی مکالمے سے وابستگی؛ امن؛ آئینی ذرائع سے سماجی عمل؛ اور قومی و سالمیت و یکجہتی...'' شامل ہیں۔ (KRCR 2019, 4.6.8.3)

c. **علمیاتی اقدار:** یہ وہ اقدار ہیں جنھیں علم اور صداقت سے منسوب کرتے ہیں۔ سائنسی مزاج کو فروغ دینا نہ صرف شواہد اور جواز کے استعمال کے حوالے سے ایک اقداری رجحان ہے بلکہ موجودہ سائنسی نظریات اور تصورات کو سمجھنا بھی اسی میں شامل ہے۔ ''پورے نصاب میں سائنسی مزاج پیدا کریں اور شواہد پر مبنی سوچ کو فروغ دیں۔'' (KRCR 2019, 4.6.1.1) مختلف شعبوں میں علم اور صداقت کے ذرائع کو پہچاننا اور سچائی کی تلاش کے لیے بامعنی اور قابل قبول طریقوں کی پابندی کرنا ایک اہم اقداری رجحان ہے۔

مندرجہ بالا اقدار کے ساتھ ساتھ، درسیاتی خاکے کی منشا طلبا میں درج ذیل رویے پیدا کرنا ہے:

i. **کام سے متعلق مثبت اخلاقیات:** کسی بھی کامیابی کو اگر منصفانہ اور مساوی طریقے سے حاصل کرنا ہو تو اس کے لیے ایمانداری، سوچ سمجھ کر کی گئی محنت، اور مسلسل جدوجہد ضروری ہے۔ اس میں سیکھنے کی کامیابیاں بھی شامل ہیں۔ اگرچہ محنت اور استقامت اہم ہے، ذمہ دار ہونا اور کام

میں ایماندارانہ حصہ لینا اور مکمل کرنا یکساں ہے، خاص طور پر ان حالات میں جہاں کام اجتماعی طور پر مکمل کیا جاتا ہے۔ کام: ہاتھ سے کام، تکنیکی کام، گھریلو کام، دفتری کام، باہر کا کام یا فیکٹری کا کام، جیسے کام کے تمام طریقوں کا احترام مطلوب ہے۔ طلبا میں اس مزاج کو فروغ دینا اسکول کی تعلیم کے لیے ایک بہت اہم مقصد بن جاتا ہے۔

ii. **تجسس اور حیرت:** تجسس اور حیرت آموزش کی بنیاد ہیں، اور اس مزاج کے ساتھ، طلبا زندگی بھر سیکھنے والے بن سکتے ہیں۔ بہت چھوٹا بچہ اپنے اردگرد کی سماجی اور عملی دنیا کے ساتھ مشغول ہونے کے لیے فطری تجسس کے ساتھ آتا ہے۔ اس کو برقرار رکھنے، بڑھانے اور وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر علم کو متحرک اور زندہ رکھنا ہے اور اسے محض جامد اور غیر فعال نہیں بنانا ہے تو طلبا کو تجسس اور حیرت کے ساتھ علم کی طرف متوجہ ہونا ہوگا۔ ہمارے آس پاس کی دنیا اس مزاج کو فروغ دینے کا ایک لامحدود ذریعہ ہے۔

iii. **ہندوستانی ہونے پر فخر اور وابستگی:** ثقافتی شراکت کا مقصد اس کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ طلبا عالمی شہری ہوتے ہوئے بھی طلبا کی جڑیں مجموعی ہندوستانی سیاق اور مقامی سیاق میں پیوست ہونے کے ساتھ ساتھ شہری بھی بن سکیں۔ NEP 2020 کا وژن یہ کہتا ہے:

> پالیسی کا وژن آموزگار میں ہندوستانی ہونے پر گہرا فخر پیدا کرنا ہے، نہ صرف سوچ میں، بلکہ روح، عقل اور عمل میں بھی، ساتھ ہی ساتھ علم، مہارتیں، اقدار اور مزاج کو فروغ دینا ہے جو انسانی حقوق، پائیدار ترقی اور طرز زندگی اور عالمی فلاح و بہبود کے لیے ذمہ دارانہ وابستگی کی حمایت کرتے ہیں۔

وسودھیو کٹمبکم کا تصور، دنیا ایک خاندان کے طور پر، اس گہری وابستگی کے ساتھ ساتھ انصاف، خدمت، خود انضباط اور خود تکمیلیت، رحم اور ہمدردی، اور کثرت میں وحدت میں قبولیت سے ابھرتا ہے۔ اپنی ثقافت اور وراثت کی تابانی، وسعت اور گہرائی کو ملحوظ رکھتے ہوئے، ہندوستانیوں کو اعتماد اور کھلے پن کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ باقی دنیا سے روابط رکھنا چاہیے۔

1.3.2 صلاحیت (Capacities)

اگرچہ اقدار اور مزاج عمل کرنے کی تحریک کا ذریعہ ہیں، مؤثر طریقے سے عمل کرنے کے لیے طلبا میں مخصوص صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان صلاحیتوں کو دانستہ اور شعوری مشغولیت اور مشق کے ذریعے تیار کیا جاسکتا ہے۔ منطق اور آزادانہ غور و فکر، صحت اور تندرستی اور جمہوری یا اقتصادی یا ثقافتی شرکت کے اغراض کے لیے درج ذیل وسیع مجموعۂ استعداد کی ضرورت ہے:

a. **تفتیش:** منطقی انداز میں کام کرنے کے لیے، ہمیں اپنے اردگرد کی دنیا کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس تفہیم کے لیے مشاہدے، شواہد جمع کرنے، تجزیہ کرنے اور ترکیب کی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ تجربہ اور اختراع اس استعداد کے عملی پہلو ہیں۔ تفتیش کی ان عمومی صلاحیتوں کے علاوہ، نظم و ضبط سے متعلق مخصوص مہارتیں، جیسے تجربہ گاہ (لیبارٹری) کی مہارتیں یا فیلڈ تکنیک، جو تفتیش کے عمل میں مدد کرتی ہیں۔ تفتیش کی یہ صلاحیتیں پانچوں اغراض کے حصول میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

b. **ترسیل:** متعدد زبانوں میں سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیتیں بھی ناگزیر استعداد ہیں۔ زبانی اور تحریری طور پر، ایک واضح، اچھی طرح سے بیان، اور مربوط انداز میں اظہار کرنے کے قابل ہونا، تاعمر ضروری ہیں؛ اس میں ڈیجیٹل میڈیا کا ماہرانہ استعمال بھی شامل ہے۔ مختلف سیاق و سباق میں مطلوبہ سامعین کے لیے موزوں تمام اغراض کے حصول کے لیے ترسیل کی مختلف شکلوں کو استعمال کرنے کی صلاحیت بہت اہم ہے۔

c. **مسائل کا حل اور منطقی استدلال:** مسائل کو وضع کرنے، بہت سے متبادل تدابیر وضع کرنے، بہترین حل کا انتخاب کرنے کے لیے سبھی کا جائزہ لینے اور اس کے اطلاق کی صلاحیت تمام پانچوں اغراض کو حاصل کرنے کے لیے بھی ناگزیر ہے۔ ایسے مسائل جو مقداری نمونوں کے ذریعے حل کیے جاتے ہیں، ان کے لیے مختلف ریاضیاتی طریقوں میں مہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس کا آغاز بنیادی حسابی مہارتوں جیسے جمع اور تفریق سے ہوتا ہے اور یہ الجبری مساواتوں کے پیچیدہ حل تک پہنچتا ہے۔ مسائل کے حل کے لیے تحسیباتی ماڈلوں کے استعمال کے لیے تحسیباتی مہارتیں درکار ہوتی ہیں۔ منطقی استدلال کی مہارتوں میں باضابطہ اور غیر رسمی طور پر دلائل کی تشکیل اور جانچ شامل ہے۔

d. **جمالیاتی اور ثقافتی استعداد:** یہ اغراض تخلیقی صلاحیتوں، جمالیاتی اور فنکارانہ اظہار پر زور دیتے ہیں۔ فن پاروں کی تخلیق کے لیے مخصوص مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے جو مختلف فنون جیسے بصری فنون، موسیقی، رقص یا حرکت اور تھیٹر سے متعلق ہوتی ہیں۔ فنون میں ثقافتی طور پر موزوں مہارتیں ثقافتی شراکت کو مؤثر بناتی ہیں۔ جمالیاتی اور ثقافتی استعداد تخلیقی صلاحیتوں کو مختلف شعبوں میں مضبوط بناتی ہیں، تفتیش اور مسئلہ حل کرنے کی استعداد کو تقویت دیتی ہیں اور زبان و ابلاغ کو بھی بہتر بناتی ہیں۔ اس لیے یہ تمام پانچ تعلیمی اہداف کے حصول میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ فنون کی مہارتیں طلبا کو مؤثر طریقے سے اپنے جذبات اور خیالات کے اظہار کے قابل بناتی ہیں، جو ان کی صحت اور تندرستی کے احساس میں بہتری لاتی ہیں۔

e. **صحت، ذریعۂ معاش، خود نظمی اور کام کے لیے صلاحیت:** ایسی مہارتیں اور مشقیں تیار کرنا جو طلبا کو صحت مند زندگی گزارنے کے قابل بناتی ہیں اہم اغراض میں سے ایک ہے۔ قوت برداشت، اور استقامت کا فروغ صرف جسمانی استعداد کے لحاظ سے نہیں ہے بلکہ دماغ کی استعداد سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ خود نظمی، بشمول جذباتی استعداد اہم ہے۔ اس طرح کی استعداد نہ صرف فلاح و بہبود کے لیے بنیادی ہیں بلکہ خود مختاری اور جمہوری شراکت میں بھی مثبت کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ استعداد، ایک مثبت کام کی اخلاقیات کے ساتھ، طلبا کو معیشت میں بامعنی اور نمایاں طور پر حصہ لینے کے قابل بناتی ہے۔

f. **استعداد برائے سماجی تعامل بشمول تاثراتی پہلو:** ہمدردی اور رحم دلی نہ صرف اقدار یا رجحانات ہیں، یہ وہ استعدادیں ہیں جو دانستہ مشق کے ذریعے نشوونما پاتی ہیں۔ امداد باہمی، ٹیم ورک اور قیادت سماجی تعاون کے لیے بنیادی استعداد ہیں۔ منطقی استدلال اور مسائل کو حل کرنے کی استعداد کے ساتھ، یہ استعداد جمہوری شرکت کے لیے بہت ضروری ہیں۔ اور ان استعداد کا ایک تاثراتی (جذباتی) پہلو ہے جس پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

درحقیقت، مذکورہ بالا تمام استعدادات پانچوں اغراض، یعنی منطقی سوچ اور آزادانہ فکر، صحت اور تندرستی، اور جمہوری یا اقتصادی یا ثقافتی شرکت کو فروغ دیتی ہیں۔ مطلوبہ اقدار اور مزاج کے ساتھ اور مناسب استعداد سے لیس، یہ توقع کی جاتی ہے کہ طلبا صحت مند، آزادانہ زندگی گزاریں گے اور معاشرہ، معیشت، ثقافت اور جمہوریت میں فعال طور پر حصہ لیں گے۔ لیکن یہ اقدار اور استعداد خلا میں کام نہیں کرتیں، انھیں دنیا کی واضح تفہیم پر مبنی ہونا چاہیے۔ یہ فہم علم کی گہرائی اور گیرائی سے حاصل ہوتی ہے۔

1.3.3 علم (Knowledge)

تعلیم کو اکثر صرف علم کے حصول کے طور پر سمجھا اور عمل میں لایا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ نقطۂ نظر مکمل نہیں ہے، بلاشبہ علم کو تعلیم میں مرکزی کردار اور مقام حاصل ہے۔

خود اپنے، دوسروں کے، سماجی دنیا کے اور مادی و قدرتی دنیا کے بارے میں معلومات، تعلیم کے تمام پانچوں اغراض کی بنیاد ہیں۔ اقدار، رجحانات، اور صلاحیتوں کا حصول اور ان پر عمل، جو کہ تعلیم کے مساوی طور پر اہم اغراض بھی ہیں، بنیادی طور پر علم کے حصول سے متعلق نہیں ہیں، بلکہ یہ علم پر اندرونی طور پر منحصر ہوتے ہیں۔

انسانیت کا وسیع اور مسلسل بڑھتا ہوا علم سب کے لیے دستیاب ہے اور ہونا چاہیے۔ جو کچھ بھی انسان جانتا ہے وہ علم کے ارتقا کے زیادہ باضابطہ طریقوں سے، اور کم رسمی، زیادہ تجرباتی اور نامیاتی طریقوں سے، تحقیق کے مخصوص طریقوں کے ذریعے زمانے کے ساتھ تیار ہوا ہے۔ تحقیق کے کسی اندازے میں موجود نظریات اور تصورات کبھی کبھی پورے معاشرے کی بڑھتی ہوئی دریافتوں کے اور کبھی چند قابل ذکر افراد کی حیران کن بصیرت کے ذریعے سامنے آئے ہیں۔ یکساں طور پر، علم عام لوگوں کے جمع کردہ تجربہ اور حکمت کے ذریعے تشکیل پایا ہے۔ انسانی علم کی نشوونما کے بارے میں کوئی واضح تقسیم نہیں ہے، زندگی کے تجربہ کے ذریعے باضابطہ تحقیق اور علم باہم مل کر ایک دوسرے میں ضم ہوتے اور تقویت دیتے ہیں۔ ہمارا جمع شدہ اور پھیلتا ہوا علم ایک انسانی ورثہ ہے اور اسکولوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس ورثے کو ہر نئی نسل کو منتقل کریں۔

تعلیم میں علم کی مرکزیت کے پیش نظر، علم سے متعلق کئی امور ایسے ہیں جو نصاب پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ ان میں سے بعض امور درج ذیل ہیں:

- کوئی بات علم کیسے بنتی ہے؟ دوسرے لفظوں میں، ہم کیسے جانتے ہیں کہ کوئی چیز صحیح اور معقول ہے؟
- ہم مزید علم کی تلاش، دریافت اور تشکیل کیسے کرتے ہیں؟
- علم کے اندر باہمی روابط کیا ہیں؟ کون سا علم کسی دوسرے علم کی بنیاد بنتا ہے اور کیوں؟
- کیا علم میں تضادات ہو سکتے ہیں؟ یہ کیوں اور کیسے پیدا ہوتے ہیں؟ انھیں کیسے حل کیا جا سکتا ہے؟
- انسانوں کے ذریعہ تحصیل علم سیاق و سباق اور اقدار سے کیسے متاثر ہوتا ہے؟
- علم کے حصول سے منسلک اخلاقی مسائل کیا ہیں؟

یہ معاملات اسکول کی تعلیم کے مقابلے میں فلسفے کی کتاب کے لیے باطنی اور زیادہ موزوں ہو سکتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اساتذہ، درسیات اور نصاب کے تدوین کار اور استفادہ کنندگان روزانہ اسکولی تعلیم میں انھیں مسائل سے دوچار ہوتے ہیں۔ ان معاملات کے اثرات نصاب کے بہت سے پہلوؤں پر براہ راست اثرانداز ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

- کیا سکھایا جانا چاہیے؟ مضامین کا مواد کیا ہونا چاہیے؟
  - کیا چیز یقینی بناتی ہے کہ مواد صحیح اور معقول ہے؟
  - کسی مخصوص مضمون کے بارے میں مناسب فہم پیدا کرنے کے لیے کون سی باتیں شامل ہونی چاہیے؟
  - باہمی ربط کو مدنظر رکھتے ہوئے تدریسی تصورات کی ترتیب کیا ہونی چاہیے؟
  - طلبا کی ترقی کے مراحل کا اندازہ کیسے کیا جانا چاہیے؟
  - ایسا علم جو ابھی غیر یقینی ہے یا جس کے کئی متبادل تناظرات موجود ہیں، اسے نصاب میں کس طرح شامل کیا جائے؟
- ہم تدریس کو کس طرح انجام دیں؟ ہمیں جائزہ کس طرح انجام دینا چاہیے؟ ہم تدریسی آموزشی مواد کو کیسے مؤثر بنا سکتے ہیں؟

- کس علم کی تدریس کے لیے کون سا طریقہ بہتر ہے؟ متبادلات کیا ہیں؟
- ہمیں تدریس کیسے کرنا چاہیے تاکہ انسانی علم اور تجربے کی انضمامی اور ہمہ گیر نوعیت کو فروغ ملے؟
- ہمیں تدریس کیسے کرنا چاہیے تاکہ طلبا کسی تصور کی مکمل تصویر بنا سکیں اور اپنے علم کا اطلاق بھی کر سکیں؟
- ہم کیسے جانتے ہیں کہ طالب علم نے واقعی کچھ سیکھا ہے؟
- کون سا تدریسی آموزشی مواد کس علم کے لیے بہتر ہے؟ ہمیں انھیں کیسے تیار کرنا چاہیے؟

- اسے یقینی بنانے کے کیا طریقے ہیں کہ طلبا نئی چیزیں دریافت کرتے ہوئے موجود علم سیکھیں۔
  - چونکہ کسی کو بھی، تمام علم؛ نہیں سکھایا جا سکتا، اس لیے طلبا کی کس طرح مسلسل حوصلہ افزائی کی جا سکتی ہے کہ وہ وسیع تر دنیا میں موجود علم کو تلاش کرتے رہیں اور سیکھتے رہیں، موجودہ، آئندہ اور بعد میں اپنی زندگی میں مزید نئے علم کے حصول کی صلاحیت پیدا کر سکیں؟
- وہ کس طرح کا علم ہے جو مطلوبہ صلاحیتوں اور اقدار کو پروان چڑھانے کے لیے ضروری ہے؟
  - اخلاقی استعداد بہترین طریقے سے کیسے تشکیل دی جاتی ہیں؟
  - وقوفی اور سماجی۔جذباتی استعداد، جیسے تنقیدی سوچ، ہمدردی اور حیرت، بہترین طریقے سے کیسے فروغ پاتی ہیں؟

اگرچہ یہ براہ راست درسیاتی سوالات کی ایک لمبی فہرست ہے جو علم کی نوعیت سے متعلق سوالات سے پیدا ہوتے ہیں، لیکن یہ مکمل فہرست نہیں ہے۔ ہمیں یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ ان میں سے بہت سے معاملات اسکول کی تعلیم میں موضوع سے متعلق مضمرات رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ریاضی میں علم کی نوعیت ایسی ہے کہ بہت سے موضوعات کی ایک خاص ترتیب ہونی چاہیے۔ سماجی سائنس میں علم کی نوعیت ایسی ہے کہ اس کے لیے بہت سے تناظرات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور سائنس میں علم کی نوعیت اس قسم کی ہے جہاں تجربات کر کے سیکھنا خاص طور پر مفید ہے۔

اس طرح، اس قومی درسیات کا خاکہ میں، ہر مضمون کے باب (حصہ C، ابواب 9-2) میں اس موضوع کے لیے خاص طور پر **'علم کی نوعیت'** (Nature of Knowledge) پر ایک حصہ ہے۔ تاہم، علم سے متعلق انسانی سوچ اور گفتگو کی ایک بڑی مقدار اسکول کی تعلیم سمیت تمام شعبوں میں ایک مشترکہ بنیاد رکھتی ہے۔ مندرجہ ذیل ذیلی حصہ اس مشترکہ بنیاد پر بحث کرتا ہے۔

1.3.4 علم: اساس (Knowledge: the Foundations)

ہندوستان میں علم کے نظریہ اور عمل پر غور و فکر اور بحث و مباحثے کی تابناک روایت رہی ہے۔ بلاشبہ، دیگر ثقافتوں میں بھی اس معاملے پر بھرپور روایات ہیں اور دونوں کو وسیع پیمانے پر تسلیم کیا جاتا ہے، جیسے کہ یونانی اور جاپانی، اور کم تسلیم شدہ، جیسے کہ (Native Americans)۔ تاہم، اس معاملے پر ہندوستانی فکر گہرائی، باریکی اور وسعت اگرچہ منفرد نہ بھی ہو، نہایت خاص ہے۔

اگر ہم دنیا میں علم کے سب سے جدید خیالات پر غور کریں تو اکثر ایسے تصورات ہندوستانی فکر میں دو ہزار سال قبل پائے جاتے ہیں، جو کئی معنوں میں ان کی پیشین گوئی کرتے ہیں اور ممکنہ طور پر ثقافتی ترسیل کے ذریعے ان پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ اس طرح، اس ہندوستانی ورثے پر اپنی سوچ اور عمل کو بنیاد بنانا ضروری اور مفید ہے۔

ہندوستانی فلسفے کے 9 "مکاتب فکر" (باکس 1.2) علم کی فطرت پر خیالات اور مباحثے کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔

باکس 1.2

ہندوستانی مکتبِ فکر: ایک مختصر جھلک

کلاسیکی ہندوستانی فلسفہ میں 9 اہم درشن یا عالمی نظریات (جن کو کبھی کبھی 'مکتب فکر' کے طور پر ترجمہ کیا جاتا ہے) ہیں: (i) نیائے (Nyaya)؛ (ii) ویشیشک (Vaisesika)؛ (iii) سانکھیہ (Sankhya)؛ (iv) یوگ (Yoga)؛ (v) ممانسا (Mimamsa)؛ (vi) ویدانت (Vedanta)؛ (vii) بدھ مت (Buddhist)؛ (viii) جین مت (Jaina)؛ (ix) لوکایت (Lokayata) یا کاروا کا یہ سب کم از کم چند صدیوں قبل مسیح کے ہیں۔

نیائے درشن کی بنیاد مہاتما گوتم نے رکھی تھی۔ یہ درشن بنیادی طور پر باضابطہ استدلال، علم البیان اور علمیات پر مشتمل تھا، حالانکہ اس نے مابعدالطبیعیات میں بھی خاطر خواہ تعاون دیا ہے۔ ویشیشک درشن کی بنیاد مہرشی کناد (Kanad) نے رکھی تھی۔ یہ درشن مادی دنیا، مادے کے مختلف زمروں اور اجزا اور ان کی خصوصیات، برتاؤ وغیرہ کو سمجھنے کی کوششوں کے لیے جانا جاتا تھا۔ اس میں نیائے سے مماثلت ہے، لیکن اس کی توجہ مابعد الطبیعیاتی سوالات پر زیادہ اور استدلال کے اصولوں پر کم تھی۔ بعد کے مرحلے میں، کچھ نیائے اور ویشیشک مصنفین تیزی سے مماثلت کا شکار ہو گئے اور انھوں نے اپنے دونوں مکتبہ کو ہمزاد مکتب فکر کے طور پر دیکھا۔

سانکھیہ ہندوستانی فلسفے کے منظم اسکولوں میں سب سے قدیم ہے اور یہ ویدک دور سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے خیالات بہت زیادہ اپنشدوں پر مبنی ہیں۔ سانکھیہ پرکرتی (فطرت) اور پُرش (Purusha) (فرد) پر مشتمل دوہری وجودیت کی دلیل دیتے ہیں۔ نیائے اور ویشیشک کی طرح یوگ اور سانکھیہ بھی ہم زاد فلسفے ہیں۔ یوگ سانکھیہ شعریت کے نظریے کو قبول کرتا ہے اور عمل کرنے والوں سے پُرش کو پرکرتی سے الگ کرنے کا مطالبہ کرتا ہے، اس طرح یوگ کو اس کی مکمل جہت اور طاقتوں کو حاصل کرنے کے لیے آزاد کرتا ہے۔ ان کا بنیادی فرق دماغ اور جسم کی اضافی اہمیت کے ساتھ ساتھ ان کے بیانات میں بھی واضح ہوتا ہے کہ نجات (موکش) کیسے حاصل کی جاتی ہے۔

ممانسا فلسفہ بڑی حد تک اخلاقی سوالات سے سروکار رکھتا ہے اور اور اس کا بنیادی مقصد ویدوں کے ابتدائی رسومات پر مبنی حصے کے مواد کی وضاحت اور دفاع کرنا ہے۔ اس اسکول نے زبان کے فلسفے میں بھی بہت بڑا تعاون کیا۔ پہلے زیر بحث چار درشنوں کے برعکس، ممانسا موافق ہے کہ وید علمی اعتبار سے بنیادی ہیں۔ یہ بنیادی اصول ویدانت درشن کے ساتھ مشترک ہے۔ تاہم، ویدانت درشن کا تعلق ویدوں کے آخری حصے سے ہے، جہاں بنیادی توجہ علم اور موکش پر مرکوز ہے۔

لوکایت مادیت پسند تھے جنھوں نے ایک ایسی آتما کے وجود سے انکار کیا جو بہت سی زندگیوں تک قائم رہتی ہے۔ بدھ مت کے ماننے والوں نے ایک منضبط نفس جیسی چیز کے وجود سے انکار کیا۔ جینیوں نے مختلف قسم کے جیو کی تائید میں دلیل دی، جس کے تحت نہ صرف انسان اور دیوتا بلکہ فطرت بھی روحانی مخلوق سمجھی جاتی تھی۔

اس ظاہری اختلاف کے باوجود، یہ تمام مختلف فلسفے ایک دوسرے سے متاثر ہوئے اور ایک دوسرے پر اثر انداز بھی ہوئے۔ زیادہ تر کلاسیکی ہندوستانی فلسفہ ان فلسفوں کے اندر اور ان کے درمیان ہونے والے پیچیدہ مکالموں کا ایک سلسلہ سمجھا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، جین مت یوگ درشن پر بہت اثرانداز ہوا۔ نیائے اور بدھ مت کے مفکرین کے درمیان مسلسل اور روحانی مکالمہ جاری رہا۔ خود نیایہ سوتر لوکایت فکر کے بارے میں ہمارے بہترین ماخذوں میں سے ایک ہے اور اس میں لوکایت کے متعدد اعتراضات پیش کیے گئے ہیں اور ان کا جواب دیا گیا ہے۔

ان نو (9) کے علاوہ، بہت سے دوسرے مکاتب فکر کا بھی ارتقا ہوا، جو قدیم ہندوستان میں موجود فکر کی آزادی اور متعدد راہوں کی قبولیت کی عکاسی کرتے ہیں۔

علم کا نظریہ یا پرمان شاشتر، کلاسیکی ہندوستانی فلسفہ کے سب سے زیادہ ثروت مند شعبوں میں سے ایک ہے، جو کئی صدیوں پر محیط ہے اور اس میں سب سے زیادہ مباحث ہیں۔ درحقیقت، 'ہمیں کیسے معلوم ہو' کے بارے میں دعوے اکثر وہ بنیادی معیار ہوتے ہیں جو ہندوستانی فلسفے کے مختلف مکاتیب یا درشن کو ممتاز کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ویشیشک فلسفیوں کا استدلال ہے کہ معقولیت صحیح ماخذ سے پیدا ہوتی ہے، جبکہ یوگا کارا کا استدلال ہے کہ معقولیت وہ ہے جو کامیاب عمل کی رہنمائی کرتی ہے۔ مزید برآں، علم سے متعلق سوالات کا تعلق حقیقت اور زبان کی نوعیت سے متعلق دیگر بنیادی سوالات سے بھی ہے۔ پرمان شاشتر ہندوستانی نظامِ علم کے لیے ایک کلیدی بنیاد ہیں اور ذیل میں انھیں کا تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

1.3.4.1 پرماناس: علمیات (Epistemology) کی متحرک روایت

اگرچہ ان میں بہت سی مماثلتیں اور متحرک مکالمے موجود ہیں، یہ مختلف درشن (باکس 1.2) اس بارے میں وسیع نظریات کی نمائندگی کرتے ہیں کہ ایک مناسب پرمان (ثبوت) یا علم کی بنیاد کیا ہے۔ اہم استعمال شدہ پرمان ہیں: (i) ادراک (ii) اندازہ (iii) گواہی۔ ہندوستانی مکالمے کی متحرک نوعیت کا ایک اندازہ کرانے کے لیے، اس معاملے پر مختلف نظریات کی ایک مختصر وضاحت پیش کی جارہی ہے۔

a. مختلف درشن اس حقیقت کے بارے میں متفق ہیں کہ ہم ادراک (Pratyaksha پرتیکچھ) کے ذریعے علم حاصل کرتے ہیں۔ تاہم، ادراک کی نوعیت کے بارے میں کافی بحثیں ہیں۔ نیائے کے مطابق، تمام ادراک کے لیے کسی شے کے ساتھ حسی تعلق کی ضرورت ہوتی ہے جو ادراک کو اس کا مواد فراہم کرتا ہے (نراکارواد)؛ مثال کے طور پر، نیائے سوتر میں، یہ کہا گیا ہے، 'ادراک ایک آگہی ہے جو حسی اعضا اور اشیا کے درمیان تعلق سے پیدا ہوتی ہے یہ غیرلفظی، درست، قابل اعتماد اور قطعی ہے۔'

ابتدائی میمانسا کے مطابق، ادراک بنیادی طور پر زبان کے ذریعے ہوتا ہے۔ تصور سے عاری ادراک جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ نہ صرف بعد کے میمانسا مفکرین، جیسے کمارِل بھٹ، اس سے متفق نہیں ہیں، یوگ کار بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

بہت سے بدھ مت کے مفکرین کا استدلال ہے کہ ہمیں حقیقت پسندانہ نیایہ نظریے کی مخالفت میں کسی بھی چیز کا ادراک نہیں ہوتا، بلکہ صرف حسی اعداد و شمار جیسے کہ رنگ، آواز اور بو کے گٹھر ہوتے ہیں۔

b. پرمان شاشتر میں مختلف قسم کے قیاس پر غور کیا گیا ہے۔

i۔ انومان: مشاہدات سے نئے نتائج پر پہنچنے کے لیے قیاس آرائیوں کا استعمال جاننے کا ایک طریقہ ہے۔

ii۔ اُپما: تشبیہ اور موازنہ کے ذریعے جاننا اُپما ہے موجودہ علم سے تعلق اور مماثلت اور فرق کی نشاندہی کرنا اور اس طرح نئی چیزوں یا تجربات کو جاننے کا ایک اور درست طریقہ ہے۔

iii۔ ارتھاپتّی: حالات کے مضمرات کے ذریعے جاننا ارتھاپتّی ہے۔

iv۔ انُپلبدھی: عدم وجود کا ادراک علم کی ایک درست شکل سمجھا جاتا ہے۔ کنویں کے پانی سے خالی ہونے کا مشاہدہ کرنا کنویں کے بارے میں کچھ جاننا ہے مثلاً اس رات کتے نہیں بھونکتے تھے، اس بات سے بھی لوگ اہم نتائج اخذ کرتے ہیں۔

عام طور پر، استنباط کو علم کے ثانوی علمی ماخذ کے طور پر ایسے معاملات میں قبول کیا جاتا ہے جہاں جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ صرف ادراک سے ظاہر نہیں ہوتا۔ مغربی فلسفہ کے برعکس، منطق ہندوستانی روایت میں علم کے نظریہ کا ایک لازمی حصہ ہے نہ کہ ایک الگ شعبہ۔ اس کی قدر سچائی تک

پہنچنے میں ہماری مدد کرنے کی صلاحیت میں ہے۔ منطق اور قیاس کو بھی وسیع تر معنوں میں سمجھا جاتا ہے، جس میں نہ صرف استدلال کے اصول شامل ہیں، بلکہ ایک نفسیاتی عمل کے طور پر بھی جو ہمیں ہیتو (ایک علامت) کے ذریعے بالواسطہ طور پر جاننے کی اجازت دیتا ہے۔

نیایہ سوتر میں بہت سی مثالیں ہیں کہ ہم مفروضاتی استقرا کے ذریعے کیسے جانتے ہیں۔ ویشیشک سوتر بتاتا ہے کہ ہم استنباط کے ذریعے کسی تصور کو کیسے وسعت دے سکتے ہیں، مثلاً، اس کے سینگوں کی موجودگی سے، ہم ایک پوری گائے کی موجودگی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ ہمیں اس وقت ضابطوں کا ایک سلسلہ فراہم کرتا ہے جب ایسی وسعت کاری کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف، لوکایت کی روایت سے وابستہ کچھ لوگ اس سے انکار کرتے ہیں کہ ہم استنباط کے ذریعے جان سکتے ہیں، کیونکہ استنباط اغلاط کی زد پر رہتا ہے۔

c. تصدیق (شبد) علم کا حد درجہ زیر بحث آنے والا متنازعہ ماخذ ہے۔ نہ صرف لوکایت، بلکہ ویشیشک اور بدھ مت کے مکاتب بھی اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ عمومی طور پر تحریر تصدیق علم کا ایک آزاد ذریعہ ہو سکتی ہے۔ لوکایت صرف ادراک کو قبول کرتے ہیں، جب کہ بدھ مت کی بنیاد تجربہ اور استدلال کے تصور پر رکھی گئی ہے جو کسی بھی چیز کو سیکھنے کا واحد طریقہ ہے، جب کہ نیائے اور ممانسا مفکرین مخصوص حالات اور مخصوص ذرائع سے تحریر تصدیق کے استعمال پر بحث کرتے ہیں۔

یہ مختصر سی جھلک علمیات اور علم کی معرفت کے فہم کے میدان میں ہندوستانی مفکرین کی نمایاں خدمات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

1.3.4.2 درسیات کے لیے مضمرات

ہندوستان میں علم کے معاملے پر سوچ کی گہرائی اور دائرہ، بشمول عصری ہندوستانی فکر، اور دنیا بھر کی متعلقہ سوچ کے ساتھ، ہماری درسیات کو ضرور آگاہ کرنا چاہیے۔ یہ ایک ایسے طریقے کے ذریعے عملی شکل اختیار کرتا ہے جو علم کو منظم کرنے کے لیے مضبوط بنیادوں پر استوار ہو اور نصاب کے لیے مفید ہو۔

ان متنوع مباحث سے آگاہ ہو کر، عملی اغراض کے لیے اسکول کے علم کو مختلف اقسام یا شکلوں میں منظم کیا گیا ہے۔ ہر قسم کی اپنی مخصوص روایات ہوتی ہیں، جیسے:

a. تفتیش کا دائرہ (کن سوالات کے جوابات تلاش کرنے ہیں)

b. تصورات کو بامعنی بنانے کے مخصوص طریقے

c. کیے جانے والے دعووں کی سچائی کی توثیق کرنے کے مخصوص طریقے (ان سوالات کا جواب کیسے دیا جائے)

علم کی ہر شکل میں استدلال اور جواز، طریقۂ کار اور پروٹوکول کے الگ الگ لیکن مقررہ طریقے ہوتے ہیں، اور یہ طے کیا جاتا ہے کہ کس چیز کو بطور ثبوت قبول کیا جائے۔ ایک لحاظ سے، علم کی ہر شکل کا اپنا ایک منفرد 'تنقیدی سوچ' کا انداز ہوتا ہے اور 'تخلیقی' ہونے کے بھی اپنے مخصوص طریقے ہوتے ہیں۔

ریاضی، سائنس، سماجی علوم، فنون، جمالیات، اور اخلاقیات اس قسم کے علم میں سے کچھ ہیں جن کے اپنے تصورات اور نظریات کے اپنے سیٹ ہیں جن کے ذریعے ہم اپنے تجربات سے کیا نتائج اخذ کرتے ہیں۔ یہ شکلیں واضح ہدایت دیتی ہیں کہ اسکولوں میں تمام طلبا کو کیا علم حاصل کرنا چاہیے۔ وہ جزوی طور پر اس NCF کے مختلف درسیاتی شعبوں کا تعین کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

علم کی ان اقسام میں مشغولیت کے ذریعے، طلبا میں 'شعبہ جاتی علم' کا ارتقا ہوتا ہے۔ اگرچہ مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت اس طرح کے شعبہ جاتی علم پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے، اکثر حقیقی زندگی کے حالات ایسے مسائل پیدا کرتے ہیں جن کے حل کے لیے، بہت سے شعبوں سے آگاہی درکار ہوتی ہے جنھیں مربوط کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، پائیداری اور آب وہوا کی تبدیلی کے مسائل نہ صرف سائنس کے ذریعے، بلکہ سماجی سائنس اور ریاضی کے بارے میں ہماری سمجھ سے بھی حل ہوتے ہیں۔ اس طرح، شعبہ جاتی علم کے ساتھ بین شعبہ جاتی علم میں مشغولیت اسکولی تعلیم کے لیے ایک اہم ہدف بن جاتی ہے۔

سیکشن 1.4
درسیات کی جانب پیش رفت

اسکولوں کو طلبا میں مطلوبہ اقدار، رجحانات، استعداد اور علم پیدا کرنے کا انتظام کرنا لازمی ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، یہ انتظامات اساتذہ کے انتخاب اور تقرری سے لے کر اسکولی ثقافت اور ان مضامین کو محیط ہیں جو اسکول میں پڑھائے جاتے ہیں۔

درسیات میں وہ تمام انتظامات شامل ہیں جو طلبا کی مشغولیت اور سیکھنے پر براہ راست اثرانداز ہوتے ہیں۔ اگرچہ ایک اسکول کے لیے درسیاتی تخیل اکثر کمرۂ جماعت کے تعاملات کے انتظامات تک محدود ہوتا ہے، اسکول کی ثقافت، طریقۂ کار اور مزاج بھی ایک مثبت تعلیمی ماحول فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ مطلوبہ اقدار اور رجحانات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

اس حصے میں ان مخصوص درسیاتی انتظامات کا جائزہ لیا گیا ہے جو اسکولوں کو فراہم کرنا چاہیے تاکہ طلبا مطلوبہ اقدار، رجحانات، استعداد اور علم حاصل کرسکیں۔

1.4.1 اسکولی ثقافت

اسکول کمرۂ جماعت کے حدود میں صرف تدریس کے ذریعے ہی نہیں، بلکہ اسکول کی موجودہ ثقافت اور اخلاقیات میں طلبا کو شامل کرکے اور ان کی شمولیت کے ذریعے بھی تعلیمی اغراض حاصل کرتے ہیں۔

خاص طور پر اقدار اور عادات، اسکول کی اخلاقیات اور ثقافت میں منہمک ہونے سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور اس لیے یہ نصاب کا ایک لازمی جزو بنتے ہیں۔ اس طرح مخصوص اقدار اور عادات کو فروغ دینے کے لیے، اسکول کی ثقافت اور اخلاقیات کو محتاط طریقے سے تشکیل دینا ضروری ہے۔ اس طرح کی محتاط تشکیل نہ ہونے کی صورت میں، جس اسکولی ثقافت کا بھی فروغ ہوگا اس کا طلبا پر خاصا اثر پڑے گا، جو تعلیم کے اغراض سے متصادم بھی ہوسکتا ہے۔

اقدار اور مزاج خاندان، برادری، مذہب، مقامی اور مقبول ثقافت، فن، ادب، ذرائع ابلاغ، اور دیگر عوامل کا بھی اقدار اور مزاج پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ ان اثرانداز ہونے والے عوامل سے اسکول کچھ حد تک مختلف ہے کیونکہ یہ اقدار اور طرز فکر کے لیے واضح طور پر اہداف بیان کرتا ہے اور ان کے لیے منظم اور سلیقے سے کام کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

اس لیے، درسیات کے خاکے کے لیے یہ بھی مساوی طور پر اہم ہے کہ اسکول کے انتظامات اور تنظیم کو اس کی ثقافت اور اخلاقیات کے لحاظ سے واضح طور پر بیان کیا جائے جو مطلوبہ اقدار اور طرز عمل کو فروغ دے سکے۔ قومی درسیات کے اس خاکے نے حصہ D، باب 1 میں اسکول کی ثقافت اور اخلاقیات کے لیے مخصوص سفارشات کی ہیں۔

1.4.2 اسکولی طرزِ عمل

اسکولی ثقافت کے علاوہ زیادہ باضابطہ اور تشخیص شدہ متعین اسکولی طور طریقے دونوں کا اسکول کی رواں کارکردگی کو یقینی بنانے، نیز درسیاتی اہداف کے حصول کے قابل بنانے میں اہم کردار ہے۔ اساتذہ اور طلبا دونوں کے تئیں، تعلیمی جواب دہی کو برقرار رکھنا، بیان کرنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا اہداف کے حصول کے لیے ضروری ہے۔ سوچ سمجھ کر ڈیزائن کیے گئے اسکولی طور طریقے کو سادہ کام، جیسے اسکول کے احاطے کی صفائی کو برقرار رکھنے، اور زیادہ پیچیدہ معاملات، جیسے کہ طلبا کے آموزشی ماحصل پر ردعمل دینے کے لیے ضروری ہے۔ یہ قومی درسیات کا خاکہ حصہ D، باب 2 میں اسکول کے طرزِ عمل سے متعلق مخصوص سفارشات پیش کرتا ہے۔

1.4.3 درسیاتی شعبے (Curricular Areas)

باکس 1.3i

எண்ணென்ப ஏனை யெழுத்தென்ப இவ்விரண்டுங்
கண்ணென்ப வாழும் உயிர்க்கு

.Ennenpa enai yeluttenpa ivvirantun kannenpa valum uyirkku

نمبروں اور حروف کا سیکھنا؛

یہ زندہ شخص کی دو آنکھیں ہیں

(تیرو کرل 392، ترووللوور۔ نقل حرفی اور ترجمہ بذریعہ نارائن لکشمی) قدیم ہندوستانیوں کے واضح تصورات تھے کہ تعلیم میں کیا قابل قدر ہے۔ جیسا کہ قدیم تمل شاعر ترووللوور کا مندرجہ بالا شعر اشارہ کرتا ہے، زبان اور ریاضی کو دو آنکھوں کے طور پر دیکھا جاتا تھا جن کے ذریعے ہم دنیا کا احساس کرتے ہیں۔ یہ اس سے زیادہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ زبان اور ریاضی اس بیت کے لکھے جانے کے بعد سے کئی صدیوں کے بعد بھی نصاب کے دو اہم ترین شعبے ہیں۔

باوثوق علم، استعداد، اقدار اور رجحانات کے حصول کے لیے، نصاب کے مخصوص درسیاتی شعبوں کو بھی شمار کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ تقسیم کمرۂ جماعت، نظام الاوقات اور اساتذہ کو منظم کرنے کے لیے صرف ایک عملی ضرورت نہیں ہے۔

اگرچہ افادیتی عوامل یکساں طور پر بامعنی ہیں، لیکن یہ الگ الگ درسیاتی شعبوں کی ایک داخلی منطق ہے۔ داخلی منطق کا تعین ان تصوراتی ڈھانچوں اور اس قسم کے علم کے لیے مخصوص استفسار کے طریقوں سے ہوتا ہے۔ ہر ایک درسیاتی شعبہ، جو علم تک پہنچنے کے لیے استعمال کیے جانے والے مخصوص طریقوں سے پیدا ہوئے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے پہلوؤں اور طرزِ رسائی کو جو وہ اجاگر کرتے ہیں، ایک دوسرے سے داخلی طور پر مربوط ہوتے ہیں۔ عملی طور پر، ہر درسیاتی شعبہ نظام الاوقات میں اپنے مختص وقت کے ساتھ ساتھ اس کی اپنی نصابی کتب اور دیگر تدریسی و آموزشی اشیا، اساتذہ کی تخصیص وغیرہ کی طرف لے جاتا ہے۔

باکس 1.3ii

یہ قومی درسیات کا خاکہ 'درسیاتی شعبے'، 'شعبۂ علم'، 'میدانِ مطالعہ' اور 'مضمون' سے ممتاز کرنے کے لیے، اسے ایک وسیع زمرہ تصور کرتا ہے:

- 'شعبہ علم' علم کی ایک شاخ ہے، مثال کے طور پر، سماجیات، معاشیات، حیاتیات، ریاضی۔

- 'میدانِ مطالعہ' کا استعمال دنیا میں اطلاق اور استعمال پر توجہ مرکوز کرنے کے مفہوم میں اور اسے اکثر متعدد نظم و ضبط سے آگاہ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے، مثال کے طور پر، انجینئرنگ، صحت عامہ، پائیداری۔
- 'مضمون' اکثر اسکولوں کے سیاق میں استعمال ہوتا ہے اور یہ وہی ہے جس کا طلبا 'مطالعہ' کرتے ہیں، یہ شعبۂ علم، میدانِ مطالعہ یا اس کا مجموعہ یا حصہ ہو سکتا ہے۔
- 'درسیاتی شعبہ' شعبۂ علم اور/یا میدانِ مطالعہ کا ایک گروپ ہے جو ان کو ایک ساتھ زمرہ بند کرنے کی بنیادی منطق ہے، مثال کے طور پر، سائنس، سوشل سائنس۔

اس قومی درسیات کے خاکہ میں، 'مضمون' کا استعمال اس کے لیے جاری رہے گا جو طلبا پڑھتے ہیں۔ عملی اغراض کے لیے قومی درسیات کا خاکہ میں مضامین کو 'درسیاتی شعبہ' میں زمرہ بند کیا جائے گا۔

'شعبۂ علم'، 'میدانِ مطالعہ' کا استعمال، جہاں ضرورت ہو صرف مضامین کی تشکیل کے لیے، علم کے ذرائع کا حوالہ دینے کے لیے کیا جا سکتا ہے ۔ اس اصطلاح (اور مربوط درجہ بندی) کا استعمال کوئی تصوراتی معاملہ نہیں ہے، بلکہ اس قومی درسیات کا خاکہ کے بعض اہم پہلوؤں کے ڈیزائن کے رابطے میں آسانی کے لیے ہے۔

1. **زبانیں:** زبان صرف سوچنے کا ذریعہ نہیں ہے، اور نہ ہی محض تفہیم کی مختلف شکلوں تک رسائی کا آلہ ہے۔ زبان کی تعلیم مؤثر ترسیل کو ممکن بناتی ہے اور ساتھ ہی جمالیاتی اظہار و استحسان کو فروغ دیتی ہے۔ تجزیاتی استدلال اور تنقیدی فکر کا زبان کے استعمال سے بہت گہرا تعلق ہے، اور یہ وہ قابل قدر صلاحیتیں ہیں جن کی نشوونما زبانیں سیکھ کر کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بیان کیا گیا ہے کثیر لسانیت، زبانوں کے متنوع مجموعہ کے تئیں حساسیت، اس کی تحسین، ثقافتی خواندگی اور اظہار خیال خاص طور پر ہندوستان کے تناظر میں، زبان سیکھنے کے مطلوبہ نتائج ہیں۔

2. **ریاضیاتی اور تحسیبی فکر:** ریاضی پیٹرن، پیمائش اور مقدار کے ذریعے دنیا کو سمجھنے کی ایک شکل ہے۔ ریاضی کی تعلیم مسائل کے حل، منطقی استدلال اور تحسیبی فکر کی صلاحیتوں کی بھی نشوونما کرتی ہے۔

3. **سائنس:** سائنس (جسے بعض اوقات اس قومی درسیات کا خاکہ میں نیچرل سائنس بھی کہا گیا ہے) قدرتی دنیا کو سمجھنے کی ایک شکل ہے۔ استفسار، استدلال، نظریات اور تصورات کے اس کے اپنے مخصوص طریقے ہیں۔ ہمارے آس پاس کے قدرتی مظاہر کی تفہیم حاصل کرنے میں مدد کرنے کے علاوہ، سائنس کی تعلیم عقلی سوچ اور سائنسی مزاج کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہے۔

4. **سماجی علوم:** سماجی علوم (جو، اس قومی درسیات کا خاکہ میں، علم الانسان کو شامل کرتا ہے) کا مقصد انسانی دنیا کو سمجھنا ہے۔ سماجی علوم میں استفسار کے طریقے استدلال کے مخصوص طریقوں کے ذریعے ثبوت پر مبنی اور تجرباتی ہوتے ہیں۔ سماجی علوم عقلی فکر اور سائنسی مزاج کے ساتھ ساتھ کسی معاشرہ اور سماج کی تفہیم کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ مزید یہ کہ، موضوعی تجربات کی تشریح اور انعکاس کے ذریعے تجزیہ کیا جاتا ہے۔ سماجی علوم طلبا کی مؤثر ثقافتی یا اقتصادی یا جمہوری شراکت کو فروغ دینے میں مدد کرتے ہیں۔

5. **آرٹ کی تعلیم:** آرٹ تفہیم کی ایک شکل ہے جس کے ذریعے ہم اپنے تجربات کا جمالیاتی احساس کرتے ہیں۔ فن کے ساتھ مشغولیت تمام مضامین میں تخلیقی ہونے کی ہماری صلاحیتوں کی بھی تعمیر کرتی ہے اور ثقافتی حسیتوں کو فروغ دیتی ہے۔ فن سیکھنا طلبا کو ہماری ثقافت میں بامعنی طور پر مشغول ہونے اور حصہ لینے کا موقع دیتا ہے اور، کیونکہ آرٹ میں ہمارے جسمانی، جذباتی، جمالیاتی، اور فکری حصے شامل ہوتے ہیں، اس لیے اسے سیکھنا طلبا کی عمومی بہبود اور مربوط نشوونما میں بھی مدد کرتا ہے۔

6. **بین شعبہ جاتی گوشے:** جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ تفہیم کی شکلیں شعبہ جاتی علم اور گہرائی لاتی ہیں، وہیں بین شعبہ جاتی علم اور سوچ بھی ایک اہم ہدف ہے۔ بین شعبہ جاتی میدان مطالعہ میں مشغولیت بین شعبہ جاتی سوچ اور مسائل کو حل کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے۔ اس لیے یہ درسیاتی علاقہ مذکورہ بالا پانچ شعبہ جاتی درسیاتی سوچ کی تکمیل کرتا ہے۔

تفہیم کی ان شکلوں سے پرے، جسمانی تعلیم اور روزگاری تعلیم اہم درسیاتی شعبے ہیں۔ صحت و تندرستی کے مخصوص درسیاتی اہداف اور معاشی شراکت کی وجہ سے یہ شعبے اہم ہو جاتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 نے جسمانی اور روزگاری تعلیم کے لیے مخصوص ہدایات دی ہیں۔

7. **جسمانی تعلیم اور تندرستی:** جسمانی تعلیم اور تندرستی صحت، تندرستی اور جذباتی توازن کو برقرار رکھنے کی صلاحیتوں کو فروغ دینے پر مرکوز ہے۔ کھیل، کود، یوگ اور دیگر تکنیکوں میں مشغولیت کے ذریعے بھی، اہم اخلاقی، آئینی اور جمہوری اقدار کی نشوونما کی جاتی ہیں۔

8. **روزگاری تعلیم:** روزگاری تعلیم ذریعۂ معاش، کام اور اقتصادی شراکت کے لیے صلاحیتوں کو فروغ دینے کے ارادے سے دی جاتی ہے۔ یہ جسمانی کام کے تئیں اقدار اور حساسیت کو بھی فروغ دیتی ہے اور محنت کے تمام کام کی قدر کرتی ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 نے اعلیٰ تعلیم کے ذریعے اسکول کے ابتدائی سطحوں سے ہی روزگاری مواقع اور مہارتوں کو فروغ دینے پر زور دیا ہے۔

ان آٹھ درسیاتی شعبوں کے اپنے مخصوص آموزشی معیارات ہیں، اور مواد کے انتخاب، تدریسی طرزِ رسائی اور جائزے کے طریقوں کے لیے مخصوص سفارشات ہیں۔ یہ تفصیلات حصہ C، باب 2 سے 9 میں بیان کی گئی ہیں۔

شکل 1.3 میں دکھایا گیا ہے کہ کس طرح قومی درسیات کا خاکہ، جس میں درسیاتی شعبے (اس کے اہداف، تدریسیات، کتابیں، جائزے وغیرہ)، اسکول کی ثقافت، اور اسکولی تعلیم کے اغراض کو حاصل کرنے کے لیے ضروری طور طریقے ہمارے آئین میں تصور کردہ، معاشرے کی طرحِ وژن سے آئے ہیں۔

شکل 1.3

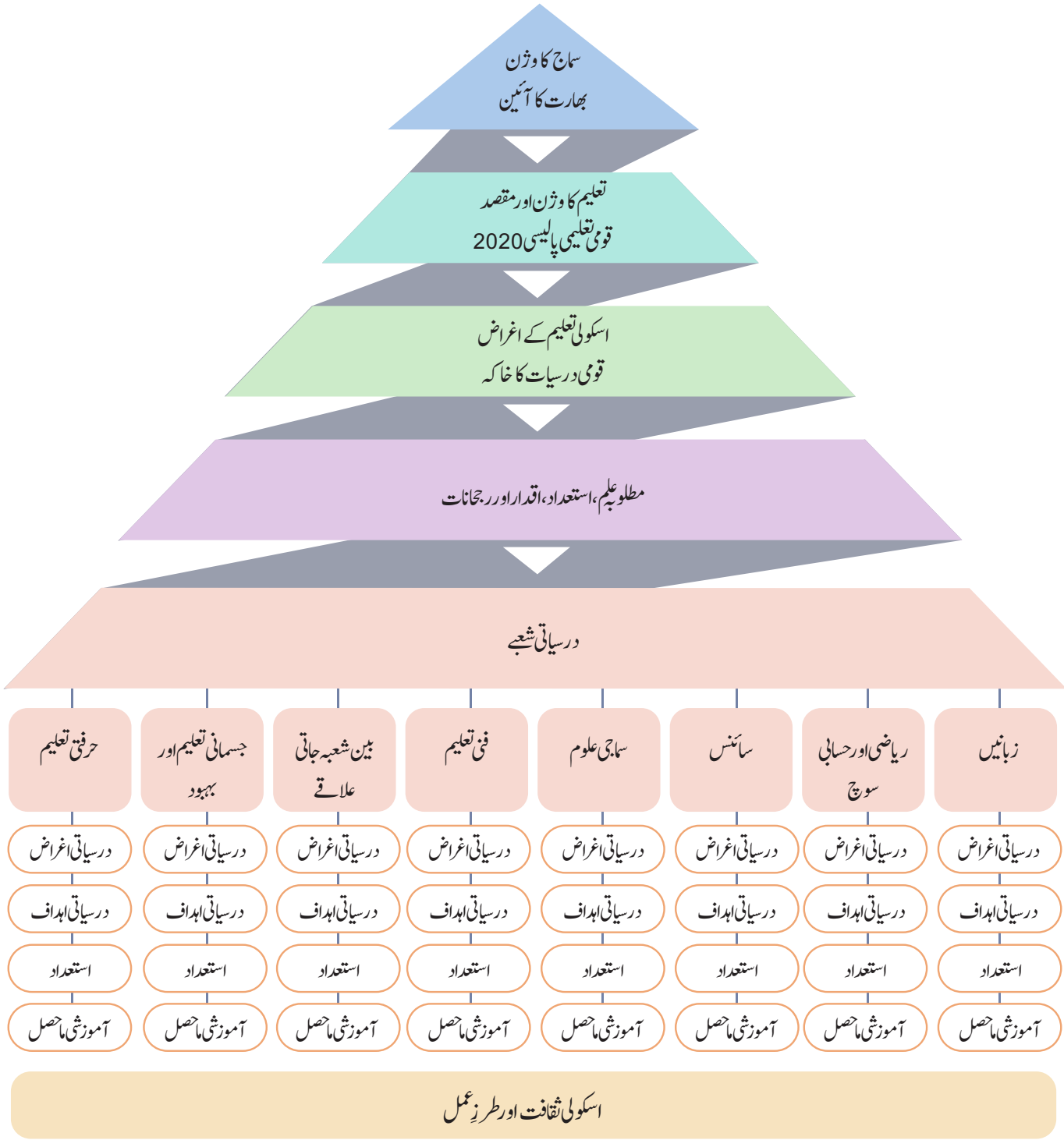
سماج کا وژن
بھارت کا آئین
تعلیم کا وژن اور مقصد
قومی تعلیمی پالیسی 2020
اسکولی تعلیم کے اغراض
قومی درسیات کا خاکہ
مطلوبہ علم، استعداد، اقدار اور رجحانات
درسیاتی شعبے
زبانیں
ریاضی اور حسابی سوچ
سائنس
سماجی علوم
فنی تعلیم
بین شعبہ جاتی علاقے
جسمانی تعلیم اور بہبود
حرفتی تعلیم
درسیاتی اغراض
درسیاتی اہداف
استعداد
آموزشی ماحصل
اسکولی ثقافت اور طرزِ عمل

باب2

اسکولی سطح: منطق اور خاکہ

پچھلے باب میں اس قومی درسیات کے خاکہ کے لیے اسکولی تعلیم کے اغراض، اور ان اغراض کے حصول کے لیے مطلوبہ اقدار، رجحانات، استعداد اور علم کے متعلقہ انتظامات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس باب میں بھی ان اہداف کو حاصل کرنے کے لیے درکار نصابی انتظامات پر، بشمول مختلف درسیاتی شعبوں جو اس قومی درسیات کے خاکے کا حصہ ہیں، روشنی ڈالی گئی ہے۔

قومی تعلیمی پالیسی 2020 تجویز کرتی ہے کہ اب اسکولی تعلیم کا تصور ایک نئے 5+3+3+4 خاکہ میں چار سطحوں میں بروئے کار لایا جائے گا جس میں 3-18 سال کی عمر کے طلبا شامل ہوں گے، یہ بچوں یا طلبا کی جسمانی، وقوفی، اور سماجی۔جذباتی۔اخلاقی نشوونما کے سطحوں پر محیط ہے۔

شکل 1

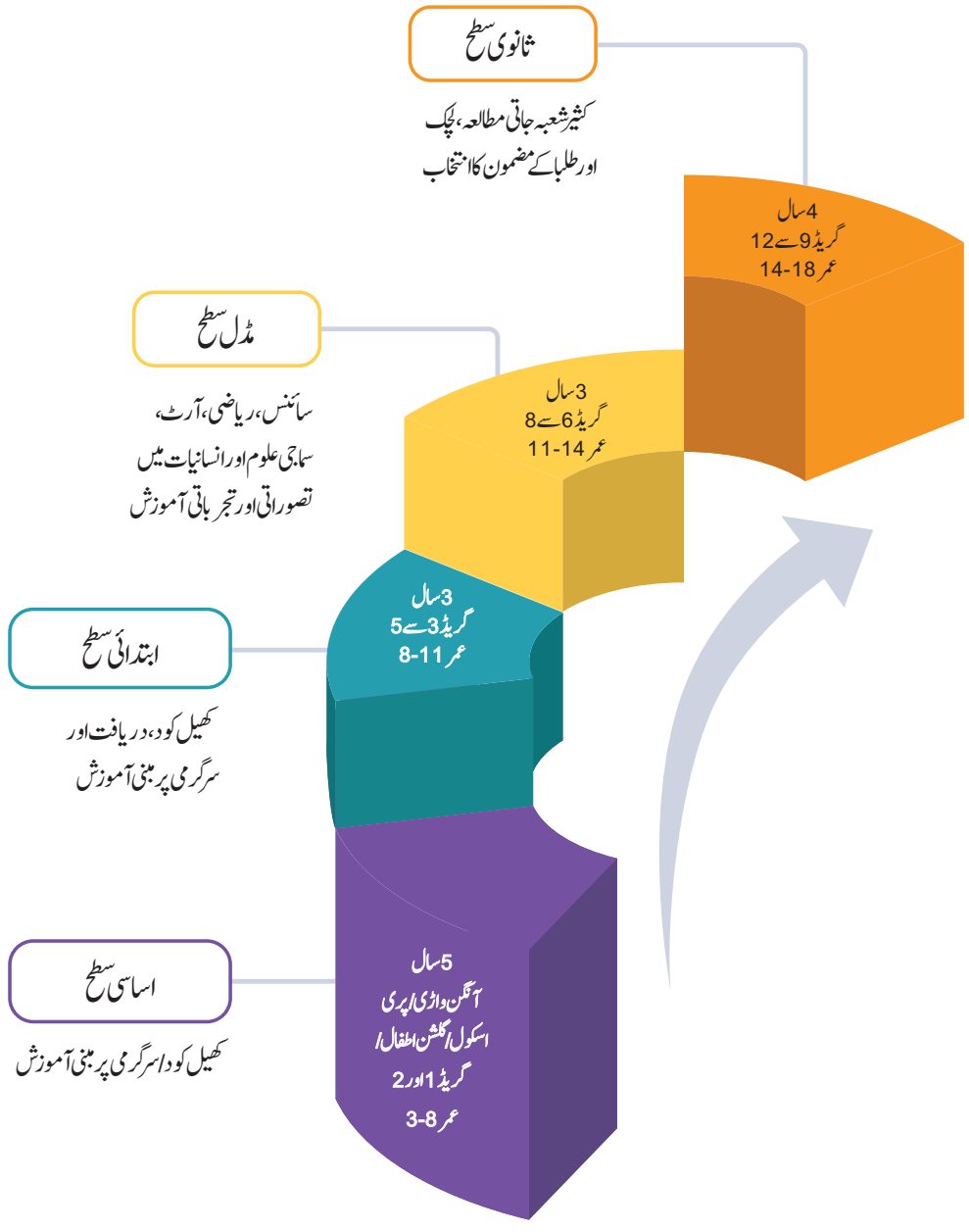

درسیاتی اور تدریسیاتی ڈھانچہ اور اسکولی تعلیم کے درسیاتی خاکے کی 4+3+3+5 ڈیزائن کے ذریعے رہنمائی کی جائے گی، جس میں اساسی سطح (دو حصوں میں، یعنی 3 سال آنگن واڑی یا پری اسکول +2 سال گریڈ 2-1 میں پرائمری اسکول میں؛ دونوں مل کر 8-3 سال کی عمر کا احاطہ کرتے ہیں)، ابتدائی سطح 8–11)، مڈل سطح (گریڈ 6–8، عمر 11–14 پر محیط ہیں)، اور ثانوی سطح (گریڈ 9–12 دو مراحل میں، یعنی پہلے میں 9 اور 10 اور دوسرے میں 11 اور 12، عمر 14–18 سال پر محیط ہیں) شامل ہے۔

[این ای پی 2020، 4.1]

اس طرح، تعلیم کے اغراض کو اسکولوں میں 4+3+3+5 ڈھانچے کے تحت حاصل کیا جانا ہے، جس میں 18-3 سال کی عمر شامل ہے۔ اس باب میں اسکول کی تعلیم کے ان چار سطحوں کی منطق، درسیاتی ساخت، مواد، تدریسیات، اور اسکولی تعلیم کے اغراض کے حصول کے لیے ان میں سے ہر ایک سطح کے لیے جائزہ اور ان کی مطابقت کے لیے مخصوص ملحوظات کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

اسکولی تعلیم کو چار سطحوں میں تقسیم کرنے کی بنیادی منطق بچے (انسان) کی نشوونما کے بارے میں ہماری موجودہ سمجھ اور مختلف درسیاتی شعبوں میں تصورات اور صلاحیتوں کی ضروریات کی بڑھتی ہوئی پیچیدگی پر مبنی ہے۔ اس باب کے پہلے دو حصے بچوں کی نشوونما کے عمل و مراحل اور مختلف درسیاتی شعبوں میں تصورات و صلاحیتوں کی ضروریات میں پیچیدگی کی وضاحت کرتے ہیں۔ آخری حصہ اس قومی درسیاتی خاکہ کے چار سطحوں پر مبنی ڈیزائن کی وضاحت کرتا ہے۔

سیکشن 2.1

بچوں کی نشوونما

دنیا بھر میں نمو پذیر بچوں کے تجربات مختلف ہوتے ہیں کیونکہ ان کے سماجی، ثقافتی اور معاشی حالات متنوع ہوتے ہیں لیکن بچے کی پختگی اور نشوونما میں بعض مشترکہ طرزِ عمل اور سطح ہوتے ہیں۔ کسی خاص عمر میں مناسب تعلیمی توقعات رکھنے کے لیے بچے کے ارتقائی عمل کو سمجھنا انتہائی اہم ہے۔ بچوں کی نشوونما کی رفتار کو سمجھنے سے ترقی کے لحاظ سے موزوں تدریس اور جائزے کے ساتھ معیاری نصاب تیار کرنے میں مدد ملتی ہے۔

شکل 2.1i

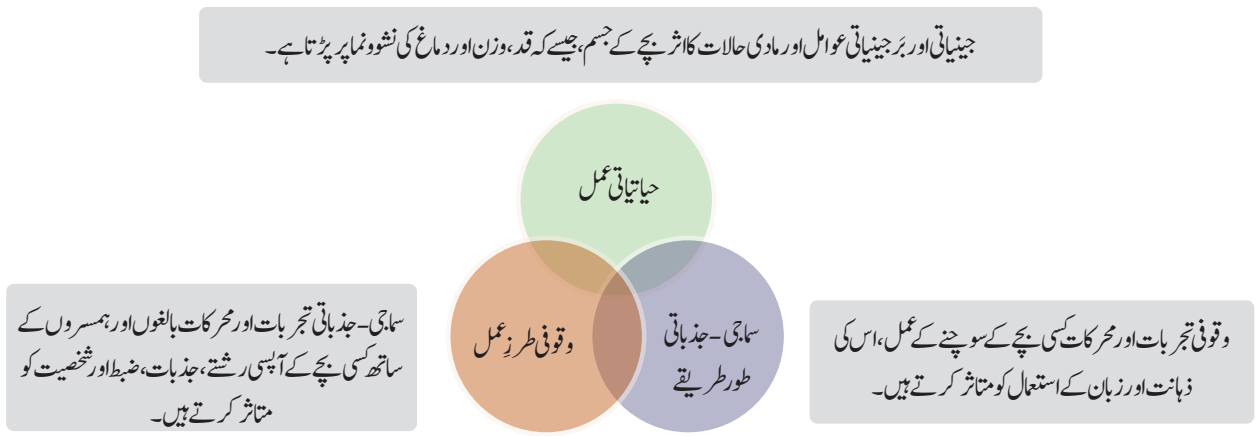

کسی بچے کے ارتقائی عمل کو عام طور سے تخمینی حد عمر سے مطابقت والے ادوار میں بیان کیا جاتا ہے۔

a. **شیر خواری:** یہ دور پیدائش سے 3 سال تک ہوتا ہے۔اس دور میں بچہ زیادہ تر بالغوں پر منحصر ہوتا ہے۔ بچے اپنے اردگرد کی چیزوں کے بارے میں جاننے اور اپنے تصور پر توجہ مرکوز کرنے اور دریافت کرنے کی شروعات کرتے ہیں۔

b. **ابتدائی بچپن:** یہ مدت 3 سال کی عمر میں شروع ہوتی ہے اور عام طور پر 7-6 سال کی عمر تک چلتی ہے۔ بچے زیادہ خود کفیل ہونے لگتے ہیں اور دوستوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارتے ہیں۔ یہ کھیل کود کے ذریعے گہری جستجو کا دور بھی ہے۔

c. **درمیانی سے اواخر بچپن:** اس نشوونما کا دورانیہ تقریباً 8 سال سے لے کر 12-11 سال کی عمر کے درمیان ہوتا ہے اس سے پہلے کہ بچے بلوغت کو پہنچیں۔ اس مدت کے دوران، بچے بقا اور نشوونما کے لیے بنیادی صلاحیتوں اور سمجھ بوجھ میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔ وہ جسمانی، جذباتی اور علمی طور پر اپنے اردگرد کی وسیع دنیا اور اپنی ثقافت سے تعامل کے ذریعے فروغ پاتے ہیں۔

d. **نوبلوغت:** یہ مدت بچپن سے ابتدائی بلوغت تک منتقلی کا دور ہے۔ بچہ تقریباً 12 سال کی عمر میں نوبلوغت میں داخل ہوتا ہے۔ نوبلوغت تیز جسمانی تبدیلیوں قد اور وزن میں اضافہ، جسم کی بناوٹ میں تبدیلی اور ثانوی جنسی خصوصیات کی نشوونما کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ اس سطح پر، بچوں میں شناخت کی نشوونما اور آزادی کی جستجو مرکزی موضوع ہے۔

2.1.1 مختلف میدانوں میں نشوونما

2.1.1.1 جسمانی نشوونما

- **قد اور وزن:** یہ شیر خواری میں تیزی سے بڑھتے ہیں۔ اپنی پہلی سالگرہ تک، شیر خوار اپنے وزن سے تقریباً تین گنا ہو جاتے ہیں۔ جب تک کہ بچہ ابتدائی بچپن تک پہنچتا ہے، ہر اضافی سال کے ساتھ قد اور وزن میں اضافہ کا فیصد کم ہوتا جاتا ہے۔ افزائش کے نمونے انفرادی طور پر مختلف ہوتے ہیں، جب کہ کچھ تغیرات موروثی عوامل کی وجہ سے ہوتے ہیں، بعض ماحولیاتی عوامل، جیسے کہ غذائیت اور تناؤ کا بھی اہم اثر ہوتا ہے۔ نوبلوغت میں تیزی سے بڑھنے سے پہلے درمیانی اور اواخر بچپن پر سکون ہوتا ہے۔ اس میں قد اور وزن میں دھیما اور مسلسل اضافہ شامل ہے۔ ان برسوں کے دوران پٹھوں کی توانائی میں بہتری آتی ہے اور طاقت کی صلاحیت بھی دوگنی ہو جاتی ہے۔ نوبلوغ بلوغت کے دوران پختگی میں اضافہ کا تجربہ کرتا ہے۔ لڑکوں کے مقابلے لڑکیوں میں بلوغت تقریباً دو سال پہلے ہوتی ہے۔ جیسے ہی فرد تولید کے قابل ہو جاتا ہے جسم کی خصوصیات اور تناسب تبدیل ہو جاتے ہیں۔ بلوغت کے آغاز اور ترتیب کو متاثر کرنے والے سب سے اہم عوامل میں موروثیت، ہارمونز، وزن اور جسم کی چربی شامل ہے۔

- **حسی اور حرکی نشوونما:** شیر خوار اور چھوٹے بچے لڑھکنا، بیٹھنا، کھڑے ہونا، اور ایک خاص ترتیب میں اور مخصوص متعینہ وقت کے اندر دیگر حرکی مہارتیں حاصل کرنے لگتے ہیں۔ شیر خوار بچے کچھ مخصوص اضطراری حرکات کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں، جو محرکات کے فکری ردعمل ہوتے ہیں۔ نوزائیدوں کی خود کار اور ان کے کنٹرول سے باہر جسمانی حرکات اضطراری حرکات کے تابع ہوتی ہیں۔ اضطراری حرکات جینیاتی طور پر انجام پانے والے بقائی نظام ہیں۔ اس سے پہلے کہ بچوں کو سیکھنے کا موقع ملے ان کا ماحول ڈھلنے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ ان میں چوسنا، چمٹنا اور غیر متوقع آواز، روشنی یا حرکت سے چونکنا شامل ہے۔ یہ سب عام طور پر تین سے چار ماہ بعد غائب ہو جاتے ہیں۔ کچھ اضطراری اعمال جیسے کہ پلک جھپکنا اور جمائی لینا، زندگی بھر برقرار رہتے ہیں۔ دیگر اضطراری حرکات کے اجزا کو اختیاری اعمال میں شامل کیا جاتا ہے۔

- **کثیف حرکی مہارتیں:** اس میں بڑے عضلات والی سرگرمیاں شامل ہیں۔شیر خواری کے دوران نشوونما پانے والی کلیدی مہارتوں میں کھڑے ہونے اور چلنے پھرنے پر اختیار شامل ہے۔حرکی مہارت میں عبور حاصل کرنے کے لیے مہارت کے مختلف اجزا میں ارتباط کرنے کی بچے کو فعال کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے۔شیر خوار نئے کام کے تقاضوں کے لیے اپنی موجودہ نقل وحرکت کے نمونوں میں تبدیلی کے ذریعے ممکنہ حل تلاش کرتے اور منتخب کرتے ہیں۔بچپن کے سالوں کے دوران کثیف حرکی مہارتیں ڈرامائی طور پر بہتر ہوتی ہیں۔لڑکے عموماً کثیف حرکی مہارتیں جس میں عضلات کی بڑی سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں لڑکیوں سے بہتر کارکردگی پیش کرتے ہیں۔
- **لطیف حرکی مہارتیں:** ان میں نفاست سے ہم آہنگ حرکات شامل ہیں۔اشیا تک رسائی اور پکڑنے کی شروعات ایک اہم کامیابی ہے۔بچپن کے تمام سالوں میں نفاست سے ہم آہنگ حرکات شامل ہیں اور 4 سال کی عمر تک، بہت زیادہ بہتر ہوجاتی ہیں۔بچے درمیانی بچپن تک اپنے ہاتھوں کو آلات کے طور پر استعمال کرسکتے ہیں اور 10 سے 12 سال کی عمر میں بالغوں کی طرح نفاست سے ہم آہنگ حرکات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

2.1.1.2 وقوفی نشوونما

دنیا سے ہم آہنگ ہونے کے لیے ذہنی سانچے بنا کر خود اپنی وقوفی دنیا کی تعمیر کرتے ہیں۔وہ فعال طور پر اپنے معنی اور فہم کی تشکیل کرتے ہیں۔بچپن سے جوانی تک وقوفی نشوونما کی ترقی کو ذیل میں بیان کیا جاسکتا ہے:

- **شیر خواری:** شیر خوار بچے حسی تجربات جیسے کہ دیکھنے اور سننے، جسمانی حرکات کے ساتھ منظم اور مربوط کرتے ہیں۔وہ تیزی سے سیکھتے ہیں اور یہ سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں کہ جو چیزیں وہ دیکھتے ہیں حالانکہ وہ اب ان کے آس پاس نہیں ہیں لیکن وہ موجود ہیں۔وہ نمونوں کو فعال طور پر ذہن نشین کرسکتے ہیں اور ان طریقوں سے یاد رکھنے کی بڑھتی ہوئی صلاحیت کو ظاہر کرسکتے ہیں جن کی موجودہ نیوروسائنس اب بھی جستجو کر رہی ہے۔
- **ابتدائی بچپن:** بچے کی ذہنی زندگی تجربات کے ساتھ زیادہ وسیع ہوتی جاتی ہے۔ان کے ذہن میں دنیا کی مختلف چیزوں کے بارے میں تصویریں ہوتی ہیں۔ان کی نئی لفظیات اور ذہنی تصاویر بنانے کی صلاحیت دنیا اور دوسرے لوگوں کے بارے میں مزید سیکھنے کا موقع دیتی ہے۔وہ دوسروں کو سمجھنا شروع کرتے ہیں، انھیں یہ سمجھ ہوتی ہے کہ لوگ اور چیزیں کیسے کام کرتی ہیں۔بعض اوقات بالغ افراد انھیں جتنا سمجھتے ہیں ان کا حافظہ اس سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔
- **درمیانی بچپن:** اب تک، بچہ زبان اور خیالات کا استعمال کرتے ہوئے وجوہات کے ذریعے سوچ سکتا ہے، اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ لوگ اور چیزیں اس کے اردگرد کیسے کام کرتی ہیں، اور ان چیزوں کو قدر اور جسامت کے لحاظ سے ترتیب دے سکتا ہے۔ان کی سرگرمیوں میں مشغول ہونے کے لیے یاد رکھنے اور استعمال کرنے کی صلاحیت تیزی سے بڑھتی ہے۔یہاں تک کہ وہ بہتر طریقے سے یاد رکھنے کے طریقے بھی وضع کرتا ہے اور تجزیہ کرنے، مسئلے کو حل کرنے اور متبادل تصور کرنے کے قابل ہوتا ہے۔
- **نوبلوغت:** نوبالغ فرد خیالات اور منطقی تجزیہ کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کے ساتھ متنوع اور پیچیدہ طریقوں سے سوچتا ہے۔یہ انھیں منصوبہ بنانے، مسائل حل کرنے، اور منظم طریقے سے جانچ کرنے کے قابل بناتا ہے۔وہ ذہنی طور پر اپنے اعمال کو دوبارہ دیکھنے اور جانچنے کا اہل ہوتا ہے، خود کو دوسروں سے مختلف اور مماثل ہونے کا احساس پیدا کرتے ہیں اور صحیح اور غلط خیالات کے ساتھ مشغول ہونے کے قابل ہوتا ہے۔وہ اپنی سوچ میں توجہ مرکوز اور لچکدار ہوسکتا ہے اور استدلال کے ساتھ فیصلے کرسکتا ہے۔

2.1.1.3 لسانی نشوونما

زبان کی نشوونما بچے کی نشوونما کا ایک اہم پہلو ہے۔ اس عمر میں اس نشوونما کی رفتار ذیل میں بیان کی گئی ہے:

- **شیرخواری:** شیرخوار کی زبان کی نشوونما کے نمایاں پہلوؤں میں رونا (پیدائش)، ہمکنا (1 سے 2 ماہ)، غوغاں کرنا (6 ماہ)، اشاروں کا استعمال (8 سے 12 ماہ)، اپنے نام کی شناخت (5 ماہ سے پہلے)، بولا گیا پہلا لفظ (10 سے 15 ماہ)، ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ (18 ماہ)، الفاظ کو سمجھنے میں تیز توسیع (18 سے 24 ماہ)، اور دو لفظی الفاظ بولنا (18 سے 24 ماہ)۔
- **ابتدائی بچپن:** چھوٹے بچے زبان کی قواعد کے نظام پر اپنی گرفت بڑھاتے ہیں صوتیات کے لحاظ سے، زیادہ تر چھوٹے بچے بولی جانے والی زبان کی آوازوں کے لیے زیادہ حساس ہو جاتے ہیں۔ بچے نحو کے اصول اور الفاظ کو کس طرح ترتیب دیا جانا چاہیے کہ بچے یہ سیکھتے اور ان کا اطلاق کرتے ہیں۔ ابتدائی بچپن میں الفاظ کی نشوونما میں ڈرامائی طور پر اضافہ ہوتا ہے اور ان کی گفتگو کی مہارت میں بہتری آتی ہے۔ وہ گفتگو میں دوسروں کی ضروریات کے لیے اپنی حساسیت کو بڑھاتے ہیں اور حالات کے مطابق اپنے بولنے کے انداز کو بدلنا سیکھتے ہیں۔
- **درمیانی بچپن:** بچے الفاظ اور قواعد کے حوالے سے آہستہ آہستہ اپنے نقطۂ نظر میں زیادہ تجزیاتی اور منطقی ہو جاتے ہیں۔ وہ پیچیدہ قواعد کو استعمال کرنے اور ایسے بیانیہ تشکیل کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں جو بامعنی ہو۔ زبان کے بارے میں مابعد لسانی آگہی اور علم میں بہتری واضح ہو جاتی ہے، بچے الفاظ کی تعریف کرنا شروع کر دیتے ہیں، اپنے جملے کی تشکیل کے علم کو بڑھاتے ہیں اور زبان کو ثقافتی طور پر استعمال کے طریقوں کی بہتر تفہیم کرتے ہیں۔
- **نوبلوغت:** نوبلوغت میں، زبان کی تبدیلیوں میں الفاظ کا زیادہ مؤثر استعمال شامل ہے؛ استعارہ، طنز اور بالغوں کے لیے ادبی تحریروں کو سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ؛ اور تحریر میں بہتری۔ نوبالغ افراد اکثر اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنی بولی میں غیر معیاری اور ناشائستہ زبان استعمال کرتے ہیں۔

2.1.1.4 سماجی و جذباتی نشوونما

بچے کی سماجی۔ جذباتی نشوونما، ارتقا کے دیگر پہلوؤں پر اثرانداز ہوتی ہے۔ جسمانی، وقوفی اور لسانی نشوونما اس بات سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے کہ بچے اپنے بارے میں کیسا محسوس کرتے ہیں اور وہ اپنے خیالات اور جذبات کا کس قدر اظہار کرنے کے قابل ہیں۔

a. جذباتی و شخصی نشوونما:

i. **شیرخواری:** جذبات پہلی زبان ہے جس کے ساتھ والدین اور شیرخوار بات چیت کرتے ہیں اور جذبات والدین اور بچوں کے تعلقات میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ شیرخوار اپنی نشوونما کے آغاز میں بہت سے جذبات ظاہر کرتے ہیں۔ رونا وہ سب سے اہم میکانزم ہے جو نوزائیدہ بچوں کے پاس اپنی دنیا کے لوگوں سے بات چیت کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

ii. **ابتدائی بچپن:** چھوٹے بچوں کی جذباتی نشوونما کو سمجھنے میں جذبات کا اظہار، تفہیم اور ان کو منظم کرنا شامل ہے۔ چھوٹے بچوں کے جذبات کا دائرہ ان کے ابتدائی بچپن میں ہی وسیع ہوتا ہے کیونکہ وہ تیزی سے خود شعوری جذبات، جیسے فخر، شرم اور احساسِ جرم کا تجربہ کرتے ہیں۔ وہ سماجی معیارات پر پورا اترنے کے لیے جذبات کو منظم کرنے کی ضرورت کے بارے میں بڑھتی ہوئی بیداری کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔

iii. **درمیانی بچپن:** خود کو سمجھنے میں سماجی اور نفسیاتی خصوصیات اور سماجی موازنہ کی شمولیت میں بتدریج اضافہ ہوتا ہے۔ ضبطِ نفس کی نشوونما اس سطح کا ایک اہم پہلو ہے۔ جذبات میں ترقیاتی تبدیلیوں میں پیچیدہ جذبات جیسے فخر اور شرم کی سمجھ میں اضافہ، منفی جذبات کو دبانے اور چھپانے کی صلاحیت میں بہتری اور احساسات کو نئی سمت دینے کی حکمت عملی کا استعمال شامل ہے۔ بچے نمٹنے کی حکمت عملیوں کی مختلف قسموں کا استعمال کرتے ہیں۔

iv. **نوبلوغت:** شناخت کی نشوونما پیچیدہ اور الگ الگ حصوں میں ہوتی ہے۔ کچھ محققین نے پایا کہ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لیے ابتدائی نوبلوغت میں خود اعتمادی میں کمی آتی ہے، لیکن لڑکیوں کے لیے یہ کمی اکثر شومئی قسمت اور غیر متناسب معاشرتی توقعات کی وجہ سے زیادہ ہوتی ہے جنھیں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ عزتِ نفس ان مفروضات کی عکاسی کرتی ہے جو ہمیشہ حقیقت سے میل نہیں کھاتے۔

b. خاندانوں کا کردار

i. **شیر خواری:** شیر خواری میں، آسان لگاؤ، اعتماد اور وابستگی کی نشوونما اہم ہیں۔ شیر خوار اپنی سماجی دنیا میں گہری دلچسپی ظاہر کرتے ہیں اور اسے سمجھنے کے لیے متحرک ہوتے ہیں۔ شیر خوار بچے اپنی نشوونما کے آغاز میں ہی سماجی دنیا کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

ii. **ابتدائی بچپن:** خاندان بچے کی سماجی- جذباتی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بچہ خاندان اور خاندانی تعاملات کی سماجی- جذباتی کیفیت سے جذباتی اشارے لیتا ہے۔ بات چیت میں جذباتی تحفظ اور سکون کا احساس زیادہ تر خاندانی ماحول پر منحصر ہوتا ہے۔

iii. **درمیانی بچپن:** بچے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مضبوط رشتے بنانا شروع کر دیتے ہیں، جبکہ خاندان ان کی جذباتی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے رہتے ہیں۔ ہم عمر گروپوں اور سماجی گروہوں کی سماجی- جذباتی کیفیت بھی بچے کے سماجی- جذباتی مزاج پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔

iv. **نوبلوغت:** ساتھیوں کے اثر میں ایک اہم تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ شناخت کی تشکیل، تحکم کے خلاف بغاوت، تصادم اور جارحیت بعض اوقات اس دور کی نشانیاں ہیں۔ خاندانوں کا اثر سماجی- جذباتی نشوونما پر اکثر نمایاں طور پر کم ہوتا ہے، لیکن خاندان کے اندر تنازعات سے نمٹنے کا طریقہ خاص اثر رکھتا ہے۔

c. ساتھیوں کا کردار

i. **ابتدائی بچپن:** ساتھی سماج کاری کے طاقتور نمائندے ہیں۔ ساتھی خاندان سے باہر کی دنیا کے بارے میں معلومات اور موازنہ کا ذریعہ فراہم کرتے ہیں۔ ابتدائی بچپن میں، بچے دوستوں اور غیر دوستوں کے درمیان فرق کرتے ہیں، دوست اکثر ساتھ کھیلنے والے کو کہا جاتا ہے۔ ساتھیوں کے تعلقات میں غیر رسمی اور مبہم کھیل کا امکان زیادہ ہوتا ہے، جب کہ تناؤ کے وقت بچے اکثر ساتھیوں کے بجائے والدین کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

ii. **درمیانی بچپن:** بچے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھیل سے پُرے مضبوط رشتے بناتے ہیں۔ دوستی بنتی ہے اور دوستوں کے گروپ جذباتی نشوونما کا ایک اہم ذریعہ بن جاتے ہیں۔ بچے گھر اور اسکول میں بڑوں سے تصدیق حاصل کرتے رہتے ہیں۔

iii. **نوبلوغت:** ساتھیوں کے اثر و رسوخ میں اہم تبدیلی ہوتی ہے۔ شناخت کی تشکیل، اقتدار کے خلاف بغاوت، تصادم، اور جارحیت بعض اوقات نشانیاں ہوتی ہیں۔ ہم مرتبہ گروپوں میں آہنگ ہونا اور ان سے تصدیق حاصل کرنا اکثر اس عمر میں ترجیح بن جاتا ہے۔

2.1.1.5 اخلاقی نشوونما

- **شیرخواری:** شیرخواروں میں صحیح اور غلط کے شعور کا انحصار ان کے احساسات اور خواہشات پر منحصر ہے۔ کسی بات کے صحیح ہونے کے بارے میں ان کا شعور، اس پر منحصر ہے کہ ان کی ضروریات پوری کی جارہی ہیں یا نہیں۔
- **ابتدائی بچپن:** بچے سمجھتے ہیں کہ انصاف اور قوانین دنیا کی غیر نا قابل تبدیل خصوصیات ہیں اور لوگوں کے کنٹرول سے باہر ہیں۔ وہ فرد کے ارادوں کو نہیں بلکہ نتائج پر غور کر کے رویے کی درستگی کا فیصلہ کرتے ہیں۔
- **درمیانی بچپن:** بچے انصاف پسندی پر معروضی خیالات کا اظہار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ اس پر یقین رکھتے ہیں کہ مساوات کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ معذور یا قابلیت والے لوگوں کو خصوصی سلوک کی ضرورت ہے۔
- **نوبلوغت:** نوبلوغت کے قریب، بچے اپنے والدین یا معاشرے کی طرف سے متعین کردہ سوالات اور ان کا تجزیہ کرتے ہوئے اپنی اخلاقی اقدار خود وضع کرنے لگتے ہیں۔ وہ ضابطوں کی قدر کرتے ہیں لیکن ان سے سمجھوتہ بھی کرتے ہیں۔ جیسے جیسے ان میں تجریدی استدلال کی صلاحیتوں کا فروغ ہوتا ہے، وہ معاشرے کی وسیع تر فلاح میں دلچسپی ظاہر کرتے ہیں۔

2.1.2 پنچ کوش وکاس (پانچ سطحی نشوونما) ہندوستانی روایت کی نمایاں خصوصیت

شکل 2.1ii

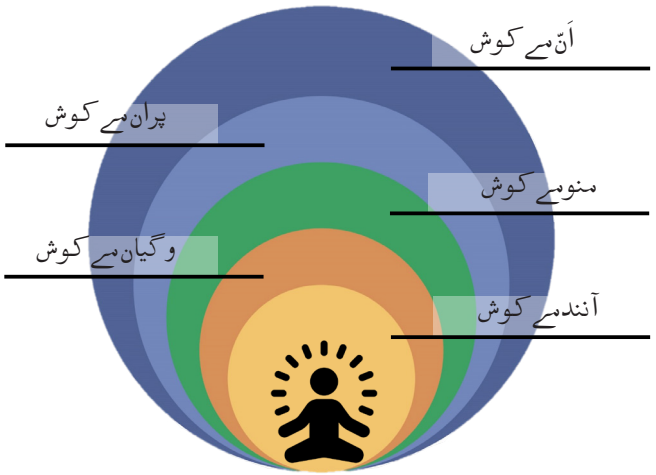

پنچ کوش وکاس

پنچ کوش وکاس (پانچ سطحی نشوونما) انسانوں کی نشوونما کے تخیل کی ہندوستانی روایت میں ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ بچہ پنچ کوش یا پانچ پرتوں والا ایک مکمل وجود ہے۔ وہ پرتیں اَنّ مے کوش (جسمانی تہہ)، پران مے کوش (زندگی کی توانائی کی تہہ)، منومے کوش (ذہنی تہہ)، وگیان مے کوش (فکری تہہ)، اور آنندمے کوش (اندرونی تہہ) ہیں۔ ہر پرت کچھ مخصوص خصوصیات کو ظاہر کرتی ہے۔ بچے کی مجموعی نشوونما ان پانچ پرتوں کی دیکھ بھال اور پرورش کو مدنظر رکھ کر ہوتی ہے۔

ان میں سے ہر ایک کوش (سطح) کو نشوونما کے قابل بنانے کے لیے مخصوص قسم کی مشقیں بنائی گئی ہیں۔ تاہم، مشقیں اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے تیار کی گئی ہیں کہ ہر کوش (سطح) ایک دوسرے سے مربوط ہو اور اس لیے وہ سرگرمیاں جو بنیادی طور پر ایک پر توجہ مرکوز کرتی ہیں دوسروں کی نشوونما میں بھی معاون ثابت ہوں گی۔

مثال کے طور پر، جسمانی جہتیں متوازن خوراک، روایتی کھیلوں، اور مناسب ورزش کے ساتھ ساتھ یوگ آسن (مناسب عمروں میں) پر توجہ مرکوز کر کے پروان چڑھائی جاتی ہیں، جو کثیف اور لطیف دونوں مہارتوں کی تعمیر کرتی ہیں۔ پورے جسم کے لیے ضروری آکسیجن فراہم کرنے والے طریقے سے سانس لینا سیکھنا ضروری ہے۔ یہ آواز کو تربیت دیتی ہے اور خود آگہی میں اضافہ کو سمت فراہم کرتی ہے۔ کہانیوں، گیتوں، لوریوں، نظموں اور دعاؤں کی وسیع اقسام بچوں کو نہ صرف اپنے ثقافتی تناظر کے لیے محبت پیدا کرنے کے قابل بناتی ہیں بلکہ قدر پر مبنی بصیرت بھی فراہم کرتی ہیں۔ اس سے زبان جس کی شروعات سننے یا شرون (Shravana) سے ہوتی ہے، ساتھ ہی یکسوئی اور توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت کی نشوونما میں مدد ملتی ہے۔ حواس، اِندریوں، کو تیز کیا جانا چاہیے تاکہ وہ آس پاس کی دنیا اور اس کی تمام خوبصورتی اور عجائبات کا تجربہ کر سکے۔ روزمرہ کی زندگی میں ضم ہونے والی سیوا (خدمت) کسی معاشرے کا حصہ بننے اور اس کے لیے اچھا کام کرنے کے ساتھ ساتھ رشتوں کی خوشی کا تجربہ کرنے کے قابل بناتی ہے۔

جیسا کہ قومی درسیات کا خاکہ میں تصور کیا گیا ہے پنچ کوش کا تصور اور تخیل بھی مختلف درسیاتی شعبوں کا نقشہ بناتا ہے۔

a. **جسمانی نشوونما (شاریرک وکاس) اور زندگی کی توانائی کی نشوونما (پرانیک وکاس):** عمر کے لحاظ سے متوازن جسمانی نشوونما، جسمانی تندرستی، لچک، طاقت اور برداشت؛ حواس کی ترقی؛ غذائیت، حفظان صحت، ذاتی صحت، جسمانی صلاحیتوں کی توسیع؛ انسان کی سو سال کی صحت مند زندگی کو ذہن میں رکھتے ہوئے جسم اور عادات کی تعمیر۔ دردمندی اور دل جوئی کے اعصابی نظام کو فعال کر کے، مثبت توانائی و جوش، تمام اہم نظاموں (ہاضمہ، تنفس، گردشِ خون اور اعصابی نظام) کی فعالیت کو ہموار کر کے توانائی کو متوازن اور برقرار رکھنا۔ ایک درسیاتی شعبے کے طور پر جسمانی تعلیم اور بہبود اس نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

b. **جذباتی یا ذہنی نشوونما (مانسک وکاس):** ارتکاز، امن، قوت ارادی، ہمت، منفی جذبات سے نمٹنا، خوبیاں پیدا کرنا (مولیہ وردھن)، امداد کو فروغ دینے والے کام، لوگوں، حالات، خوشی، بصری اور پرمظاہراتی فن، ثقافت اور ادب سے منسلک اور الگ ہونے کی خواہش۔ سماجی۔ جذباتی نشوونما کے اس پہلو پر تقریباً تمام درسیاتی شعبوں، خاص طور پر فن اور روزگاری تعلیم میں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

c. **عقلی نشوونما (بودھک وکاس):** مشاہدہ، تجربہ، تجزیاتی صلاحیت، تجریدی اور غیر مرتکز، ترکیب، منطقی استدلال، لسانی مہارتیں، تخیل، تخلیقیت، امتیاز کی قوت، عمومیت اور تجرید۔ تمام درسیاتی شعبوں میں نشوونما ہونے والے علم اور صلاحیتیں وسعت اور گہرائی میں عقلی نشوونما کا باعث بنتی ہیں۔

d. **روحانی نشوونما (چیتسک وکاس):** خوشی، محبت اور ہمدردی، بے ساختگی، آزادی، جمالیاتی احساس، 'آگہی کو اندر کی طرف موڑنے' کا سفر، ایک صحت مند جسم، مناسب جذباتی توازن اور گہرائی میں علم کے ساتھ، انسان کو کائنات کے عجائبات کو دریافت کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ دریافت اپنی حتمی شکل میں، مناسب عاجزی اور تجسس کے ساتھ کی جاتی ہے، اکثر فرد اور کائنات کی حقیقی نوعیت کو ظاہر کرتی ہے، جو درحقیقت ایک روحانی تجربہ ہے۔

پنچ کوش پیچیدہ انسانی تجربہ اور تفہیم میں جسم۔ دماغ کی اہمیت کی ایک قدیم تشریح ہے۔ انسانی نشوونما کے لیے یہ غیر متضاد نقطہ نظر بامعنی تعلیم کے لیے واضح راستے اور سمت فراہم کرتا ہے۔ یہ قومی درسیات کا خاکہ، پنچ کوش کے تصور سے متاثر آٹھ درسیاتی شعبوں کے ذریعے، مزید ہمہ جہت تعلیم کا تقاضہ کرتا ہے۔

سیکشن 2.2

درسیاتی شعبے میں تصورات کا ارتقا اور صلاحیت کے تقاضے

بچوں کی نشوونما مختلف اقلیم اور متعلقہ شعبوں میں بچوں کے فروغ اور پختگی کے عمل کو بیان کرتی ہے، جس کا براہ راست اثر اس بات پر ہوتا ہے کہ بچے ہر سطح میں کیا اور کیسے سیکھ سکتے ہیں، اس طرح 4+3+3+5 ڈھانچے کی رہنمائی کرتے ہیں۔ دوسرا معاملہ جو اس درسیاتی ساخت کی رہنمائی کرتا ہے، بتاتا ہے وہ کیا یعنی استفہام کی نوعیت، اس کی پیچیدگی، استعداد سے متعلق اس کے مطالبات، اور اس کی دیگر خصوصیات ہیں۔ علم کی نوعیت اور سیکھی جانے والی صلاحیتیں اس ترتیب پر اثر انداز ہوتی ہیں جس میں اس طرح کی آموزش، تصورات اور مہارتوں کی تشکیل ہو سکتی ہو۔ یہ حصہ ان میں سے کچھ ترتیبات اور اسکولی تعلیم کے چار سطحوں پر ان کے مضمرات کی تلاش کرتے ہے۔

2.2.1 پڑھنے کی صلاحیت کا فروغ

پڑھنا، اسکولی تعلیم میں مرکزی حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ زیادہ تر سیکھنے کا مواد، چاہے وہ درسی کتاب یا ورک شیٹس کی صورت میں ہو، ان میں متن پرنٹ ہوتا ہے اور طلبا سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ انھیں پڑھیں اور سمجھیں۔ لہٰذا اسکول کی سطحوں کے ڈیزائن میں پڑھنے کی صلاحیت کے فروغ کی سطحوں پر غور کرنا ضروری ہے۔ اس کا فروغ درج ذیل سطحوں میں ہوتی ہے (Chall. J.S, 1983):

a. **سطح 1— پڑھنے سیکھنے کے عمل سے پہلے:** بچے زبان کی تقریری صلاحیتوں کو فروغ دیتے ہیں اور اعضائے تکلم کی انفرادی آوازوں کو پہچاننا شروع کر دیتے ہیں۔ زبان کے بھرپور استعمال کا موقع، خاص طور پر بچوں کے لیے، مشقوں، زبان اور لفظیات کی بہتری کے لیے اہم ہے جو پڑھنے، سیکھنے کے عمل سے پہلے ضروری ہیں۔ بالغوں کے ذریعہ مطبوعہ شدہ متن کے استعمال کا موقع طباعت کے تصور کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے۔

b. **سطح 2 — پڑھنا سیکھنے کی شروعات:** بچے زبانی آوازوں اور تحریری نظام کی بصری علامتی شکل کے درمیان رابطہ قائم کرنے لگتے ہیں۔ پڑھنے کے اس پہلو کو 'رمز کشائی' کہا جاتا ہے، جہاں کوشش حرف اور آواز کا رشتہ قائم کرنے اور اس فہم کو مانوس اور غیر مانوس الفاظ کو پڑھنے کے لیے استعمال کرنے پر مرکوز ہے۔

c. **سطح 3 — روانی اور مطبوعہ مواد سے لاتعلقی:** ان کی رمز کشائی کی صلاحیتیں رواں ہو جاتی ہیں اور اس طرح، متنی علامتوں کو آوازوں میں تبدیل کرنے کے وقوفی عمل پر انحصار کم ہوتا ہے۔ اس بوجھ سے آزاد ہونے کے بعد، ان کی توجہ متن کے معنی کو سمجھنے کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔

d. **سطح 4— نیا سیکھنے کے لیے پڑھنے کا عمل:** اس سطح میں، بچے صرف تحریروں کا مطالعہ اور متنی شکل میں مانوس خیالات کے ساتھ مشغول نہیں ہوتے ہیں۔ وہ پڑھنے کے عمل کے ذریعے نئے خیالات اور تصورات سیکھ سکتے ہیں۔ وہ صرف اپنے ٹھوس جسمانی تجربہ پر انحصار نہیں کرتے ہیں، بلکہ جو کچھ وہ مطالعہ کرتے ہیں اس کی بنیاد پر امکانات کا تصور کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اس سطح تک پہنچنا خاص طور پر طلبا کے خود مختار آموز گار بننے کے لیے اہم ہے۔

e. **سطح 5 — متعدد نقطہ ہائے نظر:** اس سطح میں، پڑھے جانے والے متن کی زیادہ تنقیدی تفہیم ممکن ہوتی ہے۔ طلبا سمجھ سکتے ہیں کہ متن کے مصنف کا ایک مخصوص طرزِ رسائی ہے اور یہ کہ دوسرے نقطہ ہائے نظر بھی ممکن ہیں۔ وہ اپنا نقطہ ہائے نظر بھی رکھ سکتے ہیں اور وہ کسی فن پارے کے لیے اپنی سمجھ پیش کر سکتے ہیں اور تنقیدی جائزہ لے سکتے ہیں۔

f. **سطح 6 — تعمیر اور تعمیر نو:** قاری جو کچھ پڑھ رہا ہے اس کی بنیاد پر ایک عالمی نظریہ تشکیل دیتا ہے۔ وہ اپنے عالمی نظریہ کو مزید گہرائی دینے کے لیے یا عالمی نظریہ کو چیلنج کرنے کے لیے شعوری طور پر کتابوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ وہ مصنف کے بنیادی موقف کی شناخت کرنے، اس موقف سے اتفاق اور اختلاف کی نشاندہی کرنے اور اس عمل کے ذریعے ایک نئی تشکیل دینے کے قابل ہوتے ہیں۔

پڑھنے کے عمل کی سطحوں کے تئیں اس طریقۂ کار میں، ابتدائی سطح کے اختتام تک طلبا کو سطح 3 تک پہنچ جانا چاہیے، اور مڈل سطح کے اختتام تک انھیں سطح 4 پر پہنچ جانا چاہیے۔ ثانوی سطح میں، انھیں سطح 5 کا حصول اور سطح 6 کا آغاز کرنا چاہیے۔

2.2.2 ادراکی، عملی اور نظریاتی تصورات

تصور کی تشکیل بچے کی وقوفی نشوونما کا مرکز ہے۔ تصور ایک ذہنی ماڈل ہے جس کی تخلیق تجرید اور درجہ بندی کے ذریعے کی جاتی ہے۔ یہ ماڈل ہماری تجرید اور درجہ بندی کے عمل کے ذریعہ تخلیق کیے جاتے ہیں۔ درسیاتی منصوبہ بندی کے لیے مختلف قسم کے تصورات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

a. **ادراک کے تصورات:** وہ تصورات ہیں جو ہمارے ادراک یا حواس کے ذریعے تشکیل پاتے ہیں۔ بہت چھوٹے بچے ان کے رنگ، شکل، ساخت، اور شاید ذائقہ اور بو کی بنیاد پر اشیا میں فرق کرنا شروع کر سکتے ہیں۔ مقابلتاً زیادہ پیچیدہ تصورات جیسے کتوں کی ٹانگیں ہوتی ہیں اور وہ بھوکتے ہیں، پروں والی چڑیاں بھی ادراکی تصورات ہیں۔ ان کی تشکیل محتاط مشاہدہ اور حواس کے استعمال سے ہوتی ہے۔ بچے تقریباً خود بخود ان تصورات کو اپنے تجربات کے ذریعے تشکیل دیتے ہیں۔ اشیا اور تجربات کو نام دینے کا عمل کے ذریعے، زبان ان تصورات کی نشوونما اور اظہار میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

b. **عملی تصورات:** جن کی تشکیل صرف ادراک سے ہی نہیں ہوتی بلکہ ان کے لیے تصورات میں مضمر عمل افادیت بھی اس تشکیل کا جز ہے۔ میز یا کرسی کا تصور صرف ان کے رنگ اور شکل سے ہی تشکیل نہیں پاتا اس کے لیے ان کے استعمال کی تفہیم بھی لازمی ہے یعنی یہ سمجھنا کہ کرسی وہ شے ہے، جس پر ہم بیٹھتے ہیں اور میز بیٹھنے کے لیے استعمال نہیں ہوتی بلکہ اس کا استعمال اس پر اشیا کو رکھنے کے لیے یا کام کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ عملی تصورات کی تشکیل کے لیے، بچوں میں سماجی زندگی کی کچھ سمجھ ضروری ہے۔ عملی تصور کو سمجھنے کے لیے، یہ سمجھنا چاہیے کہ لوگ کسی چیز کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور وہ اسے کس چیز کے لیے استعمال کرتے ہیں *(Dearden. R.F., 1968)*۔ ایک بار پھر، عملی زندگی میں مشغولیت اور مصروفیت کے ذریعے ہی بچے عملی تصورات تشکیل کرتے ہیں۔

ادراکی اور عملی تصورات کی نشوونما میں زبان کی نشوونما بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ زبان ہمیں دوسروں کے ساتھ اپنے تجربات کی جانچ پڑتال کرنے کے قابل بناتی ہے اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ہم ان تجربات سے یکساں معنی اخذ کرتے ہیں۔ زبان اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ہم عملی تصور کے سماجی طور پر قبول شدہ استعمال یا سماجی طور پر قابل قبول لفظیات کو سمجھیں جو ادراک کے تصور کی نمائندگی کرتی ہے۔

c. **نظریاتی تصورات:** دوسری جانب، ہمارے روزمرہ کے تجربات اس انتہائی منظم طریقوں سے دریافت کرتے ہیں۔ کسی کُروی یا مستطیل نما شکل کا ادراک کہا جاسکتا ہے۔ لیکن کسی کُرّہ یا مستطیل ریاضیاتی تفہیم کے لیے ان کی بالکل درست ریاضیاتی تعریف ضروری ہے۔ ایک روپے کے سکے کا ادراکی مطلب ایک چمکدار، گول چیز ہوسکتا ہے۔ اس کے عملی استعمال سے بھی اسے سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن پیسے کو معاشی تصور کے طور پر سمجھنے کے لیے، بچوں کو معاشیات میں بہت سارے نظریات اور تصوراتی ڈھانچے کا تعارف درکار ہوتا ہے۔

ادراکی اور عملی تصورات کے لیے ایک عام وجدانی ذہن ہی درکار ہوتا ہے جب کہ نظری تصورات اکثر وجدان سے ٹکراتے ہیں۔ یہ سمجھنے کے لیے کہ زمین سورج کے گرد 30 کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے گھوم رہی ہے، اور ہم 460 میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے گھومنے والے مدار پر کھڑے ہیں، ہم اپنے تصورات پر بھروسہ نہیں کرسکتے اور نہ ہی عام عملی تجربہ اس میں معاون ثابت ہوسکتا ہے۔ ہمیں طبیعیاتی سائنس اور ریاضی کی سمجھ کی ضرورت ہے۔ ہمارے وجدان اور عام طرز عمل اور حقیقت کی نوعیت کے درمیان اکثر میل نہیں کھاتے۔

اس طرح نظریاتی تصورات محض تجربات کے ذریعے نہ ہی حاصل کیے جاسکتے نہ ہی عمل کے ذریعے سیکھے جا سکتے ہیں۔ ان کو سمجھنے کے لیے استاد اور طالب علم کی ایک زیادہ شعوری کوشش درکار ہوتی ہے، تاکہ تجربہ کے پس پشت معنی کو مختلف تصوراتی ڈھانچوں اور کسی مخصوص تفتیش کے طریقۂ کار سے مربوط کیا جاسکے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہت چھوٹے بچے زبان کے مؤثر استعمال کے ساتھ ساتھ تجربہ اور انسانی تعامل کے ذریعے ادراک اور عملی تصورات کی تفہیم اور تشکیل کر سکتے ہیں۔ دوسری طرف، نظریاتی تصورات، تبھی معنی خیز بنتے ہیں جب انھیں کسی مخصوص فہمی طریقے کے ذریعے متعارف کرایا جائے، اور ممکن ہے کہ انھیں سمجھنے کا عمل مڈل اسٹیج تک مؤخر کیا جاسکتا ہے۔ ثانوی سطح پر طالب علم مقابلتاً زیادہ گہری مضمونی معلومات اور طریقوں سے واقفیت حاصل کر لیتے ہیں۔ اس سے وہ تصورات کو مضامین کے مجموعی فریم ورک میں رکھ کر، مضمون کے موجودہ معقول نظریات کا استعمال اور ان کی وضاحت کرتے ہوئے، اور ان تصورات کو دوسرے مضامین کے نظریاتی تصورات سے جوڑ کر بھی اُن نظریاتی تصورات کے گہرے معانی کو سمجھنے کے قابل بنتے ہیں۔

2.2.3 تفتیش کے ذرائع

بچوں کے ذریعے تصوراتی فہم پیدا کرنے کے لیے استعمال کیے جانے والے تفتیشی طریقے مواد کے انتخاب، درسیات اور جائزہ میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان تفتیشی طریقوں کا ارتقا اسکول کی مختلف سطحوں پر بھی اثرانداز ہوتا ہے۔

2.2.3.1 کھیل کود اور تلاش و جستجو

چھوٹے بچے مختلف تصورات، خاص طور پر ادراک اور عملی تصورات، زیادہ تر کھیل اور آزادانہ طور پر تلاش و جستجو کے عمل کے ذریعے سیکھتے ہیں۔ ان کے ناقابل یقین حد تک متجسس اور جاذب ذہن اپنے اردگرد کی قدرتی اور سماجی دنیا کو مسلسل تلاش کرتے رہتے ہیں۔ وہ فطری طور پر مسائل حل کرنے کی استعداد رکھتے ہیں اور مشاہدے اور نقل کے ذریعے زبان کے استعمال اور سماجی رویوں کے اصولوں کو سمجھ لیتے ہیں۔ اس سطح پر، حوصلہ افزا ماحول اور تلاش کرنے اور کھیلنے کی آزادی سیکھنے کے سب سے بڑے اور موثر ذرائع ہیں محرک صرف مادی ماحول ہی فراہم نہیں کرتا بلکہ متوجہ پذیر اور فعال بالغ و ہم عمر ساتھیوں کے گروپ سے بھی آتا ہے۔

2.2.3.2 تفتیش کی صلاحیت

وسیع اور آزاد تلاش و جستجو کے عمل کے ذریعے سے، بچوں کو مزید مخصوص صلاحیتیں حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جن کا مزید تفتیش میں اہم کردار ہوتا ہے۔ خواندگی اور شماریات کی اساسی صلاحیتوں کے علاوہ، وہ مشاہدہ، معلومات جمع کرنا، تجزیہ کرنا اور بہت سی دیگر مہارتیں حاصل کرتے ہیں۔ جسمانی تعلیم، فنی تعلیم اور حرفتی تعلیم سے متعلق گراموئی اور مہین حرکی مہارتوں کی نشوونما ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ توجہ، استقامت اور یادداشت کی استعداد بھی نشوونما پاتی ہیں۔ ان صلاحیتوں کا استعمال تفتیش کے غیر رسمی طریقوں میں کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے اردگرد کی دنیا کو سمجھ سکیں اور زندگی کی عملی ضروریات پر جوابی عمل کر سکیں۔ ان استعداد کی نشوونما ایسے سیکھنے کے تجربات مہیا کر کے کی جا سکتی ہے جو قابل عمل ہوں اور طالب علم کے سماجی تناظر میں ہوں۔ سیکھنے کے مواقع رہنمائی شدہ تلاش و جستجو کے عمل کی صورت میں فراہم کیے جا سکتے ہیں، جن کا مخصوص مقصد ان استعداد کو فروغ دینا ہوتا ہے۔

2.2.3.3 تفتیش کے طریقے

خاص طور پر نظریاتی تصورات کی مقابلتاً گہری تفہیم حاصل کرنے کے لیے، طلبا کو مخصوص تفتیشی طریقوں کے بارے میں معلومات اور صلاحیت حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ طریقے مختلف قسم کے علم کے لیے مختلف ہوتے ہیں۔ ریاضی، سائنس اور سماجی سائنس کے استفسار اور استدلال کے اپنے طریقے ہیں۔ ان کے پاس مخصوص نظریات اور تصورات کا ایک جال ہے، جن کی تفہیم دنیا کے بارے میں سوچنے کے ایک نئے انداز کی بصیرت فراہم کرتی ہے۔ یہ طریقے، نظریات اور تصورات مخصوص رواج یا روایت کی تفتیش کی گہرائی میں اضافہ کرتے ہیں۔

اسی طرح آرٹ، موسیقی، رقص اور تھیٹر میں ہر فن کی اپنی مخصوص شکلیں اور روایات ہیں۔ ان شکلوں کو سمجھنا اور متعلقہ طریقوں کو حاصل کرنا طلبا کو جمالیاتی تجربات کی گہری دریافت کے قابل بناتا ہے۔ کھیل کود اور ورزشوں کی مخصوص شکلیں، جیسے یوگ، کے اپنے طریقے ہیں۔

ان طریقوں سے روشناس ہو کر، طلبا منظم اور دقیق تفتیشی طریقوں کی صلاحیت حاصل کرتے ہیں، جو مخصوص علمی فہم کی تشکیل میں معاون ہوتے ہیں۔

اس سطح میں، تدریس زیادہ رسمی ہے اور ہر قسم کی تفہیم کے روایتی اور 'کھیل کے قواعد' کو سمجھنے پر زور دیا جاتا ہے، اور ان 'قواعد' کے اندر 'کھیلنے' کی ضروری صلاحیت ہوتی ہے۔

2.2.3.4 مضمون سے متعلق تلاش و جستجو

اس سطح میں، طلبا ہر قسم کے علم میں مضمون سے متعلق گہرائی حاصل کرتے ہیں۔ تفتیش کا طریقۂ کار دوبارہ تلاش و جستجو کی سطح میں داخل ہوتا ہے، جیسے کہ پہلی سطح میں تھا، لیکن یہ کسی مخصوص شعبۂ علم یا طرز کے منظم دائرے میں ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک طالب علم جس کے پاس رقص کی استعداد یا مہارتیں موجود ہوں اور جو بھرت ناٹیم کو ایک مخصوص رقص کی شکل کے طور پر سمجھتا ہو، وہ اب ان استعداد اور علم کو تخلیقی اظہار کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ اسی طرح، جب طالب علم حیاتیات میں تجربات اور سائنسی آلات کے ذریعے تفتیشی مہارتیں حاصل کر لیتے ہیں، تو وہ زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق دلچسپ اور چنوتی بھرے سوالات کے جواب حیاتیات کے دائرۂ کار میں تلاش کر سکتے ہیں۔ دریافت کی ایک زیادہ بہتر شکل یہ ہوگی کہ ان کے علم کو متعدد مضامین میں استعمال کیا جائے اور بین مضمون جاتی حل کے ساتھ مسائل سے رجوع کیا جائے۔

سیکشن 2.3
سطح پر مبنی ڈیزائن (Stage Design)

اسکول کی تعلیم کی چار سطحوں کے لیے درس کو قومی تعلیمی پالیسی کے تصور اور بچوں کی نشوونما، مضامین کی تصوراتی نوعیت (پیچیدگی تجریدی)، اور ہر ایک عمر کی حد میں تفتیش کے مناسب طریقوں کی بنیاد پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔

2.3.1 اساسی سطح (Foundational Stage)

اساسی سطح 3 سے 8 سال کی عمر کے بچوں کے لیے ہے۔ بچے اساسی سطح میں اسکول کی تعلیم شروع کرتے ہیں۔ ڈیزائن ابتدائی بچپن میں دیکھ بھال اور تعلیم (ECCE) کے اصولوں پر مبنی ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 بیان کرتی ہے:

> ابتدائی بچپن میں دیکھ بھال اور تعلیم مثالی طور پر لچکدار، کثیر جہتی، کثیر سطحی، کھیل پر مبنی، سرگرمی پر مبنی اور تفتیش پر مبنی آموزش پر محیط ہے، جس میں شامل ہیں: حروف تہجی، زبانیں، اعداد، گنتی، رنگ، شکلیں، گھر کے اندر کھیلے جانے والے اور میدان میں کھیلے جانے والے کھیل، پہیلیاں، اور منطقی سوچ، مسئلہ حل کرنا، ڈرائنگ، پینٹنگ اور موسیقی اور دیگر بصری آرٹ، حرفہ، ڈراما، کٹھ پتلی کا فن، موسیقی مبنی حرکاتِ اعضا۔ اس میں سماجی استعداد، حساسیت، اچھے طرز عمل، شائستگی، اخلاقیات، نجی اور عوامی صفائی، ٹیم ورک اور تعاون کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرنا بھی شامل ہے۔ ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم کا مجموعی مقصد جسمانی اور حرکی نشوونما، وقوفی نشوونما، سماجی-جذباتی-اخلاقی نشوونما، ثقافتی یا فنکارانہ نشوونما، اور مواصلات اور ابتدائی زبان، خواندگی اور عددی نشوونما کے شعبوں میں بہترین نتائج حاصل کرنا ہے۔
>
> [قومی تعلیمی پالیسی 1.2,2020]

a. **درسیاتی ساخت:** قومی درسیات کے خاکہ کی اساسی سطح کی درسیات کو ایسے پہلوؤں میں تقسیم کیا گیا ہے جو بچے کے نشوونمائی پہلوؤں سے قریب سے جڑے ہوئے ہیں جن میں جسمانی نشوونما، سماجی-جذباتی-اخلاقی نشوونما، وقوفی نشوونما، زبان اور خواندگی کی نشوونما، جمالیاتی اور ثقافتی نشوونما شامل ہے۔ زبان اور خواندگی کی نشوونما کے لیے مادری زبان پر زور دیا گیا ہے اور دوسرے شعبوں میں بھی سیکھنے کو آسان بنانے اور زیادہ مؤثر بنانے کے لیے نشوونما کے یہ پانچ پہلو پنج کوش تصور سے بھی متاثر ہیں۔

b. **مواد:** درسی کتابیں صرف گریڈ 1 سے استعمال کی جاتی ہیں اور زیادہ تر اشیا ٹھوس مواد، جیسے کہ کھلونے، پہیلیاں اور تدریسی نمونوں پر مشتمل ہے۔ ان مادی اشیا کے ہمراہ، کمرۂ جماعت اور بیرونی ماحول کی مادی دریافت کے ذریعے منظم کیے گئے تعلیمی تجربات سب سے موزوں تعلیمی مواد بن جاتے ہیں۔ اس سطح کے بعد کے برسوں میں، ورک شیٹس زیادہ اہم کردار ادا کرنا شروع کر سکتی ہیں۔ بچوں کا ادب زبان اور خواندگی کی نشوونما کے لیے ایک نہایت اہم ذریعہ ہے۔

c. **تدریسیات:** تجویز کردہ تدریسیاتی طرز رسائی کھیل پر مبنی، استاد اور بچوں کے درمیان پرورش اور دیکھ بھال کرنے والے تعلقات پر زور دیتی ہے۔ تدریسیاتی ڈیزائن کو اس طرح تشکیل دیا جانا چاہیے کہ وہ خود رفتار انفرادی آموزش اور زیادہ سماجی، گروہ پر مبنی آموزش کے درمیان توازن قائم رکھے۔ خواندگی اور شماریات میں اساسی صلاحیتوں کی نشوونما کے لیے استاد کی منظم رہنمائی کے ساتھ ساتھ بچے کو

خود مشق کرنے اور دہرانے کے لیے مناسب وقت درکار ہوگا۔ پوری جماعت کو دی جانے والی ہدایات بچوں کے اپنے طور پر، یا مواد کے ساتھ یا ورک شیٹس کے ساتھ کام کرنے کے وقت کے ساتھ متوازن ہونی چاہئیں۔

d. **جائزہ:** زیادہ تر جائزے اساتذہ کے ذریعہ کیے گئے مشاہدات ہیں نہ کہ طلبا کی صلاحیتوں کی واضح جانچ ۔ بچوں کے ذریعہ استعمال ہونے والی ورک شیٹس اساتذہ کو ان کی سیکھنے کی نشو نما میں پیشرفت کے بارے میں معلومات دے سکتی ہیں۔

e. **کمرۂ جماعت کی ترتیب:** اساسی سطح کی عمر کے بچوں کو آزادانہ طور پر نقل و حرکت کرنے کی ضرورت ہے اور ان کے پاس اپنے فطری تجسس اور کھوج میں مشغول ہونے کے مناسب مواقع مہیا کرنے کی ضرورت ہے۔ کمرۂ جماعت کی ترتیب کو بچوں کی اس ضرورت کی عکاسی کرنی چاہیے۔ کمرۂ جماعت کے اندر بنائے گئے کھیل سرگرمیوں کے لیے آموزشی گوشوں کے ذریعے ان کی نقل و حرکت کو محدود نہیں کرنی چاہیے اور کمرے کے مرکزی حصے کو کھلا اور آزاد رکھنا چاہیے۔

f. **اساتذہ:** چونکہ اس سطح کے لیے بچوں اور استاد کے درمیان تعلق بہت اہم ہے، اس لیے ایک ہی استاد تمام شعبوں میں کام کرے گا اور کوئی مضمون یا پہلو کے لیے مخصوص استاد نہیں ہوگا۔ شاگرد-استاد کا تناسب (PTR) بھی کم ہونے کی توقع کی جاتی ہے کیونکہ انفرادی توجہ اور مشاہدے کے ذریعے جائزۂ تحسیب ضروری ہے۔

اساسی سطح بچے کے گھریلو ماحول اور رسمی اسکول کے ماحول کے درمیان فاصلے کو ختم کرتا ہے۔ یہ بنیادی خواندگی اور اعداد شناسی میں صلاحیت کی نشو و نما کرتا ہے جو طلبا کو دیگر مضامین کو سیکھنے کے قابل بناتا ہے۔ ان صلاحیت کے علاوہ، یہ فعال سیکھنے کے لیے گراں قدر مزاج کی نشو و نما کرتا ہے اور طلبا کو اسکول کے رسمی ماحول میں مشغول آموز گار بننے کے قابل بناتا ہے۔ کھیل اور تلاش و جستجو فطری طریقے ہیں جن کے ذریعے بچے سیکھتے ہیں اور اساسی سطح ان طریقوں کو قیمتی صلاحیت اور مزاج کا فروغ دینے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

2.3.2 ابتدائی سطح (Preparatory Stage)

ابتدائی سطح کی مدت تین سال ہے اور اس میں گریڈ 3، 4 اور 5 شامل ہیں۔

ابتدائی سطح تین سال کی تعلیم پر مشتمل ہو گی، جو اساسی سطح کھیل، دریافت اور سرگرمی پر مبنی تدریسی اور درسیاتی انداز کو مزید ترقی دے گا اور درسی کتب اور زیادہ رسمی کمرۂ جماعت آموزش کو بتدریج شامل کرے گا۔ اس سطح پر بھی ایک عام استاد کے ذریعے تمام مضامین کی تدریس/سرگرمیاں کی جائیں گی۔ ڈرائنگ اور زبان کے لیے مخصوص استاد ہو سکتے ہیں۔ (جو پورے اسکول یا اسکول کا کمپلیکس میں پڑھا سکتے ہیں) اس سطح کا مقصد پڑھنا، لکھنا، بولنا، جسمانی تعلیم، فن، زبانیں، سائنس اور ریاضی سمیت تمام مضامین میں عمومی اساس کی تشکیل کرنا ہے، تاکہ طلبا اس کے بعد کی سطح میں خصوصی مضامین اور مضامین کے اساتذہ کے ذریعے سیکھنے کے شعبوں میں گہرائی تک جانے کے لیے تیار ہوں۔

[KRCR2019,4.1.1]

a. **درسیاتی ساخت:** قومی درسیات کا خاکہ کی ابتدائی سطح کے نصاب کو درج ذیل درسیاتی شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے: کم از کم دو زبانیں، ریاضی، آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم اور بہبود، اور ہمارے آس پاس کی دنیا۔ ہمارے آس پاس کی دنیا ایک بین مضامینی شعبہ یا علاقہ ہے جو قدرتی دنیا اور سماجی دنیا دونوں کی تلاش اور تفہیم کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ حرفتی تعلیم میں کام کے پہلوؤں کو بھی اس درسیاتی شعبے میں شامل کیا گیا ہے۔ اس سطح پر تیاری زیادہ تر صلاحیت اور رجحان پر مرکوز ہے۔

b. **مواد:** درسی کتابیں زبان اور ریاضی کے مضامین میں مقابلتاً بڑا کردار ادا کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ طلبا کی خواندگی کی صلاحیتوں کو مستحکم کرنے کے لیے مختلف ادبِ اطفال کو زبان کی درسی کتاب سے تعاون کرنا چاہیے۔ ریاضی میں مادی اشیا اور ان کی مختلف شکلوں کا کردار برقرار رہتا ہے، تاہم زور بتدریج ٹھوس مواد کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوئے علامتی اظہار پر منتقل ہو جاتا ہے۔ مضمون 'ہمارے آس پاس کی دنیا' کے تدریسی مواد کو درسی کتاب پر اور اس کے اصل ماخذ کے طور پر طبعی تلاش و جستجو پر زیادہ مبنی ہونا چاہیے۔ مواد کا طالب علم کے مانوس سیاق و سباق میں ہونا لازمی ہے۔

c. **تدریسیات:** سرگرمی اور دریافت پر مبنی تدریسیات اس سطح میں جاری رہتی ہے، بتدریج طلبا کو کمرۂ جماعت کی باقاعدہ ترتیب کے اندر فعال رہنے کی ترغیب دیتی ہے۔ کمرۂ جماعت کے لیکچروں اور مباحثوں پر توجہ مرکوز کرنے اور مسلسل توجہ دینے کی صلاحیت کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہے۔ خود رفتار انفرادی کام کا کچھ حصہ کمرۂ جماعت کی سرگرمی میں شامل ہونا چاہیے، جبکہ کچھ مقدار میں گھر کا کام شامل کیا جا سکتا ہے۔

d. **جائزہ:** اس سطح میں جائزہ طلبا کی سرگرمیوں کے مشاہدہ، ان کی ورک شیٹس کی تصحیح کرنے، اور مختصر، رسمی تحریری تعین قدر کا مجموعہ ہیں۔ وقفہ وقفہ سے کیے جانے والے تشکیلی جائزہ کو زیادہ کثرت سے ہونے والے تشکیلی جائزہ کی تکمیل کرنی چاہیے۔

e. **کمرۂ جماعت کی ترتیب:** کمرۂ جماعت کی ترتیب ایک رسمی ماحول اور ایک ایسے انتظام کے درمیان توازن ہے جو حرکت اور تلاش کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ گروپوں میں بیٹھنے اور کام کرنے کے لیے طلبا کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔

f. **اساتذہ:** اساتذہ عمومی ماہرین کے طور پر کام کرتے رہتے ہیں اور مختلف درسیاتی شعبوں میں تدریس انجام دیتے ہیں۔ فن اور جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود کے لیے مخصوص صلاحیتوں اور مہارتوں کی نشوونما کے لیے اسکول کامپلیکس سے ماہرین کو مدعو کیا جا سکتا ہے، لیکن کلاس ٹیچر کو مسلسل موجود رہنا چاہیے اور طلبا کے ساتھ ان تعاملات میں ثالثی کرنا چاہیے۔

ابتدائی سطح ان صلاحیتوں اور رجحانات کو مضبوط کرتا ہے جو اساسی سطح میں نشوونما ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ طلبا سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ خواندگی اور اعداد و شمار میں روانی پیدا کریں اور مزید استعداد کی نشوونما کریں جو ان کے اردگرد کی فطری اور سماجی دنیا کی منظم تلاش میں مددگار ثابت ہوں۔

2.3.3 مڈل سطح (Middle Stage)

مڈل سطح کی مدت بھی تین سال ہے اور اس میں گریڈ 6، 7 اور 8 شامل ہیں۔

مڈل سطح تین سال کی تعلیم پر مشتمل ہو گا، ابتدائی سطح کے تدریسی اور نصابی طرز کو فروغ دے گا لیکن ہر مضمون میں مزید تجریدی تصورات کو سیکھنے اور بحث کرنے کے لیے اختصاصی مضمون کے اساتذہ کی شمولیت کے ساتھ اس سطح پر سائنس، ریاضی، آرٹ، سماجی علوم اور علم الانسان کے لیے طلبا تیار ہوں گے۔ مزید خصوصی مضامین اور مضامین کے اساتذہ کی شمولیت کے باوجود ہر مضمون کے اندر تجرباتی سیکھنے، اور مختلف مضامین کے مابین تعلقات کی تلاش کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور اس پر زور دیا جائے گا۔

[قومی تعلیمی پالیسی 2020، 4.2]

a. **درسیاتی ساخت:** مڈل سطح سائنس (طبعی اور قدرتی دنیا کا مطالعہ) اور سماجی سائنس (انسانی دنیا کا مطالعہ) کو شامل کرنے کے لیے درسیاتی شعبوں کو وسعت دیتا ہے اور طلبا کو حرفتی تعلیم سے بھی آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ ابتدائی سطح میں حاصل کی گئی استعداد اور میلان کی بنیاد پر، طلبا مڈل سطح میں علم اور اقدار کے ساتھ زیادہ رسمی طور پر مشغول ہوتے ہیں۔ درسی مضمون کی تفہیم کے لیے اس مضمون کے تمثیلیاتی نظریات

اور تصوراتی ساخت پر مبنی ہوتی ہے۔ ابتدائی سطح میں فروغ پا چکی عمومی صلاحیت، جیسے مشاہدہ اور معلومات جمع کرنا، اب مخصوص تحقیقی طریقوں میں ڈھل جاتی ہیں جو ہر قسم کی تفہیم کے لیے موزوں ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر، طلبا سائنس میں تفتیش کے طریقوں کی سمجھ حاصل کرتے ہیں اور تاریخ یا فن میں تفتیش کے طریقوں سے ان کا موازنہ بھی کرتے ہیں۔ مڈل سطح پر ہر قسم کی تفہیم کے اصولوں اور طریقۂ کار کو بھی متعارف کرایا جاتا ہے۔

b. **مواد:** مڈل سطح پر مواد کو نظریاتی تصورات کے ساتھ مشغولیت کی عکاسی کرنے اور ہر قسم کی تفہیم کے لیے مخصوص نظریات اور تصوراتی فریم ورک کے تعارف کی ضرورت ہے۔ یہاں مزید تجریدی خیالات کو نصاب میں شامل کیا جاتا ہے اور طلبا سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ غیر مانوس سیاق و سباق اور حالات کے ساتھ نبرد آزما ہوں گے۔ درسی کتابیں مڈل سطح پر مواد کی تفہیم میں مرکزی کردار ادا کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ درسیاتی شعبوں کی توسیع اور تجریدی تصورات دونوں کے ساتھ ساتھ ناواقف سیاق و سباق میں مشغول ہونا طلبا کے لیے چنوتی پیش کر سکتا ہے۔ واضح توقعات اور مخصوص آموزشی اہداف کے ساتھ اچھی طرح سے ڈیزائن کی گئی درسی کتابیں طلبا کی ساخت شدہ اور منظم انداز سے تفہیم میں معاون ہوں گی۔

c. **تدریسیات:** تدریسیات براہ راست ہدایات اور دریافت اور استفسار کے مواقع کا ایک منصفانہ توازن ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، موادِ مضمون کی توسیع اور نظریات کی تجریدی نوعیت طلبا سے بھاری وقوفی مطالبہ کرتی ہے۔ تصور کی نشوونما پر توجہ اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ استاد کو ان سابقہ تصورات پر توجہ دینی چاہیے جو طلبا کے پاس پہلے سے موجود ہو سکتے ہیں اور ان تصورات کو فعال طور پر سیکھنے کے لیے کیسے استعمال کیا جائے۔ زور حقائق جمع کرنے پر نہیں ہے، بلکہ تفہیم کی ہر شکل کے اندر تفتیش کے طریقوں میں روانی اختیار کرنے پر ہے۔

d. **جائزہ:** جائزہ کے عمل کو رسمی اور واضح بنایا جا سکتا ہے۔ جائزہ کا مرکز ہر ایک قسم کی تفہیم میں استدلال کے مخصوص طریقوں پر ہونا چاہیے نہ کہ بنیادی طور پر حقائق کو یاد کرنے پر۔ رسمی جانچیں اور امتحانات اس توقع کے ساتھ ایک کردار ادا کرتے ہیں کہ طلبا تجزیہ اور ترکیب کے لیے معلومات کے بڑے حصوں پر ایک ساتھ کارروائی کر سکتے ہیں۔ میعادی تکمیلی جائزہ کو دوبارہ زیادہ بار بار کیے جانے والے تشکیلی جائزہ کی تکمیل کرنا چاہیے۔

e. **کمرۂ جماعت کی ترتیب:** کمرۂ جماعت بتدریج ایک باضابطہ جگہ بن جاتا ہے، جو گروہی کام اور ہم عمروں کے ساتھ باہم تعامل کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ مضمون مخصوص کمرۂ جماعت اس وقت مؤثر ثابت ہوتا ہے جب انھیں مناسب تدریسی آموزشی مواد (TLMs) اور دیگر وسائل سے آراستہ کیا جائے۔

f. **اساتذہ:** مخصوص مضامین کے اساتذہ تدریسی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں۔ اساتذہ کو مضمون کے اندر تصورات کے عمودی ربط اور دوسرے شعبوں میں تصورات کے ساتھ افقی ربط کے لحاظ سے درسیاتی علاقے کی گہری سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس عمر کے طلبا بالغوں کی متنوع اقسام جن کی اپنی شخصیتیں اور دلچسپیاں ہیں، کے ساتھ مشغول ہونے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ فنی تعلیم، جسمانی تعلیم اور بہبود، اور حرفتی تعلیم میں مہمان اساتذہ ہو سکتے ہیں جن کے پاس خصوصی علم اور مہارت ہو۔

مڈل سطح، ابتدائی سطح کے دوران پیدا ہونے والی صلاحیتوں اور رجحانات کو بروئے کار لاتا ہے اور طلبا کو تفہیم کی مختلف شکلوں سے متعارف کراتا ہے۔ طلبا استدلالی سوچ اور تفتیش کے ذریعے منظم علم حاصل کرتے ہیں۔ اس سطح پر تنقیدی سوچ اور مسائل کے حل کی استعداد مضبوط ہوتی ہیں اور وہ جمہوری یا اقتصادی یا ثقافتی شرکت کے لیے مطلوبہ اقدار اور رجحانات حاصل کر لیتے ہیں۔

2.3.4 ثانوی سطح (Secondary Stage)

2.3.4.1 قومی تعلیمی پالیسی 2020: ملحوظات

a. **کوئی سخت علیحدگی نہیں:** قومی تعلیمی پالیسی 2020 سائنس، آرٹس یا ہیومینٹیز، اور کامرس میں طالب علموں کی درجہ بندی کے موجودہ طریقہ سے انحراف کرنے کی واضح سفارش کرتی ہے۔ اس کے بجائے، طلبا مختلف درسیاتی شعبوں سے مضامین منتخب کر سکتے ہیں۔ اس طرح، ثانوی سطح کا ڈیزائن ایسا ہونا چاہیے جو مختلف شعبوں بشمول فنی تعلیم، جسمانی تعلیم و فلاح و بہبود، اور حرفتی تعلیم کے ساتھ وسیع تر شمولیت کو ممکن بنائے اور ساتھ ہی طلبا کو ان کے منتخب کردہ مخصوص مضامین میں گہرائی سے سیکھنے کے مواقع فراہم کرے۔

b. **وسعت اور گہرائی:** طلبا کے پاس اقسام مضامین میں وسعت اور گہرائی اور منتخب مضامین میں گہرائی ہونی چاہیے۔

c. **انتخاب اور لچک:** تمام مضامین اور درسیاتی مضامین میں طلبا کے پاس لچک اور انتخاب ہونا چاہیے۔

d. **موادِ مضمون میں کمی:** ”نصابی مواد کو ہر مضمون میں اس کے بنیادی لوازمات کے مطابق کم کیا جائے گا، تاکہ تنقیدی سوچ اور زیادہ جامع، تفتیش پر مبنی، دریافت پر مبنی، بحث پر مبنی اور تجزیہ پر مبنی سیکھنے کے لیے جگہ بنائی جا سکے۔“ (قومی تعلیمی پالیسی 2020، 4.5)

e. **امتحانی دباؤ میں کمی:** ”بورڈ کے امتحانات کو بھی ’آسان‘ بنایا جائے گا، اس لحاظ سے کہ وہ بنیادی طور پر مہینوں کی کوچنگ اور یادداشت کے بجائے بنیادی استعداد یا قابلیت کی جانچ کریں گے۔“ (قومی تعلیمی پالیسی 2020، 4.37)

2.3.4.2 درسیاتی ساخت

a. قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تصور کو فعال کرنے کے لیے، ثانوی سطح کو دو مرحلوں: گریڈ 9 اور 10، اور گریڈ 11 اور 12 میں ڈیزائن کیا جائے گا۔ گریڈ 9 اور 10 میں، طلبا تمام درسیاتی شعبوں میں درسیات کی وسعت کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں۔ نمایاں وسعت کو برقرار رکھتے ہوئے گریڈ 11 اور 12 میں، طلبا کے لیے مزید اختصاص اور انتخاب مہیا کیے گئے ہیں۔

b. گریڈ 9 اور 10 دونوں مراحل کے درمیان واضح تسلسل کے ساتھ مڈل سطح میں حاصل کردہ سیکھنے کی وسعت کو یقینی بنائے گا۔

i. 3 زبانوں کا مطالعہ: R1، R2، R3 جن میں سے کم از کم دو ہندوستان کی مقامی زبانیں ہیں۔

ii. 7 مضامین کا مطالعہ: ریاضی اور تحسیبی فکر، سماجی علوم، سائنس، آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم اور بہبود، حرفتی تعلیم، اور بین شعبہ جاتی مضمون کا مطالعہ۔ ان مضامین میں سے ہر ایک متعدد مضامین کا اچھی طرح سے انضمام اور مربوط مطالعہ ہوگا۔ مثال کے طور پر، سائنس میں: علم حیاتیات، علم کیمیا، علم طبیعیات اور علم الارض۔ ایک بار پھر، حقائق کو یاد کرنے کے بجائے بنیادی تصورات یا مہارتوں کو سیکھنے پر زور دیا جائے گا۔ (شکل 2.2i)

iii. قومی درسیات کا خاکہ میں اس سطح کے لیے متعلقہ درسیاتی شعبوں میں ان مضامین کے لیے سیکھنے کے معیارات بیان کیے گئے ہیں اور یہ توقع کی جاتی ہے کہ تمام طلبا سیکھنے کے یہ معیارات حاصل کر لیں۔ (حصہ C، ابواب 2-9)

iv. تمام ثانوی اسکولوں کو 3 زبانوں کے ساتھ ساتھ تمام 7 مضامین پیش کرنے کی ضرورت ہوگی، تاکہ تمام طلبا گریڈ 10 مکمل کرنے کے قابل ہوں۔ (2.3.4.7 جائزہ پر)۔ ان میں سے آرٹ، جسمانی تعلیم، فلاح و بہبود اور روزگار کی تعلیم کو مقامی طور پر جانچا جائے گا۔

شکل 2.2i

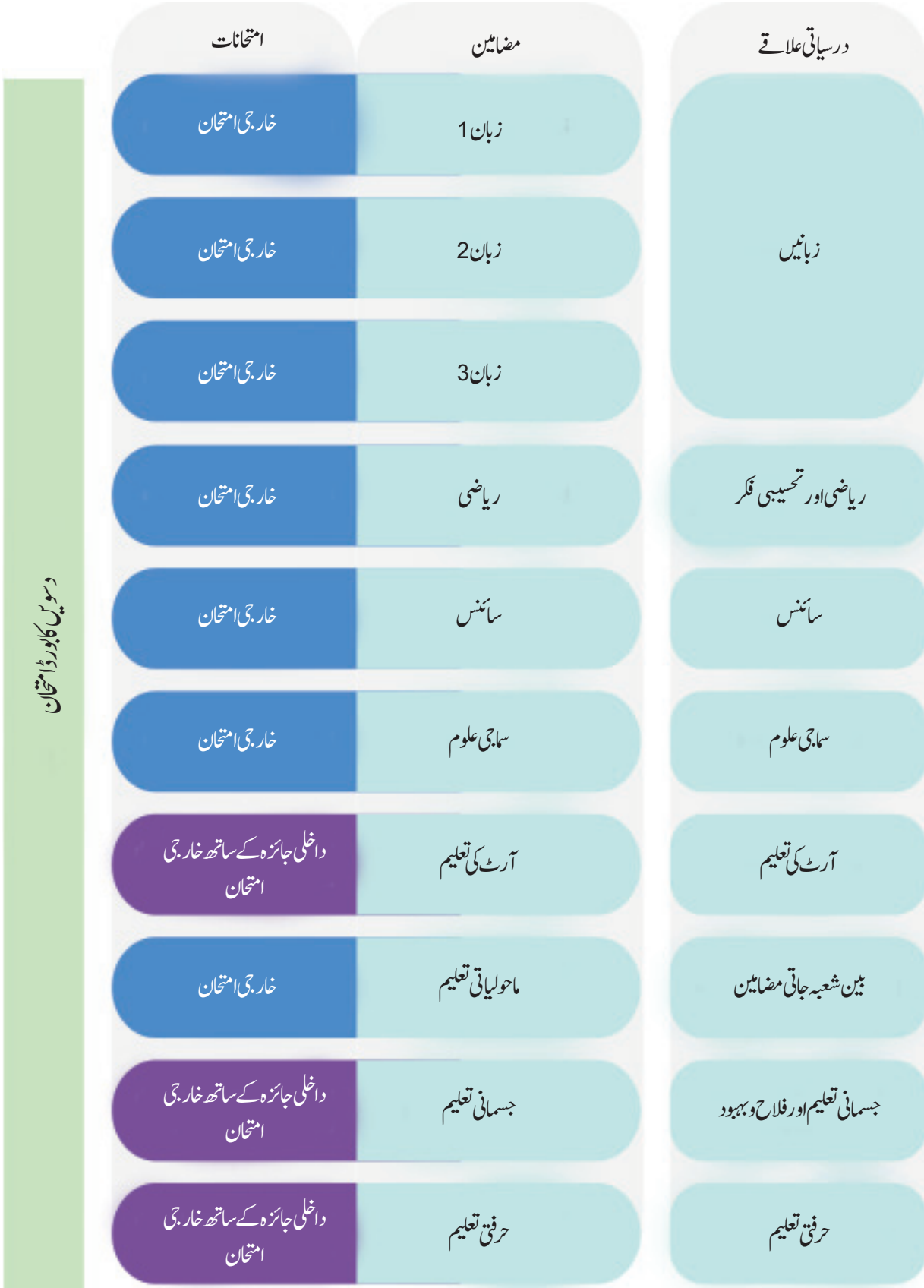
دسویں کلاس بورڈ امتحان
درسیاتی علاقے
مضامین
امتحانات
زبانیں
زبان 1
خارجی امتحان
زبان 2
خارجی امتحان
زبان 3
خارجی امتحان
ریاضی اور تحسیبی فکر
ریاضی
خارجی امتحان
سائنس
سائنس
خارجی امتحان
سماجی علوم
سماجی علوم
خارجی امتحان
آرٹ کی تعلیم
آرٹ کی تعلیم
داخلی جائزہ کے ساتھ خارجی امتحان
بین شعبہ جاتی مضامین
ماحولیاتی تعلیم
خارجی امتحان
جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود
جسمانی تعلیم
داخلی جائزہ کے ساتھ خارجی امتحان
حرفتی تعلیم
حرفتی تعلیم
داخلی جائزہ کے ساتھ خارجی امتحان

c. گریڈ 11 اور 12 طلبا کے انتخاب کی بنیاد پر انھیں گہرے مطالعے کے اہل بنائیں گے۔

i. اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ طلبا کو انسانی علم کی ایک وسیع حدود میں سیکھنے کی گہرائی حاصل ہے، طلبا کو:

1) گروپ 1 سے دو زبانوں کا انتخاب کرنا ہوگا، جن میں سے کم از کم ایک ہندوستانی زبان ہو۔

2) درج ذیل گروپوں میں سے کم از کم دو میں سے اختیاری پانچویں مضمون کے ساتھ چار مضامین کا انتخاب کرنا ہوگا:

- **گروپ 2:** آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود، حرفتی تعلیم
- **گروپ 3:** سماجی علوم اور علم الانسان، بین شعبہ جاتی علاقے
- **گروپ 4:** سائنس، ریاضی اور تحسیبی فکر (شکل 2.2ii)

قومی تعلیمی پالیسی 2020، میں یہ گروپس مطالعہ کی وسعت کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کم از کم دو گروپوں میں سے مضامین کا انتخاب کرنے کی ضرورت ہے۔ طویل مدت میں، جیسا کہ اسکول مطلوبہ استعداد کی نشوونما کرتے ہیں، طلبا کے لیے یہ ضروری ہوگا کہ وہ اچھی فکر کو فروغ دینے کے لیے اوپر والے تینوں گروپوں سے مضامین لیں۔

(گروپوں، درسیاتی شعبوں اور مضامین کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے شکل 2.2ii)

گریڈ 11 اور 12 میں مضامین کے کورسز کو ڈیزائن کرنے کے لیے درج ذیل کچھ اہم ملحوظات ہیں:

1) تعلیمی شعبۂ علم پر مبنی مضامین کے معاملے میں، اس کا مقصد مضمون کے کلیدی تصوراتی ڈھانچے اور نظریات کو مناسب انداز میں اجاگر کرنا اور اس شعبے میں تفتیش کی استعداد کو فروغ دینا ہے۔ طلبا سے امید کی جاتی ہے کہ ان میں یہ سمجھ پیدا ہو کہ یہ شعبہ، درسیاتی خاکے کے مابین مضمون سے مربوط ہے اور اس شعبے کے زیر نظر کون سے موجودہ سوالات ہیں، جن کے جواب تلاش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس طرح طالب علم اس لائق ہوسکیں گے کہ وہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرسکیں کہ اُنھیں اعلیٰ تعلیم کے دوران یا نجی طور پر اس (ڈسپلین) مضمون کا مطالعہ کس طرز رسائی سے کرنا ہے۔

2) بین شعبہ جاتی شعبوں کے معاملے میں، مضامین کی ایک بہت وسیع رینج پیش کی جاسکتی ہے۔ آرٹ کی تعلیم آرٹ کی مخصوص شکلوں کو بطور مضامین پیش کرسکتی ہے، جب کہ جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود جیسے یوگا پر مبنی مہارتیں بطور مضمون پیش کرسکتی ہے۔ حرفتی شعبوں کے معاملے میں، مضمون کو اس انداز میں مرتب کیا جانا چاہیے کہ وہ طلبا کو کسی مخصوص حرفت میں کام کی دنیا میں داخل ہونے کے قابل بنائے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے ذریعے تجویز کردہ عصری مضامین، جیسے کہ مصنوعی ذہانت، ڈیزائن تھنکنگ، ہولیسٹک ہیلتھ، آرگینک لیونگ، اور گلوبل سٹیزن شپ ایجوکیشن کو مناسب گروپس میں کورسز کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ مضامین کی ایک فہرست بطور مثال شکل 2.2ii میں دی گئی ہے۔

3) یہ قومی درسیات کا خاکہ درسیاتی شعبوں کے وسیع اغراض بیان کرتا ہے اور گریڈ 11 اور 12 کے سیکھنے کے معیارات جو ہر مضمون میں حاصل کرنا ضروری ہے کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔ ان کو خاص طور پر درسیات کے تدوین کاروں کے ذریعے ہر مضمون کے لیے استعداد اور آموزشی ماحصل کے لحاظ سے بیان کیا جانا چاہیے۔ تاہم، اس قومی درسیات کے خاکے میں چند شعبۂ علم کی مخصوص مثالیں پیش کی گئی ہیں (حصہ C، باب 10)۔

شکل 2.2ii

گروپ 1

زبانیں

- ہندوستان کی مقامی زبانیں
- (لازمی)
- دیگر زبانیں
- (لازمی)
- جدید ہندوستانی زبانیں
- کلاسیکی زبانیں
- غیر ملکی زبانیں

گروپ 2

آرٹ کی تعلیم

- ہندوستانی کلاسیکی موسیقی
- لوک موسیقی
- عصری موسیقی
- تھیٹر
- کٹھ پتلیاں بنانا
- مجسمہ سازی
- فائن آرٹ
- عوامی مصوری
- گرافک ڈیزائن
- موشن پکچرس
- فوٹو گرافی
- ٹیکسٹائل ڈیزائن

جسمانی تعلیم اور بہبود

- یوگا اور طرز زندگی
- کھیل کود اور تغذیہ
- مخصوص ضروریات والے طلبا کے لیے جسمانی تعلیم
- حیاتی میکانیات اور کھیل کود

حرفتی تعلیم

- زراعت— اناج کی پیداوار
- زراعت— بیجوں کی پیداوار
- زراعت— باغبانی
- موٹر گاڑیوں کی مرمت اور رکھ رکھاؤ
- مشین سازی
- الیکٹرانیات
- کمیونٹی صحت
- اکاؤنٹنگ خدمات
- ڈیٹا اندراج اور مینجمنٹ انتظام
- بینکنگ کی خدمات
- خوردہ فروشی خدمات
- پارچہ بافی اور ملبوسات

گروپ 3

سوشل سائنس

- تاریخ
- جغرافیہ
- سیاسیات
- نفسیات
- نفسیات اور ذہنی صحت
- معاشیات
- ترقیاتی معاشیات
- سماجیات
- فلسفہ
- بشریات
- آثاریات (علم آثار قدیمہ)

بین موضوعاتی شعبے

- کاروباری مطالعہ
- کھاتہ داری
- پائیداری اور آب وہوا کی تبدیلی
- صحافت
- ہندوستانی علم کے نظام
- قانونی مطالعہ

گروپ 4

ریاضی اور تحسیباتی فکر

- ریاضی
- کمپیوٹر سائنس
- کاروباری ریاضی
- اعلیٰ ریاضی
- احتمال اور شماریات

سائنس

- طبیعیات
- کیمیا
- حیاتیات
- علم الارض
- فلکیات
- جدید طبیعیات

4) چونکہ طلبا کو وسیع انتخاب کا اختیار ہوگا، اس لیے مضامین کے درسیات یا کورس ڈیزائن کرنے والے کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ طلبا کسی تکمیلی مضمون کا انتخاب کریں گے۔ مثال کے طور پر، گریڈ 11 اور 12 میں حیاتیات کے کورسز کو اس مفروضے پر ڈیزائن نہیں کیا جانا چاہیے کہ طلبا نے اپنے گریڈ 11 اور 12 میں کیمسٹری کا مطالعہ کیا ہے۔

5) مضامین مختلف سطحوں پر پیش کیے جاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ریاضی کا انتخاب بنیادی مضمون کے بہ طور بھی کیا جاسکتا ہے اور اعلیٰ ریاضی کے بہ طور بھی طلبا کو مختلف سطحوں کے لیے انتخاب کا اختیار دیا جائے گا۔

ii. طلبا سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنا انتخاب اپنے شوق اور دلچسپیوں، اور اپنے مستقبل کے منصوبہ یا تو کام کی دنیا یا اسکول کی تکمیل کے بعد اعلیٰ تعلیم کی بنیاد پر کریں۔ کچھ مثالی مجموعوں کے لیے شکل 2.2iv کو دیکھیں جنھیں طلبا منتخب کر سکتے ہیں۔

2.3.4.3 اسکولوں اور امتحانی بورڈ کے لیے مضمرات

a. مرحلہ 1 کے لیے: گریڈ 9 اور 10

i. اسکولوں کو دسویں جماعت کی سند کے لیے درکار تمام دس مضامین پیش کرنے چاہئیں۔ (شکل 2.2i)

b. مرحلہ 2 کے لیے: گریڈ 11 اور 12

i. اسکولوں کو کم از کم 2 زبانیں پیش کرنی چاہئیں۔

ii. اسکولوں کو، گروپ 2، 3 اور 4 میں سے کم از کم دو گروپوں سے مضامین پیش کرنا چاہیے۔

iii. 5 سالوں میں، اسکولوں کو چاروں گروپوں سے مضامین پیش کرنے چاہئیں۔

iv. 10 سال کے اندر، طلبا کو مزید انتخاب اور لچک دینے کے لیے گروپ کے اندر بہت سے مضامین پیش کیے جانے چاہئیں اور تمام درسیاتی شعبوں کا احاطہ کیا جانا چاہیے۔

c. امتحان کے بورڈ

i. امتحانات کے بورڈ کو چاہیے کہ وہ گریڈ 10 کے لیے تمام مضامین پیش کریں۔

ii. بورڈ کو، گریڈ 12 کے لیے طلبا کو اسٹریمز میں مضامین کا انتخاب کرنے پر پابندی نہیں لگانی چاہیے، جیسے کہ سائنس یا کامرس، اور اس کے بجائے مختلف گروپوں میں سے انتخاب کرنے کے لیے لچک کی اجازت دے۔

iii. گروپوں کے اندر مختلف مضامین کے امتحانات کی ایک وسیع گنجائش کو طلبا اور اسکولوں کے لیے انتخاب اور لچک بڑھانے کے لیے ڈیزائن کیا جانا چاہیے۔

iv. مختلف سطحوں (مثال کے طور پر، بنیادی اور اعلیٰ سطح) پر مضامین کے امتحانات کا موقع دینا چاہیے۔

v. فنّی تعلیم، جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود، اور پیشہ ورانہ تعلیم کے لیے بیرونی ممتحن کی فہرست بنانے کے عمل کی وضاحت کی جانی چاہیے۔

vi. بورڈ کے امتحانات کو اس طور پر 'آسان' بنایا جانا چاہیے کہ وہ بنیادی طور پر مہینوں کی کوچنگ اور یادداشت کے بجائے بنیادی صلاحیتوں یا استعداد کی جانچ کر سکیں۔

شکل 2.2iii

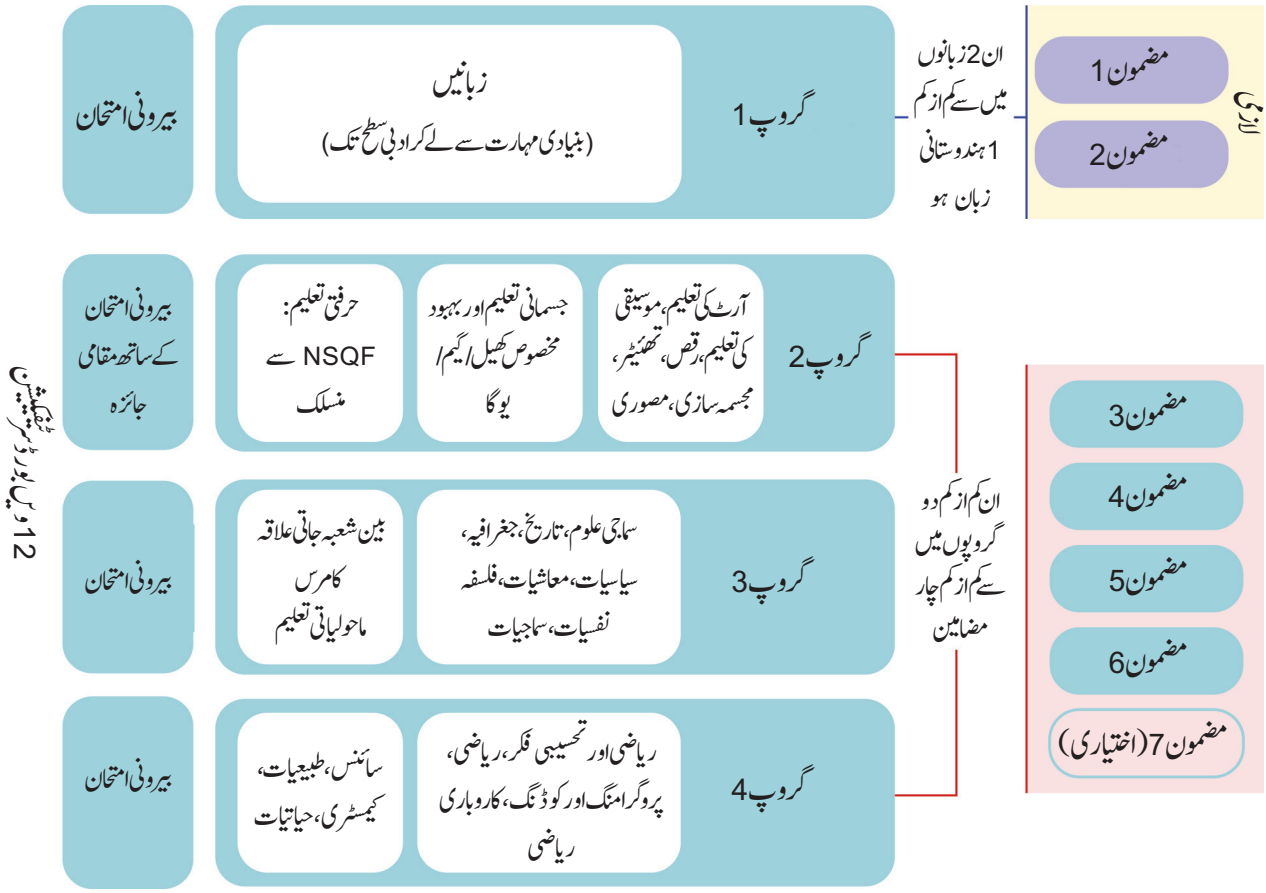

شکل 2.2iv

کامرس کے لیے مجموعہ	سائنس کے لیے مجموعہ	سماجی سائنس کے لیے مجموعہ	کثیر شعبہ جاتی مجموعے
مجموعہ 1 ہندی انگریزی کاروباری مطالعہ، کھاتہ داری، معاشیات گروپ 3 سے کاروباری ریاضی گروپ 4 سے	مجموعہ 1 کلاسیکل تیلگو، سنسکرت ریاضی، طبیعیات، کیمسٹری گروپ 4 سے پائیداری اور موسمیاتی تبدیلی گروپ 3 سے	مجموعہ 1 مراٹھی، فرنچ تاریخ، معاشیات، نفسیات گروپ 3 سے ہم عصر موسیقی گروپ 2 سے	مجموعہ 1 کلاسکی تمل، ہندی باغبانی گروپ 2 سے تاریخ، صحافت گروپ 3 سے ریاضی گروپ 4 سے
مجموعہ 2 بنگالی، انگریزی کاروباری مطالعہ، کھاتہ داری گروپ 3 سے کاروباری ریاضی گروپ 4 سے فائن آرٹس گروپ 2 سے	مجموعہ 2 گجراتی، انگریزی حیاتیات، طبیعیات، کیمسٹری گروپ 4 سے ہندوستانی کلاسکی موسیقی گروپ 2 سے ریاضی گروپ 2 سے ریاضی گروپ 4 سے (اختیاری)	مجموعہ 2 آسامی، سنسکرت جغرافیہ، سیاسیات گروپ 3 سے ہندوستانی کلاسکی موسیقی گروپ 2 سے ریاضی گروپ 4 سے (اختیاری)	مجموعہ 2 پالی، ملیالم لوک موسیقی گروپ 2 سے آٹو موبائل سروسنگ گروپ 2 سے کاروباری مطالعہ گروپ 3 سے کاروباری ریاضی گروپ 4 سے (اختیاری)

2.3.4.4 مراحل میں نفاذ (Implementation in Phases)

قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم 2023 کا مقصد قومی تعلیمی پالیسی 2020 کی سفارشات کا معنی خیز نفاذ ہے تاکہ طلبا کے لیے زیادہ لچک اور انتخاب مہیا کیا جاسکے اور مختلف شعبہ ہائے علم کے درمیان سخت علیحدگی پیدا نہ ہو۔ مزید یہ کہ آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم اور بہبود، پیشہ ورانہ تعلیم، اور بین شعبہ جاتی درسیاتی شعبوں کو اضافی توجہ ملے۔ عملی طور پر قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے وژن کو مکمل طور پر حاصل کرنے کے لیے، قومی درسیات کا خاکہ 2023 درسیات کو نافذ کرنے کے لیے مرحلہ وار طریقۂ کار کی سفارش کرتا ہے۔

a. اسکولوں اور امتحانی بورڈز کو اس قومی درسیات کے خاکے کے نفاذ کے آغاز سے ہی گریڈ 10 کے تمام دس درسیاتی شعبوں کی پیشکش اور ان کا جائزہ لینے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

b. اس قومی درسیات کے خاکے کے نفاذ کے آغاز سے ہی اسکولوں اور امتحانی بورڈ کو گریڈ 12 کے لیے کم از کم دو زبانیں پیش کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

c. اسکولوں کو فوری طور پر گروپ 2، 3، اور 4 میں سے کم از کم دو گروپوں کے مضامین پیش کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ 5 سال کے اندر، اسکولوں کو چاروں گروپوں سے مضامین پیش کرنے کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ 10 سالوں کے اندر، اسکولوں کو تمام درسیاتی شعبوں پر محیط بہت سے مزید مضامین پیش کرنے چاہیے۔

d. ثانوی سطح کو دو مرحلوں، گریڈ 9 اور 10، اور گریڈ 11 اور 12 میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 10 سالوں میں، تمام اسکولی نظام کو ثانوی کے لیے ایک متحدہ سطح میں منتقل ہونا چاہیے، جہاں طلبا کو گریڈ 9 سے 12 تک انتخاب اور لچک کی وسیع تر سہولت حاصل ہو، اس طرح قومی تعلیمی پالیسی کے ثانوی سطح کے تصور کو حقیقت میں بدلنا ہے، جو کہ 'چار سالہ کثیر شعبہ جاتی مطالعہ' پر مبنی ہے۔

e. مطالعہ کے موجودہ سالانہ نظام کو سمسٹر کے ڈیزائن میں منتقل ہونا چاہیے۔ اس سے کورسز کے ڈیزائن میں زیادہ لچک پیدا ہوگی۔

f. دس سالوں میں، امتحان کے بورڈ کو 'آسان' ماڈیولر امتحانات کے ذریعے سرٹیفکیشن پیش کرنے کے لیے تیار ہونا چاہیے "ہر جانچ مقابلتاً بہت کم مواد پر مبنی ہو اور اسکول میں کورس مکمل ہونے کے فوراً بعد لی جائے"، (قومی تعلیمی پالیسی 2020، 4.38) تاکہ ایک ساتھ بڑی مقدار میں مواد کا مطالعہ کرنے کی ضرورت کو ختم کیا جاسکے اور اس طرح کو چنگ کلچر اور کوچنگ کی ضرورت کو مزید کم کیا جاسکے۔

2.3.4.5 مواد (Content)

گریڈ 9 اور 10 کے لیے، درسی کتابیں مواد کا ایک اہم ذریعہ بنی رہ سکتی ہیں۔ گریڈ 11 اور 12 کے لیے، ہر سمسٹر پر مبنی کورس کا اپنا مخصوص درسی مواد ہوسکتا ہے۔ اس سطح پر، مخصوص تصورات اور تفتیش کے طریقوں سے خطاب کرنے والے متعدد مواد اساتذہ کو دستیاب کرائے جائیں اور اساتذہ کو کورسز کے سیکھنے کے اغراض کو پورا کرنے کے لیے مناسب مواد کے پیکیج کا انتخاب کرنا چاہیے۔

2.3.4.6 تدریسیات (Pedagoogy)

اس سطح پر تدریسیات کو اس علم اور استعداد کو مدنظر رکھنا چاہیے جو طلبا اسکول کی تعلیم کے سابقہ سطح پر حاصل کر چکے ہیں۔ تدریسیات کو درسیاتی شعبے کے لیے مخصوص تفتیش کے طریقوں میں روانی حاصل کرنے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ذاتی مطالعہ اور دریافت کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ اس

سطح پر، طلبا سے معقول طور پر یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ خود مختار آموز گار بنیں گے اور کمرۂ جماعت میں تدریس کو اس توقع کی عکاسی کرنی چاہیے۔ کمرۂ جماعت کے استاد اور طلبا کے باہم عمل کو بحث کے ساتھ استاد کی جانب سے براہ راست ہدایات، بحث کے لیے سیمینار، دریافت اور تلاش، اور طلبا کے لیے انفرادی اور گروہی پروجیکٹ تیار کرنے اور کلیدی تصورات پیش کرنے کے مواقع کا ایک معقول مرکب ہونا چاہیے۔

2.3.4.7 جائزہ (Assessment)

a. گریڈ 9 اور 10

i. طلبا کو لازمی طور پر گریڈ 10 کے اختتام پر بورڈ کے امتحانات کامیابی کے ساتھ پاس کرنا چاہئیں۔ یہ امتحانات متعلقہ امتحانی بورڈ مرکزی تعین قدر کے تحت منعقد کرے۔ ان امتحانات کو ہر درسیاتی شعبے کے لیے سیکھنے کے معیارات میں بیان کردہ استعداد کا جائزہ لینا چاہیے:

1) زبانوں کے درسیاتی شعبے میں R1، R2، R3 کے لیے 3 امتحانات ہوں گے۔

2) ریاضی اور تحسیبی سوچ، سائنس، سماجی علوم، اور بین شعبہ جاتی علاقے کے درسیاتی شعبے میں ایک ایک امتحان ہوگا جس میں اس طرح کل چار امتحان ہوں گے۔

ii. فن، جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود، اور روزگاری تعلیم کے لیے جائزہ اسکیمیں (سوالیہ پرچے) مناسب امتحانی بورڈ کے ذریعے تیار کیے جاسکتے ہیں، اور جائزہ اور تعین قدر دونوں مقامی سطح پر بیرونی ممتحن کے ساتھ اسکول کی سطح پر کیے جاسکتے ہیں۔

iii. بورڈوں کو ان امتحانات کو ایک ہی تعلیمی سال میں متعدد بار (ہر ایک سائیکل کے طور پر) منعقد کرنا چاہیے اور طلبا کا حتمی سرٹیفکیشن ان دورانیوں، بشمول تین تعلیمی سالوں میں مختلف درسیاتی شعبوں سے، ان کی بہترین کارکردگی کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔

b. گریڈ 11 اور 12

i. گریڈ 12 مکمل کرنے کے لیے، طلبا کو درج ذیل بورڈ کے امتحانات پاس کرنے چاہیے:

1) زبانوں میں 2 امتحانات، جن میں سے کم از کم ایک ہندوستانی زبان ہو۔ یہ زبانیں ضروری نہیں کہ R1، R2، R3 کا تسلسل ہوں۔ مثال کے طور پر، یہ R1، R2، R3 میں کسی مخصوص ادبی کلاس، یا کسی قدیم ہندوستانی زبان (جیسے سنسکرت یا کلاسیکی تمل) اور/یا کسی غیر ملکی زبان پر مشتمل ہوسکتی ہے۔

2) کم از کم 2 گروپوں سے 4 امتحانات (اضافی طور پر ایک اختیاری پانچواں امتحان):

- **گروپ 2:** آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود، روزگاری تعلیم
- **گروپ 3:** سماجی علوم، بین شعبہ جاتی مضامین
- **گروپ 4:** سائنس، ریاضی اور تحسیبی سوچ

ii. امتحانات کے انعقاد کے طریقۂ کار کو سخت سالانہ امتحانات سے مناسب وقت پر آزاد کیا جانا چاہیے۔ بورڈ کے ذریعے سال کے آخر میں ایک امتحان کے برخلاف ماڈیولر امتحانات پیش کیے جاسکتے ہیں۔ یہ سال کے مختلف اوقات میں پیش کیے جاسکتے ہیں مقررہ وقت

میں، امتحانات کے بورڈ کو 'مانگ کے لحاظ سے' امتحانات پیش کرنے کی استعداد پیدا کرنی چاہیے۔ حتمی سرٹیفکیشن ہر امتحان کے مجموعی نتیجہ پر مبنی ہوگا۔

iii. آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود، اور روزگاری تعلیم کے لیے جائزہ اسکیمیں (سوالیہ پرچے) مطابق امتحانی بورڈ کے ذریعے تیار کیے جاسکتے ہیں اور جائزہ اور تعین قدر دونوں مقامی سطح پر بیرونی ممتحن کے ساتھ اسکول کی سطح پر منعقد کیے جاسکتے ہیں۔

جائزہ اور امتحانات کا معاملہ حصہ A، باب 3.4، 3 میں زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو ثانوی سطح سے یکساں طور پر متعلق ہیں۔

2.3.4.8 کمرۂ جماعت کی ترتیب

کمرۂ جماعت کی ترتیب میں اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ طلبا زیادہ آزاد آموز گار بن جائیں۔ مادی ترتیب کو گروپ کے مباحثوں اور دریافتوں کی سہولت فراہم کرنی چاہیے۔ مناسب حفاظتی احتیاطی تدابیر کے ساتھ، سیکھنے کے نظریات اور مشق کی جگہوں کو الگ کرنے کے بجائے، تجربہ گاہ کی جگہوں کو سائنس کی کمرۂ جماعت کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مخصوص مضامین کے لیے مخصوص کمرۂ جماعت اس سطح پر بہت مؤثر ہیں، جہاں کمرۂ جماعت ضروری تدریسی آموزشی مواد (TLMs) سے لیس ہوں۔

2.3.4.9 اساتذہ

اس سطح پر اساتذہ کو شعبۂ علم میں گہری سمجھ اور دلچسپی رکھنے والے مضامین کا ماہر ہونا چاہیے۔ آرٹ کی تعلیم اور جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود کے لیے ایسے ماہرین کی ضرورت ہوگی جو نظریات اور عمل دونوں سکھانے کے قابل ہوں۔

باب3

آموزشی معیارات، مواد، تدریسیات اور جائزے کی طرزِ رسائی

اس 'قومی درسیات کا خاکہ' کے باب 1 میں اسکولی تعلیم کے اغراض کو بیان کیا گیا ہے۔ جو کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بیان کردہ تعلیم کے وژن اور اغراض سے اخذ کیے گئے ہیں۔ باب 2 میں قومی تعلیمی پالیسی 2020 کی تجویز کردہ اسکولی تعلیم کے چار سطحی ڈیزائن کی تفصیل دی گئی ہے۔

یہ باب 'قومی درسیات کا خاکہ' کی طرف سے آموزشی معیارات، مواد کے انتخاب، تدریس کے طریقوں اور ان اغراض کو حاصل کرنے کے لیے جائزہ کے لیے چار سطح کو اسکولی ڈھانچے کے تناظر میں اختیار کیے جانے والے طریقہ کار کی وضاحت کرتا ہے۔

سیکشن 3.1

آموزشی معیارات کی طرزِ رسائی

تعلیم کو ایک عمل اور نتیجہ دونوں کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ جب ہم تعلیم کو ایک نتیجہ کے طور پر دیکھتے ہیں، تو ہم اسکول کی تعلیم کے اغراض سے اخذ کیے گئے طلبا کے مطلوبہ علم، استعداد، اقدار اور رجحانات کے حصول کے بارے میں سوچتے ہیں۔ تمام استفادہ کنندگان کو یہ واضح کرنے کے لیے کہ طلبا کو اسکولوں میں کیا حاصل کرنا چاہیے، اسے قومی درسیات کے خاکے نے ان مطلوبہ تعلیمی حصولیابیوں کو سیکھنے کے معیارات کے طور پر بیان کیا ہے۔

'اہداف کی وضاحت' یا 'اغراض کی وضاحت' کسی بھی کوشش میں کامیابی کے لیے ایک اہم عنصر ہے۔ تعلیمی معیارات کا مقصد تمام شرکا اور استفادہ کنندگان (وابستہ افراد)، اساتذہ، طلبا، تعلیمی کارکنان، والدین اور مجموعی طور پر معاشرے کو اسکولی تعلیم میں اس کے اغراض کی وضاحت فراہم کرنا ہے۔

حالانکہ اس طرح کی وضاحت فراہم کرنے کے اور بہت سے پہلو ہیں۔ درج ذیل تین چیزیں اہم ہیں:

a. کوئی بھی 'مقصد' تفصیل اور وقت کے مطابق ہونا چاہیے تاکہ اسے استعمال کرنے والا شخص اس سے تعلق قائم کر سکے اور متعلقہ اعمال کو اخذ کر سکے۔ مثال کے طور پر، ابتدائی سطح کے زبان کے استاد کو ایسے اہداف کی ضرورت ہوگی جو اِس سطح کے اختتام تک زبان میں حاصل کیے جائیں اور ان کے لیے صرف اسکولی تعلیم کے اختتام پر اہداف کا ہونا مددگار نہیں ہوگا۔ زیادہ تر والدین ان اہداف سے تعلق محسوس کریں گے جو ان کے بچے کے مخصوص عمر کے گروپ کے لیے ہیں اور انھیں تعلیم کے اغراض کو مفید طریقے سے اہداف سے مربوط کرنا مشکل ہوگا۔

b. اس طرح کے تمام 'اغراض' کو تعلیم کے اہداف سے اخذ کیا جانا چاہیے اور تمام اغراض کو ساتھ مل کر ہدف کو حاصل کرنا چاہیے، اس کی عمل آوری 'سخت تدریجی عمل' کے ذریعے کی جاتی ہے جیسا کہ اس باب میں آگے ذکر کیا گیا ہے۔

c. 'اغراض' کا مکمل مجموعہ قوی، مستقل اور مربوط ہونا چاہیے، جو اہداف کے حصول کے لیے ضروری ہوگا۔

اسکولی تعلیم کے اغراض سے شروع ہونے والے ان اغراض کو قومی درسیات کے خاکہ میں آموزشی ماحصل کہا گیا ہے۔

ذیل کا پہلا حصہ آموزشی ماحصل کے تناظر میں اس قومی درسیات کے خاکہ میں استعمال ہونے والی چند اصطلاحات کی وضاحت کرتا ہے اور پھر آموزشی ماحصل تک پہنچنے کا طریقہ بتاتا ہے۔

شکل 3.1

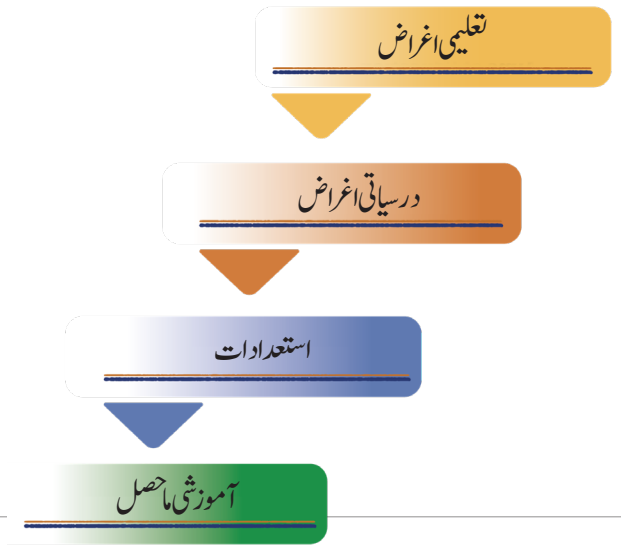

3.1.1 تعریفیں (Definitions)

a. **اسکولی تعلیم کے اغراض:** تعلیمی وژن کے بیانات ہیں جو تعلیمی نظام، درسیات کے ارتقا، ادارہ جاتی انتظامات، رقم کی فراہمی اور مالیات، لوگوں کی استعداد اور اسی طرح کی تمام دانستہ کوششوں کو وسیع سمت فراہم کرتے ہیں۔ اسکولی تعلیم کے اغراض عام طور پر تعلیمی پالیسی کی دستاویزات کے ذریعے ہدایت شدہ ہوتے ہیں۔ قومی درسیات کے خاکے نے تعلیم کے اغراض کو قومی تعلیمی پالیسی 2020 سے اخذ کیا ہے اور یہ اغراض باب 1 میں بیان کیے گئے ہیں۔ تعلیم کے یہ اغراض علم، استعداد، اقدار اور رجحان کے حصول اور نشوونما کے ذریعے حاصل کیے جاتے ہیں، جو ہر مضمون کے مطالعاتی دائرۂ کار کے اغراض کی رہنمائی کرتے ہیں۔

b. **درسیاتی اہداف:** درسیاتی اہداف وہ بیانات ہیں جو درسیات کے ارتقا اور نفاذ کے لیے ہدایات دیتے ہیں۔ وہ اغراض سے اخذ کیے گئے ہیں اور تعلیم کی ہر سطح (مثال کے طور پر اساسی سطح) کے لیے مخصوص ہیں۔ یہ قومی درسیات کا خاکہ، جو تمام درسیات کے ارتقا کی رہنمائی کرتا ہے، ہر سطح کے لیے درسیاتی اہداف کی فہرست اور وضاحت پیش کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، ''روزمرہ کے معاملات میں دو زبانوں میں مؤثر ترسیلی مہارتوں کو فروغ دینا'' اساسی سطح کے لیے ایک درسیاتی ہدف ہے۔

c. **استعدادات:** استعداد وہ آموزشی حصولیابیاں ہیں جو قابل مشاہدہ ہیں اور ان کا منظم طور پر اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہ استعداد درسیاتی اہداف سے حاصل کی جاتی ہیں اور ایک سطح کے اختتام تک ان کے حاصل ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔ یہ استعداد اس قومی درسیات کے خاکے سمیت درسیات کے ہر خاکے میں بیان کی جاتی ہیں۔ تاہم، درسیات ساز مخصوص سیاق و سباق کے مطابق، جس کے لیے درس تیار کیا جارہا ہے، مہارتوں کو اپنا سکتے ہیں اور ان میں ترمیم کر سکتے ہیں۔ اس قومی درسیات کے خاکے میں مندرجہ بالا درسیاتی اہداف کے لیے حاصل کی گئی کچھ استعدادات کی مثالیں درج ذیل ہیں؛ 'روانی سے بات چیت کرتا ہے اور بامعنی گفتگو کرسکتا ہے' اور 'ایک پیچیدہ کام کے لیے زبانی ہدایات کو سمجھتا ہے اور دوسروں کو اس کے لیے واضح زبانی ہدایات دیتا ہے'۔

d. **آموزشی ماحصل:** استعدادات ایک مدت میں حاصل کی جاتی ہیں۔ لہٰذا، آموزشی ماحصل کے عبوری اشاریے ضروری ہیں تاکہ اساتذہ سیکھنے کے عمل کا مشاہدہ اور نگرانی کرسکیں اور آموزگار کی ضروریات کے مطابق مسلسل جواب دے سکیں۔ ان عبوری اشاریوں کو ''آموزشی ماحصل'' کہا جاتا ہے۔ اس طرح، آموزشی ماحصل باریک بینی سے طے شدہ سیکھنے کے سنگ میل ہوتے ہیں، جو عام طور پر ایک ترتیب وار پیش رفت میں کسی مخصوص مہارت کے حصول کی طرف لے جاتے ہیں۔ آموزشی ماحصل اساتذہ کو اپنے مواد، تدریسی طریقۂ کار اور جائزے کی منصوبہ بندی میں مدد دیتے ہیں تاکہ مخصوص مہارتوں کے حصول کو یقینی بنایا جاسکے۔ نصاب سازوں اور اساتذہ کو یہ اختیار ہونا چاہیے کہ وہ اپنی جماعت کے سیاق و سباق کے مطابق آموزشی ماحصل کی وضاحت کریں، جبکہ انھیں استعدادات سے واضح طور پر مربوط رکھنا بھی ضروری ہے۔

مندرجہ ذیل جدول اساسی سطح پر استعداد ''روانی سے گفتگو کرتا ہے اور بامعنی بات چیت کرسکتا ہے'' کے لیے اخذ کردہ آموزشی ماحصل کی ایک مثال پیش کرتا ہے۔

جدول 3.1i

	A	B	C	D	E
	استعداد: روانی سے گفتگو کرتا ہے اور معنی خیز گفتگو کر سکتا ہے۔				
	عمر 3 سے 8				
مثال 1	توجہ سے سنتا ہے اور آس پاس کے واقف لوگوں کے ساتھ مختصر گفتگو کرتا ہے۔	اسکول کی مختلف ترتیبات میں ساتھیوں اور اساتذہ کے ساتھ روزمرہ کی زندگی میں بات چیت پہل کرتا ہے۔	واقعات، کہانیوں یا اپنی ضروریات پر مبنی گفتگو میں شامل ہوتا ہے اور سوالات پوچھتا ہے۔	بات چیت میں شامل ہوتا ہے، بولنے کے لیے اپنی باری کا انتظار کرتا ہے اور دوسروں کو بولنے کی موقع دیتا ہے۔	متعدد تبادلوں میں گفتگو کی روانی کو برقرار رکھتا ہے۔
مثال 2	مختصر معنی خیز جملوں کے ذریعے اپنی ضروریات اور احساسات کا اظہار کرتا ہے۔	روزمرہ کے تجربات کو آسان جملوں میں بیان کرتا ہے اور کیا، کب، کیسے یا کس کا استعمال کرتے ہوئے آسان سوالات پوچھتا ہے۔	تفصیل کے لیے روزانہ کے تجربات بیان کرتا ہے اور 'کیوں' والے سوالات پوچھتا ہے۔	غیر افسانوی مواد کے ساتھ مشغول ہوتا ہے، بلند آواز سے پڑھتا یا کمرۂ جماعت میں بحث کرتا ہے، اپنے تجربات سے علم کو جوڑنے کے قابل ہوتا ہے اور اس کے بارے میں بات کرتا ہے۔	کسی موضوع کے بارے میں بحث میں مشغول ہوتا ہے اور سوالات اٹھاتا ہے اور ان کا جواب دیتا ہے۔

3.1.2 اغراض سے آموزشی ماحصل تک

یہ قومی درسیات کا خاکہ واضح 'فلو-ڈاؤن' کی اہمیت پر کافی زور دیتا ہے جو اغراض کو درسیاتی اہداف، استعداد اور آموزشی ماحصل سے مربوط کرتا ہے۔ ہر سطح اپنے سے بالاتر درجے سے اخذ ہونا چاہیے، جو کہ اس اعلیٰ درجے کے تمام اہداف کے مکمل احاطہ کو بھی یقینی بنائے۔

یہ نسبتاً تجریدی اور مستحکم تصورات کو مزید ٹھوس اجزا میں 'توڑنے اور تبدیل کرنے' کا عمل ہے تاکہ انھیں تعلیم کے عمل میں قابل استعمال بنایا جا سکے۔ یہ عمل، بشمول دیگر ملحوظات جن کا حساب اس 'فلو ڈاؤن' میں ہونا چاہیے، اس باب میں بیان کیا گیا ہے۔ جو اغراض سے لے کر آموزشی ماحصل تک ایک منظم بہاؤ کے ذریعے پیدا ہونے والا صرف اسی طرح کا ربط، جامعیت اور تسلسل، نصاب، مواد، تدریسیاتی مشقوں، ادارہ جاتی ثقافت اور دیگر تعلیمی پہلوؤں کو درکار تعلیمی حصول کے مطابق ہم آہنگ کر سکتا ہے۔

یہ آسان ہے کیونکہ، اساتذہ اور اداروں کی روزمرہ کی زندگی میں، بہت ہی مخصوص، قابل مشاہدہ، اور مختصر مدتی آموزشی اغراض کے حصول کے لیے کوششیں کی جاتی ہیں (یا ہونی چاہیے) جنھیں آموزشی ماحصل کے طور پر نشان زد کیا جاتا ہے۔ یہ آموزشی ماحصل نیچے بیان کردہ بہاؤ کے عمل سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ قابلیت کے حصول کی راہ کی طرف تعلیمی کوششوں کی رہنمائی کرتے ہیں، جو بالآخر درسیاتی ہدف میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جب آموزشی ماحصل، استعداد اور درسیاتی اہداف کے حصول کو ایک ساتھ لیا جاتا ہے، تو وہ تعلیم کے متعلقہ اغراض کو حاصل کرتے ہیں۔

قومی تعلیمی پالیسی نے تعلیم کے وژن اور مقصد کو واضح کیا ہے۔ اس قومی درسیات کے خاکے نے اس وژن سے اسکولی تعلیم کے اغراض اخذ کیے ہیں، جو علم، استعداد، اقدار اور رجحان کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں جن کی تعلیم کے اغراض کے حصول کے لیے طلبا میں نشوونما کرنا ضروری ہے۔ مزکورہ بالا مطلوبہ علم، استعداد، اقدار، اور رجحان اس طرح مطالعہ کے ہر مضمون کے اہداف اور تجویز کردہ اسکول کی ثقافت اور عمل میں بھی جھلکتے ہیں۔

درسیاتی اہداف، دیگر متعلقہ ملحوظات کے ساتھ، تعلیمی اغراض سے اخذ کیے گئے ہیں۔ استعدادات ان درسیاتی اہداف سے اخذ کی جاتی ہیں، اور آموزشی ماحصل ان استعدادات سے حاصل کیے جاتے ہیں۔

واضح رہے کہ اس قومی درسیات کے خاکے میں دی گئی استعدادات مثالی ہیں اور درسیات کے تدوین کاروں کے ذریعے درسیاتی اہداف کو زیادہ بہتر طریقے سے حاصل کرنے کے لیے ان کے سیاق و سباق کی بنیاد پر ان میں ترمیم کی جاسکتی ہے۔

اس طرح، درسیاتی تدوین کاروں کو قومی درسیات کے خاکے میں استعداد کی ترتیب پر غور کرنا چاہیے اور جہاں بھی ضرورت ہو متعلقہ تبدیلیاں کرنے کے بعد ان کا استعمال کرنا چاہیے۔ چونکہ مہارتیں مختلف سیاق و سباق (اور وقت) میں نسبتاً مستحکم اور وسیع تر مطابقت رکھتی ہیں، اس لیے قومی درسیات کے خاکے میں بیان کردہ استعدادات میں تبدیلی کی ضرورت مقابلتاً کم ہوسکتی ہے۔ تاہم، اس حوالے سے درسیاتی تدوین کاروں کو سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے۔

آموزشی ماحصل اکثر سیاق و سباق پر زیادہ مبنی ہوسکتے ہیں اور اس لیے تیار کیے جانے والے درسیات یا نصاب کے لیے پوری توجہ اور سیاق و سباق کی ضرورت ہوگی۔ اس طرح، ریاستوں اور ان کے متعلقہ اداروں کے ساتھ ساتھ درسیات اور نصاب کی تدوین کے ذمہ دار دیگر اداروں کو، آموزشی معیارات کے مکمل سیٹ تک پہنچنے کے لیے اس طرح کے فلوڈاؤن کو انجام دینے کی ضرورت ہوگی۔

3.1.2.1 اغراض سے درسیاتی اہداف تک

اسکولی تعلیم کے اغراض، جیسا کہ باب 1 میں بیان کیے گئے ہیں، ہر مضمون کے اغراض کے ذریعے اسکول کے چاروں سطحوں کے لیے مطلوبہ تعلیمی حصولیابیوں کو سمت فراہم کرتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، ان اغراض کو حاصل کرنے کے لیے درسیاتی اہداف مرحلہ مخصوص ہیں۔

اس قومی درسیات کے خاکے میں، اساسی سطح کے لیے درسیاتی اہداف نشوونما کے مختلف پہلوؤں کے لیے بیان کیے گئے ہیں۔ یہ مناسب ہے کہ اساسی سطح پر، درسیات بچوں کی نشوونما کے پہلوؤں کے ساتھ قریب سے ہم آہنگ ہو۔ ابتدائی سطح سے لے کر، درسیاتی اہداف مخصوص درسیاتی اقلیموں کے لیے متعین کیے جاتے ہیں۔ ان درسیاتی اقلیموں کو ان کے اہداف کے ساتھ باب 1 میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

اگرچہ تعلیم کے اغراض مرحلہ مخصوص درسیاتی اہداف کا بنیادی ذریعہ ہیں، ان کے بیان تک پہنچنے میں دو دیگر قسم کے ملحوظات ہیں۔ درسیاتی اہداف درج ذیل عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے طے کیے جاتے ہیں:

a. اسکولی تعلیم کے اغراض، جیسا کہ قومی درسیات کا خاکہ میں بیان کیا گیا ہے (حصہ A، باب 1)

b. درسیاتی علاقہ سے متعلق علم کی نوعیت۔

c. اسکولی تعلیم کی سطح کے لیے مخصوص عمر کی مناسبت۔

اسکولی تعلیم کے اغراض سے اہداف اخذ کیے جاتے ہیں۔ مزید مخصوص طور پر، درسیاتی اہداف تک ان مطلوبہ علم، استعداد، اقدار اور رجحانات سے پہنچا جاتا ہے جو تعلیمی اغراض کے تحت درسیاتی اقلیم سے متعلق ہوتے ہیں اور ان اغراض کے حصول میں معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔

3.1.2.2 درسیاتی اہداف سے استعدادات تک

استعدادات کی فہرست پر پہنچنے کے لیے چار اہم ملحوظات ہیں:

a. درسیاتی اہداف میں سے استعدادات اخذ کی جاتی ہے۔

b. سطح اور درسیاتی اقلیم کے لیے موزوں تحقیق جو مواد، تدریسیات اور جائزے کے طریقے کے انتخاب سے آگاہ کرتی ہے۔

c. ملک میں کی گئی مختلف تعلیمی کوششوں کا تجربہ۔

d. ہمارا سیاق و سباق، جس میں وسائل کی دستیابی، وقت کی دستیابی، اور ادارہ جاتی و اساتذہ کی استعداد شامل ہیں۔

ہر سطح پر طلبا کی نشوونما، تصورات کی بڑھتی ہوئی پیچیدگی، اور مطلوبہ صلاحیتوں سے متعلق مخصوص پہلوؤں کو مدنظر رکھا جاتا ہے (حصہ A، باب 2)۔ یہ پہلو بالآخر ہر درسیاتی اہداف کے تحت صلاحیتوں کے انتخاب پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

اسکولی تعلیم سے وابستہ تمام افراد کو ان استعداد کے بارے میں واضح ہونا چاہیے جن کے حصول کی توقع ہے۔ ان استعدادات کے حصول میں ہر طالب علم کی پیش رفت پر نظر رکھنے سے اسکول کا نظام اس امر کو یقینی بنا سکے گا کہ تمام طلبا کو قومی درسیات کے خاکے کے درسیاتی اہداف تک پہنچنے کے لیے آموزش کے مناسب مواقع ملیں۔

3.1.2.3 استعدادات سے آموزشی ماحصل تک

آموزشی ماحصل استعداد کے حصول کی طرف آموزش کی حصولیابی کے عبوری نشانات ہیں۔ ان کی تعریف سماجی و ثقافتی سیاق و سباق، دستیاب مواد اور وسائل، اور کمرۂ جماعت کے اتفاقی حالات کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ ہمارے تعلیمی نظام کے سیاق و سباق کی وسیع تفہیم کی بنیاد پر اس قومی درسیات کے خاکے میں آموزشی ماحصل کی مثالوں کا ایک مجموعہ پیش کیا گیا ہے۔

ان آموزشی ماحصل کو اساتذہ اور اسکول کے قائدین کے لیے رہنمایانہ خطوط کے طور پر دیکھا جانا چاہیے نہ کہ ان پر دباؤ ڈالنے والے مطالبات کے طور پر۔ انھیں اپنے سیاق و سباق کی بنیاد پر آموزشی ماحصل کا دوبارہ تصور کرنے کی خودمختاری ہونی چاہیے۔

3.1.3 یکجا کیے گئے مربوط آموزش کے معیارات

آرٹ کی تعلیم اور جسمانی تعلیم اور تندرستی کے درسیاتی شعبوں میں، اس قومی درسیات کے خاکے نے یکجا کیے گئے مربوط آموزش کے معیارات کے مجموعہ کی وضاحت کی ہے۔ ان درسیاتی شعبوں کو آموزش کے معیارات کی وضاحت کرنے کے لحاظ سے پوری توجہ دی گئی ہے جو طلبا کی متوقع آموزشی حصولیابیوں کا خاکہ پیش کرتے ہیں۔ آموزش کے ان معیارات کو حاصل کرنے کے لیے، خاص طور پر مڈل اور ثانوی سطح پر، اسکولوں کو ماہر اساتذہ اور وسائل، جیسے، کھیل کا میدان اور آلات کی ضرورت ہوگی۔ اسکولوں کو اس طرح کے اساتذہ اور وسائل دستیاب کرنے کے لیے درکار وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے، ان دو درسیاتی شعبوں کے لیے آموزش کے معیارات کو دو سیٹوں کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

پہلا سیٹ، جسے آموزش کا معیار 1 کہا جاتا ہے؛ درسیاتی اہداف کی مکمل ترتیب اور درسیاتی علاقے کے تعلیمی اغراض کو حاصل کرنے کی استعداد کی تفصیل ہے۔ یہ تمام اسکولوں کو مطلوبہ وسائل حاصل کرتے ہی انھیں پورا کرنا چاہیے۔ اس سیٹ کے اندر ایک ذیلی سیٹ ہے جسے آموزش کا معیار 2 کہتے ہیں؛ انھیں یہ تمام اسکولوں کو اس قومی درسیات کے خاکے کے نفاذ کے آغاز سے ہی پورا کرنا چاہیے۔

سیکشن 3.2
درسیاتی مواد کی طرزِ رسائی

درسیات کا مواد درس و تدریس کے عمل میں استعمال ہونے والے مختلف وسائل اور مواد میں شامل اور براہ راست ظاہر ہوگا، بشمول:

a. **کتابیں:** درسی کتابیں، ورک بک، پلے بک اور کسی بھی دوسری قسم کی کتابیں اور ان کے اقتباسات۔

b. **تدریسی آموزشی مواد کی دیگر اقسام:** کھلونے، پہیلیاں، ٹیکنالوجی پر مبنی مواد بشمول ویڈیوز اور تجرباتی کٹ۔

c. **آموزشی ماحول:** کمرۂ جماعت میں جگہ، مقامی ماحول میں سرگرمیاں، اور معاشرے کے ساتھ مشغولیت طلبا کے سیکھنے کا ماحول محفوظ، شمولیتی اور حوصلہ افزا ہونا چاہیے۔

درسی کتب سمیت کتابیں تیار کرنے کے لیے ایک مناسب نصاب کی بنیاد پر سخت عمل کی پیروی کرنی چاہیے۔ احتیاط سے منتخب کردہ تدریسی اکتسابی اشیا تمام کمرۂ جماعت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ آموزش کے ماحول کی ترتیب اور تنظیم تمام سطوح اور خاص طور پر اساسی اور ابتدائی سطحوں پر بھی اہم ہے۔

3.2.1 مواد کا انتخاب

یہ حصہ مناسب تدریسی مواد کے انتخاب کے لیے وسیع طرزِ رسائی کی وضاحت کرتا ہے۔ مخصوص درسیاتی شعبوں میں مواد کے انتخاب کے لیے مزید مخصوص ملحوظات کو ان کے متعلقہ ابواب میں بیان کیا گیا ہے۔

درسیاتی اہداف، استعداد اور آموزشی ماحصل واضح سمت دیتے ہیں کہ طلبا کے لیے تعلیمی تجربات تخلیق کرنے کے لیے کون سا مواد استعمال کیا جائے۔

اساسی اور ابتدائی سطحوں کے دوران تشکیل پانے والے تصورات بڑی حد تک ادراکی ہیں (مثلاً، رنگ کو بصری طور پر امتیاز کے طور پر) اور عملی (مثلاً، ٹن کا ڈھکن کھولنے کے لیے لیور کے طور پر استعمال ہونے والا چمچ، دکان میں چیزیں خریدنے کے لیے رقم)، لیکن نظریاتی نہیں (مثلاً، روشنی کے سپیکٹرم کے طور پر رنگ، یا پیسے کے تبادلے کے طور پر ایک سادہ مشین)۔ ادراک اور عملی تصورات کے پیچھے نظریات کی کھوج اسکول کی تعلیم کے مڈل اور ثانوی سطحوں پر متوقع ہے۔ ہر سطح کے لیے مواد کا انتخاب ان باتوں پر مبنی ہونا چاہیے۔

اساسی اور ابتدائی سطحوں کے دوران مواد کو بچوں کی زندگی کے تجربات سے اخذ کیا جانا چاہیے۔ اسے اس ثقافتی، جغرافیائی اور سماجی تناظر کی بھی عکاسی کرنی چاہیے جس میں بچہ نشوونما اور افزائش کر رہا ہے۔ جیسے جیسے طلبا مڈل اور ثانوی سطح سے گزرتے ہیں، مواد مانوس تجربات و احساسات سے انحراف کرتا جاتا ہے اور اس میں ایسے خیالات اور نظریات شامل ہوتے رہتے ہیں جن کی نزدیکی ماحول میں نمائندگی ضروری نہیں ہوتی۔

مواد کو ان استعداد اور اقدار سے جوڑنا چاہیے جن کی طلبا کو اسکولی تعلیم کی سطحوں سے گزرنے کے دوران حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ دقیانوسی تصورات کے فروغ سے بچنے کا خاص خیال رکھا جائے۔

یہ مواد کے انتخاب کے عمومی اصول ہیں؛ درسیاتی شعبوں سے متعلق اگلے ابواب ان کی تفصیلات بیان کرتے ہیں۔

3.2.2 درسی کتب

3.2.2.1 درسی کتب کا کردار

ہندوستانی اسکولی تعلیم میں درسی کتابوں کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ درحقیقت، یہ ایک وسیع پیمانے پر مشترکہ تصور یہ ہے کہ، ہمارے بہت سارے اسکولوں اور ہمارے تعلیمی نظام کی ثقافت میں۔ درسی کتابیں عملی طور پر تمام درسیات اور نصاب کی جگہ لے سکتی ہیں اور درسی کتب کے مقابلے میں زیادہ تر دیگر مواد اور وسائل کا استعمال اور اہمیت پھیکی پڑ جاتی ہے۔ یہ تصور اسکول کی تعلیم کا ایک مضبوط نظام تیار کرنے کے لیے غیر صحت بخش اور غیر مددگار ہے۔

اس قومی درسیات کے خاکے نے اسکول کے مرکزی مقصد کے طور پر آموزشی معیارات کے حصول پر زور دیا ہے۔ یہ زور درسی کتب کے کردار میں ایک مطلوبہ تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے۔ کمرۂ جماعت کے تعامل کے مرکز کے طور پر درسی کتاب کو پورا پڑھ لینے کے موجودہ عمل سے گریز کیا جانا چاہیے۔ اس کے بجائے، کمرۂ جماعت کے تعاملات کا فوکس خصوصاً آموزشی ماحصل کا حصول ہونا چاہیے، اور درسی کتابیں ماحصل کے حصول کے لیے اساتذہ اور طلبا کے لیے دستیاب بہت سے وسائل میں سے ایک ہیں۔ درسی کتب کے حوالے سے چند اہم ملحوظات درج ذیل ہیں:

a. **'درسی کتاب کی مرکزیت' میں کمی:** جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے، ہماری تعلیم درسی کتب پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے اور اسے تبدیل ہونا چاہیے۔ دوسری قسم کی تدریسی اکتسابی اشیا، دوسری قسم کی کتابیں اور اردگرد کے ماحول کو بہ طور آموزشی اشیا مکمل طور پر استعمال کیا جانا چاہیے۔

b. **درسی کتاب کا وسیع اور شمولیتی تصور:** درسی کتب، ورک بک، پلے بک اور دوسری قسم کی کتابوں کے درمیان، طالب علم کے طرزِ رسائی سے واضح فرق ہے۔ مواد اور اس کی شکل 'طالب علم کو بہتر سیکھنے کے لیے کیا ملے گا' اس طرزِ رسائی سے ترتیب دینا چاہیے نہ کہ درسی کتب کی روایتی تعریف کے مطابق "درسی کتاب" کے تصور سے۔

c. **متعدد درسی کتب کی دستیابی:** یہاں تک کہ بہترین درسی کتب کے بھی اپنے حدود ہیں۔ لہٰذا، سیکھنے کو بہتر بنانے کے طرزِ رسائی سے، ایک ہی مضمون اور درجہ کے لیے متعدد درسی کتب کا دستیاب ہونا زیادہ مؤثر ہوگا، جن کا اسکولی نظام (یا اسکولوں) سے موازنہ اور انتخاب کیا جاسکتا ہے، اور کچھ اسکول ایک سے زیادہ درسی کتابوں کو استعمال کرنے کا انتخاب بھی کر سکتے ہیں۔

(قومی تعلیمی پالیسی 2020، 4.31)

d. **درسی کتب کا معیار بلند ہونا چاہیے:** طلبا مواد اور شکل دونوں کے حوالے سے اعلیٰ ڈیزائن اور اشاعتی اقدار کے ساتھ درسی کتب کے مستحق ہیں۔ معیار کو یقینی بنانے کے لیے ڈیزائن، ترتیب، اور تصاویر سب اہم ہیں، اسی طرح حتمی طباعت اور اشاعت کا معیار بھی ضروری ہے۔

e. **درسی کتب کی قیمت:** عوامی نظام تمام طلبا کے لیے درسی کتب مفت دستیاب کرتا ہے اور کرنا چاہیے۔ تاہم، درسی کتب کی قیمت اہمیت رکھتی ہے اور اسی لیے اسے کم سے کم رکھا جانا چاہیے۔ (قومی تعلیمی پالیسی 2020، 4.32) چونکہ درسی کتب کو لازمی ہونے کا درجہ حاصل ہے، اس لیے کسی ناشر کو اسے منافع خوری کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

3.2.2.2 درسی کتب کی ڈیزائن کے کلیدی اصول

ان اہم بنیادی باتوں کے ساتھ، درسی کتاب تیار کرنے کے اصول اور طریقۂ عمل کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

a. **درسیات کا اصول:** درسی کتاب کو خاص طور پر سطح کے لیے استعداد اور درجہ کے لیے آموزشی ماحصل حاصل کرنے کے لیے ڈیزائن

کیا جانا چاہیے۔ درسی کتاب تیار کرنے والوں اور خاکہ سازوں کو نہ صرف اس مخصوص پہلو یا درسیاتی استعداد سے آگاہ ہونا چاہیے جس کے لیے درسی کتاب تیار کی جارہی ہے، بلکہ ہر سطح کے لیے استعداد سے بھی آگاہ ہونا چاہیے۔ یہ انھیں سطح کے تمام پہلوؤں اور درسیاتی شعبوں میں افقی رابطہ قائم کرنے دے گا۔

b. **اقدار کا اصول:** درسی کتب میں منتخب کیے گئے مواد کو قومی درسیات کے خاکہ میں بیان کردہ مطلوبہ اقدار اور طرز عمل کی بھی عکاسی کرنا چاہیے۔ اگرچہ اقدار کو اکثر واضح طور پر سکھایا نہیں جاتا ہے، لیکن اسکول کی ثقافت اور ماحول کو مطلوبہ اقدار کا نمونہ ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ درسی کتب میں موجود مواد ان اقدار کی عکاسی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مثال کے لیے، عام طور پر ہمدردی اور خاص کر جانوروں سے ہمدردی کی عکاسی ان فقروں کے استعمال سے کی جاسکتی ہے، جیسے کہ 'ہم گائے سے دودھ لیتے ہیں' کے بجائے 'گائیں ہمیں دودھ دیتی ہیں' یا 'ایمنڈسن سب سے پہلے قطب جنوبی تک پہنچا' کے بجائے 'ایمنڈسن نے قطب جنوبی کو فتح کیا' ایسے جملے استعمال کرنے سے ظاہر ہوسکتی ہے۔

c. **شعبہ علم کا علوم:** درسی کتاب تیار کرنے والوں کو درسی کتاب سے وابستہ علوم کا درست علم ہونا چاہیے۔ درسیاتی کتاب میں شامل مواد اور ترتیب کو احتیاط سے منتخب کیا جانا چاہیے تاکہ وہ ان مضامین کے کچھ بنیادی اصولوں سے متصادم نہ ہوں۔

d. **تدریسیات کا اصول:** درسی کتاب تیار کرنے والوں کو درسی کتاب کے لیے موزوں استعداد اور مواد کی تدریسیات کی واضح تفہیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، اساسی سطح کی زبان کی کتاب میں زبانی مواصلت، صوتیات اور الفاظ کی شناخت کی تدریس میں ایک متوازن طرزِ رسائی اختیار کرنا ضروری ہے۔ اور اساسی سطح پر معنی اخذ کرنے کے تمام پہلوؤں کو ایک ساتھ شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ درسی کتاب تیار کرنے والوں کو انھیں متنی مواد کو محتاط حد تک محدود رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور درسی کتب کو غیر ضروری تفصیلات سے بھرنے کی پرانی روایت سے گریز کرنا چاہیے، جو بعض اوقات غیر ضروری یا کم اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔

e. **زبان کا اصول:** درسی کتابوں کے مواد میں استعمال ہونے والی زبان کو آموزشی معیارات میں اس مخصوص جماعت کے لیے متوقع زبان کی اہلیت کا پوری طرح علم ہونا چاہیے۔ خاص طور پر ابتدائی درجات میں (اساسی اور ابتدائی سطوح)، طلبا ابھی زبان سیکھ رہے ہیں اور تمام مضامین کی درسی کتاب تیار کرنے والوں کو اس بات کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیے۔ غیر مانوس الفاظ اور جملے کے ڈھانچے کو لغت اور وضاحت کے ذریعے درسی کتابوں میں مناسب طریقے سے مہیا کرنا چاہیے۔ اعلیٰ درجات میں (مڈل سطح کے بعد)، تعلیمی لسانی مہارت کی نشوونما کو صرف زبان کی درسی کتابوں کی ذمہ داری کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ مضامین کی درسی کتابوں میں اس موضوع کے لیے مخصوص زبان کے استعمال کو اجاگر کرنا چاہیے۔

f. **ٹکنالوجی کا اصول:** درسی کتابیں تیار کرنے والوں کو ٹیکنالوجی اور طالب علموں کے آموزشی تجربات میں اضافہ کرنے والے سمعی، بصری اشیا کی واقفیت ہونی چاہیے۔ طلبا کے سیکھنے کے تجربات کو بڑھانے کے لیے موجودہ ٹیکنالوجی اور سمعی۔ بصری مواد سے آگاہ ہونا چاہیے۔ ایسی سرگرمیاں جن میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور بیرونی مواد کے حوالہ جات شامل ہوں، انھیں درسی کتاب میں مناسب طریقے سے شامل کیا جانا چاہیے۔

g. **سیاق کا اصول:** مقامی سیاق اور ماحول اساسی اور ابتدائی سطح کے لیے درسی کتب میں مواد کے انتخاب کے لیے اہم ملحوظات ہیں۔ واقف سے ناواقف کی طرف منتقل ہونا سیکھنے کا ایک اہم پہلو ہے۔ درسی کتاب میں مانوس سیاق و سباق جو طلبا کے لیے سہل ہو اور ناواقف سیاق و سباق

جو تجسس پیدا کرے اور ان کے خیالات اور ترجیحات کو چیلنج کرنے کا توازن بھی ہونا چاہیے۔ مڈل اور ثانوی سطح کے لیے، ہوسکتا ہے کہ تمام درسیاتی شعبوں میں یہ ایک مضبوط ملحوظ نہ ہو۔

h. **پیش کش کا اصول:** درسی کتب کو اتنی اچھی طرح سے ڈیزائن کیا جانا چاہیے کہ وہ طلبا کی توجہ حاصل کرسکیں۔ اساسی اور ابتدائی سطح کے لیے، بصری مواد اور متن کے درمیان توازن کو بصری مواد کی طرف جھکانا چاہیے۔ رنگوں کے امتزاج اور ڈیزائن کے انداز دلکش اور یکساں ہونے چاہئیں۔ حروف کی ساخت اور متن کا سائز ایسا ہونا چاہیے کہ وہ واضح نظر آئے اور چھوٹے بچوں کے لیے پڑھنے اور سمجھنے میں کم سے کم الجھن پیدا کرے۔ مڈل اور ثانوی سطح کے لیے، نہ صرف تصورات کو واضح طور پر بیان کرنے کے لیے بلکہ بات چیت شروع کرنے اور طلبا کو سوالات پوچھنے کے لیے مدعو کرنے کے لیے بھی تصورات کے تسلسل، بیان میں وضاحت، اور تمثیلوں کے ڈیزائن پر توجہ دی جانی چاہیے۔

i. **تنوع اور شمولیت:** درسی کتب کے مواد کے انتخاب میں تنوع اور شمولیت کے اصولوں کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ ریاستوں کے اندر بھی، علاقائی تغیرات ہیں اور ان کو درسی کتب میں مناسب نمائندگی دینے کی ضرورت ہے۔

3.2.2.3 درسی کتب کے اہم اجزا

درسی کتاب تیار کرنے والوں کو جن اہم اجزا کو ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے وہ ہیں:

a. **ڈیزائن کی جمالیات اور ربط:** درسی کتب کی شکل وصورت اور انھیں چھونے سے پیدا ہونے والا احساس تقریباً اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ درسی کتب میں پیش کیا گیا مواد ہے۔ درسی کتابوں میں ڈیزائن کی جمالیات اور ارتباط طلبا کے لیے درسی کتب کے ساتھ مشغول ہونے کو آسان بناتی ہے۔

b. **آموزشی معیارات:** تمام درسی کتابوں میں ابواب کو واضح اور صریح ہونا چاہیے، تاکہ وہ اس باب میں پیش کیے گئے مواد کے متوقع آموزشی ماحصل کو بخوبی بیان کرسکیں۔

c. **مربوط ڈیزائن کے عناصر:** ہر درسیاتی شعبوں میں مخصوص اجزا ہوں گے جو درسی کتاب کے ہر باب میں مستقل طور پر پائے جائیں گے۔ یہ عناصر درسیاتی شعبوں اور سطح کے لیے مخصوص ہیں۔ مثال کے طور پر، اساسی سطح میں زبان کی درسی کتابوں کے اجزا ہوسکتے ہیں: زبانی زبان، بلند آواز میں پڑھنا، صوتیات اور مرکب الفاظ تحلیل کرنا، تفہیم، تحریر وغیرہ۔ ایک یکساں ڈیزائن تھیم، جو ان اجزا کو واضح طور پر نمایاں اور ممتاز کرے، درسی کتب کے ڈیزائن کو زیادہ شفاف اور تعلیمی توقعات کو صریح بنادے گا۔

d. **سرگرمیاں اور مشقیں:** ضروری نہیں کہ مشقیں صرف ابواب کے آخر میں ہوں۔ درسی کتاب میں مواد کے تسلسل میں مناسب سرگرمیاں اور مشقیں شامل کی جاسکتی ہیں۔ مشقوں کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ تفتیشی اور اعلیٰ ترتیب کے سوچنے والے کاموں کے مرکب کی معقول عکاسی کرنی چاہیے۔ تجویز کردہ سرگرمیاں جن میں واضح ہدایات اور توقعات ہیں کمرۂ جماعت سے باہر مشغولیت کرنے دیتی ہیں۔ جہاں مناسب ہو گھر کے کام، ہوم ورک کے لیے سفارشات کو بھی سرگرمیوں اور مشقوں کے حصے کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے۔

e. **اضافی مواد کا حوالہ:** اس بات پر زور دینا ہوگا کہ درسی کتابیں تعلیمی مواد کا واحد ذریعہ نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ انٹرنیٹ مواد اور علم تک تقریباً لامحدود رسائی فراہم کرتا ہے، اکثر، بے شمار انتخاب کم عمر سیکھنے والوں کے لیے الجھن اور پریشانی کا سبب

بن جاتے ہیں۔ درسی کتاب کے مصنفین کو مواد کے نگراں (Curators) کا کردار بھی ادا کرنا چاہیے اور QR-Codes کے ذریعے انٹرنیٹ پر مفت دستیاب اضافی مواد کے حوالے فراہم کرنا چاہیے، بشرطیکہ انھوں نے ایسے مواد کی اصلیت اور مطابقت کی تصدیق کر لی ہو۔ یہ درسی کتاب کے ہر باب کی معیاری خصوصیت ہونی چاہیے۔

3.2.2.4 درسی کتاب کی تیاری کا طرزِ عمل

درسی کتاب کی تیاری کے اصولوں کو نافذ کرتے ہوئے، درج ذیل طرزِ عمل اختیار کیا جاسکتا ہے۔

a. **نصاب-دستاویز کی تشکیل:** یہ درسیاتی اہداف، استعداد اور آموزشی ماحصل اور کسی مضمون کی نوعیت، تدریسیات اور جائزہ پر مبنی ہے۔ نصابی دستاویز میں مضمون کی تدریس کے اغراض، شامل کیے جانے والے مواد کی طرز رسائی (تصور یا تھیم)، نصابی دستاویز کی ساخت (سوالات، کلیدی تصورات، تجویز کردہ حکمت عملیاں یا سرگرمیاں)، اور ایسے مواد کا انتخاب شامل ہوسکتا ہے جو قوفی اور سماجی۔ ثقافتی طور پر مناسب ہوں۔ نصابی دستاویز میں مواد کی وسعت اور گہرائی کا فیصلہ کرنے کے لیے تحقیقی مطالعات، پالیسی پیپرز، اساتذہ کے تجربات، اور موضوع کے ماہرین کی رائے سے تحقیقی مقالوں کے مواد کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

b. **درسی کتب کے مصنفین، نظر ثانی کرنے والے، اور ڈیزائنرز یا مصوروں کا پینل:** یہ لوگ درسی کتاب کی تیاری میں شامل ہوسکتے ہیں:

i. **درسی کتب تیار کرنے والے اور نظر ثانی کرنے والے:** اساتذہ کو اس گروپ کا حصہ ہونا چاہیے؛ دیگر لوگوں میں مضامین کے ماہرین اور یونیورسٹی کے اساتذہ اور ریسرچ اسکالرز شامل ہوسکتے ہیں۔ درسی کتاب کے مصنفین کو متنوع پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد کو شامل کرنا چاہیے تاکہ مواد کے لیے متنوع طرزِ رسائی سامنے آئے۔

ii. **ڈیزائنرز یا مصورین:** وہ لوگ یا تنظیمیں جن کے پاس ڈیزائن کا تجربہ ہے اور مقامی سیاق و سباق کی سمجھ ہے، ترجیحاً مقامی ماہرین، کو عمل کے آغاز سے ہی شامل ہونا چاہیے۔

iii. **تکنیکی ماہرین:** درسی کتاب کی تکمیل کرنے والا بہت سا مواد ڈیجیٹل میڈیا کے ذریعے دستیاب کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے تکنیکی ماہرین کے لیے شروع سے ہی درسی کتابوں کی تیاری کی ٹیم کا حصہ بننا ضروری ہے، لہٰذا، میڈیا مواد کو بعد از خیال کے طور پر نہیں لیا جانا چاہیے۔

گروپ کو درسی کتاب کا مشترکہ طرزِ رسائی تیار کرنے کے لیے شروع سے ہی مل کر کام کرنا چاہیے اور طریقۂ عمل کے بارے میں ایک عام فہم پیدا کرنا چاہیے اور درسی کتاب کے بازرفت، تجاویز اور متعدد تکرار کے لیے کھلا رہنا چاہیے۔

c. **مواد کا انتخاب، تدریسیات اور جائزہ:** منتخب کردہ عنوانات یا تھیمز میں طالب علم کے سیاق و سباق، بشمول سابقہ تجربات اور زبان، اور مزید دریافت کی گنجائش کو شامل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ہر جماعت کا مواد اگلی جماعت کا پیش خیمہ ہونا چاہیے مواد اور آموزشی ماحصل کے ساتھ تدریسیات اور جائزہ کی صف بندی کو یقینی بنانا ضروری ہے۔

d. **درسی کتاب کی ساخت:** اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ درسی کتاب استاد اور طالب علم کے درمیان تعلق کا ایک اہم ذریعہ ہے، درسی کتاب دونوں کے لیے مفید ہونی چاہیے۔ درسی کتاب کا مواد زیادہ تر طلبا کو ذہن میں رکھ کر تیار کیا جاتا ہے۔ درسی کتاب میں اساتذہ کے لیے ہدایتی نوٹ شامل کرنے کا رواج رہا ہے۔ یہ طرزِ رسائی محدود ہے، لہٰذا، یہ قومی درسیات کا خاکہ تجویز کرتا ہے کہ ہر درسی کتاب، جو طلبا کے لیے شائع کی جائے، اس کے ساتھ اساتذہ کے لیے مخصوص نسخہ بھی فراہم کیا جائے۔ (باکس 3.1)

e. **پیش کش اور ڈیزائن:** درسی کتاب کی پیشکش فونٹ کے سائز، تصاویر، خاکے، استعمال شدہ رنگوں اور ان کے امتزاج پر منحصر ہوتی ہے، جیسے کہ ابتدائی درجات میں متنی مواد محدود ہوسکتا ہے اور تصاویر زیادہ ہوسکتی ہیں۔ فونٹ کا سائز بڑا ہونا چاہیے، اور استعمال کی گئی تصاویر حساس اور شمولیتی ہونی چاہیے۔ استعمال کی جانے والی زبان جماعت کے مطابق اور موضوع سے متعلق ہونی چاہیے۔

f. **تحریر، نظر ثانی، اور آزمائشی اجرا** (Pilot Run): درسی کتاب تیار کرنے کے لیے مناسب وقت، باقاعدہ ہم مرتبہ (Peer) افراد اور پینل جائزے ضروری ہوتے ہیں۔ اس میں مصوروں (Illustrators) کے ساتھ باقاعدہ مشاورت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ زیرِ ترتیب مواد کی ضروریات کو واضح کیا جاسکے اور حسبِ ضرورت ترمیم کی جاسکے۔ یہ درسی کتاب کی تیاری میں گہرائی اور معیار کو بڑھاتا ہے اور متن، تصاویر، اور خیالات کی غیر ضروری تکرار سے بچنے میں مدد دیتا ہے، کیونکہ مصور تمام مصنفین کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ فراہم کردہ جائزہ تعمیری اور حوصلہ افزا ہونے چاہئیں۔ بازرسی میں تجاویز اور متبادل خیالات شامل ہونے چاہیے۔ مصنفین کو متعدد ترامیم کے لیے آمادہ رہنا چاہیے اور مواد تحریر کرنے کے اصولوں سے بخوبی واقف ہونا چاہیے۔ جائزہ کا عمل ہر باب کی سطح پر اور پھر پوری درسی کتاب کے طور پر انجام دیا جانا چاہیے۔ درسی کتاب کی باریک بینی سے پروف ریڈنگ ضروری ہے، جو اس کے معیار کو بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے۔

درسی کتابوں کے آزمائشی اجرا (Pilot Runs) کے لیے منتخب اسکولوں کی شناخت کی جانی چاہیے۔ اس دوران، مصنفین کو اسکولوں کا دورہ اور کمرۂ جماعت کا مشاہدہ کرنا چاہیے، اساتذہ، طلبا اور والدین سے گفتگو کرنی چاہیے اور درسی کتاب کے بارے میں ان کی آرا اور تجاویز حاصل کرنی چاہیے۔

g. **اساتذہ کی درسی کتاب سے آگاہی:** اساتذہ کو درسی کتاب کے پس منظر، اس کے جواز، اور تدریسیات و جائزہ کی طرز رسائی سے روشناس کرانے کے لیے ایک مربوط نظام ہونا چاہیے تاکہ وہ اسے کمرۂ جماعت میں مؤثر طریقے سے استعمال کرسکیں۔ اس رخ سازاجلاس کے بعد اسکولوں کے دورے، ویبینار، بہترین طریقوں کا تبادلہ اور اساتذہ کے ساتھ باقاعدہ مشاورت کا اہتمام کیا جانا چاہیے تاکہ درسی کتاب کے استعمال میں درپیش چنوتیوں کو سمجھا جاسکے اور ان کا حل تلاش کیا جاسکے۔

h. **متعدد درسی کتابیں:** بہت سی ایجنسیوں اور ٹیموں کو ایک ہی نصاب پر مبنی درسی کتب تیار کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔

باکس 3.1

درسی کتاب برائے اساتذہ

درسی کتاب میں اساتذہ کے لیے نوٹس شامل کرنے کا رواج رہا ہے۔ یہ رسائی محدود کرنے والی ہے۔ اگر ان نوٹس کو مختصر ترین رکھا جائے تو یہ استاد کے لیے واقعی مفید نہیں ہے۔ اگر ان کی تفصیل اور وضاحت بیان کی جائے تو اس سے طلبا کے لیے درسی کتاب کی جسامت غیر ضروری طور پر بڑھ جاتی ہے اور یہ شاید خوف یا الجھن پیدا کرنے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

یہ سفارش کی جاتی ہے کہ شائع ہونے والی ہر درسی کتاب کے ساتھ اسی درسی کتاب کی برائے اساتذہ شکل (ٹیکسٹ بک+) بھی ہو۔ درسی کتاب+ کو طلبا کی نصابی کتاب کی طرح ابواب کے تسلسل میں ترتیب دیا جانا چاہیے، لیکن اس میں اضافی مواد شامل ہوسکتا ہے:

- مطلوبہ آموزشی اغراض اور یہ درسیات کے آموزشی معیارات سے کیسے منسلک ہے۔
- باب کے لیے موزوں تدریسیاتی لائحہ عمل کی تجویز۔
- ان طلبا کے لیے متبادل سرگرمیاں جو مواد کو سمجھنے میں دشواری محسوس کررہے ہیں۔

- وسائل کے لیے حوالہ جات (QR-Codes کے ذریعے)، جیسے کہ، ڈیجیٹل مواد، اضافی ورک شیٹس، تشکیلی جائزہ، اور تدریسیاتی مواد کے علمی پیکج جو اضافی تدریسی امداد فراہم کرتے ہیں اور زیر غور موضوع کے استاد میں مزید گہری سمجھ پیدا کرتے ہیں۔

اس طرح، درسی کتاب+ اساتذہ کے لیے ایک قیمتی مجموعہ ثابت ہوگا، جو انھیں درسی کتاب کے مواد سے آگے بڑھنے میں مدد دے گا اور طلبا پر بوجھ بھی نہیں پڑے گا اور وہ خوف زدہ بھی نہیں ہوں گے۔

3.2.3 آموزشی ماحول اور تدریسی آموزشی مواد

ایک محفوظ، جامع اور حوصلہ افزا ماحول جو ہر طالب علم کی شرکت کی حمایت کرتا ہے قومی درسیات کا خاکہ میں بیان کردہ تعلیمی معیارات کو حاصل کرنے کے لیے اہم ہے۔

کمرۂ جماعت (اور مجموعی طور پر اسکول) جو صاف، ہوادار، اچھی طرح سے روشن، اور مناسب رسائی اور حفاظتی انتظامات کے ساتھ منظم ہو آموزش کی تسہیل کے لیے اہم ہیں تحفظاتی دفعات میں جسمانی، سماجی اور جذباتی حفاظت شامل ہے۔

اسکولوں کو مناسب وسائل اور مواد سے آراستہ ہونا چاہیے۔ کمرۂ جماعت کو انفرادی کام اور اشتراکی کام کیے جانے کا انتظام ہونا چاہیے۔ کمرۂ جماعت میں طلبا کے کام کی نمائش کے لیے جگہ مہیا کی جانی چاہیے۔

ترقیاتی تاخیر یا معذوری کے شکار طلبا کو جسمانی اور نصابی رسائی کو ممکن بنانے کے لیے مخصوص سہولیات، جیسے کہ موزوں جسمانی کام کرنے کی جگہ اور تدریسی آموزشی مواد (TLMs) کی فراہمی درکار ہو سکتی ہے۔

اساسی اور ابتدائی سطح کے لیے، آموزش کے مخصوص پہلوؤں کے لیے کمرۂ جماعت کو آموزشی گوشوں میں منظم کیا جا سکتا ہے۔ محفوظ اور حوصلہ افزا مواد کی ایک رینج کی دستیابی جو ترقی، خواندگی اور اعداد شناسی کے مختلف شعبوں میں آموزش کی حوصلہ افزائی کرتی ہے تمام طلبا کے لیے ضروری ہوگی۔

مڈل اور ثانوی سطحوں کے لیے اچھے وسائل والے کتب خانے اور تجربہ گاہیں ضروری ہوں گی۔ آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود، اور حرفتی تعلیم کے لیے مخصوص قسم کی جگہوں اور مواد کی ضرورت ہوگی جو مخصوص طریقوں سے دستیاب اور منظم ہوں۔

مقامی سیاق و سباق اور کمیونٹی کے وسائل کو، اگر سوچ سمجھ کر استعمال اور مربوط کیا جائے تو وہ نمایاں طور پر مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ اہم ہے کہ ماحولیات کے مکمل امکانات اور مختلف قسم کی تدریسی و آموزشی مواد کا استعمال کیا جائے، یہ تمام چیزیں تدریسیات میں اختیار کیے گئے طرزِ عمل سے گہرے طور پر منسلک ہیں (اگلے حصے میں تفصیلی وضاحت)۔ یہ نہ صرف آموزش کے ان پہلوؤں کو قابل بنائے گا جن کو صرف کتابوں کے ذریعے فروغ دینا مشکل ہے بلکہ یہ عمل کو مزید پرکشش بھی بناتا ہے۔ اس طرح، نصاب کا جو مواد منتخب کیا گیا ہے، بشمول تدریسی پہلوؤں، کتابوں، دیگر تدریسی و آموزشی اشیا اور اردگرد کے ماحول کے استعمال کے درمیان احتیاط سے تقسیم اور متوازن ہونا چاہیے۔

سیکشن 3.3

تدریسیات

قومی تعلیمی پالیسی 2020 بیان کرتی ہے:

ایک اچھا تعلیمی ادارہ وہ ہوتا ہے جس میں ہر طالب علم کو عزت افزائی اور دیکھ بھال کا احساس ہوتا ہے، جہاں ایک محفوظ اور حوصلہ افزا آموزش کا ماحول موجود ہوتا ہے، جہاں آموزشی تجربات کی ایک وسیع رینج پیش کی جاتی ہے، اور جہاں اچھا مادی ڈھانچہ اور سیکھنے کے لیے موزوں وسائل تمام طلبا کے لیے دستیاب ہوں۔

[قومی تعلیمی پالیسی 2020، اصول]

تدریسیات وہ تدریس کا طریقہ یا عمل ہے جو اساتذہ کے ذریعہ کمرۂ جماعت میں طلبا کو سیکھنے میں مدد کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مؤثر تدریس اس بات کی اچھی تفہیم پر مبنی ہے کہ بچے کیسے بڑھتے اور سیکھتے ہیں، اور طلبا کے لیے درسیاتی اہداف، استعداد اور آموزشی ماحصل پر واضح توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

3.3.1 بچے کیسے بڑھتے اور سیکھتے ہیں؟

صحت مند جسمانی نشوونما کے لیے مناسب غذائیت اور مناسب حسی اور جذباتی محرک کی بنیادی ضروریات ہوتی ہے۔ حسی نشوونما میں 'نازک ادوار' ہوتے ہیں، مثلاً، زندگی کے پہلے چند مہینوں میں عام بصری تجربہ اہم ہوتا ہے۔ مثلاً ابتدائی بچپن اور نوبلوغیت کے زمانے میں بھی وقوفی اور جذباتی نشوونما میں 'حساس ادوار' ہوتے ہیں۔ جسمانی تبدیلیاں بچے کی زندگی کے نفسیاتی اور سماجی پہلوؤں پر اثرانداز ہوتی ہیں۔

ارتقائی طرزِ رسائی سے، انسان آموزش کے لیے پیدا ہوا ہے، اس لیے ہم دنیا کو سمجھنے اور اپنے آس پاس کی چیزوں کی وضاحت کرنے کے لیے ایک جبلت کے ساتھ آتے ہیں۔ ہم مسلسل اپنے نظریات بناتے ہیں اور اپنے تاثرات اور تجربات کی بنیاد پر ان کو بہتر بناتے ہیں۔

اس لیے بچے فطری آموزگار ہوتے ہیں۔ وہ فعال، سیکھنے کے خواہش مند اور نئی چیزوں میں دل چسپی کے ساتھ ردعمل دیتے ہیں۔ ان میں تجسس کا ایک فطری احساس ہوتا ہے، وہ دنیا کو سمجھنے کے لیے حیرت، سوال، تفتیش، کوشش، اور دریافت کرتے ہیں۔ اپنے تجسس پر عمل کرتے ہوئے، وہ مسلسل مزید دریافت اور آموزش کرتے رہتے ہیں۔

دنیا بھر میں کی گئی تحقیق نے ہمیں اس بارے میں خیالات کا ایک سیٹ فراہم کیا ہے کہ بچّے کس طرح سیکھتے ہیں، اس کے تدریس پر عملی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ اہم پہلو درج ذیل ہیں:

a. **دماغ سیکھنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے:** دماغ ایک پیچیدہ عضو ہے جو نیوران، گلیل خلیوں، خون کی نالیوں، اور بہت سے ایسے خلیات سے بنا ہے جو مخصوص شعبوں میں منظم ہیں۔ دماغ کا کام لاکھوں نیوران کے درمیان کنکشن کا بدلتا ہوا پیٹرن ہے۔ سیکھنا ایک جسمانی عمل ہے جس میں نئے علم کی نمائندگی دماغی خلیوں کے نئے کنکشن کے ذریعے ہوتی ہے۔ دماغ تجربات سے تشکیل پاتا ہے اور تجربات تشکیل دیتا ہے، جن میں بچے کے لیے ذہنی نشوونما اور سماجی تعامل کے مواقع شامل ہیں۔ دماغ فطری طور پر نئی چیزیں سیکھنے اور زندگی بھر یاد رکھنے دونوں کے لیے بنا ہے، بشرطیکہ اسے مسلسل چنوتیوں اور تحریک فراہم کی جائے۔

b. **سیکھنا ان تعلقات اور رابطوں پر مبنی ہے جو بچے بناتے ہیں:** بچے ایسی خالی سلیٹوں سے بہت دور ہوتے ہیں جن پر ہم صرف معلومات کے صفحات در صفحات لکھ سکیں۔ وہ اپنے تجربے کی بنیاد پر علم اور تفہیم رکھتے ہیں۔ ان کے پاس مختلف موضوعات کے بارے میں وجدانی نظریات ہوتے ہیں۔ کسی بچے کے دماغ میں کبھی بھی کوئی چیز بالکل اسی طرح ریکارڈ نہیں ہوتی جس طرح اس کا تجربہ ہوتا ہے۔ کیے گئے تجربے کی وہ جو تشریح کرتے ہیں وہی نیا علم بن جاتا ہے۔ تشریح ہمیشہ اس علم کی روشنی میں ہوتی ہے جو وہ پہلے سے رکھتے ہیں۔ بچے مسلسل نئے تجربات کو موجودہ علم میں منسلک کرتے ہیں اور نئے تجربات کرنے کے لیے موجودہ علم کو ہم آہنگ کرتے ہیں۔

c. **جذبات کا آموزش سے گہرا تعلق ہے:** جذبات توجہ، تحریک اور وقوف کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں۔ مثبت جذبات، جیسے تجسس، تعجب، خوشی، اور جوش و خروش اسی لیے توجہ قائم رکھنے، وقوف اور یادداشت میں اور اس طرح آموزش میں مدد کرتے ہیں۔ مثبت جذبات اکثر اساتذہ کے ساتھ اور طلبا کے درمیان مثبت تعلقات کے ذریعے پروان چڑھتے ہیں۔ جب طلبا محسوس کرتے ہیں کہ وہ ایک جماعت میں

ہیں اور وہ اپنے استاد اور ہم جماعت پر بھروسہ کر سکتے ہیں، تو وہ اس عمل میں بہتر طریقے سے آزمانے، دریافت کرنے اور سیکھنے کے لیے آزاد محسوس کرتے ہیں۔ جیسے جیسے اعتماد بڑھتا ہے، کمرۂ جماعت جذباتی طور پر محفوظ تر ہوتا جاتا ہے، اور طلبا کو اپنے اعتماد اور سیکھنے میں کم رکاوٹیں آتی ہیں۔

d. **سیکھنے کا ماحول اہمیت رکھتا ہے:** لفظ 'ماحول' سے مراد کمرۂ جماعت میں مادی جگہ اور فضائی ماحول یا نفسیاتی ماحول دونوں سے ہے۔ مادی ماحول ایک ایسا ڈھانچہ فراہم کرتا ہے جو محفوظ تلاش، وقوفی نشوونما اور چیلنج کی اجازت دیتا ہے۔ فضائی ماحول یا نفسیاتی ماحول کمرۂ جماعت میں قائم ہونے والے تمام رشتوں اور سماجی تعاملات سے بنتا ہے۔ محفوظ، پُرسکون، آرام دہ اور خوشگوار کمرۂ جماعت کا ماحول بچوں کو بہتر سیکھنے اور زیادہ حصولیابی میں مدد دیتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ مطلوبہ سہولیات، جیسے آموزشی اشیا، معاون وسائل، آلات، اور سرگرمیوں کے لیے جگہ، مل کر کام کرنے اور کھیلنے کے مواقع دستیاب ہوں تاکہ ہر بچہ بہتر سیکھ سکے۔ کمرۂ جماعت کا تعلیمی ماحول شمولیتی اور مددگار ہونا چاہیے جو ہر بچے کو عزت، کشادگی، قبولیت، معنویت، شمولیت اور چیلنج فراہم کرے۔

e. **آموزش مخصوص سماجی اور ثقافتی ماحول میں انجام پاتی ہے:** اسکول میں سیکھنا اس وقت معنی خیز ہو جاتا ہے جب یہ طلبا کی زندگیوں اور تجربات سے وابستہ ہے۔ زیادہ تر بچے کہانیوں، گانوں، کھیلوں، غذا، رسومات، اور تہواروں کے ساتھ پروان چڑھتے ہیں جو ان کے خاندانوں اور برادری کے لیے مخصوص ہوتے ہیں اور ساتھ ہی لباس پہننے، کام کرنے، سفر کرنے یا رہنے کے مقامی طریقوں کے ساتھ جو ان کی روزمرہ زندگی کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ بچوں کے متنوع تجربات کو کمرۂ جماعت میں جگہ ملنی چاہیے۔ جیسے جیسے بچے بڑے ہوتے ہیں، جبکہ اکثر طالب علم کے گھر کی ثقافت اور کمرۂ جماعت کی ثقافت میں فرق ہو سکتا ہے، یہ ضروری ہے کہ طالب علم کی آوازوں کو سننا جاری رکھیں اور کمرۂ جماعت میں ان کی ثقافتی روایات کا احترام کریں۔

3.3.2 اسکولی تعلیم کے اغراض کے حصول کے لیے مؤثر تدریسیات

جیسا کہ باب 1.3، 1 میں بیان کیا گیا ہے، اسکولوں کا باضابطہ تعلیمی اداروں کے طور پر مرکزی مقصد طلبا کے ذریعے قیمتی علم، استعداد، اقدار اور رجحانات کا حصول ہے۔ بچے کیسے سیکھتے ہیں اس کی بنیاد پر، ان اہداف کے حصول کے لیے تدریسیات کے کچھ اہم عناصر ذیل میں بیان کیے گئے ہیں:

a. **علم (تصورات، نظریات اور اصولوں کو جاننا):** بچے نومولودیت سے ہی تصورات اور وجدانی نظریات بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ نئے نظریہ، تصور یا اصول کو سیکھنے کے لیے، طلبا اپنے نئے تجربات کو پہلے سے موجود علم میں ضم کرتے ہیں اور اپنے سابقہ علم کو اس انداز میں ہم آہنگ کرتے ہیں کہ وہ نئے تجربات کو قبول کر سکیں۔

طلبا کو یہ اچھی طرح سے کرنے میں مدد کرنے کے لیے، اساتذہ کو تصورات کی تدریس کو مناسب طریقے سے تسلسل کے ساتھ ترتیب دینے کی ضرورت ہے۔ انھیں طلبا کے موجودہ تجربات اور تفہیم سے نئے تصورات کو جوڑنے کی ضرورت ہے، ایسے سوالات پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو ان کی موجودہ تفہیم کو چیلنج کرتے ہیں، اور واضح مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے جو ان کی سوچ کو ان کی موجودہ سمجھ سے آگے بڑھا سکے۔ یہ سب کچھ کھلے مباحثوں اور ہینڈ آن سرگرمیوں میں ان کی مکمل شرکت کو یقینی بناتے ہوئے ہونا چاہیے۔ تصورات، نظریات یا اصولوں کو منقطع ٹکڑوں میں پڑھانا یا طلبا سے توقع رکھنا کہ وہ انھیں اسی طرح دوبارہ پیش کریں گے جس طرح انھوں نے موصول کیا ہے، حقیقی تصوراتی تفہیم کو ناممکن بنا دیتا ہے۔

باکس 3.2i

یادداشت کی اہمیت

قدیم ہندوستانی میں اسمرتی (یادداشت) پر دیا گیا زور سیکھنے اور ترقی کے لیے نہایت اہم ہے۔ اسے اکثر رٹنے (Rote learning) پر زور دینے کے طور پر غلط سمجھا گیا ہے، جبکہ اصولی طور پر اور جب اسے دیانتداری سے عملی جامہ پہنایا جائے تو ایسا نہیں ہے۔

موجودہ وقوفی سائنس کی تحقیق اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ کام کرنے والی یادداشت اور طویل مدتی یادداشت دونوں **اسمرتی (یادداشت)** وقوف اور فہم میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یادداشت پر ناکافی زور اکثر کمرۂ جماعت میں ناکافی نتائج کا باعث بنتا ہے۔ جب ہم یادداشت کو نامناسب طریقے سے استعمال کرتے ہیں تو ہم اس کی قوتوں اور صلاحیتوں کو نظرانداز کر رہے ہوتے ہیں۔

کمرۂ جماعت میں سیکھنے کے لیے یادداشت کا استعمال مختلف سرگرمیوں، دانستہ اور باقاعدہ مشق، عمیق عمل آوری، اشاروں کی تخلیق، رابطہ قائم کرنا اور تعلقات بنانا شامل ہے۔

b. **صلاحیت (قابلیت اور مہارتوں کو جاننا):** قابلیت اور مہارتیں کام کرنے سے بہترین طریقے سے سیکھی جاتی ہیں اور بار بار حاصل ہوئے مواقع اور مشق سے ان میں بہتری آتی ہے۔ اچھی مشق میں بامعنی تنوع شامل ہوتا ہے، جو مناسب مقدار میں کیا جانا چاہیے اور اسے ایسے مستقل مباحثوں کے ساتھ مکمل کیا جانا چاہیے کہ کچھ طریقے کیوں کارگر ہوتے ہیں اور کچھ نہیں۔

باکس 3.2ii

مشق کی اہمیت

سیکھنا ایک وقت طلب عمل ہے۔ منظم، باقاعدہ اور مستقل مشق سیکھنے پر مستحکم اور مثبت اثر پیدا کرتی ہے۔ مشق معلومات کو اندرونی طور پر جذب کرنے، طویل مدتی یادداشت میں محفوظ، مزید پیچیدہ معلومات تک رسائی، اور علم یا مہارت کا خودکار طور پر اطلاق کرنے میں مدد کرتی ہے۔

تمام درسیاتی شعبوں میں، طلبا کی کارکردگی میں فرق اس بات سے متاثر ہوتا ہے کہ وہ جان بوجھ کر مشق میں کتنا مشغول ہیں۔ دانستہ مشق محض بار بار رٹنے جیسا نہیں ہے۔ محض بار بار رٹنے سے کارکردگی میں بہتری نہیں آتی۔ دانستہ مشق میں توجہ، مشق اور تکرار شامل ہوتی ہے، جو نئے علم یا مہارت کے حصول کا باعث بنتی ہے اور بعد میں اسے مزید پیچیدہ علم اور مہارتوں میں ترقی دی جاسکتی ہے۔

جب کوئی مہارت خودکار ہو جاتی ہے تو توجہ اور ذہنی وسائل کو اعلیٰ سطح کی سوچ اور استدلال کے لیے آزاد کیا جاسکتا ہے۔

زیادہ تر اساتذہ دو متضاد حقائق سے واقف ہیں، مشق بیزار کن ہو سکتی ہے، پھر بھی مشق ہی ان کے طلبا کے لیے مخصوص طریقۂ کار میں مہارت حاصل کرنے کا واحد طریقہ ہے۔ مشق کے ساتھ مسئلہ اس وقت آتا ہے جب ہم فرض کر لیتے ہیں کہ یہ سمجھ کا متبادل ہو گا۔ تصورات اور طریقۂ کار دو مختلف چیزیں ہیں، جن دونوں کو طلبا کو سیکھنے کی ضرورت ہے۔ صرف مشق تصوراتی علم کی طرف نہیں لے جاسکتی۔ صرف سمجھ سے کسی طریقۂ کار میں مہارت حاصل نہیں کر سکتے۔

c. **اقدار اور رجحانات:** طلبا کو یہ بتانا کہ انھیں کن اقدار کو فروغ دینا یا برقرار رکھنا چاہیے اس کا عام طور پر بہت کم اثر ہوتا ہے۔ یہ یا تو 'بیزار کن' ہو جاتا ہے یا 'واعظانہ' کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا اسکولی تعلیم میں اقدار اور میلان کی نشوونما بنیادی طور پر درج ذیل طریقوں سے ہوتی ہے:

i. **اسکول اور کمرۂ جماعت ثقافت کے ذریعے:** جب تمام طلبا کو سرگرمیوں میں حصہ لینے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں اور مخصوص طلبا ہی ہر سرگرمی میں حصہ لینے تک محدود نہیں رہتے، تو دوسروں کے لیے حساسیت اور احترام کو فروغ ملتا ہے۔ طلبا مثالی نمونوں (Exemplars) کو دیکھ کر بھی سیکھتے ہیں۔

ii. **اسکول اور کمرۂ جماعت میں کیے جانے والے عمل کے ذریعے:** مثالوں کو دیکھنا، خاص اقدار کے بارے میں کہانیاں سننا یا پڑھنا یا ایسی بال سبھا اور بال پنچایت میں حصہ لینا جو جمہوریت، انصاف اور مساوات کے تصورات کی تعمیر میں مدد کرتی ہوں۔

iii. **اسکول کے مضامین کے ذریعے سیکھنے کے حصے کے طور پر:** تجربہ گاہ میں کیے جانے والے تجربات اور آزمائشیں سائنسی مزاج اور سوچ کو بڑھانے میں مدد کرتی ہیں۔

iv. **اسکول کے کچھ مضامین کے براہ راست اہداف کے طور پر:** کھیلوں اور گیمز کے دوران وقار کے ساتھ جیتنا اور ہارنا سیکھنا طلبا میں قوت برداشت (Resilience) پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔

باکس 3.2iii

سوال کرنے کی اہمیت

ہندوستان میں سوال کرنے کی ایک طویل اور قدیم روایت موجود ہے۔ مناظرہ اور مباحثہ ہمیشہ سے ہندوستانی علمی روایت کا ایک اہم حصہ رہا ہے۔

شاگرد (ششیہ) کے سوالات کے جواب میں اپنشد لکھا گیا تھا۔ لفظ اپنشد کے لغوی معنی (ششیہ کا) (استاد/گرو) کے قریب بیٹھنا ہے۔ عام طور پر استدلال کا طریقہ عقل و منطق پر مبنی ہوتا تھا، جو آسان سے مشکل، ٹھوس سے تجریدی اور معلوم سے نامعلوم کی طرف پیش رفت کرتا تھا۔

کتھا اپنشد میں، ایک نوجوان لڑکے، نچیکیتا کی پُراثر کہانی ہے، جس نے موت کے خدا یما سے ایک بہت ہی سادہ لیکن بنیادی سوال، پوچھنے کی ہمت کی، 'کیا موت کے بعد زندگی ہے یا موت خاتمہ ہے؟'

برہدرنیاک اپنشد میں 'خود' کی نوعیت کے بارے میں جنک اور گارگی کے ساتھ یاجنوالکیا کی بحث کو بیان کیا گیا ہے۔ چھندوگیا اپنشد میں، اُدالکا آرونی اپنے بیٹے شویتکیتو کے ساتھ حتمی حقیقت کی نوعیت پر بحث کرتے ہیں۔ مہابھارت کی یکشپرشنا میں یودھشٹھر اور اس کے اپنے والد دھرما (یما) کے درمیان مشہور مکالمہ ہے۔

ہندوستانی تاریخ کے مختلف موڑوں پر ایسے غیر معمولی اسکالرز ہوئے ہیں جو اپنے اپنے مکاتب فکر میں ممتاز ماہر تھے۔ فلسفہ کے ان مختلف نظاموں کی اہمیت اور حدود پر عوامی سطح پر بحث کرنا تعلیم یافتہ افراد میں بہت عام تھا۔

آدی شنکرا اور مندنا مشرا کے درمیان افسانوی مباحث اس کی ایک اچھی مثال ہے۔ ان کو دیکھنے اور ان سے سیکھنے کے لیے اکثر عالموں کی ٹولیاں دور دور سے آتی تھیں۔ دو غیر معمولی ماہرین کے درمیان ہونے والی یہ بحثیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ مختلف فلسفوں کے پیروکاروں کے درمیان صحت مند مقابلہ کس طرح معمول کے مطابق موجود تھا۔ ایسے بہت سے ماہر عالموں نے کھلے ذہن اور اپنے عقیدے، عقائد اور فلسفوں کو جانچنے کی آمادگی کا مظاہرہ کیا اور اگر وجہ سامنے آئی تو اپنے عقائد اور فلسفوں کی شکل بھی بدل ڈالی۔ لاتعداد ہندوستانی اسکالرز کو اس طرح نئے تصورات، تجربات یا سوالات کو قبول کرنا پڑا۔

لاتعداد مشہور کہانیاں، جیسے کہ بادشاہ وکرم اور بیتال، بیربل اور اکبر، تینالی رام، اس بات کی گواہی بھی دیتی ہیں کہ عالموں نے ایک دوسرے کو پہیلیوں، فکری کھیلوں یا روزمرہ کی سادہ زبان کا استعمال کرتے ہوئے گہرے فلسفیانہ سوالات کے ذریعے بحث کی ہے اور چیلنج کیا ہے۔

کچھ اقدار مخصوص عمل کے ذریعے بہتر نشوونما پاتی ہیں۔ مثال کے طور پر،

a. کمرۂ جماعت کی ثقافت اور عمل کے ایک حصے کے طور پر فعال سماعت کے ساتھ باقاعدہ مکالمہ اور گفتگو سے جمہوری اقدار (جیسے، تکثیریت، مساوات، انصاف، اخوت) اور دوسروں کے طرزِ عمل کی ستائش میں مدد ملے گی۔

b. درسیاتی شعبوں، جیسے، آرٹ کی تعلیم اور جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود سے انفرادی خوبیوں (جیسے، دیانتداری، ہمت، استقامت، ٹیم ورک، ہمدردی اور دوسروں کے لیے احترام) کی تشکیل میں مدد ملے گی۔

c. درسیاتی شعبوں، جیسے سائنس اور ریاضی میں علمی اقدار کی تعمیر میں مدد ملے گی (جیسے، سائنسی رویہ، استدلال میں شدت)۔

d. اسکولی ثقافت اور عملی طریقوں کے حصے کے طور پر کمیونٹی سروس کے ذریعہ اہم دنوں کی نشان دہی سے ثقافتی اقدار جیسے نشکام کرم (نشکام کرم: بے لوث خدمت، سیوا، اہنسا، شانتی) کی تشکیل میں مدد ملے گی اور ہر ایک اپنی اور دوسری ثقافتی روایات کا احترام کرے گا۔ کمرۂ جماعت اور اسکول کے احاطے کو صاف ستھرا رکھنے سے سوچھتا کی اہمیت کو تقویت ملتی ہے۔ اسکولوں میں فضلہ کم کرنے، ری سائیکلنگ اور دیگر ماحول دوست طریقوں کی مشق کرنا، فطرت اور پائیدار طرز زندگی کے ساتھ ہم آہنگی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

e. اسکول اسمبلی میں باقاعدہ طریقوں سے ہندوستان کے ثقافتی اتحاد اور تنوع میں فخر کو فروغ دینے میں مدد ملے گی۔

3.3.3 کمرۂ جماعت میں مؤثر تدریسیات کے کلیدی عناصر

a. **احترام اور نگہداشت کو یقینی بنانا:** ہمارے اسکول اس بات کے لیے پُرعزم ہیں کہ بچوں کو ایسا ماحول فراہم کیا جائے جہاں وہ خود کو محفوظ محسوس کریں، اور جہاں تعلقات محبت، مساوات اور احترام کی بنیاد پر قائم ہوں۔ مذہب، ذات، صنف، برادری، عقائد، معذوری یا کسی اور عنصر پر مبنی امتیازی سلوک کی کوئی بھی شکل ناقابل قبول ہو۔ اساتذہ کو لازمی طور پر تمام طلبا کی قدر اور احترام کرنا چاہیے۔ کمرۂ جماعت ایسا مقام ہونا چاہیے جو تمام طلبا کو آموزشی ماحصل کو حاصل کرنے کے لیے مساوی رسائی اور موقع فراہم کرے۔ نہ صرف وہ طلبا جو کامیابی کے بہترین امکانات رکھتے ہیں بلکہ تمام طلبا مختلف قسم کی سرگرمیوں اور اسکول کے دیگر امور میں حصہ لیں۔ ہمارے اسکول ایسا ماحول تخلیق کریں گے جو ہر طالب علم کی صلاحیتوں اور دلچسپیوں کو فروغ دے۔ آموزش میں دیکھ بھال مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ دیکھ بھال کا مطلب لوگوں اور تعلقات کے لیے فکرمندی اور ذمہ داری کا رویہ اپنانا ہے۔ ہمدردی اور احترام، دیکھ بھال کے بنیادی اصول ہیں۔

b. **استاد - طالب علم مثبت رشتے کی تعمیر:** استاد اور طالب علم کے درمیان محفوظ اور مثبت رشتہ وقوفی اور سماجی۔ جذباتی نشوونما کے لیے نہایت مفید ہوتا ہے۔ اس طرح کے مثبت رشتے استوار کرنے کے کچھ اہم طریقے یہ ہیں:

i. **ہر طالب علم کو انفرادی طور پر جاننا:** اس سے ہر طالب علم کے لیے سیکھنے کے انفرادی تجربات کو سمجھنے اور ان کی منصوبہ بندی کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ii. **طلبا کو دھیان سے سننا:** اس سے دیکھ بھال اور احترام کا اظہار ہوتا ہے، اعتماد پیدا ہوتا ہے اور طلبا کو اعتماد حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

iii. **طلبا کا مشاہدہ کرنا:** یہ ہر طالب علم کے سوچنے، دلیل دینے اور مختلف حالات میں ردعمل ظاہر کرنے کے انداز کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے، جو تدریس اور آموزش کی منصوبہ بندی کے لیے نہایت اہم ہے۔

iv. **طلبا کے جوابی عمل کی حوصلہ افزائی:** یہ طلبا کی فطری تخلیقی صلاحیتوں اور وسائل کو بامعنی انداز میں پروان چڑھانے میں مدد دیتا ہے۔

v. **سوال پوچھنے کی حوصلہ افزائی:** اساتذہ اور طلبا دونوں کے ذریعے پوچھے جانے والے سوالات طلبا کو جواب دیتے وقت کسی خاص موضوع کے بارے میں گہرائی سے سوچنے میں مدد کرتے ہیں۔

vi. **طلبا کے جذبات اور مزاج کو پہچاننا اور اس کا جواب دینا:** اس سے طلبا کو بہتر طریقے سے استحکام حاصل کرنے اور بہتر طور پر سیکھنے میں مدد ملتی ہے، وہ اپنے جذبات کو منظم کرنا سیکھتے ہیں، اور دوسروں کے جذبات کو سمجھتے ہیں اور ان کا جواب دیتے ہیں۔

vii. **سلیقے سے جواب دینا:** اگر کوئی طالب علم نامناسب رویہ اختیار کرتا ہے تو استاد کو اس کی اصلاح کے لیے مختلف حکمت عملیاں اپنانی چاہئیں، جن میں سب سے پہلے نرمی اور ہمدردی کے ساتھ انفرادی گفتگو کرنا شامل ہے تاکہ یہ سمجھا جا سکے کہ ایسے رویے کی ممکنہ وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ زیادہ تر طلبا بجائے ڈانٹ یا سزا کے ان حکمت عملیوں کو اختیار کرنے سے بہتر جواب دیتے ہیں۔

باکس 3.2iv

استاد (گرو) کے طریقے

سری اروبندو کے مطابق، استاد کے تین آلات، تدریس، مثال اور اثر آفرینی ہیں۔

دانشمند اساتذہ اپنے آپ کو یا اپنی آرا کو قبولیت کے لیے طلبا پر مسلط کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ محض ہدایت دینے کے بجائے شعور بیدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور فطری عمل اور آزادانہ وسعت کے ذریعے استعدادات اور تجربات کی نشوونما کو اپنا مقصد بناتے ہیں۔ وہ کسی طریقۂ کار کو بطور مدد اور قابل استعمال تدبیر تجویز کرتے ہیں، نہ کہ کسی لازمی اصول یا سخت معمول کے طور پر۔

جیسے کہ تایتیریہ اپنشد ہمیں بتاتا ہے، استاد پہلا حرف ہے، طالب علم آخری حرف ہے، علم ان دونوں کے درمیان ملاقات کی جگہ ہے اور تدریس ان کو جوڑنے والی کڑی ہے۔

c. **سہاروں کی فراہمی:** جب دوسرے تجربہ کار طلبا یا بڑوں کی منظم مدد فراہم کی جاتی ہے تو طلبا آسانی سے نیا علم سیکھ سکتے ہیں۔ نیا علم سیکھنا ایک چیلنج ہونا چاہیے، لیکن ایسا چیلنج جو طلبا کی پہنچ میں ہو؛ یعنی ایسا جو ان کے موجودہ علم سے متعلق ہو اور جسے وہ کسی تجربہ کار فرد کی مدد سے سمجھ سکیں۔

سہاروں سے مراد تدریس کے دوران معاونت، ساخت اور ہدایت فراہم کرنا ہے۔ یہ معاونت کام کی نوعیت کے مطابق مختلف ہو سکتی ہے، لیکن اس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ استاد طلبا کو سیکھنے کا کام تفویض کرتا ہے اور مرحلہ وار رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ جیسے جیسے طالب علم مہارت حاصل کرتا جاتا ہے، استاد کی مدد بتدریج کم ہوتی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ خود مختاری سے سیکھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

سہاروں کا ایک طریقہ "ذمہ داری کی تدریجی منتقلی" (Gradual Release of Responsibility) ہے، جس میں سب سے پہلے استاد خود کسی تصور یا مہارت کا عملی نمونہ پیش کرتا ہے یا وضاحت کرتا ہے۔ اس کے بعد، استاد اور طلبا مل کر اسی تصور یا مہارت پر کام کرتے ہیں، جہاں استاد رہنمائی اور مدد فراہم کرتا ہے۔ آخر میں، طلبا ان مہارتوں کو خود مختار اور انفرادی طور پر مشق کے ذریعے اپناتے ہیں۔

d. **تفریق پذیر ہدایت کا استعمال:** اساتذہ کو اس طرح سے درجوں کی منصوبہ بندی کرنی ہوگی کہ وہ مختلف دلچسپیوں اور صلاحیتوں کے حامل طلبا کو بامعنی طور پر مشغول کریں اور بہتر سیکھنے کی حوصلہ افزائی کریں۔

اس کا ایک طریقہ تفریق شدہ تدریس (Differentiated Instruction) ہے، یعنی تدریسی عمل کو طلبا کی انفرادی ضروریات کے مطابق آہنگ کرنا۔ مختلف طلبا کے لیے تعلیمی مواد، سیکھنے کے طریقے، تدریسی وسائل اور جائزہ کے طریقے مختلف ہو سکتے ہیں۔ بڑے کمرۂ جماعت میں ہر طالب علم کے لیے علیحدہ تدریسی حکمت عملی اپنانا مشکل ہو سکتا ہے، اس لیے استاد ایسے چھوٹے گروپوں کی نشاندہی کر سکتا ہے جن کے سیکھنے کی ضروریات ملتی جلتی ہوں اور ان کی ضروریات کو ایک گروپ کی حیثیت سے پورا کیا جا سکتا ہو۔

اس کے بارے میں سوچنے کا ایک طریقہ مختلف ہدایت ہے، یعنی، طلبا کی انفرادی ضروریات کے مطابق تدریسی عمل کو تیار کرنا۔ مختلف طلبا کے لیے مواد، سیکھنے کے طریقے، امدادی اشیا اور جائزہ مختلف ہو سکتے ہیں۔ انفرادی اعتبار سے، خاص طور پر کسی بڑے طبقے میں

یہ کرنا اکثر مشکل ہوتا ہے۔ اس صورت میں، اساتذہ طلبا کے چھوٹے گروہوں کی شناخت کر سکتے ہیں جن کی اسی طرح کی ضروریات ہیں اور انھیں گروپ کی حیثیت سے مختلف انداز میں خطاب کیا جاسکتا ہے۔

اس سے پہلے کہ استاد اس کی منصوبہ بندی کرے، یہ ضروری ہے کہ وہ طلبا کا بغور مشاہدہ کرے، ان کے کام کا تجزیہ کرے اور ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات جمع کرے۔ مثال کے طور پر، استاد مختلف سطحوں کی ورک شیٹس تیار کر سکتا ہے، جو سادہ ترین سطح سے شروع ہو کر بتدریج زیادہ پیچیدہ سطح تک پہنچیں، تاکہ جماعت کے مختلف گروپوں کی صلاحیتوں کے مطابق سیکھنے کے عمل کو منظم کیا جاسکے۔

e. **انفرادی طور پر اور باہمی تعاون کے ساتھ کام کے مواقع فراہم کرنا:** کمرۂ جماعت کے عمل سے طلبا کو انفرادی طور پر کام کرنے اور مل کر کام کرنے کے مواقع فراہم کرنا چاہیے۔ اساتذہ اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ طلبا چھوٹے اور بڑے گروپوں کے ساتھ ساتھ آزادانہ طور پر بھی جوڑوں میں کام کریں۔ اساتذہ کو طلبا کی ہمدردی اور تنقیدی تفہیم کے ساتھ اپنے اپنے سوچنے کے عمل اور دیگر تجربات پر سننے، سمجھنے، تعریف کرنے اور اس پر غور کرنے میں مدد کرنی چاہیے۔

دوسروں کے ساتھ کام کرنے سے اکثر سیکھنے کی مشغولیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اپنے خیالات کا تبادلہ کرنا اور دوسروں کے ردِعمل کا جواب دینا سوچ کو بہتر بناتا ہے، سمجھ کو گہرا کرتا ہے اور نئے نظریات اور بصیرت کے دروازے کھولتا ہے۔ احتیاط سے ترتیب دی گئی اشتراکی طور پر (Collaborative) سیکھنے کی صورتِ حال میں، طلبا کو کسی تعلیمی سرگرمی کو کامیابی سے مکمل کرنے کے لیے ایک دوسرے کی شراکت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس عمل کے دوران، انھیں مختلف کردار ادا کرنا سیکھنا چاہیے، جیسے کہ مشاہدہ کرنے والے (Observers)، ثالث (Mediators)، اسکور مینیجر (Score Managers) اور نوٹ لینے والے (Note-Takers)، جو سیکھنے کے عمل کے اہداف پر مبنی ہوں۔

f. **متنوع وسائل کا استعمال:** آموزش کے لیے درسی کتاب کا بامعنی استعمال ضروری ہے۔ اس کے علاوہ، دیگر وسائل اور مواد کا استعمال بھی ضروری ہے تاکہ طلبا کو درسی کتاب سے آگے سیکھنے میں مشغول کیا جاسکے۔ تعلیمی عمل میں ایسے وسائل کو شامل کرنا چاہیے جو طلبا، اساتذہ اور مقامی برادری کے ذریعے تیار کیے گئے ہوں، نیز وہ جو نزدیکی ماحول میں دستیاب ہوں۔ اسی طرح، ڈیجیٹل وسائل کو بھی مناسب طریقے سے تعلیمی سرگرمیوں میں شامل کیا جانا چاہیے۔

کمرۂ جماعت میں نمائش (ڈسپلے) سیکھنے کے عمل کا ایک اہم حصہ ہے، جو صرف مکمل شدہ کام تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس میں جاری کام کے مختلف پہلو بھی شامل کیے جاسکتے ہیں۔ جہاں ممکن ہو، کمرۂ جماعت کی نمائش متحرک ہونی چاہیے، اسے باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کیا جانا چاہیے، اور اسے ان موضوعات اور سوالات کے مطابق ہونا چاہیے جن پر طلبا کام کر رہے ہیں۔ مستقل نمائشوں کو کم سے کم رکھا جانا چاہیے۔

g. **طلبا کام کرنے میں مناسب عادات اور ذمہ داری پیدا کرنے میں مدد کرنا:** آموزش کے لیے کام کرنے کی مناسب عادات کو فروغ دینا اور ذمہ داری لینا نہایت ضروری ہے۔ اس میں کئی پہلو شامل ہیں، جیسے کہ طلبا کا اپنے کام کی جگہ اور مواد کو استعمال سے پہلے اور بعد میں منظم کرنا، وقت کو مؤثر طریقے سے ترتیب دینا، دیے گئے کاموں پر مکمل توجہ دینا، کام کی ذمہ داری لینا، مسلسل محنت کرنا اور کام کو مکمل کرنا، بغیر استاد کی موجودگی کے بھی دیے گئے کام پر توجہ مرکوز رکھنا، اور دوسروں کو بغیر خلل کے کام کرنے دینا۔

کام کی مناسب عادات کی ترقی اور ذمہ داری لینا سیکھنے کے لیے اہم ہے۔ ان میں پہلو شامل ہیں، جیسے، طلبا کے استعمال سے پہلے اور بعد میں جگہ اور مواد کو منظم کرنا، وقت کو منظم کرنا، کاموں پر وقت کو یقینی بنانا، کاموں کی ذمہ داری لینا، کام کے ساتھ برقرار رہنا اور مکمل کرنا، کسی استاد کے بغیر بھی کسی دیے گئے کام پر رہنا، اور دوسروں کو بغیر کسی خلل کے کام کرنے کی اجازت دینا۔

h. **فوری اور معنی خیز بازرسی:** طلبا کو کمرۂ جماعت کے عمل سے فائدہ اٹھانے اور ان کی تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے فوری اور مناسب بازرسی کی ضرورت ہوتی ہے۔ معذور طلبا کی مدد کے لیے مناسب ٹکنالوجی کے انضمام پر بھی غور کیا جاسکتا ہے۔ بازرسی طلبا کو اس بات پر غور کرنے میں مدد کرتی ہے کہ انھوں نے کیا سیکھا ہے اور انھیں ابھی اور کیا جاننے کی ضرورت ہے۔ بازرسی فراہم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ طالب علم صحیح اور غلط طریقے سے کیا کام کر رہے ہیں اس کی وضاحت کریں کہ وہ صحیح اور غلط طریقے سے کیا کر رہے ہیں۔

بازرسی میں زیادہ دیر کرنا طلبا کے لیے سیکھنے کے لمحے سے بازرسی کو جوڑنا مشکل بنا سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر طالب علم کی انفرادی ضروریات کو مدنظر رکھا جائے۔ کچھ طلبا کو بہتر کارکردگی کے لیے حوصلہ افزائی کی ضرورت ہوتی ہے، جبکہ کچھ طلبا کو نرمی اور حساسیت کے ساتھ بازرسی کرنے دینا ضروری ہوتا ہے تاکہ ان کی سیکھنے کی رغبت اور خودداری متاثر نہ ہو۔

3.3.4 تدریس کے لیے منصوبہ بندی

تدریس ایک دانستہ عمل ہے جو طلبا میں سیکھنے کے عمل کو فروغ دینے کے ارادے سے انجام دیا جاتا ہے۔ اس شعوری عمل کے لیے ضروری ہے کہ اسے اچھی طرح سے منصوبہ بند کیا جائے۔ منصوبہ بندی اچھی تدریس کا مرکز ہے۔ منصوبہ بندی میں کمرۂ جماعت کے کاموں کی ایسی تشکیل اور تنظیم شامل ہے جس میں استعدادات اور آموزشی محاصل کا حصول ہو سکے۔ تدریسیات اور اندازۂ تحسیب کا تعین کیا جاسکے۔ منصوبہ بندی میں طلبا کے لیے معاون سرگرمیاں، گھر کا کام اور کمرۂ جماعت میں ہو رہے کام کی نمائش بھی شامل ہے۔

اچھی منصوبہ بندی کے لیے ضروری ہے کہ تعلیمی اغراض، درسیاتی اہداف، استعدادات اور مطلوبہ آموزشی ماحصل کی مکمل تفہیم ہو۔ ساتھ ہی، ان طلبا کی ہم سر آموزش کو مدنظر رکھا جائے جن کے لیے منصوبہ بنایا جا رہا ہے، نیز دستیاب تدریسی آموزشی مواد (TLMs) اور استعمال کیے جانے والے تعلیمی مواد کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔

تدریسی منصوبہ کے اہم اجزا مندرجہ ذیل ہیں:

a. استعداد، آموزشی ماحصل اور سبق کے مطلوبہ اغراض۔
b. اغراض کے حصول کے لیے اساتذہ کی ہدایت، اساتذہ کی رہنمائی اور/یا طلبا کی قیادت میں کی جانے والی سرگرمیاں۔
c. طالب علم کی پیشگی تفہیم جس پر تدریسیات کا انتخاب مبنی ہے۔
d. متن اور مواد جسے استعمال کرنا ہے۔
e. سرگرمیوں کا تسلسل اور دورانیہ۔
f. کمرۂ جماعت کی ترتیب (جیسے، نشست، نمائش، اشیا کی ترتیب)۔
g. اضافی مدد کی ضرورت والے طلبا کے لیے مخصوص حکمت عملیاں۔
h. جائزہ کے طریقے۔

باکس 3.2v

پنچ پدی: پانچ قدمی سیکھنے کا طرزِ عمل

پانچ قدمی سیکھنے کا عمل "پنچ پدی" اس سلسلے کو مرتب کرنے کے لیے ایک اچھا رہنما ہے جسے کوئی استاد کچھ تصورات اور سیاق و سباق کی ہدایت کے لیے منصوبہ بندی میں اپنا سکتا ہے۔

- **ادیتی (تعارف):** پہلے قدم کے طور پر، استاد بچے کے سابقہ معلومات کے ساتھ رابطہ قائم کر کے ایک نیا تصور یا عنوان متعارف کراتا ہے۔ بچے سوالات پوچھ کر اور خیالات اور مادی اشیا کے ساتھ تجربہ کر کے اساتذہ کی مدد سے نئے موضوع سے متعلق معلومات اکٹھا کرتے ہیں۔
- **بودھ (تصوراتی تفہیم):** بچے دوسرے قدم میں کھیل، تفتیش، تجربہ، مباحثہ یا پڑھنے کے ذریعے بنیادی تصورات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ استاد اس عمل کا مشاہدہ کرتا ہے اور بچوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ تدریسی منصوبہ میں بچوں کے ذریعہ سیکھنے کے تصورات کی فہرست موجود ہوتی ہے۔
- **ابھیاس (مشق):** تیسرا قدم مختلف دلچسپ سرگرمیوں کے ذریعہ تفہیم اور مہارت کو مستحکم کرنے کے لیے مشق کے بارے میں ہے۔ اساتذہ تصوراتی تفہیم اور استعداد کے حصول کو تقویت دینے کے لیے گروہی کام یا چھوٹے پروجیکٹ کا اہتمام کر سکتے ہیں۔
- **پریوگ (اطلاق):** چوتھا قدم بچے کی روزمرہ کی زندگی میں حاصل شدہ تفہیم کا اطلاق کرنے کے بارے میں ہے۔ یہ مختلف سرگرمیوں اور چھوٹے پروجیکٹوں کے ذریعے پورا کیا جا سکتا ہے۔
- **پرسار (توسیع):** پانچواں قدم حاصل شدہ تفہیم (پروچن) کو پھیلانے اور مزید سیکھنے کے لیے دوسرے وسائل استعمال کرنے کے بارے میں ہے (سوادھیائے)۔ پروچن پر بڑی حد تک ہم سرآموزش، دوستوں کے ساتھ گفتگو، ایک دوسرے کو نئی کہانیاں سنانے، نئے گانے گانے، مل کر نئی کتابیں پڑھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ نئے کھیل کھیلنے کے ذریعے عمل کیا جا سکتا ہے۔ سوادھیائے پر سیکھنے سے متعلق مادی اشیا اور تجربات کے ساتھ مشغول ہونے کے ذریعہ عمل پیرا ہوا جا سکتا ہے۔ سیکھے گئے ہر نئے عنوان کے لیے، ہمارے دماغ میں ایک اعصابی راستہ پیدا ہوتا ہے۔ علم کے اشتراک اور اضافہ کرنے سے ہماری آموزش کو تقویت ملتی ہے۔ اگر ہم نے جو کچھ سیکھا ہے اسے ہم دوسروں کو سکھاتے نہیں تو اعصابی راستہ نامکمل رہ جاتا ہے۔ دوسروں کو (ہم سر طلبا کو) سکھانے کے ذریعے ہماری آموزش واضح اور دیرپا ہو جاتی ہے۔

3.3.5 کمرۂ جماعت یا طلبا کے طرزِ عمل کا انتظام کرنا

طلبا بہت سی وجوہات کی بنا پر نامناسب برتاؤ اختیار کرتے ہیں طرزِ عمل اکثر ایسی غیر لفظی زبان ہے جس کے ذریعے نوعمر طلبا احساسات اور خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ اضافی توجہ حاصل کرنے کے لیے طرزِ عمل کا استعمال کرتے ہیں۔ بالغان ناراض یا بے بس ہو سکتے ہیں اور اپنے جذبات کے اظہار کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں جانتے۔ بعض اوقات یہ طرزِ عمل نیند کی کمی، ناقص تغذیہ، صحت کے مسائل، نشوونما میں تاخیر، کمی یا یہاں تک کہ خاندانی عدم فعالیت یا تناؤ کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔

معیارات، اصولوں اور روایات کو طلبا میں سیکھنے کی اہلیت پیدا کرنی چاہیے۔ کمرۂ جماعت کے واضح اصول وضع کرنا، جن کا عملی طور پر اطلاق کیا جا سکے، سب کے لیے فائدہ مند ہوگا، کیونکہ اس سے ہر کوئی ان اصولوں کو اپنا محسوس کرے گا بجائے اس کے کہ کمرۂ جماعت کی تنظیم خوف کی بنیاد پر کی جائے۔

نظم و ضبط کی مثالوں کو ترقی کی عینک سے دیکھا جانا چاہیے، مزاح اور ہمدردی کے توازن کے ساتھ، اور محتاط مداخلت کے ساتھ جو کہ مضبوط اور ہمدردانہ ہو۔ ان کو سیکھنے کے مواقع کے طور پر طلبا کو مسائل حل کرنے میں مدد کرنے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔ نظم و ضبط کو خود ضابطہ اور خود نظم و ضبط کی عینک سے دیکھا جانا چاہیے اور ترقی اور آموزش کے حصول کے لیے ایک ضروری شرط کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ طلبا کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے طرزِ عمل کی ذمہ داری لیں اور بڑے ہونے کے ساتھ مناسب نتائج کا سامنا کریں۔

احترام اور برابری کا ماحول پیدا کرنے کی طلبا کے مقابلے بالغوں پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر، اسکول کے عملے سے توقع کی جاتی ہے کہ اگر وہ دیکھیں کہ طلبا جسمانی تشدد کا استعمال کر رہے ہیں، ایک دوسرے کو دھمکا رہے ہیں، یا ایک دوسرے کے ساتھ نرمی، انصاف یا عزت سے پیش نہیں آ رہے، تو وہ فوری اور مضبوطی سے مداخلت کریں اور اسے روکیں۔ انھیں طلبا کو اختلاف رائے کو بات چیت اور مکالمے کے ذریعے حل کرنے کی ترغیب دینی چاہیے۔

باکس 3.2vi

توجہ مرکوز کرنے کی اہمیت

تیتیریا اپنشد کہتا ہے کہ سیکھنے کا راز سوچ میں ارتکاز کی طاقت میں مضمر ہے۔ یوگا کی سائنس توجہ مرکوز کرنے کے عمل اور ان طریقوں پر مبنی ہے جن کے ذریعے علم کے اظہار کرنے والی شے پر توجہ مرکوز کی جا سکے تاکہ اس کے متعلق علم کا مواد، قوتیں اور کیفیات متلاشی کے ذریعے حاصل ہو سکیں۔

شری اوروبندو توجہ مرکوز کرنے پر خاص زور دیتے ہیں اور چار بنیادی طریقوں کا ذکر کرتے ہیں جن کے ذریعے اسے حاصل کیا جا سکتا ہے: مراقبہ، غور و فکر، خیالات کو محض دیکھنا جب وہ ذہن میں گزرتے ہیں، اور ذہن کو خاموش اور پُرسکون کرنا۔

توجہ مرکوز کرنا ایک نفسیاتی عمل ہے، جو کسی بھی قسم کی رسومات یا تقریبات کا محتاج نہیں اور کسی مخصوص نظریے سے آزاد ہے۔ لہٰذا، توجہ مرکوز کرنے کی قوتوں کو فروغ دینا کسی بھی ایسے عمل سے آزاد ہے جو ایمان، عقیدہ یا مذہبی احکام کا تقاضا کرے۔

3.3.6 مخصوص ضرورتوں والے طلبا یا دیگر انفرادی آموزشی ضرورتوں والے طلبا کا خیال رکھنا

کمرۂ جماعت کے عمل کو طلبا کی متنوع ضروریات کے مطابق ہونا چاہیے۔ طالب علم اس وقت بہترین سیکھتے ہیں جب انھیں چیلنج کیا جاتا ہے، لیکن اس قدر نہیں کہ وہ چیلنج کی سطح سے خطرہ محسوس کریں یا مغلوب ہو جائیں۔ لہٰذا، اساتذہ کو اپنی جماعت میں ہر طالب علم کی سیکھنے کی ضروریات کو جاننے اور سمجھنے کی ضرورت ہوگی اور ہر طالب علم کو مناسب سطح کا چیلنج اور تعاون فراہم کرنا ہوگا۔

تدریس کے عام دورانیہ میں، معمول کے مشاہدات اور اندازۂ تخمینہ کی بنیاد پر، اساتذہ ان طلبا کی شناخت کر سکتے ہیں جن کو اضافی مدد یا انفرادی توجہ کی ضرورت ہو سکتی ہے لیکن یہ کسی بھی طرح طلبا کو 'تیز'، 'سست' یا 'مسئلہ' طلبا کے طور پر تفریق کرنے کا باعث نہیں بننا چاہیے اور نہ ہی اس کا مطلب معیارات کو کم کرنا ہے۔

کچھ طریقے جن میں یہ اضافی مدد فراہم کی جا سکتی ہے یا طلبا کو چیلنج کی مختلف سطحوں کی پیشکش کی جا سکتی ہے ذیل میں درج ہیں:

a. سال کے آغاز میں ایک مہینہ یا اس سے کچھ زیادہ کے لیے کوئی 'برج' کورس، جو طلبا کو اپنے پہلے سیکھے ہوئے تصورات کو تازہ کرنے اور نئی جماعت کے لیے تیار کرنے کے قابل بنائے گا۔

b. کمرۂ جماعت میں جو کچھ کیا گیا ہے اس کی تکمیل کے لیے مقررہ دنوں پر مخصوص کام۔

c. تفریقی تفویضات؛ استاد ایک ہی مواد کا استعمال کرتے ہوئے مشکلات کی مختلف سطحوں کے تفویضات یا جانچیں فراہم کر سکتا ہے۔

d. ایسے طلبا کے لیے مخصوص وسائل مہیا کرنا جنھیں ان کی ضرورت ہے، جیسے کہ ان لوگوں کے لیے اضافی ورک شیٹس جنھیں اضافی مشق کی ضرورت ہے اور 'اضافی چنوتی بھری' ورک شیٹس ان لوگوں کے لیے جو اس سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں یا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

e. بوقت ضرورت 'بڈی سسٹم' (ساتھی نظام) متعارف کرائیں، جس کے تحت کسی ایسے طالب علم کو، جسے مدد کی ضرورت ہو، ایک ایسے ساتھی طالب علم کے ساتھ جوڑا جائے جو غیر رسمی طور پر مدد فراہم کر سکتا ہو۔ مثال کے طور پر، ہوم ورک میں مدد دینا، کلاس کے بعد وضاحت فراہم کرنا، یا مل کر پروجیکٹ مکمل کرنا۔

f. جماعت میں ہر طالب علم کے ساتھ مہینے میں ایک بار یا اس کے بعد انفرادی ملاقات کا وقت مقرر کرنا تا کہ استاد کو ہر طالب علم کی ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرنے اور تصوراتی مسائل، آموزش میں پیش آنے والی مشکلات یا تمام طلبا کی انفرادی ضروریات کی نشاندہی کرنے کا موقع ملے۔

g. تمام والدین کے ساتھ باقاعدگی سے بات چیت کریں، لیکن خاص طور پر ان والدین کے ساتھ جن کے بچوں کو خصوصی معاونت اور مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے تا کہ والدین بھی ضرورت پڑنے پر مدد فراہم کرنے کے قابل ہوں۔ اس بات چیت کی نوعیت والدین کے لیے مخصوص اور واضح ہونے کی ضرورت ہے تا کہ وہ جانیں اور سمجھیں کہ اپنے بچے کی مدد کے لیے کیا کرنے کی ضرورت ہے۔

h. ایسی صورتوں میں جہاں اسکول شناخت شدہ معذوری والے طالب علم کی مدد یا مدد کے لیے مناسب طریقے سے لیس نہیں ہے، یہ بیرونی وسائل یا وسائل والے افراد پر انحصار کر سکتا ہے۔ معذور طلبا کی مدد کے لیے موزوں ٹیکنالوجی کے انضمام پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔ اسکول مخصوص حالات میں بورڈ آف ایجوکیشن کی طرف سے فراہم کردہ تمام رعایات کو سمجھیں گے اور ان کا انتخاب کریں گے۔ ایسے تمام فیصلے خاندانوں کے ساتھ مل کر کیے جانے چاہئیں۔

3.3.7 گھر کا کام (Homework)

گھر کا کام سیکھنے کے عمل کی توسیع ہے۔ گھر پر کیا گیا کام اسکول میں سیکھے گئے مواد کو مضبوط بناتا ہے اور طلبا کو خود سے کام کرنے کے قابل بناتا ہے۔ یہ کمرۂ جماعت میں انھیں مہیا کی گئی تدریس پر مبنی ہوتا ہے۔ تاہم، ہوم ورک کا مقصد محض کلاس میں سیکھے گئے اسباق کو دہرانا نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اس علم کو مختلف سیاق و سباق میں اطلاق کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہیے۔ اس لیے گھر پر کرنے کے لیے دیے گئے کام کو سیکھنے کے لیے بامعنی ہونا چاہیے۔ اس میں مشق کے کام (مثلاً مکمل کرنے کے لیے ورک شیٹس) کے علاوہ مخصوص سرگرمیوں کے ذریعے تصورات کے اطلاق (مثلاً مقامی آبی وسائل کا سروے) کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

گھر پر کرنے کے لیے دیے گئے کام اور ان پر صرف کیے جانے والے وقت کی تقسیم عمر کے مطابق ہونی چاہیے۔ اساتذہ کو یہ بھی یقینی بنانا چاہیے کہ طلبا یہ کام خود انجام دے سکیں اور انھیں والدین یا کسی اور کی مدد کی ضرورت نہ ہو۔ ہوم ورک دلچسپ اور خوشگوار بنایا جا سکتا ہے تا کہ یہ طلبا کے لیے ایک منفرد اور دلچسپ چیلنج فراہم کرے۔ خاص طور پر اساسی اور ابتدائی سطحوں میں، ہوم ورک اسکول اور طلبا کے گھریلو ماحول کے درمیان ایک مضبوط تعلق قائم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

3.3.8 مختلف سطح میں تدریسیات

کسی مخصوص تعلیمی سطح میں تدریسیات کی موثر طرز رسائی بچوں کی نشوونما اور سیکھنے کے فطری عمل پر مبنی ہوتی ہے، (جسمانی، ادراکی، سماجی-جذباتی، لسانی اور اخلاقی ترقی) اور اس کے ساتھ ساتھ، اس سطح پر حاصل کیے جانے والے مجموعی تعلیمی اغراض کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ یہ طریقۂ کار، بغیر اس

جامع اور وسیع انفرادی ترقی کو نظر انداز کیے، درسیاتی اہداف، استعداد اور آموزشی ماحصل کو مؤثر انداز میں حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے جن پر قومی تعلیمی پالیسی 2020 زور دیتی ہے۔

جیسا کہ اس دستاویز میں پہلے بیان کیا گیا ہے، اگرچہ تعلیمی سطح ایک دوسرے سے الگ ہیں، لیکن طلبا کی افزائش اور پختگی ایک تدریجی عمل ہے، جس میں خاص طور پر دو ملحقہ سطح کے درمیان مشابہت اور انطباق پایا جاتا ہے۔ (مثال کے طور پر، اساسی اور ابتدائی سطح پر حسی اور ادراکی آموزش کے طریقے سکھائے جاتے ہیں، جب کہ مڈل اور ثانوی سطح پر خود مختار طور پر سیکھنے کی عادات اور ابلاغی آلات کے دانش مندانہ استعمال کی تربیت دی جاتی ہے۔) یہ بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ جسمانی، جذباتی، سماجی و اخلاقی اور روقوفی نشوونما کے کئی پہلوؤں میں تبدیلی (مثلاً، جسمانی طاقت اور لچک میں بہتری، جذباتی سہارے کی طلب میں اظہار، سماجی قبولیت اور گروہی منظوری کی ضرورت، اور تجریدی سوچ و خود مختار استدلال کی صلاحیتوں میں اضافہ) کا عمل مسلسل جاری رہتا ہے۔

a. جسمانی نشوونما سے متعلق تدریسیاتی ملحوظات

i. **اساسی سطح:** اسکول کے ابتدائی سال آموزش کے ماحول میں مثبت تجربہ کی بنیاد رکھنے کے لیے تشکیلی اور نہایت اہم ہوتے ہیں۔ اس سطح پر کوئی بھی تدریسی حکمت عملی جو بچوں کی توانائی کو مدنظر رکھے، دلچسپ باہمی عمل کے مواقع فراہم کرے، دلچسپ کہانیوں میں مشغول کرے، متجسس کھلونوں کا استعمال کرے، اور جسمانی طور پر متحرک آموزش کے مواقع مہیا کرے، وہ نہایت مؤثر ثابت ہوسکتی ہے۔ بچے اپنے حواس کے ذریعے مسلسل اردگرد کی دنیا سے سیکھتے ہیں۔ ایسی تدریسی حکمت عملی جو انھیں موسیقی، رقص، فنون اور دستکاری کے جمالیاتی تجربات میں جسمانی طور پر مشغول ہونے کی ترغیب دے، اسکول کے دن کو مزید خوشگوار بنا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ، صحت اور صفائی سے متعلق عملی تعلیم طویل مدتی جسمانی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے میں مدد دیتی ہے۔

ii. **ابتدائی سطح:** طلبا جسمانی طور پر متحرک رہتے ہیں، مشاہداتی صلاحیتوں میں اضافہ کرتے ہیں اور عملی سرگرمیوں میں مشغول ہوکر تصورات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، خاص طور پر جب انھیں ٹھوس تعلیمی وسائل فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ بھی جوش و خروش کے ساتھ ان سرگرمیوں میں حصہ لیں جو طلبا کو سیکھنے کے عمل میں مدد کرتی ہیں۔ اساتذہ کو تدریس کے دوران عملی نمونہ پیش کرنا ہوگا تاکہ طلبا، زبان کی کم سے کم پیچیدگی کے ساتھ تصورات کو زیادہ واضح اور عملی طور پر سمجھ سکیں۔ اس کے علاوہ، تعلیمی مواد کا انتخاب، تدریسی منصوبہ، جائزہ کا طریقہ، اور کمرۂ جماعت کی ترتیب کو اس طرح منظم کرنا چاہیے کہ وہ سرگرمی پر مبنی، تجرباتی اور کھیل کے انداز میں ہوں تاکہ طلبا سیکھنے کے عمل کے بعد گفت و شنید کے ذریعے اپنی سمجھ کو مزید مستحکم کرسکیں۔

iii. **مڈل سطح:** یہ سطح جسمانی نشوونما میں تدریجی اور اچانک تبدیلیوں کا ہوتا ہے۔ نوبلوغت اور قبل از بلوغت کے آثار نمودار ہونے کے ساتھ، اساتذہ کو طلبا میں افزائش کی گھبراہٹ اور جسمانی بالیدگی کے ساتھ ساتھ قوت میں اضافے اور بے چینی جیسے مسائل کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ صنف اور جنسی شناخت کو بہتر طور پر سمجھیں تاکہ طلبا کی ضروریات کو بہتر انداز میں محسوس کرسکیں۔ اسی طرح، خاندانوں اور مقامی ثقافت کو سمجھنے سے طلبا کے طرز عمل کو جاننے میں مدد ملے گی۔ اس سطح پر طلبا کو پیش آنے والی باہری مزاحمت کے باوجود خود مختار ہوکر سیکھنے کی مشق کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کرنا ضروری ہے۔

iv. **ثانوی سطح:** اس سطح پر طلبا اپنی جسمانی تبدیلیوں سے نبرد آزما ہوتے ہیں، خود شعوری کا شکار ہوسکتے ہیں اور اپنی پختگی کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ تمام مضامین کی تدریس میں اس تبدیلی کو مدنظر رکھنا ضروری ہے تاکہ طلبا کو اپنے جسم اور صلاحیتوں کے بارے میں

بدلتے ہوئے تصورات سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔ انھیں ایسی جسمانی سرگرمیوں کے مواقع فراہم کیے جائیں جو ان کے لیے چنوتی بھرے ہوں اور انھیں گروہی اور انفرادی سرگرمیوں، خاص طور پر کھیلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دیں۔

b. جذباتی نشوونما سے متعلق تدریسیاتی ملحوظات

i. **اساسی سطح:** بچوں کو اس بات کی ضرورت ہوگی کہ اساتذہ اپنے جذبات اور دوسروں کے جذبات کو سمجھنے میں ان کی مدد کریں۔ اسکول کا ماحول ایسی گفتگو اور سیکھنے کے لیے ایک محفوظ جگہ فراہم کرتا ہے۔ جذبات اور طرزِ عمل کو قابو میں رکھنا، فوری تسکین کی خواہش میں تاخیر کرنا، اور مثبت آموزشی عادات کو اپنانا بچوں کی زندگیوں پر دیرپا اثر ڈالے گا، اس لیے ان پہلوؤں کو باقاعدگی سے اور فعال طریقے سے فروغ دینا ضروری ہے۔ بچوں کو مخصوص انفرادی توجہ اور دیکھ بھال کی ضرورت ہوگی۔

ii. **ابتدائی سطح:** اس سطح کے طلبا بھی تیزی سے اپنے خیالات اور جذبات کو سمجھنے کا عمل سیکھ رہے ہوتے ہیں اور انھیں جذباتی نظم وضبط سیکھنے میں رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں سے بہت سے طلبا پہلے ہی اپنے مخصوص مزاج اور ترجیحات ظاہر کر رہے ہوں گے، اور اساتذہ کو اپنی تدریسی گفتگو کے ذریعے ان جذباتی عادات کو سمجھنے اور ان کو سنوارنے میں مدد دینے کی ضرورت ہوگی جو سیکھنے میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ اساتذہ کو طلبا کے جذباتی تجربات کے متبادل امکانات بھی فراہم کرنے ہوں گے تاکہ وہ مختلف طرزِ رسائی سے چیزوں کو دیکھنے کے قابل ہوسکیں۔ طلبا کو آہستہ آہستہ جذباتی طور پر خود مختار بننے کے لیے معاونت اور حوصلہ افزائی فراہم کرنا ضروری ہے۔

iii. **مڈل سطح:** کمرۂ جماعت اور اسکول جذباتی آموزش، نشوونما اور اظہار کے لیے اہم مقام ہیں، اور اس سطح پر اساتذہ کے لیے یہ پہلو سب سے زیادہ توجہ طلب ہوتا ہے۔ طلبا خود غیر متوقع کیفیت اور توانائی میں اتار چڑھاؤ کا سامنا کرتے ہیں، اکثر کسی غیر واضح خوشی یا ناخوشی کے احساس سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔ اس سطح پر تدریسیات کو اس انداز میں ترتیب دینا ضروری ہے کہ وہ جذباتی تجربات سے متعلق کسی حد تک ہمدردانہ گفتگو اور غور وفکر کو شامل کرے۔ درسیاتی شعبوں کو ایسے سیاق وسباق کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے جہاں طلبا کے انفرادی ردعمل کو سمجھا جاسکے۔ اساتذہ کو طلبا کے جذباتی تجربات سے نمٹنے کے لیے ایک متوازن طریقہ اختیار کرنا ہوگا—ایسا طریقہ جو نہ تو زیادہ دخل اندازی کرے اور نہ ہی حد سے زیادہ نرم ہو، بلکہ ایک ایسا رویہ ہو جو معقول حد تک مضبوط، منطقی طور پر واضح اور جذباتی طور پر طلبا کے لیے ہمدردانہ ہو۔

iv. **ثانوی سطح:** تدریسیاتی حکمت عملی میں انفرادی غور وفکر اور گروہی گفتگو کی رہنمائی کو شامل کرنا ضروری ہوگا، تاکہ درسیاتی اجزا کے ساتھ مشغول ہونے کے دوران ابھرنے والے خیالات اور جذبات کو بہتر طریقے سے سمجھا جاسکے۔ اس سطح پر، ایک فلسفیانہ طرزِ رسائی اپنانا مفید ہوگا۔ یہ سمجھنا کہ جذبات عارضی ہوتے ہیں اور مستقل نہیں، کہ افراد اپنے جذبات پر صحت مند یا غیر صحت مند طریقوں سے عمل کرسکتے ہیں، اور یہ کہ جذباتی ردعمل کی بنیاد پر کیے گئے منطقی اور غیر منطقی فیصلوں کے سماجی نتائج کیا ہوسکتے ہیں۔ اس سطح پر جذباتی نظم وضبط (Emotional Regulation) پر توجہ برقرار رکھنا ضروری ہوگا۔ اساتذہ کو یہ سمجھنے میں مہارت حاصل کرنی ہوگی کہ کب کسی طالب علم کو انفرادی توجہ کی ضرورت ہے اور اس سے مؤثر انداز میں بات چیت کرنے کے طریقے تلاش کرنے ہوں گے۔

c. سماجی اور اخلاقی نشوونما سے متعلق تدریسیاتی ملحوظات

i. **اساسی سطح:** اساسی سطح پر طلبا کو سماجی اصولوں اور ان پر عمل کرنے کی حکمت عملی سکھانا، سادہ کاموں کو مکمل کرنے میں قیمتی سماجی شراکت اور تعاون کی اہمیت بتانا، اور دوسروں کے لیے احترام اور باہمی تعاون کا مفہوم سمجھانا یہ تمام باتیں سماجی اور اخلاقی ترقی کے لیے بے حد ضروری ہیں۔ سماجی زندگی ایک طویل مدتی حقیقت ہے، جسے بچوں کو ابتدا ہی سے سمجھداری کے ساتھ سیکھنا اور اس میں مؤثر طریقے سے

شامل ہونا چاہیے۔ اس سطح پر دی جانے والی اخلاقی اور سماجی ہدایات کا مقصد بچوں کو سادہ انداز میں ''اچھے'' اور ''درست'' اعمال کو ''برے'' اور ''نامناسب'' اعمال سے الگ پہچاننے کی تعلیم دینا ہوتا ہے۔

ii. **ابتدائی سطح:** یہ سطح سماجی شمولیت اور تعاون سیکھنے کا بھی وقت ہے۔ تدریسی حکمت عملیوں کو اس طرح وضع کیا جانا چاہیے کہ وہ جوڑی میں کام، چھوٹے گروپ میں کام اور انفرادی کام کو متناسب انداز میں شامل کریں تاکہ طلبا فعال طور پر ایک دوسرے کے ساتھ حساسیت، باہمی احترام، سننے کی استعداد اور تعاون کے ساتھ کام کرنا سیکھ سکیں، ساتھ ہی ثقافتی تنوع اور سوچنے اور محسوس کرنے کے مختلف انداز کو قبول کرنا بھی سیکھیں۔ اساتذہ کو طلبا کو مساوات، انصاف، اشتراک اور تعاون سے متعلق بنیادی اخلاقی اور سماجی سوالات میں مشغول کرنا چاہیے۔

iii. **مڈل سطح:** اس سطح پر ہم سرساتھی طلبا کی زندگی میں زیادہ نمایاں مقام حاصل کر لیتے ہیں، اس وقت اس عنصر کو تعلیمی ماحول کے فائدے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ابتدائی سطح کی طرح، یہاں بھی تدریسیاتی عملی حکمتوں کو جوڑی میں کام، چھوٹے گروپ میں کام، اور انفرادی کام کے لیے مناسب صحیح میں ترتیب دینا ضروری ہے۔ مخلوط چھوٹے گروپ میں کام طلبا کو مختلف لوگوں کے ساتھ مل کر سننے اور سوچنے کا موقع فراہم کرے گا۔ بہت سے اسباق میں دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے، اپنی صلاحیتوں کو سماجی سہولت کاری کے ذریعے صحت مند انداز میں جانچنے، اور باوقار و خوشگوار مسابقت کے مواقع ملنے چاہیے۔ تدریسیاتی حکمت عملیوں کو واضح طور پر (مواد کے انتخاب اور باہمی تعامل کی حکمت عملی کے ذریعے) صنفی، طبقاتی اور ثقافتی تنوع کے احترام اور حساسیت کو فروغ دینے کا ہدف بنانا چاہیے۔ طلبا کو اپنے سماجی دائرے، بشمول والدین، اساتذہ اور کمیونٹی میں رہنمائی کے لیے واضح توقعات اور اصولوں کو سیکھنے کی ضرورت ہوگی۔ جماعت میں اساتذہ کو مساوات اور دوسروں کے احترام پر مبنی اخلاقی غور و فکر کی گفتگو کرنی چاہیے۔ یہ وہ وقت بھی ہے جب طلبا اپنے اردگرد کے ماحول سے کہیں بڑی دنیا کے بارے میں سیکھنا شروع کرتے ہیں، اس لیے انھیں ہمارے تاریخی، جغرافیائی اور ثقافتی لحاظ سے مالامال ملک کے ثقافتی تنوع کا ادراک کرنا نہایت اہم ہے۔

iv. **ثانوی سطح:** اس سطح کے طلبا ابھرتے ہوئے خیالات اور مضبوط وفاداریوں کے حامل نوجوان ہوتے ہیں، جو پرجوش شمولیت اور شدید اختلافِ رائے کی استعداد رکھتے ہیں۔ کسی مخصوص نظریے سے وابستگی، سیاست، کھیل یا تفریحی صنعت کی شخصیات کو آئیڈیل بنانا، اور اس طرح کے دیگر رجحانات اس عمر کے طلبا میں نظر آتے ہیں، جو ان کی وابستگی اور کسی گروہ سے تعلق کے فطری جذبے کی عکاسی کرتے ہیں۔ حقیقی دوستیاں، مضبوطی سے جُڑے چھوٹے گروپ (اندرونی اور بیرونی گروپ) اور ہم عمروں کی پیروی جیسے عوامل، خود کے اور دنیا کے بارے میں سیکھنے کے لیے مثبت طریقے سے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ یہ وہ وقت بھی ہے جب طلبا کو سوچنے اور استدلال میں انفرادیت اختیار کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے، ساتھ ہی ساتھ دوسروں کو احترام کے ساتھ سننے اور سمجھنے کی استعداد کو بھی فروغ دینا چاہیے۔ چیلنج جیسے کہ خوف زدہ کرنا، تنہا کرنا اور الجھنوں سے ایک حد کے اندر نمٹنے کی ضرورت ہوگی، چاہے وہ کمرۂ جماعت کے اندر ہوں یا باہر۔ تدریسی حکمت عملیوں میں ذمہ داری سونپنا، طلبا کو اپنی تعلیم کی خود نگرانی کا موقع دینا، اور ایک دوسرے کے آموزشی عمل کو بہتر بنانے پر توجہ دینا شامل ہوسکتا ہے تاکہ دوسرے طلبا بہتر طور پر سیکھ سکیں۔ اساتذہ کو سماجی شمولیت اور تبدیلی سے جُڑے اخلاقی اور سماجی اقدار پر طلبا سے کھل کر گفتگو کرنی چاہیے۔ یہ طلبا کی زندگی کا ایک نہایت اہم مرحلہ ہوتا ہے، جہاں ان کے لیے شناخت (Identity) اور ورثے (Heritage) کے تصورات پر گفتگو ضروری ہوجاتی ہے، کہ ایک ہندوستانی ہونے (بھارتیتا) کا مطلب کیا ہے اور وہ کس طرح ہمارے وسیع اور ثقافتی لحاظ سے مالامال ملک کا حصہ ہیں۔

d. وقوفی نشوونما سے متعلق تدریسیاتی ملحوظات

i. **اساسی سطح:** اس سطح پر اختیار کی گئی تدریسی حکمت عملیوں کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ تمام بچے بنیادی خواندگی اور اعداد شناسی (Foundational Literacy and Numeracy) حاصل کرسکیں، کیونکہ یہی آئندہ ہونے والی تمام آموزش کی بنیاد ہے۔ زبان اور ریاضی میں بھرپور سیکھنے کے تجربات، اور فنون، دستکاری، موسیقی، رقص، کہانیوں، اور تھیٹر کے ذریعے جمالیاتی اور ثقافتی تجربات بچوں کی مجموعی وقوفی نشوونما میں مدد دیں گے۔ کثیر جہتی تدریسی آموزشی مواد (Multimodal TLMs)، مناسب بیرونی سرگرمیاں، اساتذہ کی انفرادی توجہ، اور جسمانی فلاح و بہبود اس سطح کے بچوں کی وقوفی نشوونما کی ضروریات کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔

ii. **ابتدائی سطح:** اس سطح کی تدریسیات کو عملی مشاہدے اور تجربات کے بعد بتدریج زیادہ سوچنے اور تجزیہ کرنے کی طرف منتقل ہونا ضروری ہوگا، جس میں طلبا کو بھرپور تعلیمی مواد فراہم کیا جائے تاکہ وہ اس میں مشغول ہوں، اسے دہرائیں اور مشق کریں۔ یہ بار بار کی گئی مشق آئندہ مڈل سطح پر مطالعے کی عادت، خود مختار سوچ اور خود سیکھنے کی بنیاد بنے گی۔ اس سطح پر بھی کثیر جہتی تدریسی آموزشی مواد اور اساتذہ کی انفرادی توجہ کافی حد تک ضروری رہے گی، کیونکہ یہی حکمت عملی درسیاتی شعبوں میں مضبوط تصورات کی تشکیل میں معاون ہوگی۔ مختلف مضامین میں میدانی سیر (Field Visits) کی منصوبہ بندی، پڑھائی کے ہفتے کے دوران بیرونی سرگرمیوں کے لیے مناسب وقت مختص کرنا، طلبا کے منطقی استدلال (Logical Reasoning) کی حوصلہ افزائی کرنا، سوچ سمجھ کر سوال کرنے کی ترغیب دینا، تخلیقی اور فنّی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی، مکالمے کے ذریعے تفتیش کے ہنر سیکھنا اور کتابوں سے رجوع کرنے کی عادت ڈالنا اس سطح کی مؤثر تدریسیاتی حکمت عملیوں میں شامل ہیں۔

iii. **مڈل سطح:** اس سطح میں سیکھنے کی صلاحیتیں تیزی سے بڑھتی ہیں اور انفرادی سیکھنے کی استعداد اور تخلیقی صلاحیتیں نمایاں طور پر دوسروں سے مختلف نظر آنا شروع ہوجاتی ہیں۔ اس تنوع کے پیش نظر تدریسیاتی توجہ دینا ضروری ہوگا، خاص طور پر ان طلبا کے لیے جو سیکھنے میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں یا جو اپنی کارکردگی میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہیں، کیونکہ یہ سب کچھ گروہی سیکھنے کے عمل کے تناظر میں ہوتا ہے۔ طلبا کو مختلف درسیاتی شعبوں میں عملی تصورات سے نظریاتی تصورات کی طرف منتقلی کا طریقہ سکھانا، تفہیم کو مؤثر طریقے سے جذب کرنے کی مہارت پیدا کرنا اور زیادہ محنت و سنجیدگی سے کام کرنے کی استعداد پیدا کرنا اس سطح میں تدریسیاتی حکمت عملی کے بنیادی نکات ہوں گے۔

نئے درسیاتی شعبوں کے تعارف کے ساتھ، یہ ضروری ہوگا کہ طلبا کی دلچسپی اور ان کی ذہنی صلاحیتوں پر اعتماد کو برقرار رکھنے کے لیے مناسب معاون تدریسی حکمت عملی فراہم کی جائے۔ اس سطح میں طلبا کی تجریدی طور پر سوچنے کی صلاحیت اور اپنے خیالات کو تخلیقی انداز میں پیش کرنے کی مہارت نمایاں طور پر بہتر ہوتی ہے، لہٰذا اساتذہ ایسے چنوتی بھرے مواد پیش کرسکتے ہیں جو تجریدی استدلال اور اطلاق کی مہارت کا تقاضا کرے۔ اس سطح میں ٹیکنالوجی اور میڈیا کے استعمال کے اصول متعارف کرانا ضروری ہوجاتا ہے۔ اساتذہ کو تدریسی عمل میں خود بھی محتاط اور بامقصد تعلیمی طریقے سے انٹرنیٹ اور میڈیا آلات کے استعمال کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور طلبا کو اس بارے میں واضح طور پر تعلیم دینی ہوگی۔ اس کے لیے درسیات کے تناظر میں انٹرنیٹ، نئی میڈیا ٹیکنالوجی اور آلات کے محفوظ اور صحت مند استعمال پر مباحثے کروانا اہم ہوگا۔

iv. **ثانوی سطح:** اس سطح میں، جو چار سالوں پر محیط ہے، طلبا کی سوچ، سیکھنے، مشق کرنے اور تخلیقی اظہار کی پختگی کے بے شمار امکانات موجود ہوتے ہیں۔ اساتذہ کے لیے یہ نہایت اہم ہوگا کہ وہ طلبا کو آزادانہ طور پر سمجھنے، تجریدی اور نظریاتی تصورات کو درسیاتی شعبوں میں اپنانے، محنت اور سنجیدگی کے ساتھ کام کرنے، تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے اور اپنے خیالات کو مؤثر انداز میں پیش کرنے

کی مہارت سکھائیں۔ اس سطح میں طلبا کے لیے نئے درسیاتی شعبوں اور خصوصی مضامین کے انتخاب کے مواقع پیدا ہوتے ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ انھیں درست فیصلے کرنے میں مدد فراہم کی جائے اور ان کے (منتخب کردہ مضامین) میں مسلسل مشق کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ اس عمر میں چوں کہ طلبا زیادہ خود مختار ہو جاتے ہیں، اس لیے ٹیکنالوجی اور میڈیا کے استعمال کے اصولوں پر سختی سے عمل درآمد کروانے اور بار بار یاد دہانی کرانے کی ضرورت ہوگی۔ اس سطح میں نگرانی کم ہونے کی وجہ سے، پچھلی سطح میں سکھائے گئے "تعلیمی اغراض کے تحت انٹرنیٹ اور میڈیا آلات کے مؤثر استعمال" کے اصولوں پر عمل کمزور پڑ سکتا ہے، اس لیے بار بار یاد دہانی کرانا ضروری ہوگا۔ اساتذہ کو سیکھنے کے دوران توجہ کو بھٹکنے سے روکنے، سائبر زور آوری، انٹرنیٹ کے جبری استعمال اور دیگر غیر صحت مند ڈیجیٹل عادات کے خطرات سے طلبا کو آگاہ کرنا ہوگا، خاص طور پر جب وہ اس سطح میں تعلیمی تحقیق کے لیے انٹرنیٹ کا زیادہ استعمال کر رہے ہوں گے۔

3.3.9 تدریسیات کے مجموعی اصول

مندرجہ بالا تمام نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے، درج ذیل تدریسیاتی اصولوں کو تمام سطح میں کمرۂ جماعت کی منصوبہ بندی اور تدریس میں شامل کیا جانا چاہیے:

- **ہر بچہ سیکھنے کے قابل ہوتا ہے اور بچے فطری آموز گار ہوتے ہیں:**

a. سیکھنا ایک فعال عمل ہے جس میں سمجھنا اور کرنا دونوں شامل ہیں۔

b. بچے اس وقت بہترین سیکھتے ہیں جب ان کا احترام کیا جاتا ہے، ان کی قدر کی جاتی ہے اور انھیں سیکھنے کے عمل میں شریک کیا جاتا ہے۔

c. بچے مختلف طریقوں سے سیکھتے ہیں، جیسے کہ کچھ بنا کر، بحث میں حصہ لے کر، سن کر، بول کر، پڑھ کر، لکھ کر، سوالات کر کے، تلاش کر کے، دریافت کر کے اور تجربہ کر کے۔

d. سیکھنا اس وقت بہترین ہوتا ہے جب کمرۂ جماعت کے عمل طلبا کی زندگی اور ان کے سابقہ تجربات کے ساتھ مربوط ہوتے ہیں، تصوراتی وضاحت پر توجہ مرکوز ہوتی ہے اور طلبا کو تنوع اور چیلنج فراہم کرتے ہیں۔

e. مشق سیکھنے کے عمل کا ایک اہم اور لازمی حصہ ہے۔

- **درج ذیل امور ناقابلِ سمجھوتہ ہیں:**

i. سزا اور خوف سیکھنے کے لیے نقصان دہ ہیں اور کمرۂ جماعت میں استعمال نہیں ہونا چاہیے۔

ii. کمرۂ جماعت میں ذات، صنف، مذہب، سماجی و اقتصادی حالات، طالب علم کی کارکردگی یا کسی دوسرے عنصر کی بنیاد پر ناانصافی ناقابل قبول ہے۔

iii. یاد داشت سیکھنے یا جائزہ کی بنیادی شکل نہیں ہونی چاہیے۔

iv. طلبا کو محض معلومات کے غیر فعال وصول کنندگان کے طور پر نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ اس سے تعلیمی عمل میں بیزاری اور یکسانیت پیدا ہوتی ہے۔ طلبا کو اپنی تعلیم میں سرگرم شراکت دار کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔

مؤثر تدریسیاتی عمل اس لیے تصوراتی تفہیم، فعال دریافت، سوال و جواب، مباحثہ اور خود مختار سیکھنے کو فروغ دیتا ہے کہ یہ طلبا کے تجربات اور آرا کو سنجیدگی سے لیتا ہے، ان کے تنوع کو تسلیم کرتا ہے اور اس کا خیال رکھتا ہے، طلبا کے سابقہ علم کی بنیاد پر آگے بڑھتا ہے، تدریس کے مختلف طریقے استعمال کرتا ہے اور کیے گئے کام پر بروقت رائے فراہم کرتا ہے۔

سیکشن 3.4

جائزہ کی طرزِ رسائی

این ای پی 2020 بیان کرتی ہے:

> ہمارے اسکولی نظام کی ثقافت میں جائزہ کا مقصد ایک ایسے نظام کی طرف منتقل ہو گا جو صرف تکمیلی اور رٹ کریاد کرنے پر مبنی مہارتوں کی جانچ کرنے کے بجائے زیادہ باقاعدہ اور تشکیلی ہو گا، استعداد پر مبنی ہو گا، طلبا کی آموزش اور نشوونما کو فروغ دے گا اور اعلیٰ سطح کی مہارتوں جیسے تجزیہ، تنقیدی فکر اور تصوراتی وضاحت کی جانچ کرے گا۔ جائزہ کا بنیادی مقصد بیشک سیکھنے کے لیے ہو گا؛ یہ استاد، طالب علم اور پورے اسکولی نظام کو آموزش اور نشوونما کو بہتر بنانے کے لیے تدریسی و آموزشی عمل میں مسلسل نظرثانی کرنے میں مدد دے گا۔ یہی اصول تمام تعلیمی سطحوں پر جائزہ کی بنیاد ہو گا۔
>
> [این ای پی 2020، 4.34]

پالیسی مزید بیان کرتی ہے:

> پروگریس کارڈ ایک جامع، 360-ڈگری، کثیر جہتی رپورٹ ہو گی جو وقوفی، تاثراتی، اور نفسی حرکی پہلوؤں میں ہر متعلّم کی انفرادیت کے ساتھ ساتھ اس کی پیش رفت کی بڑی تفصیل سے عکاسی کرے گا۔ اس میں اساتذہ کے ذریعے کیے گئے جائزہ کے ساتھ خود اندازہ تحسیب اور ہم سرساتھیوں کے جائزہ اور پروجیکٹ پر مبنی اور تفتیش پر مبنی آموزش، کوئز، رول پلے، گروپ ورک، پورٹ فولیو وغیرہ میں بچے کی پیش رفت شامل ہو گی۔ کلی پروگریس کارڈ گھر اور اسکول کے درمیان ایک اہم ربط بنائے گا اور اس کے ساتھ والدین اساتذۂ کی میٹنگیں ہوں گی تاکہ والدین کو اپنے بچوں کی جامع تعلیم اور نشوونما میں فعال طور پر شامل کیا جاسکے۔ پروگریس کارڈ اساتذہ اور والدین کو اس بارے میں قیمتی معلومات بھی فراہم کرے گا کہ کمرۂ جماعت میں اور اس کے باہر ہر طالب علم کی مدد کیسے کی جائے۔ مصنوعی ذہانت پر مبنی سافٹ ویئر طلبا کی طرف سے تیار اور استعمال کیا جاسکتا ہے تاکہ وہ اپنے تعلیمی سالوں میں سیکھنے کے اعداد و شمار اور والدین، طلبا اور اساتذہ کے تعاملی سوالناموں کی بنیاد پر اپنی نشوونما کی روِش جان سکیں، تاکہ طلبا کو ان کی مضبوطی، پہلوئوں، دلچسپی کے شعبوں، اور توجہ درکار شعبوں کے بارے میں قیمتی معلومات فراہم کی جاسکیں اور اس طرح انھیں کیریئر کے بہترین انتخاب میں مدد مل سکے۔
>
> [این ای پی 2020، 4.35]

3.4.1 جائزہ کے مقاصد

جائزہ کے دو مقاصد ہیں؛ طالب علم کے سیکھنے کی حصولیابی کی پیمائش اور کمرۂ جماعت کے عمل اور تدریس و آموزش کے لیے استعمال ہونے والے تدریسی مواد کی تاثیر کا اندازہ لگانا۔ کمرۂ جماعت میں روزمرہ کے، اندازۂ تحسیب سے مراد طالب علم کے سیکھنے کے بارے میں اطلاعات اکٹھا کرنے کا کوئی بھی عمل جس کی تشریح، تجزیہ، اور استعمال کرنے کے ذریعے استاد (اور دیگر افراد جو جہاں متعلقہ ہوں) درس و تدریس کے عمل کی رہنمائی کے لیے، متعلقہ موڑ پر طلبا کی آموزش کی رہنمائی کرنے اور وقت کے ساتھ ساتھ طلبا کی پیش رفت کی اطلاع دینے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہو۔ اس طرح تعلیمی جائزہ تدریس اور آموزش کو مسلسل بہتر بنائے رہنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

جائزہ کو کلیدی مراحل (مثلاً، درجہ 10، درجہ 12) پر طالب علم کی آموزش اور تعلیم کی تکمیل کی تصدیق کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

3.4.2 آموزش کا جائزہ؛ آموزش کے لیے جائزہ؛ جائزہ بطور آموزش

''آموزش کا جائزہ'' سے مراد طالب علم کی آموزش کی حصولیابی کی پیائش ہے۔

آموزش کے لیے جائزہ سے مراد اساتذہ کے ذریعہ جمع کردہ طلبا کی آموزش کے ثبوت ہیں جو تدریسی۔ آموزشی عمل کی رہنمائی کے لیے معلومات فراہم کرتے ہیں۔ جائزہ، جب معنی خیز طریقے سے ڈیزائن کیا گیا ہو، ایک ایسے طاقتور آلہ کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے جو طالب علم کی آموزش اور تدریس کے بہتر طریقوں میں تعاون کرتا ہے اور اس کی حمایت کرتا ہے۔ وہ اساتذہ جو اس بات کا بخوبی شعور رکھتے ہیں کہ جماعت میں طلبا کہاں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور وہ کہاں جدوجہد کرتے ہیں وہ اپنے تدریسی طریقوں کے بارے میں زیادہ باخبر فیصلے لے سکتے ہیں۔

حالیہ مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ طلبا اپنے سیکھنے کی ذمہ داری سنبھالنے میں ایک فعال کردار ادا کر سکتے ہیں۔ جب جائزہ کو خود کی عکاسی اور خود شناسی کے لیے بے خوف آلہ کے طور پر متعارف کرایا جاتا ہے، تو وہ ترقی پسند اور تعمیری نوعیت کے بن جاتے ہیں۔ اس جائزے کو بطور آموزش تفویض کیا جاتا ہے۔

اسکولی تعلیم میں، اوپر بیان کردہ جائزے کے لیے تینوں طریقوں؛ آموزش کا جائزہ ؛ آموزش کے لیے جائزہ؛ جائزہ بطور آموزش کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔

3.4.3 جائزے میں موجودہ چیلنج

ہمارے اسکولوں میں فی الحال، جائزہ زیادہ تر مشینی اور معمول بن چکا ہے۔ یہ زیادہ تر استعداد اور آموزشی ماحصل کی پیائش کے بجائے مواد کے رٹنے/یادداشت کی پیائش پر مرکوز ہے۔ عام طور پر جائزہ طلبا کے لیے ایک خوفناک عملی تجربہ ہوتا ہے جو خوف پیدا کرتا ہے اور انھیں ان کے امتحانات اور جانچ میں حاصل کردہ 'نمبرات' کی بنیاد پر درجہ بندی (Labelling) اور تفریق (Segregation) کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس کے نتیجے میں سماجی طور پر اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

درجہ 10 اور 12 میں بورڈ کے امتحانات کی وجہ سے پیدا ہونے والا تناؤ اور بھی زیادہ ہے، جس کی وجہ سے ہمارے ملک میں تقریباً ہر سطح پر طلبا اور خاندانوں میں گہری تشویش پائی جاتی ہے۔ امتحانات طلبا پر بہت زیادہ دباؤ ڈالتے ہیں جو زندگی کو بدلنے والے دن اور ان کی زندگی کے سنگ میل کے طور پر سمجھے جاتے ہیں۔ بورڈ امتحانات کو شدید دباؤ کا باعث بننے میں کئی دیگر عوامل، مثلاً: امتحانات کا صرف مخصوص دنوں میں دستیاب ہونا، اگر کسی طالب علم کا ایک 'بُرا دن' گزرا ہو تو اس کے لیے بہتری کی حقیقی گنجائش کا نہ ہونا، اور کالج داخلوں میں بورڈ امتحانات کے نتائج کا استعمال بھی شامل ہے۔

موجودہ بورڈ امتحانات کی ساخت، جو بہت سے (مگر تمام نہیں) امتحانی بورڈ میں رائج ہے، طلبا کو چند مخصوص درسیاتی شعبوں پر ہی توجہ مرکوز کرنے پر مجبور کرتی ہے، جس کے نتیجے میں ہمہ جہت ترقی رُکتی ہے۔ رٹے بازی اور امتحانات میں بہتر کارکردگی کے لیے کوچنگ کو بنیادی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے، جبکہ حقیقی آموزش کا عمل، جس میں سمجھنا، سوچنا، تجزیہ کرنا اور عملی طور پر کچھ کرنا شامل ہے، ثانوی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ مثالی طور پر، امتحانات کو محض سند فراہم کرنے کے بجائے سیکھنے کا ایک تجربہ بھی ہونا چاہیے، جس سے طلبا سیکھ سکیں اور مستقبل میں بہتری لا سکیں۔ تاہم، موجودہ بورڈ امتحانی نظام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ ہندوستان میں 60 سے زائد امتحانی بورڈ ہیں، جن میں سے کچھ نے ان مسائل کے حل کے لیے ٹھوس اقدامات کیے ہیں۔

3.4.4 مؤثر جائزے کے کلیدی اصول

بہتر تدریس اور آموزش میں معاونت کے لیے مؤثر جائزے کے استعمال پر غور و فکر کی رہنمائی کرنے والے کلیدی اصول درج ذیل ہیں:

a. **جائزے کو استعداد اور آموزشی ماحصل کی حصولیابی کی پیمائش کرنی چاہیے جو درسیاتی اہداف کے حصول کا باعث بنتی ہے:** جائزے کو واضح طور پر سیکھنے کے تمام پہلوؤں پر طالب علم کی پیش رفت کا پتہ لگانا چاہیے جیسا کہ ہر سطح کے لیے اہلیت اور ہر جماعت کے لیے آموزشی ماحصل میں بیان کیا گیا ہے۔ جائزے کو استعداد یا آموزشی ماحصل کی حصولیابی کا اندازہ لگانے کے ارادے کی درست عکاسی کرنا چاہیے۔ استعداد یا آموزشی ماحصل اور جائزے کے درمیان تعلق واضح اور درست ہونا چاہیے۔ جائزے کی مناسب شکلوں کا انتخاب استعداد اور آموزشی ماحصل کے مطابق کیا جاسکتا ہے۔

b. **تعمیری، ترقیاتی اور آموزش پر مرکوز ہونا چاہیے:** جائزہ کو ایک جاری عمل کے طور پر تصور کرنے کی ضرورت ہے جسے اساتذہ طالب علم کے سیکھنے کے بارے میں قابل اعتماد ثبوت حاصل کرنے کے لیے رسمی اور غیر رسمی طریقوں کا استعمال کرتے ہوئے تدریسی آموزشی عمل (Teaching-learning process) میں ضم کرتے ہیں۔ اس طرح کے شواہد جمع کرنے سے اساتذہ کو ان کی تدریسیات کے اثر کو اس لحاظ سے سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ طالب علم کیا سمجھ چکے ہیں، کس چیز پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے، کون سے طریقہ تدریس موثر ہیں، کس قسم کے وسائل کام کرتے ہیں وغیرہ۔ طلبا کے لیے، جائزہ کو ایک اہم آلہ کے طور پر پیش کرنے کی ضرورت ہے جو ان کی اپنی آموزش کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے میں ان کی مدد کرے گی۔ جائزہ ایک خوفناک عمل نہیں بننا چاہیے جس میں طلبا کو لیبل کیا جانا اور علیحدہ گروپوں میں تقسیم کرنا شامل ہو۔

c. **جائزہ سطح کے مناسب ہونا چاہیے:** اساسی سطح پر، اساتذہ بنیادی طور پر جائزے کی تمام سرگرمیوں کو انجام دیں گے، جو زیادہ تر مشاہدے پر مبنی ہوں گی۔ ابتدائی سطح اور مڈل سطح میں، متعدد آلات اور طریقے متعارف کرائے جانے چاہئیں طلبا کو اپنی سیکھنے کی راہ کا خود جائزہ لینے میں بھی مزید فعال کردار ادا کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔ مزید برآں، ثانوی سطح پر، طلبا کو معیاری جانچ، بشمول بورڈ اور دیگر امتحانات کے لیے تیار کیا جانا چاہیے۔

d. **جائزہ کو طلبا کے تنوع کے ساتھ ہم آہنگ ہونا:** سب کے جائزے کے لیے ایک جیسے طریقہ کو استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ جائزہ ڈیزائن کرتے وقت 'ایک سائز سب پر فٹ' کے طرز رسائی سے ہٹنا ضروری ہے۔ جائزے مختلف طریقوں، جیسے کہ تحریری جانچیں، زبانی جائزہ، پروجیکٹ ورک، اور گروہی تفویضات کا استعمال کیا جانا چاہیے۔ جائزے کے آلات اور عمل کو اس طرح ترتیب دیا جانا چاہیے کہ وہ کمرۂ جماعت میں مختلف سطحوں پر کارکردگی دکھانے والے طلبا کے لیے موزوں ہوں۔ اچھی طرح سے ڈیزائن کردہ، درجہ بندی شدہ جائزہ طلبا کی انفرادی ضروریات کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دے سکتے ہیں، تاکہ ان کی تعلیمی ضروریات کو موزوں طریقے سے پورا کیا جاسکے۔

e. **جائزے کو طلبا کے لیے بروقت، مستند اور تعمیری بازرسی سے معاون بنایا جانا چاہیے:** طلبا کو ان کی کارکردگی پر مفید بازرسی دی جانی چاہیے۔ ایسی بازرسی تعمیری ہونی چاہیے، جس میں یہ وضاحت ہو کہ کون سے پہلو موثر ثابت ہوئے ہیں، کن نکات میں بہتری کی ضرورت ہے،

اور یہ بہتری کیسے حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہولسٹک پروگریس کارڈ (HPCs) کے استعمال پر غور کیا جانا چاہیے، جو طلبا کی کارکردگی کے مختلف پہلوؤں، بشمول تشکیلی اور تکمیلی جائزہ تفصیل سے بیان کریں۔

f. **جائزے کو طلبا کی آموزش کی بامعنی مجموعی تفہیم میں معاون ہونا چاہیے:** جب کہ جائزہ کا تشکیلی عمل نہایت اہم ہے، لیکن اس کا تکمیلی عمل بھی برابر کی اہمیت رکھتا ہے۔ تکمیلی امتحانات، بشمول اسناد دینے والے امتحانات، بدستور ضروری ہیں کیونکہ یہ طلبا کی استعداد اور آموزشی ماحصل کے حصول کو جانچنے کا ایک لازمی ذریعہ ہیں۔ اگرچہ تکمیلی امتحانات کی اہمیت مسلم ہے، تاہم اس کے طریقۂ کار پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ امتحانات کو رٹنے پر مبنی یادداشت کی جانچ سے ہٹ کر تصورات کی تفہیم، ان کے اطلاق، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت، تنقیدی سوچ اور دیگر مہارتوں پر مرکوز ہونا چاہیے۔

3.4.5 جائزہ کے اقسام

جائزہ تشکیلی یا تکمیلی ہوسکتے ہیں، اور دونوں ہی تدریس اور آموزش کو بہتر بنانے کے لیے اہم ہیں۔

a. **تشکیلی جائزے:** مسلسل اور جاری رہنے والا عمل ہے۔ ان کا استعمال طلبا کی آموزش کی پیش رفت جانچنا اور مسلسل بازرسی فراہم کرنا ہے جسے اساتذہ اپنی تدریس کو بہتر بنانے اور طلبا اپنی آموزش کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔ تشکیلی جائزے کا کل تحسیب میں عموماً کم حصہ ہوتا ہے اور ان کے نتائج کے زیادہ اثرات نہیں ہوتے۔ تشکیلی جائزہ کی کچھ مثالوں میں جماعت میں طلبا کے طرز عمل کا مشاہدہ کرنا، کسی موضوع کو سمجھنے کے لیے طلبا سے جماعت میں تصوراتی خاکہ بنوانا، اور کسی پڑھی ہوئی نظم پر طلبا سے اپنے ساتھی کے ساتھ چند جملے لکھوانا شامل ہے۔

b. **تکمیلی جائزے:** سبق کے اختتام پر یا تدریس کے منطقی دور کے خاتمے پر طالب علم کی آموزش کا تعین قدر کرتے ہیں۔ تکمیلی جائزے عام طور پر زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں کیونکہ یہ طلبا کی کارکردگی کا موازنہ ایک معیار یا بینچ مارک سے کرتے ہیں اور ان سے نتائج مختلف نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ تکمیلی جائزے کی کچھ مثالوں میں ٹرم کے اختتام پر جانچ، بورڈ کے امتحان شامل ہیں۔ تکمیلی جائزے کے نتائج کو تشکیلی مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے، یعنی اس کی بنیاد پر تدریسی حکمت عملی میں بہتری لائی جاسکتی ہے تاکہ طلبا کی سیکھنے کی رفتار اور معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔

یہ نوٹ کرنا بہت ضروری ہے کہ تکمیلی اور تشکیلی جائزے کے درمیان بنیادی فرق وہ مقصد ہے جس کے لیے جائزے کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تشکیلی جائزے کو تدریسی آموزشی عمل کے ایک حصے کے طور پر اور درآمد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جہاں تکمیلی جائزہ ایک مدت کے دوران آموزش کی حصولیابی کے تعین قدر کے بارے میں ہے۔ وہی آلہ، طریقہ، یا طریقۂ کار یا شکل، جب مناسب انداز میں ڈیزائن کیا جائے، تو اسے تکمیلی یا تشکیلی جائزے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً، عام طور پر استعمال ہونے والا 'کاغذ۔ پنسل ٹیسٹ' یا تحریری جانچ کسی طالب علم کی کمزوریوں کو جانچنے اور اگلی جماعت میں ان پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے، جو کہ تشکیلی جائزہ ہے۔ دوسری طرف، جیسا کہ ہم جانتے ہیں، پیپر۔ پنسل ٹیسٹ یا تحریری امتحانات کو سالانہ امتحانات کے لیے ایک معیار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جو کہ تکمیلی جائزے کی مثال ہے۔

3.4.6 جائزے کی شکلیں

جائزہ کی مختلف شکلیں ہیں جن کا استعمال تشکیلی اور تکمیلی جائزے دونوں میں کیا جاسکتا ہے:

a. **تحریری جانچیں:** اس میں سوالات کے لیے طلبا کے تحریری جوابات کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اسکول کی تعلیم کی مختلف سطحوں میں استعمال ہونے والے جائزہ کی سب سے عام شکل ہے۔ تحریری امتحان کی شکلوں میں شامل ہیں:

i. **معروضی قسم کے سوالات:** معروضی قسم کے سوالات کی سب سے عام استعمال کی جانے والی شکل 'متعدد انتخابی سوالات' (MCQs) ہے جس کے لیے طلبا کو سوچنے اور مختلف متبادل میں سے درست جوابات منتخب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیگر شکلوں میں خالی جگہوں کو پُر کرنا، ملان کرنا، فہرستوں کو منتخب معیار کی بنیاد پر چھانٹنا، بے جوڑ کو منتخب کرنا، خاکہ پر لیبل لگانا، معمہ کو حل کرنا، لفظ کو کھولنا، پہیلیوں کو حل کرنا اور الفاظ سازی شامل ہیں جن کے لیے بہت مختصر یا ایک لفظی جواب درکار ہوتا ہے۔

ii. **تشکیل شدہ جوابی سوالات:** یہ ایسے سوالات ہیں جن کے لیے طلبا کو جوابات تیار کرنے اور لکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بند (درست اور مختصر جواب کی ضرورت) یا کھلے (متعدد درست یا متبادل جوابات کے ساتھ ایک مختصر یا طویل مضمون کی ضرورت ہے) ہو سکتے ہیں۔ جائزہ میں جانب داری سے بچنے کے لیے ایسے سوالات کے لیے واضح اور تفصیلی نمبر دینے کی رہنمایانہ اسکیم کا ہونا ضروری ہے۔

iii. **گرافک تنظیم کار:** یہ خیالات اور تصورات کی بصری نمائندگی ہیں جو طلبا معلومات کو اپنی ترتیب دینے اور روابط بنانے میں مدد کرتا ہے۔ یہ طلبا کو اپنی آموزش کو منظم کرنے اور نئے علم کو ضم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ یہ منتظمین خاص طور پر متنوع جماعتوں میں مفید ہوتے ہیں جہاں تحریری مہارت تمام طلبا کی مضبوطی نہیں ہو سکتی۔ انھیں مختلف مضامین میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

b. **زبانی جانچیں:** اس میں طلبا کی طرف سے زبانی جواب کی ضرورت ہوتی ہے اور اسے مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ سب سے عام شکلیں ہیں: بلند خوانی، سوالات کا جواب دینا، بہ آواز پڑھنا، اور بحث و مباحثہ۔ دیگر طریقوں میں گروپ مباحثے، پیش کش اور فی البدیہہ تقاریر شامل ہیں، جنھیں جائزے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

i. **بلند آواز سے پڑھنا:** پڑھنے کے جائزے میں کسی حوالے، نظم یا تحریر کی کسی دوسری شکل کو بلند آواز سے پڑھنا شامل ہو سکتا ہے۔ الفاظ کی پہچان، روانی، اور آواز کے اتار چڑھاؤ کی مہارتوں کا اندازۂ فہم کے ساتھ کیا جاسکتا ہے جس میں طلبا سے کہا جاسکتا ہے کہ انھوں نے کیا پڑھا ہے اس کا خلاصہ کریں یا اس کے بارے میں بات کریں۔

ii. **سننا اور جواب دینا:** طلبا متن کو سنتے ہیں اور زبانی یا ورک شیٹ پر جواب دیتے ہیں۔ جائزے کی اس شکل کو زبان کے ساتھ ساتھ دوسرے مضامین میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے، خاص طور پر جب اساتذہ ان رکاوٹوں کو دور کرنا چاہتے ہیں جو طالب علم کی سیکھی گئی چیزوں کے اظہار میں رکاوٹ بنتی ہیں۔

iii. **بہ آواز پڑھنا:** خاص طور پر اساسی اور ابتدائی سطح میں یہ عام طور پر مستعمل جائزے کا طریقہ ہے۔ یہ استاد کو طلبا کے تاثرات اور افعال کے مشاہدے کے ذریعے تلفظ، لہجے اور فہم پر مخصوص توجہ کے ساتھ بولی جانے والی زبان کا اندازہ لگانے میں مدد کرتا ہے۔

iv. **بحث اور مباحثہ:** مڈل اور ثانوی سطح میں، اس کے ذریعے طلبا کی زبان کی روانی کے ساتھ ساتھ سامعین کو آمادہ کرنے اور قائل کرنے کے لیے علم اور استدلال کا استعمال کرتے ہوئے مضبوط دلائل دینے میں مہارت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جب کہ دوسروں کے طرزِ رسائی اور

آرا کو سمجھنے اور ان کا احترام کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کی جاسکتی ہے۔ اساتذہ دیگر عوامل، جیسے کہ الفاظ کی ادائیگی، برتاؤ، تنقید کو مثبت انداز میں قبول کرنے کی صلاحیت، اور عوامی تقریر کے دوران جذبات اور جسمانی زبان کے نظم کی مہارت کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔ کسی کام کو تفویض کرنے سے پہلے ان عوامل کو واضح کرنا طلبا کو ان مہارتوں کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کرنے میں مدد دیتا ہے اور انھیں سیکھنے کے بہترین مواقع فراہم کرتا ہے۔ سائنس اور سماجی علوم میں مباحثۂ درسیات کے اخلاقی اور ماحولیاتی پہلوؤں کو مضمون سے متعلق سرگرمیوں میں بآسانی مربوط کرنے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

c. **عملی جانچیں:** یہ طلبا سے تقاضا کرتی ہیں کہ وہ اپنی نئی آموزش کی مہارتوں اور اطلاقی صلاحیتوں کا عملی مظاہرہ کریں۔ کچھ اہم مثالیں ذیل میں بیان کی گئی ہیں:

i. **تجربات:** تجربہ کے استعمال سے طالب علم کی سائنس اور سائنسی طریقۂ کار کا اندازہ لگانے میں مدد ملتی ہے۔ یہ جاننے کا کہ آیا طلبا سائنس کا عملی طور پر اطلاق کر سکتے ہیں یا صرف سائنسی سوالات کے جوابات دے سکتے ہیں، یہ ایک اچھا طریقہ ہے۔

ii. **نوادرات:** کسی نوادر سے مراد طلبا کے ذریعہ تخلیق کردہ چیز ہے۔ نوادرات طالب علم کی طاقتوں اور صلاحیتوں کے بارے میں معلومات کا بھرپور ذریعہ فراہم کرتے ہیں۔ ان میں آرٹ اور حرفہ کی مصنوعات، تھیٹر کے لیے ملبوسات، حرفتی تعلیم میں مصنوعات، اور مخصوص مضامین میں ماڈل بنانا شامل ہو سکتے ہیں۔

iii. **مظاہرہ:** درسیاتی شعبوں میں، جیسے آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود، اور حرفتی تعلیم کا جائزہ طالب علم کی مہارتوں اور قابلیت کے مظاہرے پر مبنی ہے۔ مثال کے طور پر، باسکٹ بال میں ڈریبلنگ، رقص میں مدرا کا استعمال، گانے کے دوران صحیح سُروں کو پکڑنا، گانے کے دوران تال برقرار رکھنا، لکڑی کے کام میں چھینی اور ہتھوڑی کا استعمال، اور باغبانی میں صحیح تناسب میں کھاد ملانا۔

iv. **پروجیکٹ:** پروجیکٹ طویل مدتی، منظم سرگرمیاں ہوتی ہیں جو طلبا انفرادی طور پر یا گروپ کی شکل میں مکمل کرتے ہیں اور ان کے نتیجے میں کوئی مادی ماحصل سامنے آتا ہے، جیسے: کوئی ماڈل، کوئی جامع رپورٹ، نوادرات یا اشیا کا مجموعہ۔ پروجیکٹ کرتے وقت، طلبا پیچیدہ سوالات، حقیقی دنیا کے چیلنج اور مسائل کی چھان بین کرتے ہیں، دریافت کرتے ہیں اور ان کا جواب دیتے ہیں۔ پروجیکٹ تعاون، مواصلات، استقامت، تخلیقی صلاحیتوں اور موضوع سے متعلق علم اور مہارتوں کا اندازہ لگانے کے ساتھ مسئلہ حل کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

v. **پورٹ فولیو:** طالب علم کا پورٹ فولیو طالب علم کے کام کا ایک بامقصد مجموعہ ہے جو کسی وقت کے دورانیہ میں ایک یا زیادہ مضامین میں طالب علم کی کوششوں، پیش رفت، اور کامیابی کے بارے میں تفصیلی بیانیہ فراہم کرتا ہے۔ یہ طالب علم کے روزمرہ کے کام کا مجموعہ ہو سکتا ہے یا طالب علم کے کام کے بہترین نمونوں کا انتخاب ہو سکتا ہے۔ پورٹ فولیو میں تحریری نمونے، تجربہ گاہ کی رپورٹیں، جرائد، آرٹ کا کام، مختصر سروے اور تحقیقی مقالے، پروجیکٹ، تصاویر، ورک شیٹ، جانچ، نقشہ کا کام، طالب علم کے کام پر استاد کے کیفیتی تبصرے، ہم جماعت ساتھیوں کی رائے، اور طالب علم کی اپنی آموزش پر اس کے ذاتی تاثرات شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ کارکردگی کا ایک مجموعی ریکارڈ بن جاتا ہے جس سے اس بات کی واضح تصویر ابھرتی ہے کہ طالب علم کیا جانتا ہے اور کیا کر سکتا ہے اور اس مدت کے دوران اس نے کس طرح ترقی کی ہے۔ پورٹ فولیو سیکھنے کے ثبوت کے اچھے ذرائع ہیں جو اساتذہ کو اس بارے میں بھرپور معلومات فراہم کر سکتے ہیں کہ طلبا کہاں تک پہنچے ہیں اور ان کی بہتری کے لیے کس طرح مدد کی جاسکتی ہے۔

d. **کھلی کتاب جانچ:** کھلی کتاب جانچ وہ ہوتی ہے جہاں طلبا کو سوالات کے جوابات دیتے ہوئے وسائل اور حوالہ جات (مثلاً درسی کتابیں، کلاس کے نوٹ، لائبریری کی کتابیں) تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔ یہ جانچ دستیاب معلومات پر کارروائی کرنے یا استعمال کرنے کی صلاحیت اور اسے مختلف سیاق و سباق میں اطلاق کرنے کا اندازہ لگاتے ہیں۔ یہ جانچیں یاد داشت پر انحصار کرنے کے بجائے اطلاق اور تالیف پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

3.4.7 اچھے سوالات ڈیزائن کرنا

تمام جائزے کو اس سطح میں استعداد کی حصولیابی اور جماعت کے لیے آموزشی ماحصل کی پیمائش کرنی چاہیے، جو درسیاتی اہداف کے حصول کا باعث بنتی ہے۔ یہ اچھے سوالات ڈیزائن کرنے کی بنیاد ہے۔ اچھے سوالات ڈیزائن کرنا ایک مہارت ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ مشق کرتے کرتے رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اچھے سوالات ڈیزائن کے لیے کچھ بنیادی اصول درج ذیل ہیں:

a. سوالات کو ایک متعلقہ تصور یا استعداد کا اندازہ لگانا چاہیے جو کہ جانچے جانے والے مضمون یا علاقے کے لیے بنیادی ہے (مثال کے طور پر، زبان میں جائزے کو زبان سیکھنے کی مہارتوں کی جانچ کرنی چاہیے، نہ کہ ان مہارتوں کو سکھانے کے لیے استعمال ہونے والے مواد کی)۔

b. سوالات واضح، حقیقی اور تصوراتی طور پر درست ہونے چاہئیں۔

c. سوالات میں استعمال شدہ ذخیرۂ الفاظ سیاق و سباق کے مطابق، عمر کے مطابق اور جانبداری سے پاک ہونا چاہیے۔

d. کثیر انتخابی سوالات تیار کرتے وقت، واضح طور پر غلط یا درست جوابات سے گریز کرنا چاہیے۔ غلط متبادل یا بھٹکانے والے اختیارات ایسے ہونے چاہئیں جو عام طور پر طلبا کی غلط فہمیوں کی نشاندہی کر سکیں۔

e. تمام وضاحتی سوالات کی واضح اور ٹھوس مارکنگ اسکیم دستیاب ہونی چاہیے۔

(حصہ C، اسکولی مضامین، اوپر کے نمونوں کے لیے جائزہ کا حصہ۔)

3.4.8 مارکنگ اسکیموں کو ڈیزائن کرنا

a. وہ تمام سوالات جو تفصیلی جوابات کے متقاضی ہوں اور زیادہ پیچیدہ آموزشی ماحصل کے حصول کی پیمائش کریں، ان کے لیے ایک مفصل مارکنگ اسکیم ہونی چاہیے۔ یہ وضاحت کو یقینی بناتا ہے اور جانبداری کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

b. مارکنگ اسکیموں میں یہ واضح طور پر بیان ہونا چاہیے کہ مکمل درست، جزوی درست اور غلط جواب کون سے ہیں۔

c. تصوراتی تفہیم، اطلاق اور استدلال کا اندازہ کرنے والے سوالات کے لیے، جوابات کے مخصوص نمونے شامل کرنا ضروری ہے۔ طلبا کے جوابات میں تغیرات ہو سکتے ہیں اور مارکنگ اسکیموں کو اس کی عکاسی کرنا چاہیے۔ یہ خاص طور پر کھلے اختتام والے سوالات میں ضروری ہے جہاں طلبا کی رائے مختلف ہو سکتی ہے۔ یا ریاضی یا سائنس کے مسائل کو حل کرنے میں جہاں ان کے طرزِ رسائی مختلف ہو سکتے ہیں۔

d. پروجیکٹ اور پورٹ فولیو کے جائزے کے لیے بھی جائزے کے واضح معیار کی ضرورت ہوتی ہے۔

(حصہ C، اسکول کے مضامین، اوپر کے نمونوں کے لیے جائزہ کے حصے)

3.4.9 مختلف سطح میں جائزہ

3.4.9.1 اساسی سطح

a. جائزے کے آلات اور طریقۂ عمل کو اس طرح سے ڈیزائن کیا جانا چاہیے کہ وہ بچے کے لیے سیکھنے کے تجربہ کی فطری توسیع ہوں۔ جائزے بچے کے لیے کسی اضافی بوجھ کا باعث نہیں ہونا چاہیے۔ واضح جانچیں اور امتحانات اس سطح کے لیے مکمل طور پر نامناسب جائزۂ آلات ہیں۔

b. جائزہ بچوں اور ان کی آموزش میں تنوع کے لحاظ سے کیا جانا چاہیے۔ بچے مختلف طریقے سے سیکھتے ہیں اور اپنے سیکھنے کا اظہار بھی مختلف طریقے سے کرتے ہیں۔ آموزشی ماحصل یا استعداد کی حصولیابی کا اندازہ لگانے کے بہت سے طریقے ہو سکتے ہیں۔ استاد کے پاس ایک ہی آموزشی ماحصل کے لیے مختلف قسم کے جائزے ڈیزائن کرنے اور ہر جائزے کو مناسب طریقے سے استعمال کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔

c. جائزہ کو ریکارڈنگ اور دستاویز تیار کرنے میں مدد کرنا چاہیے۔ بچوں کی پیش رفت کا منظم طریقے سے شواہد جمع کرنے کے ذریعے بیان اور تجزیہ کیا جانا چاہیے۔

d. جائزے کا استاد پر زیادہ بوجھ نہیں ہونا چاہیے۔ استاد کو یہ خود مختاری ہونی چاہیے کہ وہ درست طریقے سے انتخاب کر سکے کہ جائزے کے لیے مناسب آلہ اور وہ وقفہ جس میں جائزہ سے متعلق ریکارڈ کو برقرار رکھا جائے گا۔ کیا ہوگا اگرچہ یہ خود مختاری اہم ہے، بچوں کے جائزے کا منظم ریکارڈ رکھنے کو استاد کی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے ایک اہم حصے کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔

e. اساسی سطح پر، جائزے کے دو بنیادی طریقے مناسب ہیں۔ بچے کے مشاہدات اور ان نوادرات کا تجزیہ کرنا جو بچے نے اپنے سیکھنے کے تجربہ کے حصے کے طور پر تخلیق کیے ہیں۔

3.4.9.2 ابتدائی سطح

a. مختلف درسیاتی شعبوں میں مزید رسمی تعلیم کے آغاز کے ساتھ، انفرادی طلبا کی پیش رفت کا مستقل اندازہ کرتے رہنے کے لیے تشکیلی جائزہ کے ایک مضبوط نظام کی ضرورت ہے۔ جائزے کو ایک تدریسی آلہ کے طور پر کام کرنا چاہیے اور طالب علم کے سیکھنے کا ایک جامع تفصیل (اکاؤنٹ) فراہم کرنے میں مدد کرنی چاہیے۔

b. اس سطح پر اور اس کے بعد طلبا اس وقت بہتر سیکھتے ہیں جب وہ حاصل کی جانے والی صلاحیتوں سے زیادہ واقف ہوتے ہیں۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ سبق یا مطالعہ کی اکائی کے ذریعے حاصل کی جانے والی مطلوبہ صلاحیتوں کو سمجھنے میں ان کی مدد کریں۔

c. ابتدائی سطح میں، طلبا کے مشاہدے اور طلبا کے ذریعہ تخلیق کردہ نوادرات کے تجزیے کے علاوہ، مختلف قسم کے تشکیلی زبانی اور تحریری جائزوں کو متعارف کرایا جانا چاہیے۔ ان جائزوں سے تصوراتی فہم اور استعداد کی جانچ ہونی چاہیے، اور ان میں ایسے سوالات شامل ہونے چاہئیں جو تخلیقی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

d. ابتدائی سطح کے ہر سال کے اختتام پر، اس طرح کی تیاری کو یقینی بنانے میں مدد کے لیے درجات کے درمیان وقفے کے دوران مدد کے لیے مضبوط اختیارات کے ساتھ اگلی جماعت میں داخل ہونے کے لیے طالب علم کی تیاری کا ایک جامع تکمیلی جائزہ لیا جائے گا۔

3.4.9.3 مڈل سطح

a. اس سطح پر ہر مضمون میں مزید تصورات کے تعارف کے ساتھ، جائزے کی استعداد کی بنیاد پر جاری رہے گا، جس میں سیکھنے کے تمام جہتوں کا احاطہ کیا جائے گا۔

b. اس سطح پر، درسیات کا مرکز تصوراتی تفہیم اور اعلیٰ درجہ کی صلاحیتوں کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا، سیکھنے کا اندازہ لگانے کے لیے مختلف تشکیلی جائزوں تکنیکوں، جیسے کہ پروجیکٹ، مباحثے، پیش کش، تجربات، تفتیش، رول پلے، جرائد اور رپورٹ فولیو کا استعمال کیا جانا چاہیے۔

c. کثیر انتخابی سوالات اور تعمیر شدہ جوابات (مثلاً مختصر جواب، طویل جواب) پر مشتمل باقاعدہ جائزے کا مقصد محض رٹ کر سیکھنے کے بجائے تصوراتی سمجھ بوجھ اور اعلیٰ درجہ کی صلاحیتوں کو جانچنا ہے، طلبا کی پیش رفت معلوم کرتے رہنے کی طلبا کو قیمتی بازرسی دینے، اور تدریسی۔ آموزشی منصوبوں اور طریقوں پر مسلسل نظر ثانی کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ایسے سوالات جن کے جواب مہیا کرنے کے لیے تخلیقی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سطح پر خاص طور پر حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

d. مڈل سطح پر، مختلف قسم کی زبانی اور تحریری جانچوں کے علاوہ، مختلف قسم کی عملی جانچیں اور پروجیکٹ بھی متعارف کرائے جائیں۔ مڈل سطح کے ہر سال کے اختتام پر، طالب علم کی اگلی جماعت میں داخلے کے لیے آمادگی کا ایک جامع تکمیلی جائزہ کیا جائے گا، جس میں جماعتوں کے درمیان وقفے کے دوران مدد کے مؤثر اختیارات فراہم کیے جائیں گے تا کہ اس آمادگی کو یقینی بنایا جا سکے۔

3.4.9.4 ثانوی سطح

a. زیادہ سے زیادہ مضمون کی گہرائی کے مطالبے کے پیش نظر، بامعنی آموزش اور تعمیری بازرسی کی سہولت کے لیے باقاعدہ تشکیلی جائزے کو مؤثر طریقے سے استعمال کیا جانا چاہیے۔

b. کمرۂ جماعت کے جائزے، مڈل سطح کی طرح، اس سطح پر بھی استعداد کی نوعیت اور پیچیدگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک اہم کردار ادا کرتے رہیں گے۔ خود جائزہ بھی اس سطح پر طالب علم کی آموزش میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔ طلبا کو یہ سہولت فراہم کی جانی چاہیے کہ وہ جو کچھ سیکھ رہے ہیں اس کی نگرانی کریں اور اس مانیٹرنگ سے حاصل ہونے والی بازرسی کو سیکھنے کے لیے اپنی حکمت عملیوں کو ہم آہنگ کرنے، اپنانے اور فیصلہ کرنے کے لیے استعمال کریں۔

c. امتحانات کو کیس پر مبنی سوالات، نقلی سوالات، اور طویل جوابی سوالات کا استعمال کرتے ہوئے ڈیزائن کیا جا سکتا ہے تا کہ جائزے کو صلاحیت جانچنے کے قابل بنایا جا سکے، اس کی از سر نو منصوبہ بندی اور تدریسی آموزشی عمل کو مسلسل تبدیل کیا جا سکے۔ ایسے سوالات کی جن کے لیے تخلیقی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے خاص طور پر اس سطح پر حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

d. ثانوی سطح پر، مختلف قسم کی تحریری جانچیں، عملی جانچیں، پروجیکٹ اور کھلی کتاب جانچیں استعمال کی جائیں۔ ہر سال کے اختتام پر یا ثانوی سطح کی مدت میں، ہر مضمون کا ایک جامع تکمیلی جائزہ ہوگا، جو کہ متعلقہ صورتوں میں بورڈ کے امتحانات ہوں گے۔

3.4.10 ہولسٹک پروگریس کارڈ (Holistic Progress Cards–HPC)

a. پروگریس کارڈز اسکول اور گھر کے درمیان رابطے کا ایک باضابطہ ذریعہ ہیں، جو والدین اور خاندانوں کو طالب علم کی ترقی کے بارے میں مطلع کرتے ہیں اور طلبا کو خود جائزہ کا موقع فراہم کرتے ہیں، اور اس طرح انھیں بہتر کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

b. ہولیسٹک پروگریس کارڈ (HPCs) تمام پہلوؤں یا آموزش کے شعبوں میں طالب علم کی پیش رفت کی ایک انفرادی اور جامع رپورٹنگ ہے جو حاصل شدہ استعداد اور آموزشی ماحصل کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

c. یہ ہر طالب علم کی ترقی اور دلچسپیوں کو سامنے لاتا ہے اور ہر طالب علم کی مدد کے لیے ایک منفرد منصوبہ تیار کرنے کے قابل بناتا ہے۔

d. کسی ایک اسکور یا لیٹر گریڈ کے برعکس، ہولیسٹک پروگریس کارڈ غیر مجموعی رپورٹنگ فراہم کرتا ہے، جو پورے مضمون کے علاقے میں کارکردگی کی نمائندگی نہیں کرتا۔ یہ امتحانات پر کارکردگی سے آگے طلبا کے کام کے ثبوت (مثلاً تحریری نمونوں کا اندازہ، پروجیکٹ، پورٹ فولیو، آرٹ ورک، کھیل میں شرکت) پر مبنی ہے۔

e. ہولسٹک پروگریس کارڈ دوسروں کے ساتھ موازنہ کرنے کے بجائے طالب علم کی ترقی پر توجہ مرکوز کرنے کے قابل بنائے گا۔ موازنہ طالب علم کے پہلے کے رپورٹ کارڈ کے ساتھ ہوگا نہ کہ کمرۂ جماعت میں دوسرے طلبا کی کارکردگی سے۔

3.4.11 مختلف جماعتوں میں ترقی

a. طلبا کو جماعت 1 سے 8 تک روکنا نہیں چاہیے۔

b. تعلیمی نظام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ تمام طلبا جماعت 8 تک مطلوبہ استعداد حاصل کریں تاکہ وہ جماعت 9 سے کامیابی کے ساتھ آگے بڑھ سکیں۔

c. تمام طالب علموں کو جماعت 8 تک مطلوبہ استعداد حاصل کرنے میں مدد کرنے کے لیے واضح نقاط جانچ اور امدادی نظام ہونا چاہیے۔

d. قومی تعلیمی پالیسی 2020 (4.40) کے تحت تمام طلبا کو جماعت 3، 5 اور 8 کے امتحانات دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے، جو کہ استعداد کی جانچ کرنے والے ایک مناسب محکمہ کے ذریعے کرایا جائے گا۔

i. جیسا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بتایا گیا ہے یہ امتحانات ایک ایسے ادارے کے ذریعے منعقد کیے جائیں گے جو اسکول سے باہر ہے۔ یہ ریاستی یا ضلعی ادارہ یا کوئی اور مناسب ادارہ ہوسکتا ہے۔

ii. یہ استعداد پر مبنی امتحانات ہوں گے اور یاد داشت اور طریقۂ کار کی مہارت پر مبنی نہیں ہوں گے۔

iii. یہ ضروری ہے کہ یہ امتحانات بنیادی کلیدی استعداد پر مبنی ہوں۔ جماعت 3 اور 5 کے لیے مرکز اساسی خواندگی اور اعداد شناسی کی استعداد (FLN) پر ہوسکتا ہے۔ یہ مکمل درسیات کا احاطہ نہیں کرے گا، لیکن اساسی استعداد کا احاطہ کرے گا جو بعد کی جماعتوں میں مطالعہ کے لیے اہم ہیں۔

iv. یہ ایک خود مختار ادارہ (مثلاً، ایک ضلعی بورڈ) کے ذریعے کرایا جانا چاہیے جس میں اعلیٰ دیانتداری کے ساتھ معقول اور قابل اعتماد جانچ کرانے کی استعداد ہو۔ یہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کی اس مخصوص سفارش پر عمل درآمد کا مرکزی نکتہ ہے۔

e. استعداد کے حصول کے جائزے کے لیے اسکول انفرادی طلبا اور ان کے والدین، خاندان یا سرپرستوں کو بھی اطلاع دے گا تاکہ ترقی اور بہتری کے مقصد کو حاصل کیا جا سکے گا۔

f. وہ طلبا جنھوں نے استعداد میں تسلی بخش سطح حاصل کر لی ہے، ان کی پیش رفت پر مخصوص مشغولیت اور بحث کے ذریعے مدد کی جائے گی۔

g. ایسے طلبا کے لیے جنھوں نے اگلے درجے کا مطالعہ شروع کرنے کے لیے استعداد تسلی بخش حاصل نہیں کی ہے، اسکول کو فوری طور پر اسکولی نظام کے تعاون سے واضح اور قطعی اقدامات کرنے ہوں گے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ ایسے طلبا آنے والے تعلیمی سال میں اگلی جماعت میں پڑھنے کے قابل ہونے کے لیے مطلوبہ قابلیت کی سطح حاصل کر سکیں۔

ایک فوری اقدام یہ ہوگا، جہاں ممکن ہو، ان طلبا کے لیے اساتذہ کی مناسب تعداد کے ساتھ موسم گرما۔ موسم گرما اسکول (6-8 ہفتے تک) فراہم کرنا۔

i. موسم گرما - سمر اسکول کے اختتام پر، امتحان کا دوبارہ انعقاد اسی مناسب ادارہ کے ذریعے کیا جائے گا اور اگر طالب علم نے پھر بھی مطلوبہ استعداد حاصل نہیں کیں، تو ذیل کے نکات کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

ii. جماعت 3 کے طلبا جماعت 4 میں اور جماعت 4 کے طلبا جماعت 5 میں چلے جائیں گے۔ تاہم، اسکول کو اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ طلبا نئے تعلیمی سال کی شروعات سے پہلے دو مہینوں میں مطلوبہ استعداد حاصل کر لیں۔

iii. جماعت 5 اور 8 کے طلبا اور ان کے والدین یا خاندانوں یا سرپرستوں کو یہ اختیار دیا جائے گا کہ وہ طلبا کو جماعت 5 یا 8 میں (جیسی صورت ہو) مزید ایک سال جاری رکھیں۔

iv. ایک ہی جماعت میں جاری رکھنے کا فیصلہ مکمل طور پر طلبا اور ان کے والدین یا خاندانوں یا سرپرستوں کا ہوگا۔

h. اگر طلبا اور ان کے والدین یا اہل خانہ یا سرپرست اسی جماعت میں جاری رہنے کا انتخاب کرتے ہیں، اور ایک ہی جماعت میں دوسرے سال کے باوجود، طالب علم کی حصولیابی مناسب استعداد کی سطح پر نہیں ہے، پھر:

i. اسکول کا مناسب تعین قدر ایک مستند تعلیمی ادارے (مثلاً، DIET، BRC، کوئی دوسرا اسکول) کے ذریعے کیا جائے گا یہ تعین قدر پورے اسکول کا ہوگا، نہ کہ صرف اس مخصوص جماعت کو پڑھانے والے استاد کا، کیونکہ مجموعی طور پر اسکول اور سابقہ جماعت کی تدریس کا اس معاملے پر اثر پڑتا ہے۔

ii. ان حالات کو بہتر بنانے کے لیے واضح اقدامات کی، جو اس حصولیابی کی کمی کا سبب بن رہے ہیں (بشمول کم حاضری اگر ایسا ہے تو) منصوبہ بندی اور ان پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ یہ اسکول کے ترقیاتی منصوبے (SDP) کا حصہ بنے گا اور اسکول مینجمنٹ کمیٹی (SMC) کے ساتھ اس پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

iii. نیز طالب علم کی استعداد کا اندازۂ عام جماعت 5 یا 8 کے امتحان کے ذریعے کیا جائے گا (جیسی صورت ہو) اور انھیں اگلی جماعت میں ترقی دی جائے گی اور انھیں مطلوبہ اضافی مدد فراہم کی جائے گی جیسا کہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔ کسی بھی طالب علم کو دوسری بار ایک ہی

جماعت میں نہیں رکھا جائے گا، چاہے طالب علم اور ان کے والدین یا خاندان یا سرپرست ایسا کرنا چاہیں۔

ان طلبا کے لیے جو جماعت 5 سے 6 یا جماعت 8 سے 9 تک مطلوبہ استعداد حاصل کیے بغیر ترقی پا چکے ہیں، پہلے ذکر کردہ کسی بھی صورت میں؛ والدین اور طالب علم ترقی کا انتخاب کرتے ہیں (پوائنٹ G، ذیلی پوائنٹ IV) یا یہ اسی جماعت میں ایک اضافی سال گذارنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ (پوائنٹ H.، ذیلی پوائنٹ iii.)۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ طالب علم اگلی جماعت میں پڑھنے کے لیے درکار استعداد حاصل کرے اور اس قابل بنانے کے لیے کہ اساتذہ سمیت اضافی وسائل اگلی جماعت میں فراہم کیے جائیں، اور دیگر اقدامات بھی کیے جائیں گے، جیسے:

i. اگلی جماعت کے آغاز میں ان طلبا کے لیے 4-6 ہفتوں کی 'تقویت' یا 'کیچ اپ'، پروگرام فراہم کی جائے گی، بشمول ان کے جو امتحانات میں اچھی کارکردگی نہیں دکھا سکے۔

ii. زبان یا ریاضی کی کلاس کے حصے کے طور پر روزانہ طویل مدتی 'کیچ اپ' پروگرام، جس میں واضح ڈھانچہ اور مواد، جیسے کہ ورک بکس، شامل ہوں گے۔

iii. گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران اضافی ہوم ورک پر غور کیا جاسکتا ہے، جس کی نگرانی اساتذہ چھٹیوں کے دوران کریں گے۔

iv. یہ طلبا کسی امتیازی سلوک کا سامنا نہیں کریں گے (مثلاً، انھیں کسی اور جماعت میں نہیں بٹھایا جائے گا)، بلکہ یہ ایک مربوط کمرۂ جماعت ہوگا جسے ایک کثیر سطحی کمرۂ جماعت کے طور پر برتا جائے گا۔

i. جبکہ اسکول اور نظام کو طلبا کے سیکھنے (اور ناکافی سیکھنے) کی ذمہ داری لینی چاہیے، حاضری کی بے قاعدگی کے معاملے کو بھی مدنظر رکھا جانا ضروری ہے۔

i. اگر کوئی طالب علم باقاعدگی سے اسکول نہیں آیا ہے، مثلاً 60 فیصد سے کم حاضری رہی ہے، اور وہ مطلوبہ صلاحیتیں حاصل نہیں کر پایا ہے، تو اسکول یا استاد کو اس معاملے کو والدین کے ساتھ گفتگو میں شامل کرنا چاہیے (جیسا کہ پہلے نکتہ (e) میں ذکر کیا گیا ہے اور والدین کے ساتھ جاری گفتگو میں) اور کم از کم آٹھویں جماعت کے لیے، اسی جماعت میں ایک اور سال جاری رکھنے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔

ii. اس گفتگو کا استعمال اس بات کو سمجھنے کے لیے بھی کیا جانا چاہیے کہ آیا غیر حاضری کی کوئی خاص خاندانی یا صحت سے متعلق وجوہات تھیں۔ طالب علم کی حاضری کے نمونوں اور پچھلے امتحانات کے نمبروں کا جائزہ لیا جاسکتا ہے تاکہ یہ سمجھا جاسکے کہ آیا وہ پہلے کی جماعتوں میں باقاعدگی سے آتا رہا ہے اور بہتر کارکردگی دکھا رہا تھا، اور آیا یہ امتحان یا غیر حاضری ایک غیر معمولی واقعہ ہے۔

j. پیش رفت، جماعت 5 اور 8 میں مناسب استعداد حاصل کرنے والے طلبا کی تعداد، اور اس سلسلے میں کیے گئے اقدامات کی سالانہ رپورٹ ہر اسکول تیار کرے گا۔

k. اس رپورٹ میں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ جن طلبا نے مطلوبہ صلاحیتیں حاصل نہیں کیں ان کے نام ظاہر نہ کیے جائیں۔ اس کی رپورٹ بلاک اور ضلعی سطح پر جمع بھی کی جائے گی اور اسے عوام کے لیے دستیاب کرایا جائے گا۔

l. ڈیٹا کی رازداری ایک انتہائی اہم مسئلہ ہوگا۔ اسے آئی ٹی سسٹم اور عمل دونوں کے لحاظ سے سختی سے نظام میں شامل کیا جانا چاہیے۔

3.4.12 جماعت 10 اور 12 میں بورڈ کے امتحانات کے لیے طرز رسائی

3.4.12.1 موجودہ چیلنج

a. بورڈ کے امتحانات آج کل طلبا اور ان کے خاندانوں میں مختلف وجوہات کی بنا پر شدید تناؤ کا باعث بنتے ہیں، بشمول:

i. **سماجی عوامل:** بورڈ کے امتحانات میں طالب علم کی کارکردگی سے اکثر اس کی انفرادی قدر کو نشان زد کیا جاتا ہے۔ ایک وسیع پیمانے پر یہ احساس بھی پایا جاتا ہے کہ بورڈ کے امتحانات ایسے سنگ میل ہوتے ہیں جن میں زندگی کو بدلنے والے اثرات ہوتے ہیں۔

ii. **اعلیٰ اثرپذیری:** بورڈ کے امتحانات کے نتائج اکثر کالج میں داخلے اور دیگر مقاصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اچھے اعلیٰ تعلیمی اداروں کی نسبتاً کمی کو دیکھتے ہوئے، یہ ایک بہت اہم مسئلہ بن جاتا ہے۔

iii. **کوئی دوسرا موقع نہیں:** جس طرح بورڈ امتحانات فی الحال منعقد کیے جاتے ہیں، ایک دن کی کمزور کارکردگی بورڈ امتحانات کے نتائج پر شدید اثر ڈال سکتی ہے۔ چونکہ یہ امتحانات سال میں صرف ایک بار ہوتے ہیں، اس لیے کسی ایسے طالب علم کے لیے بہتری کی عملی صورت موجود نہیں جس نے اچھی طرح سیکھنے کے باوجود صرف ایک خراب دن گزارا ہو۔

iv. **امتحانات کی نوعیت:** چونکہ زیادہ تر امتحانات حقائق کے ذخیرے کو جانچنے پر مرکوز ہوتے ہیں، یہ ایک بڑا دباؤ پیدا کرنے والا عنصر بن جاتا ہے، کیونکہ متعدد مضامین میں وسیع پیمانے پر حقائق کو یاد رکھنا اور دوبارہ پیش کرنا ایک مشکل کام ہے، خاص طور پر ایک ایسی صورت حال میں جہاں اس کے نتائج بہت اہم ہوں۔ اس کے برعکس، ایسے امتحانات جو حقیقی فہم کو جانچتے ہیں، ان کا جواب دینا نسبتاً آسان ہوتا ہے۔

v. **دیگر اثرانداز ہونے والے عناصر:** ایک ایسا نظام موجود ہے جس میں تجارتی مفادات شامل ہیں، جو بورڈ امتحانات کے گرد مصنوعی مسابقتی دباؤ پیدا کرتا ہے، تاکہ کوچنگ اور ٹیوشن خدمات کی پیشکش کے ذریعے فائدہ حاصل کیا جا سکے۔

b. جماعت 10 اور 12 کے اختتام پر منعقد ہونے والے بورڈ کے امتحانات اس بات کا تعین کرنے کے لیے تصدیقی امتحانات ہیں کہ طلبا نے درسیاتی اہداف کے حصول کے لیے درسیاتی شعبوں میں کس حد تک استعداد اصل کی ہے۔ زیادہ تر بورڈ امتحانات اس کو بامعنی اور مستقل مزاجی سے انجام دینے کے لیے جدوجہد کرتے نظر آتے ہیں۔

c. بورڈ امتحانات عام طور پر طلبا کی سیکھے گئے حقائق وغیرہ کو مزید دہرانے کی استعداد پر مرکوز ہوتے ہیں۔ ان امتحانات میں کیا جانچنا چاہیے اور حقیقت میں کیا جانچا جاتا ہے، اس کے درمیان ایک تضاد پایا جاتا ہے۔ چونکہ زیادہ تر امتحانات رٹنے کی استعداد کو جانچتے ہیں، اس لیے صرف ایک محدود دائرۂ کار کی مہارتوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس سے طلبا کی آموزش کی یا تو نامکمل (بہترین صورت میں) یا غلط (بدترین صورت میں) تصویر سامنے آتی ہے۔ زیادہ تر جانچ کے آلات واضح اور تفصیلی مارکنگ اسکیموں پر مبنی نہیں ہوتے، جس کی وجہ سے ممتحن کی جانچ میں جانبداری اور غیر اُستواری کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح، موجودہ وقت میں ان امتحانات کی معقولیت اور معتبر ہونے پر سنگین خدشات برقرار رہتے ہیں۔

d. طلبا پر درسیات کے موجودہ مواد کے بوجھ کو بورڈ امتحانات کی اس طرز رسائی سے مزید بڑھا دیا گیا ہے۔

3.4.12.2 بورڈ امتحانات میں تبدیلیاں

a. بورڈ امتحانات کو درسیات میں بیان کردہ ثانوی سطح کے لیے استعداد کی حصولیابی کا اندازہ لگانا چاہیے۔ ان امتحانات کو درسیات میں موجود استعداد کے مطابق طلبا کی کارکردگی کی ایک درست اور قابل اعتماد تصویر فراہم کرنی چاہیے۔

b. طلبا پر بورڈ امتحانات کے بوجھ کو متعدد اقدامات کے ذریعے کم کرنا ضروری ہے:

i. مواد کے بوجھ کو نمایاں طور پر کم کرتے ہوئے انھیں آسان اور ہلکا بنانا۔

ii. حقائق کو دوہرانے کے بجائے استعداد پر پوری توجہ مرکوز کرنا۔

iii. ایک ہی امتحان سال میں کم از کم دو بار پیش کرنا تاکہ طلبا کے پاس دوسرا موقع ہو اور وہ اپنی کارکردگی بہتر بنا سکیں۔ (نیچے دیا گیا نقطہ d)

iv. طویل مدت میں، تمام بورڈوں کو سمسٹر یا ٹرم پر مبنی نظام میں تبدیل ہونا چاہیے، جہاں طلبا کسی مضمون کا امتحان اس وقت دے سکیں جب وہ اس مضمون کو مکمل کر لیں، جو کسی امتحان میں جانچے جانے والے مواد کے بوجھ کو مزید کم کر دے گا۔

c. یہ امتحان کے بورڈ کی ذمہ داری ہے کہ وہ منصفانہ، قابل اعتماد، اور درست جانچ کے عمل اور آلات کو ڈیزائن اور نافذ کرے تاکہ واضح استعداد کی حصولیابی کا اندازہ لگایا جا سکے اور اس حصولیابی کی بنیاد پر طلبا کو سرٹیفکیٹ دیا جا سکے۔ صلاحیتوں کو بیان کرنا مناسب تعلیمی اتھارٹی (مثلاً، NCERT یا SCERT) کی ذمہ داری ہے۔

d. بورڈ کے امتحانات سال میں کم از کم دو بار ہونے چاہئیں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ طلبا کو اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لیے کافی وقت اور موقع ملے۔ ان مضامین میں اس طرح طلبا بورڈ کے امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں، جو انھوں نے مکمل کر لیے ہیں اور وہ جن کے لیے خود کو تیار محسوس کر رہے ہیں۔ یہ عمل ایک پرچہ چاہے بینک کی تشکیل کے ذریعے ممکن بنایا جا سکتا ہے، جو مناسب سافٹ ویئر کا استعمال کرتے ہوئے جانچ کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ مستقبل قریب میں مانگ کے مطابق امتحانات کے نظام کی طرف بڑھنے کے قابل بنائے گا جیسا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بیان کیا گیا ہے۔

e. حرفتی تعلیم، آرٹ کی تعلیم، اور جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود اس NCF میں درسیات کا لازمی حصہ ہیں۔ تاہم، اس معاملے میں، زیادہ تر جائزے مظاہرے پر مبنی ہونا چاہیے نہ کہ تحریری امتحان پر۔ یہ سفارش کی جاتی ہے کہ مجموعی سرٹیفکیشن کا تناسب 75 فیصد حصہ مظاہرہ پر اور صرف 25 فیصد کسی تحریری امتحان پر مبنی ہو بورڈ کو اعلیٰ معیار کے نظام کو ڈیزائن اور نافذ کرنے کی بھی ضرورت ہوگی جو مقامی طور پر (اسکول میں) مظاہرے کی بنیاد پر اندازہ لگا سکیں۔ اسے اسکول سے غیر متعلق ہونا ضروری ہے، اور عملی طور پر ممکن بھی ہونا چاہیے۔

f. سائنس اور دیگر مضامین میں بھی مظاہرے پر مبنی جائزے کی ضرورت ہے، جیسے کہ تجربات کی عمل آوری۔ مضمون کی مجموعی تصدیق میں اس کا 25-20 فیصد حصہ ہونا چاہیے۔ اس قسم کا جائزہ فی الحال ہوتا ہے لیکن درستگی اور معروضیت کے لیے نمایاں بہتری کی ضرورت ہے (مذکورہ بالا پوائنٹ e کی طرح)۔

g. بورڈ امتحانات کے لیے ٹیسٹ تیار کرنے والوں، نظر ثانی کرنے والوں، مترجمین، اور تعین قدر کرنے والوں کے انتخاب کا عمل تفصیلی رہنما اصولوں پر مبنی سختی سے کیا جانا چاہیے۔ اس سے پہلے کہ وہ یہ کام شروع کریں، امتحانات کے بورڈ کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ تمام ٹیسٹ

تیار کرنے والے، نظر ثانی کرنے والے، اور جانچنے والے ٹیسٹ کی تیاری پر فارمل یونیورسٹی سے تصدیق شدہ کورسز مکمل کریں۔ اس کے علاوہ، ٹیسٹ تیار کرنے والوں جانچنے والوں، اور نظر ثانی کرنے والوں کی مسلسل استعداد سازی ہونی چاہیے تا کہ انھیں اعلیٰ معیار کے امتحانی آلات کے ڈیزائن میں مدد فراہم کی جا سکے۔

h. تحریری امتحانات کے لیے ٹیسٹ تیار کرنے کے عمل کو نمایاں طور پر ہموار کیا جانا چاہیے۔ کچھ مثالی اقدامات ذیل میں دیئے گئے ہیں:

i. جائزے کے فریم ورک کا تخلیقی عمل شروع کرنے کا پہلا قدم ہے۔ جائزے کے فریم ورک اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کس چیز کی جانچ کرنی ہے۔ اس طرح کے فریم ورک میں استعداد، آموزشی ماحصل، اور مواد کے پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

ii. جائزے کے فریم ورک کی بنیاد پر ایک بلیو پرنٹ ڈیزائن کرنا اگلا مرحلہ ہے۔ یہ خاکہ ڈیزائن ایک منصوبہ بندی کا دستاویز ہے جہاں ٹیسٹ کے لیے تمام متعلقہ معلومات درج ہوتی ہیں۔ بلیو پرنٹ عام طور پر ایک عملی دستاویز ہوتا ہے جس میں ٹیسٹ پیپر ڈیزائننگ کے عمل کے دوران تبدیلی ہوتی ہے۔ بلیو پرنٹ میں موجود معلومات میں استعداد، آموزشی ماحصل اور ٹیسٹ کیے جانے والے مواد کے پہلوؤں، ٹیسٹ پیپر کی شکل (جیسے، کثیر انتخابی سوالات، مختصر تحریری جوابات، وغیرہ)، ٹیسٹ کی مدت اور مارکنگ اسکیم شامل ہیں۔

iii. ٹیسٹ پیپر اور اسکورنگ گائیڈ کے اچھے معیار کے مواد کو ڈیزائن کرنا تیسرا مرحلہ ہے۔ عام طور پر، ٹیسٹ پیپر فارمیٹس دو طرح کے ہوتے ہیں منتخب جوابی سوالات (مثال کے طور پر، کثیر انتخابی سوالات، صحیح یا غلط) جہاں طلبا کو فراہم کردہ اختیارات میں سے صحیح جواب کا انتخاب کرنا ہوتا ہے اور تشکیل شدہ جوابی سوالات جہاں طلبا کو صحیح جواب جو تیار کرنا ہوتا ہے۔ ٹیسٹ پیپر کو ڈیزائن کرتے وقت کچھ اہم معیار کے پیرامیٹر: واضح زبان، حقائق کی درستگی، بھٹکانے والے متبادلات اور محرک مواد کا انتخاب (مثال کے طور پر، گرافکس، تصاویر، نقشے) کا استعمال کو ذہن میں رکھنا۔ مارکنگ اسکیمیں اتنی ہی اہم ہیں جتنی کہ خود پرچہ جانچ۔

iv. ٹیسٹ پیپر تیار ہو جانے کے بعد، جائزہ لینے کے سختی سے نظر ثانی کا طریقہ کار (مثلاً، پرچہ جانچ کے لیے ماہرین کا ایک گروپ بنایا) کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ امتحانی پرچوں کے ساتھ مارکنگ اسکیموں کا بھی جائزہ لیا جائے۔

v. امتحانی بورڈ کو ڈیزائن کردہ ٹیسٹ آلات کے معیار کے متواتر، سخت جائزے کو یقینی بنانا چاہیے۔

3.4.12.3 بورڈ امتحانات میں اقدار اور طرزِ عمل کا اندازہ لگانا

اقدار اور رجحانات کی نشوونما کا بہترین اندازہ اسکول کے روزمرہ کے عمل کے دوران اور استاد کے مشاہدے اور ریکارڈنگ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ یہ حصہ B، باب 2 میں بیان کیا گیا ہے۔

اگر بورڈ امتحانات کے ذریعے اقدار اور رجحانات کا اندازہ لگانا ضروری ہے تو انھیں بہت سوچ سمجھ کر اور پوری تیاری کے ساتھ کیا جانا چاہیے۔ اگرچہ معیاری نفسیاتی پیمائشی جانچیں اور انفرادی تشخیصی جانچیں دستیاب ہیں، لیکن اس مقصد کے لیے ان سے پرہیز کیا جانا چاہیے۔ دو ممکنہ طریقے ذیل میں متبادل 1 اور 2 میں دیے گئے ہیں۔ امتحانات کے بورڈ اسی طرح کے بنیادی اصولوں کی بنیاد پر اپنے طریقے وضع کر سکتے ہیں۔

متبادل 1: طلبا کو اس موضوع پر مبنی سوالات دیں جو کہ کہانی کی شکل میں لکھے گئے ہیں اور ان کے بنیادی مفروضے میں خاص تضاد شامل ہے۔

خیال یہ سمجھنا ہے کہ طلبا کس طرح کہانی کے مرکزی کردار سے مذکورہ تنازعہ کا جواب دینے کی توقع رکھتے ہیں۔ یہ تنازعات عدم مساوات کے معاملات سے لے کر مسائل کو حل کرنے کی صلاحیتوں کے استعمال تک تعاون کے مسائل تک ہو سکتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ طلبا کو ایک فریق ثالث ہونے کی اجازت دی جائے جو کہانی میں دیے گئے کسی مسئلے پر رائے یا حل فراہم کریں۔ کسی دی گئی صورت حال پر براہ راست ذاتی ردعمل کی ذمہ داری کو ہٹانے سے طلبا کو ایسے ردعمل کا انتخاب کرنے میں مدد مل سکتی ہے جو طلبا کی اپنی سوچ کی عکاسی کرتا ہو نہ کہ وہ جسے طالب علم 'قابل قبول' سمجھتا ہو۔ کہانی کے ان سوالات کے جوابات کا اندازہ لگانے کے لیے روبرکس کو بھی احتیاط سے تیار کرنے اور طلبا کے جوابات پر مستقل طور پر نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔

متبادل 2: جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود، حرفتی تعلیم اور آرٹ کی تعلیم اور آج کی تعلیم میں کیوں کہ مشق اور مظاہرے کے اجزا بخوبی شامل ہوتے ہیں۔ اسے لیے ان کی امتحانوں کے ذریعے اقدار اور رجحانات کے جائزے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ یہ تینوں مضامین اپنے درسیاتی اہداف اور استعداد میں مضبوطی سے بنائے گئے اقدار اور رجحانات رکھتے ہیں۔ ان استعداد کی حصولیابی کے جائزے کے لیے بھی احتیاط سے ڈیزائن کیے گئے کاموں اور روبرکس کی ضرورت ہوگی جو طلبا کے گروپوں میں مربوط، ہم آہنگ اور بامعنی ہوں۔

3.4.12.4 اعلیٰ تعلیم میں داخلے کے چیلنج

جیسا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 واضح طور پر تسلیم کرتی ہے، ہندوستان میں اس وقت اعلیٰ معیار کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کی کمی ہے۔ اس وجہ سے ایسی صورت حال پیدا کی ہے جہاں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند طلبا کی اکثریت اعلیٰ معیار کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں دستیاب نسبتاً کم جگہ کے لیے 'مقابلہ' کر رہی ہے۔ یہ صورتحال ہندوستان میں ثانوی سطح کے طلبا کو درپیش سنگین مسائل کی ایک اہم وجہ ہے، بشمول:

a. زیادہ تناؤ، اور بدقسمتی سے اکثر، سنگین ذہنی صحت کے مسائل۔ یہ صرف طالب علموں تک محدود نہیں ہے بلکہ ان کے خاندانوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

b. کوچنگ اور ٹیوشن کی ایک وسیع پیمانے پر رائج ثقافت، جو تجارتی مفادات کو فروغ دیتی ہے اور اس 'سخت مقابلے' کی صورتحال سے فائدہ اٹھاتی ہے۔

c. حقیقی آموزش کو نظر انداز کرنے کا رجحان اور کالج میں داخلوں کے لیے استعمال ہونے والے داخلہ جاتی ٹیسٹ یا بورڈ امتحانات کو 'پاس' کرنے پر توجہ مرکوز کرنا۔

قومی تعلیمی پالیسی میں ان اہم چیلنج سے نمٹنے کے لیے جامع سفارشات کا ایک مجموعہ شامل ہے، جس میں کچھ پہلے ہی نافذ ہو چکے ہیں، جیسے مشترکہ یونیورسٹی کے داخلہ ٹیسٹ، اور کچھ منصوبہ بندی اور نافذ کی جا رہی ہیں، جیسے کہ اعلیٰ معیار کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ۔

یہ قومی درسیات کا خاکہ اسکولوں میں نصابی معاملات کو حل کرنے کے لیے واضح اقدامات کر رہا ہے جو موجودہ ناخوشگوار صورت حال میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، بشمول بورڈ کے امتحانات سے متعلق اہم معاملات جو اس باب میں بیان کیے گئے ہیں۔

باب 4
وقت کی تقسیم

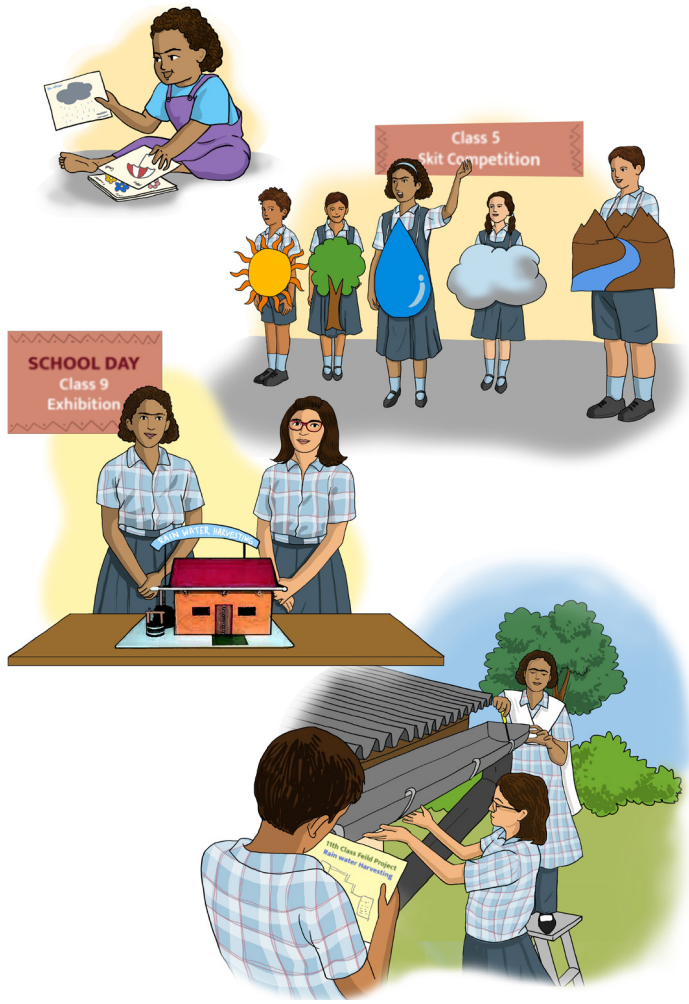

وقت ہر اسکول میں ایک انمول وسیلہ ہے۔ اس طرح، مختلف سرگرمیوں اور سیکھنے کے شعبوں (جسے اکثر 'ٹائم ٹیبل' کہا جاتا ہے) کے لیے وقت مختص کرنا بہت احتیاط سے انجام دیا جانا چاہیے۔ اس میں عملی پہلوؤں کو مدنظر رکھنا چاہیے، جیسے کہ دستیاب وقت، لیکن ساتھ ہی درسیات کو اس کی ترجیحات اور توازن سمیت عملی شکل دینے کے قابل بھی بنانا چاہیے۔

اس حصے میں ان اصولوں اور طرز رسائی کی وضاحت کی گئی ہے جو کسی اسکول میں وقت کی تقسیم کے لیے اپنائے جائیں گے تاکہ اس قومی درسیات کا خاکہ کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ اس حصے میں بیان کردہ مخصوص وقت کی تقسیم کو صرف ایک مثالی صورت کے طور پر دیکھا جانا چاہیے، اور اصل وقت کی تقسیم اسکولوں کو اپنے حالات کے مطابق ان اصولوں اور طرز رسائی کو استعمال کرتے ہوئے کرنی چاہیے۔

سیکشن 4.1
متن کے بوجھ میں کمی کے لیے غور و فکر

جیسا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں ذکر کیا گیا ہے اور پہلے باب 3، 3.2 میں زیر بحث آیا ہے، اس قومی درسیات کے خاکے کے سیکھنے کے معیارات کو ڈیزائن کرتے وقت درسیاتی شعبوں میں متن کے بوجھ میں کمی کو یقینی بنانے کا خیال رکھا گیا ہے۔ تمام سطح میں متن کے بوجھ میں اس کمی کو درج ذیل ملحوظات کے ساتھ تیار کیا گیا ہے:

a. حقیقی تصوراتی تفہیم کی نشوونما اور استعداد کی نشوونما کے لیے مناسب وقت اور جگہ فراہم کی جانی چاہیے، بجائے اس کے کہ محض طریقۂ کار یا رٹے ہوئے متن کی تعلیم دی جائے، جو اکثر مواد کے زیادہ بوجھ کی وجہ سے ہوتی ہے۔

b. آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم اور حرفتی تعلیم جیسے درسیاتی شعبوں کے لیے مطلوبہ جگہ اور وقت کی ضرورت ہے۔ اکثر، ان شعبوں کو پہلے 'معاون درسی' یا 'غیر اہم' سمجھا جاتا تھا، اور ان کے لیے مخصوص تعلیمی معیارات اور توقعات ناکافی یا موجود نہیں ہوتی تھیں۔ اس قومی درسیات کے خاکے کے مطابق، انھیں واضح اور اہم وقت مختص کرنے کی ضرورت ہے۔

c. ایک کام کے دن میں دستیاب تدریسی وقت، مختلف درسیاتی شعبوں کے لیے ایک تعلیمی سال کے دوران، اور ایک ہفتے کے ٹائم ٹیبل میں ان کی تقسیم محدود ہے اور 'متن' پر مرکوز سیکھنے کے حصول کے لیے ایک چیلنج ہے۔

یہ تین عوامل یہ بتاتے ہیں کہ کچھ درسیاتی شعبوں میں متن کے بوجھ کو معقول بنانے اور کم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ان دونوں باتوں کو یقینی بنائے گا کہ یہ درسیاتی علاقے بامعنی طریقے سے سیکھے جائیں اور دیگر درسیاتی شعبوں کے لیے جگہ پیدا کی جائے۔

a. درسیات کو واضح طور پر ضروری استعداد کی ایک وسیع رینج پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے تیار کیا گیا ہے، نہ کہ متن کے علم کے احاطہ پر۔ اس لیے متن کا بوجھ (کسی خاص اسکول کی سطح میں سیکھے جانے والے متن کی مقدار کے لحاظ سے) کم کر دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ استعداد کو بنیادی ضروریات کے طور پر دیکھا جانا چاہیے، اور دستیاب مجموعی وقت کو ان کی حصولیابی کے قابل بنانا چاہیے۔

b. اس حصہ میں بعد میں دیے گئے مثالی ٹائم ٹیبل میں موجودہ اسکول کے وقت کے مقابلے میں کام کے دن اور ہفتے میں، کام کے وقت کی بڑھتی ہوئی مقدار ظاہر ہو سکتی ہے۔ اسکول میں روزانہ گھنٹوں کی تعداد میں یہ اضافہ براہ راست انفرادی درسیاتی شعبوں میں متن کے زیادہ بوجھ کی نشاندہی نہیں کرتا ہے۔ کام کے اوقات کی صحیح تعداد کے بارے میں اصل فیصلہ اسکولوں یا اسکولوں کے نظام کے ذریعہ لیا جائے گا، اور قومی درسیات کے خاکہ میں مثالی ٹائم ٹیبل کا تناسب اور آہنگ اب بھی رکھا جا سکتا ہے۔

c. یہاں دیے گئے تمثیلی ٹائم ٹیبل میں، درسیاتی شعبوں، جیسے؛ زبانیں، ریاضی، سائنس اور سماجی سائنس کے لیے تفویض کیے گئے سالانہ گھنٹوں کی تعداد اس تعداد سے کم ہو سکتی ہے جو انھیں پہلے تفویض کی گئی ہوگی۔ یہ ان شعبوں میں استعداد (جیسا کہ سیکھنے کے معیارات میں) کے لحاظ سے بنیادی ضروری چیزوں پر توجہ مرکوز کرنے سے ممکن ہوا ہے۔

متن کو کم کرنے کے لیے کیے گئے ڈیزائن کے انتخاب کے لیے مخصوص درسیاتی شعبوں سے متعلق کچھ نکات درج ذیل ہیں:

a. سائنس میں، سائنسی تحقیقات کی ضروری استعداد پر توجہ متن کو معقول بنانے میں مدد کرتی ہے۔ لہٰذا تصورات کا انتخاب ان مواقع کی بنیاد پر کیا جاتا ہے جو وہ ان استعداد کو فروغ دینے کے لیے فراہم کرتے ہیں، اس طرح مواد کا بوجھ کم ہوتا ہے۔

b. ریاضی میں، جو کچھ بھی خاص قسم کی اعلیٰ تعلیم کی ضروریات کے لیے خصوصی ضروری علم ہے، اسے لازمی درسیاتی متن سے ثانوی سطح میں انتخاب پر مبنی درسیات میں منتقل کر دیا گیا ہے، جبکہ اس مضمون کی بنیاد رکھنے والے تمام تصورات یا شعبوں کو برقرار رکھا گیا ہے۔

c. سماجی سائنس میں، موضوعات اور سطحوں پر مبنی طرز رسائی مواد کے بوجھ کو کم کرتے ہوئے ضروری استعداد کے سیکھنے کو یقینی بناتی ہے۔

d. زبان کی تعلیم میں، اسکولی تعلیم میں گریڈ 10 تک تین زبانیں سیکھی جانی ہیں۔ ادبی درسیاتی اہداف کی ایک رینج معلوم زبان سے غیر مانوس زبانوں کے سیکھنے کے لیے قابل منتقلی ہے، اور جو کہ خصوصی لسانی اور ادبی اہداف ہیں انھیں ثانوی سطح کے انتخاب کی بنیاد پر درسیاتی شعبوں میں منتقل کر دیا گیا ہے، جبکہ گریڈ 10 تک صرف بنیادی ضروری استعداد کو برقرار رکھا گیا ہے۔

سیکشن 4.2
اساسی سطح

سمجھ دار بچے اپنے فارغ وقت میں اپنے قریبی ماحول کو دریافت کرنا پسند کرتے ہیں۔ تاہم، جیسے جیسے وہ بڑے ہوتے ہیں، انھیں منظم، منضبط اور رہنمائی یافتہ سرگرمیوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو کھیل پر مبنی ہوں۔

دن کو احتیاط سے ترتیب دینے کی ضرورت ہے تاکہ تمام ترقیاتی پہلوؤں کو مناسب وقت اور توجہ ملے۔ جب کہ ہر پہلو کی سرگرمیاں دوسرے پہلو کے ساتھ جڑی ہوتی ہیں (مثال کے طور پر، ایک اچھی کہانی زبان کی نشوونما کے ساتھ ساتھ سماجی، جذباتی اور اخلاقی نشوونما میں مدد کرے گی)، اس معمول کو یقینی بنانا چاہیے کہ بچوں کو ہر پہلو میں تجربات کی ایک رینج کے لیے کافی موقع ملے۔

4.2.1 روزانہ کے معمولات کے لیے ملحوظات

دن کی تنظیم ادارہ جاتی ترتیب، کام کے دنوں کی تعداد، اور ہر دن کے لیے روزانہ کام کے اوقات کی تعداد پر مبنی ہے۔

ہر سرگرمی کی منصوبہ بندی بچے کی توجہ کے دورانیے کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جاسکتی ہے۔ بچوں کی طرف سے شروع کی جانے والی اور استاد کی رہنمائی والی سرگرمیوں، گروپ (پورے گروپ یا چھوٹے گروپ) اور انفرادی یا جوڑی کی سرگرمیوں، اور متبادل سرگرمیوں (مثلاً، جسمانی سرگرمی کے بعد پرسکون سرگرمی، انفرادی سرگرمی کے بعد گروپ کی سرگرمی، بیرونی سرگرمی کے بعد اندرونی سرگرمی) کے درمیان توازن ہوسکتا ہے۔

آرٹ اور کرافٹ، آؤٹ ڈور پلے اور فری پلے کے لیے دن میں مناسب وقت اور توجہ دی جانی چاہیے۔

4.2.1.1 3-6 سال کی عمر کے لیے مثالی روزمرہ کا معمول

3-6 سال کی عمر کے بچوں کے لیے روزمرہ کے معمولات کو منظم کرنے کے متعدد طریقے ہیں۔ ذیل میں دو مثالیں دی گئی ہیں:

پہلی مثال ان سیاق و سباق میں زیادہ مناسب ہے جہاں تجربات، جیسے کہ دائرے کا وقت، کہانی کا وقت، اور تصور یا قبل عددی وقت اساتذہ کی رہنمائی میں کی جانے والی فری پلے اور کارنر ٹائم بچوں کے لیے آزاد سرگرمیاں ہیں۔

جدول 4.1i

سے	تک	وقفہ/دورانیہ	سرگرمی
صبح کا معمول/آزاد کھیل/کارنر ٹائم			
09:30	10:15	45منٹ	سرکل ٹائم/گفتگو
10:15	10:30	15 منٹ	ناشتہ کا وقفہ
10:30	10:45	15منٹ	نظم/گانا/موسیقی/حرکت
10:45	11:45	1 گھنٹہ	تشکیل تصور در کار وقت/ماقبل اعداد شناسی
11:45	12:15	30منٹ	آرٹ/دستکاری/فری پلے
12:15	13:00	45منٹ	کارنر ٹائم

13:00	13:45	45منٹ	دوپہر کے کھانے کا وقفہ (3-4 سال عمر کے بچے گھر جاتے ہیں)
13:45	14:30	45منٹ	ابھرتی ہوئی خواندگی/ کہانی سنانے کا وقت
14:30	15:00	30منٹ	آؤٹ ڈور پلے اور اختتام

دوسری مثال کم بچوں والے سیاق وسباق میں زیادہ مناسب ہے اور جہاں ان کے استعمال کے لیے مناسب مواد کی ایک رینج دستیاب ہے۔ خود سیکھنے پر زور دیا جاتا ہے اور بچے مواد کو آزادانہ اور احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا سیکھتے ہیں۔

'کام کا وقت' بچوں کو آزادانہ طور پر اس سرگرمی کا انتخاب کرنے کے لیے مختص کیا جاتا ہے جس میں وہ مشغول ہونا چاہتے ہیں۔ بچے اپنی پسند کی سرگرمیوں کا انتخاب کرتے ہیں اور ان سرگرمیوں پر آزادانہ طور پر مواد کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اساتذہ بچوں کی سرگرمیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں اور جب بھی ضرورت ہو مدد فراہم کرتے ہیں۔ اساتذہ بھی کام کے وقت کے دوران اپنے مشاہدات کی بنیاد پر، انفرادی بچے کے لیے اگلی سرگرمی کا فیصلہ کرتے اور پیش کرتے ہیں۔ سرگرمیاں اور متعلقہ مواد کو ترقی کے پہلوؤں (مثلاً جسمانی، وقوفی، زبان، فن) کے مطابق ترتیب دیا جاتا ہے اور بچوں کو اس ترتیب سے واقف کرایا جاتا ہے۔

جدول 4.2ii

سے	تک	وقفہ	سرگرمی
صبح کا معمول + خاموش کھیل			
09:30	10:15	45منٹ	حلقہ کا وقت (گفتگو، گانے، نظمیں)
10:15	10:30	15 منٹ	ناشتے کا وقفہ
10:30	12:15	1 گھنٹہ 45منٹ	کام کرنے کا وقت
12:15	13:00	45منٹ	آرٹ/دستکاری/کھیل/آزادانہ کھیل
13:00	13:45	45منٹ	دوپہر کے کھانے کا وقفہ (عمر 3-4 سال کے بچے گھر جاتے ہیں)
13:45	15:00	1 گھنٹہ 15منٹ	زبان اور ابھرتی ہوئی خواندگی (عمر 4-6)

نوٹ: دونوں مثالوں میں ساڑھے پانچ گھنٹے کا اسکول کا دن ہے جس میں 4-6 سال کی عمر کے بچوں کے لیے تقریباً ساڑھے چار گھنٹے فعال تدریسی وقت ہے۔

4.2.1.2 6-8 سال کی عمر کے لیے یومیہ یا ہفتہ وار کا مثالی معمول

6-8 سال کی عمر کے لیے روزمرہ کا معمول قدرے لمبا اور قدرے زیادہ منظم ہوگا۔ جبکہ 3-6 سال کے بچوں کے لیے تمام زبان ان کی کلاسیں ایک ساتھ سنبھالی جاسکتی ہیں، اس عمر کے گروپ کے لیے ہر زبان کے لیے علیحدہ وقت وقف کرنا ضروری ہے۔ خواندگی، ہندسہ شناسی اور آرٹ کے لیے مخصوص وقت کو شامل کیا جاسکتا ہے۔ R1 کو روزانہ 90منٹ اور R2 کو روزانہ 60منٹ درکار ہوں گے۔ ریاضی اور ہندسہ شناسی کے لیے دن میں 60منٹ درکار ہوں گے۔ وقت کے ان ادوار کو چار بلاک میں منظم کیا جاسکتا ہے۔

جدول 4.1iii

سے	تک	وقفہ	سرگرمی
09:00	09:30	30منٹ	حلقہ کا وقفہ: گانا/حرکت
09:30	10:00	30منٹ	R1:بولی جانے والی زبان
10:00	10:30	30منٹ	R1:لفظ کی پہچان
10:20	10:35	15منٹ	ناشتے کا وقت
10:35	11:35	1 گھنٹہ	ریاضی
11:35	12:05	30منٹ	آرٹ اور دستکاری
12:05	12:45	40منٹ	R1:پڑھنا/لکھنا
12:45	13:30	45منٹ	دوپہر کے کھانے کا وقفہ
13:30	14:30	1 گھنٹہ	R2:بولی جانے والی زبان، لفظ کی پہچان
14:30	15:00	30منٹ	کھیل

ایک مقابلتاً لمبا دن سرگرمیوں کے لیے زیادہ وقت دے گا، جیسے آرٹ، کھیل اور باغبانی۔ ذیل میں مثالی ہفتہ وار ٹائم ٹیبل ایسے امکانات کی اجازت دیتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، ریاضی اور R1 میں وقت کے وقفہ میں سرگرمیاں شامل ہوں گی۔

جدول 4.1iv

سے	تک	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
9:00	10:00	ریاضی	ریاضی	R2	ریاضی	R2
10:00	10:45	R1	R1	R1	R1	R1
10:45	11:00	ناشتہ کا وقت				
11:00	12:00	R1	R1	R1	R1	R1
12:00	13:00	R2	R2	ریاضی	R2	آرٹ
13:00	13:45	دوپہر کے کھانے کا وقفہ				
13:45	14:45	آرٹ	ریاضی	آرٹ	آرٹ	ریاضی
14:45	15:30	کتب خانہ	باغبانی	کھیل	باغبانی	کھیل

سیکشن 4.3

ابتدائی، مڈل اور ثانوی سطح میں وقت کی تقسیم کے لیے ملحوظات

a. اسکولوں کے لیے سالانہ کام کے سال میں قومی تعطیلات، مدتی وقفوں اور تعطیلات کو مدنظر رکھتے ہوئے 220 تدریس یا اسکول جانے والے دن ہوتے ہیں۔

b. ان 220 دنوں میں سے، تقریباً 20 دنوں تک جائزے اور دیگر جائزوں سے متعلق سرگرمیوں کے مراحل میں غور کیا جاسکتا ہے۔

c. مزید 20 دن اسکول کے پروگراموں اور دیگر اسی طرح کی سرگرمیوں کے لیے مخصوص کیے جاسکتے ہیں (غیر متوقع واقعات کے لیے وقفہ) مڈل اور ثانوی سطح کے طلبا کے لیے، قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تحت لازمی دس بغیر بستے والے دن انھیں 20 دنوں میں سے سال بھر میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔

d. لہٰذا، ایک محفوظ تخمینہ اسکول میں ان تین سطحوں میں 180 دنوں کے تدریسی وقت کا ہوسکتا ہے۔

e. سیاق و سباق کی وسیع رینج کو دیکھتے ہوئے جن میں اسکول پورے ملک میں کام کرتے ہیں، ایک ورکنگ اسکول ہفتہ کو ساڑھے پانچ دن کے طور پر لیا گیا ہے (ہفتہ/سنیچر کو آدھے کام کے دنوں کے طور پر)۔

f. چونکہ تمام ہفتے/سنیچر کے دن تمام طلبا کے لیے کام کے دن نہیں ہوتے، اس ماڈل میں ہر دوسرے ہفتے صرف پانچ اور آدھے دن کی اسکولنگ کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

g. مختلف سطحوں میں مضامین کی وسعت اور اسکول میں طلبا کے معقول گھنٹوں کے پیش نظر، ایک تعلیمی سال میں تقریباً 34 کام کے ہفتے ہوں گے، جن میں ہر ہفتے تقریباً 29 تدریسی گھنٹے شامل ہوں گے۔

h. ہر روز کے لیے مضامین کے عین وقت اور ترتیب کا انتخاب ایک جیسا کیا جاسکتا ہے (مثلاً، زبان اور ریاضی صبح کے وقت ایک غذائیت سے بھرپور ناشتے کے بعد) تاکہ طلبا کے لیے ایک روزانہ ترتیب قائم کی جاسکے؛ یا ان میں ہفتہ وار بنیادوں پر تبدیلی کی جاسکتی ہے تاکہ ہر دن کے وقت کے جدول میں مختلف مضامین کو مختلف ترجیحات دی جاسکے۔ ہر اسکول کے لیے جو طریقہ بہترین کام کرے گا وہ مقامی سیاق و سباق پر منحصر ہوگا، جیسے کہ ہر صبح تمام طلبا کو ناشتہ یا ہلکے پھلکے کھانے فراہم کیے جاسکتے ہیں، مقامی علاقے میں دن کے اوقات، وغیرہ۔

سیکشن 4.4

سطح مخصوص ملحوظات

4.4.1 ابتدائی سطح کے لیے وقت کا تعین

a. ہفتے کے دنوں کا آغاز 25 منٹ کی اسمبلی سے ہوتا ہے، جس کے بعد 5 منٹ کمرۂ جماعت تک پہنچنے کے لیے دیے جاتے ہیں۔

b. تمام مضامین کے لیے کلاس کا وقت 40 منٹ ہے۔ کچھ مضامین کو 80 منٹ (1 گھنٹہ 20 منٹ) کی بلاک مدت درکار ہوگی۔

c. طلبا کے لیے اگلی کلاس کی تیاری کے لیے انتقلی کا وقت 05 منٹ ہے۔

d. مہینہ میں دو کام کرنے والے سنیچر کے دنوں کا شیڈول دیگر کام کے دنوں سے تھوڑا مختلف ہوتا ہے۔ سنیچر کے دنوں میں کوئی اسمبلی نہیں ہوتی۔

e. 15 منٹ کا وقفہ ناشتہ کے لیے اور 45 منٹ کا وقفہ دوپہر کے کھانے کے لیے بنایا گیا ہے (دیکھیں مثالی ٹائم ٹیبل) سنیچر کے دنوں میں۔ ہفتے کے دن دوپہر کے کھانے کا وقت 30 منٹ کا ہوتا ہے۔

f. R1 زبان کے لیے کتب خانہ کے درسیاتی اہداف اس کے آموزشی معیارات کے ڈیزائن میں شامل کیے گئے ہیں۔ اس لیے، وقت ٹائم ٹیبل میں ان دونوں مضامین کے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے۔

g. زبانیں (R1 اور R2 ایک ساتھ) طلبا کو ان میں آزاد قارئین اور مصنف بننے کے لیے مناسب وقت دیا گیا ہے، جیسا کہ دوسرے درسیاتی شعبوں کو سیکھنے کی بنیاد ہے۔

h. R2 کو R1 سے زیادہ وقت دیا گیا ہے کیونکہ اس مرحلے کے اختتام تک زبان میں مہارت حاصل کرنے کے لیے اضافی وقت درکار ہوگا۔ اس کے علاوہ دیگر تمام درسیاتی شعبوں کو R1 کی زبان میں پڑھایا جاتا ہے اور اس لیے R1 کے سیکھنے میں اضافہ کریں۔

i. ہمارے آس پاس کی دنیا (TWAU) کو بھی مناسب وقت دیا گیا ہے کیونکہ ابتدائی سطح طلبا کے اردگرد کی دنیا کے بارے میں تفتیش کرنے اور ان سے سیکھنے کی ضروری کثیر شعبہ جاتی مہارتیں سیکھنے کے لیے ترقیاتی لحاظ سے ایک اہم وقت ہے۔

j. اس درسیات کے خاکے میں بنائے گئے سیکھنے کے معیارات پر غور کرتے ہوئے آرٹ کی تعلیم اور جسمانی تعلیم (PE) کو ان کے وقت کا مناسب حصہ دیا گیا ہے۔

جدول 4.2i

ابتدائی	سالانہ گھنٹے	سالانہ مدت
R1+ کتب خانہ	180	270
R2	190	285
ریاضی (حساب)	185	277.5
ہمارے آس پاس کی دنیا (TWAU)	200	300
فنی تعلیم (آرٹ)	100	150
جسمانی تعلیم (PE)	100	150

مثالی ٹائم ٹیبل (جدول 4.2ii) پر ہر مضمون میں کلاس کی تعداد ان نمبروں سے تقریباً میل کھاتی ہے۔

4.4.2 مڈل سطح کے لیے وقت کا تعین

a. ہفتے کا دن 05 منٹ کے ساتھ 25 منٹ کی اسمبلی سے شروع ہوتا ہے، جس کے بعد کلاس میں پہنچنے کے لیے 5 منٹ دیے جاتے ہیں۔

b. تمام مضامین کے لیے کلاس کا وقت 40 منٹ ہے۔ کچھ مضامین کو سرگرمیوں، لیبارٹری کے کام اور اس طرح کے دیگر تدریسی تقاضوں کے لیے 80 منٹ (1 گھنٹہ اور 20 منٹ) کی بلاک مدت درکار ہوگی۔

c. طلبا کے لیے اگلی کلاس کی تیاری کے لیے منتقلی کا وقت 05 منٹ ہے۔

جدول 4.2ii

ابتدائی سطح کے لیے مثالی ٹائم ٹیبل (دو کام کرنے والے سنیچر کے دن)							
وقت (گھنٹہ)	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	وقت	سنیچر
08:55–08:30	اسمبلی	اسمبلی	اسمبلی	اسمبلی	اسمبلی	09:10–08:30	TWAU
09:40–09:00	R1	R1	R1	R1	R2	09:55–09:15	TWAU
10:25–09:45	R1	کتب خانہ	R1	کتب خانہ	R2	10:15–09:55	ناشتہ کا وقت
10:45–10:30	ناشتہ کا وقت	ناشتہ کا وقت	ناشتہ کا وقت	ناشتہ کا وقت	ناشتہ کا وقت	11:00–10:20	R2
11:30–10:50	ریاضی	ریاضی	R2	ریاضی	ریاضی	11:45–11:05	آرٹ
12:05–11:35	ریاضی	ریاضی	R2	ریاضی	ریاضی	12:30–11:50	PE
12:50–12:05	کھانے کا وقفہ	کھانے کا وقفہ	کھانے کا وقفہ	کھانے کا وقفہ	کھانے کا وقفہ	13:00–12:30	کھانے کا وقفہ
13:30–12:50	TWAU	R2	TWAU	R2	TWAU		
14:15–13:35	TWAU	R2	TWAU	R2	TWAU		
15:00–14:20	جسمانی تعلیم	آرٹ	آرٹ	TWAU	جسمانی تعلیم		
15:45–15:05	جسمانی تعلیم	آرٹ	آرٹ	TWAU	جسمانی تعلیم		

جدول 4.2iii

مڈل سطح کے لیے مثالی ٹائم ٹیبل (دو کام کرنے والے سنیچر کے دن)							
وقت (گھنٹہ)	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	وقت	سنیچر
08:55–08:30	اسمبلی	اسمبلی	اسمبلی	اسمبلی	اسمبلی	09:10–08:30	کتب خانہ
09:40–09:00	R1	ریاضی	ریاضی	ریاضی	ریاضی	09:55–09:15	کتب خانہ
10:25–09:45	R2	R2	R1	ریاضی	R1	10:15–09:55	ناشتہ کا وقت
10:45–10:30	ناشتہ کا وقت	ناشتہ کا وقت	ناشتہ کا وقت	ناشتہ کا وقت	ناشتہ کا وقت	11:00–10:20	VE
11:30–10:50	سماجی علوم	سماجی علوم	سماجی علوم	سماجی علوم	سماجی علوم	11:45–05;11	آرٹ
12:05–11:35	سماجی علوم	سائنس	سماجی علوم	سائنس	سائنس	12:30–11:50	PE
12:50–12:05	کھانے کا وقفہ	کھانے کا وقفہ	کھانے کا وقفہ	کھانے کا وقفہ	کھانے کا وقفہ	13:00–12:30	کھانے کا وقفہ
13:30–12:50	سائنس	آرٹ	سائنس	آرٹ	R2		
14:15–13:35	سائنس	آرٹ	سائنس	آرٹ	R3		
15:00–14:20	PE	حرفتی تعلیم	R3	جسمانی تعلیم	حرفتی تعلیم		
15:45–15:05	جسمانی تعلیم	حرفتی تعلیم	R3	جسمانی تعلیم	حرفتی تعلیم		

d. مہینہ میں دو کام کرنے والے ہفتہ کے دنوں کا شیڈول دیگر کام کے دنوں سے کچھ مختلف ہوتا ہے۔ ہفتہ کے دن اسمبلی نہیں ہوتی۔

e. ہفتے کے دنوں میں 15 منٹ کا ناشتہ کا وقفہ اور 45 منٹ کا دوپہر کے کھانے کا وقفہ رکھا گیا ہے (مثالی ٹائم ٹیبل دیکھیں)۔ ہفتہ کو دوپہر کے کھانے کا وقفہ 30 منٹ کا ہے۔

f. R1 زبان کے درسیاتی اہداف میں کتب خانہ کے لیے گول بھی شامل ہیں جو سیکھنے کے معیارات کے ڈیزائن میں بھی شامل ہیں۔ اس لیے، وقت ان دونوں مضامین کے درمیان ٹائم ٹیبل میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

g. ایک تیسری زبان (R3) مڈل مرحلہ میں متعارف کرائی جاتی ہے اور بنیادی باہمی رابطے کی مہارتوں کو تیار کرنے کے لیے کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ R3 کو R2 اور R1 سے زیادہ وقت دیا گیا ہے کیونکہ مڈل سطح میں تیسری غیر مانوس زبان سیکھنے کے لیے مناسب وقت اور مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔

h. سائنس، سماجی علوم، اور حرفتی تعلیم کو نئے درسیاتی شعبوں کے طور پر اس درسیاتی خاکہ میں بنائے گئے سیکھنے کے معیارات پر غور کرتے ہوئے ان کے وقت کا مناسب حصہ دیا گیا ہے۔

جدول 4.2iv

مڈل	سالانہ گھنٹے	سالانہ مدت
R1+ کتب خانہ	65	97.5
R2	70	105
R3	75	112.5
ریاضی (حساب)	115	172.5
سائنس	160	240
سماجی علوم (SS)	160	240
فنی تعلیم (آرٹ)	100	150
جسمانی تعلیم (PE)	100	150
حرفتی تعلیم (VE)	110	165

مثالی ٹائم ٹیبل (جدول 4.2iii) پر ہر مضمون میں کلاس کی تعداد ان نمبروں سے تقریباً میل کھاتی ہے۔

4.4.3 ثانوی سطح کے لیے وقت کا تعین

a. ہفتے کے دن کا آغاز 25 منٹ کی اسمبلی سے ہوتا ہے، جس کے بعد کمرۂ جماعت تک پہنچنے کے لیے 5 منٹ دیے جاتے ہیں۔

b. تمام مضامین کے لیے کلاس کا وقت 50 منٹ ہے۔ کچھ مضامین کے لیے 100 منٹ (1 گھنٹہ 40 منٹ) کا بلاک وقفہ درکار ہوگا تاکہ عملی کام، سرگرمیاں، لیبارٹری کام، اور دیگر تدریسی ضروریات پوری کی جاسکیں۔

c. طلبا کے لیے اگلی کلاس کی تیاری کے لیے انتقالی کا وقت 05 منٹ ہے۔

d. مہینہ میں دو کام کرنے والے ہفتہ کے دنوں کا شیڈول دیگر کام کے دنوں سے کچھ مختلف ہوتا ہے۔

e. ہفتہ کے دنوں میں 55 منٹ کا دوپہر کے کھانے کا وقفہ شامل کیا گیا ہے (مثالی ٹائم ٹیبل دیکھیں)، جبکہ ہفتہ کے دنوں میں یہ وقفہ 30 منٹ کا ہوتا ہے۔

f. ہر شام اور دو کام کرنے والے ہفتے کے دنوں کے بعد ایک اختیاری 'اضافی افزودگی کا وقت' (AEP) فراہم کیا جاتا ہے۔ یہ وقت طلبا کو درسیات کے کسی بھی مضمون میں مزید افزودگی کے لیے استعمال کرنے کے لیے دیا جاتا ہے۔ درسیاتی شعبوں جیسے کہ فنی تعلیم، جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود، اور حرفتی تعلیم میں، گروپ/ٹیم پریکٹس، اسکولوں کے درمیان مقابلے، مضمون کلب وغیرہ کے لیے اضافی وقت اسکول کے ذریعے AEP میں مہیا کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ طلبا اس میں حصہ لینا چاہیں۔

g. ٹائم ٹیبل میں کتب خانہ کا کوئی الگ وقت نہیں بنایا گیا ہے، طلبا اس مقصد کے لیے AEP کا وقت استعمال کر سکتے ہیں۔

h. اس سطح میں تینوں زبانیں (R1، R2 اور R3) جاری رہیں گی۔ جماعت 10 کے اختتام تک، اسکول R1، R2 اور R3 میں سماجی مقاصد کے لیے بنیادی مواصلات کی صلاحیت اور R1 اور R2 میں اور جہاں تک ممکن ہو، R3 میں کمرۂ جماعت میں تعلیمی استعمال کے لیے لسانی مہارت کی ترقی کو یقینی بنائیں گے۔

i. بین شعبہ جاتی علاقے (IDA) ایک نیا درسیاتی شعبہ ہے اور اسے ٹائم ٹیبل میں وقت کا معقول حصہ دیا گیا ہے۔

جدول 4.2v

ثانوی سطح (درجہ 9 اور 10) کے لیے مثالی ٹائم ٹیبل							
وقت (گھنٹہ)	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	وقت	سنیچر
08:25–08:00	اسمبلی	اسمبلی	اسمبلی	اسمبلی	اسمبلی	08:50–08:00	ایس ایس
09:20–08:30	R1	R2	ریاضی	R2	R1	09:45–08:55	IDA
10:15–09:25	ریاضی	ریاضی	ریاضی	ریاضی	R3	10:40–09:50	R2
11:10–10:20	فن	سائنس	سائنس	سائنس	فن	11:35–10:45	R3
12:05–11:15	فن	جسمانی تعلیم	سائنس	سائنس	فن	12:30–11:40	R1
13:00–12:05	کھانے کا وقفہ	کھانے کا وقفہ	کھانے کا وقفہ	کھانے کا وقفہ	کھانے کا وقفہ	13:00–12:30	کھانے کا وقفہ
13:50–13:00	سماجی علوم	سماجی علوم	سماجی علوم	سماجی علوم	سماجی علوم	13:55–13:05	*AEP
14:45–13:55	IDA	حرفتی تعلیم	جسمانی تعلیم	حرفتی تعلیم	IDA		
15:40–14:50	IDA	حرفتی تعلیم	جسمانی تعلیم	حرفتی تعلیم	IDA		
16:35–15:45	*AEP	*AEP	*AEP	*AEP	*AEP		
*AEP: اضافی افزودگی کی مدت							

باکس 4.1

بغیر بستے کے دس دن

درجہ 6 سے 8 کے دوران ہر طالب علم ایک تفریحی کورس کرے گا، جو اہم پیشہ ورانہ ہنر جیسے کہ بڑھئی کا کام، بجلی کا کام، دھات کاری، باغبانی، مٹی کے برتن بنانے وغیرہ کا سروے اور عملی تجربہ فراہم کرے گا، جو کہ ریاستوں اور مقامی کمیونٹیز کے ذریعہ طے کیا گیا ہے اور مقامی ہنر کی ضروریات کے مطابق متعین کیا گیا ہے۔ قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم 2020-21 کی تشکیل کے دوران NCERT کے ذریعے جماعت 6–8 کے لیے مشق پر مبنی درسیات مناسب طریقے سے تیار کیا جائے گا۔ تمام طلبا درجہ 6-8 کے دوران کسی وقت 10 دن کے بغیر بستے کے وقفہ میں حصہ لیں گے جہاں وہ مقامی پیشہ ور ماہرین، جیسے بڑھئی، باغبان، کمہار، فنکار وغیرہ کی زیر نگرانی رہتے ہیں۔ حرفتی مضامین سیکھنے کے اسی طرح کے انٹرنشپ مواقع، بشمول چھٹیوں کے اوقات طلبا کو درجہ 6-12 کے دوران دستیاب کرائے جا سکتے ہیں۔ آن لائن موڈ کے ذریعے حرفتی کورسز بھی دستیاب کرائے جائیں گے۔ فنون لطیفہ، کوئز، کھیل اور حرفتی دستکاری پر مشتمل مختلف قسم کی افزودگی کی سرگرمیوں کے لیے پورے سال بستے کے بغیر دنوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ بچوں کو وقتاً فوقتاً تاریخی، ثقافتی، اور سیاحتی اہمیت کے مقامات کے دورے، مقامی فنکاروں اور کاریگروں سے ملاقات اور ان کے گاؤں یا تحصیل یا ضلع یا ریاست میں اعلیٰ تعلیمی اداروں کی سیر کرنے کے ذریعے اسکول سے باہر کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا جائے گا۔ [این ای پی 2020، 4.26]

اسکول میں سیکھنا کمرۂ جماعت کے تجربات تک محدود نہیں ہے۔ اس امکان کو تسلیم کرتے ہوئے اور اسے جائز قرار دیتے ہوئے، این ای پی 2020 نے کہا ہے کہ اسکولوں کے سالانہ کیلنڈر میں مڈل اور ثانوی مراحل میں بغیر بستے کے دس دنوں کے لیے انتظامات کیے جائیں۔ اس میں طلبا کو اپنی کتابیں اسکول لے جانے کی ضرورت نہیں ہے اور اس وقت کو مقامی پیشہ ور افراد سے زندگی کے مختلف شعبوں میں سیکھنے اور مختلف تعلیمی سرگرمیوں جیسے کہ حرفتی دستکاری اور میدانی سیر میں استعمال کریں گے۔

یہاں اس قومی درسیات کا خاکہ میں دیے گئے مثالی ٹائم ٹیبل میں اسکول کے پروگراموں کے لیے الگ رکھے گئے ان بیس دنوں میں ان بستے کے بغیر دس دنوں کا حساب دیا گیا ہے۔

جدول 4.2vi

ثانوی	سالانہ گھنٹے	سالانہ مدت
R1	70	84
R2	70	84
R3	70	84
ریاضی (Maths)	135	162
سائنس	135	162
سماجی علوم (SS)	125	150
بین شعبہ جاتی علاقے (IDA)	125	150
فن (آرٹ)	115	138
جسمانی تعلیم (PE)	90	108
حرفتی تعلیم (VE)	110	132

نوٹ: مثالی ٹائم ٹیبل (جدول 4.2v) پر ہر مضمون میں کلاس کی تعداد تقریباً ان نمبروں سے میل کھاتی ہے۔

حصہ B

کراس کٹنگ موضوعات

یہ حصہ اعلیٰ ترجیح والے اُن اہم شعبوں کے انتخاب سے متعلق ہے جو اس قومی درسیاتی خاکے کے تمام پہلوؤں کو باہم مربوط کرتے ہیں۔ یہاں زیر بحث موضوعات اسکولی تعلیم میں انتہائی اہمیت کے حامل ہیں اور بہت زیادہ وسیع اور موثر بھی ہیں۔ یہاں انھیں ملحوظ رکھنے اور خصوصی توجہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ ان موضوعات کا تعلق سیدھے طور پر کسی ایک درسیاتی یا انتظامی شعبے سے نہیں ہے۔ بحث کے لیے چھے موضوعات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ہر باب ایک مخصوص موضوع سے منسوب ہے، اور عمل درآمد کے لیے فہم اور اصولوں کا نقطہ نظر پیش کرتا ہے۔

باب ایک بعنوان 'ہندوستان اور ہندوستانی علمی روایت سے وابستگی' اس بات سے بحث کرتا ہے کہ ملک میں ابھرنے اور فروغ پانے والے علم کی ثروت مند وراثت سے حاصل کی گئی اقدار کے فروغ کے توسط سے کردار سازی کیسے ہوتی ہے اور تعلیم کے موجودہ مقاصد کے حوالے سے اس کی موزونیت کیا ہے۔ ہندوستان کے قدیم حکمت، اس کی منفرد گروششیہ روایت، مختلف شعبوں سے وابستہ مکاتب فکر اور طور طریقے اور اس کی جدید فکر کو اس قومی درسیاتی خاکے میں جگہ دی گئی ہے۔ باب دو بعنوان 'اقدار اور رجحانات' اسکولوں میں اقدار اور رویے کی تدریس کی اہمیت اور مسائل کو اجاگر کرتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ درسیات میں اسے عملی اور تخلیقی انداز میں کس طرح پیش کیا گیا ہے۔ باب تین بعنوان 'ماحولیات کا علم اور دیکھ بھال' میں طلبا کے لیے ماحولیاتی خواندگی، پائیدار طور طریقے، قدرتی ماحول کے تئیں مثبت جذبہ اور اسی طرح کی دیگر صلاحیتوں پر بحث کی گئی ہے جنھیں درسیات کے متعدد شعبوں میں مختلف طریقوں سے پڑھایا جائے گا۔ 'اسکولوں میں شمولیت' سے متعلق باب چار میں ان بے شمار طریقوں کو بیان کیا گیا ہے جن کے ذریعے زیر نظر درسیاتی خاکہ اسکولی نظام سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مختلف صلاحیتوں کے حامل اور زندگی کے مختلف گوشوں سے تعلق رکھنے والے طلبا کی آموزشی ضروریات کا احاطہ کرے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ کوئی بھی بچہ پیچھے نہ چھوٹ جائے۔ 'اسکولوں میں رہنمائی اور مشاورت' سے متعلق باب پانچ اسکولوں میں سہولتی نظام (Support System) قائم کرنے کے لیے بنیادی خیالات پیش کرتا ہے جو طلبا کو درسیاتی اور نفسیاتی و سماجی مشورے فراہم کرنے سے متعلق ہوں گے، تاکہ تمام طلبا کامیاب زندگی بسر کرسکیں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کی مناسبت سے اکتساب کرسکیں۔ 'اسکولوں میں تعلیمی ٹیکنالوجی' کے باب چھ میں وہ طریقے بیان کیے گئے ہیں جن کی مدد سے اطلاعاتی و مواصلاتی ٹیکنالوجی (ICT) ڈیجیٹل خواندگی کے ذریعہ سے اسکولوں میں تعلیمی عمل اور آموزش کو موثر بنا سکتی ہے۔

باب 1

ہندوستان اور ہندوستانی علمی روایت سے گہری وابستگی

ہندوستان، مقامی معاشروں کے اندر اور ان کے درمیان موجود متنوع روایات پر مبنی ثروت مند ثقافتی اور تہذیبی وراثت کا حامل ہے عصری ہندوستان بھی اتنا ہی متحرک ہے اور جدید دنیا میں اپنی جگہ بنا رہا ہے۔ یہ متحرک قومی ورثہ اور وہ ماحول جس میں ہم رہتے ہیں ہمارے سوچنے، بولنے، کام کرنے، کھانے، پہننے اور اوڑھنے، فطری ماحول میں رہنے اور ایک دوسرے کے ساتھ تعامل کرنے، اپنے وقت کو ترتیب دینے، پڑھنے، لکھنے اور سیکھنے کے طریقے کو متاثر کرتا ہے۔ ہمارا ملک زبان سے لے کر ریاضی، فلسفہ سے لے کر آرٹ، قواعد سے لے کر فلکیات، ماحولیات سے لے کر طب، فن تعمیر سے لے کر زراعت، اخلاقیات سے لے کر حکمرانی یا انتظامیہ، دستکاری سے لے کر ٹیکنالوجی، نفسیات سے لے کر سیاست، ادب سے لے کر موسیقی اور معاشیات سے لے کر تعلیم تک مختلف شعبوں اور میدانوں سے متعلق گہرے علم اور وسیع طور طریقوں کی سرزمین ہے۔

اس لیے یہ ضروری ہے کہ اساسی سطح سے لے کر آگے تک، تمام درسیات اور تدریسیات کی جڑیں ثقافت، روایات، وراثت، رسوم، زبان، فلسفہ، جغرافیہ، قدیم اور عصری علم، معاشرتی اور سائنسی ضروریات، آموزش کے دیسی اور روایتی طریقوں وغیرہ کے تناظر میں ہندوستانی اور مقامی سیاق اور قومی اخلاق میں گہرائی تک پیوست ہوں، تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ تعلیم ہمارے طلبا کے لیے زیادہ سے زیادہ متعلقہ، موزوں، دلچسپ اور موثر ہو۔ لہٰذا ایسی کہانیوں، آرٹ، گیم، کھیل کود، مثالوں، مسئلوں وغیرہ کا انتخاب کیا جانا چاہیے جن کی جڑیں کافی حد تک ہندوستانی اور مقامی جغرافیائی

سیاق میں پیوست ہوں۔ خیالات، تجریدات، اور تخلیقیت یقیناً ہمارے طلبا اور اساتذہ میں اسی وقت بہترین طریقے سے پروان چڑھیں گی جب آموزش کی جڑیں اس طرح سے پیوست ہوں گی۔

لہٰذا، اس قومی درسیاتی خاکے کا مقصد ہندوستان کا سیاق اور ہندوستانی فکر کے ساتھ ہماری گہری وابستگی ہے۔ یہ وابستگی قومی درسیاتی خاکے میں مندرجہ ذیل طریقوں سے ظاہر ہوتی ہے:

a. ہماری قدیم وراثت سے لے کر جدید مفکرین تک تعلیم کا مجموعی وژن اور اس کے اغراض و مقاصد، اس درسیاتی خاکے کے مجموعی طرزِ رسائی میں پنہاں ہیں۔

b. ہندوستانی مکاتب فکر کا متحرک علمی نقطہ نظر اور اسے کیسے ہم جانتے ہیں۔

c. گرو ششیہ روایت، موثر آموزش کے لیے استاد اور شاگرد کے رشتے کی مرکزیت کی اساس ہے؛ اسی طرح، علم و دانش کے اکتساب کے بہترین طریق کار کے طور پر مکالمے اور بحث کی عظیم روایت ہے۔

d. آموزش کے لیے مقامی وسائل کا استعمال، جس میں زبان، طور طریقے، ماہرین، تواریخ، ماحول، اور بہت کچھ شامل ہیں، وضاحتی مثالوں یا کیس اسٹڈیز کے ثروت مند ذرائع کے طور پر اختیار کیے جاتے ہیں۔

e. تعلیم میں والدین اور معاشرے کی شمولیت کی اہمیت۔

f. تعلیمی مواد، جیسے کہانیوں، آرٹ، گیم، کھیل کود، مثالوں اور مسئلوں کا انتخاب اس طرح کیا جائے کہ وہ حتی الامکان ہندوستانی اور مقامی جغرافیائی سیاق سے وابستہ ہوں، تاکہ کلاس روم میں تخلیقیت، فہم، ربط و ارتباط، موزونیت، اور خیالات کا زیادہ سے زیادہ فروغ ہو سکے۔

g. مختلف شعبوں میں ہندوستانیوں کی حصہ داری کی عظیم تاریخ (جسے ہندوستانی علمی روایت بھی کہا جاتا ہے) کو پورے درسیات میں شامل کیا گیا ہے، کیونکہ اس سے نہ صرف فخر کا احساس اور خود اعتمادی کو فروغ ملتا ہے، بلکہ ان شعبوں میں آموزش کے عمل کو ثروت مند بنانے میں بھی مدد ملتی ہے۔ مثال کے طور پر ریاضی کی تعلیم اس وقت زیادہ بہتر ہو جاتی ہے جب طلبا صفر کے تصور کی دریافت سے متعلق ہندوستان میں تخلیقی صلاحیتوں کی کثیر شعبہ جاتی کہانی کو سمجھتے ہیں، جس میں فلسفہ، لسانیات، فلکیات، اور الجبرا شامل ہیں۔ ماحولیاتی تعلیم کے تئیں ہمارے نقطہ نظر کو پورے ہندوستان میں قدرتی ماحول کے تحفظ کی متعدد روایات سے تقویت ملتی ہے جبکہ اقدار اور اخلاقیات کا نقطہ نظر ہندوستانی تصورات اور طور طریقوں سے وابستہ ہونے کی وجہ سے اور بھی بہتر ہو جاتا ہے مثلاً تمام انسانوں اور مخلوقات کے تئیں احترام اور ہمدردی، تنوع کو قبول کرنا، اور خدمت، سیوا اور صفائی یا سوچھتا کا جذبہ۔

سیکشن 1.1
تعلیم کے ہندوستانی وژن پر مبنی درسیاتی خاکہ

تعلیم کا ہندوستانی تصور وسیع اور گہرا رہا ہے، جس میں یہ خیال بھی شامل ہے کہ تعلیم کا مقصد ظاہری اور باطنی دونوں طرح کی نشوونما ہونا چاہیے۔ آموزش محض معلومات کو اکٹھا کرنا نہیں ہے بلکہ یہ خود کی تلاش، خود کی نشوونما، دوسروں کے ساتھ ہمارے رشتے، علم کی مختلف شکلوں کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت، اور جو کچھ سیکھا ہے اسے خود اور معاشرے کے مفاد کے لیے استعمال کرنے کی صلاحیت ہے۔

ہندوستان کے قدیم اور آفاقی علم و فکر کی عظیم وراثت نے اس قومی درسیاتی خاکے کے لیے رہ نما کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستانی فکر اور فلسفہ میں علم (گیان)، دانش (پرگیہ) اور حق (ستیہ) کی جستجو کو ہمیشہ اعلیٰ ترین انسانی مقصد سمجھا گیا ہے۔ قدیم ہندوستان میں تعلیم کا نصب العین صرف اس دنیا کی زندگی کے لیے یعنی اسکولی تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد کی زندگی کو سنوارنے کے لیے علم کا حصول نہیں تھا بلکہ مکمل عرفان حاصل کرنا ذات کا عرفان اور نجات بھی تھا۔ چرک، سوشرت، آریہ بھٹ، وراہ مہیر، بھاسکر اچاریہ، برہما گپت، چانکیہ، چکر پانی دت، مادھو، پانینی، پتنجلی، ناگارجن، گوتم، پنگل، شنکر دیو، میترے، گارگی اور تھروولوور جیسے عظیم دانشور ہندوستانی نظام تعلیم کی پیداوار ہیں۔ ان دانشوروں نے مختلف شعبوں مثلاً ریاضی، فلکیات، دھات کاری، طب اور جراحی، سول انجینئرنگ، فن تعمیر، جہاز سازی اور جہاز رانی، یوگ، فنون لطیفہ، شطرنج اور متعدد دیگر علوم کو اپنی صلاحیت سے ہندوستانی ثقافت اور فلسفے کے ذریعے دنیا بھر کو متاثر کیا ہے۔

عالمی تہذیب میں بھارت کی ان عظیم وراثتوں کو نہ صرف پروان اور فروغ دیا جانا چاہیے اور آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کیا جانا چاہیے بلکہ ان میں تحقیق و ترویج کے توسط سے ہمارے تعلیمی نظام میں نئے سرے سے استعمال کیا جانا چاہیے۔ ہندوستان کے بارے میں علم اور اس کی متنوع سماجی، ثقافتی، اور تکنیکی ضروریات، بے مثال تقلید، فنون، زبان، علمی روایات اور مضبوط و مستحکم اخلاقی اقدار سے متعلق معلومات سے ہندوستان کے نوجوانوں کو روشناس کرانا اہمیت کا حامل ہے تاکہ ان میں قومی افتخار، خود اعتمادی، خود سے علم کے حصول، باہمی تعاون اور یکجہتی کا جذبہ مستحکم ہو۔

روایتی ہندوستانی نظام تعلیم نے، جسے دنیا کے قدیم ترین نظاموں میں شمار کیا جاتا ہے اور جس کی بنیاد استاد– شاگرد کے باہمی تعلق پر تھی، علم کی مجموعی ترقی اور ترسیل کو پروان چڑھایا۔ بحث و مباحث اور مذاکرے، آموزش اور جائزے کے بنیادی طریقے تھے۔ اساتذہ کو اکثر اپنے سینئر طلبا سے معاونت ملتی تھی۔ پرانے طلبا جو پڑھائی میں آگے تھے، اکثر چھوٹے اور نئے طلبا کو پڑھاتے تھے۔ شراکتی اور ہم سرانہ آموزش کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی۔

تعلیم زندگی کے اخلاقی، جسمانی، روحانی اور فکری پہلوؤں پر مرکوز تھی اور انکساری، صداقت، نظم و ضبط بالخصوص خود نظمی، خود انحصاری اور سب کا احترام جیسی اقدار پر زور دیا جاتا تھا۔ انسانوں اور فطرت کے درمیان توازن کی تحسین پر بہت زیادہ زور دیا جاتا تھا۔ یہ سمجھا جاتا تھا کہ فرد کی بہبود کا انحصار اس کے گرد و پیش کی دنیا کی بہبود پر ہے۔ آموزش کے ذرائع مختلف شعبوں جیسے زبان اور قواعد، فلسفہ، منطق، تاریخ، فن تعمیر، کامرس، حکمرانی، زراعت، تجارت، تیراندازی سے اخذ کیے گئے تھے۔ تخلیقی فنون نے زندگی کے تمام پہلوؤں میں جمالیات اور حسن کے تئیں حساسیت کا شعور پیدا کیا۔ جسمانی تعلیم اور تندرستی اہم درسیاتی شعبے تھے جس میں کھیلوں، حربی مہارتوں اور یوگ کی آموزش شامل تھی، تاکہ مکمل تعلیم میں جسمانی صلاحیتوں کو شامل کیا جا سکے۔

اس طرح، تعلیم کو پنچ کوش (ہمارے وجود کی پانچ سطحیں یا حصے) کی مربوط نشوونما کے طور پر دیکھا گیا۔ یہ ایک قدیم ہندوستانی تصور ہے جو انسانی تجربے اور فہم میں تن اور من کے پیچیدہ رشتے کی تشریح کرتا ہے (تفصیلات کے لیے براہ کرم حصہ A، باب 2 ملاحظہ کیجیے)۔ یہ ایک نہایت عملی نقطہ نظر بھی ہے، جو قابل حصول ہے اور اچھی جسمانی صحت اور سماجی و جذباتی شعور کی نشوونما کے ساتھ ساتھ سوچنے نیز زندگی میں اخلاقی اور سوچے سمجھے انتخاب اور فیصلہ سازی کی صلاحیت کو فروغ دینے جیسی زندگی کی مہارتوں کے لیے تکملہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

19 ویں اور 20 ویں صدی کے دوران ساوتری بائی پھولے اور جیوتی با پھولے، رابندر ناتھ ٹیگور، سوامی وویکانند، مہاتما گاندھی، سری اروبندو، اور جدو کرشنامورتی جیسے کئی عظیم جدید ہندوستانی مفکرین اور شخصیات نے ہندوستان کے لیے اپنا خود کا ایسا 'قومی تعلیمی نظام' فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا جس کی جڑیں ہندوستان کی فکری اور فنکارانہ وراثت میں پیوست ہوں، اور اس کے ساتھ ساتھ عصری ترقی کے اہم پہلوؤں بالخصوص سائنس اور ٹیکنالوجی کو بھی اس میں شامل کیا جائے (مزید تفصیلات کے لیے قومی درسیاتی خاکہ برائے اساسی سطح ملاحظہ کیجیے)۔ ان کا تعلیمی فلسفہ بھی اس قومی درسیاتی خاکے کی تائید کرتا ہے۔

باکس 1.1

یوگ کی اہمیت

موجودہ وقت میں یوگ کو اکثر و بیشتر آسنوں اور پرانایام (سانس پر قابو پانا یا توسیع) پر مرکوز مشقوں کے مجموعے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ لیکن قدیم ہندوستانی تصور میں یوگ (لغوی معنی 'جوڑنا یا اتحاد') کا مفہوم اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے: اس سے خود شناسی، خود پر قابو پانے، خود آگہی یا حقیقت میں نفس کی تلاش (آتمن) کے متعدد نظاموں میں سے کوئی ایک مراد ہے۔ اور اپنشدوں میں 'یوگ' کا پہلی مرتبہ ذکر اسی شکل میں ملتا ہے۔

اپنے حتمی مقصد تک پہنچنے کے لیے، یوگ (جیسا کہ چند صدی قبل مسیح میں مشہور یوگی پتنجلی کے یوگ سوتر میں) سب سے پہلے ذہنی آسودگی (خاموشی) اور لاتعلقی پر اصرار کرتا ہے۔ آسن اور پرانایام صرف اس نظم و ضبط میں معاون ہوتے ہیں۔ یوگ کی دوسری اہم شکلوں پر تبادلہ خیال کیا جائے گا (جیسا کہ بھگود گیتا میں ہے)، بشمول گیان یوگ یا خود آگہی کا یوگ، جس میں مراقبہ عام طور پر ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بھکتی یوگ یا بندگی کا یوگ اور الوہیت کی کسی بھی شکل کے سامنے سر تسلیم خم کرنا؛ اور کرما یوگا، جہاں عمل اور کاموں کو کسی اجر کی توقع کے بغیر (نشکام کرم یا بے آرزو عمل) ایثار کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ یوگ کے اور بھی بہت سے راستے پروان چڑھے ہیں اور ان سب کا ہدف ایک ہی ہے۔ اس سفر میں، ان کے کچھ ضمنی حاصلات مثلاً ذہنی سکون، ذہنی استقلال، جذبات اور خواہشات پر قابو، اور دھیان اور استغنا پر احساسات شامل ہیں۔ اس طرح یوگ نے اپنی شکلوں میں ہندوستان اور پوری دنیا میں لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کو بدلا ہے۔ ادب، آرٹ اور سماجی زندگی میں اس کا گہرا اثر واضح طور پر نظر آتا ہے۔ اس نظام علم کو دنیا کے لیے ہندوستان کا بیش قیمت تحفہ کہا جا سکتا ہے اور یہ تعلیم اور آموزش کے تئیں ہندوستانی نقطہ نظر کو بامعنی انداز میں متاثر کرتا ہے۔

سیکشن 1.2
قومی درسیاتی خاکے میں ہندوستان سے وابستگی پر مبنی طرزِ رسائی

یہ قومی درسیاتی خاکہ مختلف شعبوں میں ہزاروں سال پر محیط تعلیم اور تحقیق سے متعلق ہمارے ملک کے شعور اور تجربے پر مبنی ہے۔ اس میں قدیم ہندوستان کے علم، دانش اور روایات سے لے کر عصری ہندوستان کی صلاحیت، فعالیت اور توقعات تک تمام سفر کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس تفہیم اور تجربے میں ملک کے تمام حصوں کا مقامی علم اور مقامی روایات نیز متنوع اور متعدد معاشروں سے متعلق شعور شامل ہے۔

اس قومی درسیاتی خاکے میں ہندوستان سے گہری وابستگی پر مبنی طرزِ رسائی درج ذیل پر مشتمل ہے: (a) تعلیم کے نصب العین کا ہندوستانی وژن؛ (b) ایک متحرک علمیاتی طرزِ رسائی؛ (c) مثبت اور مائل بہ تربیت استاد–شاگرد رشتہ؛ (d) خاندانوں اور معاشروں کی گہری شرکت؛ (e) مقامی وسائل کا منصفانہ استعمال؛ (f) طلبا کے ہندوستانی اور مقامی سیاق کے مطابق احتیاط کے ساتھ منتخب کردہ درسیاتی مواد؛ اور (g) جہاں بھی موزوں، دلچسپ اور سودمند ہو ہندوستان کے علم بشمول ہندوستانی علمی روایت کو درسیات میں شامل کرنا۔

1.2.1 تعلیمی اغراض

a. قومی درسیاتی خاکے کی جڑیں تعلیم کے ہندوستانی وژن میں پیوست ہیں، جس میں ہر بچے کی مجموعی نشوونما پر زور دیا گیا ہے۔ اس میں جسمانی، سماجی و جذباتی، فکری، روحانی نیز اقدار اور مزاج کی نشوونما شامل ہے۔

i. نشوونما کے تمام شعبوں کو انسانی ترقی اور خوش حالی کے لیے ضروری اور اہم مانا جاتا ہے۔

ii. اس قومی درسیاتی خاکے کا ڈیزائن مندرجہ بالا اصول کی عکاسی کرتا ہے جس میں مختلف درسیاتی شعبے اسکول کی تعلیم کا حصہ ہوں گے

جیسے ریاضی، زبانیں، سائنس، سوشل سائنس، آرٹ کی تعلیم، روزگاری تعلیم، جسمانی تعلیم اور تندرستی نیز ماحولیاتی تعلیم اور اقدار کی تعلیم جیسے بین موضوعاتی شعبے۔

iii. تمام درسیاتی شعبوں کو بچے کی آموزش اور نشوونما کے لیے مساوی طور پر اہم سمجھا جاتا ہے— درسیاتی شعبوں میں کوئی درجہ بندی یا نظام مراتب نہیں ہے۔

iv. یہ مساوی اہمیت درسیاتی شعبوں میں متوقع آموزشی ماحصل، مواد کے انتخاب، تدریسیاتی طریقہ کار، جائزہ کی حکمتِ عملی اور شاید سب سے اہم بات، اسکول کے اوقات میں ان میں سے ہر ایک کے لیے مختص وقت میں یکساں شدت سے ظاہر ہوتی ہے۔

b. تعلیم کے ہندوستانی وژن کا ایک اہم نصب العین کردار سازی ہے۔ قومی درسیاتی خاکہ ابتدائی بچپن سے لے کر آگے تک تمام اسکولی مدت کے دوران اقدار کی نشوونما کے ذریعے اس پر زور دیتا ہے۔ اقدار اور رجحانات کی نشوونما اسکول اور کلاس روم کلچر اور طور طریقوں نیز درسیات میں مختلف مضامین کی آموزش کے توسط سے ہوتی ہے۔

i. ان میں وہ اقدار شامل ہیں جو ہماری روایت کا اٹوٹ حصہ ہیں (مثلاً، سی وا، اہنسا، نشکام کرم) اور وہ جو ہمارے جدید آئین کا جزو ہیں (مثلاً مساوات، انصاف، ماحولیات کے تحفظ کے تئیں ہمارا عزم)۔

ii. اقدار کے ساتھ ساتھ قومی درسیاتی خاکہ ان مخصوص رویوں کی نشوونما پر زور دیتا ہے جس میں کام کی مثبت اخلاقیات مثلاً ذمہ دار ہونا، تن دہی سے کام کرنا، اپنے کام میں دیانت دار ہونا اور کام کاج کے تمام آداب کا لحاظ رکھنا شامل ہے۔

حصہ B کے باب 2 بعنوان 'اقدار اور رجحانات' میں اس پر مزید گفتگو کی گئی ہے۔

1.2.2 متحرک علمیاتی طرزِ رسائی

نظریۂ علم یا پرمان شاستر، کلاسیکی ہندوستانی فلسفہ کے سب سے ثروت مند شعبوں میں سے ایک ہے، جو کئی صدیوں پر محیط ہے اور جاندار مباحث سے معمور ہے۔ درحقیقت، اس بارے میں دعوے کہ 'ہمیں کیسے معلوم ہوتا ہے' وہ بنیادی معیار ہے جو اکثر ہندوستانی فلسفے کے مختلف مکاتب یا درشنوں کے درمیان فرق کرتا ہے۔ علاوہ ازیں، علم سے متعلق سوالات حقیقت (مابعد الطبیعیات) اور زبان کی نوعیت کے بارے میں دیگر بنیادی سوالات سے تقریباً منسلک ہیں۔

یہ بحثیں اور نقطہ ہائے نظر موجودہ سائنسی طریقوں اور مختلف شعبوں کے طریقوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان لطیف فرق 'ہم کیسے جانتے ہیں'، 'ہم کیا جانتے ہیں'، 'کیا صحیح ہے'، 'اطمینان بخش علم کیا ہے' وغیرہ ہماری موجودہ فکر کو تقویت دیتے ہیں۔ اس فرق کا زیادہ تر حصہ درسیاتی شعبوں کے علمی حصے کی نوعیت سے آگاہ کرتا ہے (حصہ C ابواب 2 تا 9 ملاحظہ کیجیے)۔

یہ بات قابل غور ہے کہ ہندوستان کی فکری روایت کے مندرجہ بالا طریقوں میں باریک بینی اور منطق شامل تھی۔ سوال اور بحث کی اس روایت کے ساتھ انصاف کرنے کے لیے، قومی درسیاتی خاکہ ہندوستان سے وابستگی کا احساس پیدا کرنے والے تمام تعلیمی مواد کی مکمل صداقت پر اصرار کرتا ہے اور ان مبالغہ آرائیوں اور تخیل کی پروازوں سے پرہیز کرتا ہے جو متعدد معروف تحریروں میں یا ویب سائٹ میں موجود ہیں مثلاً یہ کہ وہ اس بات پر مُصر ہیں کہ قدیم ہندوستانی عالم طیارہ سازی یا ایٹمی ہتھیاروں کے ماہر تھے یا کوانٹم فزکس یا اسٹرنگ تھیوری کے قوانین سے واقف تھے۔ اس طرح کے دعوے نہ صرف ناقابل مدافعت ہیں بلکہ اس شاندار اور حقیقی فکری وراثت کو بھی ٹھیس پہنچتی ہے جس کے وارث ہندوستانی طلبا ہیں۔

1.2.3 استاد اور شاگرد کا رشتہ – مؤثر آموزش

استاد اور شاگرد کے درمیان رشتے کو دی جانے والی اہمیت تعلیم کے ہندوستانی وژن کے اہم ترین اصولوں میں سے ایک ہے۔ اس اصول کی بنیاد پر، یہ قومی درسیاتی خاکہ استاد اور شاگرد کے درمیان ایک مثبت اور استوار رشتے پر زور دیتا ہے جو قوی اور سماجی – جذباتی – اخلاقی نشوونما دونوں کو ثروت مند بناتا ہے۔

a. یہ مثبت رشتہ بنیادی طور پر اساتذہ کے ذریعے ہر طالب علم کو انفرادی طور پر جاننے، ان کا بغور مشاہدہ کرنے اور سننے، ان کے سوالات اور جوابات کی حوصلہ افزائی کرنے اور ان کے خیالات اور جذبات کو سمجھنے سے فروغ پاتا ہے۔

b. جیسے جیسے طلبا بڑے ہوتے ہیں اور ان کی آموزش کے طریقے بدلتے ہیں، تدریسیاتی طریقہ کار اور کلاس روم کے طور طریقے تبدیل ہو سکتے ہیں، لیکن اس کے باوجود، وہ ہمیشہ استاد اور شاگرد کے درمیان اس مثبت اور پروان چڑھانے والے رشتے کی مضبوط بنیاد پر قائم رہتے ہیں۔

c. خاص طور سے یہ رشتہ اقدار کے اس نظام پر ہوگا جسے اختیار کرنے کی استاد سے توقع کی جاتی ہے (حصہ B، باب 2 دیکھیں)؛ یہ نظام ہمدردی اور ضبط پر قائم ہے اور طالب علم میں خود نظمی کو فروغ دیتا ہے۔ ایک ایسی خود نظمی جس کے حوالے سے استاد کے مثالی ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔

1.2.4 خاندانوں اور معاشروں کی شرکت

طالب علم کی مجموعی نشوونما اور آموزش میں خاندانوں اور معاشروں کا کردار قومی درسیاتی خاکے کا ایک اور اہم پہلو ہے۔ قومی درسیاتی خاکے سے یہ واضح ہے کہ ہر بچے کو بہتر طریقے سے سمجھنے اور طلبا کے لیے زیادہ مثبت تجربات کی تشکیل کرنے کے مقصد سے اساتذہ اور خاندانوں کو باہم مل کر کام کرنا چاہیے۔ جب خاندان اساتذہ سے سوالات پوچھتے ہیں اور اپنے ذہنوں میں موجود شکوک وشبہات کو دور کرتے ہیں، تو وہ اسکول کے طور طریقوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر پاتے ہیں۔ جب اساتذہ بچے کے گھر کے ماحول کو سمجھتے ہیں، تو وہ طالب علم کے بہتر آموزشی تجربات کی منصوبہ بندی کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ اشتراک کرنے اور مل کر کام کرنے سے، اساتذہ اور خاندان تمام امور میں بچے کی نشوونما میں معاونت کرتے ہیں۔ اس قسم کی شراکت سے خاندانوں کو اسکول میں بہتر طور طریقوں کے توسط سے تشکیل دیے جانے والے آموزشی تجربات کو گھر پر بھی آگے بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔ خاندان بچے کی ترقی اور ضرورت کا جائزہ لینے میں بھی تعاون کر سکتے ہیں۔ اس عمل کے ذریعے ان کے اندر بچے کی پرورش اور اسے پروان چڑھانے کی اپنی صلاحیتوں پر اعتماد میں بھی اضافہ ہوگا۔ یہ تدابیر طالب علم کے لیے گھر اور اسکول میں گزرنے والے وقت کو زیادہ مثبت اور کارآمد بنانے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

1.2.5 مقامی آموزشی وسائل

آموزش کے لیے مقامی طور پر دست یاب وسائل کا استعمال نہ صرف زیادہ کفایتی، زیادہ ماحول دوست، اور مقامی معاشروں کے لیے زیادہ مددگار ہے، بلکہ یہ تدریسیاتی اعتبار سے بھی زیادہ موثر ہے۔ اس کے نتیجے میں درسیاتی مواد اور تدریسیات طالب علم کے لیے زیادہ متعلقہ اور دلچسپ بن جاتے ہیں، جس سے آموزش کا عمل بہتر ہو جاتا ہے۔

چنانچہ تدریسی آموزشی مواد (TLMs) اس وقت سب سے زیادہ موثر ہوتا ہے جب اسے مقامی ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس میں کھلونے، کتابیں، گیم، کھیل کود کے سامان، روزگاری تعلیم سے متعلق حربے، آرٹ اور دستکاری کا سامان، سائنس کے تجربات کے لیے ساز و سامان اور مقامی پودے اور پھول جیسی مادی اشیا کے ساتھ ساتھ کہانیاں، نظمیں، نغمے اور تہوار جیسی غیر مادی اشیا شامل ہیں۔ مقامی پارکوں، یادگاروں، دکانوں، کاروباری اور تعلیمی اداروں جیسے مقامات کی سیر کو بھی نصاب میں مناسب موقع پر موثر مقامی آموزشی وسائل سمجھا جاتا ہے۔

1.2.6 ہندوستانی سیاق سے منتخب کردہ مواد

آموزش کا عمل اس وقت بہترین طور پر انجام پاتا ہے جب اس کی جڑیں طالب علم کے گرد و پیش میں پیوست ہوں۔ ایک طرف جہاں تدریس و آموزش کے عصری خیالات درسیاتی خاکے کا اہم حصہ ہیں، وہیں دوسری طرف یہ بھی بے حد ضروری ہے کہ بچوں، ان کے خاندانوں اور معاشروں کے متنوع تجربات کو کلاس روم میں ایک اہم مقام حاصل ہو۔ خیالات، تجریدات، اور تخلیقی صلاحیتیں اس وقت سب سے زیادہ پروان چڑھتی ہیں جب آموزش کی جڑیں اس طرح پیوست ہوں۔

a. قومی درسیاتی خاکہ بچے کے سیاق (گرد و پیش) کو اسکولی زندگی کے دوران بالخصوص اسکول میں بچے کی زندگی کے ابتدائی سالوں میں سیکھنے کے لیے اہم تصور کرتا ہے۔

b. یہ یقینی بنانے کے لیے کہ تعلیم بچوں کے لیے زیادہ سے زیادہ متعلقہ، موزوں، دلچسپ اور موثر ہو، مقامی کہانیاں، نغمے، غذا، ملبوسات، آرٹ، اور موسیقی اسکول میں طلبا کے آموزشی تجربات کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔

c. چنانچہ تعلیمی مواد، جیسے کہانیوں، آرٹ، گیم، کھیل کود، مثالوں اور مسئلوں کا انتخاب اس طرح کیا جائے گا کہ وہ حتی الامکان ہندوستانی اور مقامی جغرافیائی سیاق سے وابستہ ہوں، تاکہ کلاس روم میں تخلیقیت، فہم، ربط، معنویت، موزونیت، اور خیالات کا زیادہ سے زیادہ فروغ ہو سکے۔

1.2.7 ہندوستان کے علوم کا انضمام

ہندوستان سے گہری وابستگی اور اس پر فخر، دونوں کی تعمیر ایک بنیادی رجحان ہے جسے اسکولی تعلیم کے دوران فروغ دیا جانا ہے۔ یہ بنیادی طور پر ہندوستان کی عظیم وراثت کے ساتھ ربط و ضبط قائم کر کے ہی ممکن ہے، جس میں قدیم زمانے سے مطالعے کے تمام شعبوں اور میدانوں میں ہندوستان کا تعاون اور کچھ اہم معاصر حصولیابیاں بھی شامل ہیں۔ ہندوستان پر فخر اور اس سے گہری وابستگی کا احساس پیدا کرنا تمام درسیاتی شعبوں کا بنیادی نکتہ ہے لیکن اس کا اکتساب بچے کو اس وراثت اور 'ہندوستان کے علم' سے روشناس کرانے کے فطری ضمنی نتیجے کے طور پر کیا جانا چاہیے۔

ہندوستان کے علم میں قدیم ہندوستان کا علم اور جدید ہندوستان میں اس کی حصہ داری، اس کی کامیابیوں اور چیلنجز نیز تعلیم، صحت اور ماحولیات وغیرہ کے حوالے سے مستقبل کے لیے ہندوستان کی امنگوں کا واضح ادراک شامل ہوگا۔ ان عناصر کو درست اور سائنسی انداز میں متعلقہ جگہوں پر اسکول کے پورے نصاب میں شامل کیا جائے گا۔

خاص طور پر، **ہندوستانی علمی نظام**، بشمول قبائلی علم اور ملک میں رائج آموزش کے مقامی اور روایتی طریقے شامل کیے جائیں گے۔ ان علوم میں ریاضی، فلکیات، فلسفہ، یوگ، فن تعمیر، طب، زراعت، انجینئرنگ، لسانیات، ادب، کھیل کود کے ساتھ ساتھ حکمرانی، سیاسیات اور بقا و تحفظ

جہاں متعلقہ ہوں اور آموزش کو فروغ دیں انھیں شامل کیا جائے۔ قبائلی علاقوں میں نسلوں سے چلے آرہے ادویہ کے طریقہ کار، فاریسٹ مینجمنٹ، روایتی (نامیاتی) کاشت کاری، قدرتی کاشتکاری وغیرہ کو بھی، جہاں موزوں اور ممکن ہوگا شامل کیا جائے گا۔ اس طرح، یہاں ہندوستانی علمی روایت سے مراد علم کے وہ تمام منظم شعبے ہیں جنھیں ہندوستان میں اعلیٰ درجے کی نفاست کے ساتھ فروغ دیا گیا، اور ساتھ ہی وہ تمام روایات اور طور طریقے بھی مراد ہیں، جن کو ہندوستان کے مختلف معاشرے بشمول قبائلی معاشروں نے نسل در نسل فروغ دیا، بہتری پیدا کی اور بقا و تحفظ کیا۔ ثانوی سطح کے اسکولوں میں طلبا کو ہندوستانی نظام علم کے تحت اچھے اور دلچسپ کورس بھی بطور اختیاری مضمون دستیاب کرائے جائیں گے۔

اسکولی ثقافت اور طور طریقے ملک کے بارے میں علم اور اس سے وابستگی کو مضبوط کرنے میں بھی مدد کرتے ہیں، مثلاً جیسے روزمرہ کے طور طریقوں اور سرگرمیوں کے ذریعے جیسے اسکول اسمبلی نیز یوم آزادی اور یوم جمہوریہ جیسی خصوصی تقریبات اور تہواروں کے ذریعے جو ملک اور اس کے آرٹ، وراثت اور آزادی کے لیے جدوجہد سے متعلق ہماری سمجھ اور ہماری آزادی کے تحفظ اور بقا کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

سیکشن 1.3
اسکولی سطحوں اور درسیاتی اجزا سے متعلق چند مثالیں

ہندوستان کے بارے میں سیکھنا اور اس کے ذریعے ہندوستان سے گہری وابستگی اور احساسِ فخر پیدا کرنا، قومی درسیاتی خاکہ کا ایک لازمی جزو ہے۔ جس کی عکاسی اس پورے دستاویز میں ہوتی ہے — تعلیمی اغراض کے حصّے کے طور پر، علم، استعداد، اقدار اور رجحانات کو فروغ دیا جائے؛ سبھی سطحوں پر (درسیاتی اہداف اور درسیاتی شعبوں میں استعداد کے ذریعے) سیکھنے کے معیارات کو مدِّنظر رکھا جائے؛ تمام سطحوں پر تدریسی عمل کا حصہ بنایا جائے؛ اور تمام سطحوں اور درسیاتی شعبوں میں متن کے انتخاب کے ایک بنیادی اصول کے طور پر اپنایا جائے۔

ذیل میں کچھ مثالیں بیان کی گئی ہیں:

a. اساسی سطح پر بچوں کے لیے:

i. اس سطح پر ایک درسیاتی ہدف 'خدمت' کی اہمیت سیکھنا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں بچّوں کو ہندوستان کی ایک اہم قدر سے پہلی بار متعارف کرایا جاتا ہے اور وہ ضرورت مندوں کی مدد کرنا سیکھتے ہیں — ایک ایسی قدر جو زندگی بھر ان کے ساتھ رہے گی۔

ii. ہندوستانی اور مقامی سیاق و سباق سے کہانیاں، موسیقی، فن، کھیل، اور ان کے خاندانوں اور برادریوں سے متعلق مواد اس سطح پر تدریس کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ بچّوں کو ہندوستانی کہانیوں کے عظیم ذخائر سے مناسب انتخاب پڑھنے اور سیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے، جن میں تفریحی حکایات، لوک کہانیاں، اور ہندوستانی روایت سے متاثر کن قصے شامل ہیں۔ ہندوستانی تاریخ کی مثالی شخصیات کی زندگی کی کہانیاں بھی بچّوں میں بنیادی اقدار متعارف کرانے اور انھیں متاثر کرنے کا ایک بہترین طریقہ سمجھی جاتی ہیں۔

b. ابتدائی، مڈل، اور ثانوی سطحوں پر، ہر درسیاتی شعبہ موضوع کی نوعیت کی بنیاد پر ہندوستان سے گہری وابستگی کو شامل کرنے کے لیے ایک مخصوص طرزِ رسائی اختیار کرتا ہے:

i. **فنون کی تعلیم** قدیم ہندوستانی متون، جیسے ناٹیہ شاستر، ابھینئے درپن، شلپ شاستر، واستو شاستر، چِتر سُوتر اور سنگیت رتناکر سے استفادہ کرتی ہے، ان کتابوں نے فنون کے عناصر، طریقوں، اور جمالیاتی اصولوں کو منظم اور متشکل کیا ہے۔

مختلف سطحوں کے دوران، طلبا ان عناصر اور اصولوں کا علم حاصل کریں گے اور فنون کی اصطلاحات کا ذخیرہ تیار کریں گے جو فن پاروں نیز ان کے عمل کو بیان کرنے اور بحث کے لیے استعمال ہوتے ہیں، جیسے کہ شروتی، ناد، راگ، تال، لے، بھاؤ، النکار، نرِتیہ، ناٹیہ، پرمان، ساہتیہ، گمک، مِینڈ، رس۔ ان تصوّرات کو اس طرح متعارف کرایا جائے گا کہ طلبا ان کا تجربہ کرسکیں اور ان کے ساتھ تجربات کرسکیں۔

یہ طلبا کو مقامی فن، دستکاری، موسیقی، رقص، تھیٹر، کٹھ پتلی، ٹیکسٹائل آرٹ وغیرہ کے ساتھ مستقل اور بامعنی تعلق کے ذریعے ہندوستانی فنّی روایات کے بے مثال تنوع اور کثیر الثقافتی اخلاقیات کو سمجھنے میں مدد دے گا۔ یہ اس بات کو بھی یقینی بناتا ہے کہ مختلف جمالیاتی حسیتوں کو دیکھنے اور ان سے تحریک پانے کے مناسب مواقع فراہم کر کے طلبا کو کلاسیکی، لوک، قبائلی، اور معاصر فنکارانہ اسلوب کی مختلف انواع سے متعارف کرایا جائے، اور وہ اپنے فن پارے بناتے وقت اپنے تخیل اور اظہار کی قوت کا اطلاق کریں۔

سوچنے، بنانے اور سراہنے کا فنکارانہ عمل کلاس روم سے آگے بڑھ کر مقامی فنکاروں، آرٹ منتظمین، اور دستکاروں کی برادری کے ساتھ ساتھ یادگاروں، عجائب گھروں، آرکائیوز، ثقافتی ورثے کے مقامات، اور دیگر متعلقہ ثقافتی اداروں اور تنظیموں کے ذریعے فن اور ثقافت کے ایک بڑے ذخیرے کو شامل کرے گا۔

ابتدائی سطح پر، طلبا سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے مقامی فن و ثقافت کا مشاہدہ کریں، اور بنیادی فنون جیسے رنگولی، اور بنیادی دستکاری جیسے مٹّی سے چیزیں بنانا، ظروف سازی (بغیر چاک کے)، کٹھ پتلی، لوک گیت، لوک رقص وغیرہ کی مشق کریں۔ مڈل سطح پر، طلبا سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مختلف فنون کی روایات سے وابستہ سادہ فنکارانہ عمل سیکھیں اور اپنے صوبے اور پڑوسی صوبوں کے فنکاروں اور فنون کی اشکال سے متعلق اپنے علم کو وسعت دیں۔ ان سے یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اسلوبی خصوصیات، مختلف فنون کی مشقوں اور سماجی سیاق و سباق نیز علاقے کی تعمیراتی خصوصیات کا موازنہ کریں۔

ثانوی سطح پر، طلبا سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ فن کے اپنے علم کو ہندوستان کے مختلف حصّوں کی فنی روایات تک وسعت دیں اور مماثلتوں نیز اختلافات، اور جغرافیائی یا سماجی سیاق و سباق میں ممکنہ وجوہات کا تجزیہ کریں۔ اِس علم کا اطلاق ان کے لیے اپنی فنکارانہ مشق میں بھی مددگار ہوگا جب وہ اپنی دستکاری کی تکنیکوں اور خیالات کی صلاحیتوں کو بہتر بنائیں گے۔ کلاس کے مباحث، پروجیکٹس، اور سرگرمیوں میں مختلف علاقائی موسیقی یا رقص یا مندر کی تعمیر کے انداز کے درمیان موازنہ شامل ہوسکتا ہے، تاکہ نہ صرف ان کی مشترکہ، ہندوستان گیر خصوصیات جو کلاسیکی متون سے جڑی ہوئی ہیں، بلکہ ان کے نمایاں علاقائی تنوع کو بھی اجاگر کیا جاسکے۔ ایسی مشقیں طلبا کو ہندوستان کی فنّی روایات کے دو بنیادی اصولوں سے متعارف کرانے کے مواقع فراہم کریں گی: (1) جمالیات کے کلاسیکی تصورات سے وفاداری کے ساتھ جدت طرازی کی آزادی؛ (2) لوک سے کلاسیکی تک اور اس کے برعکس آزادانہ طور پر استفادہ کرنا، جس کے نتیجے میں باہمی افزودگی اور ایک بنیادی وحدت کے ساتھ لامتناہی تنوع پیدا ہوتا ہے۔

ii. **ٹیکنالوجی:** ہر دوسری بڑی قدیم تہذیب کی طرح، ہندوستان نے بھی بعض انفرادی پیش رفت کے ساتھ ٹیکنالوجی میں عظیم ترقی دیکھی۔ تاہم، ٹیکنالوجی کو یہاں 'سائنسی علم کے اطلاق' کے طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اکثر اوقات یہ سائنس سے پہلے ہوتی ہے؛ بلکہ اسے انسانی سرگرمیوں اور اختراعات کے ذریعے ماحول کو تبدیل کرنے کے طریقوں کے طور پر سمجھنا چاہیے۔ اس نکتے کو واضح کرنے

کے لیے، پہلے کم سن عمر طلبا کو (بہتر ہو گا کہ تعلیمی ویڈیوز کے ذریعے) جانوروں کی ٹیکنالوجی سے متعارف کروانا مفید ہو گا مثلاً، پرندوں کا گھونسلہ بنانا، بیورزاو دبلاؤ کا مینڈھ بنانا، بندروں کے ذریعے پتھروں یا لاٹھیوں کا استعمال وغیرہ، جو کہ فطرت کی فراوانی اور پیچیدگی کی ایک مثال ہے۔

ہندوستان میں ابتدائی ٹیکنالوجیز، جو تقریباً اس ترتیب میں ظہور میں آئی ہیں، ان میں پتھر کے اوزار بنانا، شکار کے اوزار بنانا، زراعت (بشمول جانوروں کی پرورش)، مٹّی کے برتن، جواہرات اور موتی بنانا، دھات کاری، کپڑا سازی (بشمول کتائی، بنائی، اور رنگریزی) اور مختلف دیگر دستکاری، نقل وحمل کی ٹیکنالوجی (بیل گاڑی سے لے کر بھاری سامان کی نقل وحمل تک نیز جہاز رانی، اور جہاز سازی)، آبکاری، تعمیرات، شہری منصوبہ بندی، چینی اور شیشے کی ٹیکنالوجیز، جنگی ہتھیار (بشمول ہتھیار بنانا)، تحریر، آرائشی مصنوعات وعطریات، اور بہت کچھ شامل ہیں۔

ظاہر ہے کہ طلبا کو ان ٹیکنالوجیز کا تفصیلی علم دینا ممکن یا مطلوب نہیں۔ چند منتخب معاملات کے مطالعے پر مبنی ایک جائزہ کافی ہو گا۔ ابتدائی اور مڈل سطح پر، بچّے کو بعض ٹیکنالوجیز سے واقف کرانے کے لیے خالص تجرباتی طرزِ رسائی بہترین کام کرے گا۔ مثال کے طور پر مٹّی کے ساتھ کھیلنا، آبکاری نظام کی چھوٹے پیمانے پر نقل کرنا (ممکنہ طور پر اسکول کیمپس کے ایک حصّے میں)، بعض چھوٹے اناج یا دالوں کے پلاٹ اُگانا، کچھ پھولوں سے رنگ نکالنا اور سفید کپڑے کو رنگنا، Corbelled Arch (ڈانٹ والی محراب) بنانا اور اس کا اصل محراب سے موازنہ کرنا، جدید اور ہڑپہ دور کے تناسب کی افادیت دِکھانے کے لیے مختلف تناسب کی اینٹوں کے ساتھ کھیلنا، ایک چھوٹی لیکن مکمل طور پر فعال بیل گاڑی بنانا، دریائی کشتی اور سمندری جہاز کے درمیان فرق کو سمجھنا (جیسے کہ ہندوستانی آرٹ میں جہازوں کی مختلف بناوٹ کی عکاسی جس کے نمونے اجنتا کے غاروں میں یا سری الاکیا نمپر یا رمندر میں نقش ہیں)۔

ثانوی سطح پر، ترقی یافتہ ٹیکنالوجی متعارف کرائی جائیں گی۔ جیسے کہ دھات کاری، جس میں ووٹز اسٹیل (فولاد ہندی) اور زنگ نہ لگنے والے لوہے جیسی منفرد حصولیابیوں پر زور دیا جائے گا۔ ان کا مطالعہ کثیر شعبہ جاتی ہو گا، کیونکہ پہلا، بحیرہ روم کی دنیا تک اِس اسٹیل کی مقبولیت کو اجاگر کرے گا، جبکہ دوسرا ان قبائلی برادریوں کے مطالعے کی جانب رہنمائی کرے گا جنھوں نے لوہا نکالنے کی تکنیکوں کو بہتر بنایا، اور ہندوستانی معاشرے میں ان کی اہمیت۔ متعلقہ متون سے ایک بار پھر اس بات کا خیال رکھتے ہوئے اقتباسات استعمال کیے جائیں گے کہ ان کی کثیر شعبہ جاتی نوعیت کی طرف اشارہ کیا جائے۔ مثلاً، وراہ مہر کی 'بِرہت سمہتا' میں عطریات کی تیاری پر ایک باب، مختلف تناسب میں بنیادی اجزا کو ملانا، علم امتزاج کی ایک اچھی مثال پیش کرتا ہے۔ اسی طرح، جہاز سازی پر متون بیرون ملک تجارت اور نوآبادیاتی دَور تک دنیا کے بہت سے خطوں میں ہندوستان کی قابل ذکر برآمدات سے مربوط ہیں؛ کونارک مندر کی تعمیر پر ایک مخطوطہ پتھر اُٹھانے کے عمل کو بیان کرتا ہے جو نہ صرف مطالعے کا دلچسپ موضوع ہو سکتا ہے، بلکہ یہ تعمیر میں مصروف افرادی قوّت کی باریک تفصیلات بھی ریکارڈ کرتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ چند ابتدائی ہندوستانی ٹیکنالوجی کا مطالعہ حقائق اور اعداد وشمار جمع کرنے کے بارے میں اتنا نہیں ہو گا جتنا کہ ہندوستانی معاشرے کو بہتر طور پر سمجھنے سے متعلق ہو گا۔

iii. **سائنس:** سائنس کی درسیات میں ہماری زندگیوں میں سائنس کے روزمرہ استعمال اور سائنسی علم میں ہندوستان کی حصہ داری دونوں کو شامل کیا جائے گا، جیسے کہ ذیل میں مذکور فلکیات کی حصہ داری۔ جب طلبا قدیم ہندوستانی سائنسدانوں کی خدمات کے بارے میں سیکھیں گے، تو وہ جدید ہندوستانی سائنسدانوں کے عصری سائنسی علم اور قوم کی تعمیر میں حصہ داری سے بھی واقف ہوں گے۔ اس میں

جے سی بوس، پی سی رے، رامانوجن، ایس این بوس، میگھناد ساہا، سی وی رمن، اے کے رے چودھری، ہریش چندر، عبید صدیقی، وبھا چودھری، جی این راماچندرن، اسیما چٹرجی، سالم علی اور بہت سے دیگر سائنسدانوں کی متاثر کن سوانح حیات اور اہم دریافتیں شامل ہوسکتی ہیں۔

مڈل سطح پر، طلبا کو ہندوستانی سائنسی خیالات سے متعارف کرایا جائے گا جن کا مقامی برادری میں مشاہدے کے ذریعے مطالعہ کیا جاسکتا ہے، جیسے کہ طلبا مادّے کی طبیعی خصوصیات کو ناپنے کے لیے مقامی اوزار، روایتی ہندوستانی تغذیاتی اور کھانا پکانے کے طور طریقے اور ہندوستانی کھانوں میں تنوع کا مطالعہ کریں گے۔ وہ تغذیہ، خوراک کے ذرائع، اور ملک میں غذائی تنوع سے متعلق موسمی حالات کے اثرات جیسے تصورات کو مربوط کریں گے۔ سرگرمیوں میں دواؤں کے پودوں کا ایک چھوٹا سا پلاٹ تیار کرنا، ان کی ادویاتی خصوصیات کو قلمبند کرنا شامل ہوسکتا ہے۔

ثانوی سطح پر، طلبا کو سائنسی علم میں قدیم اور عصری ہندوستان کی حصہ داری سے متعارف کرایا جائے گا۔ وہ ہندوستان کی قدیم سائنس، صحت اور دواؤں کے نظام سے متعلق مقامی روایات، آیورویدجیسے نظام کے بنیادی اصول اور روایات، نیز سائنس اور ٹیکنالوجی میں عصری ہندوستانی حصہ داری کا جائزہ لیں گے۔

فلکیات کا معاملہ علیٰحدہ وضاحت کا متقاضی ہے:

iv. فلکیات: اگرچہ ہم اکثر 'ریاضی اور فلکیات' میں ہونے والی پیش رفت کے بارے میں سنتے آئے ہیں، لیکن بشمول ہندوستان، فلکیات نے بیشتر ابتدائی تہذیبوں میں ریاضی سے پہلے فروغ پایا۔ چند ہزار سال قبل، ویدک متون قمری اور شمسی سالوں، اعتدالین (Equinoxes)، انقلابین (Solstices) اور سورج گہن سے واقف تھے۔ سال کو دو مہینوں کے چھ (رتوؤں) موسموں میں تقسیم کیا گیا تھا، اور 27 نچھتروں یا قمری خانوں کی اوّلین فہرست دی گئی تھی۔ زراعت کے لیے وقت کا حساب رکھنے کی ضرورت کے تحت (فصلیں بونے اور کاٹنے کا مناسب وقت)، تہواروں کے انعقاد، اور رسومات کی مناسب ادائیگی کے لیے، تقویمی فلکیات ہندوستان میں کافی درست ہوگئی تھی، جس میں قمری اور شمسی سالوں کے درمیان فرق کی تلافی کے لیے کئی نظاموں کے اضافی مہینے (ادھیک ماس) موجود تھے۔ بعد میں، جین اور دیگر علما نے کائنات کے چکّروں اور مُدّت کے حساب کے لیے وقت کے بڑے پیمانوں کے تصورات پیش کیے۔ شمسی برج کو اس کے 12 بروج (راشیوں) کے ساتھ، نیز سات روزہ ہفتہ، دیگر تصورات کے ساتھ متعارف کرایا گیا۔ کلاسیکی دور میں، سورج، چاند، یا ننگی آنکھ سے نظر آنے والے پانچ سیاروں کی کسی بھی وقت کی پوزیشن کا حساب لگانے کے لیے، نیز شمسی اور قمری گہن کے وقوع پذیر ہونے اور ان کے پیرامیٹرز کا حساب لگانے کے لیے نفیس تکنیکیں تیار ہوئیں۔

آریہ بھٹ نے زمین کی محیط کا ایک اچھا تخمینہ دیا، گرہنوں کی درست وضاحتیں دیں، اور سورج کی ظاہری روزانہ گردش کی وضاحت کے سلسلے میں دیگر نظریات کے علاوہ، یہ تجویز کیا کہ زمین ایک کرّہ ہے جو خلا میں معلق ہے اور اپنے محور پر گھوم رہی ہے۔ بعد کے ماہرینِ فلکیات نے حسابی طریقوں کو بہتر بنایا، انتہائی درست علامتی جدول بنائے، اور (کیرالہ اسکول آف میتھمیٹکس اینڈ آسٹرونومی کے حصّے کے طور پر) سیاروں کو زمین کے بجائے سورج کے گرد گھومنے کا تصور پیش کیا۔

یہاں زور ان تصورات کے تکنیکی پہلوؤں پر نہیں ہوگا، نہ ہی ان میں شامل حسابات پر (چند سادہ حسابات کے علاوہ)، بلکہ ان طریقوں پر ہوگا جن سے قدیم ہندوستانی کائنات کو دیکھتے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرتے تھے۔ نظریاتی ماڈلز کے بجائے درست اور تیز حسابات پر

اصرار کو ہندوستانی فلکیات کے ایک منفرد طرزِ رسائی کے طور پر بھی دکھایا جائے گا۔ مختلف علاقائی تقویمی نظاموں کا موازنہ بھی ایک بنیادی وحدت کے ساتھ تنوع کو واضح کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

فلکیات کی مزید اور مکمل وضاحت حصہ C، باب 4 میں سائنس ایجوکیشن میں مہیا کی گئی ہے۔

v. **ریاضی:** ریاضی کے مختلف شعبوں میں ہندوستان کی حصہ داری کی ایک طویل تاریخ ہے، جو جیومیٹری (آگ کی قربان گاہوں (اگنی بیدیوں) کی پیچیدہ تعمیرات کے لیے، جس کے نتیجے میں 800 قبل مسیح کے آس پاس 'بودھیان فیثاغورث تھیورم' کے بارے میں پہلا عمومی بیان سامنے آیا) اور حساب (بنیادی اعمال اور کچھ ابتدائی اہم مساواتیں اور فارمولے) سے شروع ہوتی ہے۔ ایک موثر عددی نظام کی تلاش میں، ہندوستانی ریاضی دانوں نے صفر کو صرف ایک جگہ گیر عدد کے طور پر استعمال نہیں کیا (جیسا کہ میسوپوٹامیائی بھی کرتے تھے)، بلکہ بالآخر اسے ایک مکمل عدد کے طور پر استعمال کیا، جس کے نتیجے میں ہندوستانی عددی نظام کی ترقی ہوئی، جو دنیا کا سب سے طاقتور عددی نظام ہے اور اب پوری دنیا میں استعمال ہوتا ہے نیز تمام جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی بنیاد بنتا ہے۔ دیگر اہم حصہ داریوں میں آریہ بھٹہ کے ذریعہ سائن فنکشن (Sine Function) کی دریافت (فلکیات اور اب پوری سائنس میں عظیم اطلاق)، برہم گپت کے ذریعہ منفی اعداد کی دریافت (ان کے بنیادی اعمال کی قواعد کے ساتھ)، پائی π کے اعشاریہ کے بڑھتے ہوئے درست حسابات، 'مادھو' کے ذریعہ لامحدود سیریز کے طور پر پائی π کا پہلا درست فارمولا، علم امتزاج میں بنیادی فارمولے نیز لسانیات اور شاعری کے ساتھ ان کے تعاملات، کئی قسم کی مساواتوں کے حل جیسے سنگل ویری ایبل کواڈریٹک مساواتیں اور برہم گپت-پیل مساوات، اور (دوبارہ بحوالہ مادھو اسکول)، مثلثیاتی فنکشنز کے لامحدود سیریز کے طور پر ابتدائی توسیعات، ان کی تفریق کے تصورات، اور کیلکولس کے دیگر بنیادی عناصر شامل ہیں۔

قومی درسیاتی خاکہ میں ریاضیات ہندوستانی ریاضی دانوں کی کچھ اہم حصہ داریوں سے طلبا کو متعارف کرانے کی دانستہ کوشش کرتی ہے۔ ابتدائی سطح پر، طلبا کو ہندوستانی اعداد اور اعشاریہ عددی نظام کے ہندوستانی ابتدا سے متعارف کرایا جائے گا جو دنیا بھر میں مستعمل ہے۔ مڈل سطح پر، اور اس سے بھی زیادہ ثانوی سطح پر، طلبا اہم ریاضیاتی نظریات کی ترقی کو ایک مدّت کے دوران سمجھ سکیں گے اور ہندوستانی ریاضی دانوں جیسے بودھایان، پانی، پنگل، آریہ بھٹ، بھاسکر اوّل، برہم گپت، ویرہانک، سری دھر، بھاسکر دوم، مادھو، نارائن پنڈت، اور رامانوجن کی حصہ داری کو تلاش کرسکیں گے۔ ثانوی سطح پر، طلبا ہندوستانی ریاضی دانوں کی جدید ریاضیاتی نظریات میں حصہ داری کے بارے میں سیکھیں گے جن میں الجبرا، کوآرڈینیٹ جیومیٹری، علم امتزاج اور کیلکولس شامل ہیں۔

ریاضی کی مزید اور مکمل وضاحت حصہ B، باب 3 ریاضی کی تعلیم میں مہیا کی گئی ہے۔

vi. **سماجی سائنس:** ایک اہم درسیاتی ہدف یہ ہے کہ طلبا ہندوستان کے ماضی اور اس کے مُتَموِّل جغرافیائی اور ثقافتی تنوع کو سمجھ کر ہندوستانی ہونے کی اہمیت کو سراہیں۔ جمہوری نظریات میں ہندوستانی (بھارتیہ) حصہ داری جو قدیم، قرون وسطی، اور جدید ادوار میں پروان چڑھی، وہ بھی طلبا کی آموزش کا ایک اہم حصہ ہے۔

مڈل سطح پر، طلبا ان تاریخی بنیادوں کے بارے میں سیکھیں گے جنھوں نے جدید ہندوستانی ریاست کی تشکیل کی اور کس طرح امن، عدم تشدد، اور بقائے باہمی کے نظریات قدیم زمانے سے ہندوستانی ثقافت کا حصہ رہے ہیں؛ وہ حکمرانوں کے سامنے رکھے گئے اخلاقی ضابطوں اور تفصیلی جمہوری ڈھانچوں (مثلاً اسمبلیوں، انجمنوں، پنچایتوں، اور سبھاؤں، جیسا کہ اتھیرامیرور کی نوشتہ جات میں

بیان کیا گیا ہے) کے بارے میں سیکھیں گے جو معاشرے کو خود کو منظم کرنے کی کچھ آزادی دیتے تھے؛ وہ ہندوستان کو موجودہ محدود معنی میں ایک قوم کے بجائے ایک تہذیب کے طور پر دیکھیں گے۔ ثانوی سطح پر، طلبا ہندوستان کے ماضی کو تفصیل سے سمجھیں گے اور اس کی پیچیدگی، تنوع، اور ثقافتی انضمام اور جغرافیائی اور لسانی حدود کے پار علم کی روایات کے اشتراک سے پیدا ہونے والے اتحاد کو سمجھیں گے۔

حصہ C، باب 5 سماجی سائنس کی تعلیم میں اِس پر مزید روشنی ڈالی گئی ہے۔

vii. **زبانیں:** زبان کی تعلیم طلبا کو اپنے ملک سے وابستہ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے، کیونکہ یہ افراد کو اپنی ثقافت، ورثے، اور معاشرے سے جوڑتی ہے۔ درحقیقت، ثقافت بیشتر زبانوں میں شامل ہوتی ہے۔ ہندوستان ایک بھرپور لسانیاتی ورثے کا حامل ملک ہے، جس میں بہت سی زبانیں شامل ہیں جن کا عظیم ادبی ورثہ ہے۔ اساسی سطح پر مادری زبان یا مانوس زبان میں سیکھنا طلبا کو ان کے گھر اور ثقافتی ورثے سے جوڑے رکھے گا۔ آر 1، (R1) جو اکثر علاقائی زبان ہوتی ہے، طلبا کو گہری سمجھ اور تعلق بنانے میں مدد دے گی۔ دو دیگر زبانوں (آر 2 اور آر 3) سے واقفیت طلبا کو کثیر لسانی بننے، تنوع میں اتحاد کو سمجھنے، اور اس طرح قومی تشخص کی تشکیل میں مدد دے گی۔

زبان کا یہ درسیاتی خاکہ طلبا کو انفرادی طور پر اپنی ثقافتی جڑوں اور ورثے سے وابستہ کرانے میں معاون ہوگا، انھیں زبان، ادب، اور مقامی اور ملکی ثقافتی روایات کی گہری سمجھ فراہم کرے گا۔ یہ طلبا کو ملک کی زبانوں اور ادب میں مشترکہ تصورات، محرکات، طرزِ رسائی، الفاظ، لسانی تشکیلات، اور ثقافتی ورثے کا مشاہدہ کر کے تنوع میں پنہاں وحدت کو سمجھنے میں مدد دے گا۔

مزید وضاحت کے لیے حصہ C، باب 2 دیکھیں۔

viii. **جسمانی تعلیم اور تندرستی:** کھیل اور جسمانی سرگرمیاں ہماری ثقافت کا ایک لازم و ملزوم حصہ ہے — وہ ہمیں جذباتی طور پر متحد کرتی ہیں۔ ہندوستان میں کھیلوں اور جسمانی سرگرمیوں کا بہت قیمتی ورثہ ہے جو صدیوں میں ترقی پایا، جیسے کہ یوگ، کُشتی (مل یُدّھ، کُشتی)، مل کھمب۔ ہتھیاروں کا استعمال جیسے کہ کمان (تیراندازی)، گرز، تلوار اور لاٹھیاں، آبی کھیل (واٹر اسپورٹس)، رتھ کی دوڑ، پولو، مختلف قسم کے مارشل آرٹس (مثلاً، کالاری پائیٹو)، مختلف رقص، آنکھ مچولی اور بے شمار دیگر کھیل/جسمانی سرگرمیاں۔

یوگ کا ہمارے علمی نظام اور ثقافت میں ایک خاص مقام ہے، اور ہمہ جہت ترقی میں اس کے فوائد مستحکم ہیں۔ یوگ امن و سکون، ہم آہنگی اور صحت، محبت اور خوشی، درستگی، اور کارکردگی کی طرف لے جاتا ہے؛ حالانکہ اس کا جسمانی پہلو (آسن، پرانایام) سب سے زیادہ سکھایا جاتا ہے، لیکن خود شناسی اور خود تکمیل کے ایک ذریعہ کے طور پر اس کے فلسفیانہ پس منظر کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔

جسمانی تعلیم اور تندرستی کا طرزِ رسائی یہ ہے کہ ان ہندوستانی کھیلوں اور جسمانی/تندرستی کی سرگرمیوں کو مختلف مراحل میں درسیات کا ایک لازمی حصہ بنایا جائے۔

ix. **بین مضامینی شعبے:** بین مضامینی شعبے، اپنی نوعیت کے لحاظ سے، سماجی اور فطری دنیا کی سمجھ کو ممکن بناتے ہیں۔ یہ سمجھ ہمارے معاشرے کے بنیادی مسائل کی شناخت کرنے اور انھیں ممکنہ حد تک کم کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔

بین مضامینی شعبوں کا ایک لازمی حصہ ماحولیاتی تعلیم ہے۔ اسکولی سطح کے ذریعے ماحولیاتی تعلیم کا نقطہ نظر انسانی معاشرے (سماج) اور فطرت (پرکرتی) کے درمیان توازن اور ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کی ضرورت کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔ یہ ہم آہنگی ہندوستانی روایت میں پیوست ہے جو انسانی وجود اور فطرت کو غیر مشروط طور پر باہم مربوط دیکھتی ہے۔ یہ روایت 'جاندار' اور

'بے جان' کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتی کیونکہ یہ فطرت اور کائنات کے تمام عناصر کو شعور سے معمور دیکھتی ہے۔ انسانوں کی ماحول کو محفوظ رکھنے، اور اس طرح اِس کے ذریعے محفوظ رہنے کی مسلسل کوششیں، اِس عالمی نظریے کا براہِ راست نتیجہ سمجھی جاتی ہیں۔ اس تعلق پر نہ صرف تاریخی نوشتوں اور متعدد متون میں زور دیا گیا ہے، بلکہ ہندوستان کے آئین میں بھی، جس میں قدرتی ماحول بشمول جنگلات، جھیلوں، ندیوں، اور جنگلاتی حیات کا تحفظ نیز بہتری، اور جانداروں کے لیے ہمدردی بنیادی فرائض میں شامل ہے۔

اساسی اور ابتدائی کی سطح پر، طلبا اپنے آس پاس سماجی اور قدرتی ماحول سے منسلک ہوتے ہیں نیز صوبے، علاقے، اور ملک کی طرف بڑھتے ہیں۔ طلبا کو مقامی کہانیوں، نظموں، داستانوں، لوک داستانوں، تاریخ، اور کھیلوں سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ وہ اپنی برادری میں متنوع سماجی و ثقافتی طریقوں، روایات، اور تہواروں کو جانتے سمجھتے ہیں، اور انھیں فطری ماحول کے اثرات سے جوڑتے ہیں۔ پودوں کے اردگرد کی سرگرمیاں، موسموں یا آب و ہوا کے مشاہدے کو فطری مظاہر، جنگلاتی حیات وغیرہ کے منتخب ویڈیوز کے ذریعے مکمل کیا جاسکتا ہے۔

مڈل اور ثانوی سطحوں میں، دیگر مضامین کے ساتھ مربوط طرزِ رسائی کے ذریعے اور دسویں جماعت میں ایک لازمی مطالعاتی شعبے کی شکل میں، طلبا اپنے نظریاتی علم میں گہرائی لاتے ہیں، اور اس کی بدولت یہ سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں کہ ہندوستانی ثقافتیں اور روایات ملک بھر میں کیسے پروان چڑھیں۔ وہ وسائل کے تحفظ اور زراعت سے متعلق روایتی پائیدار طور طریقوں کے متعلقات کا جائزہ لیتے ہیں اور اس سیارے کے تین بحرانوں اور موسمیاتی تبدیلی، حیاتیاتی تنوع میں آتی ہوئی کمیاں اور آلودگی کے اثرات کو کم کرنے کے لیے ملک میں جاری کوششوں میں شامل ہوتے ہیں۔

ماحولیاتی تعلیم کے ساتھ (براہ کرم حصہ B، باب 3 دیکھیں)، بین مضامینی شعبوں میں نویں جماعت میں معاشرے میں افراد پر ایک مطالعاتی کورس شامل ہے، جس کا مقصد طلبا میں اصلاحی اور اخلاقی استدلال کی صلاحیت بڑھانا ہے۔ یہ استعداد اساسی، ابتدائی اور مڈل سطحوں میں روایتی ہندوستانی اور آئینی اقدار کے حصول کے ذریعے فعال ہوتی ہے۔ طلبا ایسے مسائل/واقعات کے سلسلے میں ذمہ داری اٹھاتے ہیں جو ملک کے لیے اہم ہیں، اور ایسے حالیہ واقعات میں بھی جن کا ان کی برادری اور دنیا میں دُوررس اثر ہوتا ہے۔ یہ مسائل/واقعات سماجی و ثقافتی، سیاسی، اقتصادی، اور ماحولیاتی شعبوں کا احاطہ کرتے ہیں، اور دونوں بڑے خدشات کو ظاہر کرتے ہیں جو طویل عرصے سے برقرار ہیں (مثلاً وسائل تک مساوی رسائی، مقامی فن اور دستکاری کی روایات کا تحفظ) اور موجودہ مسائل (مثلاً مقامی انتخابات، روزگار پیدا کرنے کی اسکیمیں، موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو کم کرنے کی جاری کوششیں، باجرے جیسی روایتی فصلوں کی پیداوار کی حوصلہ افزائی)۔

اس طرح یہ قومی درسیاتی خاکہ ہندوستان کے بے پناہ علم، ثروت مند ثقافت اور روایات سے جڑنے کو مقصد بناتا ہے۔ یہ اس بات کو بھی یقینی بناتا ہے کہ ہمارے طلبا عصری ہندوستان—ہماری عظیم طاقتوں، ہمارے تنوع—سے متعلق مساوی واقفیت پیدا کریں اور ان چیلنجوں کا حساس اور مؤثر طریقے سے جواب دینا سیکھیں جو ہمارے ملک کو دنیا میں عظیم تر کردار ادا کرنے کے دوران درپیش ہیں۔

سیکشن 1.4

ہندوستانی علمی نظام سے متعلق کورس

اگرچہ علم میں حصہ داری کو پوری اسکولی تعلیم میں بہترین طور پر ضم کیا جاتا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا، گیارہویں اور بارہویں جماعتوں میں پھیلے ہوئے ہندوستانی علمی روایت سے متعلق ایک خصوصی، دلچسپ، اختیاری کورس پیش کیا جانا چاہیے۔ مواد کا احاطہ اور تخلیقی طریقۂ کار طلبا کی دلچسپی بڑھائے گا۔ یہ موجودہ ایسے کورسز سے استفادہ کرسکتا ہے، مثال کے طور پر، ایک کورس جس کا عنوان 'ہندوستان کی علمی روایات اور رواج' (Knowledge Traditions and Practices of India–KTPI) ہے، جو ایک دہائی سے زائد عرصے سے چل رہا ہے، درج ذیل اسکیم کے ساتھ:

جدول 1.4

گریڈ 11	گریڈ 12
فلسفے کے نظام	زراعت
ادبیات (2 حصے)	فنِ تعمیر (2 حصے)
ریاضی	رقص (2 حصے)
فلکیات	تعلیم
کیمسٹری	اخلاقیات
دھات کاری	مارشل آرٹس
آیورویدا (3 حصے)	زبان
ماحولیاتی تحفظ	دیگر ٹیکنالوجیز
موسیقی	مصوری
تھیٹر اور ڈراما	معاشرہ، ریاست اور سیاست
	تجارت

ہر ماڈیول میں اس شعبے کا جائزہ، مجوزہ سرگرمیاں اور مزید مطالعات، نیز بنیادی متون سے ایک پسندیدہ انتخاب شامل ہوتا ہے۔

تاہم، اس کے لیے، کچھ ماڈیولز کی اب قدرے زیادہ جدید سطح پر نظر ثانی کی جائے گی، کیونکہ ان کے بنیادی اصول پہلے ہی ابتدائی کلاسوں میں ضم کیے جا چکے ہوں گے۔ دیگر کے ساتھ، یہ بالخصوص ریاضی، فلکیات، کیمیا، اور ممکنہ طور پر آیورویدا، ماحولیاتی تحفظ، اور اخلاقیات کے بارے

میں ہے۔ 'ہندوستان کی علمی روایات اور رواج' (KTPI) ماڈیولز کی نظر ثانی باقاعدہ مضامین میں شامل مواد کے ذریعے حاصل کردہ سطحوں کو احتیاط سے نوٹ کرتے ہوئے کی جائے گی اور اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ان ماڈیولز کو اپنانے والے طلبا کو تصورات اور روایات دونوں میں مناسب طور پر اعلیٰ سطح تک لے جایا جائے، بشمول کچھ بنیادی متون سے واقفیت، اور ان شعبوں میں قدرے وسیع تر مواد سے متعارف کرایا جائے گا۔

اس بات پر زور دیا جانا چاہیے کہ یہ اختیاری کورس صرف طالب علم کے مذکورہ بالا شعبوں کے علم میں اضافہ کے ذریعے کے طور پر پیش کیا جائے گا۔ اس قومی درسیاتی خاکہ کے ساتھ، جب تک طلبا گیارہویں جماعت تک پہنچیں گے، باقاعدہ نصاب یہ یقینی بنائے گا کہ وہ کچھ بنیادی تصورات اور اہم روایات سے واقف ہو جائیں۔ گیارہویں جماعت سے آگے، وہ طلبا جو اس کے 'ہندوستان کی علمی روایات اور رواج' (KTPI) اختیاری کورس کو نہیں اپنائیں گے، وہ باقاعدہ نصاب کے ذریعے مزید ایسی واقفیت حاصل کریں گے، جبکہ یہ اختیاری کورس اپنانے والے طلبا کو ان موضوعات کو مزید آگے بڑھانے کا موقع دے گا۔

باب 2
اقدار اور رجحانات

اقدار اور رجحانات کی ترقی اس قومی درسیاتی خاکہ (NCF) کے تعلیمی اغراض کا ایک لازمی حصہ ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی-2020 نے براہ راست اس کا واضح وعدہ کیا ہے۔

تعلیمی نظام کا مقصد ایسے بہترین انسان تیار کرنا ہے جو تعقل پسند سوچ اور عملی صلاحیتوں کے حامل ہوں، ہمدردی اور قدر شناسی کے جذبات رکھتے ہوں، جرأت اور ثابت قدمی سے آراستہ ہوں، سائنسی مزاج اور تخلیقی فکر کے حامل ہوں اور مضبوط اخلاقی اصولوں اور اقدار سے وابستہ ہوں۔ اس کا ہدف ایسے متحرک، پیداواری اور فعال شہری پیدا کرنا ہے جو ایک منصفانہ، جامع اور تکثیری معاشرے کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں، جیسا کہ ہمارے آئین میں تصور کیا گیا ہے۔

[قومی تعلیمی پالیسی 2020، اس پالیسی کے اصول]

تعلیم کا مقصد کردار سازی ہونا چاہیے، تاکہ سیکھنے والے اخلاقی، تعقل پسند، ہمدرد اور شفیق بن سکیں، جب کہ ساتھ ہی ساتھ انھیں فائدہ مند اور تسلی بخش روزگار کے لیے بھی تیار کرے۔

[قومی تعلیمی پالیسی 2020، تعارف، صفحہ 4]

تعلیمی نظام اور اس کے انفرادی اداروں کو بھی طلبا میں اخلاقیات اور انسانی و آئینی اقدار کو فروغ دینا چاہیے، جیسے کہ ہمدردی، دوسروں کا احترام، صفائی، خوش اخلاقی، جمہوری جذبہ، خدمت کا شعور، عوامی املاک کا احترام، سائنسی مزاج، آزادی، ذمہ داری، تکثیریت، مساوات اور انصاف۔

[قومی تعلیمی پالیسی 2020 اس پالیسی کے اصول - صفحہ 5]

طلبا کو کم عمری میں ہی یہ سکھایا جائے گا کہ "صحیح کام کرنا" کیوں ضروری ہے، اور انھیں اخلاقی فیصلے کرنے کے لیے ایک منطقی خاکہ فراہم کیا جائے گا۔ بعد کے برسوں میں، اس تعلیم کو مزید وسعت دی جائے گی، تاکہ دھوکہ دہی، تشدد، سرقہ، گندگی پھیلانے، رواداری، مساوات، ہمدردی وغیرہ جیسے موضوعات پر غور و فکر کے ذریعے بچوں کو اخلاقی و اقداری اصول اپنانے کے قابل بنایا جاسکے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ طلبا اپنی زندگی میں اخلاقی اقدار کو اپنائیں، کسی اخلاقی مسئلے پر مختلف زاویوں سے مؤقف یا استدلال قائم کرسکیں، اور تمام کاموں میں اخلاقی اصولوں پر عمل کریں۔ ایسی بنیادی اخلاقی سوچ کے نتیجے میں، روایتی ہندوستانی اقدار اور تمام بنیادی انسانی و آئینی اقدار طلبا میں پروان چڑھیں گی، جیسے کہ خدمت، عدم تشدد، صفائی، سچائی، بے لوث عمل، امن، قربانی، رواداری، تنوع، تکثیریت، راست بازی، صنفی حساسیت، بزرگوں کا احترام، تمام انسانوں اور ان کی صلاحیتوں کا پس منظر سے قطع نظر احترام، ماحولیاتی تحفظ، مدد گاری، خوش اخلاقی، صبر، درگزر، ہمدردی، شفقت، حب الوطنی، جمہوری نقطہ نظر، دیانت داری، ذمہ داری، انصاف، آزادی، مساوات اور اخوت۔

[قومی تعلیمی پالیسی 2020، 4-28]

سیکشن 2.1

قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مطابق قومی درسیاتی خاکہ کے اقدار اور رجحانات

جیسا کہ قومی درسیاتی خاکہ (NCF) کے حصہ A، باب 1 بعنوان "اسکولی تعلیم کے اغراض اور درسیاتی شعبے" کے تحت بیان کیا گیا ہے، اقدار اور رجحانات کی ترقی تعلیمی اغراض کے حصول کے لیے نہایت اہم ہے۔

قومی درسیاتی خاکہ کے ذریعے فروغ دی جانے والی اقدار اور رویّے قومی تعلیمی پالیسی 2020 سے ماخوذ ہیں، جو کہ ہندوستانی آئینی اقدار اور وسیع تر انسانی اقدار سے اخذ کیے گئے ہیں۔ ان میں وہ اقدار بھی شامل ہیں جو ہندوستان کی گہری ثقافتی وراثت، طرزِ فکر، اور جامع اخلاقی نظاموں سے جنم لیتی ہیں۔

تعلیم کی مختلف سطحوں پر تعلیم و تعلم کا عمل اور نصاب کا متن ان تمام اقدار اور رجحانات کو طلبا میں فروغ دینے کے ساتھ ساتھ ان پر عمل کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کرے گا۔

یہ ہدف نصاب، اسکولی ثقافت اور عملی طریقوں کے ساتھ ساتھ پورے نظام تعلیم کے مجموعی کلچر کو بتائے گا۔ ان میں سے کچھ اقدار، جمہوری طرزِ رسائی اور آزادی و خود مختاری سے وابستگی؛ مساوات، انصاف اور غیر جانبداری کے لیے کوشش؛ تنوع، تکثیریت اور شمولیت کے اصولوں کو اپنانا، جبکہ باہمی یکجہتی کو تسلیم کرنا؛ انسان دوستی، شفقت، ہمدردی، اور اخوت کا جذبہ؛ آزادی اور حقوق کے ساتھ جُڑی ذمہ داریوں کا شعور؛ سماجی ذمہ داری اور خدمت (سیوا) کا جذبہ؛ دیانت داری اور اخلاقی سچائی پر کاربند رہنا؛ خود ضابطگی (Self-Discipline)؛ کامیابی یا ناکامی کے وقت تحمل اور متوازن رویہ، بے لوث خدمت (نشکام کرم)؛ سائنسی مزاج اور منطقی و عوامی مکالمے سے وابستگی؛ صبر اور استقامت؛ عاجزی، امن، اور آئینی ذرائع سے سماجی عمل؛ ماحولیاتی تحفظ اور فطرت کی دیکھ بھال؛ جمالیاتی شعور؛ ہندوستان کی ثقافتی وراثت کے لیے احترام؛ قومی یکجہتی اور سالمیت؛ ہندوستان سے گہری وابستگی اور اس پر فخر، بطور ایک قوم مسلسل بہتری کے لیے آگے کی طرف دیکھنے کا جذبہ شامل ہیں۔

مزید تفصیلات کے لیے حصہ A، باب 1 اور حصہ D، باب 1 ملاحظہ کیجیے۔

سیکشن 2.2

قومی درسیاتی خاکہ (NCF) میں اقدار اور رجحانات کو فروغ دینے کا طریقہ

اگرچہ اس بات پر عمومی اتفاقِ رائے پایا جاتا ہے کہ تعلیم کو اقدار کی ترقی کا ذریعہ بننا چاہیے، لیکن رسمی تعلیمی ماحول میں اقدار کی نشوونما کو ہمیشہ ایک بڑا چیلنج تصور کیا گیا ہے۔

قومی درسیاتی خاکہ (NCF) کا طریقہ کار براہِ راست اور بالواسطہ دونوں طریقوں کے ذریعے 'اقدار' اور 'رجحانات' کو فروغ دینے پر مشتمل ہے۔ براہِ راست طریقہ میں کلاس روم میں سرگرمیاں، مباحثے، اور مطالعات شامل کیے جائیں گے جو اخلاقی و اصولی آگاہی اور استدلال کو فروغ دینے کے لیے خاص طور پر ترتیب دیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ گریڈ 9 کے تمام طلبا کے لیے ''اخلاقی اور استدلالی اصول'' کے عنوان سے ایک نصابی مضمون متعارف کرایا جائے گا۔ بالواسطہ طریقہ میں زبان و ادب، تاریخ، اور سماجی علوم کے مضامین میں ایسے مباحثے شامل کیے جائیں گے جو طلبا کو اخلاقی اور اصولی اقدار پر غور و فکر کا موقع فراہم کریں۔ ان موضوعات میں خاص طور پر، حب الوطنی، قربانی، عدم تشدد، سچائی، دیانت داری، امن، راست بازی، درگزر، رواداری، ہمدردی، مددگاری، خوش اخلاقی، صفائی، مساوات، اور اخوت ہیں۔

یہ طریقہ کار اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اپنایا گیا ہے کہ تعلیمی نظام نہ صرف نظری سطح پر بلکہ عملی طور پر بھی طلبا میں اخلاقی و سماجی اقدار کو مضبوط کرے۔ بنیادی اخلاقی استدلال کے نتیجے میں طلبا میں روایتی ہندوستانی اقدار کو پروان چڑھایا جائے گا، جن میں درج ذیل اقدار شامل ہیں: مثلاً خدمتِ خلق (سیوا)، عدم تشدد (اہنسا)، صفائی (سوچھتا)، سچائی، بے لوث خدمت (نشکام کرم)، رواداری، دیانت داری، محنت، عورتوں کا احترام، بزرگوں کا احترام، تمام افراد اور ان کی فطری صلاحیتوں کا بغیر کسی تعصّب کے احترام، ماحولیاتی تحفظ اور اس کے احترام کو طلبا میں پروان چڑھایا جائے گا، یہ خصوصیات معاشرتی فلاح و بہبود اور ہندوستان کی ترقی کے لیے نہایت اہم ہیں۔ کوڑے دان کا استعمال، بیت الخلا کا درست استعمال اور اس کی صفائی برقرار رکھنا، قطار میں مناسب طریقے اور صبر و تحمل کے ساتھ کھڑا ہونا، کمزور اور مستحق افراد کی مدد کرنا، رفاہی اور سماجی خدمت کے کاموں میں حصہ لینا، وقت کی پابندی، ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی اور مدد کے جذبے سے پیش آنا، چاہے وہ اجنبی ہی کیوں نہ ہو، سماجی ذمہ داری کے وہ بنیادی اصول ہیں جو طلبا میں ابتدائی دنوں میں اور پورے اسکولی سالوں میں فروغ دیے جائیں گے۔

قومی درسیاتی خاکہ نے اقدار اور رجحانات کی نشوونما کے لیے ان کلیدی نکات پر زور دیا ہے:

a. **سیکھنے کے معیارات کا لازمی جزو:** اقدار اور رجحانات تمام تعلیمی سطحوں اور درسیاتی شعبوں کا لازمی حصہ ہوں گے۔ ان کا اثر مواد، تدریسی طریقہ کار اور جانچ کے طریقوں میں جھلکے گا مثلاً: جسمانی تعلیم میں طلبا کو برداشت اور ثابت قدمی سکھانے کے لیے جیت اور ہار کو وقار کے ساتھ قبول کرنے کا سبق دیا جائے گا۔ سائنسی تجربہ گاہوں میں تجربات اور مشاہدات کے ذریعے سائنسی طرزِ فکر کو فروغ دیا جائے گا۔

b. **عملی تجربے کے ذریعے نشوونما:** اقدار کو صرف زبانی تعلیم کے بجائے عملی زندگی میں اپنانے کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ اسکول کا ماحول ایسا ہوگا جہاں طلبا خود ان اقدار کو دیکھیں، سیکھیں اور اپنائیں۔ اسکول کی انتظامیہ، اساتذہ، اور دیگر عملہ ایسی فضا پیدا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے جو طلبا کو اقدار اپنانے اور رویوں کو پروان چڑھانے میں مدد دے۔

c. **اسکولی ثقافت کی مرکزی اہمیت:** اقدار اور رجحانات کی ترقی میں شفقت، باہمی تعاون اور شمولیت جیسے اصولوں پر مبنی اسکولی اور تدریسی ماحول سب سے زیادہ مؤثر ہوگا حساسیت اور احترامِ باہمی کی حوصلہ افزائی کے لیے عام طلبا کو مختلف سرگرمیوں میں حصہ لینے دیا جائے نہ

کہ چند منتخب طلبا میں تمام سرگرمیوں میں پیش پیش رہیں۔ بچوں کی اسمبلیاں (Bal Sabhas) اور بچوں کی پنچایتیں (Bal Panchayats): یہ جمہوریت، انصاف، مساوات، اشتراک، اور بھائی چارے کے تصورات کو مضبوط کرتی ہیں۔

d. **مختلف سطحوں پر امتیازی ارتقا:** جوں جوں بچے نشوونما پاتے ہیں، اقدار اور رجحانات کی تشکیل پر اسکول اور جماعت کے ماحول اور طریقہ کار کا مختلف انداز میں اثر پڑتا ہے، اس لیے ان کی منصوبہ بندی ہر سطح پر موزوں طریقے سے کی جانی چاہیے۔ مثال کے طور پر اساسی سطح پر اقدار اور رویوں کی تعلیم، مواد کے انتخاب (مثلاً ایسی کہانیوں کا انتخاب جن میں فطرت سے محبت ظاہر ہوتی ہو) اور تدریسی طریقہ کار (مثلاً بچوں کو مل جل کر کھیلنے اور اپنی چیزیں ساجھا کرنے کا جذبہ) میں شامل ہوتی ہے۔ ابتدائی کی سطح پر مثبت عادات کو فروغ دینے پر زور دیا جاتا ہے (مثلاً دیے گئے کام کو مکمل کرنے پر زور اور چیزوں کو ان کی جگہ پر واپس رکھنے کی عادت)۔ کلاس روم پریکٹس کے حصے کے طور پر۔ مڈل سطح پر گروہی سرگرمیوں کا حصہ بننے والے مشترکہ گروہی کام پر زور دینے سے ٹیم میں کام کرنے کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے۔ ثانوی سطح پر کیے گئے کام پر تنقیدی بازرسی پر زور دینے سے یہ صلاحیت پروان چڑھتی ہے کہ طالب علم تنقید اور تعریف، کامیابی اور ناکامی کو یکساں متحمل اور توازن کے ساتھ قبول کرسکیں۔

e. **امتیازی ارتقا کے اثرات:** یہ بات اہم ہے کہ ان میں سے ہر عمل مختلف اقدار کو فروغ دینے میں معاون ہوتا ہے۔ بعض اقدار مخصوص طریقہ سے زیادہ مؤثر انداز میں پروان چڑھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، متواتر مکالمہ اور مباحثہ کے ساتھ فعال سماعت (Active Listening) کو تعلیمی ماحول کا حصہ بنانے سے جمہوری اقدار کو فروغ حاصل ہوتا ہے، جیسے کہ مساوات اور انصاف سے وابستگی، منطقی طرزِ فکر، اور دوسروں کے ساتھ حساس اور شائستہ برتاؤ۔ اسی طرح، فنّی تعلیم، جسمانی تعلیم، اور فلاح و بہبود (Well-being) جیسے تعلیمی شعبے انفرادی خوبیوں کی نشوونما میں مددگار ثابت ہوتے ہیں، جن میں جمالیاتی حس، صبر، استقامت، ایمانداری، اور بہادری شامل ہیں۔ سائنس اور ریاضی جیسے مضامین سائنسی طرزِ فکر اور ریاضیاتی استدلال فکری و علمی اقدار کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح اہم قومی و سماجی دنوں کی تقریبات کو سماجی خدمت کے اداروں کے ذریعے منانے سے طلبا میں خدمتِ خلق (سیوا) عدم تشدد (اہنسا) اور امن و آشتی (شانتی) جیسی ثقافتی اقدار کو فروغ ملتا ہے۔ مزید برآں، اسکول اسمبلی میں باقاعدگی سے موسیقی اور رقص کی پیشکش ہندوستان کی مایہ ناز ثقافتی وراثت پر فخر کے جذبے کو پروان چڑھاتی ہے۔

f. **متن میں اقدار کی شمولیت:** مواد، خواہ پوشیدہ ہو یا واضح، مطلوبہ اقدار کی ترقی میں معاون ثابت ہوگا۔ تمام پوشیدہ مواد کے انتخاب کا تعلیمی عمل پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر افراد کے ناموں کے انتخاب میں تنوع (نصابی کتابوں اور تصویری خاکوں میں کرداروں کے نام)، پیشوں اور ہندوستان کے مختلف جغرافیائی علاقوں کی نمائندگی میں بھی تنوع کا خیال رکھا جانا چاہیے تاکہ صنفی یا دیگر معاشرتی تعصّبات کو توڑا جاسکے۔

اسی طرح، وہ اعلیٰ معیار کا مواد بھی شامل کیا جانا چاہیے جو ان اقدار کو واضح طور پر فروغ دے۔ ہندوستانی ادب اور عظیم شخصیات کے کارناموں سے وابستہ اسباق کو نصاب میں مناسب طور پر شامل کیا جانا ضروری ہے۔ ہندوستان کی طویل تاریخی اور ثقافتی روایات میں بے شمار ایسی کہانیاں اور شخصیات موجود ہیں جو ان بنیادی انسانی اور سماجی اقدار کی عمدہ مثالیں پیش کرتی ہیں۔ اسی طرح، ہندوستانی آئین، اس کے مساوات، آزادی، اور اخوت جیسے اصول، اور شہریوں پر عائد بنیادی فرائض کی تعلیم کو بھی تدریسی عمل کا لازمی حصہ بنایا جانا چاہیے۔ علاوہ ازیں، ہندوستان کی عظیم تاریخی شخصیات کی زندگیوں سے متعلق کہانیاں طلبا میں بنیادی اخلاقی اقدار کے فروغ اور انھیں عملی زندگی میں اپنانے کی ترغیب دینے کا بہترین ذریعہ ثابت ہوسکتی ہیں۔

g. **علیحدہ مضمون:** اس قومی درسیاتی خاکہ میں اقدار اور رجحانات کی ترقی کو تعلیمی معیارات، تدریسی طریقوں، اور اسکول و جماعت کے ماحول میں مکمل طور پر ضم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، جماعت نہم کے تمام طلبا کے لیے ''سبق آموز و اخلاقی استدلال'' کے عنوان سے ایک نیا مضمون متعارف کرایا جائے گا۔ اس مضمون کے نصاب کے علاوہ، نصاب سازوں اور اسکولوں کو درج ذیل سوالات اور نکات پر غور کرنا چاہیے اور انھیں باریک بینی سے حل کرنا چاہیے:

i. یہ جانچنا کہ آیا کچھ مخصوص اقدار کے فروغ کے سلسلے میں طلبا پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے، اور کیا ان کے لیے علیحدہ وقت مختص کرنا ضروری ہوگا۔ مثال کے طور پر، مساوات کے اصول کو سمجھنے کے لیے اس کے تصورات، عملی اطلاق، انفرادی اور اجتماعی تجربات، عالمی تحقیق، اور جمہوریت میں اس کی اہمیت پر تفصیلی غور و فکر درکار ہوگا۔ اگر ایسا ہے، تو اس موضوع کے لیے علیحدہ وقت اور توجہ درکار ہو سکتی ہے، جس کے لیے ممکنہ طور پر سماجی علوم کے ساتھ ایک علیحدہ کلاس متعین کی جا سکتی ہے۔

ii. اساتذہ کو تعاون فراہم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اقدار اور رویوں کی ترقی سے متعلق مخصوص سطحوں پر ایک بامعنی اور موثر انداز میں سنبھال سکیں، جو مہذب طریقے سے مکالمے، سوالات، اور بحث و مباحثے کو فروغ دے۔

iii. اساتذہ اور طلبا کو موضوع سے متعلق مناسب اور سخت محنت سے ترتیب دیے گئے دلچسپ مواد فراہم کیا جائے، جو تحقیق اور عملی تجربے پر مبنی ہو تاکہ وہ ان امور کو بہتر انداز میں سمجھ اور سیکھ سکیں۔

h. **اقدار میں باہمی تصادم:** ایک اہم مسئلہ جس کا سامنا اکثر اسکولوں کو کرنا پڑتا ہے یہ ہے کہ وہ اقدار جو اسکول میں تسلیم کی جاتی ہیں یا فروغ دی جاتی ہیں، ممکن ہے کہ وہ اسکول کے باہر عام طور پر نہ دیکھی جاتی ہوں یا ان پر عمل نہ کیا جاتا ہو، بلکہ بعض اوقات انھیں مسترد بھی کیا جاتا ہو۔ طلبا کی زندگی میں اسکول کے باہر ہونے والے امور پر اسکول کو بہت کم یا کوئی اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر، صنفی مساوات (Gender Equality) کو اسکول میں سکھایا جاتا ہے اور اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، لیکن طلبا کو بعض اوقات اپنے گھروں یا برادری میں اس کے برعکس رویے دیکھنے کو مل سکتے ہیں۔

اسکول اس تضاد سے کیسے نمٹے؟ یہ ایک پیچیدہ سوال ہے جس کا کوئی آسان یا فوری جواب نہیں ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے درج ذیل اقدامات کو جماعت کے ماحول اور تدریسی طریقوں میں شامل کرنا ضروری ہوگا۔

گفتگو اور ہمدردی پر مبنی رویہ اپنانا، تاکہ طلبا کو یہ سمجھایا جا سکے کہ اقدار اور ان کے باہمی اختلافات انسانی معاشروں کا لازمی حصہ ہیں، اور ان تنازعات کو بحث و مباحثے اور مسلسل کوششوں کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے۔

اقدار میں مفاہمت کا عمل ایک خاص توجہ کا متقاضی ہے۔ اساتذہ کو طلبا کی رہنمائی کرنی ہوگی کہ وہ غور سے سنیں، مشاہدہ کریں، جلد بازی میں نتیجہ اخذ نہ کریں، نرمی سے سوالات کریں، کسی معاملے کا گہرا مطالعہ کریں، اور مکمل آگاہی کے بعد اپنا موقف اختیار کریں۔ طلبا کو یہ سمجھانا ایک نازک معاملہ ہوگا کہ اسکول میں سکھائی جانے والی اقدار اور ان کے خاندانی یا معاشرتی ماحول میں موجود اقدار کے درمیان تضاد کیوں پایا جاتا ہے۔ طلبا کو سکھایا جائے کہ وہ اپنے خیالات اور نظریات کو عزت و احترام کے ساتھ، منطقی انداز میں اپنے خاندان یا برادری کے سامنے پیش کریں اور اگر مخالفت کا سامنا ہو تو جلدی ہار نہ مانیں، بلکہ بردباری اور دلیل کے ساتھ اپنی بات رکھیں۔

انفرادی عمل اور اقدار میں ایک خاص قسم کا تضاد جس پر بات کرنے کی ضرورت ہے یہ ہے کہ فرد کبھی کبھی خود ان اقدار پر عمل کرنے میں ناکام ہوتا ہے جن پر وہ یقین رکھتا ہے۔ طلبا کو یہ سکھانا ضروری ہے کہ یہ ایک فطری انسانی عمل ہے اور کسی بھی انسان کی شخصیت کی ترقی

کے دوران ایسا ہوسکتا ہے۔ اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ ایسی مشکل صورتحال سے سبق سیکھا جائے، اپنی غلطیوں کا ادراک کیا جائے اور اپنے ردعمل کو بہتر بنانے کی کوشش جاری رکھی جائے۔

i. **طور طریقوں کے مشاہدے کے ذریعے اقدار اور رجحانات کی ترقی کا جائزہ لینا:** اقدار اور رجحانات کی نشوونما ایک مسلسل عمل ہے جو زیادہ تر اس ماحول پر منحصر ہوتا ہے جو طلبا کی پرورش اور حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اگر اس ترقی کی تمام تر ذمہ داری طلبا پر ڈال دی جائے تو اس سے اسکول اور اس کے تدریسی عمل پر عائد ہونے والی ذمہ داری کم ہوسکتی ہے۔ تاہم، تعلیم کے عمل میں اقدار اور رجحانات کی ترقی ایک انتہائی اہم پہلو ہے۔ جس طرح یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کوئی طالب علم ریاضی یا زبان میں کتنی مہارت حاصل کر چکا ہے، اسی طرح یہ جاننا بھی اتنا ہی اہم ہے کہ اس نے کس حد تک مثبت اقدار اور رجحانات اپنائے ہیں۔

اقدار اور رجحانات کی ترقی کا موثر جائزہ لینے کے لیے محتاط اور غیر جانبدار مشاہدہ کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ درج ذیل نکات پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے:

i. جائزہ کا بنیادی مرکز رجحانات اور اقدار پر مبنی عادات و اطوار ہونا چاہیے، جس طرح دو اعداد صحیح طریقے سے جمع کرنا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ایک طالب علم جمع کرنا جانتا ہے، اسی طرح طالب علم A مشکل حالات میں دوسروں کی مدد کرتا ہے اس کی سیکھ کو جانچنے کا ایک زیادہ موثر طریقہ ہے بجائے اس کے یہ کہنا کہ آیا اس کی ہمدردی یا حساسیت موجود ہے۔

ii. جانچ کے معیارات (Rubrics) نہایت احتیاط سے تیار کیے جائیں تاکہ کسی بھی قسم کے تعصّبات سے گریز کیا جاسکے اور یہ ممکن بنایا جائے کہ اساتذہ ان اصولوں کو عملی جامہ پہنا سکیں۔

iii. یہ مشاہداتی جائزہ طلبا کی تعلیمی ترقی کی وقفے وقفے سے ہونے والی رپورٹ کا حصہ ہونی چاہیے۔

iv. یہ تمام معیارات، رپورٹس اور دیگر متعلقہ امور تعمیری ہونے چاہئیں اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ان کا طلبا یا ان کے خاندانوں پر کوئی منفی اثر نہ پڑے، نہ ہی ان کی کسی قسم کی منفی شبیہ بنے۔

جائزہ کے دیگر ممکنہ طریقے طلبا کے احتسابی روزناچوں یا ان کے تیار کردہ مواد کا تجزیہ، کسی مخصوص موضوع پر گروہی مباحثے یا خاص موضوع پر پیشکش اور سماجی خدمات یا اسکول کی تقریبات میں طلبا کی شمولیت کا مشاہدہ ہوسکتے ہیں۔

اس بات کو دہراتے رہنا ضروری ہے کہ محض اقدار اور رویوں کو ''سمجھنا'' کافی نہیں ہوتا۔ یہ اقدار اور رویے طلبا کے روزمرہ برتاؤ کا حصہ ہونا چاہیے تاکہ یہ واضح ہو کہ انھوں نے ان اقدار اور رویوں کو سیکھا ہے اور اپنایا ہے۔

j. **اساتذہ، پرنسپل اور تعلیمی نظام میں اقدار کی اہمیت:** طلبا میں اقدار اور رجحانات کی نشوونما کے عمل میں تعلیمی منتظمین، اسکول کے سربراہان اور اساتذہ کے نظریات اور صلاحیتیں بھی انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان کی اقدار کی سمجھ اور انھیں اسکول کی ثقافت اور عملی تدریس میں شامل کرنے کی صلاحیت ہی اس عمل کو موثر بنائے گی۔ اسی طرح، پورے تعلیمی نظام کی ثقافت کو بھی وہی اقدار اور رجحانات اپنانے چاہئیں جو طلبا میں پیدا کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔

سیکشن 2.3

اسکول کی سطحوں اور درسیاتی اجزا سے متعلق چند مثالیں

اس قومی درسیاتی خاکہ میں تمام تعلیمی سطحوں اور درسیاتی شعبوں میں اقدار اور رویوں کی ترقی ایک لازمی جزو کے طور پر شامل کی گئی ہے۔ اس کا اظہار مختلف طریقوں سے ہوتا ہے۔ یہ ہر سطح پر سیکھنے کے معیارات کا حصہ بن کر مختلف انداز میں جھلکتا ہے (جیسا کہ درسیاتی اہداف اور استعداد میں واضح ہے) تدریسیاتی عمل کے طور پر تمام سطحوں میں، درسیاتی اجزا میں تصوراتی طور پر مربوط انداز میں اور ثانوی سطح میں ایک الگ درمیانی شعبہ کے طور پر شامل کیا جاتا ہے (جو نصابی اہداف اور صلاحیتوں میں جھلکتا ہے)۔ تمام سطح پر تدریسی طریقۂ کار کے ایک اہم عنصر کے طور پر مختلف درسیاتی شعبوں میں نظریاتی طور پر ضم کیے جانے کے ذریعے۔ ثانوی سطح پر ایک علاحدہ درسیاتی شعبے کے طور پر۔ یہ اسکول اور جماعت کے کلچر اور عملی تدریس کا بھی ایک بنیادی مقصد ہے۔

ذیل میں مختلف تعلیمی سطحوں کے لحاظ سے چند مثالیں پیش کی گئی ہیں، جبکہ اس حوالے سے بے شمار دیگر امکانات بھی موجود ہیں۔ اساتذہ کو وسیع دستیاب تعلیمی متن میں سے محتاط انداز میں مناسب انتخاب کرنا ہوگا تاکہ وہ ایسی اقدار کو ابھار سکیں جو طلبا کو متاثر کر سکیں۔

زیادہ تفصیلات کے لیے حصہ A، باب 3، اور شق 3۔1۔2 میں تدریسی طریقۂ کار (Pedagogy) کے متعلقہ سیکشن کا مطالعہ کریں۔

a. ابتدائی سطح پر اقدار کو سب سے بہتر طریقے سے سادہ کہانیوں کے ذریعے سیکھا جا سکتا ہے۔ بھارت کی کہانیوں کے وسیع ذخیرہ میں سے منتخب کہانیاں جیسے پنچ تنتر، ہتوپدیش، اور جاتک کہانیاں اس مقصد کے لیے مفید ہیں۔ کہانی سنانے کے بعد بچوں کے ساتھ اس پر گفتگو کی جا سکتی ہے، مثلاً: ''اس کہانی میں دوستی کا کیا مطلب ہے؟'' ''شیر اور بیل اپنی دوستی کو کیسے برقرار رکھ سکتے تھے؟'' مزید برآں، بچوں کو کہانی کے مناظر تصویروں میں ڈھالنے، کٹھ پتلی تماشے (Puppet Show) میں ڈھالنے اور دیگر تخلیقی سرگرمیاں اختیار کرنے کی ترغیب دی جا سکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے بچوں کی دلچسپی کے حامل خوبصورت گرافکس والی کتابیں، مختصر ویڈیوز اور دیگر بصری مواد بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

b. مڈل سطح میں قدرے تفصیلی کہانیاں شامل کی جا سکتی ہیں، جیسے کہ بھارتی رزمیہ داستانوں اور مختلف زبانوں کے ادب سے منتخب کہانیاں۔ بچوں کے لیے دلچسپ مشہور مزاحیہ کہانیاں (Comics) بھی ایک مفید ذریعہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر، اکبر اور بیربل کی بہت سی کہانیاں انصاف، ہمدردی، ذہانت، منطقی سوچ، سائنسی مزاج، اور مزاح کی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہیں۔ ہر پڑھی گئی کہانی یا دیکھی گئی فلم کے بعد درج ذیل سرگرمیاں کی جا سکتی ہیں: بحث و مباحثہ، ڈرامے یا کردار نگاری (Role Play) یا متعدد متبادل منظر نامے تخلیق کرنا۔ علاوہ ازیں، بچوں کو زندگی کے مختلف شعبوں سے وابستہ عظیم ہندوستانی شخصیات کی زندگیوں سے روشناس کرایا جا سکتا ہے، جیسے کہ: مہاتما گاندھی، باباصاحب امبیڈکر، سوامی وویکانند، سری اوروبندو، گرونانک، مہاویر آچاریہ، گوتم بدھ، ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام، رابندر ناتھ ٹیگور، ڈاکٹر ایم ایس سبالکشمی، استاد بسم اللہ خان، چرک، سوشروت، آریہ بھٹ، واراہ مہیر، بھاسکر آچاریہ، برہماگپت، چانکیہ، چکرپانی دت، مادھو، پانی، پتن جلی، ناگارجن، گوتم، پنگل، سری نیواس رامانوجن، ڈاکٹر سی وی رمن، ڈاکٹر ہومی بھابھا، شنکر دیو، میتریئی، گارگی، اور ترووللور۔ اسی طرح، عالمی سطح پر مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی عظیم شخصیات پر بھی گفتگو کی جا سکتی ہے، جیسے کہ: البرٹ آئن سٹائن، مارٹن لوتھر کنگ جونیئر، اور نیلسن منڈیلا۔

c. ثانوی سطح پر بھارتی ادب کے مکمل ذخیرے کو اقدار کی تعلیم کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بہت سے منتخب شدہ سبھاشِتائیں (دانشمندانہ اقوال) بھی اسی مقصد کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر، درج ذیل قول پر غور و بحث کی جا سکتی ہے 'کسی کے پاس سو گائیں ہو سکتی ہیں، لیکن اس کی ضرورت صرف ایک پیالہ دودھ ہی ہے،' کسی کے پاس سو گاؤں ہو سکتے ہیں، لیکن اس کی ضرورت صرف پیٹ بھر کھانا ہی ہے۔' کسی کے پاس سو کمروں والا محل ہو سکتا ہے، لیکن اس کی ضرورت صرف ایک بستر ہی ہے۔ باقی سب دوسروں کا ہے۔' یا 'درخت نیک لوگوں کی مانند ہوتے ہیں۔ وہ خود تپتی دھوپ میں کھڑے رہتے ہیں، مگر دوسروں کو سایہ اور پھل فراہم کرتے ہیں۔' اسی طرح، بھرتری ہری کے 'شَتکَترَیہ (Satakatraya) یا تروولوور کے تروکُرل' (Tirukkural) جیسے متون میں موجود دانشمندانہ اقوال کو بنیاد بنا کر بامعنی اور فکر انگیز مباحثے کرائے جا سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں، مقامی مجاہدین آزادی اور سماجی مصلحین کی زندگیاں بھی روشن مثال بن سکتی ہیں۔ ہمارے دور کے کچھ صنعتکار، تاجر، سائنس دان، فنکار، طبی اور زرعی شعبے کے موجدین اور دیگر معروف و غیر معروف ترغیب دینے والی شخصیات (بالخصوص مقامی سطح کے) روشن مثالیں بن سکتے ہیں۔

طلبا کو اس بات کی ترغیب دی جا سکتی ہے کہ وہ ان عظیم شخصیات کے بارے میں خود معلومات حاصل کریں جنھوں نے دنیا میں مثبت تبدیلیاں پیدا کیں۔ مثال کے طور پر، ایک اسکول پروجیکٹ اس طرح ترتیب دیا جا سکتا ہے کہ جس میں ان اخلاقی شخصیات پر مشتمل ایک مجموعہ تیار کیا جائے، جنھوں نے طلبا کی اپنی زندگیوں پر اثر ڈالا ہو یا مقامی مجاہدین آزادی کی سوانح حیات مرتب کی جائے۔ یا ان کم نام شخصیات کو خراجِ تحسین پیش کیا جائے، جنھوں نے قدرتی آفات اور سانحات کے دوران عوام کی بے لوث خدمت کی ہو۔ یہ تمام سرگرمیاں مختلف تعلیمی سطحوں کے لحاظ سے موزوں انداز میں ڈھالی جا سکتی ہیں۔

بھارت کے وسیع ثقافتی اور تاریخی وسائل سے استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ، طلبا کو دیگر عالمی عظیم شخصیات کے بارے میں مختصر سوانحی خاکوں، ڈراموں یا ویڈیوز کے ذریعے بھی روشناس کرایا جانا چاہیے۔ مثلاً مارٹن لوتھر کنگ جونیئر اور نیلسن منڈیلا وغیرہ جیسے عظیم رہنماؤں کے بارے میں آگاہی دی جا سکتی ہے، جو قیادت، لگن، بے لوثی، ایثار، سچائی کی جستجو، انصاف کے حصول اور ظلم کے خلاف جدوجہد جیسے اعلیٰ اخلاقی اقدار کے عملی نمونے ہیں۔

مزید برآں، ٹیکنالوجی کے اثرات سے پیدا ہونے والے اخلاقی مسائل اور تنازعات پر بھی گفتگو کرنی چاہیے، مثلاً انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اخلاقی پہلو، جینیاتی سائنس سے پیدا ہونے والے مسائل اور ماحولیاتی آلودگی کے مسائل۔

مندرجہ بالا نکات میں دو بنیادی طریقہ ہائے کار کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیے:

a. ہر سطح پر یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ طلبا کو مخصوص اقدار اور حالات کو اپنے قریبی ماحول، قومی سطح، یا عالمی تناظر سے جوڑنے کی ترغیب دی جائے۔ یہ خاص طور پر اعلیٰ درجات میں عمدہ مباحث کو جنم دے سکتا ہے، لہٰذا اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ معلم غیر جانبدار ہو اور طلبا میں باریک بینی سے استدلال کرنے کی صلاحیت کو فروغ دے۔

b. اقدار، جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی، کا اثر ہر شعبۂ علم پر پڑتا ہے، خواہ وہ جسمانی (Physical) تعلیم ہو یا ماحولیاتی تعلیم، سائنس ہو یا سماجی علوم، فنون کی تعلیم ہو یا پیشہ ورانہ تعلیم۔ لہٰذا، طلبا کو یہ باور کرانے کے لیے کہ اقدار محض ایک الگ مضمون نہیں بلکہ پوری زندگی کا احاطہ

کرتی ہیں، لہٰذا ایسے حالات کو زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جانا چاہیے جو مختلف علوم سے جُڑے ہوں۔ اس حوالے سے مزید تفصیل سیکشن 3.1.2 میں فراہم کی گئی ہے۔ اس قومی درسیاتی خاکہ (NCF) میں مختلف ابواب میں اندرونی ربط کے کئی ابواب شامل کیے گئے ہیں جیسے کہ ماحولیاتی تعلیم (حصہ B، باب 3)، شمولیت (حصہ B، باب 4) سماجی علوم (حصہ C، باب 5) جسمانی تعلیم (حصہ C، باب 8) اور دیگر بین العلومی (Interdisciplinary) مطالعے سے متعلق حصہ C، باب 7 میں بھی اس موضوع پر مفید بحث موجود ہے۔

2.3.1 اسکولی ثقافت اور عملی طریقے

اسکولی ثقافت اور روزمرہ کے عملی طریقوں کے مختلف پہلو اقدار اور رجحانات کی نشوونما کے لیے مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر روزانہ کی اسمبلی میں طلبا کو مختلف اوقات میں مختلف ذمہ داریاں سونپنے سے ان میں ذمہ داری اور جوابدہی کا شعور پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اسمبلی کے دوران پیش کیا جانے والا موسیقی پروگرام مقامی گیتوں کے ساتھ ساتھ دیگر علاقوں اور مختلف ہندوستانی زبانوں کے نغموں پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ حقیقی زندگی کے واقعات، جیسے ہمت، ثابت قدمی اور خدمتِ خلق (سیوا) کی کہانیاں سنائی جا سکتی ہیں، اور بہتر ہوگا کہ یہ کہانیاں خود طلبا بیان کریں۔ سماجی مسائل پر مبنی ڈرامے پیش کیے جا سکتے ہیں تاکہ دوسرے طلبا میں ان مسائل سے متعلق حساسیت پیدا ہو۔ اسمبلی کا وقت حالیہ سماجی اور قومی معاملات پر گفتگو کے لیے بھی مختص کیا جا سکتا ہے۔

جس طرح روزانہ کی اسمبلی اقدار سکھانے کا ایک ذریعہ ہے، اسی طرح طعام کا وقت بھی ایک اہم روزمرہ کی سرگرمی ہے جو طلبا میں برابری، مل بانٹ کر کھانے، خیال رکھنے، اور صحت و صفائی کی اہمیت کو اجاگر کر سکتی ہے۔ تمام طلبا کا مل کر کھانا کھانا امتیاز سے پاک ماحول کا ایک مضبوط پیغام دے سکتا ہے۔ بعض طلبا کے لیے یہی کھانے کا وقت دن بھر کی واحد مکمل غذا ہو سکتا ہے، اس لیے اسکول کی جانب سے متوازن اور غذائیت سے بھرپور کھانے کی فراہمی طلبا کے لیے ایک مثالی نمونہ بنے گی، جو انھیں دیکھ بھال اور ذمہ داری کا درس دے گی۔ اس دوران متوازن خوراک کھانے کی عادات اور صفائی و حفظانِ صحت کے اصول بھی سکھائے جا سکتے ہیں۔

ہر اسکول کو چاہیے کہ وہ طلبا کی کمیٹیوں اور گروہوں (جیسے بال سبھا، بال پنچایت اور دیگر طلبا فورمز) کی تشکیل کی حوصلہ افزائی کرے تاکہ طلبا کو اسکول کی سرگرمیوں میں شامل کیا جا سکے اور ان میں ملکیت اور ذمہ داری کا احساس پیدا ہو۔ مختلف کمیٹیوں کی سرگرمیوں میں حصہ لے کر طلبا تعاون، ٹیم ورک، پیش قدمی، قیادت، اور تنازعات کے حل جیسی مہارتیں سیکھتے ہیں۔

ان میں سے کچھ کمیٹیاں اسکول کی سطح پر کام کرتی ہیں، جیسے صفائی کو یقینی بنانا، دوپہر کے کھانے (مڈڈے میل) کا انتظام کرنا، یا ثقافتی پروگراموں کا انعقاد کرنا۔ کچھ اسکولوں میں ایسی کمیٹیاں بھی ہوتی ہیں جو سماجی سطح پر کام کرتی ہیں۔ صحت کی کمیٹیاں، کھیلوں کی کمیٹیاں، ماحولیاتی کلب، اور موسیقی کے کلب اساتذہ کی رہنمائی میں سماج میں مختلف سرگرمیاں انجام دے سکتے ہیں۔ ایسے فورم (Forums) کے ذریعے طلبا مختلف قسم کے کاموں کے لیے عزت و احترام کا جذبہ سیکھتے اور پروان چڑھاتے ہیں۔

جب اسکول والدین اور برادری سے رابطہ کرتا ہے، انھیں خوش آمدید کہتا ہے، باقاعدگی سے معلومات فراہم کرتا ہے، متعلقہ معاملات پر ان سے مشورہ کرتا ہے، اور ان کے علم و تجربے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے، تو برادری اور والدین خود کو قابلِ احترام محسوس کرتے ہیں۔ جب اسکول والدین اور برادری کا احترام کرتا ہے اور طلبا کو بھی اس عمل میں شامل کرتا ہے، تو اس سے طلبا کو ایک مضبوط پیغام ملتا ہے کہ انھیں بھی ایسا کرنا چاہیے۔ اس سے ان کے اپنے والدین کے ساتھ تعلقات بہتر ہوں گے اور وہ سماجی زندگی میں زیادہ متحرک انداز میں حصہ لیں گے۔

2.3.2 مختلف سطحوں پر تدریسیات

بہت سی اقدار براہِ راست اس طریقے میں ظاہر ہوتی ہیں جس کے ذریعے اسکولوں میں تدریسی عمل انجام دیا جاتا ہے۔ کلاس روم کی سرگرمیوں اور تقریبات میں طلبا کی شرکت اور ان کی تعلیمی ترقی کو بنیادی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔ تمام طلبا کو سرگرمیوں میں حصہ لینے کے مساوی مواقع ملنے چاہئیں، نہ کہ چند منتخب طلبا ہر سرگرمی میں حصہ لیتے رہیں۔

کلاس روم کے عمل کو فعال آموزش کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے، جس میں بات چیت اور باہمی احترام پر مبنی تعلقات کی تعمیر پر زور دیا جائے۔ طلبا انفرادی طور پر، جوڑی میں، یا گروپ کی صورت میں کام کر سکتے ہیں۔ انھیں یہ سیکھنے کی ترغیب دی جانی چاہیے کہ وہ سنیں، سمجھیں، اپنی سوچ کا تجزیہ کریں، اور دوسروں کے تجربات کو ہمدردی اور تنقیدی نظر کے ساتھ دیکھیں۔ اساتذہ بھی گروپ کا ایک رکن بن کر گفتگو میں شریک ہو سکتے ہیں، مختلف نقطہ نظر کی تفہیم کو آسان بنا سکتے ہیں، اور طلبا کو مختلف کردار اپنانے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔

طلبا کو مناسب کام کے اصول اور ذمہ داریوں کو اپنانے کی ترغیب دینی چاہیے۔ انھیں یہ سکھایا جائے کہ وہ اپنے کام کی جگہ اور سامان کو استعمال سے پہلے اور بعد میں ترتیب سے رکھیں، محنت اور لگن کے ساتھ کام مکمل کریں، استاد کی غیر موجودگی میں بھی اپنی سرگرمیوں پر توجہ مرکوز رکھیں، شکوک و شبہات کا ازالہ کریں، مسائل حل کریں اور دوسروں کو بھی اپنی ضروریات کے مطابق خاموشی سے کام کرنے کے لیے جگہ فراہم کریں۔

اساتذہ کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ طلبا خود کو اتنا محفوظ محسوس کریں کہ وہ بے جھجک اپنی بات کہہ سکیں، غلطیاں، تجربات کر سکیں اور آزادی کے ساتھ اپنی آرا کا اظہار کر سکیں، بغیر اس خوف کے کہ ان پر رائے زنی کی جائے گی یا ان کا مذاق اڑایا جائے گا یا ڈانٹا یا سزا دی جائے گی۔ طلبا کی ذاتی معلومات (ان کے پس منظر اور حالات سے متعلق) کی رازداری کا خیال رکھا جانا چاہیے۔ غنڈہ گردی، ہراسانی، دھمکی یا توہین آمیز و تضحیک آمیز زبان کا استعمال نرمی لیکن استقامت سے روکا جانا چاہیے۔

a. **اساسی تعلیمی سطح پر**، اقدار اور رجحانات سے متعلق سیکھنے کی توقعات کو تدریسی عمل کا لازمی جزو بنایا جاتا ہے۔ یہ توقعات نصاب کے انتخاب، تدریسی طریقوں اور تشخیصی طریقہ کار میں شامل کی جاتی ہیں۔ کچھ استعداد ایسی ہوتی ہیں جو اقدار کی عکاسی کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، 'دوسروں کی مدد اور ان کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ کرنا، بشمول جانوروں اور پودوں کے، جب انھیں ضرورت ہو' ایک ایسی استعداد ہے جو رحم دلی (ہم دردی) کی قدر کو ظاہر کرتی ہے۔ چوں کہ اس سطح کے بچے ذہنی و جذباتی طور پر مخصوص نشوونما کے دور سے گزر رہے ہوتے ہیں، اس لیے یہ بات اچھی طرح سمجھی جاتی ہے کہ وہ ان اقدار اور ان کے عملی مظاہر کو بہترین انداز میں تب سیکھتے ہیں جب انھیں تدریسی و تعلیمی عمل کا ایک لازمی حصہ بنایا جائے۔

b. **فنون کی تعلیم** تمام تعلیمی سطحوں پر فنون کی تعلیم کا محور سوچنے، تخلیق کرنے اور ستائش کرنے پر مرکوز ہوتا ہے۔ طلبا اپنے علاقے کے فنکاروں کے ساتھ ساتھ بھارت کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے فنکاروں کے کام سے روشناس ہوتے ہیں۔ فن کی روایات، منفرد انداز اور تخلیقات کا علم اور ان کی قدر کرنا، طلبا کو مختلف ثقافتوں میں فکر اور اظہار کی خوبصورتی اور تنوع کو سراہنے میں مدد دیتا ہے۔ اس طرح، وہ اس حقیقت کو جان پاتے ہیں کہ مختلف زاویۂ نظر اور تشریحات ایک ہی جماعت میں موجود ہو سکتی ہیں، اور اگر ایسا ہے تو یہی اصول سماج پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

فن تخلیق کرنے کا عمل، اقدار کے فروغ میں مددگار ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، کٹھ پتلی (String Puppets) بنانے اور ان کے ذریعے کہانیاں پیش کرنے کے عمل میں مشق اور محنت درکار ہوتی ہے، جو کہ ایک خوشگوار تجربہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے جیسے طلبا مختلف فنون اور

تکنیکوں میں مہارت حاصل کرتے ہیں، وہ محنت، لگن اور صبر کی اہمیت کو سمجھنے لگتے ہیں، اور انھیں اس بات کا شعور ہوتا ہے کہ اعلیٰ معیار کے فن پارے تخلیق کرنے میں وقت اور مسلسل مشق درکار ہوتی ہے۔

ایسے تجربات طلبا میں ہر قسم کے پیشوں کی تعلیم اور محنت کش افراد کے لیے عزت و احترام کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ آزادی اور خود مختاری کی حقیقی قدر تب محسوس ہوتی ہے جب طلبا اپنے فن پاروں کے ذریعے آزادانہ طور پر تخلیق اور اظہار کر سکتے ہیں۔ ایک ایسا طالب علم جو جھجک، اسٹیج کا خوف، یا جسمانی بے اطمینانی کا شکار ہو، وہ رقص اور حرکات کے ذریعے اپنی کیفیت اور آزمائش بیان کر سکتا ہے۔ یہ تمام طریقہ کار طلبا کے درمیان بہتر تفہیم کو فروغ دیتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ وہ تمام افراد کی صلاحیتوں اور پس منظر سے قطع نظر، ان کے لیے یکساں احترام کا جذبہ رکھیں۔ اس طرح کے تدریسی طریقے تمام طلبا کو سیکھنے کے عمل میں مساوی شراکت دار بننے کا احساس دلاتے ہیں۔

c. **سائنس کی تعلیم** طلبا کو حقیقی دنیا میں اپنے مشاہدات اور تجربات کو دریافت کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ طلبا میں سائنسی اقدار کی پہچان اور استحسان کی صلاحیت ہونی چاہیے مثلاً تخلیقی صلاحیت، معروضیت، تعقل پسند فکر، استقامت، تعاون، اور تشکیک کو براہِ راست عملی سرگرمیوں کے ذریعے سمجھنا اور اپنانا۔ سائنسی قوانین اور نظریات کی ترقی کے تناظر میں مطالعہ، اور چند مشہور سائنس دانوں کی زندگی اور کام کا تفصیلی جائزہ، طلبا کو سائنسی افکار کے ارتقا کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ طلبا اس بات پر غور کریں گے کہ کس طرح وقت کے ساتھ ساتھ نئے شواہد کی روشنی میں سائنسی خیالات تبدیل ہوتے رہے ہیں۔ اس سے انھیں سائنس کی ارتقاپذیر (Tentative) فطرت اور سائنسی علم کی ترقی میں تجرباتی مشاہدے (Empiricism) کی اہمیت کا ادراک ہوگا۔

طلبا کو سائنس کو ایک کلی (Holistic) نقطۂ نظر سے سمجھنے کی ترغیب دی جانی چاہیے، جہاں وہ سائنس کو نہ صرف حقیقی دنیا بلکہ دیگر درسیاتی میدانوں سے مربوط سمجھ سکیں۔ انھیں یہ بھی سیکھنا چاہیے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی میں کس قدر بہتری پیدا کی ہے، لیکن ساتھ ہی، اس بات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ جب سائنس اور ٹیکنالوجی کے استعمال میں مناسب اخلاقی اقدار کو مدِنظر نہیں رکھا جاتا، تو اس کے کیا ممکنہ نقصانات ہو سکتے ہیں۔ ان تمام پہلوؤں پر طلبا میں مباحثہ ہونا چاہیے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا استعمال اخلاقی حدود سے آگے نہ بڑھ جائے۔

d. **بین المضامینی تعلیمی** شعبے طلبا میں ماحول کے تئیں حساسیت و نگہداشت اور اخلاقی و اصولی فکر پیدا کرنے پر زور دیتے ہیں۔ طلبا کو اپنی سماجی اور قدرتی دنیا کا مشاہدہ، تحسین، اور اس کے لیے حساسیت پیدا کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔

وہ یہ سمجھیں گے کہ انسانی معاشرے اور فطرت کے درمیان توازن اور ہم آہنگی برقرار رکھنا ضروری ہے۔ اس کے نتیجے میں، ان میں نہ صرف اپنی ذات بلکہ دوسرے انسانوں، پودوں، پرندوں، جانوروں، اور مجموعی قدرتی ماحول کے لیے دیکھ بھال اور ذمہ داری کا احساس پیدا ہوگا۔

طلبا میں اخلاقی و اصولی تفکر اور ایک ذمہ دار شہری کے طور پر مباحث اور کام کرنے کی فعال شرکت کی صلاحیت بھی پروان چڑھائی جائے گی۔ وہ مختلف مسائل اور واقعات کا متعدد زاویوں سے تجزیہ کرنے، ان میں موجود اخلاقی و اصولی سوالات اور پیچیدگیاں شناخت کرنے، اور انسانی و آئینی اقدار کی خلاف ورزی کے لیے (جیسا کہ نئی تعلیمی پالیسی 2020 میں درج ہیں) جانچنے کی صلاحیت حاصل کرنے کے قابل ہوں گے۔ طلبا کو نہ صرف اپنے موقف کے حق میں کھڑے رہنے، شواہد اور منطقی دلائل فراہم کرنے کی تربیت دی جائے گی، بلکہ وہ

نئے شواہد اور اضافی معلومات کی روشنی میں اپنے نظریات پر دوبارہ غور کرنے اور اپنی رائے کو جمہوری انداز میں پیش کرنے کے بھی قابل ہوں گے۔

e. **جسمانی تعلیم اور بہبود مختلف سطحوں پر طلبا کو جسمانی سرگرمی**، صفائی و حفظان صحت، متوازن غذا، اور غذائیت کی اہمیت کا شعور فراہم کرے گی تا کہ وہ ایک صحت مند زندگی گزار سکیں۔ اس کے علاوہ یہ طلبا میں شمولیت، باہمی تعاون، ذمہ دارانہ رویہ، فوری فیصلہ سازی، تمام کھلاڑیوں (بشمول مدمقابل) کے لیے احترام، اور کھیل کے اصولوں کی پاسداری کے جذبات کو پروان چڑھائے گا۔ طلبا کو فتح و شکست، دونوں کو خندہ پیشانی سے قبول کرنے کے ساتھ ساتھ عزم، استقامت، اور محنت کے ذریعے بہترین کارکردگی حاصل کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔

کھیل نہ صرف انفرادی اور اجتماعی رویے پر غور کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں بلکہ ایسے اوصاف بھی پیدا کرتے ہیں جو ٹیم ورک کے لیے ضروری ہیں، جیسے صبر کی تعلیم، جذبات پر قابو، مشکل حالات سے نمٹنے کی صلاحیت، اور دوسروں کی کامیابیوں کا جشن منانے کا جذبہ۔ مزید برآں، طلبا کو یہ سکھایا جائے گا کہ وہ کسی کھیل میں ترمیم کر کے ایسے نئے کھیل تیار کریں جو مختلف ضروریات اور قابلیت والے افراد کو بھی شامل کر سکیں، تا کہ کھیل سب کے لیے یکساں طور پر قابلِ رسائی اور مؤثر بن سکے۔

f. **تمام تعلیمی سطحوں پر ریاضی کی تعلیم** طلبا میں منطقی سوچ اور استدلال کی صلاحیت کو مضبوط، درست ترین، معروضی، اور عقلی انداز میں پروان چڑھائے گی۔ جب طلبا پیچیدہ مسائل حل کرنے، مختلف خاکے اور تعلقات دریافت کرنے، اصولوں اور نظریات کی وضاحت اور ان کے ثبوت اخذ کرنے میں حصہ لیں گے، تو وہ باہمی تعاون، تخلیقی صلاحیت، اور مستقل مزاجی کی اہمیت کو سمجھیں گے۔ وہ واضح اور درست انداز میں اپنے خیالات کی ترسیل کی اہمیت سیکھیں گے۔

g. **تمام تعلیمی سطحوں پر زبان کی تعلیم** طلبا میں جمہوری اور علمی اقدار کے ساتھ ساتھ ثقافت اور معاشرتی تنوع کے احترام (یعنی 'ثقافتی خواندگی') کو فروغ دے گی۔ ایک سے زیادہ زبانیں سیکھنے سے طلبا کی سوچ کے دائرے وسیع ہوں گے، جبکہ کسی دوسری بھارتی زبان سیکھنے سے وہ ملک کے ساتھ گہرا تعلق، فخر، اور وابستگی محسوس کریں گے۔ طلبا کو آزادانہ سوچنے، کتابوں میں دلچسپی لینے، اور مطالعے کے ذریعے دنیا کو سمجھنے کی ترغیب دی جائے گی۔ کم عمر طلبا میں علم کے حصول کی پیاس کا رویہ پروان چڑھایا جائے گا تا کہ وہ کتابوں کے ذریعے نئے نظریات اور معلومات حاصل کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ، وہ اپنے خیالات کو مؤثر انداز میں ظاہر کرنے، آزادانہ تجزیہ کرنے، سوچ کو منظم کرنے اور تخلیقی اظہار کی مہارت بھی سیکھیں گے۔ زبان کی تعلیم کے ذریعے، طلبا میں مؤثر ابلاغ کی مہارتیں نکھریں گی اور انھیں معاشرتی اور جمہوری زندگی میں بامعنی اور مؤثر شمولیت کی قدر سکھائی جائے گی۔ مزید برآں، وہ پڑھنے اور لکھنے سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت کو فروغ دیں گے اور ایک سے زائد زبانوں میں ادب کے مختلف آلات اور شکلیں اور تخلیقی اظہار کے ذرائع کو دریافت کریں گے، جس سے دیگر ثقافتوں اور نقطہ نظر کا احترام پیدا ہوگا۔

طلبا مختلف اصناف میں جمالیات کی تحسین، استدلال اور مکالمے کے فروغ کے لیے زبان کا استعمال اور ملک بھر کے خیالات کو اپنانے، احترام کرنے اور انھیں تسلیم کرنے کے لیے مختلف علاقائی زبانوں کی تحسین سیکھیں گے۔

h. **تمام تعلیمی سطحوں پر سماجی علوم کی تعلیم** تحقیقی و علمی اقدار کو فروغ دینے پر مرکوز ہوگی، تا کہ طلبا واقعات کا سائنسی تجزیہ کرنے اور انسانی زندگی اور معاشرے کے مختلف پہلوؤں سے متعلق ذرائع کی تشریح میں مہارت حاصل کر سکیں۔ دنیا بھر میں تسلیم شدہ تحقیقی و سائنسی طریقے، جیسے شواہد پر مبنی، تجرباتی (Empirical)، اور قابلِ تصدیق (Verifiable) طریقے، سماجی، تاریخی، اور سیاسی واقعات کے تجزیے میں مدد دیتے ہیں اور اس علمی اقدار کو پروان چڑھاتے ہیں۔

ہندوستانیت کی قدر و منزلت کو فروغ دینا بھی ایک اہم نصابی ہدف ہے، جس میں ہندوستان کے شاندار ماضی، ثقافتی تنوع، ورثے، روایات، ادب، فن، فلسفہ، اور طب شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، ہندوستانی برصغیر کے جغرافیائی تنوع سے آگاہی بھی ضروری ہے۔ اسی طرح، سماجی اور سیاسی اداروں کے نظام اور ان کے اثرات اور عدم مساوات، امتیازی سلوک کی مختلف شکلوں کو جاننے سے انصاف، غیر جانبداری، اور شمولیت جیسے سماجی و جمہوری اقدار کی تعلیم دینا بھی اس مضمون کا ایک لازمی جزو ہے۔

طلبا کو ہندوستانی آئین کی تشکیل کے عمل، جدید ہندوستانی ریاست کے ظہور، اور ان عوامل کی جمہوری اقدار، ثقافت، اور حیاتیاتی تنوع کے فروغ میں اہمیت سے روشناس کرایا جائے گا۔ اسی طرح، معاشی نظام اور اس کی تیز رفتار ترقی کی بنیادی ساخت کو سمجھنا نصاب کا ایک لازمی پہلو ہوگا، جو جدید ہندوستان کی قدر کو اجاگر کرنے اور ملک کی مسلسل ترقی کی خواہش اور برابر آگے بڑھتے رہنے کے رویے پروان چڑھے گا۔

i. تمام تعلیمی سطحوں پر فنی و پیشہ ورانہ تعلیم (Vocational Education) طلبا کو محنت (*Shrama*) یا جسمانی مشقت کی قدر و منزلت سکھاتی ہے، اور یہ احساس اجاگر کرتی ہے کہ ہر فرد اور اس کی صلاحیتیں، چاہے وہ کسی بھی پس منظر سے تعلق رکھتا ہو، قابلِ احترام ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ تعلیم ماحول کے احترام کو بھی فروغ دیتی ہے۔ فنی و پیشہ ورانہ تعلیم طلبا کو عملی مہارتوں اور دستی ہنر کے ذریعے ذہن، ہاتھ، اور دل کے یکساں احترام کے شعور کے ساتھ بامقصد اور مؤثر شرکت کے لیے تیار کرتی ہے۔ طلبا کو مستقبل کے لیے مختلف پیشہ ورانہ مواقع کو سمجھنے میں مدد فراہم کی جاتی ہے۔ اس تعلیم کے ذریعے طلبا مختلف اقسام کے کاموں کی وسیع تر تفہیم حاصل کریں گے اور مزدوروں کے کام اور کام کے مقام کی عزت و تکریم کا شعور حاصل کریں گے۔ طلبا استقامت، یکسوئی، تجسس، تخلیقی صلاحیت، ہمدردی، حساسیت، تعاون، اور اجتماعی کام جیسے اوصاف اخذ کریں گے۔ مستقل مزاجی، توجہ، باریکیوں پر دھیان دینا، اور محنتی رویہ، کام کے اخلاقیات کے اہم عناصر پروان چڑھیں گے۔

اسکولوں کو چاہیے کہ وہ ایسی ثقافت اور تعلیمی طریقے متعارف کرائیں جو طلبا میں وہ اقدار اور رجحانات پیدا کریں جو انھیں تعلیم کے بنیادی مقاصد حاصل کرنے میں مدد دے سکیں۔

2.3.3 اقدار کا جائزہ

اقدار کا جائزہ لازمی طور پر ایک نازک عمل ہے، مثلاً معروضی سوالات (MCQs) کے ذریعے اقدار کا جانچنا بے سود عمل ہے۔ اقدار کو محض خشک معلومات کے طور پر نہیں بلکہ عملی رویے کے ذریعے پرکھنا چاہیے۔ اس حوالے سے یہ سیکشن پہلے ذکر کردہ سیکشن 2.2(i) کے ساتھ ملا کر پڑھا جانا چاہیے۔

اقدار کا جائزہ لینے کا مقصد طلبا کے بارے میں فیصلہ کرنا نہیں بلکہ یہ ایک ترقیاتی مشق ہے۔ ایسا جائزہ اگر بچوں کے بارے میں کسی طرح کے تعصب کو قائم کرنے کی غرض سے کیا جائے تو یہ نہایت مضر عمل ہوگا۔

ابتدائی اور مڈل سطح میں اقدار کا جائزہ لینا سب سے موثر طریقہ سے اسکول کے اندرونی سطح پر انجام دیا جاتا ہے، جہاں ہر طالب علم کے گروہی مباحث اور سرگرمیوں میں شرکت اور رویہ کا محتاط اور غیر جانبدار مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ ثانوی سطح میں اس جائزے میں مزید اضافہ کیا جاسکتا ہے، جیسے مختصر تخلیقی مضامین (مثلاً کسی تحریر پر تبصرہ) یا پروجیکٹس کے ذریعے۔

اس ضمن میں ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ طلبا کو ایک دوسرے کے پیش کردہ منصوبے یا اظہارِ خیال کا غیر جانبدارانہ اور منصفانہ جائزہ لینے کا موقع دیا جائے۔ جو انھیں معروضیت اور غیر جانبداری کی تربیت فراہم کرے گا۔ جہاں ممکن ہو، وہاں ذاتی تشخیص کے طریقے بھی اپنائے جاسکتے ہیں، جس میں رازداری کی مکمل ضمانت دی جائے۔

بورڈ امتحانات کی سطح پر، اس امر پر مناسب غور و فکر اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کا ذکر حصہ A، باب 3 میں کیا گیا ہے۔

طلبا اقدار اور رجحانات کو اس وقت تک نہیں اپنا سکتے جب تک کہ وہ اپنے اساتذہ اور اسکول کے ماحول کو ان اقدار کا مجسم نمونہ نہ پائیں، لہٰذا ایک مؤثر طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ اساتذہ اور اسکول انتظامیہ کا جائزہ لینے کے لیے طلبا سے رائے لی جائے، جیسے کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں اساتذہ اور کورسز پر طلبا سے فیڈ بیک لیا جاتا ہے۔ یہ عمل گمنام سوالناموں کے ذریعے کیا جاسکتا ہے، جن میں واضح سوالات کے ساتھ ساتھ تعمیری تجاویز بھی حاصل کی جائیں۔

باب3

ماحول کا مطالعہ اور اس کی نگہداشت

ماحولیاتی تعلیم ایک ایسا متوازن عمل ہے جس کے ذریعے افراد میں ادراکی تفہیم، جذباتی وابستگی اور ماحولیاتی مسائل سے متعلق رویے میں مثبت تبدیلی پیدا کی جاتی ہے جو انسانوں اور قدرتی نظام دونوں کے لیے اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ افراد درست، مساوی اور پائیدار حل تلاش کر سکیں جو انسانی اور ماحولیاتی فلاح و بہبود کے درمیان ایک نفیس توازن (Delicate Equilibrium) برقرار رکھ سکے۔

ماحولیاتی تعلیم فطری طور پر ایک بین المضامین درسیاتی شعبہ (Cross-Disciplinary Curricular Area) ہے، کیونکہ یہ ان مختلف قدرتی اور سماجی عوامل کو سمجھنے سے متعلق ہے، جو انسان اور فطرت کے درمیان نفیس توازن کو متاثر کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ماحولیاتی تعلیم کے لیے ضروری ہے کہ اس میں سائنس اور سماجی علوم دونوں کا ایک مربوط امتزاج موجود ہو۔ اس میں حیاتیات، کیمیا، طبیعیات، ریاضی، ارضیات، ماحولیاتی علوم، تاریخ، معاشیات، نفسیات، عمرانیات، اور بشریات بھی شامل ہوں۔ مزید برآں، ماحولیات کے تعلق سے ہمارے تصور اور فطرت سے لگاؤ کے بارے میں ہمارا مضبوط ثقافتی ورثہ اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے استعمال کیے جانے والے طریقوں کی بیش بہا دولت جو اس تصور کے ذریعے حاصل ہوتی ہے، ایسے بھی لازمی طور پر ماحولیاتی تعلیم میں جگہ ملنی چاہیے۔

قومی تعلیمی پالیسی 2020 اس امر پر توجہ مرکوز کرتی ہے کہ طلبا بھارتی شناخت پر دل کی گہرائیوں سے فخر محسوس کریں اور ایسے میلان کو فروغ دیا جائے جو انسانی حقوق، پائیدار ترقی اور زندگی نیز عالمی فلاح و بہبود کے جذبے سے سرشار حقیقی معنوں میں عالمی شہری کے جذبے کا عکاس ہو۔ یہ پالیسی خاص طور سے موجود ماحولیاتی بحران کے پیش نظر ماحولیاتی تعلیم کو ایک کلیدی مضمون کے طور پر شامل کرنے کی سفارش کرتی ہے جو ماحولیاتی بحران نہ صرف بھارت بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔ پالیسی مزید وضاحت کرتی ہے کہ:

> مخصوص مضامین، مہارتیں، اور صلاحیتیں تمام طلبا کے لیے سیکھنا ضروری ہیں تاکہ وہ آج کی تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں اچھے، کامیاب، تخلیقی، حالات کے مطابق ڈھلنے والے، اور نتیجہ خیز انسان بن سکیں۔ ان مہارتوں میں ماحولیاتی آگاہی بشمول پانی اور وسائل کے تحفظ، صفائی ستھرائی اور حفظانِ صحت شامل ہیں۔
>
> [قومی تعلیمی پالیسی 2020، 4.23]

قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے اس ہدف کو مدنظر رکھتے ہوئے، ماحولیاتی تعلیم کے لیے نصابی خاکہ تحقیقی بنیادوں پر اُستوار رہنما اصولوں کا مجموعہ فراہم کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جو نہ صرف نصاب کی بہتری کے لیے ایک حکمتِ عملی متعین کرے گا بلکہ ان اصولوں کے عملی نفاذ کے لیے ٹھوس طریقے بھی پیش کرے گا۔

سیکشن 3.1
ہندوستان میں ماحولیاتی تعلیم کی تاریخ اور اس کا جواز

فطرت ہندوستانی زندگی اور روایات کا ایک بنیادی حصہ ہے۔ یہاں کی برادریوں کی زندگی اور ماحول آپس میں گہرے طور پر جُڑے ہوئے ہیں۔ قدرت اور معاشرے کے اس پیچیدہ تعلق کی بنا پر ہم پر اخلاقی اور وجودی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اسے سمجھیں، اس کے حق میں اُٹھ کھڑے ہوں، اور اس کی بقا کو یقینی بنانے کے لیے اسے محفوظ رکھیں کیونکہ اس کی بقا در حقیقت ہماری اپنی بقا ہے۔

ماحولیاتی تحفظ کے لیے ہر سطح پر مداخلت کی ضرورت ہے، لیکن شاید سب سے بنیادی اور دیرپا طریقہ تعلیم کے ذریعے آگاہی پیدا کرنا اور فطرت کے لیے ہمدردانہ رویہ فروغ دینا ہے۔ درحقیقت، اقوامِ متحدہ کے پائیدار ترقیاتی اہداف (Sustainable Development Goals - SDGs) میں پائیدار ترقی کے لیے تعلیم (Education for Sustainable Development - ESD) کو ایک کلیدی ذریعہ قرار دیا گیا ہے تاکہ ایک ایسا پائیدار معاشرہ تشکیل دیا جاسکے جو نہ صرف موجودہ بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی زندگی کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ ہندوستانی تناظر میں فطرت اور ماحول کے احترام اور تحفظ سے متعلق مقامی اور روایتی طریقوں کی آگاہی اور حساسیت کو فروغ دینا ضروری ہے۔ مزید برآں، ان روایتی نظریات کے تحت وجود میں آنے والے بڑے ماحولیاتی تحفظ کے عملی اقدامات کو بھی تسلیم کرتے ہوئے انھیں پائیدار ترقی کے لیے تعلیم (ESD) میں شامل کیا جانا چاہیے تاکہ اس کی ہمہ جہت ترقی ممکن ہو سکے۔

3.1.1 بھارت اور فطرت: تصورات اور عملی طریقے

قدیم زمانے سے ہی بھارت کے وسیع و عریض ادبی ذخیرے میں فطرت اور انسانیت کے گہرے تعلق اور تمام مخلوقات کے باہمی ربط پر زور دیا گیا ہے۔ رِگ وید، جو بھارت کا سب سے قدیم متن ہے، وہ زمین اور آسمان کو 'جڑواں' یا ایک واحد ہستی (دیَوپرتھوی) کے طور پر بیان کرتا ہے اور کائنات کو ایک ہزار شاخوں والے درخت سے تشبیہ دیتا ہے جو بے انتہا تنوع کے باوجود ایک ہی تنے سے جُڑا ہوتا ہے۔ اسی طرح، یجُر وید، جو چار قدیم ترین بھارتی متون میں شامل ہے، اس کی حمد فطرت کے تمام اجزا کے ساتھ پرامن بقائے باہم کی تلقین کرتے ہیں اور لوگوں کو ایک دوسرے اور قدرتی نظام کے تمام عناصر کو دوستی کی نظر سے دیکھنے کی ہدایت دیتے ہیں۔ ان حمدوں میں کسی بھی جاندار رشتہ دار کو نقصان نہ پہنچانے اور سب کی بھلائی کی دعا کی گئی ہے، کیونکہ ان کی بھلائی ہی انسانوں کی بھلائی ہے۔ بھارت میں پہاڑوں، دریاؤں، جنگلات، درختوں، جانوروں اور نباتات کو مقدس تصور کیا جاتا ہے اور یہ کائناتی علامتوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا اشوتھ (پیپل) کا درخت، وہی درخت جس کے نیچے بدھ پر معرفت الٰہی کا الہام ہوا، کو پوری کائنات کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ دریاؤں کو 'ماں' اور اکثر 'دیوی' کا درجہ حاصل ہے، کیونکہ وہ انسانوں کو اناج اُگانے میں مدد دیتی ہیں۔ تِرُوکُرل میں کہا گیا ہے: 'چمکتا پانی، کھلی جگہ، پہاڑ اور جنگل ایک قلعہ ہیں یعنی یہ ہمارے تحفظ اور بقا کے ضامن ہیں'۔ سُبھاشِت (دانشورانہ اقوال) ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ: 'درخت اچھے انسانوں کی مانند ہوتے ہیں۔ وہ خود تیز دھوپ میں کھڑے رہتے ہیں لیکن دوسروں کو سایہ اور پھل فراہم کرتے ہیں۔' بے شمار متون فطرت کی خوبصورتی اور فیاضی کا نقشہ کھینچتے ہیں جو ہماری ماں کی طرح ہمیں پالتی اور پرورش کرتی ہے۔

یہ عظیم تصورات وسیع پیمانے پر عملی روایات کو جنم دینے کا ذریعہ بنے۔ آیوروید کی ایک مکمل شاخ وِرکش آیورویدد رختوں اور دیگر نباتات کے علاج و نگہداشت کے لیے وقف تھی جس میں بیج بونے سے پہلے اور بعد میں فصلوں کی دیکھ بھال کے طریقے شامل تھے۔ کچھ جنگلات کو زراعت کے لیے صاف کیا گیا جبکہ دیگر جنگلات کو محفوظ رکھا گیا، بالکل ویسے ہی جیسے آج کے جنگلی حیات (Wild Life) کے تحفظ کے علاقے ہیں (جیسے

کہ ارتھ شاستر میں بیان کیا گیا ہے)۔ اہنسا (عدم تشدد) کے فلسفے کے فروغ کے نتیجے میں سبزی خوری (Vagetarianism) وسیع پیمانے پر رائج ہوئی۔ افرادی ضرورت کے مطابق آبی وسائل کے نظم ونسق کے لیے مختلف خطوں کے متنوع موسموں کے مطابق سادہ سے لے کر انتہائی پیچیدہ نظام قائم کیے گئے۔ قدیم تحریروں اور کتبوں میں ان لوگوں کے لیے "پُنیہ" (مذہبی/دینی ثواب) کی بشارت دی گئی جو کنویں کھود کر زیرِ زمین پانی کے ذخائر کو دوبارہ بھرتے۔ شہری منصوبہ بندی میں پارکوں اور آبی ذخائر کو مندروں اور تاریخی عمارتوں کے ساتھ شامل کرنے کا خاص خیال رکھا جاتا تھا جو ثقافتی اور ماحولیاتی ضروریات دونوں کو پورا کرتے۔ گاؤں میں مقدس باغات (Sacred Groves) کا قیام کیا گیا جہاں شکار اور لکڑی جمع کرنے پر پابندی تھی۔ بھارت کے کئی دیہی علاقوں میں یہ روایت آج بھی کسی نہ کسی شکل میں قائم ہے اگرچہ کمزور اور معدوم ہونے کے خطرے سے دوچار ہے۔

چونکہ دیہی اور قبائلی برادریاں قدرتی ماحول کے قریب رہتی تھیں، اس لیے انھوں نے نباتاتی طب، زراعت، آبی وسائل کے تحفظ، قلزکاری (Metallurgy)، حیوانیات، قدرتی آفات کے مقابلے میں بقا اور مزاحمت جیسے علوم پر مشتمل وسیع روایتی علم کا خزانہ تشکیل دیا۔ بھارتی طبی، زرعی، قلزکاری، اور آبی وسائل کے نظام نے اس روایتی علم سے خوب استفادہ کیا۔ اس کے اصول وضع کیے اور اس کی درجہ بندی کی۔

باکس 3.1

بشنوئی قبیلے کی قربانی

1730ء میں، راجستھان کے علاقے "کھیجرلی" میں 363 خواتین، بچوں اور مردوں نے کھیجرلی درختوں کی کٹائی کے خلاف اپنی جانیں قربان کر دیں۔ اس تحریک کی قیادت امرتا دیوی اور ان کی تین کم عمر بیٹیوں نے کی، جو اپنے گرو کی تعلیمات کا ورد کرتے ہوئے شہید ہوئیں: "سر سنتے رو کھ رہے تو بھی سستو جان" (اگر درخت کو بچانے کے لیے اپنا سر بھی دینا پڑے، تو یہ سودا سستا ہے۔) اس قربانی کے بعد، جودھ پور کے مہاراجہ نے اس ظلم پر معافی مانگی اور بشنوئی گاؤں میں درختوں کی کٹائی اور جانوروں کے شکار پر پابندی لگادی۔

آج، "کھیجرلی قتلِ عام کی یادگار" بشنوئیوں کی اس عظیم قربانی کی یاد دلاتی ہے۔

یہ قدیم، قبائلی اور دیگر مقامی روایات، جو ہمارے ماحول کے تحفظ اور اس کے ساتھ ہم آہنگی میں جینے کی مشق کرتی ہیں اور جینے کی تعلیم دیتی ہیں، صدیوں سے پورے بھارت میں رائج اور فروغ دی جاتی رہی ہیں۔ حالیہ دور میں بھی کئی شاعروں، ناول نگاروں، ماحولیاتی مفکرین اور سماجی کارکنوں نے فطرت اور انسانی معاشرے کے گہرے تعلق پر زور دیا ہے۔ ان میں مہاتما گاندھی، رابندر ناتھ ٹیگور، پریم چند، گھنشیام رتوری اور آر کے نارائن جیسے نام شامل ہیں، جنھوں نے اپنی تحریروں اور خیالات کے ذریعے اس ناقابلِ تسخیر تعلق کو اجاگر کیا۔

بھارت کا آئین بھی اس تعلق کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ اس کے بنیادی فرائض میں سے ایک یہ ہے کہ 'شہری جنگلات، جھیلوں، دریاؤں، جنگلی حیات سمیت قدرتی ماحول کے تحفظ اور بہتری کے لیے کام کریں اور جانداروں کے ساتھ ہمدردی کا برتاؤ کریں۔'

3.1.2 آج کے تناظر میں

حالیہ دور میں جدید زندگی کے دباؤ نے قدرتی ماحول اور انسانوں کے درمیان رشتے کو کمزور کر دیا ہے۔ جو تعلق کبھی باہمی بقا اور توازن کا ذریعہ تھا، وہ اب آہستہ آہستہ دو متصادم فریقوں کے درمیان ایک شدید مقابلے میں تبدیل ہو رہا ہے۔ چونکہ بھارت کی آئندہ نسلیں جدید دور کی پیچیدگیوں

اور چیلنجز کا سامنا کریں گی، اس لیے قدیم علم اور قدرت کے احترام، آئینی ذمہ داریوں، اور سب سے بڑھ کر سائنسی اور سماجی علوم سے حاصل شدہ جدید علم و آلہ کار کو ان تک پہنچانا نہایت ضروری ہے۔ مثال کے طور پر قدیم اور جدید علوم کو یکجا کر کے ماحولیاتی بحرانوں کا پائیدار حل تلاش کیا جانا چاہیے تا کہ بڑھتے ہوئے ماحولیاتی مسائل سے مؤثر طریقے سے نمٹا جا سکے۔

ماحولیاتی تعلیم اس سمت میں ایک اہم قدم ہے مختلف موضوعات کو نصاب میں شامل کر کے، طلبا انسانی اور قدرتی ماحول کے توازن کی باریکیوں اور پیچیدگیوں کو سمجھ سکیں گے اور یہ بھی جان سکیں گے کہ سماجی یا انفرادی سطح پر کیے گئے فیصلوں کے کیا اثرات اور مضمرات ہوتے ہیں۔ اس عمل کے دوران طلبا میں باریک بینی سے مشاہدہ کرنے، تنقیدی سوچ، خاکوں کو پہچاننے، منطقی استدلال اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتیں پیدا ہوں گی۔ یہ تمام صلاحیتیں آج کے ماحولیاتی مسائل کے حل تلاش کرنے کے لیے نہایت ضروری ہیں تا کہ مستقبل میں مزید سنگین مسائل سے بچا جا سکے۔ اسی کے ساتھ، یہ بین الموضوعاتی (Cross-Disciplinary) طریقۂ کار طلبا کی بصیرت کو وسعت دے گا، انھیں مختلف حقائق اور نقطہ ہائے نظر سے روشناس کرائے گا اور ان کے رویے میں سخت گیری کے بجائے لچک اور ہمدردی کو فروغ دے گا۔

اس وقت دنیا بلاشبہ ماحولیاتی بحران کے نازک موڑ پر کھڑی ہے۔ اس بحران میں لامحدود مسائل میں سے کچھ پانی کی قلت، زمین، ہوا اور پانی کی آلودگی، کچرے کی زیادتی، جنگلات کی کٹائی کے باعث قدرتی مساکن کا خاتمہ، جاندار انواع میں تیز رفتار کمی، سمندری سطح میں اضافہ اور موسمیاتی تبدیلی کے سبب شدید موسم کی شدت شامل ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ طلبا میں ماحول کے لیے حساسیت پیدا کرنا، ماحول کی سمجھ بوجھ کو فروغ دینا اور عملی اقدامات کے ذریعے ماحول کی دیکھ بھال کے طریقے سکھانا اسکولی تعلیم کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔

نئی قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مطابق کیے گئے عہد کے تحت ماحول کے لیے حساسیت اور اس کی حفاظت کا جذبہ، پورے تعلیمی نصاب کا ایک مرکزی موضوع ہونا چاہیے۔

سیکشن 3.2

ماحولیاتی تعلیم کے اغراض

اسکولی نصاب میں ماحولیاتی تعلیم کے درج ذیل مقاصد بیان کیے گئے ہیں:

a. ماحولیاتی خواندگی کی مضبوط بنیاد قائم کرنا جو ماحولیاتی، سماجی، اقتصادی اور سیاسی عوامل کے باہمی ربط کو سمجھنے میں مدد دے۔

b. قدرتی ماحول کے لیے زیادہ ہمدردانہ رویہ پیدا کرنا، جو کہ قدیم بھارتی روایات اور عملی طریقوں، بھارتی آئین کی تعلیمات اور جدید سائنسی تحقیق جو جدید انسانی سرگرمیوں سے ماحول پر ہونے والے اثرات ظاہر کرے، جیسی باتوں پر منحصر ہو۔

c. عملی اقدامات کے لیے ذہن سازی اور مہارتوں کی نشوونما کرنا تا کہ ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دیا جا سکے۔ اس کے ساتھ یہ گہری سمجھ بوجھ پیدا کرنا کہ انفرادی، سماجی، قومی اور عالمی سطح پر کیے گئے اقدامات کس طرح انسانی اور قدرتی ماحول کے درمیان توازن کو بحال کر سکتے ہیں اور بالآخر ہماری زمین اور خود ہمیں بچا سکتے ہیں۔

سیکشن 3.3

قومی درسیات کے خاکے میں ماحولیات سے متعلق آموزش اور اس کی نگہداشت کا طریقہ

ماحولیاتی تعلیم کو نظریاتی (In-class) اور تجرباتی (Experiential) آموزش کے امتزاج کے ذریعے سب سے مؤثر انداز میں سکھایا جاسکتا ہے۔

ماضی میں ماحولیاتی تعلیم کو صرف حقائق سکھانے تک ہی محدود رکھا گیا تھا۔ اس میں طلبا کو اس کے مواقع فراہم نہیں کرائے گئے تھے کہ وہ ذاتی رائے والے سوالات پر بحث و مباحثہ اور مناظرہ کرسکیں۔ اس طریقۂ تدریس نے ماحولیاتی تعلیم کو محض ایک رسمی مضمون بنا دیا تھا، جو صرف امتحانات کی حد تک اہم سمجھا جاتا تھا۔ اس کے برعکس، زیادہ عملی اور تجرباتی (Experiential) تعلیمی مواد شامل کرنے سے یہ ممکن ہوگا کہ طلبا کمرۂ جماعت میں سیکھی گئی نظریاتی معلومات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں گے اور انھیں اپنی زندگی میں عملی طور پر اپنا سکیں گے۔

ماحولیاتی تعلیم کو بچوں کے لیے مفید اور مؤثر بنانے کے لیے درج ذیل اہم پہلوؤں پر غور کرنا ضروری ہے:

a. **مانوس اور قابلِ فہم (Familiar):** تعلیمی مواد کو بچوں کے اردگرد کے ماحول اور علاقائی پس منظر کے مطابق ڈھالا جائے تاکہ وہ ان کے لیے قابل رسائی ہو اور وہ اسے آسانی سے سمجھ سکیں۔ مقامی یا علاقائی خصوصیات شامل کرنے سے تجرباتی آموزش (Experiential Learning) کو بھی بہتر طور پر شامل کیا جاسکتا ہے جیسے کہ مقامی قدرتی وسائل سے متعلق ''دکھاؤ اور بتاؤ'' (Show and Tell) سرگرمی: مقامی ماحولیاتی جگہوں کے دورے (Field Visits)، علاقائی ماہرین کو مدعو کرکے مقامی نباتات و حیوانات یا ماحولیاتی مسائل پر لیکچرز (محاضرات) کا انعقاد۔

b. **مجموعی آموزش (Cumulative Learning):** تعلیم کو اس انداز میں ترتیب دیا جائے کہ پچھلی جماعتوں میں حاصل کردہ معلومات کی بنیاد پر آگے بڑھا جائے۔ اس کے لیے مواد کو ہر تدریسی سطح کے مطابق موزوں بنایا جائے تاکہ نہ تو یہ اتنا آسان ہو کہ غیر دلچسپ لگے اور نہ اتنا مشکل ہو کہ سمجھنا دشوار ہو۔ مثال کے طور پر ماحولیاتی نظام کے اجزا کے متعلق کسی پیچیدہ تصور کو ٹکڑوں میں تقسیم کرکے واضح کیا جائے۔ اساسی سطح میں طلبا کو پودوں اور جانوروں کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کی جائیں۔ کلاس میں تدریس، قدرتی مقامات کے دورے، اور عجائب گھر کی سیر کے ذریعے وضاحت کی جائے۔ ابتدائی اور مڈل سطح میں طلبا کو ماحولیاتی نظام میں پودوں اور جانوروں کے کردار جیسے پیداواری صلاحیت والے، صارف، مردار خور، اور گلنے سڑنے میں مدد دینے والے جاندار (Decomposers) کی وضاحت کی جائے۔ بچوں کی عمر کے ساتھ ساتھ ان کی منطقی بصیرت اور مجرد سوچ پختہ ہوتی جاتی ہے۔

ثانوی سطح میں انھیں ماحولیاتی اجزا کی توسیع کرکے زیادہ پیچیدہ ماحولیاتی تصورات شامل کیے جاسکتے ہیں جیسے شکاری اور شکار کے تعلقات، غذائی زنجیریں، غذائی جال (Food Webs) اور توانائی کی منتقلی (Energy Transfer) وغیرہ۔ اس طرح کا مجموعی طریقۂ کار تعلیم کے سماجی جذباتی اور برتاؤ کے پہلوؤں کے لیے بھی کارآمد ہوتا ہے۔

اساسی اور ابتدائی سطحوں پر طلبا میں ماحول کے تئیں تجسس اور دلچسپی پیدا کی جاسکتی ہے۔ ثانوی سطح میں طلبا کے رویے دلچسپی سے آگے بڑھ کر ماحولیاتی مسائل کے لیے احترام، قبولیت اور گہرائی سے سمجھنے کی صلاحیت کی طرف بڑھتے ہیں۔ وہ خود مختار طور پر انسان اور ماحولیاتی تعلقات کو سمجھتے ہیں۔ ثانوی سطح کے طلبا خود مختار طور پر اپنی ماحولیاتی معلومات کو مزید گہرائی میں سمجھ سکتے ہیں، مختلف شعبوں میں مسائل کا تجزیہ کرسکتے ہیں، میڈیا اور معاشرے میں پیش کیے جانے والے بیانات اور مباحثوں پر مدلل رائے قائم کرسکتے ہیں اور مختلف تکنیکوں کو

استعمال کرتے ہوئے تحقیق، تجزیہ، ترکیب، سوال، تنقید اور اپنے نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔ اس سطح پر، طلبا کو کیس اسٹڈیز (Case Studies) فراہم کرنا بہترین طریقہ ہوگا، تاکہ وہ موجودہ پالیسیوں اور عملی اقدامات کا تنقیدی جائزہ لے سکیں اور ان پر اپنی رائے قائم کر سکیں۔

c. **شراکتی (Participative) طریقۂ کار:** طلبا کو کلاس میں فعال شرکت کے ذریعے دانشورانہ سطح پر مواد سے منسلک ہونے کی ترغیب دی جانی چاہیے (جیسے کہ سوالات پوچھنا، مباحثوں میں حصہ لینا) اور کمیونٹی پروجیکٹ کر کے جن میں وہ براہ راست عملی طور پر شرکت کریں (جیسے کہ اسکول میں ماحول دوست سرگرمیوں میں حصہ لینا، نامیاتی کھاد (Composting) تیار کرنا، کم سے کم ضائع کرنا اور فضول اشیاء سے کچامال (Recycling) یا اعلیٰ معیار کی اشیا بنانے (Upcycling) کو فروغ دینا، دواؤں والے پودوں کی ایک چھوٹی کیاری تیار کرنا، اہم ماحولیاتی اور سماجی امور کے لیے چندہ جمع کرنا اسکول اور اس کے اطراف سماجی خدمات میں حصہ لینا وغیرہ) طلبا کے ان سوالات کا جو ان کے سماجی اور طبعی ماحول یا سماجی عمل (جیسے اسکول یا خاندانی نظام) سے متعلق ہوں، جواب فراہم کیا جانا چاہیے۔ کلاس روم میں انھیں ایسے مواقع دیے جائیں کہ وہ سوالات اور جوابات کے تعلق کو خود دریافت کریں بجائے اس کے کہ صرف 'ہاں/نہیں' یا حقائق پر مبنی جوابات تک محدود رہیں۔ اس طریقۂ کار سے ان کی سوچنے، جانچنے اور دریافت کرنے کی صلاحیت کو فروغ ملے گا جو آگے جا کر تنقیدی سوچ (Critical Thinking) کی نشوونما میں معاون ہوگا۔ مزید برآں مختلف طریقوں اور ذرائع جیسے کہ مشاہدے، مکالمے، اور خیالات کے تبادلے کا استعمال، طلبا کو اپنے علم کی پختگی میں مدد دے گا اور ان سابقہ علوم سے تعلق کو سمجھنے میں مدد دے گا۔

d. **مستقل یا مربوط (Continuous or Integrated):** سیکھنے کا عمل کلاس روم تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس وقت بھی جاری رہتا ہے جب اساتذہ خود عمدہ مثالیں قائم کرتے ہیں۔ ابتدائی سالوں میں ماحولیاتی تعلیم کا زیادہ تر دارومدار بڑوں اور ساتھیوں کے ساتھ تعامل پر ہوتا ہے، جو کہ سماجی تعمیریت (Social Constructivism) کے نظریے کے مطابق ہے۔ اساتذہ، والدین، ساتھی طلبا اور ماحولیاتی ماہرین کے ساتھ گفتگو اور عملی تجربات سیکھنے کے اس عمل کا ایک لازمی حصہ ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اسکول کی عمومی ثقافت اور اس کے اطراف واکناف کے ماحول کے ساتھ اس کا تعلق بھی طلبا اور دیگر اراکین پر دیرپا اثر ڈالتا ہے۔ اگر اسکول ماحول دوست رویے اپناتا ہے تو یہ طلبا کی پوری زندگی میں ان کے رویوں اور طرزِ عمل کو متاثر کر سکتا ہے۔

e. **متنوع (Diversified):** ایسا مواد جو زمانی (Temporal) اور مکانی (Spatial) لحاظ سے وسعت رکھتا ہو، طلبا کی سوچ کو وسیع کر کے انھیں ماحولیاتی مسائل کے مختلف طرزِ رسائی سے روشناس کر سکتا ہے۔ مزید برآں، اگر تعلیمی مواد کو مختلف طریقوں سے پیش کیا جائے تو طلبا اپنی دلچسپی کے مطابق ان موضوعات سے بہتر طور پر جُڑ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، دستاویزی فلمیں، مطالعاتی دورے، مہمان مقررین کے لیکچرز، کلاس اور گروپ پروجیکٹس، مضمون نویسی وغیرہ۔ طالب علم کی ذہنی صلاحیت کے مطابق متنوع سرگرمیوں میں شرکت سے وہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کچھ طلبا عملی سرگرمیوں (Task-Oriented Work) میں شامل ہو کر بہتر سیکھتے ہیں۔ ایسے طلبا کے لیے سادہ ماڈلز یا کھلونوں کی تخلیق جیسے عملی تجربات فراہم کرنا ان کے لیے ماحولیاتی تصورات کو زیادہ مؤثر اور قابلِ فہم بنا سکتا ہے۔

ماحولیاتی تعلیم میں تدریسی آموزشی مواد اور تدریسی طریقۂ کار (Pedagogy) کی تیاری کے دوران غور طلب نکات:

a. طلبا فطری طور پر اپنے قدرتی اور سماجی ماحول کا مشاہدہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہ فطرت، جاندار و بے جان اشیا، اور خاندان و معاشرت میں موجود رشتہ داروں کے ساتھ مختلف طریقوں سے برسرتعامل ہوتے ہیں۔ ان تجربات کے دوران وہ جذباتی کیفیات سے بھی گزرتے ہیں۔ مزید برآں، افراد کی ذاتی اور ثقافتی شناخت اکثر مقامی ماحول سے جُڑی ہوتی ہے۔ لہٰذا، اسکولی تعلیم کو طلبا کی اس فطری صلاحیت اور دلچسپی کو مزید تقویت دینے کا ذریعہ بننا چاہیے۔

b. ماحول سے متعلق آموزش کا عمل طلبا کو فطرت کے حسن کو دریافت کرنے، اس پر فخر کرنے، اسے ملکیت محسوس کرنے اور اس کی نگہداشت کی ذمہ داری کا احساس دلانے میں مدد دیتا ہے۔ یہ عمل کچھ خاص اقدار کے فروغ میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے، جیسے تمام جانداروں کی عزت و تکریم، حیاتی تنوع کی قدر و قیمت کا احساس، وسائل کے دانشمندانہ اور محتاط استعمال کی عادت، دستیاب وسائل کی مساویانہ تقسیم کا شعور۔

c. ہندوستان کی ایک طویل اور درخشاں تاریخ رہی ہے، جس میں ماحول دوست اور پائیدار روایات کو فروغ دیا جاتا رہا ہے۔ ضروری ہے کہ ہمارے طلبا ان روایات اور عملی طریقوں کو مختلف خطوں کے تناظر میں سمجھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، انھیں یہ تحقیق بھی کرنی چاہیے کہ جدید دور کے تقاضے ان روایات کو ترک کرنے کا سبب کیوں بن رہے ہیں۔ مثال کے طور پر، طلبا اپنے گاؤں یا محلے میں پلاسٹک کچرے کے بڑھتے ہوئے مسئلے پر تحقیق کر سکتے ہیں، اور پھر متعلقہ افراد کے ساتھ تبادلہ خیال کے ذریعے اس کے ممکنہ حل تلاش کر سکتے ہیں تاکہ اسے کم یا مکمل طور پر ختم کیا جا سکے۔

d. جیسے جیسے طلبا کی عمر بڑھتی ہے، اسکولی تعلیم کو انھیں ماحولیاتی خواندہ بنانا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ طلبا میں ماحولیاتی اقدار، رجحانات، اور تحقیق و تجزیے کی صلاحیتیں پیدا ہوں، تاکہ وہ ماحول سے متعلق مسائل پر باشعور اور معلومات پر مبنی فیصلے کر سکیں۔ اس میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر موجودہ ماحولیاتی مسائل کے حل تلاش کرنے اور نئے مسائل کے تدارک کے لیے دانشمندانہ اقدامات کرنا شامل ہے۔ ماحولیاتی خواندگی کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ طلبا مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی معلومات، خبروں، آرا، اور نظریات کو پرکھنے کی صلاحیت پیدا کریں، تاکہ وہ مستند نتائج تک پہنچ سکیں۔ اس علم سے انھیں یہ رہنمائی ملنی چاہیے کہ وہ اپنی مقامی برادریوں میں ماحولیاتی بہتری کے لیے سرگرم کردار ادا کر سکیں، کیونکہ اجتماعی عمل ماحولیاتی مسائل کے حل میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

e. طلبا میں یہ آگاہی اور احساس پیدا کرنا ضروری ہے کہ قدرتی اور انسان کے بنائے ہوئے ماحول کے درمیان گہرا تعلق اور انحصار موجود ہے۔ انھیں یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ انسانی معاشروں کی اقتصادی، سماجی و ثقافتی، سیاسی، تاریخی، اخلاقی، اور جمالیاتی جہتیں ماحول سے جُڑی ہوئی ہیں۔ اس توازن کی اہمیت کو محسوس کرنا اور ماحول و انسانی سماج کے درمیان ہم آہنگی برقرار رکھنے کی ضرورت کو سمجھنا ماحولیاتی تعلیم کا ایک لازمی جزو ہونا چاہیے۔

f. ماحولیاتی تعلیم کا علمی پس منظر تحقیق اور عملی تجربات، دونوں سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کا دائرہ کار کئی علمی شعبوں پر محیط ہے، جیسے حیاتیات، ماحولیات، فلسفہ، جغرافیہ، کیمیا، ارضیات، طبیعات، معاشیات، سماجیات، قدرتی وسائل، زراعت، انتظامی علوم، قانون، اور سیاست۔ ماحولیاتی مسائل کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ مسائل عوامی صحت، سماجی انصاف، فطرت کے ساتھ انسانی برتاؤ، سائنسی تحقیق، پالیسی سازی، انسانی حقوق، اور اخلاقیات جیسے اہم پہلوؤں سے جُڑے ہوتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کا تجزیہ مختلف علمی و عملی زاویوں سے کیا جائے۔

g. تدریسی طریقۂ کار میں مختلف طریقے اور وسائل بشمول قدرت کا مشاہدہ، باہمی تعامل اور مکالمہ، چھوٹے تحقیقی منصوبے مکمل کرنا، مطالعہ اور تحریر ہونے چاہئیں طلبا کو سوالات اور تجربات کے اظہار کے مواقع دیے جانے چاہئیں۔ بڑے طلبا کو مخصوص ماحولیاتی مسائل پر تحقیق کرنی چاہیے اور ان کے اثرات کا بین العلومی (Interdisciplinary) طرزِ رسائی سے تجزیہ کرنا چاہیے۔ ان تمام سرگرمیوں کے لیے مناسب وقت درکار ہوگا، جو کہ اس قومی درسیات کے خاکے میں مہیا کیا گیا ہے۔

h. جہاں یہ ضروری ہے کہ طلبا ماحولیاتی موضوعات اور مسائل کی ایک جامع نظریاتی فہم حاصل کریں اور ان مسائل کی شدت کو سمجھیں، وہیں یہ بھی بے حد اہم ہے کہ وہ اپنے مستقبل کے لیے مایوسی اور ناامیدی کا شکار نہ ہوں۔ درحقیقت، ماحولیاتی بحران کی خبریں اکثر پریشان کن اور دباؤ کا باعث بنتی ہیں، جو بعض اوقات طلبا میں اضطراب اور مایوسی (جسے آج کل 'Ego-Anxiety' کہا جاتا ہے) پیدا کرسکتی ہیں۔ اس لیے طلبا کو یہ تعلیم دی جانی چاہیے کہ وہ اس طرح کے جذبات کو مثبت عملی اقدامات میں بدل سکیں، تاکہ مایوسی کو امید میں تبدیل کیا جاسکے۔ اسی مقصد کے تحت، قومی درسیات کے خاکے میں ایسی راہیں اور عملی مثالیں پیش کرنے پر زور دیا گیا ہے جو ماحولیاتی نقصان کو روکنے یا اس کے اثرات کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوسکتی ہیں۔ ساتھ ہی، یہ بات بھی واضح کی گئی ہے کہ ماحولیاتی بہتری کی ذمہ داری صرف انفرادی سطح پر ہی نہیں، بلکہ پوری برادریوں اور قوموں پر بھی عائد ہوتی ہے۔

سیکشن 3.4
اسکولی سطحوں پر ماحولیاتی آگاہی اور اس کی حفاظت

ماحولیاتی آگاہی اور اس کی حفاظت اس قومی درسیات کے خاکے کا ایک لازمی جزو ہے، جو تمام تعلیمی سطحوں میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ مختلف طریقوں سے جھلکتا ہے جیسے کہ ہر تعلیمی سطح میں تعلیمی معیارات (جو درسیاتی اغراض اور استعدادات میں واضح کیے گئے ہیں)، تدریسی طریقۂ کار، درسیات کے مختلف شعبوں میں نظریاتی ادغام، اور بعض مقامات پر ایک علیحدہ نصابی مضمون کی حیثیت سے۔

a. اس قومی درسیات کے خاکے میں مختلف تعلیمی سطحوں اور درسیاتی شعبوں میں 13 درسیاتی اغراض اور 20 استعدادات شامل ہیں جو براہ راست ماحولیاتی آگاہی اور اس کی حفاظت سے متعلق ہیں۔

b. ماحولیاتی تعلیم سے متعلق درسیاتی اغراض اور استعدادات کو نصاب میں شامل کرنے کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ تمام طلبا اسکولی تعلیم کے دوران ماحولیاتی خواندگی اور حساسیت حاصل کرسکیں۔

c. قومی درسیات کے خاکے کے مطابق ذیل میں مختلف تعلیمی سطحوں پر ماحولیاتی تعلیم سے متعلق چند نمونہ جات دیے گئے ہیں:

i. **اساسی سطح:** بچے اپنے اردگرد کے قدرتی ماحول کے لیے مثبت رویہ اختیار کرتے ہیں۔ (CG-6)

ii. **ابتدائی سطح:** طلبا اپنے سماجی اور قدرتی ماحول کے لیے حساسیت پیدا کرتے ہیں۔ (CG-4: ہمارے اطراف کی دنیا)

iii. **مڈل سطح:** طلبا مقامی سے عالمی سطح تک وسائل کی تقسیم، ان کے تحفظ، اور قدرتی مظاہر اور انسانی زندگی کے درمیان باہمی انحصار کو سمجھتے ہیں۔ (CG-5: سماجی علوم)

d. ثانوی سطح پر ماحولیاتی تعلیم ایک لازمی مضمون ہوگا، جو تمام طلبا کو پڑھنا ہوگا۔ اس سطح پر درسیاتی اغراض اور استعدادات مکمل طور پر ماحولیاتی تعلیم پر مرکوز ہوں گی۔

ہر تعلیمی سطح کے لیے کچھ مزید اہم نکات درج ذیل ہیں:

3.4.1 اساسی سطح

a. اساسی سطح میں، درسیاتی اغراض اور استعدادات مخصوص نصابی مضامین کے بجائے بچوں کی نشوونما کے مختلف مدارج کے گرد ترتیب دی گئی ہیں۔ اس سطح میں ماحولیاتی آگاہی کو فروغ دینا، تمام جانداروں کے لیے محبت اور ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنا، اور فطرت کے ساتھ وابستگی میں خوشی محسوس کرنا تعلیمی معیارات کا ایک اہم حصہ ہے۔

b. تدریسی طریقۂ کار میں بچوں کو زیادہ سے زیادہ وقت قدرتی ماحول میں گزارنے کی ترغیب دی جاتی ہے تاکہ وہ درختوں، پودوں، جانوروں، کیڑوں، اور پرندوں کا مشاہدہ کرسکیں اور ان کے ساتھ نرمی اور حساسیت کے ساتھ برتاؤ کرنا سیکھیں۔

c. بچوں کو ایسی کہانیاں، نظمیں اور گیت سنائے جاتے ہیں جن میں قدرتی عناصر، جیسے پرندے، جانور، پودے، پھول، پہاڑ اور دریا شامل ہوتے ہیں۔ ان کے اردگرد کے ماحولیاتی آوازوں میں شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ، کوئل کی کوک، یا کھڑکی پر برستی بارش کی شامل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ، مقامی مواد سے تیار کردہ کھلونے اکثر جانوروں اور پرندوں کی شکل میں ہوتے ہیں، جو بچوں کے اندر قدرتی ماحول سے محبت اور تعلق پیدا کرتے ہیں۔

3.4.2 ابتدائی سطح

a. ابتدائی سطح پر، ماحولیاتی تعلیم کو 'ہمارے اردگرد کی دنیا' نامی درسیاتی شعبے میں ضم کیا گیا ہے۔ اس سطح میں تدریسی طریقۂ کار اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ طلبا پہلے اپنے قریبی ماحول کو سمجھیں اور پھر بتدریج وسیع تر دنیا کی جانب بڑھیں۔ ایک بین المضامین نقطۂ نظر اختیار کیا گیا ہے تاکہ طلبا دنیا کو ایک مربوط انداز میں سمجھ سکیں اور انھیں بکھری ہوئی معلومات کا سامنا نہ ہو۔

b. اس سطح پر مشاہدہ، فہم اور ماحول پر عملی تجربے پر مبنی سیکھنے کے معیارات شامل کیے گئے ہیں۔ تدریسی طریقے طلبا میں قدرتی ماحول کی دیکھ بھال کے رویے کو فروغ دیتے ہیں، جیسے کہ پودے اگانا، جانوروں کا مشاہدہ کرنا، اور پانی کے دانشمندانہ استعمال کی عادت اپنانا۔ اس سطح میں طلبا کو ماحولیات سے متعلق عملی تجربات میں شامل کیا جاتا ہے تاکہ وہ خود عمل کرکے سیکھ سکیں اور ماحولیات کے بارے میں عملی آگاہی حاصل کریں۔

c. اس سطح پر طلبا انسانی معاشرے اور قدرتی ماحول کے درمیان باہمی انحصار کو سمجھنا شروع کرتے ہیں۔ وہ مقامی ثقافتی روایات اور قدرتی ماحول کے درمیان تعلقات کو جاننے لگتے ہیں، یہ دیکھ کر حظ اٹھاتے ہیں کہ کس طرح قدرتی نظام ان کی زندگیوں اور دیگر جانداروں کی بقا کے لیے ضروری ہیں اور یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ ماحولیاتی تبدیلیاں زندگی پر کیسے اثرانداز ہوتی ہیں۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ماحولیاتی تبدیلی زندگی پر اثرانداز ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے طلبا چھوٹے پیمانے پر تحقیقات، سروے، مطالعاتی دورے، اور مشاہدات کرتے ہیں تاکہ ان روابط کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

d. اس سطح پر تعلیمی مواد کا انتخاب اس طرح کیا جاتا ہے کہ طلبا زیادہ سے زیادہ قدرتی ماحول سے ہم آہنگ ہوسکیں۔ نصاب میں جغرافیائی تنوع، نباتات اور حیوانات کی مختلف اقسام کو شامل کیا جاتا ہے۔ ماحولیات سے محبت اور لگاؤ پیدا کرنے کے لیے لوک کہانیاں، لوک گیت، زبانی تاریخیں، اور چھوٹے کیس اسٹڈیز کو نصاب کا حصہ بنایا جاتا ہے تاکہ طلبا فطرت کے ساتھ گہرے تعلق کو محسوس کرسکیں۔

3.4.3 مڈل سطح

a. مڈل سطح میں، ماحول سے متعلق تصورات کو سائنس اور سماجی علوم میں ضم کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ طلبا ماحول سے متعلق بنیادی معلومات حاصل کریں تا کہ وہ اگلی سطح پر ان تصورات کو مزید گہرائی سے سمجھ سکیں۔

b. سائنس اور سماجی علوم میں سیکھنے کے معیارات میں ماحول کی تفہیم شامل ہے، (مثلاً جاندار دنیا اور اس کے غیر جاندار عناصر کے ساتھ سائنسی اصطلاحات کے ساتھ تعامل کا مشاہدہ کرنا، وسائل کی مکانی تقسیم، ان کے تحفظ، اور قدرتی مظاہر اور انسانی زندگی کے مابین باہمی انحصار کو سمجھنا۔)

c. تعلیمی مواد اور تدریسی عمل میں ماحول کے لیے حساسیت اور اس کی دیکھ بھال کو مزید اجاگر کیا جاتا ہے۔ سائنس میں طلبا ماحول سے براہ راست جتنا ممکن ہو تعامل کرتے ہیں، اپنے اردگرد اور خوردبینی سطح پر پائی جانے والی جاندار انواع کا مشاہدہ کرتے ہیں اور ان کے ماحول کے ساتھ تعامل کا جائزہ لیتے ہیں۔ وہ ان عوامل کا مطالعہ کرتے ہیں جو زندگی کے تسلسل کے لیے ضروری ہیں۔ سماجی علوم میں طلبا وسائل کی مکانی تقسیم کا تجزیہ کرتے ہیں اور اس بات کا مطالعہ کرتے ہیں کہ مختلف سماجی طبقات کے افراد وسائل تک مساوی رسائی کیوں نہیں رکھتے۔ وہ ماحولیاتی تحفظ، بحالی، اور از سر نو احیا کی کوششوں کے مختلف نمونے پیش کرتے ہیں اور ان کوششوں کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔

3.4.4 ثانوی سطح

a. ثانوی سطح میں، ماحولیاتی تعلیم کو بین المضامین شعبوں کا حصہ بنایا گیا ہے اور یہ جماعت دہم میں ایک علیحدہ درسیاتی شعبے کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ اس سطح میں طلبا دیگر درسیاتی شعبوں میں حاصل کردہ تفہیم کو بروئے کار لا کر ماحول سے متعلق کلیدی خدشات اور مسائل کا جامع ادراک حاصل کرتے ہیں۔

b. اس سطح پر، طلبا اپنی ماحولیاتی معلومات کو خود مختاری کے ساتھ وسعت دے سکتے ہیں، مسائل کا تجزیہ کر کے ان کے اسباب کی تشخیص کر سکتے ہیں، میڈیا اور سماج میں ہونے والی بحث و مباحثے پر باخبر آرا قائم کر سکتے ہیں، اور ان تکنیکوں کو استعمال کر سکتے ہیں جو انھوں نے پہلے مراحل میں سیکھی ہیں۔ وہ تحقیق، تجزیہ، ترکیب، سوال، تنقید، اور نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت حاصل کرتے ہیں۔ مزید برآں، وہ مختلف زاویہ ہائے نظر سے ماحولیاتی مظاہر کو سمجھ کر ان پر عملی اقدامات کی وکالت کر سکتے ہیں۔

c. یہ صلاحیتیں جن کا پچھلے نقاط میں ذکر کیا گیا ہے، 'معاشرے میں فرد' کے عنوان سے گریڈ 9 میں پڑھائے جانے والے کورس کے ذریعے پروان چڑھتی ہیں۔ اس کورس کا مقصد دیگر مقاصد کے علاوہ طلبا میں اخلاقی اور اصولی صلاحیت پیدا کرنا ہے، جن میں ماحول پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ طلبا ماحول سے متعلق مسائل اور واقعات کا منظم طریقے سے جائزہ لیتے ہیں، کلیدی اخلاقی اور اصولی سوالات کی نشاندہی کرتے ہیں، اور کسی مخصوص اقدام کے حق میں باخبر موقف پیش کرتے ہیں۔

d. اس سطح پر طلبا ماحولیاتی تعلیم کو ایک سماجی۔ماحولیاتی نقطۂ نظر سے دیکھیں گے، نہ کہ محض سائنسی یا سماجی علوم کے تناظر میں۔ سماجی۔ماحولیاتی نقطۂ نظر بین المضامین مطالعے کو فروغ دیتا ہے، جو سماج اور ماحول کے باہمی تعلق کو سمجھنے کے لیے قدرتی اور سماجی علوم کے نظریاتی خاکوں

اور طریقۂ کار کو یکجا کرتا ہے۔ اس نقطۂ نظر کا مرکزی خیال مساوات، ماحولیاتی انصاف، اور انسانی فلاح و بہبود ہے، جو پائیدار معاشروں کی تشکیل کے لیے بنیادی اصول ہیں۔

e. اس سطح پر ماحولیاتی تعلیم طلبا کو مختلف برادریوں میں رائج روایتی ماحولیاتی تحفظ کے طریقوں، جانوروں کی بقا سے متعلق مسائل، اور جنگلات اور دریاؤں جیسے قدرتی وسائل کے پائیدار استعمال کے بارے میں آگاہ کرے گی۔

مختلف تعلیمی سطح پر، طلبا کی ماحول سے مسلسل وابستگی اور اس کی دیکھ بھال پر زور دیا گیا ہے۔ ابتدائی سطح میں قدرت کے ساتھ براہِ راست مشغولیت سے لے کر، آگے چل کر طلبا اپنی ماحولیاتی معلومات کو وسعت دیتے ہیں، مسائل کا تجزیہ کرتے ہیں، پہل کرنے کی استعداد، تخلیقی استعداد، ثابت قدمی، اور ماحولیاتی اقدامات کے لیے مسئلہ حل کرنے کی مہارت حاصل کرتے ہیں۔

ماحولیاتی اقدار صرف حسن و جمال کی ستائش اور حساسیت تک محدود نہیں ہیں، بلکہ ان میں وہ استعداد اور تحریک بھی شامل ہے جو ماحول سے متعلق سوالات کی نشاندہی اور ان کے حل کے لیے ضروری ہے۔ اس لیے، ماحول سے متعلق یہ اقدار اسکول میں بالغ افراد کی طرف سے عملی طور پر ظاہر کی جانی چاہئیں تاکہ طلبا بھی انھیں اپنا سکیں۔

یہ قومی درسیاتی خاکہ تدریجی طور پر مختلف تعلیمی سطحوں پر طلبا میں ماحول کے بارے میں سیکھنے اور اس کی دیکھ بھال کرنے کی استعداد، اقدار اور رجحانات پیدا کرتا ہے۔

باب 4
اسکولوں میں شمولیت کا عمل

شمولیتی اور مساوی تعلیم، اپنے آپ میں ایک اہم مقصد ہونے کے ساتھ ساتھ، ایک جامع اور مساوی معاشرے کے قیام کے لیے بھی ضروری ہے، جہاں ہر شہری کو خواب دیکھنے، سیکھنے، ترقی کرنے، اور اپنے حصہ کا کام کرنے کا برابر موقع حاصل ہو۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کا مقصد ایسا تعلیمی نظام تشکیل دینا ہے جہاں بھارت کے تمام بچے، خواہ کچھ بھی ہو، برابر کے مواقع حاصل کریں تا کہ وہ سیکھ سکیں اور کامیاب ہو سکیں۔

فی الوقت جو عدم مساوات ہے وہ اس مقصد کے حصول میں کئی رکاوٹیں پیدا کرتی ہیں۔ مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکول چھوڑ دینے یا اسکولی تعلیم مکمل کرنے کے بعد تعلیم دستبردار ہو جانے والے طلبا کی بڑی تعداد سماجی و اقتصادی طور پر پسماندہ گروہوں (SEDGs) سے تعلق رکھتی ہے۔

ان گروہوں میں سے بھی وہ طلبا جو کسی طرح اپنی تعلیم جاری رکھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، اکثر مناسب تعلیمی نتائج حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجوہات میں ناکافی مدد، غذائیت کی کمی، تعلیمی وسائل تک محدود رسائی، یا سماجی اور اقتصادی دباؤ کی مختلف شکلیں شامل ہیں۔ شمولیتی تعلیم کے لیے عزم نئے قومی درسیاتی خاکہ کا ایک لازمی اور اہم حصہ ہے۔ اسکولوں کو اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ ہر طالب علم کو مکمل تعلیمی مواقع اور سیکھنے کا مساوی حق حاصل ہو، اور وہ اپنے تعلیمی ماحول میں اپنائیت محسوس کرے۔

اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے، اسکولوں اور مجموعی تعلیمی نظام کو کئی عملی اقدامات کرنے ہوں گے۔ نصاب کو حقیقی معنوں میں تمام طلبا کے لیے مساوی اور شمولیتی بنایا جانا ضروری ہے۔ تعلیم سماجی انصاف اور مساوات کے حصول کا واحد مؤثر ذریعہ ہے۔ شمولیتی اور مساوی تعلیم ایک بنیادی مقصد ہونے کے ساتھ ساتھ، ایسے معاشرے کے قیام کے لیے بھی ناگزیر ہے جو تمام شہریوں کو خواب دیکھنے، ترقی کرنے، اور قومی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کے برابر مواقع فراہم کرے۔

سماجی انصاف اور مساوات حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ تعلیم ہے۔ شمولیتی اور مساوی تعلیم جو اپنے آپ میں ایک ضروری ہدف ہے، ایک ایسے شمولیتی اور مساوی معاشرہ کی تشکیل کے لیے بھی ضروری ہے جہاں ہر شہری خواب دیکھنے، ترقی کرنے اور قوم کی تعمیر میں حصہ لینے کے قابل ہوسکے۔ تعلیمی نظام کا مقصد یہ ہونا چاہیے تاکہ کوئی بھی بچہ پیدائشی حالات یا اپنے پس منظر کی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے یا دوسروں سے سبقت لے جانے کے موقع سے محروم نہ رہے۔ یہ پالیسی اس بات پر زور دیتی ہے کہ اسکولی تعلیم میں طلبا کی شمولیت، تعلیم تک رسائی اور تعلیمی نتائج کے حوالے سے جو سماجی تفریق ہے وہ ختم ہوجائے۔

[قومی تعلیمی پالیسی 2020، 6.1]

یہ باب شمولیت کے بنیادی اصولوں کو بیان کرتا ہے اور اسکولوں میں مؤثر شمولیتی تعلیم کے لیے موزوں عملی اقدامات کو واضح کرتا ہے۔ اس کے بعد معذوری کے حامل طلبا کے لیے مخصوص تعلیمی طریقوں اور مخصوص صلاحیتوں کے حامل طلبا کے لیے موزوں اقدامات پر مشتمل حصے شامل کیے گئے ہیں۔

سیکشن 4.1

شمولیت کے اصول

اسکول کی تعلیم میں شمولیت کے عملی اقدامات چند بنیادی اصولوں پر مبنی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

a. تمام تعلیمی سرگرمیوں کی بنیاد اس اصول پر رکھی گئی ہے کہ ہر بچہ سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بچے اس وقت سب سے بہتر سیکھتے ہیں جب ان کے ساتھ شفقت کی جائے، انھیں اہمیت دی جائے اور سیکھنے کے عمل میں انھیں شامل کیا جائے۔

b. طلبا کی کامیابی اور ناکامی کا انحصار اکثر اسکولی ثقافت اور تعلیمی ماحول پر ہوتا ہے۔

c. شمولیت، اسکولی ثقافت کا لازمی جزو ہے، جو اسکول میں تعلقات، اسکول کے انتظامی امور، وسائل تک رسائی، اور تدریسی و تشخیصی طریقوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسکول کے سربراہ (پرنسپل) کا کردار اس وژن کو متعین کرنے اور عملی شکل دینے میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

d. تمام طلبا کو مساوی اور غیر تفریقی بنیادوں پر طبعی اور نصابی وسائل تک رسائی حاصل ہونی چاہیے۔ اسکولوں کو چاہیے کہ ہر طالب علم کو ضروری انفراسٹرکچر اور تعلیمی وسائل فراہم کریں تاکہ وہ بہتر طور پر سیکھ سکیں۔ مثال کے طور پر، تدریسی آموزشی کے مواد (TLMs) کا جائزہ لیا جائے کہ اس میں کسی قسم کے تعصّبات کی گنجائش نہ ہو۔ مزید یہ کہ بصارت، گویائی، یا سماعت سے محروم طلبا کے لیے خصوصی تعلیمی سہولیات فراہم کی جانی چاہیے۔ ان جسمانی کمیوں کو اسکولی تعمیرات میں بھی مدنظر رکھا جانا چاہیے۔

e. اسکولوں میں ایسا محفوظ تعلیمی ماحول قائم کیا جانا چاہیے جہاں کسی بھی قسم کی تفریق، ہراسانی، یا دھونس دباؤ کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ کلاس کا ماحول ایسا ہونا چاہیے جہاں طلبا آزادانہ سوالات پوچھ سکیں، اپنی غلطیوں سے سیکھ سکیں اور نئے خیالات آزما سکیں۔

f. اسکول میں اساتذہ کی مناسب تعداد ضروری ہے، لیکن یہ کافی نہیں۔ اساتذہ کو ایسا تربیت یافتہ ہونا چاہیے کہ وہ مساوات اور شمولیت کے اصولوں کو عملی طور پر نافذ کر سکیں۔ اساتذہ کی پیشہ ورانہ صلاحیت کی ترقی میں ان اصولوں کو بنیادی حیثیت دی جانی چاہیے۔

g. اسکول کے تمام افراد کو مختلف طلبا کی ضروریات، شمولیت اور مساوات کے اصولوں، اور انسانی وقار اور احترام کے بارے میں حساس بنانا چاہیے۔ درسیات کے اس پہلو کو خاص مستحکم کیا جانا چاہیے جو مساوات اور شمولیت کی اقدار پر زور دیتا ہے۔

h. اسکولوں کو اپنے گرد و نواح کی مقامی برادریوں سے ربط ضبط رکھنا چاہیے۔ کوئی بھی تعلیمی ادارہ اپنے ماحول اور معاشرے سے کٹ کر مؤثر تعلیمی اغراض حاصل نہیں کر سکتا۔

i. موجودہ قومی درسیاتی خاکہ، معذور افراد کے حقوق کے قانون (RPWD ACT2016) سے مکمل ہم آہنگ ہے اور اسکولی تعلیم سے متعلق اس کے تمام سفارشات کی توثیق کرتا ہے۔ یہ ایکٹ واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ معذور بچوں کے تعلیمی حقوق بھی دیگر طلبا کے برابر ہوں۔

j. یہ شمولیتی اصول، ان تمام طلبا کے لیے برابری سے نافذ ہوتے ہیں جن کی کوئی مخصوص ضروریات ہو سکتی ہیں۔ اگرچہ اگلے حصوں میں معذور طلبا اور غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل طلبا کے لیے مخصوص اقدامات کا ذکر کیا گیا ہے، مگر پرنسپل کو چاہیے کہ وہ کسی بھی طرح کے فرق (جیسے کہ خواجہ سرا طلبا، عارضی نقل مکانی کرنے والے طلبا، جسمانی افتراق وغیرہ) کو مدنظر رکھتے ہوئے ان اصولوں پر عمل کریں۔

سیکشن 4.2

مختلف سطحوں پر شمولیتی تدابیر کی وضاحت

یہ حصہ، پچھلے حصے میں بیان کردہ شمولیت کے اصولوں کی بنیاد پر مناسب عملی تدابیر کی وضاحت کرتا ہے۔ شمولیتی تدابیر کو مادی بنیادی ڈھانچہ (Physical Infrastructure)، زبان کے استعمال، حفاظتی اقدامات، نصابی مواد، اور تدریسی طریقہ کار کے لحاظ سے تقسیم کیا گیا ہے۔

a. **مادی رسائی (Physical Access)**

i. اسکول میں داخل ہونے اور اندر کی سرگرمیوں کے لیے تمام افراد کے لیے بلا رکاوٹ رسائی ممکن بنانا چاہیے۔

ii. بیت الخلا صاف ستھرے، چالو حالت میں، محفوظ، اور تمام طلبا بشمول معذور افراد کے استعمال کے لیے موزوں ہونے چاہئیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے علیحدہ بیت الخلا مہیا کیے جائیں۔

iii. اسکول کے مشترکہ مقامات اور املاک (جیسے فرنیچر، اسٹیشنری، کھانے کے برتن، پانی پینے کے گلاس) تمام طلبا اور اساتذہ کے لیے برابر دستیاب اور قابلِ رسائی ہوں۔

b. **زبان (Language)**

i. کلاس روم اور نصابی مواد میں، خاص طور پر اساسی اور ابتدائی سطح میں، گھریلو یا مانوس زبان کا وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے۔

ii. تمام زبانوں، بشمول علاقائی لب و لہجے اور الفاظ کے تنوع، کو مساوی عزت اور حیثیت دی جائے۔

iii. جہاں ضرورت ہو، وہاں ہندوستانی اشاراتی زبان (Indian Sign Language – ISL) استعمال کی جائے۔

c. تحفظ (Safety)

i. طلبا کو یہ اندیشہ نہ ہو کہ اگر وہ اپنے خیالات کو پیش کریں گے یا غلطیاں کریں گے یا کوئی نیا تجربہ کریں گے تو انھیں اس بات پر پھٹکار پڑے گی یا سزا ملے گی یا ان کا مذاق اڑایا جائے گا۔

ii. ذات پات، جنس، مذہب، سماجی و معاشی حیثیت، جسمانی خصوصیات، یا تعلیمی کارکردگی کی بنیاد پر کسی بھی قسم کی عدم مساوات کو برداشت نہیں کیا جائے اور اس کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

iii. دھونس، ہراسانی، خوفزدہ کرنے، یا تحقیر آمیز زبان کے استعمال کو برداشت نہیں کیا جائے۔

iv. طلبا کو دھمکانے یا جسمانی سزا دینے پر مکمل پابندی ہو۔

v. طلبا کے پس منظر اور ذاتی حالات سے متعلق حساس معلومات کو راز میں رکھا جائے۔

d. درسیاتی مواد (Curricular Material)

i. تمام طبقات، اصناف، اور صلاحیتوں کی نمائندگی اس انداز میں کی جائے کہ ان کی عزت اور خود مختاری برقرار رہے۔

ii. کسی بھی قسم کے دقیانوسی تصورات کو فروغ دینے سے گریز کیا جائے۔

iii. تمام افراد اور سماجی و معاشی طور پر پسماندہ گروہوں (SEDGs) سے تعلق رکھنے والے بچوں کے تجربات کو نصاب میں شامل کیا جائے گا۔ نئی تعلیمی پالیسی یہ بھی تجویز کرتی ہے کہ نصاب کو ہر قسم کے تعصّبات اور دقیانوسی تصورات سے پاک ہونا چاہیے اور ایسے مواد کو شامل کیا جائے جو تمام برادریوں کے لیے موزوں اور قابلِ فہم ہو۔

iv. شبیہ اور دیگر تصویری خاکے بھی شمولیتی اقدار کی تائید کرتی ہیں۔

e. تدریسی طریقۂ کار (Pedagogy)

i. جماعت کے تدریسی طریقہ کار کو لچکدار اور تمام طلبا کی متنوع ضروریات کا عکاس بنایا جائے۔

ii. اسکول کے شیڈول اور کیلنڈر کو طلبا اور مقامی کمیونٹی کی ضروریات کے مطابق ترتیب دیا جائے۔

iii. بیٹھنے کے انتظامات متنوع ہوں اور پس منظر، جنس، صلاحیت، یا تعلیمی کارکردگی کی بنیاد پر مستقل نشستوں کی تخصیص کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

iv. جائزہ کے مختلف طریقے استعمال کیے جائیں تاکہ تمام طلبا اپنی سیکھنے کی صلاحیت کو مؤثر طریقے سے ظاہر کر سکیں۔

سیکشن 4.3
معذور طلبا کے لیے شمولیاتی طرزِ عمل

شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے تمام اسکولوں کو معذور بچوں کے لیے بامعنی اور پر اثر تعلیم فراہم کرنے کے لیے آمادہ رہنا چاہیے۔

a. RPWD ایکٹ 2016 شمولیاتی تعلیم کو اس نظام کے طور پر بیان کرتا ہے جس میں معذور اور غیر معذور طلبا ایک ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں، اور تدریسی طریقہ کار ان کی ضروریات کے مطابق ڈھالا جاتا ہے۔

b. اسکولوں میں معذور طلبا کے لیے بغیر رکاوٹ رسائی کو یقینی بنایا جائے گا، جیسا کہ RPWD ایکٹ میں درج ہے۔ معذور طلبا کی حفاظت اور سلامتی کا خاص خیال رکھا جائے گا۔

c. اساسی اور ابتدائی سطحوں پر ہی ایسے بچے جن کی نشوونما دھیمی ہو، یا معذوری ہو یا معذوری کے خطرے کے قریب ہوں، کی نشاندہی کی جائے اور جلد سے جلد اقدامات کیے جائیں۔

d. درسیاتی اور تدریسی طریقۂ کار میں ضروری سہولیات: جامع تعلیم میں سہولیات (Accommodations) اور تبدیلی (Modification) میں فرق کیا گیا ہے۔ تبدیلی کا مطلب نصاب کے مواد یا سیکھنے کی توقعات میں ردوبدل کیے جائیں۔ جبکہ سہولت ان اقدامات کو کہتے ہیں جن میں معذور طلبا اپنے حالات میں رہتے ہوئے معیاری تعلیمی معیارات پر پورا اُتر سکیں۔ سہولیات فراہم کرنے سے مواد کے تدریسی معیار میں کوئی تبدیلی روا نہیں رکھی جاتی ہے نہ ہی معذور بچوں کے لیے قدر پیمائی کا معیار تبدیل ہوتا ہے۔

i. **درسیاتی متن میں سہولیات:** بڑے حروف کی لکھاوٹ اور بین السطور کے مناسب فاصلے کے ساتھ مطبوعہ مواد فراہم کرنا، اسباق کے خلاصے پرنٹ آؤٹ کی صورت میں دینا، مدد گار ٹیکنالوجی (جیسے ٹیکسٹ ٹو اسپیچ، اسپیچ ٹو ٹیکسٹ سافٹ ویئر) کا استعمال، بار بار دہرائے جانے اور سمجھانے پر توجہ دینا، تعلیمی و تعلمی وسائل میں مدد کے اہم طریقے ہیں۔

ii. **تدریسی طریقۂ کار میں سہولیات:** آفاقی تعلیمی خاکہ (Universal Design Learning) کے اصولوں کے مطابق تدریس کی منصوبہ بندی۔ یہ ایک اہم سہولت ہے جو معذور طلبا کے تعلیمی مسائل کا حل پیش کرے گی۔ ایسے طلبا کو ورڈ پروسیسر، اسپیل چیک کے ساتھ یا بغیر (ہجے، قواعد اور حساب کی مشق میں معاونت کرنے والے آلات) کی مدد سے استعمال کرنے، ہم جماعتوں کا تعاون اور ضرورت پڑنے پر کلاس میں خصوصی استاد کا سپورٹ تدریسی حکم عملی کو کامیاب بنائے گا۔

iii. **جائزہ اور تشخیص میں سہولیات:** سوالات کی ترتیب میں لچک فراہم کرنا۔ بڑے فونٹ میں سوالنامے فراہم کرنا۔ امتحان مکمل کرنے کے لیے اضافی وقت دینا۔ اسکرائب (لکھنے والا مددگار) یا ریڈنگ اسسٹنٹ فراہم کرنا۔ کمپیوٹر پر ورڈ پروسیسنگ سافٹ ویئر کے استعمال کی اجازت دینا۔ توجہ مرکوز رکھنے کے لیے پرسکون ماحول یا وقفے کی اجازت۔ کیلکولیٹر یا ٹیبلیٹ کے استعمال کی اجازت۔ قدر پیمائی کے زیادہ تسلسل سے وقفے دینا۔ متبادل فرنیچر فراہم کرنا۔

iv. **معاون آلات اور ٹیکنالوجی پر مبنی مناسب آلۂ کار:** مثلاً آسان فارمیٹ میں نصابی کتب جیسے بڑی پرنٹ میں یا (بریل) میں فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کا اطلاق آرٹ، اسپورٹس اور پیشہ ورانہ تعلیم سمیت تمام اسکولی سرگرمیوں میں ہوتا ہے۔ معذور طلبا کے لیے ٹیکنالوجی کے استعمال کی مزید تفصیلات کتاب کے باب 6، حصہ B، 'اسکولوں میں تعلیمی ٹیکنالوجی' میں دی گئی ہے۔

سہولیات کا اصل مقصد ہر طالب علم کو جماعت میں مساوی تعلیم کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ اس کا مطلب ہر طالب علم کو مساوی رسائی مہیا کرانا ہے۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ مخصوص تعلیمی ضروریات (جو کسی بھی معذوری کی وجہ سے ہوں) والے طلبا کو سہولت فراہم کی جائے۔

سیکشن 4.4

خصوصی صلاحیتوں کے حامل طلبا کے لیے شمولیتی طریقے

ہر طالب علم میں کچھ خاص فطری صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں، جنھیں دریافت کرنے، پروان چڑھانے، فروغ دینے اور ترقی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ صلاحیتیں مختلف دلچسپیوں، رجحانات اور قابلیتوں کی صورت میں ظاہر ہو سکتی ہیں۔ ایسے طلبا جو کسی مخصوص شعبے میں غیر معمولی دلچسپی اور مہارت رکھتے ہیں، انھیں عام نصاب کے دائرے سے آگے بڑھ کر اس شعبے میں مزید مہارت حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ خصوصی اقدامات: اساتذہ کی تربیت میں ایسے طریقے شامل کیے جائیں گے جو طلبا کی پوشیدہ صلاحیتوں کو پہچاننے اور انھیں بہتر بنانے میں مدد گار ہوں۔ NCERT اور NCTE غیر معمولی ذہانت اور صلاحیتوں کے حامل طلبا کی تعلیم کے لیے رہنما اصول تیار کریں گے۔ بی ایڈ (B.Ed) پروگراموں میں غیر معمولی ذہین طلبا کی تعلیم کے لیے خصوصی مہارت حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جاسکتا ہے۔

[قومی تعلیمی پالیسی 2020، 4.43]

اسکولوں میں شمولیت کے عزم کا تقاضا ہے کہ غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل طلبا کی تعلیمی ضروریات کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ عام طور پر، ایسے طلبا کی نشاندہی کرنا آسان ہوتا ہے جو بعض مضامین میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں، بہ نسبت ان طلبا کے جو نصاب کے تمام شعبوں میں یکساں مہارت رکھتے ہیں۔

غیر معمولی صلاحیتیں مختلف ذہنی، تخلیقی، سماجی، موسیقی اور نفسی حرکی (Psychomotor) شعبوں میں علیحدہ طور پر بھی موجود ہو سکتی ہیں۔ لہٰذا، ضروری ہے کہ طلبا میں ہر تعلیمی میدان میں خصوصی صلاحیتوں کو احتیاط سے پہچانا جائے اور ان کی تعلیم کو مزید گہرائی اور وسعت کے ساتھ تقویت دینے کا منصوبہ بنایا جائے۔ اس سے یہ طلبا کلاس میں عدم دلچسپی اور مایوسی کا شکار نہیں ہوں گے اور ان کے سیکھنے کا جوش و خروش برقرار رہے گا۔

خصوصی صلاحیتوں کے حامل طلبا کے لیے چند بنیادی نکات:

a. **خصوصی توجہ اور خصوصی معاونت:** عام خیال کے برخلاف، غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل طلبا کو بھی خاص توجہ اور مدد درکار ہوتی ہے۔ انھیں صرف اپنی قابلیت بنا پر چھوڑ دینا کافی نہیں ہوتا۔ ان کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے وسیع اور گہرے مطالعے کے مواقع فراہم کیے جائیں، نیز انھیں زیادہ آزمائشی مشقیں دی جائیں۔

b. **سماجی و اقتصادی تنوع کے حامل طلبا کی شمولیت:** خوشحال پس منظر رکھنے والے غیر معمولی طلبا کو نسبتاً زیادہ تعلیمی معاونت حاصل ہوتی ہے، جبکہ معاشی طور پر پسماندہ طبقے سے تعلق رکھنے والے طلبا کو مساوی مواقع میسر نہیں آتے۔ اساتذہ اور اسکولوں پر لازم ہے کہ تمام طلبا کو یکساں مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ کسی کو تعلیمی سہولتوں میں عدم مساوات کا سامنا نہ ہو۔

c. **رویوں میں پائے جانے والے امتیازات:** غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل طلبا میں بعض مخصوص سماجی اور جذباتی خصوصیات پائی جاتی ہیں، جیسے کہ انتہائی حساسیت، جذباتی شدت، بے چینی، کمال پسندی (Perfectionism)، اور ذہنی و جذباتی نشوونما میں ناہمواری۔ ان خصوصیات کو سمجھنے اور سنبھالنے کے لیے اساتذہ اور والدین کی مناسب تربیت ضروری ہے۔

d. **تدریسی طریقوں پر نظر ثانی:** تدریسی حکمت عملیوں کا از سر نو جائزہ لیا جائے اور انھیں طلبا کی مخصوص صلاحیتوں کے مطابق نئے سرے سے ترتیب دیا جائے۔

e. **معاون اور جمہوری اسکولی ثقافت:** غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل طلبا کو اسکول کے دیگر ساتھیوں اور اساتذہ کی حمایت بھی حاصل ہونی چاہیے۔ اسکول کا مجموعی ماحول ایسا ہونا چاہیے جو تمام طلبا کی صلاحیتوں کو تسلیم کرے اور ان کی قدر کرے۔ تاہم، اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ کسی مخصوص گروہ کو غیر ضروری ترجیح نہ دی جائے، بلکہ تمام طلبا کی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

جیسا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں کہا گیا ہے، ایک اچھا تعلیمی ادارہ وہ ہے جہاں ہر طالب علم کا استقبال کیا جائے اور اس کا خیال رکھا جائے، ایک محفوظ و محرک تعلیمی ماحول موجود ہو، وسیع اکتسابی تجربات موجود ہوں، اور بہترین مادی بنیادی ڈھانچہ (Physical Infrastructure) موجود ہو، اور ہر طالب علم کے لیے تعلیم و تعلم کے موزوں وسائل موجود ہوں۔ بہترین تعلیم کی رہنمائی کرنے والا بنیادی اصول یہ ہے کہ تمام بچے سیکھنے کے اہل ہوں۔ لہٰذا مساوات اور سماج کے ہر حصے کی شمولیت ہمارے تعلیمی نظام کی بنیاد ہیں۔

باب5

اسکولوں میں رہنمائی اور صلاح کاری

بہترین تعلیم کے کلیدی اصولوں میں سے ایک جس کا ذکر نئی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی واضح طور پر کیا گیا ہے کہ نگہداشت (Care) تعلیم کے لیے مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ نگہداشت کا مطلب مواد، فن تدریس، تعلیم کا بنیادی ڈھانچہ اور تعلیم و تعلم کے طریقۂ کار پر تفصیلی توجہ ہے۔ اساتذہ اور طلبا کے مابین باہمی تعامل (Interaction) میں یہ مظاہرہ بین ہوتا ہے۔ اس کا اظہار اہداف کے بنانے، انھیں تنظیم دینے، اکتسابی وسائل کی دستیابی میں، نظام الاوقات کی تنظیم میں، فرائض کی تقسیم میں، انتظامات کی میزبانی میں طلبا کی شمولیت اور اسکولوں کے ذریعے طلبا کی آموزشی کارروائیوں میں بھی ہوتا ہے۔

مزید برآں انفرادی یا اجتماعی طور پر طلبا کی مخصوص ضرورتیں ہوسکتی ہیں، جنھیں اسکول رہنمائی اور صلاح کاری سے پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے۔

سیکشن 5.1

رہنمائی اور صلاح کاری کی توضیح (Defining Guidance and Couselling)

رہنمائی انفرادی طور پر کسی کو اہل بنانے کا عمل ہے۔ انفرادی فلاح اور کارآمد سماجی شمولیت کے لیے مستقبل میں اپنے فیصلے خود کرنے اور ان پر عمل درآمد کا تعین کرنے کے لیے یہ ایک مددگار و معاون مصروفیت ہے۔ اس میں بھروسہ مند تعلق کا عمل دخل ہوتا ہے جہاں رہنمائی کرنے والا فرد قابل اعتماد، تجربہ کار اور ماہر ہوتا ہے، یا صاحب ادراک اور ذی علم ہوتا ہے۔

صلاح کاری انفرادی طور پر کسی سے مشورہ کے لیے رجوع کرنا ہے۔ بڑی حد تک رہنمائی کے طریقۂ کار کی طرح صلاح کاری میں بھی انفرادی طور پر افراد کو سمجھنا اور ان کے رجحانات اور فیصلہ میں مدد کرنا شامل ہے۔ یہاں استثنا یہ ہے کہ ممکنہ تبدیلی کا پہلو اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اور اکثر ایک ماہر (تربیت یافتہ) کاؤنسلر کی ضرورت ہوتی ہے، جو انفرادی برتاؤ اور حالت کا سامنا کر سکے۔

رہنمائی اور صلاح کاری کو اسکولی ماحول میں الگ الگ نہیں بلکہ متوازی سرگرمیوں کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہاں اسے تعلم اور طلبا کی بالیدگی میں معاون طریقۂ کار کے حوالے کے طور پر برتا جاتا ہے، انفرادی طور پر یا نصاب تعلیم کے حصہ کے طور پر نہیں۔ اسے مکمل نصاب تعلیم کا تکمیلی جزو ہونا چاہیے۔ دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ اسکولی نصاب مکمل طور پر طلبا کے گروپوں کے لیے بنایا جاتا ہے۔ رہنمائی اور صلاح کاری کا زور انفرادی طور پر طالب علم کی ضروریات تعلیم، صحت اور فلاح و بہبود پر ہوتا ہے۔

رہنمائی اور صلاح کاری کا نظام مختلف طلبا کی تعلیمی، نفسیاتی و سماجی فلاح کے لیے اساتذۂ کرام، والدین اور انتظامیہ کے لیے مددگار ہوتا ہے۔ اسباق کو سمجھنے کی دشواری، پیشہ کے انتخاب اور اعلیٰ تعلیم کا انتخاب، بالیدگی سے متعلق مسائل (بلوغیت، خود مختاری، سماجی ہم آہنگی) اور دماغی صحت اور فلاح و بہبود کے لیے فائدہ مند ہے۔

سیکشن 5.2

اسکولوں میں رہنمائی اور صلاح کاری کا نظام

اسکولوں میں رہنمائی اور صلاح کاری کا مطلب تعلیمی اغراض کے حصول میں معاونت ہے۔ یہ مکمل فلاح و بہبود کی اخلاقیات، افراد کی نگہداشت کی اخلاقیات اور باہمی احترام کے سکھانے میں معاون ہوتی ہے۔

a. **طلبا، والدین اور منتظمین کو بنیادی رہنمائی اور صلاح کاری فراہم کرنا، اسکول برادری کے پس منظر میں مندرجہ ذیل شعبوں پر مبنی ہے۔**

i. **جسمانی صحت اور تندرستی:** یہ نشوونما کے پہلو کی اہم ترین ضرورت ہے جو اسکولوں سے خاص خیال رکھنے کا تقاضا کرتی ہے۔ پوری اسکولی زندگی میں اچھی صحت اور جسمانی چستی کے لیے منصوبے ترتیب دینا مرکزی مقصد ہے۔

ii. **نفسیاتی صحت اور تندرستی:** طلبا کی رہنمائی اور صلاح کاری کی بنیادی توجہ جذبات کی تنظیم اور مثبت جذبات کی تدریس کے طریقۂ کار پر مرکوز ہونا چاہیے۔ جبکہ ذہنی صحت کے ہلکے مسائل سے لے کر معتدل مسائل کے حل کے لیے اسکول میں ہی مدد دستیاب ہونا چاہیے، لیکن یہ بہتر ہوگا کہ طبی تشخیص کے لیے طلبا اور ان کے خاندان والے اسکول سے باہر زیادہ قابل پیشہ ور افراد سے رجوع کریں۔

iii. **سماجی شرکت اور ہم آہنگی:** اس کے ذریعے اسکولوں میں ایسی تدریسی حکمت عملی اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس میں سماجی اصولوں، توقعات، گراں قدر سماجی شرکت کا استعمال اسکولوں کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ مزاحمت، جارحیت، الگ تھلگ کر دیے جانے کا رجحان اور زور آوری جیسے مسائل سے نپٹنے کے لیے اپنے آپ کو تیار رکھے۔

iv. **ادراکی صحت (Cognitive Health) اور بالیدگی:** ادراکی صحت کی بہتری کے سنگ میل طے کرنے کے لیے جدوجہد کرنے والے طلبا کی شناخت، ان کے والدین کو معاون حکمت عملی کا مشورہ مزید تدریسی معاونت کے لیے منصوبہ بندی۔

v. **تعلیمی ضروریات اور تنوع:** توجہ اور تعلم کے مسائل کی شناخت اور بچوں میں کسی معذوری سے پیدا ہونے والے مسائل پر توجہ اور انفرادی تعلیمی منصوبے (IEPs – Individualised Education Plans) بنانا۔

b. **تعلیمی اور پیشہ ورانہ صلاح کاری:** نئے درسیاتی شعبوں کے متعارف کروائے جانے پر طلبا کو تمام سطحوں کے انتخاب میں مدد فراہم کرنا اور ثانوی سطح طے کرنے کے بعد تعلیمی اور پیشہ ورانہ انتخاب میں بھی مدد کرنا۔

c. **انتظامیہ اور اسکولی نظام کی بہتری میں معاونت:** اسکولوں کے اچھی طرح سے کام کرنے، پالیسیاں بنانے، اس کے پروگرام اور سرگرمیاں طے کرنے میں رہنمائی اور صلاح کاری کے ماہرین کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ اسکول کے سارے ممبران کی مدد سے اسکولوں میں بتدریج بہتری لانا ضروری ہے کہ یہ لوگ تعلیمی ضرورتوں کے تنوع سے آگاہ ہوتے ہیں۔

سیکشن 5.3
اسکولوں میں رہنمائی اور صلاح کاری کی ذمہ داری

رسمی اور غیر رسمی طور پر اسکول کے اساتذۂ کرام اور پرنسپل طویل عرصے سے طلبا اور والدین کی رہنمائی اور صلاح کاری کے لیے اپنی خدمات پیش کرتے رہے ہیں۔ طلبا سے مسلسل رابطے میں رہنے کی وجہ سے ان لوگوں کا مقام اس کام کے لیے اہم ہو جاتا ہے۔

ملک عزیز کے بیشتر اسکولوں کے بنیادی حقائق کے پیش نظر یہ تسلیم کرنا مناسب ہے کہ رہنمائی اور صلاح کاری کے لحاظ سے اسکولوں کے اپنے حدود ہیں۔ کامیاب منصوبہ بندی کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ اور پرنسپل اس بات سے آگاہ ہوں کہ وہ کس قسم کے مسائل اور معاملات کو برتنے کے اہل ہو سکتے ہیں اور اور کن مسائل و معاملات میں اسکول کے دائرۂ کار کے باہر پیشہ ورانہ ماہرین کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

انھیں اس حوالے سے بنیادی تربیت دی جانی چاہیے کہ وہ مطلوبہ مہارتوں اور صلاحیتوں سے وابستہ ہو سکیں جیسا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں تجویز کیا گیا ہے کہ اسکول یا کلسٹر لیول پر ایک پیشہ ور رہنما اور امیر کا انتخاب جلد از جلد کیا جائے۔ جن اسکولوں کے پاس وسائل ہیں، وہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مطابق پیشہ ور ماہر کا انتخاب کرنے میں پیش قدمی کریں۔

سیکشن 5.4
معیاری رہنمائی اور صلاح کاری کے متوقع نتائج

وقت کے ساتھ اسکولوں میں اعلیٰ معیار کی رہنمائی اور صلاح کاری کی معاونت کا عمل درج ذیل نتائج کے حصول کو یقینی بنائے گا۔

a. انفرادی طور پر طلبا ذہنی و جسمانی طور پر صحت مند ہوں گے۔ اور سیکھنے کی مثبت عادتیں اپنائیں گے۔

b. طلبا اسکول میں برقرار رہیں گے اور ڈراپ آؤٹ کی شرح گھٹ جائے گی۔

c. متنوع تعلیمی ضروریات رکھنے والے طلبا کو ترقی کے مساوی مواقع اور تعاون حاصل ہو گا۔

d. انفرادی طور پر طلبا رہنمائی اور صلاح کاری کے دوران ملنے والے مشوروں کی بنیاد پر اچھے موضوعات، پیشہ ورانہ تعلیم اور پیشہ کے انتخاب کرنے کے قابل ہوں گے۔

e. اساتذہ اور والدین طلبا سے تعلیم کے متعلق بامعنی طریقے پر موثر رابطہ قائم کرنے کے قابل ہوں گے اور ان کی تعلیم میں مددگار رہیں گے۔

f. انتظامی حکمت عملی اور منصوبہ کی فیصلہ سازی کے وقت طلبا کی علمی کامیابیاں، ان کی صلاحیتیں، اقدار اور رویوں کو مرکزی حیثیت دی جائے گی۔

g. اسکول کا ماحول محفوظ محسوس ہو گا اور اسکول کے تمام اراکین کو تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

h. اسکول کا ماحول تخلیقی اظہار کے لیے ایک موزوں جگہ کے طور پر دیکھا جائے گا۔

i. تعلیمی سال کی بہترین منصوبہ بندی کی جائے گی اور اعلیٰ قسم کا تعلیمی طریقہ کار اختیار کیا جائے گا جو طلبا سے سخت محنت اور نظم و ضبط کا متقاضی ہے۔

j. اسکول کو سماج کی جانب سے مناسب تعاون اور احترام حاصل ہو گا۔

اسکول میں رہنمائی اور صلاح کاری طلبا کو ان کی اپنی صلاحیتوں کو پہچاننے اور سمجھنے، ان کے مقابلہ کرنے کی مہارتوں کو بہتر بنانے، بہتر فیصلہ سازی کو فروغ دینے، ان کے تعلقات کو بہتر کرنے، اور زندگی اور اس کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے میں خود مختار بنانے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

باب 6
اسکولوں میں تعلیمی ٹیکنالوجی

تکنیک (Technology) ایک وسیع اصطلاح ہے جو انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے انسان کے ذریعے ایجاد کردہ سبھی اقسام کے آلات، طریقوں اور اعمال (Processes) کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس باب میں، اس کا تعلق خاص طور پر اطلاعات و مواصلات کی تکنیک (ICT– Information and Communication Technology) سے ہے۔ اطلاعات و مواصلات کی تکنیک ایک وسیع اصطلاح ہے جو 'تعلیم کی ٹیکنالوجی' اور 'تعلیم میں ٹیکنالوجی' دونوں کا مفہوم سموئے ہوئے ہے۔ جہاں پہلی اصطلاح انسانی رابطے اور انسانی کردار کی بات کرتی ہے۔ وہیں دوسری اصطلاح تعلیم کے شعبے میں ٹیکنالوجی (مشینیں، انجینئرنگ، اور صنعت) کی طرف اشارہ کرتی ہے، جسے عام طور پر ICT کہا جاتا ہے۔

اس میں سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر کے آلات اور ٹیکنالوجی بھی ایک وسیع حد شامل ہے۔ کمپیوٹر اور موبائل فون جیسے آلات، انٹرنیٹ جیسے نیٹ ورکس اور سافٹ ویئر کا استعمال ایپلیکیشنز وغیرہ۔ یہ ٹیکنالوجی ہمیں ڈیجیٹل شکل میں معلومات کو ذخیرہ کرنے، ان پر عمل کرنے، اور ان تک رسائی حاصل کرنے کے قابل بناتی ہے۔ یہ معلومات عبارتی طور پر اور سمعی و بصری دونوں شکلوں میں محفوظ کی جا سکتی ہیں۔ ان ٹیکنالوجی نے ہمیں معلومات کو مؤثر، کارآمد، وسیع پیمانے پر اور دور دراز فاصلوں پر ایک دوسرے کے ساتھ ساجھا کرنے کے قابل بھی بنا دیا ہے۔ پچھلے چند دہائیوں میں اطلاعات و مواصلات کی تکنیک نے انسانوں کے ذریعہ معلومات برتنے کا طریقہ ہی بدل دیا ہے۔

جبکہ تعلیم اس تبدیلی میں ایک کلیدی کردار ادا کرے گی، بھارت کو ایک ڈیجیٹل طور پر بااختیار معاشرے اور علم پر مبنی معیشت میں تبدیل کرنے میں ٹیکنالوجی خود بھی تعلیمی عمل اور نتائج کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ اس طرح، ٹیکنالوجی اور تعلیم کے درمیان کا تعلق تمام سطحوں پر دو طرفہ ہے۔

(قومی تعلیمی پالیسی 2020، 23.1)

اس باب میں، ہم اسکولی تعلیم میں اطلاعات و مواصلات کی تکنیک (ICT) کے ممکنہ فوائد، اس کے استعمال کے امکانات، استعمال اور غلط استعمال کے حوالے سے احتیاطی تدابیر، اور آخر میں اسکول کے تناظر میں ICT کے استعمال کے اصولوں کو دریافت کریں گے۔

باب 6.1

ہندوستان میں ICT کا تناظر

ہندوستان تیزی سے ایک ایسے معاشرے میں تبدیل ہو رہا ہے جہاں ٹیکنالوجی روزمرہ زندگی کا ایک لازمی حصہ بن چکی ہے۔ لوگ روزمرہ کے لین دین جیسے ادائیگیوں، خریداری، اور رابطہ و ترسیلات کے لیے ICT کا استعمال کرتے ہیں۔ کسان ٹیکنالوجی کے ذریعے نئی معلومات حاصل کرتے ہیں اور کاشتکاری کے فیصلے کرتے ہیں۔ مختلف خدمات جیسے کہ نوکری تلاش کرنا یا شادی کے لیے رشتہ تلاش کرنا بھی ICT کے ذریعے پیش کی جاتی ہیں۔

ڈیجیٹل پلیٹ فارموں کے ذریعے نئی مہارتیں اور مشاغل سیکھے جا رہے ہیں، اور یہاں تک کہ شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لیے بھی ان کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ بچوں اور بڑوں دونوں میں ٹیکنالوجی کے مختلف شکلوں اور طریقوں کا استعمال یکساں طور پر بڑھ رہا ہے۔ ٹیکنالوجی کے آلات کا ارتقا ہوتا ہے اور ایسا ہوتا رہے گا، کیونکہ یہ زندگی، سماجی تعاملات، معاملات، ترسیلات اور روزگار کا لازمی حصہ بن چکے ہیں۔ ٹیکنالوجی کو اپنانے کا عمل نیچے سے اوپر کی طرف ہوتا ہے، لوگ ان آلات کو اپناتے ہیں جو ان کے لیے فائدہ مند ہوں اور وہ ٹیکنالوجی کا استعمال کریں گے اگر یہ ان کی ضروریات کو پورا کرے اور ان کے مقصد کے مطابق ہو۔

تعلیم اور ٹیکنالوجی کے درمیان تعلق 'دو طرفہ' ہے، کیونکہ اطلاعات و مواصلات کی تکنیک (ICT) کی دنیا میں بہت سی اختراعات (Innovation) کا تعلیم میں مؤثر اطلاق ہوا ہے اور یہ بڑے پیمانے پر تبدیلیاں لا رہی ہیں۔ اسی طرح، تعلیم ہمارے نوجوانوں میں ان صلاحیتوں کی نشوونما کرتی ہے جو ہندوستان کے متحرک ٹیکنالوجی شعبے کو چلاتی ہیں۔ ٹیکنالوجی ہر نسل کے ساتھ ترقی کرتی ہے اور بدلتی ہے، جیسا کہ اس کا مشاہدہ ریڈیو، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، انٹرنیٹ، موبائل آلات، اور حال ہی میں جنریٹو AI (AI Generative) سمیت مصنوعی ذہانت (AI) کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ٹیکنالوجی کا تعارف خود بخود اسکولی تعلیم کو بنیادی طور پر بہتر نہیں کرتا، جب تک کہ یہ اساتذہ اور طلبا کی ترقی اور تعلم میں مکمل، تکمیلی اور بنیادی طور پر مددگار نہ ہو۔

یہ بالکل واضح ہے کہ کوئی بھی ٹیکنالوجی وسائل کی فراہمی، اساتذہ کی صلاحیتوں اور تحریک، اور طلبا کی اسکول جانے کے لیے تیاری جیسے بنیادی مسائل کو حل نہیں کر سکتی تعلیمی اہداف کے حصول کے لیے مرکزی طور پر ہر کلاس روم میں ایک پرجوش اور قابل استاد کی موجودگی پر مسلسل زور دینے کی ضرورت ہے۔ تاہم، ان ٹیکنالوجی کی موزوں استعمال کے ساتھ دستیابی، اساتذہ کی تاثیر اور آموزگاروں کے تجربے کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ ٹیکنالوجی تعلیمی نظام کے متعدد پہلوؤں پر بہتری کا ایک اہم محرک ثابت ہو سکتی ہے۔

اس طرح، ہندوستان میں ICT کا استعمال نہ صرف روزمرہ زندگی کو آسان بنا رہا ہے، بلکہ تعلیمی شعبے میں بھی مختلف محاذوں پر اہم تبدیلیاں لا رہا ہے، بشرطیکہ اسے مناسب طریقے سے استعمال کیا جائے۔ پچھلے چند دہائیوں میں، ICT نے معلومات کے ساتھ انسانی تعامل کے طریقے کو مکمل

طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ اس نے تعلیم کے شعبے میں بھی انقلاب برپا کیا ہے، جس سے طلبا اور اساتذہ دونوں کو نئے اور موثر طریقوں سے سیکھنے اور سکھانے کے مواقع فراہم ہوئے ہیں۔

باکس 6.1

موجودہ ڈیجیٹل تعلیم کے اقدامات کے کلیدی نکات

کووِڈ19 وبائی مرض کی وجہ سے اسکول بند ہونے سے ہندوستان میں تقریباً 286 ملین 3 سے 18 سال کی عمر والے بچے متاثر ہوئے۔ تعلیمی اداروں کے بند ہو جانے کے دوران 'آموزش کا تسلسل' ایک اہم چیلنج تھا، اور اب وبائی مرض کے بعد، 'آموزش کا نقصان' کی تلافی سب سے بڑا چیلنج ہے۔

اس دوران پورے ملک میں ICT پر مبنی متعدد اقدامات کیے گئے۔ ہر جگہ دستیاب وسائل میں ڈائریکٹ ٹو ہوم (DTH) چینلز، جیسے PMeVidyaDTHTV چینل، SwayamPrabhaDTH چینل، ریڈیو، کمیونٹی ریڈیو اسٹیشن اور مقامی TV چینلوں اور پوڈ کاسٹس پر ٹیلی کلاسیں شامل ہیں۔ تقریباً ہر ریاست اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقے (UT) نے وبائی مرض کے دوران ان میڈیا کے استعمال کا تجربہ ساجھا کیا۔

ریاستی سطح پر ڈیٹا کے تجزیے کے ذریعے فیصلہ سازی ایک بنیادی امکان رہا ہے جس کا کنٹرول اینڈ کمانڈ سینٹر (CCC) برائے تعلیم کے ذریعے آموزش اور انتظامی کاموں کی نگرانی اور ٹریکنگ کی گئی۔ آموزشی ماحصل (Learning Outcomes - LOs) میں خلا کی نشاندہی کرنے کے لیے سیکھنے کے عمل کا جائزہ لیا گیا تاکہ مناسب تدارکی اقدامات کیے جا سکیں۔ اس اقدام سے مختلف تناظر سے آنے والے تمام استفادہ کنندگان جیسے انتظامیہ، اساتذہ، طلبا اور والدین سبھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ دکشا ایپ اور ویب سائٹ نے ویڈیو اسباق، ورک شیٹس، تفویض (Assignment) اور ای-درسیات فراہم کیے جو مختلف بورڈ اور کئی زبانوں میں اسکول کے نصاب کے لیے دستیاب ہیں۔ ریاستوں یا مرکزی حکومت کے زیر انتظام علاقوں نے SCERTs کے یوٹیوب چینلز اور ٹول فری کال سینٹر کے ذریعے تعلیمی مواد کو قابل رسائی بنایا تاکہ طلبا اہم موضوعات پر اپنے شکوک و شبہات دور کر سکیں۔

کئی ریاستوں نے اساتذہ اور طلبا مواد مضمون لوڈ کر کے ٹیبلٹس، لیپ ٹاپ یا اسمارٹ فون تقسیم کیے۔

تدریس کی ہمہ گیریت (Versatility) کو بڑھانے اور سبق کے مواد کو آسانی سے سمجھنے کے لیے، CRT TV کو اسمارٹ کلاس میں تبدیل کیا جا رہا ہے، جس میں سبق کے منصوبے، تدریسی ویڈیو اور تفریحی زون شامل ہیں، تاکہ تدریس کو آسان اور آموزش کو مزید آسان بنایا جا سکے۔

یہ تمام ترقیاں اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کرتیں کہ ٹیکنالوجی تک غیر مساوی رسائی ایک بڑا چیلنج ہے۔ ڈیجیٹل خلیج (Digital Divide) ایک حقیقت ہے۔ ہر شخص یکساں ٹیکنالوجی تک رسائی نہیں رکھتا۔ مثال کے طور پر، ہندوستان میں اسمارٹ فون اور فیچر فون کے صارفین کے ساتھ ساتھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کے پاس فون تک رسائی نہیں ہے۔ جب ہم ڈیجیٹل دنیا میں مسائل کے حل اور وسیع پیمانے پر حل کی بات کرتے ہیں، تو اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ٹیکنالوجی کے آلات 'اچھے غلام' ہوتے ہیں، اور 'برے آقا' بھی۔ آلات کے انتخاب اور استعمال میں متوازن عمل اپنانے کی ضرورت ہے، جس میں بچوں کے ڈیجیٹل حقوق کا احترام بھی شامل ہے۔ جیسے جیسے ہم زیادہ ڈیجیٹل معاشرے کی طرف بڑھ رہے ہیں، افراد کے اعمال، انتخاب، اور رویوں سے متعلق ڈیٹا پیدا ہو رہا ہے اور زیادہ قابل رسائی بھی ہو رہا ہے۔ یہ ڈیٹا، جب صارف کی خدمت کے لیے استعمال ہوتا ہے، تو یہ ایک سہولت ہے، لیکن یہی ڈیٹا فرد کو غیر محفوظ (Venerable) بھی بنا سکتا ہے۔ ایک بڑھتے ہوئے ڈیجیٹل معاشرے میں ڈیٹا کے استعمال میں احتیاط برتنی چاہیے، خاص طور پر تعلیم و تعلم کے عمل میں۔ ٹیکنالوجی کے آلات کو تعلیم و تعلم کے عمل میں غیر مناسب طریقے سے استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

6.1.1 ارتقااور ابھرتی ہوئی تکنیک

6.1.1.1 مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ، آگمینٹیڈ ریئلٹی، ورچوئل ریئلٹی

مصنوعی ذہانت (AI)، مشین لرننگ (ML)، ضخیم ڈیٹا کے تجزیے، اور ویژولائزیشن جیسی ٹیکنالوجی کی آمد نے تعلیم کے شعبے میں نئے اور اختراعی اطلاقات کو یقینی بنائیں گے۔ ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز جیسے کہ مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ، ڈیٹا سائنس، اور Immersive ٹیکنالوجیز (جیسے، AR، VR، یا ورچوئل لیبز) ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے والا اور کھیل آمیز مواد کو تعلیم و تعلم، اور جانچ کے عمل کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی اساتذہ کی تیاری اور پیشہ ورانہ ترقی کی معاونت کرنے، تعلیمی رسائی کو بڑھانے اور تعلیمی منصوبہ بندی، انتظام اور انتظامیہ کو ہموار کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔ اس کے لیے ڈیجیٹل تعلیم کا ایک ایسا ماحول بنانے کی ضرورت ہے جہاں اساتذہ، طلبا، والدین اور منتظمین ٹیکنالوجی کے مناسب استعمال سے واقف ہوں اور ضروری حفاظتی اقدامات کو اپنائیں۔

تاہم، ان ٹیکنالوجی کے اثرات کو سمجھے بغیر ان کا استعمال ڈیجیٹل تقسیم کو بڑھا سکتا ہے۔ اس کے باوجود ان ٹیکنالوجیز کے ذریعے اساتذہ اور طلبا کی صلاحیتوں کو بڑھانے اور معاونت کرنے کی صلاحیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اساتذہ اور طلبا کا ان ٹیکنالوجی کا استعمال، یا ان کے لیے کیا گیا تعاون (Contribution)، یا ان سے استفادہ کرنے والوں کو ان کے کردار، اور ان کے اثرات کے بارے میں آگاہ کیا جانا چاہیے۔ قومی، ریاستی اور اسکول کی سطح پر طلبا کو ان ٹیکنالوجی کے استعمال، ان کے کردار اور صواب دید کے ساتھ استعمال اور ان پر اس کے اثرات کو واضح کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر نوجوانوں کے لیے ذمہ دار مصنوعی ذہانت 'YUVAi' (Responsible AI for Youth) ایک قومی پروگرام ہے جو سرکاری اسکولوں کے نوجوانوں کو AI کے لیے تیار کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ یہ پلیٹ فارم طلبا میٹ وائی (Miety) کے نیشنل ای گورنینس ڈویژن کو نئے دور کی ٹیکنالوجی کی ذہنیت اور متعلقہ مہارتوں سے آراستہ کرنے کا مقصد رکھتا ہے۔

6.1.1.2 جنریٹو اے آئی (Generative AI)

ٹیکنالوجی کے ارتقا کی مکمل پیش گوئی نہیں کی جاسکتی تاہم مستقبل قریب میں مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ، اور اس کے نتیجے میں جنریٹو اور ریسپانسیو AI کا فروغ ناگزیر لگتا ہے۔ ٹیکنالوجی کی نوعیت سے قطع نظر، اساتذہ اور طلبا کی مہارتیں اس ٹیکنالوجی کے کام کرنے کے طریقہ کار کو سمجھنے ان ابھرتی ہوئی اور تخریبی ٹیکنالوجیوں کے اور انھیں ہندوستانی تناظر میں استعمال کرنے کے لیے انتہائی اہم ہیں۔

جنریٹو اے آئی (Generative AI) ایک ایسی ٹیکنالوجی ہے جو موجودہ ڈیٹا سے سیکھ کر اصل مواد تخلیق کرتی ہے۔ یہ موجودہ ڈیٹا کے طرز (Pattern) اور ڈھانچے کو استعمال کرتے ہوئے نئے متن تخلیق کرتی ہے، یہ نئے متن، تصاویر یا موسیقی بغیر واضح پروگرام ترتیب دیے تیار کرسکتی ہے، اس کی کچھ مثالیں ChatGPT اور Bard ہیں۔ تاہم ان ٹیکنالوجی کو DIKSHA جیسے پلیٹ فارم پر TaraBot جیسے حل تخلیق کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی نئے خیالات کی دریافت، اختراعی مواد کی تخلیق، ڈیزائن، موسیقی، فنون لطیفہ اور قصہ گوئی میں دریافت اور مسئلہ حل کرنے کے لیے استعمال ہوسکتی ہیں۔

تعلیم کے شعبے میں، جنریٹو اے آئی اساتذہ کے لیے ایک قیمتی آلہ ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ تعلیمی مواد جیسے کہ ترسیلی (Interactive) اسباق، ویڈیو اور ذاتی نوعیت کی مشقوں کی تخلیق کو ممکن بناتا ہے۔ یہ کئی زبانوں میں مواد تخلیق کرنے میں بھی مددگار ہے، جس سے شمولیت کو فروغ ملتا ہے۔ تاہم، اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ تخلیقی مواد نصاب کے مطابق ہو اور جانبداری سے بچا جائے۔ تخلیقی مصنوعی ذہانت (Generative AI) کو ذمہ داری کے ساتھ شامل کرنے سے اساتذہ کلاس روم میں تخلیقی صلاحیتوں اور جدت کو بڑھا سکتے ہیں، جس سے طلبا کو منفرد تعلیمی تجربات مل سکتے ہیں۔

تخلیقی مصنوعی ذہانت جنریٹو اے آئی (Generative AI) مواد تخلیق کرنے میں وقت اور محنت کی کمی کر کے ایک تکمیلی کردار ادا کر سکتی ہے، جیسے کہ کوئز، تدریسی منصوبے، تعلیمی مواد، موزوں جائزے، ترسیلی نقول (Interactive Simulations) اور طلبا کی توجہ کو مشغول کرنے کے لیے ورچوئل ماحول فراہم کرنا۔

تاہم، یہ بات اہم ہے کہ تخلیقی مصنوعی ذہانت ایک تیزی سے ترقی پذیر میدان ہے، اور اس کے استعمال کے ساتھ اخلاقی پہلو اور چیلنج بھی جڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ مسائل میں تخلیق کردہ مواد میں تعصب، ڈیٹا کی رازداری اور مواد کی صحت مندی و صداقت شامل ہیں، اور مزید مسائل سامنے آ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ، تعلیمی میدان میں مصنوعی ذہانت کے (غلط) استعمال سے حقیقی چیلنج اور خلل بھی پیدا ہو سکتے ہیں، جیسے کہ طلبا اور اساتذہ کی جانب سے سوچنے کے سب سے بنیادی عمل کو مصنوعی ذہانت کے سپرد کر (آؤٹ سورس) کرنا۔ یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے جب ہوم ورک اور تفویض (اسائنمنٹس) مصنوعی ذہانت سے کیے جائیں یا تدریسی منصوبے اور مواد مکمل طور پر مصنوعی ذہانت سے تیار کیے جائیں۔ طویل مدتی دور میں ایسا رویہ ان صلاحیتوں کی نشوونما پر روک لگا سکتا ہے جو باہر سے منتقل کی گئی ہیں، اس صورت میں سوچنے کی صلاحیت کو آؤٹ سورس کرنا گہرے نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔

صرف سوچ سمجھ کر اور اچھی طرح تحقیق کرنے والی مصنوعی ذہانت کی تعلیمی عمل میں شمولیت ہی ہمیں اس کی صلاحیتوں کو مکمل طور پر استعمال کرنے کی اجازت دے سکتی ہے، جب کہ اس کے سنگین خطرات کا شکار بننے سے بچا جا سکتا ہے۔ یہ پورے تعلیمی نظام کے لیے تحقیق اور توجہ کا سب سے اہم شعبہ ہونا چاہیے تاکہ مصنوعی ذہانت کے خطرات کو ختم کیا جا سکے اور اسے اس کی بھرپور صلاحیت تک استعمال کیا جا سکے۔ اس وقت جب یہ قومی درسیات کا خاکہ (NCF) لکھا جا رہا ہے، اس حوالے سے کچھ زیادہ حتمی بات نہیں کہی جا سکتی۔

سیکشن 6.2

اسکولی تعلیم میں آئی سی ٹی (ICT) کی صلاحیت

تعلیم میں ٹیکنالوجی انسانی صلاحیتوں میں نمایاں اضافے کا کردار ادا کر سکتی ہے اور تعلیم و تعلم کو زیادہ مؤثر بنانے کے طریقے فراہم کر سکتی ہے۔ درج ذیل نکات سے ہم جانچ سکتے ہیں کہ ٹیکنالوجی کس طرح مددگار ثابت ہو سکتی ہے:

a. رکاوٹوں اور حدود کو ختم کر سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، طالب علم کی سیکھنے کا تجربہ صرف کلاس روم تک محدود نہیں رہتا۔ وہ کتاب، استاد اور کلاس روم کی حدود سے آگے جا کر معلومات حاصل کر سکتا ہے۔

b. ایسی دنیاؤں، خیالات اور مقامات کو دریافت کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے جہاں جسمانی طور پر جانا ممکن نہ ہو۔ مثال کے طور پر، کوئی طالب علم یا استاد کسی فلکیاتی مرکز (Planetarium) یا عجائب گھر نہ جا سکا ہو، لیکن اگر ایک ویڈیو یا آگمینٹیڈ ریئلٹی (Augmented Reality) کے تجربے کا لنک فراہم کر دیا جائے تو وہ دنیا کے کسی بھی مقام کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔

c. ٹیکنالوجی بذات خود کسی قسم کی تفریق نہیں کرتی۔ مثال کے طور پر صارف کی جسمانی صلاحیت یا مقام ٹیکنالوجی کے استعمال میں رکاوٹ نہیں بنتی۔ ٹیکنالوجی مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کے لیے رسائی کے دروازے کھولتی ہے۔ سننے سے محروم افراد کے لیے سب ٹائٹلز (عبارت) اور اشاروں کی زبان کے ساتھ ویڈیو نہایت اہم ہیں، جبکہ بصارت سے محروم یا پڑھنے میں دشواری کا سامنا کرنے والے افراد کے لیے سمعی مواد نہایت مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح، آڈیو کے ساتھ متن فراہم کرنا سیکھنے میں مشکلات رکھنے والے طلبا کے لیے ایک انقلابی قدم ہو سکتا ہے۔

d. یہ انتخاب کرنا، روابط بنانا اور مطلوبہ معلومات حاصل کرنا ممکن بناتی ہے۔ مثال کے طور پر اساتذہ کی تربیت مخصوص طے شدہ موضوعات پر ہوتی ہے، جو یقیناً مفید ہے، لیکن اس میں مزید وسعت لائی جاسکتی ہے اگر اساتذہ ویب کے ذریعے اپنی ضرورت کے مطابق اضافی تربیت حاصل کرسکیں۔

6.2.1 رسائی (Access)

قومی درسیات کا خاکہ (NCF) بارہا اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ سیکھنے کا عمل صرف نصابی کتابوں تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ آئی سی ٹی (ICT) کی بدولت طلبا اور اساتذہ کو متنوع علمی مواد تک رسائی حاصل ہوسکتی ہے۔ انٹرنیٹ کے پھیلتے ہوئے نیٹ ورک اور ایسے ڈیجیٹل آلات کی دستیابی کے باعث، جو انٹرنیٹ سے کہیں بھی منسلک ہوسکتے ہیں، تعلیمی طور پر مفید مواد تک رسائی مزید مساوی اور جمہوری ہوگئی ہے، جس سے کسی بھی وقت اور کہیں بھی آموزش کے مواقع پیدا ہورہے ہیں۔

6.2.1.1 طلبا کے لیے

کم عمر بچوں کے لیے انٹرنیٹ پر براہِ راست ڈیجیٹل مواد تک رسائی موزوں نہیں ہوسکتی۔ اس لیے بڑوں کو چاہیے کہ وہ اس رسائی کو معتدل اور رہنمائی کے تحت رکھیں۔ اس ضمن میں درج ذیل نکات اہم ہیں:

a. طلبا کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے کہ وہ ایسے ڈیجیٹل مواد تک رسائی حاصل کریں اور اس سے استفادہ کریں جو ان کے نصاب، درسیات، درسی کتب اور دیگر تعلیمی وسائل کو تقویت بخشے اور ان کے اپنے ماحول میں دستیاب نہ ہو۔

b. طلبا آئی سی ٹی (ICT) کو اپنی سمجھ بوجھ میں اضافے، اپنی رفتار سے سیکھنے، اضافی مشق کرنے اور ذاتی جانچ کی سرگرمیوں میں مدد کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، آئی سی ٹی کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ نئی جہتوں اور موضوعات کو دریافت کرنے میں معاون ہے۔ مزید برآں، یہ طلبا کو تخلیق کار اور موجد بننے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے (جیسے کہ 'کیسے کریں...' ویڈیو اور عملی مظاہرے تیار کرنا)۔

c. طلبا مختلف تکنیکی ذرائع، جیسے کہ ساتھی (Peer Forums) اور چیٹ بوٹس، کو استعمال کرکے اپنی الجھنیں دور کرسکتے ہیں یا پھر کسی سوال کو تحریری یا صوتی شکل میں پوچھ کر اپنی سمجھ بوجھ کو بہتر بناسکتے ہیں اور اپنے تجسس کی تسکین کرسکتے ہیں۔

d. آئی سی ٹی سیکھنے کے مواقع فراہم کرکے طلبا کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ بغیر کسی خوف یا فیصلے کے، آزادی سے علم حاصل کرسکیں۔

6.2.1.2 اساتذہ کے لیے

طلبا کے مقابلے میں، آئی سی ٹی (ICT) اساتذہ کو کہیں زیادہ مفید اور خود مختار بناسکتی ہے۔ درج ذیل نکات اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں:

a. اساتذہ انٹرنیٹ پر دستیاب ڈیجیٹل مواد کو نصابی کتابوں کے مواد کی تکمیل اور تقویت کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔ یہ مواد تدریسی عمل میں مختلف تدریسی طریقوں کو شامل کرنے کے ساتھ ساتھ سمعی-بصری اشیا کے ذریعے تدریس کے متنوع انداز فراہم کرسکتا ہے۔ درسی کتابوں کے ابواب اور اساتذہ کے رہنما کتابچوں میں مناسب QR کوڈ شامل کیے جاسکتے ہیں، جو انھیں متعلقہ اضافی اور تکمیلی مواد تک رہنمائی فراہم کریں گے۔

b. مخصوص موضوعاتی شعبوں اور درسی کتابوں کے ابواب کے لیے تجویز کردہ اور روضاحتی تدریسی منصوبوں کے وسائل، اساتذہ کو منصوبۂ اسباق کی مؤثر تیاری میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

c. مخصوص تصورات کے لیے بخوبی تیار کردہ تدریسی – متن کے علم (Pedagogical Content Knowledge – PCK) کے پیکجز، اساتذہ کو تدریسی عمل کے لیے نظریاتی طور پر تیار کرنے اور ان کی تدریسی صلاحیتوں میں بہتری لانے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

d. اضافی تشخیصی آلات اور پہلے سے دستیاب ورک شیٹس اساتذہ کو طلبا کی تعلم کی سطح کو سمجھنے کے لیے مؤثر تشکیلی قدر پیمائی پر سرگرمیاں تیار کرنے میں مدد دے سکتی ہیں۔

e. تفصیلی اور عمیق آن لائن کورسز اساتذہ کو تعلیمی نظریات اور مخصوص مضامین میں اپنی سمجھ بوجھ کو مزید بہتر بنانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ اساتذہ اپنی سہولت اور رفتار کے مطابق ان کورسز میں داخلہ لے کر اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو ترقی دے سکتے ہیں۔

f. اساتذہ ایسے آلات کا استعمال کر سکتے ہیں جو انتظامی کاموں کو آسان بناتے ہیں اور اساتذہ کے بوجھ کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

6.2.2 مواد کی تخلیق

آئی سی ٹی نے نہ صرف علمی مواد تک رسائی کو آسان بنایا ہے بلکہ اس نے تعلیمی مواد کی تخلیق کو بھی ممکن بنایا ہے۔ آئی سی ٹی مختلف شعبوں میں کام کرنے والے ماہرین کو معیاری اور متعلقہ مفید تعلیمی مواد تیار کرنے کے قابل بنا سکتی ہے:

a. مقامی سطح پر موزوں تدریسی مواد اساتذہ اور تعلیمی ماہرین کی مدد سے اسکول کلسٹر یا تعلیمی اداروں کے گروپس میں آئی سی ٹی کے ذریعے تخلیق کیا جا سکتا ہے۔

b. اساتذہ اپنی کلاس کے مخصوص تقاضوں کے مطابق تدریسی مواد کو فعال انداز میں تیار کر سکتے ہیں۔ وہ پہلے سے موجود ڈیجیٹل مواد تک رسائی حاصل کر کے اسے اپنی ضروریات کے مطابق ڈھال سکتے ہیں۔

c. آئی سی ٹی نے مختلف شکلوں میں تدریسی مواد کی تخلیق کو ممکن بنا دیا ہے۔ ویڈیوز، آڈیو کلپس، گرافک نقلیں اور تصویری پیش کش جیسے مواد اب ایک متحرک اور تخلیقی استاد سادہ آئی سی ٹی آلات کی مدد سے باآسانی بنا سکتا ہے۔ یہ مختلف انداز تدریسی عمل میں تنوع اور جدت پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

d. آئی سی ٹی طلبا کو تحریری اظہار سے آگے بڑھ کر اپنے تعلیمی تصورات کو پیش کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے، جس سے اساتذہ ان کے علمی فہم کا بہتر تجزیہ کر سکتے ہیں۔

e. اس قومی درسیات کا خاکہ (NCF) میں فنون، جسمانی تعلیم اور پیشہ ورانہ تعلیم پر زور دیا گیا ہے، اور یہ تصور کرنا مشکل نہیں کہ ان شعبوں میں ڈیجیٹل مواد کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ ہدایاتی ویڈیو اس درسیاتی شعبے کی درسی کتب کے ابواب سے کہیں زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتی ہیں۔

f. جنریٹیو مصنوعی ذہانت (Generative AI) کے جدید آلات استعمال کر کے مقامی اور مخصوص تدریسی ضروریات کے مطابق مواد تخلیق کر سکتے ہیں، جو ان کے کلاس روم کے طریقۂ تعلیم سے ہم آہنگ ہو۔

6.2.3 انفرادی توجہ

آئی سی ٹی اساتذہ کو طلبا پر انفرادی توجہ دینے اور ان کی مخصوص تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے:

a. آئی سی ٹی طلبا کی تعلیمی کامیابیوں کو نہایت باریک بینی سے ریکارڈ کرنے کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ اس معلومات کی مدد سے اساتذہ طلبا کے انفرادی طور پر آموزشی خاکہ (Learning Profile) طلبا کے ضمنی گروہ تیار کر سکتے ہیں، جو انھیں مؤثر تدریسی منصوبے بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے انفرادی تدریسی منصوبے بھی ترتیب دیے جا سکتے ہیں، لیکن ان منصوبوں کی مؤثر جانچ اور ان کے طلبا کے لیے فائدہ مند ہونے کا تعین کرنے میں استاد کا کردار بنیادی رہے گا۔

b. طلبا کلاس روم میں اساتذہ کی نگرانی میں ڈیجیٹل آلات کے ذریعے ذاتی تدریسی مواد سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ آئی سی ٹی طلبا کے تعلیمی پروفائلز، سابقہ علم اور دلچسپیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انفرادی تعلیمی مواد فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

c. اعلیٰ جماعتوں کے طلبا ایسے ڈیجیٹل مواد تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں جو مختلف زبانوں اور ملٹی میڈیا فارمیٹس میں تصورات کو واضح کرتے ہیں۔ طلبا اپنی رفتار سے ان مواد کا مطالعہ کر سکتے ہیں، جس سے سیکھنے کی ذمہ داری آہستہ آہستہ ان پر منتقل ہو جاتی ہے اور وہ آزادانہ طور پر تعلیم حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔

d. اساتذہ بھی اپنی ضروریات کے مطابق تعلیمی پہلوؤں کو بہتر بنانے کے لیے انفرادی تربیتی منصوبے حاصل کر سکتے ہیں۔

e. ٹیکنالوجی طلبا کی تعلیم تعلیمی خلا کو پر کرنے اور آزادانہ تعلم کو فروغ دینے اور متنوع تعلیمی ضروریات پوری کرنے (خاص طور پر معذور طلبا کے لیے) میں مدد کر سکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے ابتدائی تشخیص اور مداخلت کے لیے جدید تکنیکی آلات درکار ہوں گے۔ مزید برآں، خصوصی طور پر تیار کردہ ای-مواد، جو معذور طلبا کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرے، 'یونیورسل ڈیزائن فار لرننگ (UDL)' اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے اور درج ذیل ڈیجیٹل فارمیٹس میں دستیاب ہونا چاہیے: دیگر ڈیجیٹل شکلوں میں جیسے سمعی، بصری اور انڈین سائن لینگویج (ISL,EPUB)، فلپ بکس، اور انٹرایکٹو ڈیجیٹلی ایکسیسبل انفارمیشن سسٹم (DAISY)، مخصوص تعلیمی معذوری کے حامل طلبا کے لیے کارآمد موبائل ایپلی کیشنز استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ سمعی وسائل، جیسے ریڈیو، آڈیو بکس، اور نابینا افراد کے لیے ذیلی سرخیوں اور ISL کے ساتھ ٹیلی ویژن، ان طلبا کے لیے بہترین تدریسی وسائل فراہم کر سکتے ہیں۔

6.2.4 بین تفاعلی متن (Interactive Content)

آئی سی ٹی کا استعمال متحرک اور تفاعلی تدریسی مواد کو ممکن بناتا ہے، جو کہ روایتی درسی کتب میں ممکن نہیں ہوتا۔ یہ طریقہ 'مڈل سطح' سے ہی زیادہ موزوں ہوتا ہے، جہاں طلبا ڈیجیٹل آلات کے ذریعے انٹرایکٹو مواد کے ساتھ مشغول ہو سکتے ہیں۔

a. سائنس اور ریاضی جیسے درسیاتی مضامین میں 'ڈیجیٹل نقلوں' (Digital Simulations) کے ذریعے تدریس کے عمل کو مزید تجرباتی اور متحرک بنایا جا سکتا ہے، جس سے طلبا کے تصوراتی فہم کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

b. جدید تکنیک 'آواز کی پہچان' (Voice Recognition) اور زبان پر طبعی عمل (Natural Language Processing) جیسی تکنیکوں کی مدد سے آئی سی ٹی بولنے والی زبان کی ترقی میں معاون ہوسکتی ہے، جیسے کہ انٹرایکٹو سافٹ ویئر کے ذریعے۔

c. ڈیجیٹل درسی کتب میں جائزے کی سرگرمیوں کو شامل کیا جاسکتا ہے، جس کے ذریعے طلبا فوری طور پر اپنی فہم کو جانچ سکتے ہیں۔

6.2.5 اساتذہ کو بااختیار بنانا: ابھرتے ہوئے اختراعی تدریسی اعمال اور مہارتیں

کئی تدریسی اعمال، تدریسی حکمت عملی اور نظریات ایسے ہیں جن پر عمل کیا جاچکا ہے اور انھیں مختلف سطح کی کامیابی حاصل ہوئی ہے، جن میں فلیڈ کلاس روم بلینڈیڈ آموزش، ذاتی آموزش، کھیلوں پر مبنی آموزش، تفریح کے ساتھ تعلیم، کمپیوٹر کی مدد سے آموزش اور دیگر شامل ہیں۔

یہ تمام طریقے مخصوص تعلیمی سیاق و سباق میں مؤثر ثابت ہوسکتے ہیں، جبکہ بعض حالات میں کم مؤثر بھی ہوسکتے ہیں۔ اس لیے کوئی ایک تدریسی طریقہ یا ٹیکنالوجی سب کے لیے موزوں نہیں ہوتی۔

لہٰذا، اساتذہ کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ کام کرنے اور اپنے طلبا و اسکول کے لیے بہترین اختیارات منتخب کرنے کے لیے تیار کرنا انتہائی ضروری ہے۔ آئی سی ٹی کی مدد سے اساتذہ کی بڑے پیمانے پر استعداد کار میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

PRAGYATA (حکومتِ ہند کی پرگیتا گائیڈلائنز) ڈیجیٹل تعلیم کے لیے اساتذہ کی تیاری کے دو اہم پہلوؤں کو واضح کرتی ہیں: ڈیجیٹل تدریس کے لیے درکار مہارتوں اور صلاحیتوں کی تیاری جو ڈیجیٹل وسائل کے مؤثر اور بامقصد استعمال کے لیے ضروری ہے۔

a. اولین پہلو یہ ہے کہ اساتذہ کو ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو اپنانے کے لیے تیار کیا جائے تاکہ وہ اپنے طلبا کو زیادہ مؤثر انداز میں تعلیم دے سکیں۔

b. دوسرا پہلو یہ ہے کہ اساتذہ اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے تعلیم میں ہونے والی نئی پیش رفت سے آگاہ رہنے کے لیے ڈیجیٹل ذرائع کا استعمال کریں۔ اساتذہ کو ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی طاقت سے فائدہ اٹھانے اور پیشہ ورانہ طور پر باخبر رہنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے اساتذہ درج ذیل اقدامات کرسکتے ہیں:

c. ڈیجیٹل ٹیکنالوجی جیسے لرننگ مینجمنٹ سسٹم (LMS)، موبائل ایپس، ویب پورٹل، ڈیجیٹل تجربہ گاہ، اور اوپن ایجوکیشنل ریسورسز (OERs) کی قومی، ریاستی، اور عالمی سطح پر دریافت کرسکتے ہیں۔

d. ویبینار، آن لائن تربیتی پروگرام، اور آئی سی ٹی تدریسی طریقۂ کار (ICT Pedagogy) پر آن لائن کورسز میں شرکت کرنا تاکہ تدریسی عمل میں ڈیجیٹل ذرائع کو مؤثر طریقے سے شامل کیا جاسکے۔

e. تدریس و آموزش اور طلبا کی جانچ (Assessments) کے لیے موزوں ٹیکنالوجی کا استعمال۔

f. نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (NCERT) کی جانب سے مختلف تعلیمی مراحل کے لیے تیار کردہ متبادل تعلیمی کیلنڈر (AAC) میں شامل ڈیجیٹل وسائل سے استفادہ۔

g. فورمز، دلچسپی کے حامل گروپس اور آن لائن کمیونٹیز میں شامل ہوکر دیگر ساتھیوں کے ساتھ تبادلۂ خیال اور ڈیجیٹل تعلیم میں ہونے والی عالمی پیش رفت سے آگاہی حاصل کرنا۔

h. طباعت و اشاعت کے حقوق (Copyrighted)، مفت اور کھلے وسائل (Free and Open Source – FOSS) ای-مواد

اور تعلیمی آلات کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔ اساتذہ کو آگاہ کیا جانا چاہیے کہ انٹرنیٹ پر دستیاب ہر چیز مفت نہیں ہوتی، اس لیے انھیں اوپن ریسورسز کے درست اور قانونی استعمال کی تربیت دی جائے۔

سیکشن 6.3
اسکولی تعلیم کے لیے آئی سی ٹی کے ممکنہ حل

پچھلے حصے میں آئی سی ٹی کے ممکنہ مثبت اثرات کا جائزہ لیا گیا، جبکہ اس حصے میں ان خیالات اور حلوں کا جائزہ لیا جائے گا جو پہلے سے موجود ہیں یا مستقبل میں متوقع ہو سکتے ہیں۔ یہ کسی بھی طرح سے مکمل فہرست نہیں ہے، بلکہ محض ایک پیش رفت ہے، چونکہ ٹیکنالوجی کا ارتقا ہوتا رہے گا اور طبعی طور پر تعلیمی نظام اسے اپناتا رہے گا۔ اس لیے اساتذہ، ماہرینِ تعلیم اور منتظمین کو آئی سی ٹی کے موجودہ اور مستقبل میں آنے والے وسائل کو سمجھنے اور سیکھنے والوں کی ضرورت کے مطابق پیش نظر ایک فریم ورک مہیا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر قومی ڈیجیٹل تعلیمی خاکہ (NDEAR) ٹیکنالوجی کی تعلیم کے فروغ کی پالیسی کے لیے ایک خاکہ ہے۔

6.3.1 قومی ڈیجیٹل تعلیمی خاکہ

آئی سی ٹی کی مکمل صلاحیت کو بروئے کار لانے اور قومی تعلیمی پالیسی 2020 (NEP 2020) کے وژن کو حقیقت بنانے کے لیے جولائی 2021 میں قومی ڈیجیٹل تعلیمی خاکے (NDEAR) کا آغاز کیا گیا۔ 'NDEAR کا بنیادی تصور یہ ہے تعلیم کے ایک مربوط ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کے ذریعے تعلیمی ماحولیاتی نظام میں جدت (Innovation) کو فروغ دیا جائے اور NEP 2020 کے اہداف کے حصول میں سہولت بہم کی جائے۔'

NDEAR بھارت کے تعلیمی مستقبل کا ایک خاکہ ہے، جو قومی سطح پر مربوط ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی تشکیل کے ذریعے تمام طلبا کے لیے تعلیمی ماحصل کو بہتر بنانے میں مدد دے گا۔ NDEAR معیارات اور اصول مرتب کرتا ہے، جن کی مدد سے اساتذہ ایسی ٹیکنالوجی پر مبنی حل تلاش اور استعمال کر سکیں گے جو طلبا کی سیکھنے کی ضروریات کو پورا کرتے ہوں۔ اس کے ذریعے ڈیجیٹل شراکت داروں کا ایک ماحولیاتی نظام تشکیل دیا جائے گا، جہاں ڈیجیٹل وسائل تیار اور اسکولی تعلیم میں استعمال کیے جا سکیں گے۔

یہ ٹیکنالوجی کی ترقی کے لیے کچھ بنیادی اصولوں پر عمل کرتا ہے تاکہ یہ کھلی رسائی، وسیلہ اور صارفین کے لیے انتخاب کے مواقع فراہم کرے، جبکہ تنوع اور شمولیت کو بھی یقینی بنائے۔ یہ خصوصی ضروریات رکھنے والے طلبا کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ NDEAR تعلیم میں آئی سی ٹی (ICT) کے درج ذیل پہلوؤں کو مدنظر رکھتا ہے:

a. بنیادی تعاملات (NDEAR (Interactions تعلیم میں دو بنیادی تعاملات کی نشاندہی کرتا ہے، تعلیمی تعاملات اور انتظامی تعاملات:

تعلیمی تعاملات: یہ وہ تعاملات ہیں جو طلبا اور اساتذہ کے درمیان ہوتے ہیں جب کہ انتظامی تعاملات وہ تعاملات ہیں جو اساتذہ اور منتظمین کے درمیان ہوتے ہیں۔

b. منظر نامے (NDEAR (Scenarios تعلیمی ٹیکنالوجی کے تین منظر نامے کرتا ہے، آموزش کرنا، آموزش میں مدد کرنا اور آموزش کو منظم کرنا:

i. آموزش کا منظر نامہ (Learn Scenario): ٹیکنالوجی کو براہ راست سیکھنے کے لیے استعمال کرنا۔

ii. آموزش میں مدد کرنے کا منظر نامہ (Help Learn Scenario): ٹیکنالوجی کو طلبا کی تعلیمی معاونت کے لیے استعمال کرنے سے متعلق ہے۔

iii. آموزش کو منظم کرنے کا منظر نامہ (Manage Learn Scenario): تعلیمی عمل کو منظم کرنے کے لیے ٹیکنالوجی کے استعمال میں منتظمین کی مدد سے متعلق ہے۔

c. کلیدی شخصیات (Key Personas): NDEAR پانچ اہم شخصیات کی نشاندہی کرتا ہے: طلبا (کوئی بھی آموزگار)، والدین کوئی بھی دیکھ بھال کرنے والا، اساتذہ (کوئی بھی رسمی یا غیر رسمی استاد ہو)، منتظمین (جو انتظامیہ امور میں مددگار ہو) اور کمیونٹی کے ممبران (معاشرہ اپنے وسیع تر معنی میں بشمول بازار چلانے والے)۔

یہ ڈیجیٹل تعلیمی وسائل ان پانچوں اقسام کے افراد کے لیے انتہائی اہم ہیں، کیونکہ یہ ٹیکنالوجی کو آموزگاروں کے لیے موزوں اور بامعنی بنانے میں مدد دیتے ہیں۔

6.3.2 ڈیجیٹل کتابیں اور لائبریریاں

درسی کتب، کہانیاں، ناول، مضامین، اور غیر افسانوی مواد مختلف زبانوں میں ڈیجیٹل شکل میں اسکولی تعلیم کے بے حد اہم وسائل ہیں۔

6.3.2.1 مطابقت (Relevance)

ڈیجیٹل کتابیں ہر مضمون کے مطابق ہو سکتی ہیں، بشمول حرفی تربیت۔ مثال کے طور پر، کم شرحِ خواندگی کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے زبان کی ترقی کے مزید وسائل درکار ہوتے ہیں۔ ڈیجیٹل وسائل سننے، پڑھنے، الفاظ کے ذخیرے میں اضافے، اور مفہوم کو سمجھنے میں مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ تعلیمی ماحول، خواہ کلاس روم ہو یا گھر مطبوعہ مواد بھرپور ہونا چاہیے ڈیجیٹل طور پر بھی کتب و مواد فراہم کرنا ضروری ہے جہاں مختلف نوعیت کے ڈیجیٹل مواد تک رسائی ہو جیسے کہ کہانیوں پر مشتمل مواد، مختلف درجوں کے قارئین کے لیے کتابیں، آڈیو بکس ساتھ پڑھنے والا ڈیجیٹل مواد، الفاظ سکھانے کے ذرائع، ڈیجیٹل لغات، لفظی کھیل، ویڈیو مواد اور مختلف زبانوں میں آن لائن کورسز، اسی طرح ایسے اوزار بھی دستیاب ہوں جو زبان سیکھنے کے حوالے سے اپنی تعلیمی سطح کا اندازہ لگانے میں مدد دیں۔

6.3.2.2 ڈیجیٹل کتابوں کے فوائد

a. رسائی میں جغرافیائی رکاوٹوں سے آزادی: ڈیجیٹل کتابیں ان افراد کے لیے بھی قابل رسائی ہیں جو اپنے مقامی ماحول میں کتابوں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔

b. قابلِ نقل حمل (Portable): یہ کسی بھی وقت، کسی بھی جگہ اور مختلف آلات کے ذریعے کی جا سکتی ہیں۔

c. قابل توسیع (Extendable): ڈیجیٹل شکل میں دی گئی درسی کتب کی وقت کے مطابق آسانی سے اپڈیٹ، ترمیم اور توسیع کی جا سکتی ہے۔

d. تاخیر: ترسیل میں ہونے والی تاخیر کو ڈیجیٹل کتابوں کے ذریعے دور کیا جا سکتا ہے۔

e. شمولیت: ڈیجیٹل کتابیں ہر ایک کے لیے قابلِ رسائی ہوتی ہیں۔ صارفین فونٹ کے سائز کو بڑا کر سکتے ہیں، صفحے کا رنگ تبدیل کر سکتے ہیں، پڑھ کر سننے کا آپشن استعمال کر سکتے ہیں، اور آڈیو بک فارمیٹ میں بھی مواد تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

6.3.2.3 وسائل (Resources)

متعدد پلیٹ فارم اور وسائل دستیاب ہیں جو ڈیجیٹل کتابوں تک رسائی فراہم کرتے ہیں۔ این سی ای آر ٹی نے اپنی تمام درسی کتب کو آن لائن مختلف پلیٹ فارم جیسے سویم، دکشا، ای پاٹھ شالا (SWAYAM، DIKSHA، ePathshala) پر فراہم کیا ہے۔ اس کے علاوہ، آئی آئی ٹی کھڑگ پور نے نیشنل ڈیجیٹل لائبریری کا پلیٹ فارم تیار کیا ہے۔ مزید برآں کئی نجی ناشرین نے بھی اپنی کتابیں (افسانوی اور غیر افسانوی دونوں) ڈیجیٹل شکل میں بھی فراہم کی ہیں۔

6.3.3 ویڈیو، اینیمیشن، اور سمعی مٹیریل

ویڈیو، اینیمیشن، اور سمعی شکلوں میں ڈیجیٹل مواد تعلیمی موضوعات اور تصورات کی وضاحت کرنے اور 'کیسے کریں...' جیسے تصورات کو عملی طور پر پیش کرنے کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے، خواہ وہ طلبا کے لیے ہو یا اساتذہ کے لیے۔

6.3.3.1 مطابقت (Relevance)

ہر مضمون اور شعبے میں، ویڈیو اور اینیمیشن سیکھنے کے عمل میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اساتذہ کی تدریس اور طلبا کے سیکھنے کے لیے ایک ویڈیو جس میں 'ہندسے مقامی قیمت کو تیلیوں اور کنکروں کی مدد سے (Place Value) کیسے سیکھا اور سکھایا جائے۔ ایک اور مثال طبیعیات کے کسی اصول کو سمجھنے کے لیے 'کرکٹ میں لگنے والی طاقت (Force in Action) پر مبنی ایک ویڈیو کا استعمال ہے۔ ویڈیو اور اینیمیشن اساتذہ اور طلبا کے لیے درس و تدریس کے بہترین ذرائع ہیں۔ اس قسم کے ڈیجیٹل مواد کی تخلیق تدریسی عمل میں اتنی ہی ضروری ہے جتنا کہ اس مواد کا استعمال۔ خاص طور پر فنونِ لطیفہ، جسمانی تعلیم، فلاح و بہبود اور حرفتی تعلیم میں، یہ مواد نہایت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

6.3.3.2 فوائد (Benefits)

a. **گہری تفہیم:** یہ ویڈیو اور آڈیو طالب علم کی حسوں (بصارت اور سماعت) کو متحرک کر کے سیکھنے کے عمل کو مزید مؤثر بناتے ہیں اور عنوان یا تصور کو سمجھنے میں مدد کرتے ہیں۔

b. **تعلق قائم کرنا:** ویڈیو کے ذریعے سیکھنے کا ایک تعلق پیدا ہوتا ہے، جو محض تحریری مواد پڑھنے کے مقابلے میں زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔

c. **قابلِ اشتراک:** اساتذہ، طلبا کے والدین کو پیغام رسانی کے ذریعے ویڈیو بھیج سکتے ہیں اور طلبا آپس میں بھی ویڈیو کا تبادلہ کر سکتے ہیں۔

d. **خود مختاری:** ویڈیو طلبا کو آزادانہ مطالعہ کرنے کے قابل بناتی ہیں، اور جیسے جیسے وہ مختلف سطحوں پر آگے بڑھتے ہیں، یہ مزید فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔

e. **دُہرانے اور سیکھنے کی رفتار کا تعین:** ویڈیو کسی پہلو یا موضوع کو بار بار دکھا کر واضح کرنے کے قابل بناتی ہیں طلبا کسی غیر واضح تصور کو بار بار دیکھ سکتے ہیں، اور اپنی رفتار کے مطابق سیکھ سکتے ہیں، جو انفرادی آموزش کے عمل کو بہتر بناتا ہے۔

f. **موجودہ عادات پر مبنی تعمیر:** ویڈیو دیکھنا، مختلف پلیٹ فارم پر معلومات حاصل کرنا آج کے سیکھنے کے عادات کا حصہ بن چکا ہے، خواہ وہ کوئی کھانا پکانے کی کوئی ویڈیو ہو، جس سے وہ کوئی نیا کھانا بنانا سیکھیں یا یا کوئی استاد مقامی قیمت تیلیوں کے مدد سے سکھانے کا طریقہ ویڈیو کے ذریعے سیکھ رہا ہو۔

g. **بین المضامین آموزش کو آسان بناتا ہے:** ایک عمدہ ویڈیو کم وقت میں اور زیادہ مؤثر طریقے سے مختلف تعلیمی شعبوں کو آپس میں جوڑ سکتی

ہے۔مثال کے طور پر طبیعیات (Physics) کے اصولوں کو کرکٹ کھیلنے سے جوڑنا، کیمیا (Chemistry) کو کھانا پکانے سے منسلک کرنا، ریاضی (Math) کو لکڑی کے کام (Carpentry) سے جوڑنا۔

6.3.3.3 وسائل (Resources)

ویڈیو اور اینیمیشن کو مختلف پلیٹ فارم کی مدد سے بنانا اور شیئر کرنا ممکن ہے۔ ٹیلی ویژن، OTT پلیٹ فارم اور ریڈیو (بشمول کمیونٹی ریڈیو) اس میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ذرا تصور کریں کہ کوئی طالب علم اپنی زبان کی درسی کتاب میں شامل کہانی پر مبنی فلم دیکھ سکے یا ریڈیو پر کوئی ڈراما سن سکے۔ SWAYAM اور DIKSHA جیسے پلیٹ فارم نصاب سے جڑے معیاری مواد کے لیے قابلِ بھروسہ ذرائع سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ، کئی نجی پلیٹ فارم بھی تعلیمی مواد فراہم کر رہے ہیں۔ VidyaDaan جیسے ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے، ان پلیٹ فارم پر موجود مواد کے معیار کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ SWAYAM اور DIKSHA سے حاصل شدہ اکتسابی تجربات اور ڈیجیٹل تدریسی اصول (Digital Pedagogy) کے فروغ میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں، جو کہ آگے چل کر بہتر اور معیاری مواد تیار کرنے کے رہنما اصولوں کے قیام میں معاون ہوں گے۔

6.3.4 آن لائن کورسز (Online Courses)

یہ ایسے مختصر اور سند یافتہ (Certification) کورسز ہوتے ہیں جو آن لائن دستیاب ہوتے ہیں۔

6.3.4.1 مطابقت (Relevance)

قومی نصاب کے خاکے (NCF) کے نفاذ سے پورے ملک میں اساتذہ اور منتظمین کی تربیت اور ان کی صلاحیتوں کو بڑھانے کی ضرورت پیدا ہوگی۔ اس مقصد کے لیے صرف تدریجی طرز رسائی (Cascade Approach) یا شخصی طریقۂ تربیت ناکافی ہوگا۔ قومی درسیات کے خاکے (NCF) نے نئے تدریسی شعبے جیسے حرفتی تعلیم (Vocational Education) اور بین المضامین شعبوں (Interdisciplinary Areas) پر بھی زور دیا ہے۔ اساتذہ اور طلبا کو جغرافیائی، لسانی یا دیگر رکاوٹوں کے باعث مہارتوں کے حصول یا اسکول کے دائرے سے باہر دلچسپ موضوعات سیکھنے سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ ڈیجیٹل کورسز، خواہ وہ مع اسناد ہوں یا بغیر اسناد کے، دریافت کرنے اور مہارتوں کے فروغ کے بے شمار مواقع فراہم کر سکتے ہیں۔

6.3.4.2 فوائد (Benefits)

a. کسی بھی وقت، کہیں بھی سیکھنے کی سہولت۔
b. اپنی پسند کے موضوعات سیکھنے اور مہارتیں حاصل کرنے کا موقع۔
c. طلبا اور اساتذہ کے لیے ڈیجیٹل اسناد (Digital Credentials) تاکہ وہ اپنی قابلیت اور علم میں اضافہ کر سکیں اور اجاگر کر سکیں۔
d. سیکھے ہوئے مواد کو دوبارہ دیکھنے اور دوبارہ سیکھنے کے مواقع۔
e. مختصر کورسز (Micro-courses) کی مدد سے کم مدت میں مختصر آموزش جیسے اساتذہ کے لیے، 'ریاضی کو روزمرہ زندگی سے جوڑ کر کیسے پڑھائیں؟'، 'کہانیوں کے ذریعے مؤثر بلند خوانی (Read-Aloud) کو دلچسپ بنانا۔' کھیلوں اور طبیعیات کے اصولوں کو کس طرح جوڑا جائے؟ طلبا کے لیے: 'برتن کیسے بنائیں؟'، 'لکڑی کی میز کیسے تیار کریں؟'، 'بایوگیس پلانٹ کیسے بنایا جائے؟'، 'نامیاتی فضلے

(Organic Waste) کو کھاد (Compost) میں کیسے تبدیل کیا جائے؟، موسیقی کا کوئی آلہ کیسے بجایا جائے؟'، 'کھلاڑی بننے کے لیے مہارتیں کیسے پیدا کریں؟'، 'کسی مخصوص پیشے (مثلاً پولس آفسر) کی تیاری کیسے کی جائے؟' یہ تمام مفید تعلیمی وسائل ہیں۔

6.3.4.3 وسائل (Resources)

سویم، دیکشا، نشٹھا (SWAYAM، DIKSHA ، NISHTHA) جیسے پلیٹ فارم اور مختلف ریاستی تربیتی پروگرام مہارتوں کو فروغ دینے، صلاحیتوں کی تعمیر کرنے اور تصدیق شدہ اسناد (Verifiable Credentials) جاری کرنے کے لیے دستیاب ہوں گے۔

این سی ای آر ٹی (NCERT) اور ریاستوں کی سطح پر ایس سی ای آر ٹی (SCERT) کے وسیع پیمانے پر آن لائن تربیتی پروگرام چلانے کے تجربات کو بروئے کار لایا جاسکتا ہے تاکہ ڈیجیٹل تدریسی طریقوں (Digital Pedagogy) کو بھارت کے تعلیمی تناظر، وسعت، اور درپیش چیلنج کے مطابق تیار کیا جاسکے۔

NDEAR VidyaDaan جیسے ذرائع کے ذریعے وسیع تر تعلیمی نظام (Ecosystem) سے مخصوص ضروریات کے مطابق مواد حاصل کیا جاسکتا ہے، تاکہ ان کورسز کی ضروریات پوری کی جاسکیں۔

6.3.5 کیو آر کوڈ اور دیگر ٹیکنالوجی جو فزیکل اور ڈیجیٹل کو جوڑتی ہیں: 'فیجیٹل' (Phygital)

6.3.5.1 مطابقت (Relevance)

تمام تعلیمی شعبوں میں متعدد ڈیجیٹل وسائل تک رسائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ وسائل درج ذیل شکلوں میں دستیاب ہوسکتے ہیں:

مزید وضاحت کے لیے اضافی مواد – مظاہراتی ویڈیو (Demonstration Videos) ورک شیٹس، اساتذہ کے تربیتی کورسز، جائزہ (Assessment) کے وسائل ہیں۔

کیو آر کوڈ (QR CODE) کسی بھی معروف تعلیمی وسائل، جیسے درسی کتب یا دیگر تدریسی مواد سے وسیع تر تعلیمی وسائل تک رسائی کے لیے دروازے کا کام کرتے ہیں۔

6.3.5.2 فوائد (Benefits)

a. **پل کا کردار:** (Bridging) کوڈ، روایتی (Physical) اور ڈیجیٹل تدریسی ماحول کے درمیان پل کا کردار ادا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کثیر لسانی (Multilingual) کلاس روم میں ایسے طلبا جن کی گھریلو زبان، ذریعہ تعلیم (MOI) سے مختلف ہو انھیں اپنی گھریلو زبان میں مواد کے کچھ بنیادی تراجم کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ کیو آر کوڈ سے جُڑی درسی کتب طلبا کو مختلف زبانوں میں مشکل اصطلاحات کی وضاحت فراہم کرکے ذخیرۂ الفاظ اور تفہیم کو بہتر بنا سکتی ہیں۔

b. **توسیع پذیری (Extendibility):** درسی کتب میں موجود کیو آر کوڈ مواد کو بآسانی وسعت دینے اور بغیر کسی رکاوٹ کے اضافی معلومات فراہم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

c. **ربط (Connection):** چونکہ درسی مواد میں اصلاً محدود جگہ ہوتی ہے، اس لیے کیو آر کوڈ کو استعمال کرتے ہوئے ڈیجیٹل مواد، تحریری، صوتی یا ویڈیو سے جُڑنے کا موقع ملتا ہے۔

d. **شمولیت (Inclusive):** تمام تعلیمی مضامین اور تدریسی مواد میں QR کوڈ یا دیگر 'فیجیٹل' (Phygital) ٹیکنالوجی ایسے متنوع

مواد تک رسائی کر سکتی ہے جو مختلف آموز گاروں سے متعلق ہو اور اس طرح شمولیتی جماعت کو ایک حقیقت بنایا جا سکتا ہے۔ چھپے ہوئے مواد کو نہ پڑھ پانے والے طلبا (Print-Impaired) طلبا کے لیے کتابوں میں سمعی مواد شامل کیا جا سکتا ہے۔ سننے یا بولنے سے محروم (Hearing/Speech Impaired) طلبا کے لیے ہندوستانی اشارتی زبان (Indian Sign Language) کا مواد بھی اسی QR کوڈ کے ذریعے فراہم کیا جا سکتا ہے۔

6.3.5.3 وسائل (Resources)

ڈیجیٹل انفراسٹرکچر جو NDEAR کے مطابق DIKSHA DIAL کوڈ (QR کوڈز کا ایک رجسٹری نظام جو مخصوص تعلیمی موضوعات سے جُڑا ہوتا ہے) اور مواد کے ذخائر (Content Repositories) کی شکل میں دستیاب ان سے درجہ بندی پر مربوط ایسے QR کوڈ بتائے جا سکتے ہیں جنھیں ڈیجیٹل تدریسی آموزشی مواد تیار کرنے میں استعمال کیا جا سکے۔ مزید برآں، DIKSHA یا دیگر NDEAR مطابق مواد کے ذخائر کو استعمال کر کے درسی مواد کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

6.3.6 معنوی تجربہ گاہ (Virtual Labs) اور نقول (Simulation)

معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی (ICT) تجرباتی آموزش (Experiential Learning) کے مواقع فراہم کر کے تعلیمی وسائل تک جمہوری رسائی میں مدد دیتی ہے۔ معنوی تجربہ گاہ (Virtual Labs) اور نقول (Simulations) اسی طرح کی رسائی کی چند مثالیں ہیں، تاہم یہ انھیں روایتی تدریسی طریقوں کے ساتھ مل کر استعمال ہونی چاہیے۔ طلبا کے لیے بنیادی روایتی تجربہ گاہ (Physical Labs) تک رسائی معنوی تجربہ گاہ (Virtual labs) کے مؤثر استعمال کو مزید بہتر بنا سکتی ہے۔

6.3.6.1 مطابقت (Relevance)

عملی طور پر تصورات کا اطلاق اور معنوی ماحول میں تجربات کرنے کی صلاحیت اور سیکھنے کے عمل کو مزید مضبوط کرتی ہے۔ ریاضی اور سائنس میں گو کہ ان کا استعمال زیادہ ہے، تاہم زبانوں اور دیگر مضامین کی تدریس کے لیے بھی ان کا استعمال ممکن ہے۔

6.3.6.2 فوائد (Benefits)

a. **کسی بھی وقت، کسی بھی جگہ رسائی:** دور دراز کے علاقوں میں موجود طلبا کو تجربہ گاہوں تک رسائی ملتی ہے، جو جو سب کے لیے کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ سیکھنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔

b. **معیاری (Quality):** طلبا کو اعلیٰ معیار کی تجربہ گاہوں سے استفادہ کرنے کا موقع ملتا ہے، جہاں وسائل کی کمی، آلات کی خریداری، اور فنڈنگ کے چیلنجز سیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں بنتے۔

c. **عمیق آموزش (Immersion):** مشکل نظریاتی موضوعات (Theoretical Topics) اور تصورات (Concepts) کو سمجھانے کے لیے بصری وسائل عمیق آموزشی تجربات فراہم کرتے ہیں۔

d. **دہرائے جانے کی سہولت اور لچک (Repeatability and Flexibility):** طلبا کو کسی بھی وقت تجربات دہرانے اور نئے تجربات آزمانے کی آزادی ہوتی ہے، بغیر اس خوف کے کہ وسائل ضائع ہو جائیں گے۔

e. **بازرسی کے حلقے (Feedback Loops):** طلبا تیز بازرسی (Feedback) آموزشی حلقوں کو استعمال کرتے ہیں، جس سے اساتذہ پر انحصار کم ہو سکتا ہے۔

f. **مساوی مواقع (Equitable):** معنوی تجربہ گاہ مشترکہ تعلیمی وسائل کے طور پر کام کرتی ہیں، جو تمام طلبا کو اعلیٰ معیار کی تجربہ گاہوں تک یکساں رسائی فراہم کرتی ہیں اور روایتی تجربہ گاہ کی محدودیت کو ختم کرتی ہیں۔

6.3.6.3 وسائل (Resources)

وزارت تعلیم کے معنوی تجربہ گاہ کے پروجیکٹ میں ملک کے مختلف مشہور اعلیٰ تعلیمی ادارے شرکت کر رہے ہیں، تاہم اسکولی تعلیم کی ضروریات کے مطابق مزید تجربہ گاہ بنانے کی ضرورت ہے اس پروگرام کی ایک مثال امرتا ورچوئل لیب (Amrita Virtual Lab) ہے۔ اس قسم کی بہت سی تجربہ گاہ تیار کی جا رہی ہیں اور ٹیکنالوجی کے ارتقا کے ساتھ ان تجربہ گاہوں کا ارتقا ہوتا رہے گا، جس سے اساتذہ اور آموزگاروں کی ضروریات پوری کی جا سکیں۔ اوپن سورس اوزاروں سے استفادہ کرنا اور انھیں ہندوستانی تناظر میں ڈھالنا۔ PhET Interactive Simulations یونیورسٹی آف کولوراڈو بولڈر کو بھارتی تعلیمی تناظر میں ڈھال کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پروجیکٹ جو ریاضی اور سائنس کے مفت ترسیلی (Interactive) نقول فراہم کرتا ہے۔ یہ پلیٹ فارم گہری تعلیمی تحقیق کی بنیاد پر بنائے گئے ہیں۔ نقول (Simulations) طلبا کو ایک کھیل جیسے ماحول میں مشاہدہ، دریافت، اور سیکھنے کا موقع دیتے ہیں۔

6.3.7 متن تخلیق کرنے کی صلاحیتیں (Content Creation Capabilities)

اطلاعاتی و مواصلاتی تکنیک ICT کے ذریعے مناسب تعلیمی مواد کی آسان تخلیق اور ترسیل ممکن ہو جاتی ہے۔

یہ سہولت مقامی تعلیمی تناظر میں متعلقہ اور موزوں مواد بنانے میں مدد دیتی ہے اور اس کے ذریعے تعلیمی مساوات (Equity) کو یقینی بنایا جا سکتا ہے، کیونکہ یہ ہر قسم کے طلبا کے لیے قابل رسائی (Accessible) تعلیمی مواد فراہم کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

6.3.7.1 مطابقت (Relevance)

a. تمام درسیاتی شعبوں میں مقامی تناظر میں مواد تخلیق اور تقسیم کرنے کی ضرورت ہے۔ اساتذہ اور منتظمین معمول کے مطابق تدریسی آموزشی مواد (TLMs) بناتے اور مرتب کرتے ہیں۔ اساتذہ ویڈیوز بنا کر اور میسنجر سروسز کے ذریعے مواد شیئر کر کے ڈیجیٹل مہارت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

b. مقامی متن تخلیق کے طریقۂ کار سے متعلق رہنما اصول ملک تمام DIETs اور اساتذہ کو فراہم کیے جانے چاہئیں۔ سوشل سائنس کے درسیاتی شعبے میں 20 فیصد مواد متعلقہ پنچایت یا ضلع کی مقامی معلومات پر مشتمل ہونا چاہیے۔ یہ مواد NDEAR–مطابق پلیٹ فارم (جیسے DIKSHA) کے ذریعے تیار ہونا اور دستیاب ہونا چاہیے۔

c. مقامی مواد کی تخلیق کو ایک غیر مرکزی (Decentralized) عمل کے طور پر پورے سال جاری رکھا جاسکتا ہے۔ یہ مواد، SWAYAM، DIKSHA، مقامی ٹی وی اور ریڈیو جیسے دیگر پلیٹ فارم پر اپ لوڈ کیا جاسکتا ہے تاکہ تمام اساتذہ کو دستیاب ہو۔

d. اساتذہ اور دیگر مواد تخلیق کرنے والوں کے لیے ایسے مختصر کورسز دستیاب ہونی چاہئیں، جو مواد تخلیق کرنے کے عمل میں رہنمائی کریں۔

e. NDEAR ماحولیاتی نظام (Ecosystem) کو سماجی ممبران کے لیے بھی ایسا مواد تخلیق کرنے کی سہولت فراہم کرنی چاہیے، خاص طور پر فنون لطیفہ اور حرفتی تعلیم میں۔

f. آموزش کا یونیورسل ڈیزائن کے مطابق مواد کی بڑی پیمانے پر دستیابی کو یقینی بنانا ضروری ہے تاکہ تمام طلبا کو اس کی رسائی مساوی مواقع فراہم کیے جاسکیں۔

6.3.7.2 فوائد (Benefits)

a. مواد کی تخلیق اور مقامی صلاحیتوں کے فروغ سے تعلیمی مواد کو مقامی تناظر میں بہتر بنایا جاسکے گا۔

b. تدریسی وسائل کی مختلف سطحوں پر تخلیق میں خود کفالت (Self-Sufficiency) تدریسی آموزشی مواد میں تنوع (Diversity) پیدا کرے گی۔

c. سیکھنے کے خلا کو پُر کرنے کے لیے اور کثیر لسانی جماعتوں میں درپیش مسائل سے نمٹنے میں مدد ملے گی۔

d. مختلف طلبا کے لیے متعلقہ اور موزوں تعلیمی مواد تک ذاتی نوعیت (Personalisation) کی رسائی کو ممکن بنایا جاسکے گا۔

6.3.7.3 وسائل (Resources)

a. بہت سے پلیٹ فارم پر مختلف مقاصد کی تکمیل کے لیے مختلف النوع ڈیجیٹل مواد تخلیق کرنے کے آلات دستیاب ہیں۔ مواد کے خاکے کے ارتقا کے ساتھ مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی ٹولز کا بھی ارتقا ہو رہا ہے۔

b. آزاد اور آسان رسائی کو یقینی بنانے کے لیے تمام مواد تخلیق کاروں کو NDEAR ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔

c. DIKSHA مقامی سطح پر مواد تخلیق کرنے اور کثیر لسانی مواد فراہم کرنے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔

d. این سی ای آر ٹی کی ڈیجیٹل مواد تخلیق اور شمولیتی مواد کی تیاری سے متعلق ہدایات، اس عمل میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔

6.3.8 جائزے، سوالات، بینک اور عملی مواد

ڈیجیٹل ذرائع کے ذریعے متعدد جانچ کے ذرائع، سوالات، بینک، اور عملی مواد تک آسانی سے رسائی کی جاسکتی ہے۔ یہ وسائل اساتذہ کے لیے بچوں کی نہ صرف تصوراتی تفہیم کو جانچنے کے لیے مفید ہیں بلکہ تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی مہارت کو بھی بڑھاتے ہیں۔

6.3.8.1 مطابقت (Relevance)

مسلسل مشق کئی صلاحیتوں کے حصول کے لیے ضروری ہے۔ ساتھ ہی مشق کا عمل صرف روایتی اور میکانیکی نہ ہو۔ ورک شیٹس کا ایک ایسا مجموعہ تیار کرنا جس سے طلبا کو تحریری مشق ہو سکے اور آموز گاروں کی دلچسپی برقرار رہے۔ یہ ایک آسان کام نہیں ہے۔ ICT کے ذریعے اساتذہ طلبا کی تعلیمی سطح اور مقامی تناظر کو مدنظر رکھتے ہوئے موزوں مشقی سرگرمیاں آسانی سے تیار کر سکتے ہیں۔ تشکیلی قدر پیمائی کے لیے اساتذہ کو نصاب سے جڑے سوالات کے بینک اور مسئلہ حل کرنے کے سیٹ دستیاب ہونے چاہئیں۔

اگر جانچ کا عمل غیر ڈراؤنے کوئز کی شکل میں ہو تو طلبا خود بھی اپنی سیکھنے کی ذمہ داری لے سکتے ہیں۔

متعدد طریقوں سے کوئز اور جائزے منعقد کیے جا سکتے ہیں، مختلف سطح کے بچوں کے لیے مختلف مضامین اور زبانوں کے موزوں سوالات کے بینک و مشقی سوالات ضروری ہیں۔ آن لائن بڑے پیمانے پر، مقامی سطح پر آن لائن، آف لائن روایتی طریقوں سے طلبا کی مختلف ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے متنوع قدر پیمائی طریقے اپنانا ضروری ہے تحریری ٹیسٹ (Paper-Pencil)، زبانی (Oral) امتحانات، پروجیکٹ پر مبنی کام، گروپ اسائنمنٹس۔

6.3.8.2 فوائد (Benefits)

a. اساتذہ اور منتظمین آن لائن تشخیص کے ذریعے طلبا کی تعلیمی کارکردگی کے رجحانات فوری معلوم کر سکتے ہیں۔

b. اساتذہ کے لیے مددگار: ذریعہ سوالات کے بینک تک رسائی سے اساتذہ کو باقاعدہ تشکیلی قدر پیمائی کرنا آسان ہوتا ہے۔

c. طلبا کے لیے معاونت: مشقی سوالات تک رسائی، مختلف سطحوں کے کوئز سے خود مختارانہ مشق کے مواقع فراہم کیے جا سکتے ہیں۔

d. مختلف زبانوں اور جانچ کے نمونوں کی دستیابی سے شمولیت (Inclusion) کو فروغ ملتا ہے۔ زبانی، تحریری، ویڈیو اور پروجیکٹ پر مبنی جانچ کو طالب علم کی جانچ کے ارتقائی زون (Zone of Proximal Development) میں رکھا جا سکتا ہے۔

e. جانچ کے جوابات کو ڈیجیٹل بنانے سے مختلف علاقوں میں تعلیمی خلا کا تجزیہ اور اس پر ضروری تدارکی اقدامات (Remedial Action) ممکن ہوں۔ کلاس اور اسکول کی سطح پر بلکہ بڑے پیمانے پر سروے کے ذریعے معلوم کیا جانا ضروری ہے۔

6.3.8.3 وسائل (Resources)

ڈیجیٹل نظام کے ذریعے ایسے سوالات کے بینک تیار کیے جا سکتے ہیں جو درسیاتی اہداف اور استعدادات کے مطابق ہوں۔ جانچ کے ایسے اوزار بنائے جا سکتے ہیں جو DIKSHA کی کوئز بنانے کی صلاحیت کو بہتر بنائیں یا انھیں NDEAR کے ذریعے مہیا کرائے گئے مختلف حل کی بنیاد پر تیار کیا جا سکتا ہے۔ NCERT نے DIKSHA پلیٹ فارم پر کئی قومی سطح کے کوئز کروائے ہیں، حالانکہ یہ جانچ کے وسائل نہیں ہیں لیکن اسی نظام کے تحت اساتذہ اسکول، ضلع یا ریاستی سطح پر مختصر جائزے اور کوئز روزانہ کی بنیاد پر بنا سکتے ہیں۔

سیکشن 6.4

اسکول کی تعلیم میں ICT کے استعمال میں احتیاطی تدابیر

a. حفاظت (Safety): طلبا کی حفاظت سب سے اہم ہے کیونکہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوئے ہیں۔ کسی بھی ٹیکنالوجی سے متعلق فیصلہ سے قبل حفاظت کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ طلبا کا اسکول کی حد کے اندر جسمانی تحفظ ممکن ہے، اسکول کے گھنٹوں میں انھیں محفوظ طریقے سے انٹرنیٹ تک رسائی فراہم کی جاسکتی ہے۔ انٹرنیٹ پر موجود غیر اخلاقی اور شکاری رویوں (Predatory Behavior) سے طلبا کے تحفظ کی ذمہ داری اسکول کی ہے۔

اسکرین کے سامنے زیادہ وقت گزارنے کے ذہنی اور جسمانی اثرات ابھی پوری طرح واضح نہیں ہیں، اس لیے ابتدائی سطح کے اختتام تک محتاط طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے۔

b. رازداری (Privacy): اسکول کی ذمہ داری ہے تعلیمی اغراض کے لیے ICT کے استعمال کے دوران طلبا کی ڈیجیٹل رازداری کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔

c. نامناسب مواد (Inappropriateness): انٹرنیٹ پر ہر قسم کے مواد پر کنٹرول آسان کام نہیں، جس کی وجہ سے طلبا نادانستہ طور پر غیر مناسب مواد تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں، جو نوجوان ذہنوں کو شدید نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اسکولوں کو اس خطرے کے امکان سے مکمل آگاہ ہونا چاہیے۔ اور تمام انٹرنیٹ سرگرمیاں بالغ افراد کی نگرانی میں ہونی چاہئیں۔ ثانوی سطح کے طلبا کے لیے ڈیجیٹل دنیا میں اخلاقی ضوابط اتنے ہی واضح ہونے چاہئیں جتنے کہ اسکول کے عمومی اخلاقی ضوابط۔

d. توجہ کا انتشار (Distraction): بڑے پیمانے کے بہت سے مطالعوں سے واضح ہوا ہے کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی بعض اوقات مفید سے زیادہ توجہ منتشر کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ اسکولوں اور اساتذہ کو اس پہلو سے مکمل آگاہ ہونا چاہیے۔ یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ ICT کے استعمال کا بنیادی مقصد تعلیمی معیار کا حصول ہے نہ کہ طلبا یا اساتذہ کے لیے تفریح فراہم کرنا۔

e. تجارتی مقاصد: حالیہ برسوں میں تعلیمی مواد کی تجارتی ذہنیت کے ساتھ استعمال کے باعث کئی نجی ادارے جارحانہ تجارتی فوائد کے ساتھ غیر مؤثر ICT ٹیکنالوجی کو فروغ دے رہے ہیں۔ تجارتی تعلیمی ادارے والدین کی بے چینی سے فائدہ اٹھا کر ICT پر مبنی تعلیمی حل پیش کر رہے ہیں جن کی افادیت مشکوک ہے۔

f. گہرے خطرات (Deep Risks): جیسا کہ مصنوعی ذہانت (AI) کے باب میں ذکر ہوا ہے، بہت سی ٹیکنالوجی سے ہونے والے خطرات اب بھی دریافت ہو رہے ہیں مثلاً اس بات کے بڑھتے ہوئے ثبوت مل رہے ہیں کہ سوشل میڈیا کا نوجوانوں کی ذہنی صحت پر منفی اثرات پڑتے ہیں اور جس کے سبب بچوں میں توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیتوں میں کمی آتی ہے، جس کا اثر بچوں کی تعلیم اور زندگی پر ہوتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ٹیکنالوجی کا ان خطرات کو ملحوظ رکھے بنا، محض بچوں کی نشوونما کے مطالعے کے لیے استعمال کرنا (جب کہ تعلیم ایک کلیدی عمل ہے)، انسانی فلاح و بہبود پر گہرے منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔ سنجیدہ تحقیق اور ٹیکنالوجی کا سوچ سمجھ کر استعمال ہی آگے بڑھنے کا واحد راستہ ہے۔

حصہ C

اسکولی مضامین

اس حصے کا پہلا باب اساسی سطح (گریڈ 2 تک) کے متعلق ہے، جو اس NCF اور NCF-FS کے درمیان تعلق قائم کرتا ہے۔ اگلے آٹھ ابواب گریڈ 3 سے 10 تک پڑھائے جانے والے تمام درسیاتی میدانوں کے مضامین یعنی زبانیں، ریاضی اور تحسیبی سوچ (Computational Thinking)، سائنس، سماجی سائنس، فنّی تعلیم، بین موضوعاتی شعبے ، جسمانی تعلیم اور تندرستی نیز حرفتی تعلیم کا احاطہ کرتے ہیں۔

ہر مضمون کا باب اغراض ، نوعیت، طرز رسائی کے اصول، اور سب سے اہم ، آموزش کے معیار مع درسیاتی اہداف اور سطح وار مطلوب استعداد کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے۔ سطح وار درسیات اور جائزے کی عملی حکمتوں کو بھی واضح کیا گیا ہے۔

اس حصے کا آخری باب ثانوی سطح کے دوسرے دَور کے متعلق ہے، جس میں گریڈ 11 اور 12 کی درسیاتی طرز رسائی کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

باب 1
اساسی سطح میں آموزش

اساسی سطح 3 سے 8 برس کی عمر کے ابتدائی بچپن کی نگہ داشت اور تعلیم (Early Childhood Care and Education) کی مربوط طرز رسائی پیش کرتا ہے۔ یہ NEP 2020 میں پیش کردہ اسکولی تعلیم کی ازسرنو تازہ تشکیل شدہ درسیاتی ساخت 5+3+3+4 کی پہلی سطح ہے۔ اس سطح میں بچے اسکولی تعلیم کا آغاز کرتے ہیں۔

اس باب میں اس درسیاتی سطح کی خصوصیات اور اہمیت کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی اس سطح کے لیے آموزش کے معیار، مجوزہ متن، درسیات اور جائزہ بھی شامل ہیں۔ قومی درسیات کا خاکہ برائے اساسی سطح (National Curriculum Framework for the Foundational Stage – NCF-FS) ان تمام امور پر تفصیل سے روشنی ڈالتا ہے۔ اس سطح کی درسیات کی بہتر فہم کے لیے قارئین کو اس سے رجوع کرنا چاہیے۔

سیکشن 1.1
تعارف (Introduction)

1.1.1 ابتدائی بچپن (Early Childhood)

بچے کی زندگی کے پہلے آٹھ برس نہایت اہم ہوتے ہیں اور یہی اس کی جسمانی، وقوفی اور سماجی و جذباتی تمام جہتوں سے اس کی مجموعی تندرستی، نشوونما اور ارتقا کی بنیاد بنتے ہیں۔

پہلے آٹھ برسوں میں ذہنی ارتقا کی رفتار کسی بھی فرد کے دوسرے مراحل سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔ علم الاعصاب (Neuro Science) کے میدان کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے دماغ کا 85 فیصد سے زیادہ ارتقا چھ سال کی عمر میں ہو جاتا ہے۔ اس سے دماغ کی صحت مند اور پائدار افزائش میں بچے کی ابتدائی عمر میں توجہ اور تحریک کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

تازہ ترین تحقیق یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ آٹھ سال سے کم عمر کے بچے خطی اور عمر پر مبنی تعلیمی خطوط کی اتباع نہ کرنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ آٹھ برس کی عمر کے آس پاس ہی وہ آموزش کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں۔ بلکہ آٹھ برس کی عمر کے بعد بھی غیر خطی اور متنوع رفتار ان کی آموزش اور ارتقا کے فطری اوصاف بنے رہتے ہیں۔ تاہم آٹھ برس تک اختلافات اتنے متنوع ہوتے ہیں کہ اوسطاً آٹھ برس کی عمر کو آموزش کے ایک سطح سے دوسری سطح تک عبوری سطح سمجھنا مؤثر ہوتا ہے۔ بالخصوص ایسا آٹھ برس کے آس پاس ہی ہوتا ہے کہ بچے ساخت بند آموزش میں ڈھلنے لگتے ہیں۔

ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم (ECCE) کی توضیح عام طور پر پیدائش سے آٹھ برس تک کے عرصے کے دوران بچے کی نگہداشت اور تعلیم کے طور پر کی جاتی ہے۔

1.1.2 ECCE ابتداءً گھر پر: عمر 0-3

تین برس کی عمر تک، زیادہ تر بچوں کی نشوونما جس ماحول میں ہوتی ہے وہ ان کے خاندانوں کے گھر ہوتے ہیں۔ حالاں کہ کچھ بچے کریشیس (Creches) میں بھی جاتے ہیں۔ تین برس کی عمر تک، گھر کا ماحول ہی تقریباً ہر چیز کا واحد وسیلہ ہوتا ہے (اور ہونا بھی چاہیے)۔ جو ECCE کی تشکیل کی بنیاد بنتا ہے۔

اس میں نہ صرف بچوں کی صحت، تحفظ اور تغذیہ شامل ہے بلکہ ان کی ذہنی اور جذباتی نگہداشت کے ساتھ بچے کی بات کرنے، کھیلنے، حرکت کرنے، موسیقی اور آوازیں سننے کے ذریعے اس کے تمام حواس، بالخصوص نظر اور لمس کو متحرک کرنا شامل ہے۔ تاکہ تین برس کے خاتمے پر ترقی کے مختلف زمروں میں، جس میں جسمانی نشوونما، مختلف حرکات، ذہنی ترسیلی اور فروغ پاتی خواندگی اور عددی مہارت جیسے مختلف زمروں میں کثیر ترین ارتقائی ماحصل تک رسائی ہو۔ واضح رہے کہ یہ زمرے ایک دوسرے میں ضم بھی ہوتے ہیں اور واقعی وہ ایک دوسرے پر بہت زیادہ منحصر ہیں۔

3-0 برس کی عمر کے لیے گھر پر اعلیٰ معیار کے ECCE کو عمل میں لانے کے لیے رہنما خطوط اور/یا تجویز کردہ طریقوں کو وزارت برائے فروغ خواتین و اطفال (Ministry of Women and Child Development–MWCD) کے ذریعے تیار کیا جائے گا اور اس کی نشر و اشاعت کی جائے گی۔

1.1.3 ادارہ جاتی ماحول میں ECCE: عمر 3-8

بچوں کی ایک بڑی تعداد تین برس کی عمر کے بعد ادارہ جاتی ماحول میں وقت کا ایک بڑا حصہ گزارتے ہیں۔ اس لیے 3-8 برس کے تمام بچوں کے لیے ادارہ جاتی ماحول میں ایک موزوں فراہم کردہ اور اعلیٰ معیار کی ECCE دستیاب ہونی چاہیے۔

3-8 برس کی عمر سے، ECCE میں صحت، تحفظ، نگہداشت اور تغذیے کے ساتھ ساتھ، اپنی مدد آپ کی مہارتیں، حرکی مہارتیں، حفظانِ صحت علاحدگی کی الجھن سے نمٹنا، حرکت اور ورزش کے ذریعے جسمانی نشوونما، والدین اور دوسروں تک خیالات اور احساسات کی ترسیل اور ان کا اظہار کرنا، اپنے ساتھیوں میں خوش رہنا، کسی کام کو کرنے اور اسے مکمل کرنے کے لیے لمبی مدت تک بیٹھنا، اخلاقی نشوونما اور اچھی عادتوں کا فروغ شامل ہے۔

اس عمر کے دوران یہ ضروری ہے کہ بچے کی فطری صلاحیتوں کو فروغ دیا جائے مثلاً تجسس، تخلیقیت، تنقیدی سوچ، باہمی تعاون، ٹیم ورک، سماجی روابط، ہمدردی، رحم دلی، شمولیت، ترسیل، ثقافتی ادراک، چنچل پن اور اپنے اطراف کے ماحول کا شعور ان کے ساتھ اس میں اپنے اساتذہ، ہم جماعت طلبا اور دیگر لوگوں کے ساتھ کامیاب اور پروقار تعلق جیسی صلاحیتوں کو فروغ دیا جائے۔

ان برسوں کے دوران ابتدائی زندگی کی نشوونما کو بھی ECCE میں شامل کیا گیا ہے جس میں حروفِ تہجی، زبانیں، اعداد، گنتی، رنگ، شکل، ڈرائنگ یا پینٹنگ، اندرونی اور بیرونی کھیل، معمے حل کرنا اور منطقی سوچ، فن، دستکاری، موسیقی اور حرکت کے بارے میں سیکھنا شامل ہے۔ یہ خصوصاً 3-8 برس کی عمر کے دوران زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اور یہی بنیادی خواندگی اور اعدادی مہارتوں (Foundational Literacy and Numeracy, FLN) کے حصول کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ مجموعی تعلیم کے لیے FLN کی اہمیت کو خوب واضح کیا گیا ہے اور NEP 2020 میں اس پر خاص زور دیا گیا ہے۔

سیکشن 1.2
اساسی سطح (Foundational Stage)

1.2.1 اغراض (Aims)

درج بالا امور کے پیش نظر NEP نے اساسی سطح کو درسیاتی اور درسیاتی سطح کی واحد اکائی کے طور تشکیل دیا ہے، جس میں 3-8 برس کے بعد کے بچوں کی لچک دار، کثیر سطحی، کھیل اور سرگرمیوں کے ذریعے آموزش کے پانچ برس شامل ہیں۔

کسی فرد کی نشوونما میں اساسی سطح کی غیر معمولی اہمیت اور معاشرے کو پہنچنے والے دوررس فائدے کے پیشِ نظر NEP 2020 نے یہ واضح ہدف مقرر کیا ہے کہ 2025 تک 3-8 سال کے عمر کے ہر بچے کو مفت، محفوظ، اعلیٰ معیار کی اور اس کی ارتقائی طور پر موزوں ECCE تک رسائی حاصل ہوگی۔

پیدائش یا پس منظر کے حالات سے قطع نظر، معیاری ECCE بچوں کو تاعمر تعلیمی نظام کا حصہ بننے اور پھلنے پھولنے کے قابل بناتا ہے۔ اس طرح ECCE شاید سب سے بڑے اور طاقتور مساوات ساز عناصر میں سے ایک ہے۔ اساسی سطح میں اعلیٰ معیار کا ECCE تمام بچوں کو اچھے، بااخلاق، صاحبِ نظر، تخلیقی، بامروت اور کارآمد انسان بننے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔

NEP 2020 بالخصوص جسمانی اور حرکی ارتقا، ذہنی بالیدگی، سماجی۔جذباتی اور اخلاقی ارتقا، ثقافتی یا فن کارانہ ارتقا، ترسیلی اور ابتدائی زبان کا ارتقا، خواندگی اور اعداد و شماری میں تمام بچوں کے حتی الامکان نتائج کے حصول کا مطالبہ کرتی ہے۔

1.2.2 موجودہ صورتِ حال: چیلنج (Current State: Challenges)

بھارت میں، جہاں بھی ECCE اداراہ جاتی نظام میں 8-3 برس کی عمر کے لیے دستیاب ہے، اسے درج ذیل طریقے سے نافذ کیا جاتا ہے۔

3-6 برس: بال واڑی، بال واٹیکا یا قبل اسکول (پری اسکول) میں ابتدائی بچپن کی تعلیم کے پروگرام

6-8 برس: اسکول میں ابتدائی بنیادی تعلیم (گریڈ 1 اور 2)

ECCE نے گزشتہ کئی دہائیوں میں نمایاں ترقی کی ہے۔ حالاں کہ، بھارت میں ابتدائی بچپن ہمیشہ سے ہی ایک خاص ثقافتی اور سماجی مقام کا حامل رہا ہے، لیکن گزشتہ برسوں میں تعلیمی نظام اور پالیسیوں میں اس کو زیادہ توجہ حاصل ہوئی ہے۔ 1975 میں جاری کی گئی بچے کی مربوط ارتقا کی اسکیم (Integrated Child Development Scheme,ICDS)، قومی تعلیمی پالیسی NEP-1986 میں، 2013 میں قومی ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم کی پالیسی (National Early Childhood Care and Education Policy) اور ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم کے لیے قومی درسیات کا خاکہ 2014 میں اہم سنگ میل رہے ہیں۔ 2019 میں NCERT نے قبل اسکولی تعلیم کے درسیات کے ہمراہ ایک تین سالہ قبل اسکول تعلیم کے رہنما اصول تیار کیے ہیں۔

اس ترقی اور بے پناہ امکانات کے باوجود مسائل بھی موجود ہیں۔

a. خاص طور پر پسماندہ طبقات میں محدود مواقع کے ساتھ موزوں قبل اسکول کے متبادلات کی کمی کی وجہ سے بہت سے بچے براہ راست گریڈ 1 میں داخل ہوتے ہیں۔

b. ECCE میں لوازمات، انفراسٹرکچر اور تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی کی وجہ سے، آنگن واڑی عام طور پر ECCE کے درسیاتی پہلوؤں پر کم توجہ دے پاتی ہے۔

c. ICDS اسکیم کے نفاذ کے باوجود کم اندراج اور کم حاضری اہم چیلنج بنے ہوئے ہیں۔

d. آنگن واڑی میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد میں سے 5 فیصد خالی ہیں، جب کہ آنگن واڑی معاونین کی 7 فیصد آسامیاں خالی ہیں۔

e. قومی ای سی ای پالیسی (NECCE 2013) کے باوجود نجی پری اسکول سیکٹر بڑی حد تک غیر منضبط ہے۔ نجی سیکٹر میں، چند پری اسکولوں میں بہتر انفراسٹرکچر اور آموزش کے وسائل ہوتے ہیں۔ لیکن اکثر روایتی تدریس اور رٹنے کا طریقہ ہی اختیار کرتے ہیں۔ ان میں شاگرد-استاد کا تناسب زیادہ ہوتا ہے اور کھیل اور سرگرمی پر مبنی تعلیم محدود ہوتی ہے۔

f. اساتذہ کو پری اسکول کے لیے تربیت دینے والے تعلیم اساتذہ کے اداروں کی تعداد حد درجہ کم ہے۔ جب کہ شمال مشرقی صوبوں میں تو ایک بھی نہیں ہے۔

g. حالاں کہ بھارت نے بچوں کے لیے غذائیت کے اشاریے میں اہم پیش رفت کی ہے، نمایاں مسائل اب بھی برقرار ہیں۔ ان مسائل میں غذائیت کی دائمی کمی، غذائیت کی شدید کمی، پانچ سال سے کم عمر کے کم وزن والے بچوں کی اعلیٰ شرح شامل ہیں، جو مختصر اور طویل مدت میں ان کے کلی ارتقا کو متاثر کرتے ہیں۔

h. مزید برآں، ECCE اداروں میں تعلیمی ماحصل پر ناکافی توجہ دی گئی ہے۔ یہ عدم توجہ بعد کے تعلیمی برسوں میں مزید بڑھ جاتی ہے۔

i. زیادہ تر بچے جب اسکول میں داخل ہوتے ہیں تو ان میں تعلیم کے لیے آمادگی کی استعداد کی کمی ہوتی ہے۔ 8-6 سال کی عمر کے مسائل تدریسیاتی، درسیاتی، نظام سے متعلق اور دیگر ہندوستانی تعلیم کے مسائل کی بنیادی جڑیں ہیں۔

سیکشن 1.3

آموزشی معیار (Learning Standards)

بھارت اور دیگر تہذیبوں میں نوخیز بچوں کی نشوونما کے مختلف زمروں میں فطری اور مطلوب ماحول میں جستجو کرنے کی ایک طویل روایت رہی ہے۔ تیتیریہ اُپنیشد کا پنچ کوش کا تصور انسان کی نشوونما کے متعلق اولین تصورات میں سے ہے۔ یہ تفصیلات اس جدید فہم کے ہمراہ آج بھی بامعنی ہیں جو ارتقائی حیاتیات، نفسیات اور وقوفی علم الاعصاب کے ذریعہ سامنے آئی ہے۔

جسمانی ارتقا یا انامے کوش Annamaya Kosha اور پران مے کوش Pranamaya Kosha کو یک طور پر سمجھا جائے تو یہ جسمانی آگاہی اور تمام حسی ادراکات کی فعال شمولیت کے ذریعے حاصل ہونے والی آموزش ہے۔

جذباتی اور روحانی ترقی یا منومے کوش میں ہمارے جذبات کی آگاہی اور مہارت سے ان پر قابو رکھنا شامل ہے۔ اس طرح سماجی۔ جذباتی اور اخلاقی ترقی کے زمرے ہندوستانی روایات اور موجودہ تحقیق دونوں میں ارتقا کے ایک اہم زمرے شمار کیے جاتے ہیں۔

ذہن کا ارتقا یا وِگیان مے کوش میں زور دیا گیا ہے کہ وہ انسانی تجربے کے علمی اور شعوری پہلوؤں کی معنویت کے ساتھ مربوط ہوں۔ وقوفی ارتقا کی اقلیم، ارتقا کے اس پہلو کا احاطہ کرتا ہے۔

آنندمے کوش یا روحانی ارتفاع کو بہترین طور پر فن اور ثقافت کے ذریعہ اس زمرۂ عمر سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس طرح جمالیات اور ثقافتی ارتقا کی یکجائی تعلیم تجربے کو ہمہ گیر اور مکمل بناتی ہے۔

NEP 2020 نے بنیادی خواندگی اور اعداد شناسی FLN کو آموزش کی فوری اور ضروری شرط قرار دیا ہے۔ لسانی و خواندگی ارتقا کے زمرے کے ذریعے بنیادی خواندگی پر اور وقوفی ارتقا کے زمرے کے ذریعے بنیادی خواندگی اور عدد شماری پر خصوصی توجہ دے کر اس تاکید کو عملی شکل دی گئی ہے۔

آخر میں، اساسی سطح کو رسمی اسکولی تعلیم کی بنیادیں قائم کرنے کی سطح تصور کیا جاتا ہے۔ رسمی اسکولی ماحول کے لیے مثبت آموزشی عادات کی داغ بیل ڈالنا بھی اس سطح کے لیے ایک اہم درسیاتی ہدف ہے۔

اس طرح اساسی سطح کے درسیاتی اہداف NEP 2020 کے ہدف اور تفصیلات اور ارتقائی میدانوں پر یکساں توجہ دیتے ہوئے اخذ کیے گئے ہیں۔

سیکشن 1.4

درسیاتی اہداف اور استعدادات

اس حصہ میں اساسی سطح کے درسیاتی اہداف اور ہر ایک درسیاتی ہدف کے مقابل استعدادات کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ درسیاتی اہداف کو، CG-2 CG-1 وغیرہ سے نیز استعداد کو C-1.1، C-1.2 وغیرہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔

اقلیم: جسمانی ارتقا

جدول 1.1i

CG-1 ایسی عادتیں پیدا کرتا ہے جو بچوں کو صحت منداور محفوظ بنائے رکھتی ہیں	C-1.1	تغذیہ بخش غذا کے لیے پسند اور سمجھ کا مظاہرہ کرتا ہے اور کھانے کو ضائع نہیں کرتا۔
	C-1.2	بنیادی خود نگہداشت اور صفائی ستھرائی پر عمل کرتا ہے۔
	C-1.3	اسکول/ کمرۂ جماعت کو منظم اور صاف ستھرا اور منظم رکھتا ہے۔
	C-1.4	چیزوں اور سادہ آلات کے محفوظ استعمال کے اصول پر عمل کرتا ہے۔
	C-1.5	حرکات میں حفاظت سے آگاہی کا مظاہرہ کرتا ہے (مثلاً: چلنا، دوڑنا اور سائیکل چلانا وغیرہ) اور مناسب طریقے سے کام کرتا ہے۔
	C-1.6	غیر محفوظ صورتِ حال کو سمجھ لیتا ہے اور مدد طلب کرتا ہے۔
CG-2 حواسی ادراکات میں تیزی پیدا کرتا ہے	C-2.1	شکلوں، رنگوں اور ان کی کیفیات کے درمیان فرق کرتا ہے
	C-2.2	علامات اور اشارات کے بصری حافظے کو فروغ دیتا ہے۔
	C-2.3	آوازوں اور ان کے انداز میں ان کی تیزی، بلندی اور طوالت کی بنیاد پر فرق کرتا ہے۔
	C-2.4	طرح طرح کی بو اور ذائقے میں فرق کرتا ہے۔
	C-2.5	لمسی حس میں امتیاز کرتا ہے۔
	C-2.6	حس ادراکات کی ہمہ گیر کی واقفیت حاصل کرنے کے لیے انھیں مربوط کرنے شروع کرتا ہے۔
CG-3 چست اور لچک دار جسم بناتا ہے	C-3.1	مختلف سرگرمیوں میں حسی ادراکات اور جسمانی حرکات کے درمیان مطابقت کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-3.2	مختلف جسمانی سرگرمیوں کے درمیان توازن، مطابقت اور لچک کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-3.3	ہاتھ اور انگلیوں سے کام لیتے ہوئے مکمل درستگی اور گرفت کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-3.4	چیزیں اٹھانے، چلنے اور دوڑنے میں طاقت اور برداشت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

اقلیم: سماجی-جذباتی اور اخلاقی ارتقا

جدول 1.1ii

CG-4 اپنے اندر جذباتی ذہانت پیدا کرتا ہے یعنی خود اپنے جذبات کو سمجھنا اور ان پر قابو رکھنا، اور سماجی اصولوں پر مثبت رویہ ظاہر کرتا ہے	C-4.1	خود کو ایک ایسے فرد کے طور پر پہچاننے لگتا ہے جس کا تعلق کسی خاندان یا معاشرے سے ہو۔
	C-4.2	مختلف طرح کے جذبات کو سمجھتا ہے اور ان کو مناسب طریقے سے برتنے کی شعوری کوشش کرتا ہے۔
	C-4.3	دیگر بچوں اور بڑوں کے ساتھ آسانی سے گھل مل جاتا ہے۔
	C-4.4	دوسرے بچوں کے ساتھ تعاون کا رویہ اختیار کرتا ہے۔
	C-4.5	کلاس روم اور اسکول میں سماجی اصولوں کے تئیں مثبت رویے کی سمجھ پیدا کرتا ہے اور اس کا اظہار کرتا ہے۔
	C-4.6	وقت ضرورت دوسروں (بشمول حیوانات و نباتات) کے تئیں ہمدردی اور تعاون کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-4.7	مختلف خیالات، ترجیحات اور جذباتی ضرورتوں میں دیگر بچوں کو سمجھتا اور مناسب اقدام کرتا ہے۔
CG-5 کارآمد کام اور خدمت یا سیوا کے تئیں مثبت رویے کا اظہار کرتا ہے	C-5.1	اسکول یا گھر پر عمر سے موزونیت رکھنے والے کام میں مشغول ہوتا ہے۔
CG-6 اپنے اطراف کے ماحول کے تئیں مثبت سروکار پیدا کرتا ہے	C-6.1	زندگی کے تمام امور میں دلچسپی اور خوشی کے ساتھ شامل ہوتا ہے۔

اقلیم: وقوفی ارتقا

جدول 1.1iii

CG-7 مشاہدے اور منطقی سوچ کے ذریعے اپنے اطراف کی دنیا کا شعور پیدا کرتا ہے	C-7.1	اشیا کی مختلف قسموں اور ان کے درمیان تعلق کا مشاہدہ کرتا ہے اور ان کی فہم پیدا کرتا ہے۔
	C-7.2	سادہ مفروضہ قائم کر کے فطرت میں علت اور معلول کے تعلق کا مشاہدہ کرتا ہے اور سمجھتا ہے۔ نیز مشاہدات استعمال کر کے ان مفروضات کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-7.3	روزمرہ کے حالات میں اور آموزش کے لیے موزوں اوزاروں اور ٹیکنالوجی کا مظاہرہ کرتا ہے۔
CG-8 ریاضیاتی سمجھ اور دنیا کو مقدار، شکلوں اور پیمائش کے ذریعے سمجھنے کی لیاقت حاصل کرتا ہے	C-8.1	ایک سے زائد خاصیت کی بنیاد پر اشیا کو گروپ اور ضمنی گروپ میں تقسیم کرتا ہے۔
	C-8.2	اپنے اطراف، شکلوں اور عددوں کے سادہ طرز (نمونوں) کی شناخت کرتا ہے۔
	C-8.3	99 تک اور آگے اور پیچھے کی جانب نیز 5، 10 اور 20 کے گروپ میں گنتی گن سکتا ہے۔
	C-8.4	99 تک اعداد کو چڑھتی اور اترتی ترتیب میں رکھتا ہے۔
	C-8.5	اعشاری مقامی قدر نظام کی سمجھ سے 99 تک کی مقداروں کو ظاہر کرنے کے لیے ہندسوں کو پہچانتا اور انھیں استعمال کرتا ہے۔
	C-8.6	عددی اور لفظی دونوں مسئلوں کی ترکیب اور عدم ترکیب کی لچک دار تدابیر کی مدد سے روانی کے ساتھ وہ ہندسی اعداد کی جمع اور تفریق انجام دیتا ہے۔
	C-8.7	ضرب کو دہرائے جانے والی جمع اور تقسیم کو مساوی اشتراک کے طور پر پہچانتا ہے۔
	C-8.8	بنیادی ہندسی شکلوں اور ان کی قابل مشاہدہ خاصیتوں کو پہچاننا، بنانا اور ان کی زمرہ بندی کرنا ہے، انھیں سمجھنا ہے اور شکل دار اشیا کے متعلقہ رشتے کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-8.9	اپنے اطراف کی اشیا کی لمبائی، وزن اور حجم کی سادہ پیمائش کے لیے مناسب آلہ اور اکائی استعمال کرتا ہے۔
	C-8.10	وقت کی سادہ پیمائش منٹ، گھنٹے، دن، ہفتے اور مہینے میں کرتا ہے۔
	C-8.11	سو روپے تک کا زر استعمال کر کے سادہ لین دین کر سکتا ہے۔
	C-8.12	مقداروں، شکلوں، خلا اور پیمائشوں کے متعلق تصورات اور عمل کی سمجھ پیدا کرتا ہے اور اظہار کے لیے کافی اور مناسب ذخیرۂ الفاظ جمع کرتا ہے۔
	C-8.13	مقداروں، شکلوں، خلا اور پیمائش کے متعلق سادہ ریاضیاتی مسئلے ترتیب دیتا اور انھیں حل کرتا ہے۔
	C-8.14	پر اعتماد ہوتا ہے اور ریاضی کو قابل عمل اور مفید جانتا ہے۔

اقلیم: زبان اور خواندگی کا ارتقا

جدول 1.1iv

CG-9 دو زبانوں میں روزمرہ کی موثر ترسیل کی مہارت حاصل کرتا ہے[1]	C-9.1	گیت، نغمے اور نظمیں سنتا اور لطف اندوز ہوتا ہے۔
	C-9.2	خود سے سادہ گانے اور نظمیں بنا لیتا ہے۔
	C-9.3	روانی سے بولتا ہے اور بامعنی گفتگو کر سکتا ہے۔
	C-9.4	پیچیدہ کام کے لیے زبانی ہدایات سمجھ لیتا ہے اور اسی کام کے لیے دوسروں کو بھی واضح زبانی ہدایات دیتا ہے۔
	C-9.5	بیان کردہ اور پڑھی جانے والی کہانی سمجھتا ہے۔ کردار، بیانیے اور مصنف کے پیغام کی شناخت کرتا ہے۔
	C-9.6	واضح پلاٹ اور کرداروں کی بنیاد پر سادہ کہانی بیان کرتا ہے۔
	C-9.7	روزمرہ کے رابطوں میں استعمال ہونے والے الفاظ جانتا ہے اور انھیں پر اثر طریقے سے استعمال کرتا ہے۔ معلوم ذخیرۂ الفاظ کی روشنی میں نئے الفاظ کے معنی کا اندازہ لگا سکتا ہے۔

[1] یہ بات زیادہ تر جماعتوں کا ہدف ہونی چاہیے کیونکہ یہ کثیر لسانیت کی ضرورت ہے ، لیکن ایسی صورت حال میں جہاں دوسری زبان (Language2) بچوں کے لیے بہت ہی غیر مانوس ہو ، تو اکثر صلاحیتیں (C-9.7 سے C-9.1) یہ استعداد اساسی سطح کے اختتام تک دوسری زبان میں صرف ابتدائی سطح پر ہوسکتی ہیں اور شروعاتی ابتدائی سطح میں مستحکم ہوجاتی ہے ۔

CG-10 زبان 1 میں پڑھنے اور لکھنے میں روانی پیدا کرتا ہے	C-10.1	صوتیاتی شعور پیدا کرتا ہے اور صوتیوں اور صوت ارکان کو الفاظ اور قطعاتی الفاظ کو صوتیوں یا صوت ارکان میں مربوط کرتا ہے۔
	C-10.2	کسی کتاب کے بنیادی ڈھانچے یا شکل، مطبوعہ الفاظ کے تصور اور اس سمت کو جس میں وہ طبع شدہ ہیں، سمجھتا ہے اور بنیادی رموز اوقاف کو پہچانتا ہے۔
	C-10.3	رسم الخط کے تمام ابجدی حروف (اکشر کی شکلیں) کو پہچانتا ہے اور اس واقفیت کو الفاظ پڑھنے اور لکھنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔
	C-10.4	کہانیوں اور اقتباسات کو درستگی اور روانی سے مناسب وقفوں اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھتا ہے۔
	C-10.5	مختصر کہانیاں پڑھتا ہے، ان کے مفہوم کا ادراک کرداروں، کہانی کے بیانیے کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور خود مصنف کے منشا کو سمجھ لیتا ہے۔
	C-10.6	مختصر نظمیں پڑھتا ہے اور نظم میں الفاظ کے انتخاب اور تخیل سے لطف اندوز ہونے لگتا ہے۔
	C-10.7	مختصر نیوز آئٹم، ہدایات، طباخی کے طریقے اور اشتہاری مواد پڑھ کر سمجھ لیتا ہے۔
	C-10.8	اپنی سوچ اور تجربہ بیان کرنے کے لیے ایک پیراگراف تحریر کرتا ہے۔
	C-10.9	بچوں کی کتابیں منتخب کرنے اور پڑھنے میں دل چسپی کا اظہار کرتا ہے۔
CG-11 زبان 2 میں پڑھنے اور لکھنے کا آغاز کرتا ہے	C-11.1	صوتیاتی شعور پیدا کرتا ہے اور صوتیوں اور صوت ارکان کو الفاظ اور قطعاتی الفاظ میں جوڑنے کا سلیقہ رکھتا ہے۔
	C-11.2	رسم الخط کے ابجد (اکشر کی قسمیں) سب سے زیادہ تکرار والے حروف کو پہچانتا ہے اور اس واقفیت کا استعمال آسان الفاظ اور جملوں کے پڑھنے اور لکھنے میں استعمال کرتا ہے۔

اقلیم: جمالیاتی اور ثقافتی ارتقا

جدول 1.1v

CG-12 بصری اور مظاہراتی فنون میں صلاحیتیں اور حساسیت پیدا کرتا ہے اور بامعنی و پرلطف طریقوں سے فن کے ذریعہ ان کے جذبات کا اظہار کرتا ہے	C-12.1	مختلف سائزوں کے دوابعادی اور سہ ابعادی فن پارے تخلیق کرنے کے لیے طرح طرح کے سامان اور اوزاروں کی تلاش و جستجو کرتا ہے اور ان سے کھیلتا ہے۔
	C-12.2	خود اپنی ہی آواز، جسم، اطراف و جوانب اور مختلف النوع اشیا سے کھیلتے ہوئے موسیقی، ادائیگی کردار، رقص اور حرکتیں تخلیق کرتا ہے۔
	C-12.3	فنون کے ذریعہ سے بہت سے خیالات اور جذبات کو جدت کے ساتھ تخلیقی طریقے سے پیش کرتا ہے۔
	C-12.4	فنون میں باہمی اشتراک سے کام لیتا ہے۔
	C-12.5	فنون کی مختلف شکلوں، مقامی ثقافت اور وراثت کو پیش کرتے ہوئے بہت سے تاثرات کی ترسیل کرتا ہے۔ اور ان سے محظوظ ہوتا ہے۔

آموزش کی مثبت عادتیں

جدول 1.1vi

CG-13 آموزش کی ایسی عادتیں پیدا کرتا ہے جو اسے رسمی آموزشی ماحول مثلاً کسی اسکول کلاس روم میں، فعال طور پر شریک ہونے کا موقع دیں	C-13.1	توجہ اور ارادی عمل: مخصوص اہداف کے حصول کے لیے منصوبہ بندی، توجہ کا ارتکاز اور براہ راست سرگرمیوں کی مہارتیں حاصل کرتا ہے۔
	C-13.2	یادداشت اور ذہنی لچک داری: (موزوں طور پر توجہ کو بحال یا منتقل کرنے کے لیے) ذہنی لچک داریوں اور (جو شیلے اعمال یا رویوں کی مزاحمت کے لیے) خود ضبطی کے لیے معقول فعال یادداشت کی صلاحیت پیدا کرتا ہے جو ساخت بند ماحول میں آموزش میں اس کی مدد کرے گی۔
	C-13.3	مشاہدہ، تحیر، تجسس اور جستجو: اشیا کا باریک بینی سے مشاہدہ کرتا ہے، تعجب کرتا ہے اور مختلف حواس کا استعمال کر کے دریافت کرتا ہے، اشیا کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتا ہے اور سوال کرتا ہے۔
	C-13.4	کلاس روم کے اصول: اختیار اور سوجھ بوجھ کے ساتھ کلاس روم کے اصولوں کو اپناتا ہے اور ان پر عمل پیرا ہوتا ہے۔

حصہ C

سیکشن 1.5
تدریسیات (Pedagogy)

بچے فطری آموز گار ہوتے ہیں۔ وہ فعال ہوتے ہیں، سیکھنے کا شوق رکھتے ہیں اور نئی چیزوں میں دلچسپی کے ساتھ حصہ لیتے ہیں۔ ان میں تجسس کا ایک فطری شعور ہوتا ہے۔ بچے دنیا کو سمجھنے کے لیے اظہارِ تحیر، سوال، دریافت، کوشش اور جستجو کرتے ہیں۔ اپنے تجسس پر عمل کرتے ہوئے وہ مسلسل دریافت کرتے اور مزید سیکھتے رہتے ہیں۔

بچے بہترین طور پر کھیل کھیل میں، سرگرمی اور تجربات سے سیکھتے ہیں۔ وہ دوڑنا، چھلانگ لگانا، رینگنا اور توازن بنانا پسند کرتے ہیں۔ بچے عمل کو دہرانے سے لطف اندوز ہوتے ہیں، تال کے ساتھ بے ساختہ شامل ہو جاتے ہیں، بات کرتے ہیں، پوچھتے ہیں، دلیل دیتے ہیں اور ان سے دریافت کیے گئے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ وہ الٹ پھیر کر کے، تلاش کر کے اور آزما کر براہِ راست تجربات سے سیکھتے ہیں۔

کھیل کے دوران چیزوں، خیالوں، ترکیبوں اور احساسات کے ساتھ مشغول رہنا بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں، لچک دار سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے۔ یہ عمل ان کے ارتکاز، توجہ اور قوتِ برداشت میں اضافہ کرتا ہے۔ بچے کھیل کے ذریعے اپنی سوچ، ذخیرۂ الفاظ، قوتِ تخیل، بولنے اور سننے کی صلاحیتوں کو بھی بہتر بناتے ہیں، چاہے وہ حقیقی صورتِ حال کی تشکیلِ نو ہو یا خیالی دنیا کی تخلیق۔

چنانچہ، اس سطح میں آموزش ایک متحرک اور باہم تبادلے کا عمل ہے جس میں بچے کھیل کے ذریعے سیکھتے ہیں اور دوسرے بچوں اور زیادہ تجربہ کار لوگوں کے ساتھ باہم تبادلے سے بھی سیکھتے ہیں۔ بچے اپنے سماجی اور ثقافتی تجربات میں سرگرم رہتے ہیں۔ اپنے ادراک کا حقیقی مفہوم پانے کے لیے وہ نئے تجربات اور معلومات سے مسلسل استفادہ کرتے رہتے ہیں۔

بچوں کے چنچل پن کو دوسروں کے ساتھ فعال شرکت کے تجربات اور قدرتی، حقیقی دنیا کی چیزوں کے ذریعے فروغ دیا اور مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ یہ عمل سیکھنے، قوتِ تخیل، تخلیقی صلاحیتوں، اختراع پسندی اور متنوع و منفرد طریقوں سے مسائل کو حل کرنے میں تحریک پیدا کرتا اور اضافہ کرتا ہے۔

بہت ضروری ہے کہ اس سطح پر بچوں کی آموزش کو ان کے گرد و پیش کے افراد سے وابستہ کیا جائے۔ یہ رشتے خود کو زیادہ محفوظ سمجھنے میں زیادہ پرامید اور تجسس پسند اور ترسیلی صلاحیت کا حامل بننے میں بچوں کی مدد کریں گے۔

1.5.1 اساتذہ اور بچوں کے درمیان مثبت رشتہ استوار کرنا

جیسے ہی ہم کلاس روم میں داخل ہوتے ہیں ہماری نظر تجسس سے بھرپور بچوں سے دوچار ہوتی ہے۔ یہ بچے ذہن، تیز مشاہدے والے اور گرد و پیش کی ہر شے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ مسلسل سوالات کرتے ہیں۔ کبھی وہ خاموشی سے کسی چیز کو دیر تک دیکھتے رہتے ہیں، تو کبھی وہ چند لمحوں میں دلچسپی کھو بھی دیتے ہیں۔ کبھی وہ کودنا پھاندنا اور گھومنا چاہتے ہیں، تو کبھی وہ پرسکون ہو کر کہانی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ کبھی چیختے چلاتے ہیں اور گھر جانے کے لیے بے چین ہو جاتے ہیں۔ دوسرے ہی پل وہ خاموش اور پرسکون ہو جاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کوئی انھیں بہلائے پھسلائے تو وہ اسکول میں رہنے کے لیے مان جائیں۔ وہ متجسس، سمجھ دار، خوش نما، پرعزم، مشفق، مہم جو، پرفراح اور نڈر سب کچھ ہوتے ہیں۔

اس سطح پر، بہت سے بچوں کے لیے یہ کئی گھنٹے گھر سے دور گزارنے کا پہلا موقع بھی ہو سکتا ہے۔ بچوں کو نرمی، نگہداشت اور محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے ساتھ لگے رہنا، ان کے ساتھ وقت گزارنا اور ان کی دیکھ بھال کرنا ایسا ہی ہے جیسے ایک ساتھ ان کے اندر کی کئی شخصیتوں سے لطف

اندوز ہونا ہے۔ اساتذہ میں گرم جوشی اور خلوص، صبر اور سکون، سمجھ داری اور ہمدردی کے جذبے کی ضرورت ہوتی ہے ضرورت ہے کہ ہم اپنے بچوں کو بھرپور وقت اور پوری توجہ دیں۔ بچوں کو یہ احساس دلانا ہوگا کہ وہ ہمارے کتنے قریب ہیں، وہ ہم پر اعتماد کر سکتے ہیں، نیز وہ چیزوں کو آزمانے کے لیے اور جستجو کرنے کے لیے آزاد ہیں اور اس طرح وہ بہتر طور پر سیکھ سکتے ہیں۔

اساتذہ کی حیثیت سے ہمارا کام یہ ہے کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ بچے اسکول میں اپنا وقت بخوشی گزاریں اور خوب لطف اندوز ہوں۔ استاد اور بچے کے درمیان محفوظ اور مثبت رشتہ بچے کی جذباتی اور ذہنی نشوونما کے لیے تقویت بخش ہوتا ہے۔ یہ رشتہ استوار کرنے کے لیے، اساتذہ کو ہر بچے کو انفرادی طور پر جاننا، ان کی بات سننا، ان کا مشاہدہ کرنا، ان کے وجدانی رویوں کی حوصلہ افزائی کرنا، ان کی مزاجی کیفیات کو پہچاننا اور ان پر توجہ دینا اور پابندی سے ان کے گھروں کا دورہ کرنا چاہیے۔

1.5.2 کھیل کے ذریعے آموزش (Learning through Play)

کھیل بچوں کا ہی کام ہے۔ کھیلنا فطرتاً چھوٹے بچوں کو بہت پسند ہوتا ہے۔ وہ اس میں جوش و خروش کے ساتھ مشغول رہنا پسند کرتے ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ کھیل اور آموزش دو طرفہ جوابی عمل ہیں۔ کھیل بچوں کو دوسرے بالغوں اور بچوں کے ساتھ فعال رہنے، مشغول رہنے اور سماجی تعامل میں شریک رہنے کا موقع فراہم کر کے سیکھنے کے قابل بناتا ہے۔ اس طرح کھیل سیکھنے کے لیے تمام ضروری شرائط پوری کرتا ہے۔

اس فعال کھیل کے عمل میں بچے دنیا کی فہم پیدا کر رہے ہیں، خود اپنے اور دوسروں کے اور زبان اور ریاضی کے مسائل حل کر رہے ہوتے ہیں۔ انتخاب، حیرت اور خوشی بچوں کے کھیل کے اہم پہلو ہیں۔ مناسب ہوگا کہ ہم اپنے کلاس روم کو ان تینوں پہلوؤں پر اچھی طرح توجہ دیں۔ کلاس روم میں کھیل کا پہلو اس وقت بھی ظاہر ہوتا ہے جب اساتذہ گفتگو، کہانیاں، کھلونے، موسیقی، حرکت، فن، دستکاری اور گیمز کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ سب آزادانہ ہدف بند یا ساخت بند ہو سکتے ہیں۔

1.5.2.1 بات چیت (Conversation)

زبان ایسا وسیلہ ہے جس کے توسط سے بچے اپنے آپ سے اور دوسروں سے بات کرتے ہیں۔ اور وہ الفاظ ہی ہیں جن سے وہ اپنی حقیقت کی تعمیر کرنے اور اس پر گرفت پانے لگتے ہیں۔ آموزش کے لیے زبان کو واضح اور احتیاط کے ساتھ سمجھنے اور استعمال کرنے کی صلاحیت ضروری ہے۔

بچوں کا اپنے گردوپیش کے افراد اور اشیا کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی صلاحیت کے لیے بات چیت کرنا بہت ضروری ہے۔ بچوں کے ساتھ کمرۂ جماعت میں مسلسل بات چیت کرنا اعتماد پر مبنی روابط استوار کرنے میں مدد کرتا ہے۔

اساتذہ آزادانہ بات چیت کے ذریعے بچوں کے ساتھ وقت گزار سکتے ہیں۔ ایسے میں بچے اساتذہ کے ساتھ بیٹھ کر دن بھر میں، اسکول جاتے ہوئے پیش آنے والی کسی بھی دل چسپ بات پر، یا جو کچھ بھی وہ بتانا چاہتے ہیں اس پر تبادلۂ خیال کر سکتے ہیں۔ ساخت بند گفتگو کے لیے اساتذہ صبح کے وقت ایک سیشن کا اہتمام کر سکتے ہیں۔ اس سیشن میں وہ ایک ساتھ مل کر کسی موضوع پر بات کریں گے اور غور و فکر کریں گے۔ اس گفتگو کے موضوعات بچوں کی روزمرہ زندگی اور واقعات، اور ان کے احساسات کے بارے میں ہو سکتے ہیں۔

1.5.2.2 کہانی سنانا (Storytelling)

کہانیاں سماجی روابط، اخلاقی قدروں اور جذبات کو سمجھنے نیز ان کو برتنے اور زندگی کی مہارتوں کو جاننے کے لیے ایک اچھا وسیلہ ہیں۔ جب بچے کہانیاں سنتے ہیں تو وہ نئے الفاظ سیکھتے ہیں، اس طرح ان کے ذخیرۂ الفاظ، جملے کی ساخت اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ مختصر

توجہ کے دائرے والے بچے جب کہانی سننے میں مشغول ہوتے ہیں تو زیادہ دیر تک توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ثقافتی سیاق و سباق پر مبنی کہانیوں کے ذریعے، ہم بچوں کو اپنی ثقافت اور سماجی اصولوں سے واقف کرا سکتے ہیں اور ان کے گرد و پیش کے تئیں بیداری پیدا کر سکتے ہیں۔

اساتذہ تصویری کتابیں، تصویروں والی یا بغیر تصویروں والی کہانی کی کتابیں، متعدد زبانوں میں کہانی کی کتابیں استعمال کر سکتے ہیں۔ فلیش کارڈ جن پر کہانیوں کے مناظر بنائے یا چھاپے گئے ہوں بھی کہانیاں سنانے کے لیے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

کہانیاں سننے کے علاوہ بچوں کو کہانیاں سنانے کا بھی موقع ملنا چاہیے۔ بچوں کے ذریعے سنائی جانے والی کہانیاں وہی ہو سکتی ہیں جو انھوں نے سن رکھی ہوں یا جو انھوں نے خود بنائی ہوں۔ استاد ایک کہانی سنانا شروع کر کے بچوں کو اسے مکمل کرنے کے لیے کہہ سکتا ہے۔

1.5.2.3 کھلونے پر مبنی آموزش (Toy-based Learning)

چھوٹے بچے براہِ راست تجربات اور اصل اشیا کو برتنے سے سیکھتے ہیں۔ اور پھر وہ آزما کر دیکھتے ہیں، دریافت کرتے ہیں۔ کھلونوں سے کھیل کر اور انھیں جوڑ توڑ کر کلاس روم کے ماحول میں تلاش و جستجو کا یہ جذبہ پیدا کرنا چاہیے۔

ہر بچے کے اطراف میں بہت سے مقامی کھلونے دستیاب ہوتے ہیں۔ ان کو تدریس و آموزش کے لیے وسائل کے طور پر استعمال کیا جانا چاہیے۔ کھلونا سادہ ہو یا پیچیدہ، اس میں بچے کے لیے سیکھنے کا سبق ہوتا ہے۔ جب کوئی بچہ کھلونا سنبھالتا ہے اور اس سے کھیلتا ہے، تو اس کی حرکی مہارتوں کی مشق ہوتی ہے اور اس طرح ہاتھ اور آنکھ کی مطابقت کو تقویت ملتی ہے۔

اگر بچہ بلاکس کے ذریعے ٹاور بناتا ہے اور پھر اسے گرتے ہوئے دیکھتا ہے، تو وہ تصورات اخذ کرتا ہے اور گرنے کو روکنے کا حل تلاش کرنے پر غور کرتا ہے۔ پہیلی بچے کے لیے پیٹرن کی تلاش میں معاون ہوتی ہے۔ بچے بلاکس، گڑیا، جانوروں کے کھلونے، گیندوں، کھلونا کاروں یا جھوٹ موٹ کے کھلونے استعمال کرتے ہیں تو وہ اپنے ذہنوں میں کہانیاں اور زندہ منظر نامے بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ بورڈ گیمز بچوں کو آسان اصولوں پر عمل کرنا اور زبان اور ریاضی کی سمجھ میں اضافہ کرنا سکھاتے ہیں۔

کھلونے آسانی سے دستیاب اشیاء سے بھی بنائے جا سکتے ہیں، مثلاً کپڑے، بوتلیں، گتے کے ڈبے، سوت، کھانا پکانے کے برتن، چوڑیاں، پائپ صفا (Pipe cleaner) اور پائن مخروط (Pinecone) وغیرہ۔

کھلونوں پر مبنی درسیات کے لیے این سی ای آر ٹی کی دستی کتاب بہترین رہنمائی کرتی ہے۔

1.5.2.4 گانے اور نغمے (Songs and Rhymes)

بچے گیت اور نغمے گانا، اور موسیقی پر رقص کرنا پسند کرتے ہیں۔ گانے بھی زبان سیکھنے کا ایک شان دار ذریعہ ہیں۔ بچے گانوں کے ذریعے مختلف تصورات کو سمجھتے ہیں اور ان کے ذخیرۂ الفاظ میں بھی وسعت آتی ہے۔ گانوں کے ساتھ چلنے والی جسمانی حرکات کثیف اور لطیف حرکات (Gross and Fine Motor Movements) میں نکھار پیدا کرتی ہیں۔ جسمانی حرکات و سکنات اور اشارے بچوں کو تصورات کو سمجھنے میں معاون ہوتے ہیں۔ گانے بچوں کے درمیان میل جول کو فروغ دیتے ہیں اور باہمی تعاون کو فروغ دیتے ہیں۔

مقامی سیاق سے مخصوص گیت اور نظمیں، الفاظ، قوتِ تخیل اور اظہار کو بڑھانے کا ایک اچھا طریقہ ہوتے ہیں مختلف زبانوں کے گیت بچوں کو اس زبان کے بہت سے عام الفاظ کے لیے رائے قائم کرنے اور ان کے درمیان تعلق کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔ بھارت میں ہم میں سے زیادہ تر لوگ کثیر لسانی ہیں اور یہ اہم ہے کہ گیت اور نظموں کے توسط سے ہم اس کثیر لسانی خاصیت کو فروغ دیں۔

استاد دو یا تین مقامی زبانوں میں چند نظموں یا گیت کا انتخاب کر کے ان کی مشق کرا سکتا ہے اور انھیں بچوں کے ساتھ گا سکتا ہے۔ دادا دادی/ نانا نانی، والدین اور افرادِ خاندان اس کے لیے نہایت عمدہ وسیلہ ہو سکتے ہیں۔

1.5.2.5 موسیقی اور حرکات و سکنات (Music and Movement)

موسیقی میں مسرت ہے۔ موسیقی دماغ کی نشوونما اور اس کے عصبیاتی رابطوں (Synaptic Connections) کی تشکیل کے لیے بھی قوی محرک ہوتی ہے۔ چنانچہ تال کی پابندی کے ساتھ موسیقی کے سادہ آلات بجانے اور گانے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ جسمانی حرکات و سکنات کو تالیوں کے ساتھ ہم آہنگ کر کے ٹن کے ڈبے یا کھنجیرا (دف) یا منجیرا (جھانجھ) کی تال پر نغموں کو گایا جا سکتا ہے۔

موسیقی اور تحریک کی سرگرمیاں انجام دینے کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں۔ آلات سے پیدا ہوتی موسیقی کو بچے خاموشی سے سن سکتے ہیں۔ تال پر بے تکلف رقص کر سکتے ہیں یا تال کے ساتھ جسمانی حرکات کو ہم آہنگ کر سکتے ہیں۔ بچوں کو آواز کی جستجو اور موسیقی سازی کے تجربات حاصل کرنے کے لیے مقامی، گھریلو یا خریدے گئے مختلف نوعیت کے آلاتِ موسیقی فراہم کرائے جائیں۔

بچوں کے لیے اساتذہ کلاس روم میں سننے اور کر کے دکھانے کے لیے مختلف مزاج، پس منظر اور زبانوں سے لی گئی موسیقی، رقص، آواز کے ذرائع، نظمیں، منتر اور گانے شامل کر سکتے ہیں۔ رقص، گیت، نظمیں، لوک گیت، جسمانی حرکات کے ساتھ گائے جانے والے نغمے اور انگلیوں کی حرکت بچوں کو موسیقی کے تصورات سیکھنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔

1.5.2.6 فن اور دست کاری (Art and Craft)

بچوں کو رنگوں سے کھیلنے اور اپنی دل چسپی کی کوئی چیز بنانے میں لطف آتا ہے۔ فن اور دست کاری بچوں کو اپنے خیالات، جذبات اور احساسات کے اظہار کے لیے ایک اور ذریعہ فراہم کرتے ہیں۔

اساتذہ بچوں کو کاغذ پر موم رنگ، اسکیچ پین، رنگین یا کالی پنسل یا چارکول کا استعمال کرتے ہوئے ڈرائنگ بنانے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔ تختی، تختۂ سیاہ یا فرش پر بھی بچے نقش بنا سکتے ہیں۔ بلکہ کلاس روم کے ہر حصے کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح، پینٹنگ، پیسٹنگ، اور مٹی سے شکلیں بنانا بچوں کو مشغول رکھنے کے بہترین وسیلے ہیں۔ ان سب کاموں میں کھلا پن ہو اور استاد کی طرف سے ہدایات کم سے کم جاری ہوں۔ فن کارانہ اظہار کے اعتبار سے 'صحیح' اور 'غلط'، 'اچھے' اور 'برے' کے بیانیوں سے گریز کرنا چاہیے۔ اس کے بجائے، مختلف نقطہ ہائے نظر، تجربات، اظہار اور تخیلات کی حوصلہ افزائی اور ستائش کی جائے۔ مروجہ اور مقبولِ عام طریقوں کے علاوہ ہر فن کے زمرے میں آلات اور مواد کے استعمال کے خود کے طریقے اور تکنیک دریافت کرنے کی بچوں کو ترغیب دینے کی ضرورت ہے۔ بچوں کو نہ صرف اپنے اردگرد کا بصری مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہے بلکہ خود اپنے خیالات، محسوسات، جذبات، اظہار، عمل اور مجموعی برتاؤ کا باریک بینی سے مشاہدہ کرنا لازمی ہے۔ ٹیچر کو یقینی بنانا چاہیے کہ آرٹ کے کلاس روم میں ہمیشہ شمولیاتی ماحول رہتا ہے۔

1.5.2.7 اندرون خانہ کھیل (Indoor Games)

جیسے بدن کو تندرست و توانا رکھنے کے لیے ورزش ضروری ہے، اسی طرح دماغ کے لیے بھی ورزش لازم ہے۔ چال والے کھیل، منطق اور لفظی پہیلیاں اور تفریحی ریاضی بچوں کو ریاضی کا شوق دلانے اور منطقی مہارتوں کو فروغ دینے کا بہترین طریقہ ہیں۔ یہ مہارتیں ان کے اسکولی دور اور بلاشبہ پوری زندگی کے لیے بہت اہم ہوتی ہیں۔

تصویری معمہ (Jigsaw Puzzles)، بلاکس کے ساتھ کھیلنا اور بھول بھلیاں حل کرنا بچے کے مکانی استدلال کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے۔ چال چلنے کے مختلف کھیل (مثلاً، ٹک ٹیک ٹو، مزید گہرے کھیلوں جیسے شطرنج تک رسائی) تدبیری سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی مہارت کو فروغ دیتے ہیں۔

کھیل (مثلاً، چوپڑ، سانپ اور سیڑھی، لوڈو وغیرہ) کھیلنے میں مزہ تو آتا ہی ہے، یہ گنتی، تدبیری سوچ اور ساتھیوں کے ساتھ باہم تعاون، صحت مند مسابقت اور تعلق بھی سکھاتے ہیں۔ لفظ اور منطق کے معمے استقرائی استدلال سکھانے کا ایک تفریحی ذریعہ ہیں۔ سادہ معمے، جیسا کہ اوپر بیان ہوا، بچوں کی منطقی اور تخلیقی سوچ کو پرلطف انداز میں فروغ دینے میں مدد کرتے ہیں۔ جیسے جیسے بچے بڑے ہوں تو ان کے معموں میں ریاضی اور دیگر عناصر کو شامل کر کے اسے مزید پیچیدہ بنایا جاسکتا ہے۔ ریاضی کے معمے اور کھیل عددوں کو پرلطف بنانے اور کمّیتی استدلال کو فروغ دینے میں مدد کر سکتے ہیں۔

تفریحی مشقوں، کھیل اور معموں کے ذریعے سیکھنے کو پرلطف بنا کر اس اہم پہلو کو یقینی بنایا جاسکتا ہے کہ بچے مصروف رہنے کے ساتھ ساتھ اپنی ذہنی اور تخلیقی صلاحیتوں کو بھی فروغ دیں۔

1.5.2.8 بیرون خانہ کھیل (Outdoor Games)

ابتدائی عمر میں بچے زیادہ دیر تک ایک جگہ پر نہیں بیٹھ سکتے۔ انھیں گھومنے پھرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ باہر کھیلنا انھیں قدرتی ماحول کو کھوجنے، اپنی جسمانی حدود کو آزمانے، خود کو نمایاں کرنے اور خود اعتمادی پیدا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ یہ کثیف حرکی مہارتوں، جسمانی چستی اور توازن پیدا کرنے میں مدد کرتا ہے۔ بچے کھلے پن کا مزہ لیتے ہیں۔ وہ بلا روک ٹوک بھاگنے دوڑنے، کودنے پھلانگنے، چڑھنے اترنے، ہاتھ پیر چلانے اور گرنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ باہر کھیلنے سے بہت سے بچوں کو مزید آرام کرنے اور پرسکون ہونے میں بھی مدد ملتی ہے۔

1.5.2.9 فطرت کے ساتھ وقت گزارنا

بچے فطرتاً متجسس ہوتے ہیں اور انھیں اپنے اطراف کی دنیا کو دریافت کرنے، آزمانے، جوڑ توڑ کرنے، تخلیق کرنے اور سیکھنے کے مواقع کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچے اپنے حواس سے کام لے کر چھونے، پکڑنے، سنبھالنے اور جو دیکھتے ہیں اسے برتنے، آوازوں، موسیقی اور تال کو سننے اور اس پر تاثر ظاہر کرنے، نیز عجیب سی آوازوں پر حیران ہونے کے ذریعے اپنے ماحول کی جستجو شروع کرنے لگتے ہیں۔

بچے جوں جوں براہِ راست تجربات کے ذریعے افراد، اشیا اور حقیقی زندگی کے واقعات کی فہم پیدا کرتے ہیں ان کی سوچ کا ارتقا ہوتا رہتا ہے۔ بچے اپنے تجربات اور پس منظر کے ساتھ ساتھ اپنی صلاحیتوں کی بنیاد پر خود اپنے خیالات، دلچسپیاں اور اعتقادات تشکیل دیتے ہیں۔

اساتذہ اور گھر والوں کو چاہیے کہ بچوں کو موقع فراہم کریں کہ وہ اپنے اردگرد کی دنیا کو تلاش کریں، برتیں اور جستجو کریں، موازنہ کریں، سوالات کریں، مشاہدہ کریں، سوچیں اور ان کے مشاہدات اور پیشین گوئیوں کے بارے میں بات کریں۔ یہ عمل ان کے لیے اپنے تجسس کی تسکین کرنے اور مزید دریافتیں کرنے کو آسان بناتا ہے۔ گھر اور اسکول میں براہِ راست تجربات کے ذریعے دنیا کو دریافت کرنے کے بچوں کے فطری تجسس کو برقرار رکھنا آموزش کی بنیاد ہے۔

پودوں، درختوں، پرندوں اور جانوروں کے ساتھ وقت گزارنا یا فطرت کے اطراف خاموش بیٹھے رہنا ماحولیاتی طرزِ زندگی کی بنیاد بن سکتا ہے۔

1.5.2.10 میدانی دورے (Field Trips)

آموزشی عمل کے ایک حصے کے طور پر مختصر مقامی میدانی دورے اس علم کو مستحکم کرتے ہیں جو بچوں نے کلاس روم میں حاصل کیا۔ یہ انھیں مزید سوالات کرنے کے لیے اکساتے ہیں اور ان چیزوں کے ساتھ نزدیکی تعلق استوار کرتے ہیں جو وہ پہلے سے جانتے ہیں۔ بچے ان تجربات کے ذریعے خود کا خیال رکھنا اور دوسروں کے ساتھ رہنا بھی سیکھتے ہیں۔

مقامی سبزی منڈی، ڈاکٹروں کا دواخانہ، بس اڈہ، ڈاک خانہ اور پولیس تھانہ سبھی بچوں کو ایک نامانوس لیکن دلچسپ دنیا سے متعارف کرانے کا ذریعہ ہیں جو انھیں بہت سی نئی چیزیں سکھا سکتے ہیں۔

1.5.3 خواندگی اور اعداد شناسی کی حکمت عملی

خصوصاً گریڈ 1 اور 2 کے لیے خواندگی اور اعداد شناسی کے لیے ساخت بند آموزش (Structured Learning) کا ایک اہم جزو شامل کیا جانا چاہیے۔ یہ ضروری ہے کہ 3 سے 6 برس تک کے بچوں کے لیے نصاب کی منصوبہ بندی اس طرح کی جائے جو اس مخصوص عمر کے بچوں کی صلاحیتوں کو آگے بڑھائے۔ وہ گریڈ 1 کی درسیات کی نزولی توسیع کے بجائے رسمی آموزش کی طرف لے جاتی ہے۔

i. کلاس روم میں خواندگی کی حکمت عملی

زبان اور خواندگی کی تعلیم کے ذریعے بچوں کو خود کو بحیثیت قاری اور مصنف دریافت کرنے کے وافر مواقع فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ 'نچلی سطح کی' مہارتوں (مثلاً صوتیاتی شعور، رمز کشائی (Decoding)، حروف اور الفاظ کو درست طریقے سے لکھنا) اور 'بلند سطح' کی مہارتوں (مثلاً، بولنے والی زبان کا ارتقا، ڈرائنگ، کتابوں میں انہماک، طبع زاد تحریر) جو معنی مرکوز ہوں، کو توازن کے ساتھ پیش کیا جائے۔

زبان اور خواندگی کی تدریس کے چار بڑے اجزاء ہیں: بولنے والی زبان، لفظ کی پہچان، پڑھنا اور لکھنا۔ اگرچہ چاروں اجزاء کے لیے سرگرمیوں کا اطلاق ایک مربوط طریقے سے کیا جاسکتا ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ بچے ہر ایک بلاک پر مستقل طور پر کام کرنے میں وقت گزاریں۔

شکل 1.1i

ii. کلاس روم میں اعداد شناسی حکمت عملی

ریاضی کی آموزش کے اہداف کی دو قسمیں کی جاسکتی ہیں۔ اعلیٰ اہداف، جیسے بچے کے سوچنے کے عمل کو ریاضیاتی بنانا (مثلاً، تجریدی سوچ کو تشکیل کرنے کی صلاحیت، مسئلہ حل کرنے، تصور سازی، نمائندگی، استدلال اور ریاضی کے تصورات کو دوسرے شعبوں کے ساتھ جوڑنا) اور مواد سے مختص اہداف جو کہ ریاضی کے مختلف تصورات سے متعلق ہوں (جیسے اعداد، شکلوں، پیٹرن کو سمجھنا وغیرہ)۔

ریاضی میں مہارت کے لیے، بچوں کو اس کے تصورات کے شعور، طریقۂ کار کی سمجھ، حکمتِ عملی کی اہلیت یا اطلاق کی خوبی، ترسیل اور استدلال نیز ریاضی کے تئیں مثبت رویہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ روزانہ کلاس روم کے عمل کے لیے ریاضی کی مہارت کے ان تمام حصّوں کو درج ذیل چار بلاکس میں ترتیب دیا جاسکتا ہے:

شکل 1.1ii

1.5.4 کلاس روم میں مثبت ماحول تیار کرنا

بچے جوں ہی اسکول میں داخل ہوتے ہیں، ان کی دنیا وسیع ہوجاتی ہے۔ وہ دوست بناتے ہیں، خاندان سے باہر کے بڑوں سے رابطے میں آنے لگتے ہیں، زیادہ سے زیادہ متحرک اور باتونی ہوجاتے ہیں اور ہر چیز کی جستجو کرتے اور سیکھتے ہیں۔ بچوں کو ان کے برتاؤ میں درست سمت دینے اور مضبوط مثبت رشتے بنانے میں استاد کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔

اس لیے اساتذہ کو چاہیے کہ بچوں کی ضروریات کے حوالے سے فکرمند اور ہمہ وقت جواب دہ رہیں۔ بچوں کی دیکھ بھال ایک پیچیدہ کام ہے اور اہم بھی۔ یہ پیچیدہ ہے کیوں کہ بچوں اور ان کے خاندان کے ساتھ روابط قائم کرنے میں بہت سے معاملات کا دخل ہوتا ہے۔

1.5.4.1 کلاس روم کا ماحول اور ضابطے

کلاس روم کا محفوظ، بے خطر، پرسکون اور خوش گوار ماحول بچوں کی بہتر آموزش میں معاون ہوسکتا ہے۔ لازم ہے کہ ہر بچے کی بہتر آموزش کے لیے ضروری سہولیات، مثلاً آموزشی مواد، ساز و سامان، سرگرمیاں انجام دینے، مل کر کام کرنے اور کھیلنے کے لیے جگہ فراہم کی جائے۔ اساسی سطح میں کمرۂ جماعت کے ماحول میں دیکھ بھال مرکزی حیثیت رکھتی ہے، جہاں بچوں اور رشتوں کے لیے فکرمندی اور ذمے دارانہ رویّے کا لحاظ رکھا جاتا ہو۔ کلاس روم میں شمولیتی اور آموزش کے لیے سازگار ماحول ہونا چاہیے۔ جو ہر بچے کو آزادی، کھلاپن، جذبۂ قبولیت، معنی خیزی، اپناپن اور مسابقت سے روشناس کرے۔

بچوں کو کلاس روم کے مروج اصولوں سے متعارف کرنے کا کام نرم لیکن واضح الفاظ میں، جلد از جلد کیا جانا چاہیے۔ یہ عمل انھیں اپنی سمت متعین کرنے اور درجے میں قدم جمانے کا راستہ فراہم کرتا ہے۔ بہترین طریقہ یہ ہے کہ اصولوں پر بچوں کے ساتھ بات چیت کی جائے اور پھر مروج اصولوں پر اتفاق کیا جائے۔ یہ عمل مالکانہ احساس اور ذمے داری کے بہتر ادراک کا باعث بنتا ہے اور اس طرح کلاس روم کی ایک مثبت تہذیب کی پرورش تعمیر ہوتی ہے۔ کلاس روم کے اصولوں کا بیان مثبت جملوں کی شکل میں مختصر، واضح اور قابلِ فہم ہونا چاہیے۔

1.5.4.2 مشکل رویّے پر قابو پانا

اساتذہ کو مشکل رویوں پر قابو پانے کا طریقہ بھی سیکھنا ہوگا۔ کیوں کہ رویے اکثر بغیر بولی ہوئی زبان ہوتے ہیں، جس کے ذریعے بچے اپنے جذبات اور خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسا اکثر اس لیے بھی ہوتا ہے کہ وہ برتاؤ کے معروف اصولوں یا اظہار کے متبادل طریقوں سے واقف نہیں ہوتے۔

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ پہلے بچوں کو پرسکون ہونے میں معاون ہوں اور ان کے رویے کو مثبت رخ دیں۔ مثبت رہنمائی بہت ضروری ہے کیوں کہ یہ بچوں کے ضبطِ نفس کو فروغ دیتی ہے، بچوں کو سکھاتی ہے اور سنجیدہ انتخاب کرنے میں بچوں کی مدد کرتی ہے۔ مشفق اور باحترام بالغ افراد متبادل رویوں کی دریافت، سماجی مہارتوں کے فروغ اور مسائل حل کرنے اور سیکھنے میں بچوں کی مددگار ماحول تخلیق کرتے ہیں۔ یہ رہنمائی کی مثبت طرزِ رسائی ہے۔ مؤثر رہنمائی کا طرز رسائی تعاملی ہوتا ہے۔ بالغ اور بچے جب آپس میں بات چیت کرتے ہیں تو دونوں مشترکہ ہدف کے لیے خود میں تبدیلی لانا سیکھتے ہیں۔

کسی بچے کے ارتقا کے بارے میں سمجھنا رویے کے موزوں معیارات یا طلبا سے توقعات قائم کرنے، موزوں متبادلات کے بارے میں سوچنا نیز بچوں کو بتانے کے لیے عمر کے اعتبار سے وضاحتیں اور طریقے وضع کرنے میں ہماری مدد کرے گا۔

بچوں کی اہانت کرنے والے اور انھیں نیچا دکھانے والے عمل اپنے اساتذہ اور دیگر نگہداشت کرنے والوں کے تئیں منفی سوچ پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں، آموزش میں رکاوٹ بن سکتے ہیں اور بچے کو دوسروں کے ساتھ بدتمیزی کرنے پر اکسا سکتے ہیں۔ تاہم، ایسے کام جو بچے کی کوششوں اور پیش رفت کو تسلیم کرتے ہیں، چاہے وہ کتنی ہی سست یا معمولی کیوں نہ ہوں، صحت مند ارتقا کے فروغ کا امکان پیدا کرتے ہیں۔

1.5.4.3 نظم وضبط (Discipline)

نظم وضبط رہنمائی کی ان عملی حکمتوں کا ایک حصہ ہے جس کا استعمال بالغ افراد اپنے اعمال میں ذمہ دار بننے، خود ضبطی سیکھنے اور مناسب برتاؤ کرنے میں مدد کے لیے کرتے ہیں۔ نظم وضبط کا مطلب سزا دینا اور ناپسندیدہ رویوں کو بزور روکنا نہیں ہوتا۔

اچھی رہنمائی کے بڑے اہداف میں سے ایک یہ ہے کہ بچوں کو خود پر نظم وضبط عائد کرنے میں معاون ہوں۔ ایسا صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب بالغ افراد ان طریقوں کی طرف رہنمائی کریں جو بچوں میں ضبطِ نفس کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔ آہستہ آہستہ بچوں کو خود ان کے حوالے کرنے اور ان کو اپنے عمل پر قابو رکھنے کا موقع دے کر بالغ افراد اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ ان پر بھروسہ کرتے ہیں۔

1.5.4.4 زبان، جو اساتذہ استعمال کرتے ہیں

جیسے جیسے اساتذہ دشوار برتاؤ سے نمٹنا سیکھتے ہیں، ان میں صحیح قسم کی زبان استعمال کرنے کا سلیقہ آتا ہے۔ اساتذہ دریافت کر لیتے ہیں کہ آواز کتنی طاقت ور ہو سکتی ہے اور جان لیتے ہیں کہ کون سے الفاظ اور کب کتنا بہتر کام کریں گے۔ وہ اس بات سے واقف ہو جاتے ہیں کہ چہرے کے تاثرات اور لمس یا نظر بچوں تک کیا پیغام پہنچاتے ہیں۔

اس سے کام لینے کا ان کا طریقہ نظم وضبط کے تئیں ان کے نمایاں رجحان اور نقطۂ نظر کی عکاسی کرتا ہے۔ نئے اساتذہ اپنے تجربے کے ذریعے ان طریقوں کو استعمال کرنا سیکھتے ہیں جو ان کے اور بچوں کے لیے زود اثر ہوں۔ اساتذہ کو بھی بچوں سے اسی طرح بات کرنی چاہیے جیسی وہ اپنی آواز کو قابو میں رکھ کر دوسروں سے کرتے ہیں اور لہجہ ایسا اچھا ہو جو بچوں کے لیے لائقِ تقلید ہو۔ آواز بلند کیے بغیر سنے جاسکنے کے لیے بچے کے قریب ہونے کے لیے، بچے کی جسمانی سطح تک جھک جانا بہتر ہے۔ آواز کے حجم اور تیزی کو کم رکھنا اکثر مؤثر ہوتا ہے۔ سادہ اور واضح بیانات کا استعمال کر کے ایک بار بولا جائے تو زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ اس طرح بچہ اصل معاملات پر توجہ مرکوز کر پائے گا۔ چھوٹے بچوں کے ساتھ کام کرتے وقت، استاد کو ان کے قد اور مقام کا اندازہ ہونا چاہیے، اور اسے بچے کی سطح تک جھکنا چاہیے۔ اساتذہ اپنے جسم سے کام لینے کے انداز کے ذریعے اس کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ قریبی تعلقات اور واقفیت کو قبول کر رہے ہیں یا مسترد۔ جب استاد ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کے بجائے کھلے ہاتھوں کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں تو بچے ان کو زیادہ قابلِ رسائی پاتے ہیں۔ استاد کے غیر زبانی رویے، مثلاً اشارے، بیٹھنے یا کھڑے رہنے اور نظریں ملانے کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ بچے کو ان سے رابطہ کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہ ہو۔

اساتذہ کو اُس طریقے کا جائزہ لینا ہوگا جس سے ان میں نظم وضبط پیدا ہوا اور اس کے بارے میں اپنے تجربات واحساسات کا اعتراف کرنا ہوگا، خصوصاً ان معروضات کا جو وہ بچوں کے سیاق اور پس منظر کے اعتبار سے ان کے برتاؤ کے طریقے کے بارے میں رکھتے ہوں۔

رہنمائی کے مؤثر ترین طریقے وہ ہیں جو واضح ہوں، تسلسل کے ساتھ کیے جائیں اور منصفانہ اصولوں پر مبنی ہوں۔ جو مسلسل اور انسانی بنیادوں پر نافذ کیے جاتے ہوں۔ بچوں کو ضابطوں کی خلاف ورزی کرنے کے نتائج سے آگاہ ہونا چاہیے۔ اچھی رہنمائی کے طریقے بچے کے برتاؤ کے مثبت پہلوؤں پر زور دیتے ہیں، نہ کہ صرف مسئلہ کن رویوں پر۔ اگر بچوں کو اپنے کیے کی ذمہ داری لینے کی ترغیب دی جائے اور ان کو مسئلہ حل کرنے کے عمل کا حصہ بنایا جائے تو ان کے لیے رہنمائی زیادہ بامعنی ہو جاتی ہے۔

سیکشن 1.6
مواد برائے تدریس

اساسی سطح پر تدریس کو درسیاتی اہداف، استعداد اور آموزشی ماحصل سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔ تدریسی۔ آموزشی عمل کے مشمولات میں آموزش کا ماحول، تدریسی ۔ آموزشی مواد (Teaching Learning Materials,TLMs) اور کتابیں شامل ہیں۔

نصاب کو آموزشی ماحصل کے سیاق وسباق کے مطابق مرتب کرنا چاہیے۔ نصاب میں منصوبہ بند آموزش کی ترتیب پر اساتذہ کی رہنما کتاب کے ذریعے اساتذہ کی رہنمائی کرنی چاہیے اور جائزوں کے لیے اجمالی رہنما خطوط فراہم کیے جانے چاہئیں۔

منتخب کردہ مواد کو حِسی طور پر پُرکشش ہونا چاہیے (بچے کے حواس کو تحریک دینے والا، جس میں جمالیاتی جاذبیت ہو، وغیرہ)۔ اور/یا مواد کو بچے کے تجربات کے تناظر میں عملاً حسبِ حال ہونا چاہیے۔ اسے بچوں کی زندگی کے تجربات سے اخذ کیا جانا چاہیے اور اسے اس ثقافتی، جغرافیائی اور سماجی پس منظر کا عکاس ہونا چاہیے جس میں بچہ نشوونما پا رہا ہے مواد کو معلوم سے نامعلوم، سادہ سے پیچیدہ اور خود سے دوسروں کی طرف منتقل ہونا چاہیے اور اسے بچوں کی متنوع دل چسپیوں کا احاطہ کرنا چاہیے۔

زبان کے متن میں مقامی، قدرتی اور انسانی ماحول کے مواد کے ساتھ کہانیوں اور نظموں کا ایک مناسب توازن ہونا چاہیے۔ جہاں کہانیاں اور نظمیں نوخیز بچوں کی تخیلاتی اور لسانی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہیں، وہیں نباتات اور حیوانات نیز سماجی اور ثقافتی پہلوؤں سے متعلق مواد بچوں کو اپنے

اطراف کی دنیا کو سمجھنے کا موقع دیتا ہے مواد درسی کتابوں، مشقی کتب، بچوں کے ادب، سامان مثلاً فلیش کارڈ، گیمز اور پہیلیاں، نیز مختلف سمعی و بصری مواد کی شکل میں ہو سکتا ہے۔

زبان کی طرح، ریاضی کا مواد بھی مقامی ماحول کے ساتھ ہم آہنگی کی عکاسی کر سکتا ہے۔ ریاضیاتی سرگرمیاں، چاہے شکلوں کو سمجھنا ہو یا گنتی، قدرتی اور انسانی ماحول کے ساتھ ہم آہنگ کر کے مربوط کی جا سکتی ہیں۔ درسیاتی کتابوں اور مشقی کتابوں میں موجود مواد کا تکملہ کلاس روم میں ان کا مناسب الٹ پھیر کر کے کیا جانا چاہیے۔ آرٹ کی آموزش کے تجربات کی منصوبہ بندی کی جانی چاہیے کیوں کہ مخصوص آموزشی ماحصل پر مرکوز سرگرمیاں اور مواد اسکول کے مقامی پس منظر سے ماخوذ ہوتے ہیں۔

1.6.1 تدریسی آموزشی مواد

اس سطح پر تدریسی آموزشی مواد (TLMs) اس طرح کا ہو کہ وہ بچوں کو کثیر حسی سرگرمیوں میں شریک کرے۔ نیز وہ انھیں اپنے ہاتھوں کو فعال طور پر استعمال کرنے پر آمادہ کرنے والے ہوں۔ اس میں آموزش معاون سادہ کھلونے، گنتی اور عدد کے لیے جوڑ توڑ، بچوں کی کتابیں، تصویری کتابیں، سرگرمی کی کتابیں، ورک شیٹس اور سمعی و بصری مواد شامل ہیں۔

اساتذہ کو چاہیے کہ مقامی طور پر دستیاب مواد کا استعمال کر کے تدریسی آموزشی مواد بنانے کی قابلیت پیدا کریں۔ مقامی طور پر دستیاب مصنوعات کا استعمال کر کے تدریسی آموزشی مواد مثلاً کھلونے، معمے اور بورڈ بنانے کے عمل میں بچوں کو شریک کرنا ان کی نشوونما کے تمام پہلوؤں کی شمولیت میں معاون ہوتا ہے۔ ایسے کچھ پُرکشش، محفوظ وسائل جو بچوں کو پُرتجسس جستجو اور تجربے کے مناسب مواقع فراہم کرتے ہیں، لیکن مقامی طور پر دستیاب نہیں ہیں، بازار سے خریدے جا سکتے ہیں۔

تدریسی آموزشی مواد کا استعمال بچوں کو ٹھوس تجربات فراہم کر کے ان کی آموزش میں اضافہ کر سکتا ہے۔ ریاضی کے لیے، اساتذہ مقامی طور پر دستیاب مواد، جیسے بیج، تیلیاں، کنکر، کاغذ، گتے اور دانوں کا استعمال کر کے سادہ تدریسی آموزشی مواد، جیسے کاؤنٹر، بنڈل اسٹکس، گنت مالا، تیر کارڈ، فلیٹ لانگ یونٹ (Flats-Longs-Units)، شکلوں کے کٹ آؤٹس، تنکوں سے بنے ماڈلز اور کثیر مربعی شکلیں (Polyominoes) بنا سکتے ہیں۔

لائبریری کا تصور محض کتابوں کا مجموعہ نہیں ہوتا، بلکہ وہ اچھی کتابوں کی ایک پُرکشش پیش کش ہوتی ہے جو وقتاً فوقتاً بدلتی رہتی ہے۔ اسے ایک ایسی فعال جگہ بننا چاہیے جو پڑھنے کی رغبت اور شوق دلانے کے لیے ضروری ہے۔ لائبریری میں اساتذہ اور دیگر بالغ افراد پڑھنے کے رویے کی مثال پیش کر سکتے ہیں، بلند خوانی کر سکتے ہیں اور وہاں متن کے ساتھ دیگر مصروفیات کی منصوبہ سازی کر سکتے ہیں۔ لائبریری یا مقررہ گوشۂ مطالعہ بچوں کو اچھے ادبِ اطفال تک رسائی فراہم کرنے والے ہوں۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ لائبریری سے کتابیں "مستعار" لینے اور انھیں کلاس روم یا لائبریری میں واپس پہنچانے کی ترغیب دیں۔

درسیاتی عمل کے ایک جزو کے طور پر، مواد کے محتاط استعمال کی اساتذہ کو نمونہ سازی کرنی چاہیے مواد کے استعمال اور شراکت داری میں احتیاط اور ذمے داری کی فضا اس سطح کے لیے لازمی آموزشی ماحصل ہونا چاہیے۔ پھر یہ عادتیں اسکولی تعلیم کے بعد کے مراحل میں منتقل بھی ہونی چاہئیں۔

مختلف قسم کے تکنیکی، ڈیجیٹل، اور سمعی و بصری مواد کو تحفظ اور استعمال کے درمیان توازن رکھتے ہوئے تدریسی آموزشی مواد کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بچوں کو متنوع مشمولات اور مواد تک رسائی حاصل ہونی چاہیے، جو بچے کے ماحول اور عمر کے مطابق ہوں اور مختلف زبانوں اور

مختلف طرح کے مواد میں دستیاب ہوں۔ معذوری رکھنے والے بچوں کی رسائی اور شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے ان میں متنوع ہیئت، خالی جگہیں اور وضع (فارمیٹس) ہونا چاہیے۔ کلید یہ ہونی چاہیے کہ سیکھنے والے کے لیے پرلطف تجربہ پیدا کیا جائے اور بچے کے فطری تجسس اور وسیلۂ آموزش کو فروغ دیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر اساتذہ، والدین اور کمیونٹی کی صلاحیتوں کی نشوونما میں تعاون کیا جانا چاہیے۔

1.6.2 کتابیں اور درسی کتب

اساسی سطح پر بچوں کو متن کی متنوع شکلوں سے مشغول کرنے کی ضرورت ہوتی ہے (مثلاً، باتصویر کتابیں، کہانی کی کتابیں، درجہ بندر یڈر اور ورک شیٹ) مختلف قسم کی کتابیں جو 3 برس کے بچوں کے بشمول تمام بچوں کے لیے موزوں ہوں، اسکولوں میں فراہم ہونی چاہییں۔ بڑی مصوّر کتابیں، رنگین درجہ بندر یڈر اور دل چسپ کہانیوں اور نظموں والی کتابیں... یہ ساری کتابیں پڑھنے کے عمل کو بچوں کے لیے پر جوش اور مشغول رکھنے والا تجربہ بنائیں گی۔ ہمارے ملک میں کہانیوں، لوک کہانیوں اور داستانوں کی ایک بھرپور روایت موجود ہے، جو مختلف خطوں میں الگ الگ ہے۔ ضرورت ہے کہ ان کہانیوں کا تمام زبانوں میں ترجمہ کیا جائے۔ اچھا ادب اطفال ان ذرائع کی مدد سے تخلیق کیا جائے، اور اسے سب کے لیے دستیاب کرایا جائے۔ اسکولوں میں مختلف قسم کی کتابیں دستیاب کر کے نوجوان ذہنوں کو ساہتیہ کے ذوق کی ترغیب دی جاسکتی ہے۔

درسی کتابوں کو اہتمام کے ساتھ ان صلاحیتوں کے حصول کے لیے وضع کیا جانا چاہیے جن کا ذکر اساسی سطح کے لیے کیا گیا ہے۔ 6-3 برس کی عمر کے لیے، آموزشی ماحول، تدریسی آموزشی مواد اور ورک شیٹس بچوں کے درسیاتی اہداف اور تدریسیاتی ضرورت کی تکمیل کے لیے کافی ہوتے ہیں۔ بچوں پر درسی کتابوں کے بوجھ کا اضافہ نہیں کرنا چاہیے۔ 8-6 برس کی عمر کے لیے سادہ اور پرکشش درسی کتابوں پر غور کیا جانا چاہیے جو کہ مشقی کتب کے طور پر بھی کام آئیں۔ البتہ ان کی درسیات صرف درسی کتابوں تک محدود نہ ہو۔

بچوں کا جن کتابوں سے سابقہ پڑتا ہے وہ عام طور پر صرف درسی کتابیں ہی ہوتی ہیں۔ اپنے اطراف سے باہر کی دنیا کے بارے میں ان کی سمجھ درسی کتابوں میں دی گئی مثالوں اور تصویروں کے ذریعے ہی استوار ہوتی ہے۔ درسی کتابوں میں شامل سرگرمیاں اور تعین قدر بچوں کو درسی کتاب کے مواد کے ساتھ ساتھ اس میں مستعمل زبان سے بھی متعارف کراتے ہیں۔ اسی لیے یہ درسی کتابیں بچوں کو ترغیب دینے میں بہت بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔

درسی کتاب کی تدوین اور تزئین کرتے وقت ہم کو نصاب، نظم وضبط، درسیات، تکنیک، سیاق وسباق، پیش کش نیز تنوع اور شمولیت کے بنیادی اصولوں پر کاربند رہنا چاہیے۔ ان اصولوں کی روشنی میں درسی کتاب کی تشکیل کے عمل میں نصاب کی تدوین، درسی کتابوں کے مصنفین، جائزہ کاروں، تزئین کاروں اور مصوروں کے پینل، مواد کا انتخاب، درسیات اور تعین قدر، درسی کتاب کی ساخت اور مستعمل زبان، پیشکش اور آرائش، تحریر، جائزہ اور آزمائش (پائلٹ رَن) اور اساتذہ کی درسی کتاب سے متعلق سمت بندی شامل ہوسکتی ہے۔

درسی کتاب کے مرتبین کو عملی لسانیات اور ریاضی کی واضح فہم ہونی چاہیے۔ انھیں استعداد اور مواد سے مطابقت رکھنے والے درسیات کا واضح شعور ہونا چاہیے۔ نیز انھیں بچوں کے آموزشی تجربے میں نکھار پیدا کرنے کے لیے دستیاب معاصر تکنیک اور سمعی وبصری مواد سے بھی واقفیت ہونی چاہیے۔ مقامی پس منظر اور ماحول بھی اہم سروکار ہیں۔

درسی کتاب کو چاہیے کہ وہ اساتذہ کو تدریس وآموزش کے ساتھ جائزے کو مربوط کرنے کے ٹھوس طریقے فراہم کرے۔ اگر عملی طور پر ممکن ہو تو استاد کی دستی کتاب (ٹیچر مینوئل)، درسی کتاب کے رفیق کار کے طور پر تیار کی جاسکتی ہے، جو طرز رسائی اور مواد دونوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ حالاں کہ استاد کی دستی بیاض بنیادی طور پر اساتذہ کے لیے ہی ہوتی ہے، لیکن اس کے استعمال سے بچوں کو بھی فائدہ حاصل ہوگا۔

1.6.3 آموزشی ماحول

این سی ایف میں پیش کردہ استعداد حاصل کرنے کے لیے آموزش کا ایک شمولیتی، خوش گوار، رنگین اور پرلطف ماحول جو ہر بچے کی شرکت میں مددگار ہو، بہت اہم ہے۔

a. درونِ خانہ ماحول کو خوب روشن اور ہوادار ہونا ضروری ہے۔

b. بچوں کو وہ محفوظ اور پرکشش محسوس ہونا چاہیے۔

c. اس کا شمولیتی ہونا ضروری ہے۔

d. اس میں بچے کے لیے مانوس اور نئے دونوں طرح کے تجربات کا توازن ہونا چاہیے۔

e. اس میں نشوونما کے مختلف زمروں میں مواد کی پیش کش متوازن ہونی چاہیے۔

f. اسے انفرادی کام اور اشتراک پر مبنی کام دونوں کے لیے سازگار ہونا چاہیے۔

g. اس میں بچوں کے کیے گئے کام کی نمائش اور ان کے جاری کام کا تحفظ بھی شامل ہونا چاہیے۔

مذکورہ بالا نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ECCE کے کچھ بنیادی اصولوں پر عمل کر کے کلاس روم کے ماحول کو مشغولیت اور آموزش کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید بنایا جاسکتا ہے۔ ذیل میں دیے گئے اگلے اجزا میں کچھ نکات پر اظہارِ خیال کیا گیا ہے۔

1.6.3.1 اندرونی ماحول (Indoor Environment)

a. **گشتی تختۂ سیاہ:** گشتی تختۂ سیاہ تک بچوں کی رسائی آسان ہونی چاہیے۔ کیوں کہ یہ انھیں فن کارانہ انداز میں اظہار کرنے اور سرگرمیوں میں منہمک ہونے کا موقع دیتا ہے۔

b. **دائروی علاقہ:** فرش پر صاف اور منظم ایک دائروی علاقے کو حلقۂ وقت کی سرگرمیوں کے لیے مختص کیا جانا چاہیے۔

c. **گوشوں کی ترتیب:** کلاس روم کے گوشوں کی منصوبہ بندی اس طرح کی جاسکتی ہے کہ وہ مختلف قسم کی سرگرمیوں کے لیے استعمال کیے جاسکیں۔ ماسک اور پتلیوں کے ساتھ ڈراما پلے کارنر، بلاکس یا معمے والا گوشہ، ریاضی کا گوشہ، آرٹ یا ڈرائنگ کا گوشہ، مرمتی گوشہ اور کتب یا زبان دانی گوشہ۔ یہ گوشے تخیلاتی اداکاری، حسی نشوونما، تخلیقیت، مسئلہ حل کرنے اور زبان کی مہارتوں کو فروغ دیتے ہیں۔

d. **کلاس روم نمائش:** کلاس روم کو متحرک اور فعال رکھنے اور اس میں بچوں اور اساتذہ دونوں کے کام کو نمایاں کرنے کے لیے ایک گوشہ مختص ہونا چاہیے۔ اس میں موسم کا حال، نظام الاوقات، اساتذہ کے تیار کردہ چارٹس اور ضابطوں کے چارٹ لگائے جاسکتے ہیں۔

e. **پورٹ فولیو بیگ:** بچوں کے کام تک آسان رسائی اور انھیں نمایاں کرنے اور رکھنے یا محفوظ کرنے کے لیے پورٹ فولیو بیگ بنائے جائیں جن پر بچوں کے نام کی نمایاں پرچی لگا کر انھیں تار یا رسی پر لٹکایا جائے۔

f. **بنیادی عناصر:** ہر کلاس روم میں بنیادی عناصر جیسے آئینہ، گھڑی، جوتے رکھنے کی جگہ اور ایک کوڑادان ہونا چاہیے۔

ان تمام مقامات پر تختی اور تختی پر متن درج ہونا چاہیے۔ مطالعے کے گوشوں کی فضا مطبوعہ مواد سے بھرپور، رنگین اور خوش گوار جگہ ہونا چاہیے۔

1.6.3.2 بیرونی ماحول (Outdoor Environment)

a. **ریت گڑھا:** ریت گڑھا بچوں کے لیے کھیل کود کی ایک بہترین جگہ ہوتی ہے۔ اسے آزاد کھیلوں کے دوران بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ اینٹوں کا بنا ہوتا ہے جسے ریت یا مٹی سے بھر کر تیار کیا جاسکتا ہے۔

b. **مٹی کا صندوق:** کثیف اور لطیف حرکی استعداد کی نشوونما کے لیے، آمیزش کرنا، گوندھنا، مٹی سے صورت اور کھلونے بنانا بہت اچھی مشقیں ہوتی ہیں۔ اسے ڈربے کی طرح اینٹوں سے بنایا جاسکتا ہے جس میں نرم گارے کی مانند مٹی رکھی جاتی ہے۔

c. **پانی:** ریت اور مٹی کے خانوں کے قریب قریب پانی کی سرگرمیوں کے لیے بالٹیوں اور ٹب کا سادہ سا انتظام رکھا جانا چاہیے۔ بچے اس سے سکون محسوس کرتے ہیں۔ یہ سرگرمیاں متعدد عضلات کو مربوط کرنے اور توجہ بڑھانے میں بھی مدد کرتی ہیں۔

d. **کچن باغیچہ:** باورچی خانے کا ایک چھوٹا سا باغیچہ بچوں کو حسی تجربات، اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کا موقع اور قدرتی ماحول کا تصور دیتا ہے۔ کچن باغیچے میں کام کرتے بچوں میں اجتماعیت، جسمانی مشقت اور کام کے تئیں مثبت رویہ بھی پیدا ہوتا ہے۔

e. **بیرونی کھیل کود کا سامان:** سلائیڈ، ہنڈولے اور چکری جھولے بیرونی کھیل کے کچھ لازمی سامان ہیں۔ سیڑھیاں بہت چھوٹے بچوں کے لیے چڑھنے کا موقع فراہم کرتی ہیں، جو اہم ارتقائی سرگرمی ہے۔ بعد کے برسوں میں، چڑھنے کے مزید وسیع تجربے کے لیے رسی کی سادہ سیڑھیاں لگائی جاسکتی ہیں۔

سیکشن 1.7

جائزہ

جائزہ کو خوب توجہ سے تشکیل دیا جانا چاہیے اور اسے اساسی سطح کے آموزشی ماحصل اور استعداد کے مطابق ہونا چاہیے۔ جائزے کے ذریعے حقیقی صورتِ حال کا تجزیہ کرتے وقت استاد کو غیر جانب دار اور کھلے ذہن کا ہونا چاہیے۔ جائزے کو دن بھر میں رسمی اور غیر رسمی، کلاس روم کے اندر اور باہر کی سرگرمیوں سے مربوط کیا جانا چاہیے۔ حقائق جمع کرنے اور انھیں دستاویزی شکل دینے کے لیے اساتذہ کے پاس کوئی مناسب طریقۂ کار ہونا چاہیے۔ جائزہ کا تجزیہ کرتے وقت اساتذہ کو اس بات پر توجہ مرکوز رکھنی چاہیے کہ بچے کیا جانتے ہیں۔ انھیں کمیوں کی نشاندہی کرنی چاہیے اور منصوبہ بناتے وقت انہیں ملحوظ رکھنا چاہیے۔

اساسی سطح میں جائزہ بچوں کے جمع شدہ فن پاروں کے مشاہدے اور تجزیے کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ مناسب وقفوں کے ساتھ کیا جانے والا مشاہدہ اساتذہ کو بچے کی آموزش کا جامع تصور فراہم کرتا ہے۔ بچے اپنے رویے، برتاؤ اور آموزش کا اظہار کئی حوالوں سے کرتے ہیں۔ سیکھنے سکھانے کے عمل کے دوران بچے بہت سی اشیا اور فن پارے بناتے ہیں۔ یہ فن پارے بچے کے آموزشی ماحصل کی سطح کا اشاریہ ہوتے ہیں۔ وہ بچے کی صلاحیتوں اور استعداد کے متعلق معلومات کا ذریعہ ہوتے ہیں۔

مجموعی پیش رفت کا کارڈ (ہولیسٹک پروگریس کارڈ، HCP) میں یہ تجزیے، بچے کے خاندان کے بارے میں عمومی معلومات اور بچے کی پیش رفت کے بارے میں استاد کے وضاحتی خلاصے شامل ہوں گے۔

سیکشن 1.8

ارتقائی تاخیر اور معذوری کا ازالہ

اساسی سطح آموزش اور نشوونما کے لیے اہم ہوتا ہے۔ ہمارا مقصد ہونا چاہیے کہ ہم اپنے ساتھ پرورش پا رہے ہر بچے کے لیے پروقار طریقے سے سیکھنے کے لیے ایک محفوظ، معاون اور ذمے دار ماحول فراہم کریں۔ اساتذہ اور تعلیمی اداروں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ بچوں سے متعلق کسی بھی

مسئلے کی قبل از وقت شناخت کر لیں اور ان کے ازالے کی تدبیر کریں۔ تا کہ تمام بچے اپنے آموزشی اہداف حاصل کر سکیں اور وہ سیکھتے وقت محفوظ اور سلامت رہیں۔

اساسی سطح میں ارتقائی تاخیر اور معذوری کی شناخت اور ان کا ازالہ بہت ضروری ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ سطحیں ان اعمال کے لیے اہم ہوتے ہیں جن پر مستقبل کی تعلیم کی بنیاد رکھی جانی ہے۔ ہم جتنی جلدی آموزش اور نشوونما میں درپیش مسائل کی شناخت اور ازالہ کریں گے، اس کے حل اور کامیابی کے امکانات اتنے ہی روشن ہوں گے۔ اس سطح پر سیکھنے اور نشوونما کے لیے بھرپور تغذیہ غذائیت کے ساتھ مناسب نگہداشت اور حوصلہ افزا ماحول بہت ضروری ہوتا ہے۔ ہمیں بچوں کی نگہداشت اس طرح کرنی ہوگی کہ ابتدائی اور بعد کی اسکولی تعلیم کے درمیان دوریاں پیدا ہونے کے بجائے پل تعمیر کیے جائیں۔ ارتقائی تاخیر سے مراد، بچوں کے درمیان موجود انفرادی فرق سے قطع نظر، ارتقائی اہداف کے حصول میں نمایاں خامیاں ہیں۔ تاخیر کسی بھی ارتقائی گوشے میں ہوسکتی ہے۔ ارتقائی معذوریاں، مثلاً، خود استغراقی طیفی عارضہ (Autism Spectrum Disorder)، دماغی فالج، ذہنی نقص بصارت، نقص سماعت، وغیرہ عموماً شیرخواری یا بچپن میں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یہ معذوریاں آموزش، زبان، ترسیل، ادراک، برتاؤ، میل جول یا حرکت پذیری میں تاخیر اور کارکردگی میں کمی کی بنا پر پہچان لی جاتی ہیں۔ مسلسل مدد اور حوصلہ افزائی کی جائے تو بچے اکثر ارتقائی میں تاخیر پر قابو پا لیتے ہیں۔ ارتقائی معذوریاں دیرپا ہوتی ہیں، حالاں کہ بچے مناسب مدد سے ان پر قابو پانے میں بڑی حد تک کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

تعلیمی ادارے اور اساتذہ ارتقائی تاخیر یا معذوری کی تشخیص کرنے کے مجاز نہیں ہوتے۔ یہ اختیار صرف طبی پیشہ ور ماہرین کو حاصل ہوتا ہے۔ البتہ کسی استاد کو کوئی تشویش کی بات یا مستقل مسئلہ نظر آئے تو اسے چاہیے کہ وہ تمام ارتقائی گوشوں میں بچے کا مشاہدہ کرے اور باقاعدہ ریکارڈ رکھے، جس سے مسئلے کی درست تشخیص اور مناسب کارروائی میں مدد ملے۔

ہمارے تمام تعلیمی شعبے ایک ایسا ماحول فراہم کرنے کے پابند ہیں جو نہ صرف تحریک بخش اور خوش گوار ہو، بلکہ محفوظ اور آرام دہ بھی ہو۔ اسکولوں اور اساتذہ کو بچوں کے جسمانی اور جذباتی تحفظ کا خیال رکھنا چاہیے۔ انھیں بچوں کے جنسی استحصال کے تئیں عدم برداشت کی روایت قائم کرنی چاہیے۔

باب 2
زبان کی تعلیم

زبان انسان کی ذہنی، سماجی اور ثقافتی سروکار میں مرکزی مقام رکھتی ہے۔ زبانوں میں استعداد افراد کو اپنے علاقے، وطن اور دنیا کو بہتر طور پر سمجھنے، تجزیہ کرنے اور ان سے ربط قائم کرنے کی صلاحیت فراہم کرتی ہے۔ یہ مؤثر ترسیل کو عمل میں لاتی ہے، جو معاشروں اور ثقافتوں کی تشکیل اور پیش رفت کے لیے لازم ہے۔ اس کے علاوہ زبان علم کے حصول، اس کے تحفظ اور اس کی اشاعت کے لیے ایک ناگزیر وسیلے کے طور پر کام کرتی ہے۔ اس طرح، زبان سے متعلق معاملات تعلیم میں اہم اساسی حیثیت رکھتے ہیں۔ زبان سیکھنے کے اثرات اور فوائد خود زبانوں میں مہارت سے کہیں زیادہ ہیں۔

چنانچہ، زبان کی آموزش اس این سی ایف کا ایک اہم پہلو ہے متعدد تحقیقوں سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ زیادہ زبانیں جاننے والے افراد نہ صرف طرح طرح کے افراد کے ساتھ ترسیل کی بہتر صلاحیت حاصل کرتے ہیں بلکہ ان کی وقوفی صلاحیتوں میں بھی وسعت پیدا ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ، وہ ثقافتی شعور آگاہی اور اظہار کی بہتر صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ صلاحیتیں طلبا میں ارتقا کے لیے لازم صلاحیتوں کا حصہ ہیں۔ اس سے انھیں ان کی اپنی شناخت اور اپنائیت کا احساس ہوتا ہے، ساتھ ہی ان میں دوسری ثقافتی شناختوں کی قدر دانی کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔

متعدد زبانیں سیکھنا بچوں کو فکری اور ثقافتی طور پر مالا مال کرتا ہے۔ ایک سے زیادہ زبانوں کا علم انھیں اظہار، الفاظ، محاوروں اور ادبی اسلوب سے روشناس کر کے متبادل طریقے سے سوچنے کی صلاحیت عطا کرتا ہے۔ اس طرح بھارت کثیر لسانی ہونے کی بنا پر بہتر طور پر تعلیم یافتہ اور قومی سطح پر زیادہ متحد بھی ہے۔ اس کے علاوہ، بھارت کی زبانیں دنیا کی سب سے زیادہ باثروت، سب سے زیادہ سائنسی اور سب سے بہتر ترسیل کرنے والی زبانیں ہیں۔ جن میں قدیم اور جدید ادب کا ایک بہت بڑا سرمایہ موجود ہے، جو بھارت کے ثقافتی اتحاد اور قومی شناخت کو بنانے میں معاون ہے۔

بچوں کے ارتقا اور تحصیل زبان کی سائنس واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ چھوٹے بچے اپنی مادری زبان میں ہی بہترین طریقے سے سیکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اپنی مادری زبان میں پڑھے لکھے بچے بعد کے برسوں میں اس سے وابستہ فوائد کے ساتھ ساتھ متعدد زبانیں سیکھنے کی بہتر صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔

اس طرح یہ این سی ایف شروعاتی سطحوں میں مادری زبان میں سیکھنے اور تعلیم کے تمام مراحل کے دوران کثیر لسانیت کی یقین دہانی کے ساتھ زبان سیکھتے رہنے کو مرکزی اہمیت دیتا ہے۔ یہ کثیر لسانیت شخصی سطح پر سماجی۔ جذباتی اور ذہنی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ مقامی اور قومی سطح پر ثقافتی یک جہتی کو فروغ دیتی ہے۔

سیکشن 2.1
اغراض

زبان کی آموزش بچوں کو کسی معاشرے میں تحریری یا زبانی شکلوں میں دستیاب فہم، علم اور مہارتوں تک رسائی کا موقع دیتی ہے۔ یہ طلبا میں خیالات اور احساسات کا اظہار کرنے، تخلیقی صلاحیت پیدا کرنے، معروضی انداز میں سوچنے، دانستہ انتخاب کرنے اور اس انتخاب کی بنیاد پر عمل کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے۔

زبانوں کی استعداد جمہوری معاشرے کے لیے لازم ہے جس میں افراد معاشرے کی سیاسی، اقتصادی، سماجی اور ثقافتی سرگرمیوں میں تعاون کرتے ہوئے اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں سمیت متعدد زبانوں میں مہارت ایک ایسے معاشرے کو فروغ دیتی ہے جہاں افراد اپنی اور دوسروں کی ثقافتوں کا احترام اور قدر دانی کرتے ہیں۔ اس طرح کی کثیر لسانیت فرد کی علمی نشوونما اور رواداری کے اعتبار سے اس کو فائدہ بھی پہنچاتی ہے۔

اسکولوں میں زبان کی تعلیم کا مقصد خصوصاً ان درج ذیل اہداف کا حصول ہونا چاہیے:

a. **تقریری صلاحیت اور خواندگی (Oracy and Literacy):** تقریری صلاحیتیں اور خواندگی اسکولی تعلیم کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ تقریری صلاحیت حاصل کرنے سے مراد ہے کہ طلبا اظہار میں روانی اور فہم پیدا کر سکتے۔ خواندگی کا مطلب یہ ہے کہ تمام طلبا کسی زبان میں پڑھنے، لکھنے اور سمجھنے میں روانی اور تنقیدی انداز میں مظاہرہ کرتے ہوں۔ زبان کو بولنے اور تحریری شکلوں میں استعمال کرنے کی صلاحیت نہ صرف زبان کی تعلیم بلکہ دیگر تمام درسیاتی گوشوں میں بنیادی استعداد کے حصول میں بھی اہمیت رکھتی ہے۔

b. **مؤثر ترسیلی مہارتیں:** طلبا کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان دانی کی صلاحیت کو فروغ دیں تاکہ وہ تنقیدی انداز میں سوچنے، دنیا کے حقیقی مسائل کی نشاندہی کرنے، ان کا تجزیہ کرنے، عقلی دلائل پیش کرنے اور حل تلاش کرنے کے قابل بنیں۔ متنوع حالات میں سوچنے اور اظہارِ خیال کرنے کے لیے زبان دانی کی صلاحیت مؤثر جمہوری، سماجی اور ثقافتی شرکت کے لیے نہایت اہم ہوتی ہے۔

c. **ادبی اور تخلیقی صلاحیتیں:** اسکولوں میں زبان کی تدریس کا مقصد طلبا میں زبان کے ادبی پہلوؤں کی تحسین کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ اس سے یہ جاننے میں بھی مدد ملنی چاہیے کہ ان کے زبانی اور تحریری تاثرات میں تخلیقی اور تخیلاتی بلندی کیسے پیدا ہو۔ ثقافتوں کے درمیان جمالیاتی اور تخلیقی اظہار کے لیے زبان وسیلے کا کام کرتی ہے۔ تخلیقی نثر، شاعری، کہانی سنانے، لفظوں کے کھیل، معمے، لطیفے، پہیلیاں اور بہت کچھ ہے جس کے ذریعے زبان کے تخلیقی اور جمالیاتی پہلوؤں سے لطف اندوز ہوا جاسکتا ہے۔

d. **کثیر لسانی صلاحیت:** جیسا کہ NEP 2020 مذکور ہے اسکولوں میں زبان کی تعلیم کا مقصد طالبِ علم کو کم از کم تین زبانوں میں آزادانہ طور پر بولنے، پڑھنے اور لکھنے والا بنانا ہونا چاہیے۔ اس دستاویز میں ان تینوں زبانوں کو R2، R1 اور R3 کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ (R2، R1 اور R3 کی توضیحات کے لیے 2.1 باکس 2.2i)

اسے R1 میں 8 برس کی عمر تک (گریڈ 3)، R2 میں 11 برس کی عمر تک (گریڈ 6) اور R3 میں 14 برس کی عمر تک (گریڈ 9) تک حاصل کرنے کا ہدف مقرر رہونا چاہیے۔ اسکولوں کو یقینی بنانا چاہیے کہ R1 اور R2 میں کلاس روم میں سماجی مقاصد کے لیے بنیادی ترسیلی صلاحیت اور لسانی استعداد اور R3 میں 15 برس کی عمر تک (گریڈ 10) تک حتی الامکان لسانی استعداد پیدا ہو۔

e. **ثقافت کی قدردانی اور اس میں شمولیت:** زبان سیکھنا ثقافت کو سیکھنے کے مترادف ہے۔ اس طرح، زبان ثقافت میں رچ بس جانے اور اس میں شمولیت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بھارت میں زبانوں کے وسیع دائرے اور ان کی ثقافتوں کی ثروت مندی کے پیشِ نظر، طلبا کو بھارت کی ثروت مند لسانی ثقافتوں کو سمجھنے اور ان سے لطف اندوز ہونے کا موقع دیا جانا چاہیے۔ یہ مقصد پورے ملک کی زبانوں کے ادب کی مختلف اقسام کے نمونوں سے روشناس کرا کر جن میں ہندوستان کے بعض کلاسیکی ادب بھی شامل ہیں، حاصل کیا جاسکتا ہے۔

سیکشن 2.2
علم کی نوعیت

زبان انسانوں کے درمیان ترسیل کے لیے بولنے، سیکھنے اور اشارے کرتے ہوئے الفاظ اور جملوں کے استعمال کا ایک نظام ہے۔

a. **زبان قواعد کے تابع نظام ہے:** زبان کے بولے اور لکھے جانے والے اجزا ان قواعد کے پابند ہوتے ہیں جو عموماً رواج یا طریقوں کا مجموعہ ہوتے ہیں متعلقہ آوازوں، شکلوں، لفظوں، جملے کی ساختوں اور قواعدی ضابطوں کو سیکھنے کے ساتھ ساتھ زبان کے استعمال کے عملی اور مختلف حالات کے پہلوؤں کو جاننے کے لیے ان اصولوں کو سمجھنے اور ان کو برتنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

b. **زبان ثقافت کا ایک لازمی حصہ ہے:** زبان سماج سے قطع تعلق کر کے کام نہیں کرتی ہے۔ بلکہ وہ سماجی تعامل، سیاق اور ثقافت سے مربوط ہوتی ہے۔ چنانچہ طلبا میں زبان کی نشوونما ثقافتی ارتقا کا ہی ایک عمل ہے۔ اسے بلا استثنا ایک باب ثقافت اور سماج کے بارے میں آموزش کا تقاضہ کرتی ہے۔

c. **زبان مسلسل ترقی کرتی رہتی ہے:** وقت کے ساتھ ساتھ زبانوں کا ارتقا ہوتا رہتا ہے، وہ دوسری زبانوں سے اثر قبول کرتی رہتی ہیں اور وہ ان مختلف پس منظر کے مطابق خود کو ڈھالتی رہتی ہیں جن میں وہ بولی جاتی ہیں۔ نئے تصورات کا ظہور ہونے کے ساتھ ہی وہ اپنے ذخیرۂ الفاظ میں مسلسل اضافہ کرتی رہتی ہیں۔ لہٰذا کسی بھی زبان کی آموزش میں اس ارتقا کو سمجھنا اور اس پر غور کرنا بھی شامل ہے۔

زبان کے یہ مخصوص اوصاف زبان اور اس کی تدریس کے لیے درسیات کی تشکیل میں رہنمائی کرتے ہیں۔ دوسرے پہلو، مثلاً، زبان کی تدریس کے مقاصد (پہلے بیان کیے گئے جا چکے ہیں) اور بچے زبانیں کس طرح سیکھتے ہیں (سیکشن 2.6، 2.6.1) بھی درسیات میں رہنمائی کرتے ہیں۔

سیکشن 2.3
موجودہ مسائل

اس وقت ملک بھر کے اسکولوں میں زبان کی آموزش کو چند مسائل درپیش ہیں، جو فوری توجہ کا تقاضا کرتے ہیں۔

a. **خواندگی کی پست سطحیں:** اس وقت بھارت آموزش کے بحران کا شکار ہے۔ ابھی تک ابتدائی اسکولوں میں طلبا کی ایک بڑی تعداد نے خواندگی یعنی سادہ متن کو پڑھنے، سمجھنے اور لکھنے کی اساسی مہارتیں حاصل نہیں کی ہیں۔

b. **پست معیار کی آموزشی اشیا:** اس وقت زبان کی آموزش کے لیے استعمال ہونے والے تمام مراحل کے سازوسامان کے غیر معیاری ہیں، ان میں سے اکثر تو پست معیار کے ہیں متعلقہ مواد (الفاظ، پس منظر، عکاسی اور ترتیب) کے معیار کے لیے محتاط انتخاب کی ضرورت ہوتی ہے، جو طالب علموں کی عمر کی مناسبت سے آموزش کے لیے موزوں اور دلچسپ ہوں صرف درسی کتابوں میں موجود مواد پر انحصار کرنا زبان کی آموزش کو محدود کرتا ہے۔ عمر کے مطابق بچوں کے لیے ہندوستانی زبانوں میں مواد کی قلت نے ملک بھر میں زبان کے کلاس روم میں شدید رکاوٹ پیدا کر دی ہے۔

c. **اساتذہ کی تیاری کی ناکافی سطحیں:** یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ اس مضمون میں مناسب تربیت کے بغیر / یا تیاری میں مناسب وقت صرف کیے بغیر کوئی بھی طلبا کو زبان سکھا سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں آموزش زبان کا مقصد پوری طرح حاصل نہیں ہو پاتا اور کلاسیں غیر موثر ہو جاتی ہیں مختلف اقدامات کیے جانے کے باوجود بھارت میں زبان کے ماہر اساتذہ کی شدید قلت ہے۔ زبان سیکھنے کے عمل کو طالبِ علم کے لیے بامعنی اور خوش گوار بنانے کی خاطر اس مضمون میں مناسب تیاری، ذہانت اور مہارت رکھنے والے اساتذہ کی ضرورت ہے۔

d. **غیر مؤثر تدریسیاتی تدابیر:** اکثر تدریسی طریق کار اس امر کی گہری فہم پر مبنی نہیں ہیں کہ زبان کیسے کام کرتی ہے اور طالبِ علم عمر کے مختلف مراحل میں زبان کیسے سیکھتے ہیں ضرورت ہے کہ اساتذہ اس بات کا جائزہ لیں کہ اب تک جو حکمتِ عملی وہ اپنا رہے تھے وہ کتنی پُرلطف، مؤثر اور طلبا کی بامعنی شمولیت میں کتنی مددگار ہیں۔

e. **استعداد پر مبنی تدریس کے بجائے مواد کی تکمیل پر ارتکاز:** زبان کی تعلیم میں مواد پر عبور کے مقابلے میں استعداد حاصل کرنے کی اہمیت کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ جب کہ عملی طور پر اکثر ایسا نہیں ہوتا ہے۔ اساتذہ یا جائزہ کے تشکیل کار اس پر غور ہی نہیں کرتے۔ زبان کی مؤثر تدریس کا مقصد درسی کتاب میں دیے گئے مواد کو صرف مکمل کرنے پر زور دینے کے بجائے طلبا کی استعداد اور آموزشی ماحصل تک رسائی ہونا چاہیے۔

f. **یادداشت پر مبنی جائزہ:** زبان کی تعلیم کا مقصد زبان کی استعداد، ترسیل اور عملی صلاحیت اور ادب کی تحسین کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ زیادہ تر جائزہ زبان کی استعداد کی تشخیص کے بجائے درسی کتاب میں دیے گئے مواد کو ازبر کرنے پر زور دیتے ہیں، اگرچہ متن کی تفصیل ازبر کر لینا آموزش کا ایک طریقہ ہو سکتا ہے، لیکن یہ زبان سیکھنے سکھانے کا بنیادی مقصد نہیں ہوتا۔

باکس 2.1

ہندوستانی زبان کے تناظر میں معاصر زبان کا استعمال

کئی ہندوستانی زبانوں کی ادبی روایات ہزاروں برسوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔اس طرح کے ادب میں مستعمل اکثر الفاظ اور جملے کی ساخت اب معاصر ادب کے استعمال میں نہیں ہیں۔اس کے علاوہ، بہت سی ہندوستانی زبانوں کی بولی جانے والی اور تحریری شکلوں میں نمایاں فرق بھی موجود ہے۔

زبان کی درسی کتابوں میں موجود مواد کو بالخصوص اساسی اور ابتدائی سطحوں میں، الفاظ اور جملے کی ساخت کے اعتبار سے زبان کے معاصر استعمال کی عکاسی کرنا چاہیے۔مزید، اسے بتدریج زبان کی بلند تر ادبی شکل تک پہنچانے کی بھی کوشش کرنا چاہیے، تاکہ ادب کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کی تحسین بھی کر سکیں۔اس طرح زبان اور ادب کی تعلیم مزید دل چسپ اور طلبا کے لیے زیادہ بامعنی ہو جائے گی۔مڈل اور ثانوی سطحوں میں زبان کے ادب کو سمجھنا اور اس کو برتنا ایک علاحدہ درسیاتی ہدف تصور کیا جاتا ہے۔اس ہدف کے حصول کے لیے دی گئی زبان کے ایسے ادب سے مواد حاصل کیا جا سکتا ہے کہ طلبا کو اس زبان کی ادبی روایت سے واقف کرایا جا سکے (حالاں کہ زیر مطالعہ ادب کا انتخاب بھی ایسا ہو کہ وہ طلبا کے لیے عصری دل چسپی کا حامل ہو)۔مجموعی درسیاتی اہداف کے پیش نظر اس سیاق میں آموزش کے لیے بہترین طریقۂ کار کے مطابق دیگر ابواب یا دیگر درسیاتی گوشوں کی تدریس میں استعمال کردہ زبان کو اعلیٰ مراحل پر بھی جاری رکھا جا سکتا ہے۔

نئے تصورات یا خیالات کے لیے ذخیرۂ الفاظ کو ہندوستانی زبانوں میں اس طرح متعارف کرایا جانا چاہیے کہ وہ وجدانی ہوں اور موزوں مقتدرات (مثلاً NEP 2020 میں تجویز کردہ لینگویج اکادمیاں) کی سفارش کے مطابق ہندوستانی سیاق کے لیے بامعنی ہوں۔نیز ایسے نئے الفاظ کو پورے ملک میں یکساں انداز میں استعمال میں لانا چاہیے تاکہ ترسیل میں آسانی ہو اور تاثیر کو یقینی بنایا جا سکے۔

سیکشن 2.4
آموزشی معیارات

پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ اسکولوں میں زبان کی تدریس و آموزش کا طریقہ، جس میں آموزشی ماحصل کے معیارات بھی شامل ہیں، NEP 2020 میں وضع کردہ لچک دار، سہ لسانی فارمولے کے رہنما خطوط کے مطابق ہوتا ہے۔

باکس 2.2i

تین زبانوں کی آموزش

این سی ایف کا مقصد ہے کہ ہمارے سماجی و ثقافتی منظر نامے اور وسائل سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے، ہمارے تمام طلبا کو کم از کم تین زبانیں سیکھنے کے قابل بنایا جائے۔ہماری زبانیں ہماری عظیم وراثت ہیں۔تعلیمی نظام کی حوصلہ افزائی سے یہ ہمارے طلبا کو متعدد زبانیں سیکھنے کا ایک قیمتی موقع فراہم کرتا ہے۔

عصبی نیوروسائنسز اور ارتقائی نفسیات کے شعبے Brain Neurosciences and Developmental Psychology میں تحقیق سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ متعدد زبانوں میں مہارت کے فوائد بہت سے ہیں، جن میں عملی ترسیل، ثقافتی فراوانی اور مختلف علمی صلاحیتوں کی نشوونما جیسے فائدے شامل ہیں۔

تین زبانیں جو ہمارے طلبا اپنے تعلیمی برسوں میں سیکھیں گے، انھیں اس دستاویز میں R2، R1 اور R3 سے ظاہر کیا گیا ہے۔

R1: یہ وہ زبان ہے جس میں اسکول میں خواندگی سب سے پہلے حاصل کی جاتی ہے۔اسی لیے یہ بہت اہم ہے کہ طالب علم اس زبان کا استعمال کرنے کے قابل ہو جو وہ پہلے سے جانتا ہے۔کیوں کہ یہ طالب علم کو اپنے گھر اور برادری کے لسانی اور ثقافتی علم (اور وسائل) کا مکمل استعمال کرنے کے قابل بناتا ہے جو اس کے پاس پہلے سے موجود ہے۔اس کے نتیجے میں ایک گہرا سرو کار اور مطابقت پیدا ہوتی ہے۔اس طرح خواندگی کا حصول زیادہ موثر اور نتیجہ خیز ہوتا ہے۔چنانچہ R1 ترجیحاً وہ زبان ہوتی ہے جس سے طلبا سب سے زیادہ مانوس ہوں، جو کہ مادری زبان ہوتی ہے۔اگر یہ عملاً ممکن نہ ہو تو اسے ریاستی زبان ہونی چاہیے، جو کہ ان کے لیے دوسری مانوس ترین زبان ہوگی۔مزید یہ کہ خواندگی سب سے پہلے R1 میں حاصل کی جاتی ہے، اس لیے اسے دوسرے مضامین کے ذریعۂ تعلیم (MoI) کے

طور پر استعمال کیا جانا چاہیے، کم از کم جب تک دوسری زبان میں خواندگی کی صلاحیت نہ پیدا ہو جائے۔

R2: یہ R1 کے علاوہ کوئی دیگر زبان ہوگی

R3: یہ R1 اور R2 کے علاوہ کوئی دیگر زبان ہوگی

مزید، ان تین زبانوں، R2، R1 اور R3، میں سے کم از کم دو کا مقامی زبان ہونا لازم ہے۔ ریاست یا دیگر متعلقہ محکمے طلبا کو دیے جانے والے R2، R1 یا R3 کے انتخاب کا فیصلہ کریں گے۔ اسکولی تعلیم میں بارھویں جماعت تک MoI کے طور پر طلبا کو انتخاب کے لیے ہندوستانی زبان دستیاب ہونی چاہیے۔

زبان کی آموزش سے متعلق چند دیگر متعلقہ پہلو:

- 'عملی تحفظات'، بیان کردہ عملی تحفظات کئی طرح کے ہو سکتے ہیں جن میں کلاس روم/اسکول/ آبادی/ علاقے میں مادری زبانوں کا تنوع اور بولی جانے والی زبان کے ثروت مند سرمائے کے باوجود تحریری وسائل کی کمی شامل ہیں۔ نسبتاً چھوٹی آبادی میں بولی جانے والی زبانوں کے لیے تحریری وسائل تیار کرنے کی پیچیدگی اور دشواری بھی انھیں تحفظات کا حصہ ہے۔
- کسی ریاست میں ایسے علاقے یا خطے ہو سکتے ہیں جہاں لسانی تنوع ایسا ہو کہ وسیع پیمانے پر بولی جانے والی ایک اور مقامی زبان طلبا کے لیے مانوس ترین زبان (ان کی مادری زبان کے بعد) ہو۔ یہ مانوس زبانیں ریاستی زبان سے مختلف بھی ہو سکتی ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں، اگر (عملی تحفظات کی وجہ سے) مادری زبان R1 نہیں ہو سکتی، تو مانوس ترین مقامی زبان کو R1 کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- اس NCF میں ہم 'زبانوں' اور 'بولیوں' کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتے۔ کسی مخصوص خطے میں مراسلت کے لیے یا ادب میں استعمال ہونے والی زبان کے تمام تنوعات کو بھی زبان کی حیثیت سے ہی قبول کیا جاتا ہے۔
- R1 میں خواندگی کے نقطۂ نظر کو 'اساسی سطح میں زبان کی تعلیم اور خواندگی کی طرز رسائی' (Approach to Language Education and Literacy in the Foundational Stage) کے باب، قومی درسیات کا خاکہ برائے اساسی سطح کے باب 3.2، 3 میں مفصل بیان کیا گیا ہے۔ اس نقطۂ نظر میں کلاس روم اور اسکول میں طلبا کی مادری زبان کا بڑے پیمانے پر تفصیل شامل ہے، یہاں تک کہ جب R1 مادری زبان نہ ہو، جو کہ R1 میں خواندگی کے قابل بنائے گی۔

اساسی سطح میں توجہ دو بولی جانے والی زبانوں (R1 اور R2) سے طلبا کی واقفیت پیدا کرنے پر ہے۔ اس سطح کے اختتام پر طلبا سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ R1 زبان روانی سے پڑھ لیں گے اور جو کچھ وہ پڑھتے ہیں اسے سمجھیں۔ اور تجربات، موضوعات، اور جو کچھ وہ تصویروں میں دیکھتے ہیں اس کے اظہار کے لیے R1 میں جملے لکھنا شروع کر دیں۔ وہ R2 زبان میں پڑھنے اور لکھنے میں ایک حد تک علم حاصل کرتے ہیں۔

ابتدائی سطح میں طلبا دونوں زبانوں (R1 اور R2) میں پڑھنے اور لکھنے میں مہارت پیدا کرتے ہیں۔ حالانکہ طلبا R1 میں یہ مہارت تیزی سے حاصل کرتے ہیں، ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ R2 میں، بتدریج بنیادی ترسیلی مہارتوں میں پیش رفت کرتے ہوئے بولنے اور لکھنے میں زیادہ بہتر روانی اور مہارت حاصل کریں۔

مڈل سطح کے اختتام تک، اساتذہ کا ہدف یہ ہونا چاہیے کہ وہ R1 اور R2 دونوں میں طالب علموں کی استعداد میں یکساں سطح پر حصولیابی کی کوشش کریں۔ R1 سے R2 میں مہارت کی کچھ منتقلی R2 کو تیز تر آموزش کے قابل بناتی ہے۔ اس سطح کے اختتام تک، طلبا زبان کی امتیازی خصوصیات کو سمجھ سکتے ہیں اور ان کی قدر شناسی کر سکتے ہیں، وہ باہمی بحث مباحثوں اور پیشکشی میں شامل ہو سکتے ہیں، وہ جو کچھ لکھتے پڑھتے ہیں اس کا مناسب ساخت، قواعد، الفاظ اور تخلیقی صلاحیتوں کے ساتھ آزادانہ تجزیہ اور تشریح کر سکتے ہیں۔

اس سطح میں ایک نئی تیسری زبان، R3 متعارف کرائی گئی ہے۔ طلبا پڑھنے لکھنے کی بنیادی باتوں کے ساتھ اس زبان کی بولی جانے والی شکل سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مڈل سطح کے اختتام تک R3 میں فہم کے ساتھ مختلف عام فہم تحریریں پڑھیں گے۔

ثانوی سطح پر، گریڈ 10 تک، R1 اور R2 میں درسیاتی اہداف تقریباً ایک جیسے ہوتے ہیں۔ دونوں زبانوں میں یکساں مؤثر ترسیل (تکلمی اور تحریری دونوں) کو حاصل کرنا لازمی ہے۔ طلبا کو اس لائق ہو جانا چاہیے کہ وہ ان زبانوں کو استدلال اور مباحثے کے لیے استعمال کر سکیں اور مؤثر ڈھنگ سے اس کی پیش کش کر سکیں۔ انھیں متنوع متن (قدیم متون سے لے کر معاصر ادب تک)، مضامین اور دستاویزات کو پڑھنے اور ان کا تجزیہ کرنے کے قابل بھی ہونا چاہیے۔ انھیں مزید تنقیدی نقطۂ نظر سے پڑھنے اور سننے کی مہارتوں، دلائل کو جانچنے کی صلاحیتوں اور مختلف متون کے درمیان ربط پیدا کرنے کی استعداد کو فروغ دینا چاہیے۔ طلبا استدلالی مضامین، ادبی تجزیوں، تحقیقی اور تخلیقی تحریروں کے ذریعے اپنے لکھنے کی صلاحیتوں کو نکھارتے ہیں۔ طالب علم اس سطح کے اختتام تک R1 اور R2 میں تعلیمی استعمال کے لیے لسانی مہارت حاصل کر لیتے ہیں۔ R3 میں، طلبا ادب کی مختلف شکلوں اور اقسام کے ساتھ مصروف کار ہوتے ہیں اور لسانی اصولوں کے بنیادی قاعدوں کو تقریر اور تحریر میں استعمال کرنا سیکھتے ہیں۔ وہ کلاس روم میں جس حد تک ممکن ہو تعلیمی استعمال کے لیے لسانی مہارت کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ وہ کم از کم ایک زبان R2، R1 یا R3 کی صلاحیت، جو ہندوستان کی اپنی اصل زبان ہو، اس کے اندر ادب کی اعلیٰ سطح کی واقفیت، تفہیم اور تشریح کی صلاحیت حاصل کرتے ہیں۔

گریڈ 11 اور 12 میں، کم از کم دو زبانوں کا مطالعہ کیا جائے گا، جن میں سے کم از کم ایک ہندوستانی زبان ہوگی، اور اس کا انتخاب زبان و ادب کے کورسز کی فہرست میں سے طلبا کے ذریعہ کیا جائے گا۔ R2، R1 اور یا R3 میں مطالعہ جاری رکھنے کے امکان کے علاوہ، زبانوں کے انتخاب میں سنسکرت، اور ہندوستان کی دیگر جدید یا کلاسیکی زبانیں اور ادب بشمول کلاسیکی تامل، تیلگو، کنڑ، ملیالم، اوڈیا، پالی، فارسی اور پراکرت شامل ہوں گے۔ اس کے ذریعے اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ یہ زبانیں اور ادب زندہ اور فعال رہیں، خاص طور پر ان ریاستوں میں جہاں وہ بہترین طریقے پر پڑھائی جا سکیں اور ان کی نشوونما ہو۔ اس کے علاوہ طلبا فرانسیسی، جرمن، جاپانی اور کورین جیسی غیر ملکی زبانوں کا انتخاب کر سکیں گے۔

قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مطابق، جیسا کہ مذکورہ پیراگراف میں جن کا ذکر کیا گیا ہے، مڈل سطح اور گریڈ 9 اور 10 کے طلبا کو اختیاری اضافی کورسز کے طور پر، جہاں کہیں اسکول کے وسائل میں ممکن ہو سکے گا زبانوں کے مطالعہ کے مواقع بھی دیے جائیں گے۔

یہ حصہ ابتدائی، مڈل اور ثانوی سطح کے مدنظر R2، R1 اور R3 کے لیے درسیات اہداف اور استعداد کا تعین کرتا ہے۔ یقینی طور پر، R2، R1 اور R3 سطحوں میں کچھ کمی بیشی یا تبدیلی ہو سکتی ہے جو عملی غور و خوض اور تینوں زبانوں کے لیے پیش کردہ انتخاب پر منحصر ہے۔ خاص طور پر زبانوں کے سیکھنے کے لیے، اس بات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ درسیاتی اہداف اور اہلیت ایک مربوط انداز میں طلبا کو حاصل کرنا چاہیے نہ کہ الگ الگ۔ خاص طور پر، درسی کتابوں میں انفرادی درسیاتی اہداف کے لیے علاحدہ ابواب یا اکائیاں نہیں ہونی چاہئیں۔

واضح ہے کہ اس پورے این سی ایف میں، درسیاتی اہداف اور استعداد گریڈ 11 اور 12 کے کورسز اور اوپر بیان کردہ اختیاری کورسز کے لیے نہیں دی گئی ہیں، کیونکہ طلبا کے لیے مختلف سطحوں کے الگ الگ نصابات فراہم کیے جائیں گے۔

باکس 2.2ii

بھارتی اشاراتی زبان

اشاراتی زبان مواصلات کا ایک طریقہ ہے جو بنیادی طور پر سماعت سے محروم لوگوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جس میں بولے جانے والے الفاظ نہیں ہوتے۔ اِس زبان میں بامعنی بات چیت کے لیے (دونوں ہاتھوں سے) اشاروں کا استعمال ہوتا ہے۔ دنیا میں بہت سی اشاراتی زبانیں ہیں۔ ہندوستان میں بڑے پیمانے پر استعمال ہونے والی زبان کو بھارتی اشاراتی زبان (Indian Sign Language–ISL) کہا جاتا ہے۔

آئی ایس ایل کے پاس ہاتھ کے اپنے مخصوص اشارے، قواعد اور اسلوب ہیں۔ اگرچہ زبان کی ترسیل کے لیے استعمال کرنے کے طریقے میں علاقائی تغیرات موجود ہیں اور علامات خود ان کے معنی (ایک خاص شئے، خیال، یا معنی) میں مختلف ہوسکتی ہیں، لیکن آئی ایس ایل اپنی لغت اور ذخیرۂ الفاظ کے لحاظ سے مفید، معروف اور معیاری ہے۔

ہندوستان میں، جزوی یا کلی سماعتی نقص والے طلبا کو عام اسکولوں میں داخلہ لینے میں اکثر مشکل پیش آتی ہے کیونکہ ایسے اسکول ابھی تک شمولیتی ہونے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہ اعلیٰ درجات میں کلاسز چلانے کے لیے یا تو شمولیتی تعلیم یا آئی ایس ایل میں اساتذہ کی ناکافی تربیت کی وجہ سے اس طرح کے طلبا اکثر اسکول چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے طلبا خود بھی تعلیم چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ انھیں اپنی سیکھنے کی ضروریات کے لیے مناسب مدد حاصل نہیں ہو پاتی۔

اسکول آئی ایس ایل کو اپنی زبان کے نصاب کے حصے کے طور پر پیش کرنے پر غور کر سکتے ہیں۔ آئی ایس ایل کے لیے آموزش کے معیارات اس دستاویز میں بیان کردہ R1 یا R2 پر عمل کر سکتے ہیں۔ تمام طلبا، یہاں تک کہ وہ لوگ جو سماعت سے محروم نہیں ہیں، انھیں بھی آئی ایس ایل اور اس کی چند اہم علامات کے ذریعے کچھ بنیادی واقفیت دی جانی چاہیے۔

2.4.1 زبان 1 (R1)

2.4.1.1 ابتدائی سطح

CG-1 ہم آہنگی کے ساتھ خیالات کو سمجھنے اور بات چیت کرنے کے لیے جملے کے پیچیدہ ڈھانچے کا استعمال کرتے ہوئے تکلمی لسانی مہارت پیدا کرتا ہے	C-1.1	مختلف سیاقوں میں روانی کے ساتھ اور بامعنی گفتگو کرتا ہے۔
	C-1.2	کلاس میں پڑھے گئے مواد سے بنیادی خیالات کا خلاصہ کرتا ہے۔
	C-1.3	زبانی پیشکش انجام دیتا ہے۔ (دکھائیں اور بتائیں، مختصر تعارفی نوٹس، مختصر تقریبات کی نظامت، مختصر تقریریں اور کلاس روم کے مباحثوں کی نظامت) کرتا ہے۔
CG-2 مانوس اور نامانوس عبارتوں کی مختلف شکلوں (جیسے نثر اور شاعری) کی بنیادی فہم سے تفہیم کے ساتھ پڑھنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے	C-2.1	مختلف متون کو سمجھنے کے لیے افہام و تفہیم کی مختلف عملی حکمتوں (نتیجہ اخذ کرنا، پیشین گوئی کرنا، تصور سازی کرنا) کا اطلاق کرتا ہے۔
	C-2.2	اہم خیالات کو سمجھتا ہے اور پڑھے گئے مواد سے ضروری نتائج اخذ کرتا ہے۔
CG-3 اپنی سمجھ اور تجربات کے اظہار کے لیے سادہ اور مرکب جملے کی ساخت ترتیب دینے/لکھنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے	C-3.1	تحریری عملی حکمتوں کا استعمال کرتا ہے، جیسے کہ ترتیب عنوانات/ ذیلی عنوانات کی شناخت، آغاز اور اختتام اور پیراگراف کی تشکیل۔
	C-3.2	واضح اور مربوط عبارتیں لکھتا ہے جو کسی دیے گئے موضوع/ تصور یا کسی متن کو پڑھنے پر اس کی سمجھ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
	C-3.3	مناسب معلومات اور مقصد کے ساتھ اشتہارات، دعوت نامے، آسان نظمیں، کہانیاں اور مکالمے لکھتا ہے۔
	C-3.4	اپنی تحریر میں مناسب قواعد اور ساخت کا استعمال کرتا ہے۔
CG-4 مختلف ذرائع سے مختلف سیاق میں (گھر اور اسکول کے تجربے کے ذریعے الفاظ) ذخیرۂ الفاظ بڑے پیمانے پر توسیع کرتا ہے	C-4.1	الفاظ کے معانی پر بحث کرتا ہے اور مختلف قسم کے متون کو سن کر اور پڑھ کر ذخیرۂ الفاظ تیار کرتا ہے۔
	C-4.2	الفاظ کے معانی پر بحث کرتا ہے اور متنوع متون یا دیگر شعبوں کے مواد کو سن کر اور پڑھ کر ذخیرۂ الفاظ تیار کرتا ہے۔
CG-5 مطالعے میں دلچسپی لیتا ہے اور ترجیحات قائم کرتا ہے	C-5.1	گھر پر پڑھنے کے لیے باقاعدگی سے لائبریری سے کتابیں لیتا ہے۔
	C-5.2	لائبریری سے کتابیں لے کر پڑھنے میں دلچسپی ظاہر کرتا ہے۔

2.4.1.2 مڈل سطح

CG-1 زبان کی مہارت کا استعمال کرتے ہوئے تفصیل، تجزیہ اور جواب کے لئے موثر ترسیل کی صلاحیت استوار کرتا ہے	C-1.1	متن (خبروں پر مبنی مضامین، رپورٹس اور اداریے) کو احتیاط سے سننے یا پڑھنے کے ذریعے اہم نکات کی نشاندہی کرتا ہے اور خلاصہ کرتا ہے۔
	C-1.2	مختلف قسم کے انٹرویوز (ساخت بند اور غیر ساخت بند) کو سنتا ہے، منصوبہ بناتا ہے اور ان کا انعقاد عمل میں لاتا ہے۔
	C-1.3	مناسب زبان کا استعمال کرتے ہوئے سماجی تجربات کے بارے میں تحقیقاتی سوالات اٹھاتا ہے (متبادل جواب اور حتمی جواب والے اور رسمی/غیر رسمی سوالات جو حساسیت کے ساتھ سیاق و سباق سے مطابقت رکھتے ہیں)۔
	C-1.4	موزوں اسلوب اور لفظیات کی مدد سے مختلف سامعین اور مقاصد کے لیے طرح طرح کے مضامین اور رپورٹ لکھتا ہے۔
	C-1.5	مختلف سامعین اور مقاصد کے لیے سمعی، بصری یا دونوں ہی طرح کے مواد تخلیق کرتا ہے۔
CG-2 ادبی تدابیر کی مختلف شکلوں کو تلاش کر کے متعلقہ لسانی، ادبی اور ثقافتی ورثے کی تحسین کرتا ہے	C-2.1	مختلف ثقافتوں اور ادوار سے ادب کی مختلف اصناف (نثر، شاعری اور ڈراما) اور تحریر کے اسلوب (بیانیہ، وضاحتی، تشریحی اور استدلالی اسلوب) کی شناخت اور تحسین کرتا ہے۔
	C-2.2	مختلف قسم کے لٹریچر پڑھ کر ادبی تدابیر (تشبیہ، استعارہ، تجسیم، بلاغت، مبالغہ، تجنیس، محاورے، کہاوتیں اور پہیلیاں وغیرہ) کی شناخت کرتا ہے اور انھیں تحریری شکل میں استعمال کرتا ہے۔
	C-2.3	اپنے سماجی اور ثقافتی ماحول کے مختلف پہلوؤں پر تقریر اور تحریر کے ذریعے اپنے خیالات اور اپنی تنقیدی فکر کا اظہار کرتا ہے۔
CG-3 بنیادی لسانی پہلوؤں (لفظ اور جملے کی ساخت) کو پہچاننے اور انھیں زبانی اور تحریری اظہار میں استعمال کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے	C-3.1	ادب کی مختلف اصناف کو پڑھتے ہوئے بنیادی لسانی پہلوؤں (قاعدوں)، جیسے جملے کی ساخت، رموز اوقاف، زمانہ، صنف اور اجزائے جملہ کو سمجھتا ہے اور ان کی تشریح کرتا ہے، اور لکھتے وقت ان کا استعمال کرتا ہے۔
	C-3.2	مناسب اسلوب کی مدد سے زبان کا استعمال کرتے ہوئے نثر، شاعری اور ڈراما لکھتا ہے۔
CG-4 تبصرہ لکھنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے اور حوالہ جات تلاش کرنے کے لیے لائبریری کا استعمال کرتا ہے	C-4.1	مختلف اصناف کی کتابوں (افسانہ اور غیر افسانوی ادب) کو پڑھتا ہے، جواب دیتا ہے اور ان کا تنقیدی جائزہ لیتا ہے۔
	C-4.2	پروجیکٹ اور دیگر سرگرمیوں میں استعمال کے حوالے تلاش کرنے کے لیے کتابوں اور میڈیا کے دیگر وسائل کو موثر طریقے سے استعمال کرتا ہے۔
CG-5 مخصوص زبان کی ممتاز خصوصیات بشمول اس کے حروف تہجی اور رسم الخط، آوازیں، ہم صوت الفاظ/نظمیں، ابہام اور دیگر الفاظ کے معمے اور کھیل جو اُس مخصوص زبان کے لحاظ سے منفرد ہوں، کے تئیں قدر شناسی (کی صلاحیت) پیدا کرتا ہے	C-5.1	زبان کی صوتیات اور رسم الخط، مصوتوں اور مصمتوں کی تعداد اور ان کے طریقہ تعامل اور استعمال کو سمجھتا ہے۔
	C-5.2	تقریر اور تحریر کو مزید دلچسپ اور پر لطف بنانے کے لیے ظرافت، ہم صوت الفاظ نظمیں، تکرار لفظی اور زبان میں دیگر الفاظ کے کھیل کے استعمال میں خود کو مصروف رکھتا ہے۔
	C-5.3	زبان کے کچھ اہم لفظی کھیلوں سے واقف ہو جاتا ہے (مثال کے طور پر الفاظ جو الٹا سیدھا ایک جیسے ہوں (Palindromes)، لغزش زبان کا کھیل (Spoonerisms)، بغیر کسی حروف یا آواز کے جملے، پہیلیاں، لطیفے، بیت بازی، صنعت تقلیب، حرفی معمہ (Crosswords) وغیرہ۔

2.4.1.3 ثانوی سطح

CG-1 مختلف شکلوں (مقالے، خطوط، مضامین، مباحثے، انٹرویوز، عوامی تقاریر وغیرہ) بشمول نئے میڈیا (ای میل، سمعی، اور بصری مواد) میں تحریر کے ذریعے موثر ترسیل کے لیے زبان کا استعمال کرتا ہے	C-1.1	سماجی سیاق کے مطابق زبان کا استعمال کرتا ہے، وجوہات و دلیل کے ساتھ اتفاق اور اختلاف کا اظہار کرتا ہے اور بحث و مباحثہ کے ذریعے نتائج پر پہنچتا ہے۔
	C-1.2	اپنے اور دوسروں کے تجربات سے مختلف اسلوب (بیانیہ، وضاحتی، تشریحی، اور استدلالی اسلوب) میں لکھتا ہے۔
	C-1.3	حقیقی زندگی کے مختلف حالات و واقعات (دعوت نامے، تقاریر، تعزیتی پیغامات، نوٹس، تخلیقی نعرے، اشتہارات وغیرہ) اور اسکول کے خبر نامے/رسالے/ جریدے کے لیے لکھتا ہے۔
	C-1.4	ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے اپنے خیالات کا موثر طریقے سے اظہار کرنے اور بات چیت کرنے کے لیے لکھتا ہے۔
CG-2 اسلوب کے تجزیہ (بیانیہ، وضاحتی، تشریحی، استدلالی اسلوب، وغیرہ) کے ذریعے مختلف انواع (مزاحیہ، سنسنی خیز، المیہ وغیرہ) میں جمالیات کی قدر شناسی کرتا ہے اور ان عناصر کو اپنی تحریر میں استعمال کرتا ہے	C-2.1	مختلف ادوار کے ادبی کارناموں کی خصوصیات کو بیان کرتا ہے، جیسے کہ ابتدائی، قرون وسطیٰ اور جدید۔
	C-2.2	بغور پڑھ کر، شکل/ صنف اور اسلوب پر تنقید کی نظر ڈال کر اور ممکنہ معنی کی تشریح کر کے وہ کسی ادبی متن کا تجزیہ کرتا ہے۔
	C-2.3	مناسب ادبی اسالیب کا استعمال کرتے ہوئے ادبی متن مرتب کرتا ہے۔
CG-3 مختلف قسم کے سمعی اور تحریری مواد کے ساتھ مصروف ہو کر استدلال اور بحث و مباحثہ کی مہارت کو فروغ دینے کے لیے زبان کا استعمال کرتا ہے	C-3.1	مختلف سمعی اور تحریری اشیا کا تجزیہ اور اندازہ قدر کرتا ہے۔
	C-3.2	مفروضوں کا بغور جائزہ لے کر مناسب دلیل کے ساتھ بحث کرتا ہے۔
CG-4 ہندوستانی زبانوں کی ثروت مندی سے متعلق ادبی اور ثقافتی ورثے کی قدر شناسی کرتا ہے	C-4.1	متن کو پڑھ کر اور مختلف قسم کے مواد کو دیکھ کر ہندوستانی معاشرے کی کثیر لسانی نوعیت اور اس کے ادبی کاموں کی فراوانی کی شناخت کرتا ہے۔
	C-4.2	علاقائی زبانوں کے مختلف کاموں میں ثقافت اور ورثے کے وسعت اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کے روابط کی قدر شناسی کرتا ہے۔
	C-4.3	ہماری شناخت اور ثقافت کی تشکیل میں زبان کے کردار سے متعلق اپنی سمجھ کو ظاہر کرتا ہے۔
	C-4.4	کچھ بڑی ہندوستانی زبانوں کے درمیان مماثلتوں کے بنیادی علم کو ظاہر کرتا ہے، جیسے کہ ان کے عام صوتی اور رسائنسی طور پر ترتیب دیے گئے حروف تہجی اور رسم الخط، قواعد کے عمومی ڈھانچے، سنسکرت اور دیگر کلاسیکی زبانوں کے الفاظ کے ماخذ اور ذخیرۂ الفاظ، نیز ان کے بھرپور باہمی اثرات اور اختلافات۔
	C-4.5	مختلف جغرافیائی علاقوں میں بولی جانے والی زبانوں کے بارے میں بنیادی معلومات، قبائلی زبانوں کی نوعیت اور ساخت کا احساس اور چند مفید الفاظ کے فقروں اور ملک بھر کی چند ہندوستانی زبانوں کے ادبی کاموں سے واقفیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

2.4.2 زبان 2 (R2)

2.4.2.1 ابتدائی سطح

CG-1 خیالات کے اظہار کی زبانی صلاحیت کو بڑھاتے ہوئے روزمرہ کے تعاملات کے لیے موثر ترسیلی مہارتوں کو قائم رکھتا ہے	C-1.1	نظمیں، کہانیاں اور گفتگو بغور سنتا ہے اور ان میں اہم خیالات کی نشاندہی کرتا ہے۔
	C-1.2	بیان کردہ کہانیوں کو سمجھتا ہے/پڑھتا ہے اور کرداروں، کہانی، میں تسلسل واقعات اور اہم پہلوؤں کی شناخت کرتا ہے
	C-1.3	بامعنی اور مربوط گفتگو کرتا ہے۔
	C-1.4	زبانی پیشکش کرتا ہے اور گروپ مباحثوں میں حصہ لیتا ہے۔
CG-2 پڑھنے میں روانی اور فہم کے ساتھ پڑھنے کی صلاحیت کو فروغ دیتا ہے	C-2.1	صوتیوں اور صوت ارکان کو الفاظ کی شکل دے کر اور الفاظ کو صوتیوں اور صورت ارکان بھی توڑ کر مزید صوتیاتی شعور پیدا کرتا ہے۔
	C-2.2	متن کی بنیادی ساخت کی جانچ کرتا ہے اور مطبوعہ شکل میں الفاظ اور جملوں اور بنیادی اوقاف کے نشانات کو پہچانتا ہے۔
	C-2.3	مناسب وقفوں کے ساتھ روانی اور درستگی کے ساتھ کہانیوں اور اقتباسات کو پڑھتا ہے۔
	C-2.4	کہانیوں، نظموں اور کہانی کے اشتہاروں کے معنی سمجھتا ہے۔
	C-2.5	بچوں کی مختلف کتابوں کا انتخاب کرنے اور پڑھنے میں دلچسپی ظاہر کرتا ہے۔
CG-3 تحریر میں تفہیم، تجربات، احساسات اور خیالات کے اظہار کی صلاحیت پیدا کرتا ہے	C-3.1	تفہیم اور تجربات کے اظہار کے لیے عبارات لکھتا ہے۔
	C-3.2	مناسب معلومات اور مقصد کے ساتھ سادہ اشتہارات، دعوت نامے اور ہدایات تیار کرتا ہے۔
	C-3.3	تخیل اور تجربات پر مبنی کہانیاں، نظمیں اور مکالمات لکھتا ہے۔
CG-4 مختلف سیاق میں اور مختلف ذرائع سے وسیع تر ذخیرۂ الفاظ تیار کرتا ہے	C-4.1	الفاظ کے معانی پر بحث کرتا ہے اور متن کے دیگر گوشوں میں متنوع متن کو سن کر اور پڑھ کر ذخیرۂ الفاظ تیار کرتا ہے۔

2.4.2.2 مڈل سطح

CG-1 متنوع متن (کہانیاں، نظمیں، ڈراموں کے اقتباسات، مضامین، تحریروں اور اخباری اطلاعات رپورٹس) میں منہمک ہو کر آزادانہ پڑھنے کی فہم اور خلاصہ کرنے کی مہارتیں پیدا کرتا ہے اور کتابیں پڑھنے میں دلچسپی ظاہر کرتا ہے	C-1.1	مختلف متون کو سمجھنے کے لیے فہم کی متنوع عملی حکمتوں (قیاس، پیشین گوئی وغیرہ) کا استعمال کرتا ہے۔
	C-1.2	اہم نکات کی نشاندہی کرتا ہے، متن کو بغور پڑھنے کے بعد خلاصہ کرتا ہے اور مربوط انداز میں جواب دیتا ہے۔
	C-1.3	مختلف متون میں مرکزی خیال کی شناخت اور تحسین کرتا ہے۔
	C-1.4	مختلف قسم کی کتابوں کو منتخب کرنے اور پڑھنے میں دلچسپی ظاہر کرتا ہے۔

CG-2 سماجی واقعات کے متعلق خیالات، احساسات اور تجربات کے بارے میں لکھنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے (مثال کے طور پر، گاؤں کے میلے، مختلف تہوار، مواقع وغیرہ)	C-2.1	تحریری عملی حکمتوں کا استعمال کرتا ہے جیسے کہ خیالات کو ترتیب دینا، عنوانات/ ذیلی عنوانات کی نشاندہی کرنا اور واضح آغاز اور اختتام کے ساتھ پیراگراف تیار کرنا۔
	C-2.2	تحریری طور پر اپنے اردگرد کے مختلف پہلوؤں پر تجربات، جذبات اور تنقیدی آرا کا اظہار کرتا ہے۔
CG-3 سوال کرنے، بیان کرنے، تجزیہ کرنے اور جواب دینے کے لیے زبان کی مہارت کا استعمال کرتے ہوئے موثر ترسیل کی صلاحیت پیدا کرتا ہے	C-3.1	مختلف سامعین اور مقاصد کے لیے مناسب اسلوب و لفظیات کی مدد سے مختلف قسم کے خطوط اور مضامین لکھتا ہے۔
CG-4 مختلف ادبی پیرایوں اور ادبی اصناف کی جستجو کرتا ہے	C-4.1	ادب کی مختلف اصناف (نثر، شاعری اور ڈرامے کے نمونے) کی شناخت اور تحسین کرتا ہے۔
	C-4.2	مختلف ادبی اصناف کو پڑھ کر ادبی صنعتوں کی شناخت کرتا ہے، جیسے تشبیہ، استعارہ، تجسیم (Alankara)، مبالغہ (Athishayokthi) اور تجنیس (Anuprasa) اور انھیں تحریری طور پر استعمال کرتا ہے۔
CG-5 بنیادی لسانی پہلوؤں (لفظ اور جملے کی ساخت) کو پہچاننے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے اور انھیں زبانی اور تحریری اظہار میں استعمال کرتا ہے	C-5.1	اپنی تحریر میں مناسب قواعد اور جملے کی ساخت کا استعمال کرتا ہے۔
CG-6 زبان کی امتیازی خصوصیات بشمول حروفِ تہجی اور رسم الخط، آوازیں، نظمیں، ایہام اور دیگر الفاظ کے معمے اور مختلف کھیل جو اس مخصوص زبان کے لحاظ سے منفرد ہوں، کی قدرشناسی پیدا کرتا ہے	C-6.1	زبان کی صوتیات اور رسم الخط، حرفوں اور حرفوں کی تعداد اور وہ طریقۂ تعامل اور استعمال کو سمجھتا ہے۔
	C-6.2	تقریر اور تحریر کو مزید دلچسپ اور پرلطف بنانے کے لیے زبان میں ایہام/ لطیفے، نظمیں، تکرار لفظی اور دیگر الفاظ کے کھیل میں خود کو مصروف رکھتا ہے۔
	C-6.3	زبان کے کچھ بڑے لفظی کھیلوں سے واقف ہو جاتا ہے (مثال کے طور پر الفاظ جو الٹا سیدھا ایک جیسے ہوں (Palindromes) لغزش زبان کا کھیل (Spoonerisms)، بغیر کسی حروف یا آواز کے جملے، پہیلیاں، لطیفے، بیت بازی، صنعت تقلیب، حرفی معمہ وغیرہ۔

2.4.2.3 ثانوی سطح

CG-1 مختلف زبانی سرگرمیوں (مذاکرات، انٹرویوز، عوامی تقاریر وغیرہ) اور تحریری سرگرمیوں (مضمون، خطوط، مضامین وغیرہ)، بشمول نیا میڈیا (ای میل، سمعی اور بصری مواد) کے لیے موثر ترسیلی زبان کا استعمال کرتا ہے	C-1.1	سماجی سیاق کے مطابق زبان کا استعمال کرتا ہے، دلائل کے ساتھ اتفاق اور اختلاف کا اظہار کرتا ہے اور بحث و مباحثہ کے ذریعے کسی نتیجے پر پہنچتا ہے۔
	C-1.2	اپنے اور دوسروں کے تجربات سے مختلف انداز (بیانیہ، وضاحتی، تشریحی اور ترغیبی انداز میں) میں لکھتا ہے۔
	C-1.3	حقیقی زندگی کے حالتوں (دعوت نامے، تقاریر، تعزیتی پیغامات، نوٹس، تخلیقی نعرے، اشتہارات وغیرہ) پر اور اسکول کے خبر نامہ/ رسالہ/ جریدہ کے لیے لکھتا ہے۔
	C-1.4	ٹیکنالوجی کی مدد سے اپنے خیالات کا موثر طریقے سے اظہار کرنے اور بات چیت کرنے کے لیے لکھتا ہے۔

CG-2 مختلف قسم کے سمعی اور تحریری مواد سے کام لیتے ہوئے استدلال اور مباحثے کی مہارت کو فروغ دینے کے لیے زبان کا استعمال کرتا ہے	C-2.1	مختلف سمعی اور تحریری مواد کا تجزیہ اور اندازہ کرتا ہے۔
	C-2.2	مفروضوں کا بغور جائزہ لے کر مناسب دلیل کے ساتھ بحث کرتا ہے۔
CG-3 اسلوب (بیانیہ، وضاحتی، تشریحی اور ترغیبی) کے تجزیہ کے ذریعے مختلف انواع (مزاحیہ، سنسنی خیز، المیہ وغیرہ) کی اصناف میں جمالیات کی تحسین کرتا ہے اور ان عناصر کو اپنی تحریر میں استعمال کرتا ہے۔	C-3.1	مختلف ادوار کے ادب کے کاموں کی خصوصیات کو بیان کرتا ہے، جیسے کہ قدیم، وسطی اور جدید۔
	C-3.2	ادبی متن کو باریکی سے مطالعہ کر کے، شکل اور اسلوب پر تنقید کرتے ہوئے اور ممکنہ معنی کی تشریح کر کے تجزیہ کرتا ہے۔
	C-3.3	مناسب ادبی تدابیر استعمال کرتے ہوئے ادبی متون مرتب کرتا ہے۔

2.4.3 زبان 3 (R3)

2.4.3.1 مڈل سطح

CG-1 واقعات اور حالات کو بیان کر کے اظہارِ خیال کی زبانی صلاحیت کو بڑھاتے ہوئے روزمرہ کے تعاملات کے لیے موثر ترسیل کی مہارتیں پیدا کرتا ہے۔	C-1.1	بات چیت کو سیاق کے مطابق بامعنی بناتا ہے۔
	C-1.2	متنوع متن (کہانیاں، نظمیں اور گفتگو) غور سے سنتا ہے اور مواد کے بنیادی خیالات کا خلاصہ کرتا ہے
	C-1.3	زبانی پیشکشی (کلاس روم مباحثے، مختصر تعارفی نوٹ، چھوٹے تقریبات کی نظامت، مختصر تقریریں وغیرہ) کرتا ہے۔
CG-2 روانی کو بڑھاتا ہے اور پڑھی ہوئی تحریروں کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔	C-2.1	کہانیوں اور اقتباسات کو درستگی اور روانی سے مناسب وقفوں اور لہجے کے ساتھ پڑھتا ہے۔
	C-2.2	کہانیوں، نظموں، گفتگو، اشتہارات و ہدایات کے معنی اور متن میں پیش کردہ مرکزی خیال کو سمجھتا ہے۔
CG-3 ہدایات، دعوت نامے اور خطوط میں اپنی سمجھ، تجربات، احساسات اور خیالات کے اظہار کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔	C-3.1	اپنی سمجھ اور تجربات کے اظہار کے لیے پیراگراف لکھتا ہے۔

2.4.3.2 ثانوی سطح

CG-1 متنوع متن (کہانیوں، نظموں، ڈراموں کے اقتباسات، مضامین، تحریریں اور اخباری اطلاعات) میں مصروف رہ کر پڑھنے کی فہم کو بڑھانے اور خلاصہ کرنے کی مہارتیں پیدا کرتا ہے اور مختلف سامعین کے واسطے لکھنے کی مختلف عملی حکمتوں کا استعمال کرتا ہے۔	C-1.1	مطلوبہ مقصد اور سامعین کے واسطے لکھنے کے مقصد سے خیالات اور معلومات کو منظم کرنے کے لیے عملی حکمتوں کا استعمال کرتا ہے۔

CG-2 مختلف حالات (رسمی اور غیر رسمی) میں مؤثر زبانی اور تحریری ترسیل کی صلاحیت کو فروغ دیتا ہے	C-2.1	تنقیدی انداز سے سنتا ہے اور رائے کا اظہار کرنے کے لیے مختلف خبریں، رپورٹس اور اداریے پڑھتا ہے۔
	C-2.2	مناسب زبان کا استعمال کرتے ہوئے سماجی تجربات کے تعلق سے مختلف قسم کے سوالات (متبادل جواب والے اور معینہ جواب والے اور رسمی/غیر رسمی، سیاق سے متعلقہ سوالات، حساسیت کے ساتھ) پوچھتا ہے۔
	C-2.3	زبانی اور تحریری شکل میں اپنے سماجی اور ثقافتی ماحول کے مختلف پہلوؤں پر خیالات اور تنقید میں لوگوں کو شریک کرتا ہے۔
	C-2.4	الگ الگ سامعین کے لیے مناسب زبان میں مختلف قسم کے خطوط اور مضامین لکھتا ہے، جیسے کہ نثر، شاعری اور ڈرامے کے نمونے (ابتدائی سے معاصر تک)۔
CG-3 ادب کی مختلف اصناف (ابتدائی دور سے عصرِ حاضر تک کے نمونے) دریافت کرتا ہے	C-3.1	ادب کی مختلف شکلوں کی شناخت کرتا ہے اور ان کی تحسین کرتا ہے مثلاً نثر، شاعری اور ڈرامہ کے نمونے (ابتدائی سے موجودہ دور تک)۔
CG-4 بنیادی لسانی پہلوؤں (لفظ اور جملے کی ساخت) کو پہچاننے اور انھیں زبانی اور تحریری اظہار میں استعمال کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے	C-4.1	بنیادی لسانی پہلوؤں (قاعدوں) جیسے کہ جملے کی ساخت، رموزِ اوقاف، زمانہ، صنف اور جملوں کی تشریح کرتا ہے، سمجھتا ہے اور ان کا استعمال کرتا ہے۔
CG-5 مخصوص زبان کی امتیازی خصوصیات بشمول اس کے حروف تہجی اور رسم الخط، آوازیں، ہم صوت الفاظ، نظمیں، ایہام اور دیگر الفاظ کے کھیل اور زبان کے منفرد کھیل کی قدر شناسی کی صلاحیت پیدا کرتا ہے	C-5.1	زبان کی صوتیات اور رسم الخط، حرفوں اور حرفوں کی تعداد اور وہ کس طرح تعامل کرتے ہیں اور استعمال ہوتے ہیں، کو سمجھتا ہے۔
	C-5.2	تقریر اور تحریر کو مزید دلچسپ اور پرلطف بنانے کے لیے زبان میں ایہام، ہم صوت الفاظ، نظمیں، تجنیس اور دیگر لفظوں کے کھیل کے استعمال میں خود کو مصروف رکھتا ہے۔
	C-5.3	زبان کے کچھ بڑے لفظی کھیلوں (مثال کے طور پر الفاظ جو الٹا سیدھا ایک جیسے ہوں (Palindromes)، لغزشِ زبان کا کھیل (Spoonerisms) بغیر کسی حروف یا آواز کے جملے، پہیلیاں، لطیفے، بیت بازی، صنعت تقلیب (Anagram)، حرفی معمہ، Anagrams، Crosswords وغیرہ) سے واقف ہو جاتا ہے۔

سیکشن 2.5

متن (Content)

تمام مضامین کے مواد کے انتخاب کے نقطۂ نظر، اصول اور طریقۂ کار میں یکسانیت ہوتی ہے، اِس پر اس دستاویز کے حصہ A، باب 3، سیکشن 3.2 میں بحث کی گئی ہے۔ یہ سیکشن صرف اس بات پر توجہ مرکوز کرتا ہے جو اسکولوں میں زبان کی تعلیم کے لیے سب سے اہم ہے۔ اس لیے مذکورہ بالا حصے کے ساتھ اِس حصے کو بھی پڑھنا مفید رہے گا۔

2.5.1 انتخابِ متن کے اصول

ایسے مواد کا انتخاب کرنا ضروری ہے جو موزوں ہو اور طلبا میں آموزش زبان کے ارتقائی مراحل کے لیے بامعنی ہو۔ ناکافی، عمر کے حساب سے نامناسب اور غیر معیاری مواد زبان کے کلاس روم کی قدر اور لطف سے محروم کر رہا ہے۔ اساتذہ کو اچھے معیار کے تدریسی آموشی مواد (TLMs) کے استعمال کو یقینی بنانا چاہیے، جو تمام زمرۂ عمر کے طلبا کے لیے احتیاط سے منتخب اور تیار کیے گئے ہوں۔ یہ آموزشی جوش و خروش کو یقینی بنائے گا اور زیرِ آموزش زبانوں سے لگاؤ پیدا کرے گا۔

2.5.1.1 ابتدائی سطح میں R1 اور R2

a. **زبانی یا تقریری صلاحیتوں کے فروغ کے لیے:** ایسے آموزشی مواد کا انتخاب کیا جانا چاہیے جو طلبا کو ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کی مشق کرنے کے سلسلے میں مناسب ہوں۔ پُرلطف زبان کی سرگرمیاں زبان کے خوف کو دور کرتی ہیں اور سیکھنے میں تفریحی عنصر کو شامل کرتی ہیں مواد میں مختلف قسم کی سرگرمیاں ہونی چاہئیں، جیسے کہ بلند آواز میں پڑھنے کی نظمیں، بلند آواز میں گائے جانے والے گیت، ادائیگی کردار کے مظاہرے، ڈرامے، اور انٹرویوز جو کلاس روم میں طلبا کے لیے دلچسپی کے ساتھ قابل عمل ہوتے ہیں۔

b. **پڑھنے کی مہارت کو فروغ دینے کے لیے:** پڑھنے کے مواد میں مختلف قسمیں بشمول کہانیاں، نظمیں، ڈرامے، مضامین، ڈائری، مزاحیہ، کارٹون، خطوط، اور سفرنامے ہونی چاہئیں۔ اس میں مانوس اور غیر مانوس متن اور سیاق کا توازن ہونا چاہیے۔ بڑے فونٹ سائز، رنگین تصویریں اور ابواب کے دلکش عنوان طلبا میں دلچسپی پیدا کریں گے۔ متن فکر انگیز ہونا چاہیے جو طلبا میں تخیل اور دلچسپی پیدا کرے۔ مواد کو ایسا ہونا چاہیے جو طالب علموں کو زیر نگرانی مطالعے سے آزادانہ مطالعے کی طرف راغب کرے۔

c. **لکھنے کی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے:** منتخب مواد ایسا ہونا چاہیے جو طلبا کو تحریری مہارتیں بخوشی منظم پرلطف انداز میں سیکھنے کے قابل بنا سکے مواد کو اس طرح ڈیزائن کیا جانا چاہیے کہ طالب علم خود ہی سادہ جملوں کی مشق کر سکیں۔ سرگرمیاں، جیسے کہ کہانیوں کو پورا کرنا، تصویروں کے لیے موزوں عنوانات کا انتخاب کرنا، واقعات کے لیے دلکش سرخیاں، پوسٹر اور بینر وغیرہ بنانا درسی کتب کا حصہ ہونے چاہئیں۔

d. **اقدار اور رجحانات کی تعمیر کے لیے:** منتخب کردہ مواد کو تعلیم کے وسیع مقاصد اور قومی تعلیمی پالیسی 2020 اور آئین میں مقرر کردہ اقدار اور طبعی میلانات کے مطابق ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب ہے ایسے مواد کا انتخاب کرنا جو اُن اقدار کو فروغ دیتا ہو، جو ہمارے قومی رنگارنگی میں اتحاد پر زور دیتا ہو اور اس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے مصنفین شامل ہوں، اور ایسا ادب شامل ہو جو ملک کے متمول ثقافتی ورثے کی قدردانی کرتا ہو۔ ساتھ ہی واضح تعلیم کے ساتھ مختلف زبانوں میں مقامی، علاقائی اور لسانی تنوع کی نمائندگی کرتا ہو۔

2.5.1.2 مڈل اور ثانوی سطحوں میں R1 اور R2

a. **عملی زبان کی مہارتوں کے فروغ کے لیے:** کوئی بھی آموزشی مواد جس کا انتخاب کیا جائے وہ ایسا ہو جو کہ سیکھنے والوں کو اُس زبان کے عملی استعمال کے سلسلے میں ترقی کا ذریعہ بن سکے۔ اس ضمن میں تجویز کردہ مواد میں شامل ہیں:

i. ایسے موضوعات اور عنوانات کا انتخاب کرنا جن سے طلبا واقف ہوں اور جو ان کی روزمرہ زندگی پر مثبت اثر ڈالنے والے ہوں، یہ انھیں اجتماعی سرگرمیوں بشمول بحث و مباحثے اور ادائیگی کردار جیسے شہروں میں ٹریفک جام، موثر شہری منصوبہ بندی، سیلاب، خشک سالی اور آلودگی وغیرہ میں حصہ لینے کی اجازت دے کر کیا جا سکتا ہے۔

ii. خط لکھنا، خواہ کاغذ پر ہو یا ای میل کے ذریعے، ایک اہم مہارت ہے۔ مواد میں مختلف قسم کے خطوط کے نمونے ہونے چاہئیں، خاص طور پر رسمی خطوط، بشمول حقیقی زندگی کے حالات کے لیے خطوط کے نمونے مثلاً کالج میں نئے کورس میں داخلے کے لیے وظیفہ، بینک میں قرض کے لیے یا کسی سرکاری دفتر میں کوئی درخواست تیار کر کے جمع کرنا۔

iii. مختلف قسم کے مواد بشمول نوٹس، پیشکش، مقاصد کے بیانات، مضامین، فیچرز، خبریں اور روداد یں، سوشل میڈیا کے اشتہارات، پوسٹرز، بینرز، سرخیاں، ویڈیوز اور اسکرپٹس کو زبان کے کلاس روم میں استعمال کیا جانا چاہیے۔

b. **ادبی مہارتوں کے فروغ کے لیے:** طلبا کو ادب کی مختلف اصناف سے متعارف کرایا جانا چاہیے اور انھیں اصناف سے کافی مناسب انداز میں روشناس کرایا جانا چاہیے۔ مڈل سطح پر، غیر افسانوی اور افسانوی ادب متعارف کرائے جانے سے طلبا کو انھیں تنقیدی طور پر پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیتوں کو وسیع کرنے میں مدد ملے گی۔ ثانوی سطح پر، طلبا کو ادب کی خوبصورتی سے زیادہ گہرائی اور وسعت کے ساتھ لطف اندوز ہونے کا ہنر سکھایا جانا چاہیے۔ ادب کا انتخاب علاقائی، قومی اور عالمی ادیبوں کی تحریروں سے کیا جانا چاہیے۔ یہ طلبا کے قریبی اور تنقیدی مطالعے کے اقتباسات ہو سکتے ہیں تاکہ وہ بغور اور تنقیدی انداز میں پڑھنے میں مشغول ہو سکیں۔ متن میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے مصنفین شامل ہونے چاہئیں۔ مثال کے طور پر کنڑ ادب سے معاصر جنپد اگیتے اور جنپد اکتھے اور آسامی ادب سے کونی جُج جیسی کہانیاں۔

c. **لسانی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے:** مواد کو زبان میں روانی اور درستگی کو بہتر بنانے میں مدد کرنی چاہیے۔ پڑھنے، بولنے اور لکھنے میں زبان کی مہارت کو بڑھانے کے لیے لسانی پہلوؤں جیسے، رموز اوقاف، تذکیر و تانیث، جملے کی ساخت اور زمانہ (Tenses) کو نمایاں طور پر قابل شناخت ہونا چاہیے۔ اسی طرح منتخب مواد ایسے ہوں جن کا استعمال طلبا مختلف ادبی صنعتوں اور سیاق و سباق کو بروئے کار لاتے ہوئے زیادہ نفاست کے ساتھ جدید تخلیقی تحریر کی مشق کے لیے کر سکیں۔

d. **لسانی ورثے اور تنوع کی قدر شناسی کے لیے:** مواد ایسا ہونا چاہیے جو ملک کے کثیر لسانی پہلو کا خیال رکھے، یعنی منتخب کردہ مواد میں مقامی اور علاقائی زبانوں کے تنوع کی جگہ موجود ہو۔ مڈل اور ثانوی سطح پر ہر ریاست کے طلبا کو اپنے پڑوسی ریاستوں کا ادب پڑھنے کا انتظام ہونا چاہیے۔

e. **زبانوں کی آموزش میں آرٹ اور کھیل کود کی آمیزش:** آرٹ اور زبان کی تحقیقات میں ہئیت، اسلوب اور متن کے جمالیاتی پہلوؤں کے اعتبار سے بعض خصوصیات مشترک ہو سکتی ہیں۔ وضاحتی تحریر کے ساتھ خیالات تک رسائی حاصل کرنے، احساسات اور واقعات کی نمائندگی کرنے کے لیے آرٹ کا استعمال طلبا کے اکتساب اور اظہار کے ساتھ تعلق کو لازمی طور پر بڑھاتا ہے۔ پوسٹرز، نشانات و علامات بنانا اور بیانیہ اور وضاحتی تحریر کے لیے تصویر کشی کرنا، زبان اور اظہار کی تفہیم میں ایک دلچسپ بین موضوعاتی طریقۂ کار بن سکتا ہے (مثال کے طور پر، آسامی درسی کتب میں اُتسار ریاستِ آسام کے مختلف تہواروں اور تہواروں سے منسلک مختلف رقص اور آرٹ کی شکلوں پر روشنی ڈالتی ہیں)۔ اسی طرح، زبان کی کلاسوں میں کھیلوں اور سرگرمیوں کو گفتگو تک لے جانے کے ذریعے کے طور پر استعمال کرنا زبان سیکھنے کے تجربے کو نمایاں طور پر بہتر بنا سکتا ہے۔

f. **اقدار اور رجحانات کے فروغ کے لیے:** منتخب کردہ مواد کو تعلیم کے وسیع مقاصد اور قومی تعلیمی پالیسی 2020 اور آئین میں دی گئی اقدار اور میلان طبع کے مطابق ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب ہے ایسے مواد کا انتخاب کرنا جو ان اقدار کو فروغ دیتا ہو، جو ہمارے ملک کے تنوع میں اتحاد پر زور دیتا ہو، اور اس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے مصنفین شامل ہوں اور ایسا ادب شامل ہو جو ملک کے متمول ثقافتی ورثے کی قدر شناسی کی واضح تعلیم کے ساتھ مختلف زبانوں میں مقامی، علاقائی اور لسانی تنوع کی نمائندگی کرتا ہو۔ اس کا مطلب ایسے مواد کا انتخاب بھی ہے جو مؤثر زبان کی تعلیم کے ذریعے طلبا میں سماجی، جذباتی، اخلاقی اور جمالیاتی حساسیت کے فروغ میں مدد و معاون ہو۔

2.5.1.3 مڈل سطح میں R3

R3 سیکھنے کے لیے، منتخب کردہ مواد میں حروف تہجی کے چارٹ اور جملہ کارڈ جیسے اشیا ہونے چاہئیں جو بنیادی رسم الخط کو متعارف کراتے ہیں۔

a. R3 میں زبانوں کی آموزش کے لیے، کتاب کے اندر اس زبان میں چھوٹی چھوٹی کہانیاں اور نظمیں ہونی چاہئیں۔

b. R3 کے پڑھنے اور لکھنے کا مواد، آموزش کی سادہ اور پیچیدہ سطحوں کی بنیاد پر ترتیب دیا جانا چاہیے۔ شروع کرنے کے لیے ان کے ساتھ کچھ بنیادی تعارف دیا جانا چاہیے۔

c. منتخب کردہ مواد زبانی پیشکشی اور بات چیت مثلاً کہانی کو جاری رکھنے یا گفتگو کو مکمل کرنے کے لیے موافق ہونا چاہیے۔

d. متن کو زبان R3 کی عملی مہارتوں کی آموزش مددگار ہونا چاہیے جیسے کہ بنیادی مکتوب نگاری، روزمرہ گفتگو، پوسٹر سازی اور دعوت نامے وغیرہ کے لیے مناسب ہو۔

2.5.1.4 ثانوی سطح میں R3

R3 کی تدریس و اکتساب کے لیے مواد کا انتخاب، R1 اور R2 میں متن کے انتخاب کے لیے سیکشن 2.5.1.2 میں دیے گئے اصولوں کی پیروی کرسکتا ہے۔ تاہم R3 میں منتخب کردہ مواد کی معیار کی سطح کے لحاظ سے سیکھنے کا آسان اور مشکل دونوں اکتسابی مواد شامل ہو سکتے ہیں اور ایک سے دوسرے میں تیزی سے منتقل ہو سکتے ہیں (جو دستیاب وقت کے دورانیہ اور R1 سے R2 میں مہارتوں کی تیز تر منتقلی پر منحصر ہوگا)، اس طرح یہ R3 میں تعلیمی استعمال لسانی مہارت کی ترقی کی راہ ہموار کرے گا۔

باکس 2.2iii

طباعتی اور ڈیجیٹل مطالعے کی مہارتیں: مستقبل کی 'ذولسانی خواندگی (Biliteracy)'

موجودہ سماجی ماحول کی نوعیت کے پیش نظر اور جو کچھ آنے کا امکان ہے، غور کرنے والی ایک اہم چیز طلبا کی زندگیوں میں ڈیجیٹل میڈیا اور اسکرین پر مبنی آلات کی روزانہ کی موجودگی ہے۔ اسمارٹ فون اور کمپیوٹروں پر پڑھنے لکھنے کا چلن لوگوں میں بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے پیش نظر، وقت کا تقاضا ہے کہ طلبا اپنے پڑھنے کی صلاحیتوں کے لحاظ سے ذولسانی خواندگی کے قابل ہوں۔ یہ نہ صرف انھیں 'سطحی عمیق مطالعہ' سے بچائے گا، جسے ایسا لگتا ہے کہ ڈیجیٹل میڈیا فروغ دے رہا ہے، بلکہ یہ ان کے سیکھنے کے فوائد میں زیادہ سے زیادہ اضافہ بھی کر سکے گا۔ جدید تحقیق انسانوں کی زندگیوں میں عمیق مطالعے کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتی ہے اور اگرچہ سنجیدہ بالغ افراد اب بھی طبع شدہ متن سے اسکرین کی طرف متوجہ ہونے کی جدوجہد کرتے ہیں طلبا کو یہ بتایا جا سکتا ہے کہ وہ ہر میڈیم کو پڑیں اور (دو زبانوں کو ادل بدل کر استعمال کرنے کی طرح ہی) دو میڈیم میں سے کسی کا انتخاب کر سکتے ہیں اور اس کے لیے پڑھنے میں انہماک، پڑھنے کی رفتار اور معنی آفرینی میں سمجھوتا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کا مطلب ہے دونوں میڈیموں کو ایک ہی سمجھنے کے بجائے ڈیجیٹل میڈیا کے مطالعے کے طریقے کے بارے میں طلبا کے لیے منصوبہ بند اور باشعور تدریس کی ضرورت ہے۔

توجہ میں خلل کے شکار ہونے سے پہلے، جو ڈیجیٹل میڈیا میں عام ہے، طلبا کو پہلے ایک گہری ریڈنگ سرکٹ (پڑھنے کے لیے ذہنی ماحول) تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا، طلبا کا اپنے ابتدائی سال پرنٹ مواد میں ڈوبے ہوئے گزارنا اور پھر اساتذہ کی رہنمائی کے ساتھ ڈیجیٹل ریڈنگ سے متعارف ہونا، اس سلسلے میں آگے بڑھنے کا راستہ ہو سکتا ہے۔

سیکشن 2.6

تدریسیات اور جائزہ

تمام مضامین میں تدریسیات کے نقطۂ نظر، اصول، طریقۂ کار اور جائزہ میں یکسانیت ہوتی ہے جس پر اس دستاویز کے حصہ A، باب 3 سیکشن 3.3 اور 3.4 میں بحث کی گئی ہے۔ یہ سیکشن اسکولوں میں زبان کی تعلیم کے سب سے اہم حصے پر مرکوز ہے۔ اس لیے مذکورہ حصے کے ساتھ اس حصے کو بھی پڑھنا مفید ہوگا۔

2.6.1 زبانوں کی تدریسیات

تمام بچوں میں زبانیں سیکھنے کی جبلی اور فطری صلاحیت ہوتی ہے، لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ اسکول کے تعلیمی تناظر میں طلبا کس طرح بہترین طریقے سے سیکھتے ہیں۔ طلبا کس طرح زبان سیکھتے ہیں، اس بارے میں درج ذیل تصورات ہر سطح پر مؤثر تدریسی عملی حکمتوں سے روشناس کرائیں گے۔

a. **طلبا اسکولوں میں غور و فکر کے عمل کے ذریعے زبان اچھی طرح سیکھتے ہیں:** زبان کو باضابطہ اور بامقصد طریقے سے براہ راست ہدایات اور ضروری اصولوں کے ذریعے سکھایا جانا چاہیے۔ اس قسم کی زبان سیکھنا ایک شعوری عمل ہے جو ابتدائی زندگی کے آغاز میں 'تحصیل زبان' کے برعکس ہے کیوں کہ بچے خود بخود بولنا سیکھ لیتے ہیں۔ لہٰذا، پڑھنے اور لکھنے کے لیے ایک فعال تدریسی عمل کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ یہ فطری یا وجدانی مہارتیں نہیں ہیں۔

b. **خواندگی کے تئیں متوازن طریقۂ کار سے طلبا بہتر طور پر سیکھتے ہیں:** جب طلبا کو معنی سازی اور رمز کشائی اور تلفظ سے متوازن انداز میں متعارف کرایا جاتا ہے تو وہ بتدریج خود مختار قارئین بن جاتے ہیں۔ زبان کی فہم اور اظہار کے ساتھ الفاظ کی پہچان اور درستگی دونوں پر توجہ دے کر خواندگی میں مہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔

c. **ابتدائی تکلمی روانی اور خواندگی کی صلاحیت آجانے تک طلبا کو مستقل مشق کی ضرورت ہوتی ہے:** ابتدائی تکلمی روانی اور خواندگی طلبا کے لیے اچھی طرح بولنا، پڑھنا اور لکھنا سیکھنے کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ کسی بھی زبان پر عبور حاصل کرنے کے لیے مستقل مشق کے ذریعے ذخیرۂ الفاظ کو بڑھانا، سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مہارتوں کو اسکول کے پورے عرصے تک منظم طریقے سے دہراتے رہنا ضروری ہے۔

d. **طلبا مختلف قسم کے ادب سے مستقل رابطے میں آکر اپنی زبان کی مجموعی صلاحیتوں میں اضافہ کرتے ہیں:** مختلف قسم کے ادب اور ہیئتیں، جو طالب علم کے درجے کی سطح کے لیے موزوں ہوتی ہیں، پڑھنے میں ان کی دلچسپی پیدا کرتی ہیں۔ یہ طلبا کو 'پڑھنے کے لیے سیکھنے' سے 'لے کر سیکھنے کے لیے پڑھنے' کے سطح تک آگے بڑھنے کے قابل بناتی ہیں۔ مڈل سطح تک طلبا تجزیہ، ترتیب و تالیف، بیان و تشریح اور اپنی زبان کی مہارتوں کا استعمال کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوجاتے ہیں۔ ثانوی سطح میں طلبا سماجی واقعات اور تعاملات کو پہچان سکتے ہیں، ان کے بارے میں سوچ سکتے ہیں اور آزادانہ ردعمل کا اظہار کرسکتے ہیں۔

2.6.1.1 R1 اور R2 کی تدریسی حکمت عملی

2.6.1.1.1 ابتدائی سطح

a. تکلمی روانی کی تدریس

متنوع متن اور ادب کو سننے سے طلبا کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے ان میں کسی زبان کو بولنے کی مہارت پیدا ہوتی ہے۔ طلبا اپنی زبانی (Oral) لسانی مہارتوں اور صلاحیتوں میں اس وقت ترقی کریں گے جب وہ باقاعدگی سے اپنے تجربات کے بارے میں بات کریں گے، وہ متن کی تشریح کریں گے جو وہ سنتے یا پڑھتے ہیں، اساتذہ کو کتابوں کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سنتے ہیں اور خود بھی متنوع اصناف کے متن پڑھتے ہیں۔ اسی طرح، خبریں (ریڈیو/ٹی وی)، فلمیں، سیریل، ذیلی سرخیاں اور سمعی و بصری مواد کے ساتھ تعلیمی چینلز کو سننا یا دیکھنا طلبا کو اس کا فعال احساس فراہم کرتا ہے کہ کس طرح بولنا اور سننا چاہیے۔ وہ جو کچھ بھی سنتے ہیں اس سے ان کو جواب دینا، تشریح کرنا، بیان کرنا، خلاصہ کرنا، بحث کرنا اور کردار ادا کرنا سکھایا جانا چاہیے۔ آزادانہ اور زیر نگرانی گفتگو، دونوں تکلمی روانی کی مہارتوں کی ترقی کی راہیں استوار کرتی ہے۔

b. پڑھے گئے متن کی تفہیم کو فروغ دینا

انفرادی الفاظ کے مکمل معنی نکالنے سے لے کر تخیل اور تجربات کو جوڑ کر متن کے پورے معنی کو سمجھنے تک اس عمل میں کئی مراحل ہیں۔ متن یا عبارت کی تفہیم کے لیے ان تمام مراحل کو منظم طریقے سے سکھایا جانا چاہیے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ مختلف متون کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے پڑھنے کی سرگرمیوں کو آسان بنائیں۔ اس کے ذریعے طلبا پڑھنے کی عادت ڈالیں گے اور استاد کی طرف سے حوصلہ افزائی کے نتیجے میں پڑھنے کے لیے مختلف مواد و اصناف کی تلاش میں رہیں گے۔

طلبا کے لیے طے شدہ لائبریری کے اوقات اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ وہ متنوع موضوعات پر مختلف کتابوں کے مطالعے میں مشغول رہیں۔ پڑھے گئے مواد کی تفہیم پیدا کرنے کے لیے کلاس روم کی کچھ حکمت عملیوں میں طالب علموں کے ذریعہ کی گئی بلند خوانی، جو پڑھا گیا اس پر بحث کرنا، روانی کے لیے بار بار پڑھنا، اجتماعی بلند خوانی، زیر نگرانی پڑھنا، آزادانہ پڑھنا اور اپنی پڑھی ہوئی چیزوں کو پہلے کے محصولہ علم سے جوڑنا اور خلاصہ کرنا شامل ہے۔ (باکس 2.6iv)

c. لکھنے کی مہارتوں کو فروغ دینا

لکھنے کی سرگرمیوں میں کسی بھی اہم ترقی یا بہتری کے لیے کلاس روم میں مستقل، دانستہ اور باضابطہ مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی تحریری سرگرمیاں جو دیے گئے متن کی نقل کرنے، سوالات کے جوابات کو نقل کرنے اور جو کچھ یاد کر لیا گیا ہے اسے دوبارہ پیش کرنے تک محدود ہوتی ہیں، تحریری مہارتوں کی حقیقی نشوونما میں مدد نہیں کرتیں۔

سب سے پہلے لکھنے کے عمل کو بامقصد بولنے کے ذریعے مؤثر طریقے سے سکھایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد اساتذہ کے ذریعے طالب علموں کو لکھنے کی مختلف ہیئتوں اور اسلوبوں کے مختلف نمونوں سے روشناس کرایا جانا چاہیے۔ طلبا کو قارئین اور مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے منصوبہ بندی، مسودہ سازی اور پھر تحریر/مضمون لکھنا سکھایا جانا چاہیے۔ اساتذہ بھی ان کے لیے اچھی تحریروں کا نمونہ تیار کریں۔ طلبا کے تیار شدہ مسوداتی منصوبوں پر اساتذہ کی رائے ایک اچھی تحریر تیار کرنے میں تشکیلی کردار ادا کرتی ہے۔ طلبا کو اساتذہ کی رہنمائی میں لکھنے سے لے کر آزادانہ طور پر لکھنے میں مدد کرنی چاہیے۔

d. لغت یا ذخیرۂ الفاظ کو فروغ دینا

نئے الفاظ سیکھنے اور ان کے استعمال کو دوسری لسانی مہارتوں کے ساتھ مربوط کرنا چاہیے اور انھیں روزانہ کی تدریس کا حصہ بنانا چاہیے۔ ذخیرۂ الفاظ کو فروغ دینے کے لیے کچھ مفید عملی حکمتیں طلبا کو الفاظ کے سیاقی معنی تک پہنچنے میں مدد دیتی ہیں، مثلاً انھیں لفظوں کے کھیلوں اور لفظ سازی کی سرگرمیوں میں مشغول رکھنا، لغت کا وسیع پیمانے پر استعمال کرنا سکھانا اور تقریر و تحریر کے حوالے سے سیکھے گئے نئے الفاظ استعمال کرنے کی ترغیب دینا۔ طلبا لائبریری کی کتابوں کے مطالعے سے بھی اپنی لفظیات کو وسیع کر سکتے ہیں۔ (باکس 2.2iv)

استاد کی آواز 2.1i

پڑھنے میں دلچسپی اور ترجیح پیدا کرنا

گریڈ 4 کے ایک استاد کے طور پر، میں سمجھتا ہوں کہ میرے طلبا کو کتابوں تک باقاعدہ رسائی دینا ضروری ہے اور انھیں ان کے ساتھ جڑنے اور مصروف ہونے کا موقع بھی دینا ضروری ہے۔ میں یہ اکثر کرتا ہوں۔

ایسی ایک کلاس کے دوران میں نے اپنے طالب علموں کو زئی ہیٹیکر (Zai Whitaker) کی ایک کتاب 'کالی اور دھامِن سانپ' پڑھ کر سنانے کا فیصلہ کیا۔ کتاب کی کہانی کالی کے بارے میں ہے، جو اپنے اسکول میں الگ تھلگ رہتا ہے اور اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔ کہانی کے مطابق اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ معاشرے کے ایک پسماندہ طبقے سے آتا ہے۔ وہ دھامن سانپوں کو پکڑنے میں بہت اچھا اور ہوشیار ہے جو دوسرے بچے نہیں کر سکتے۔

کتاب پڑھنے سے پہلے، میں نے اپنے طالب علموں کو کتاب کا سرورق دکھایا اور انھیں بلند آواز سے عنوان پڑھنے کو کہا۔ ان میں سے بعض نے ایسا کیا۔ پھر، میں نے مصنف کا ان سے مختصر تعارف کرایا۔

پھر، میں نے اپنی کلاس سے پوچھا، ''کالی کون ہے؟''

طلبا نے کہا، ''کالی اس لڑکے کا نام ہے جو تصویر میں ہے...'' اور ''دھامن سانپ کا نام ہے...'' طلبا نے مزید کہا، ''ایسا لگتا ہے جیسے سانپ اور لڑکا دوست ہیں۔''

پھر، میں نے کلاس کو بتایا کہ، دھامن، سانپ لمبا ہوتا ہے، کھیتوں میں رہتا ہے اور چوہے کھاتا ہے۔

میں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا، ''اس تصویر کو دیکھیے، آپ کے خیال میں کہانی کس بارے میں ہے؟''

صاحبہ بولی، ''دریا کے پاس ایک سانپ ہوگا۔ لڑکا وہاں جائے گا اور پھر وہ دوست بن جائیں گے۔''

مسکان نے شک کا اظہار کرتے ہوئے کہا، ''لڑکا جائے گا اور سانپ کو اپنا دوست بنانے کو کہے گا۔''

لکی نے اندازہ لگایا، ''کالی بہت غریب لگ رہا ہے۔ وہ لوگوں کو سانپ دکھا کر پیسے کمائے گا۔''

چند دوسرے بچوں نے بھی اپنے اندازے بتائے۔

میں کہانی پڑھنے لگا، بیچ بیچ میں تصویریں دکھاتا رہا اور ان سے پوچھا کہ وہ کیا دیکھ رہے ہیں، کالی کیا کر رہا ہے، آگے کیا ہوگا۔ میرے طلبا نے جوش و خروش سے میرے سوالات کے جواب دیے۔ میں وقتاً فوقتاً یہ بھی پوچھتا کہ آگے کیا ہوگا، اس بارے میں ان کا کیا خیال ہے۔

جلد ہی، بچے تصویروں میں دکھائے گئے جذبات کی شناخت کرنے کے قابل ہو گئے۔ جب 'کیوں' والے سوالات پوچھے گئے تو بہت سے طلبا نے ایسے جوابات دیے جو ان کی اپنی زندگی سے جڑے ہوئے تھے، جیسے کالی اس لیے اداس تھا کیونکہ اس کی ماں یا دادی نے اسے اسکول جانے پر مجبور کیا۔ وہ آگے کیا ہونے والا ہے، اس کے بارے میں بالکل درست پیش گوئیاں کر سکتے تھے۔ اس سے مجھے یہ بھی معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اپنے سماجی میل جول کے تجربات کی مدد سے کتاب کے اہم تصورات اور موضوعات کو سمجھنے کے اہل تھے۔

میرے طلبا کو بھی کتاب میں تصویریں بہت پسند آئیں۔ پوری کلاس آخری تصویر دیکھ کر خوش تھی جس میں بہت سے بچوں نے کالی سے دوستی کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔

میں نے چار سے پانچ سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کی جو میرے طالب علموں کو کہانی میں منہمک ہونے میں مدد کرنے کے لیے ڈیزائن کی گئیں۔ پہلی سرگرمی ایک سادہ سی تھی، جہاں میرے طلبا گروپس میں بیٹھے اور انھوں نے کالی اور اس کے نئے دوستوں کی کھیلتے ہوئے تصویریں بنائیں، پھر انھوں نے ایک دوسرے کو اپنی ڈرائنگ دکھائی اور ان کے بارے میں بات چیت کی۔ ان میں سے کچھ تصویریں اب بھی میری کلاس روم میں لگی ہوئی ہیں۔

اس کے بعد کی سرگرمیوں میں کہانی کو آگے بڑھانا، کالی کی کہانی کو اداکاری کے ذریعہ پیش کرنا، تصویروں کی ترتیب سازی کرنا، تصویروں کی خصوصیت بیان کرنے کے لیے ایک ایک سطر لکھنا، اور کہانی کو میرے طالب علموں کے ذریعہ دوبارہ بیان کرنا شامل تھا۔ تمام سرگرمیاں ختم کرنے کے بعد، میں نے کلاس کو اسکول کی لائبریری سے کہانیوں کی کچھ دوسری کتابیں دکھائیں، جن میں متنوع سیاق و سباق موجود تھے اور بتایا کہ وہ کہانیاں کتنی دلچسپ ہیں۔ میں نے اُنہیں کتابوں کا انتخاب کرنے کی اجازت دی اور کہا کہ وہ انھیں پڑھنے کے لیے گھر لے جائیں۔ کچھ طلبا لائبریری میں دیگر کتابیں بھی تلاش کرنا چاہتے تھے۔

میں اپنے طلبا میں بہت سی چھوٹی چھوٹی مثبت تبدیلیاں دیکھ رہا ہوں۔ وہ کتابیں اپنے گھر لے جانے کی طرف زیادہ مائل ہو گئے۔ وہ پڑھنے کے بعد کی سرگرمیوں میں کتابوں اور تصاویر کے بارے میں مزید امکانی نکات پر بھی تبادلۂ خیال کر رہے تھے۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ سارا عمل میرے طلبا کو ان کتابوں کا انتخاب کرنے کی ترغیب دینے میں بہت مددگار تھا جس میں وہ دلچسپی رکھتے تھے۔

2.6.1.1.2 مڈل سطح

a. تنقیدی طور پر سننے اور زبانی پیشکش کی مہارتوں کی تدریس:

چونکہ زبان کے تفاعلی اور ادبی پہلو مرکزی توجہ کے حامل ہوتے ہیں، مڈل سطح میں طلبا تیاری کے سطح کے مقابلے زبان کو زیادہ رسمی طور پر استعمال کرنا سیکھتے ہیں۔ وہ سننے کی تنقیدی مہارتوں کو سیکھنے، متنوع متن، سیاق و سباق اور مختلف قسم کے متن کو سننے کے سلسلے میں پیش رفت کرتے ہیں جس سے ان کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کو بولنے، پڑھنے اور لکھنے میں مہارت حاصل ہوتی ہے۔ سننے اور بولنے کی سرگرمیاں کلاس روم میں ایک ساتھ ہونی چاہئیں۔ کلاس روم کی کچھ مخصوص سرگرمیوں میں پینل ڈسکشن، عمومی مباحث، انٹرویوز، نظامت، عوامی تقریر، اور فلموں، ڈراموں یا مختصر فلموں کے تبصرے شامل ہو سکتے ہیں۔

باکس 2.2iv

کلاس روم میں شرکت کے انفرادی اختلافات

یہ عام بات ہے کہ مڈل سطح میں کچھ طالب علم دوسروں کے مقابلے کلاس روم میں زیادہ آزادانہ طور پر بات چیت کرتے ہیں۔ کئی تہذیبوں میں، لڑکیوں کے مقابلے میں لڑکوں کو زیادہ آزادی کے تعامل کی ترغیب دی جاتی ہے اور معاشی طور پر مراعات یافتہ پس منظر والے طلبا ان دیگر لوگوں کے مقابلے میں زیادہ پر اعتماد انداز میں اپنی بات کہتے ہیں جو کم مراعات یافتہ پس منظر والے ہوں۔ وہ طلبا جو مختلف وجوہ (مثلاً ذاتی اور سماجی معتقدات) سے ہچکچانے لگتے ہیں، انھیں زبان کی کلاس کی سرگرمیوں میں آزادانہ طور پر حصہ لینے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔ زبان کی کلاسیں طلبا کو پڑھنے، بولنے اور لکھنے کے ذریعے بااختیار بنانے، انھیں حوصلہ بخشنے اور مساوی مواقع فراہم کرنے کے لیے مناسب جگہ ہو سکتی ہیں۔ یہ کلاسیں اس طرح کی جھجک کی بنیادی وجوہ کو سمجھنے اور ان سے نمٹنے کے لیے مناسب جگہ ہو سکتی ہیں جو اظہار کی آزادی اور جمہوری شرکت کے جذبے کو ابھار سکتی ہیں۔

b. پڑھنے کی مہارت کو فروغ دینا

یہ وہ سطح ہے جہاں 'سیکھنے کے لیے پڑھنے کا عمل' بڑی حد تک واقع ہو سکتا ہے۔

1. **متن پڑھنے کی عملی مہارتیں:** یہ درخواست، خطوط، رپورٹ، دعوت نامے، ای میل، مضامین، پوسٹر اور سرکلر کے نمونوں کے ذریعے سکھائے جا سکتے ہیں۔ وہ ہئیت اور متعلقہ مخاطبین پر اٹھائے گئے سوالوں کے ذریعہ استاد کی مدد سے ان میں سے ہر ایک کے مقصد کو پہچاننا اور سمجھنا سیکھتے ہیں۔

2. **ادبی مطالعے کی مہارتیں:** اس سطح میں ادبی تحریریں پڑھنے کی مہارت کو فروغ دینے کے لیے اساتذہ ادب سے متعلق مختلف سرگرمیاں انجام دے سکتے ہیں (مثلاً ہفتے بھر کے لیے ایک صنف یا ہفتے کے لیے ایک موضوع کا انتخاب)۔ ان سرگرمیوں کے حوالے سے طلبا کو استعمال کیے گئے الفاظ کو پڑھنے سے حاصل ہونے والے اثرات کو بیان کرنا، بنیادی ادبی نمونوں کی شناخت کرنا اور متن کو پڑھنے کے اپنے مجموعی تجربے کو دوسروں سے بیان کرنا سکھایا جانا چاہیے۔

3. **تنقیدی مطالعہ کی مہارتیں:** تنقیدی انداز سے پڑھنے کی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے، استاد طالب علم کو کسی افسانے یا غیر افسانوی متن کے آزادانہ پڑھنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور مصنف کے مقصد پر بحث کرنے، سیاق و سباق کو سمجھنے، بنیادی مواد کی شناخت کرنے، اور ممکنہ معنی کی تشریح کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے، اس طرح طالب علم کو تنقیدی نقطۂ نظر سے تحریر پڑھنے کے قابل بناتا ہے۔

4. **پڑھنے میں دل چسپی:** اسکول میں دل چسپ سرگرمیوں کے ذریعے طلبا کی پڑھنے میں دل چسپی پیدا کرنا ضروری ہے۔ یہ سرگرمیاں زبان کے کلاس روم کا باقاعدہ حصہ ہونی چاہئیں۔ مثال کے طور پر، سرگرمیاں جیسے کہ 'آج کی کتاب' (جس میں کلاس میں کسی منتخب کتاب سے اقتباسات پڑھے جاتے ہیں اور طلبا کتاب میں سلسلۂ واقعات، کرداروں اور موضوعات پر بحث کرتے ہیں)، 'آج کا مصنف' (جس میں طلبا ایک ہی مصنف کے بہت سی تصانیف پڑھتے ہیں اور ان کے اسلوب اور وسیع تر سروکار پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں)، مقامی لائبریری کا دورہ (کتابوں کی فہرست کاری، کتابوں کی تلاش اور لائبریری کی دیکھ بھال کے بارے میں) ادبی میلے کا اہتمام (کتابوں پر مذاکروں، نمائشوں، تخلیقی تحریری مقابلوں، اور زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے مصنفین کے بارے میں نمائش)، اور کتابوں کی نمائش (طلبا ان کتب/متون کی نمائش کرتے ہیں جو وہ فی الحال پڑھ رہے ہوں) کتابوں اور پڑھنے میں طلبا کی دل چسپی کو بڑھا دیں گی۔ (باکس 2.6iv)

c. لکھنے کی مہارتوں کے فروغ دینے کی سرگرمیاں:

1. **عملی زبان لکھنے کی مہارتیں:** اساتذہ کو مضامین، رپورٹ، ای میل، بلاگ، اور سوشل میڈیا تبصرے اور پوسٹ کے بشمول مختلف ہئیتوں کا استعمال کرتے ہوئے لکھنے کے مواقع طالب علموں کو فراہم کرنے چاہئیں۔ تدریسیات میں یہ شامل کرنا چاہیے کہ اساتذہ ہر ہئیت کے لیے اوصاف اور عملی حکمتوں کی وضاحت کرتے ہوئے ان کے نمونے فراہم کریں، طلبا کو آزادانہ طور پر سوچنے اور لکھنے، نیز اپنی تحریروں کی پروف ریڈنگ کرنے اور ان پر نظر ثانی کرنے کی ترغیب دیں۔

2. **ادبی زبان لکھنے کی مہارت:** اس میں تجرباتی تحریر شامل ہونی چاہیے، یعنی جہاں طلبا کو اپنے تجربات کی بنیاد پر لکھنے کی ترغیب دی جائے اور وہ ادبی کاموں کی تحسین یا تنقید بھی کریں۔ یہاں تدریسیات میں یہ بھی شامل ہونا چاہیے کہ اساتذہ، اوصاف اور عملی حکمتوں کی وضاحت کرتے ہوئے نمونے فراہم کریں، طلبا کو آزادانہ طور پر لکھنے کی ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ اپنے کام کی پروف ریڈنگ اور نظر ثانی کرنے کی بھی ترغیب دیں۔ ادب کی تنقید کے لیے بھی طلبا کو متن کو غور سے اور اکثر بار بار پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے، جس میں بعض اوقات استاد کی مدد بھی درکار ہوتی ہے۔

استاد کی آواز 2.1ii

انٹرویو لینے کا طریقہ سیکھنا

میں گریڈ 6 کے طلبا کے ساتھ کام کرنے والا استاد ہوں۔ انٹرویو کی مہارتوں کو فروغ دینا، سیکھنے کے مجوزہ حاصل میں سے ہے۔ میں نے اپنے طالب علموں کو اس مہارت کو فروغ دینے میں مدد کرنے کے لیے سرگرمیوں کا ایک سلسلہ وضع کیا، ان میں سے ایک یہاں بیان کی گئی ہے۔

طلبا کو انٹرویو لینے کا ابتدائی تجربہ فراہم کرنے کے لیے، میں نے انھیں اسکول میں کام کرنے والے کلرک، صدر مدرس یا دیگر عملے سے بات کرنے کا کام دیا اور ان سے کہا کہ وہ اپنے کام اور دل چسپی کے شعبوں کے بارے میں مزید جانیں۔ میں نے چار ٹیمیں بنائیں۔ میں نے طالب علموں سے کہا کہ وہ جائیں اور وقفے کے دوران جس کا چاہیں انٹرویو لیں۔

انٹرویو کا مشاہدہ کرتے ہوئے، میں نے اگلے سطح میں بات کرنے کے لیے کچھ اہم نکات کی نشاندہی کی۔

میں نے اپنے طلبا سے کہا کہ وہ اپنے تجربات کا آپس میں تبادلہ کریں۔ پھر میں نے پوچھا، ''آپ کے خیال میں کسی کا انٹرویو کرتے وقت کن چیزوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے؟'' میں نے طلبا کو اپنے خیالات بتانے کی اجازت دی، میں نے ان کی کوششوں کو سراہتے ہوئے بلیک بورڈ پر ان کے نکات لکھے۔

طلبا کی توجہ بلیک بورڈ پر مخصوص نکات کی طرف مبذول کراتے ہوئے، جن میں باہمی تعارف، مقصد کا بیان، انٹرویو کے سوالات کی تیاری اور دستاویزات شامل ہیں، میں نے ان شعبوں میں ان کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے مواقع فراہم کرنے کا منصوبہ بنایا۔

شروع کرنے کے لیے، میں نے اپنی کلاس سے پوچھا ''مان لیں کہ آپ ایک کسان کا انٹرویو لے رہے ہیں۔ آپ اپنا تعارف کیسے کرائیں گے؟ آیئے اس صورت حال پر کام کریں۔'' میں نے چھ طلبا کو اس منظر نامے پر کام کرنے کے لیے کہا۔ جب بچے ادائیگی کردار میں مشغول تھے، میں نے اس بات کو یقینی بنایا کہ انھوں نے انٹرویو کے مقصد کا واضح طور پر ذکر کیا اور دوسرے طلبا نے اس طرف توجہ دی۔

طلبا کو انٹرویو کے سوالات تیار کرنے کا مزید تجربہ فراہم کرنے کے لیے، میں نے طلبا سے کہا کہ وہ ایک مختلف صورتِ حال کے لیے انٹرویو کے سوالات کے بارے میں سوچیں۔ میں نے انھیں یاد دلایا کہ سوالات واضح، سادہ اور موضوع سے متعلق ہونے چاہئیں۔ میں نے انھیں یہ بھی بتایا کہ سوالات فرد اور اس کے پیشے کے لحاظ سے شائستہ ہونے چاہئیں۔ اس کے بعد، میں نے اپنے طلبا کے جوڑے بنائے اور ان سے کہا کہ وہ ان سوالات کے ساتھ ایک دوسرے کا انٹرویو لیں جو انھوں نے تیار کیے ہیں۔ (انٹرویو لینے والا دی گئی صورتِ حال میں مذکورہ کردار ادا کرے گا۔)

میں نے اپنی اگلی کلاس میں طلبا سے دوبارہ انٹرویو لینے اور انٹرویو دینے کے ان کے تجربات کے بارے میں پوچھا۔ میں نے آہستہ آہستہ اپنے طالب علموں کو یہ احساس دلایا کہ ان کے کچھ ہی سوالات مناسب تھے۔ میں نے انھیں انٹرویو کے سوالات کا ایک بار پھر جائزہ لینے کے لیے کچھ وقت دیا اور ان سے دوبارہ انٹرویو لینے کو کہا۔

اپنی اگلی کلاس میں، میں نے طلبا کو انٹرویو ریکارڈ کرنے کے طریقے کے بارے میں بتایا۔ میں نے انٹرویو ریکارڈ کرنے کے لیے دو ماڈل متعارف کرائے ہیں: گفتگو کی ریکارڈنگ (لفظ بہ لفظ)، اور انٹرویو کے مقصد کے پیشِ نظر کلیدی نکات کے ساتھ خلاصہ کرنا۔ میں نے اپنے طلبا کو اس بارے میں ایک چھوٹی سی بحث میں شامل کیا کہ ان رپورٹوں کو کیسے تیار کیا جائے۔ اس کے بعد میں نے ایک انٹرویو کی ویڈیو چلائی اور اس پر رپورٹ تیار کرنے میں اپنے طلبا کی مدد کی۔

میں نے فیصلہ کیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ اپنے طلبا کو انٹرویو لینے کے عملی تجربے سے روشناس کراؤں۔ میں نے کلاس سے کہا، ''اب، ہمیں انٹرویو لینے کا طریقہ سمجھ میں آ گیا ہے۔ کیا آپ اسکول سے باہر اپنی پسند کے کسی ایک فرد کے ساتھ انٹرویو کر سکتے ہیں؟''

میں اپنی بعد کی کلاسوں میں انٹرویو کے لیے کسی فرد کو منتخب کرنے، ان کے لیے سوالات کی تیاری اور جائزہ لینے، انٹرویو لینے اور رپورٹ تیار کرنے میں کلاس کی پیش رفت کے بارے میں باقاعدگی سے لگا رہا۔ دو ہفتے کے وقفے کے بعد میری پوری کلاس اپنے انٹرویو مکمل کر کے اپنی رپورٹ تیار کر رہی تھی۔

آخری سرگرمی میں ان کے انجام دیے گئے انٹرویو کا بیان اور ان کی تدوین اور اس پورے عمل میں ان کے تجربات پر اظہار خیال شامل تھا۔

2.6.1.1.3 ثانوی سطح

a. زبانی پیش کش

طلبا کو اپنے خیالات کا آزادانہ طور پر تبادلۂ خیال کرنے اور دوسروں کے نقطۂ نظر کو سننے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ انھیں سوالات بھی کرنے چاہئیں، اپنے خیالات کے دفاع میں بحث بھی کرنی چاہیے اور دوسروں کے ان خیالات کو بھی قبول کرنا چاہیے جن کے لیے مناسب جواز پیش کیا گیا ہو۔ طلبا کو موضوع پر مرکوز مکالمے اور گفتگو کی تعلیم دی جانی چاہیے۔ اس ضمن میں بہتر وضاحت کے لیے اپنے خیالات کو منظم کرنے، برمحل سوالات اٹھانے کے فن، تخلیقی غور و فکر کی خوبی اور دورانِ عمل اظہارِ خیال، فعال شرکت اور ادبی قدر شناسی کی مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

اساتذہ کو ادبی تحسین کی مہارتوں کے طریقے استعمال کرنے چاہئیں، جیسے کہ ادائیگی کردار، گروپ ڈسکشن، مباحثہ، آزادانہ مکالمہ اور انٹرویو تاکہ طلبا سوالات پوچھنا اور فوری جواب دینا سیکھ سکیں۔ کلب پر مبنی سرگرمیاں، اسمبلی کے اجتماعات اور اسکول کی تقریبات کو ان طریقوں پر عمل آوری کے لیے پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کیا جانا چاہیے اور اسے ایک الگ مشق کے طور پر نہ دیکھا جائے۔ طلبا کو سکھانے کے ایسے طریقے بھی اساتذہ کو تلاش کرنے چاہئیں جس کو استعمال کر کے وہ اپنی سننے کی مہارتوں (تفصیلات پر دھیان دینا، خلاصہ کرنا وغیرہ) کو فروغ دے سکیں اور اس کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں استعمال کر سکیں۔

b. پڑھنے کی مہارتوں کو فروغ دینا

i. **ادبی زبان کی مہارتیں:** ثانوی سطح پر، طلبا کو کلاس میں (ذخیرۂ الفاظ کو فروغ دینے والے اور خیالات و جذبات کو ابھارنے والے سوالات پوچھ کر) کسی ادبی متن کا تنقیدی تجزیہ کرنے کے لیے گروپ سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دی جانی چاہیے، اسکول لٹریچر کلب، مشاعرے اور افسانہ خوانی کی کلاسوں کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔

ii. **تنقیدی نقطۂ نظر سے پڑھنے کی مہارتیں:** استاد کو چاہیے کہ وہ طلبا کو متنوع متن کے معنی سمجھنے کے قابل بنائے۔ الفاظ اور اظہار کردہ خیالات کے تاثرات سے متعلق سوالات پوچھ کر، اور یہ پوچھ کر کہ متن میں استعمال ہونے والی زبان کا اثر مخصوص مقاصد کے لیے کیسے کام کر رہا ہے۔ وہ طلبا کو ابتدائی تاثرات سے متن کے عمیق مطالعے کی طرف لے جائے۔

iii. **کثیر ثقافتی متن کو پڑھنے کا تجربہ:** اساتذہ کو مختلف خطوں اور زبانوں سے متنوع متن لانا چاہیے اور طلبا کو پڑھنے اور پھر ان پر اظہارِ خیال کرنے کی ترغیب دینی چاہیے۔ دو مختلف ادیبوں کے ادبی کاموں کا موازنہ جیسی سرگرمیاں مصنف کا لہجہ، ثقافتی پس منظر اور کام کے سیاق کے بارے میں دریافت کر کے اور اُس صنف سے ملتے جلتے دیگر کاموں کے بارے میں بات کر کے مؤثر طریقے سے انجام دی جا سکتی ہیں۔ پروجیکٹ، ڈرامے، لوک موسیقی کے مظاہرے اور پوسٹر وہ اہم طریقے ہیں جن کے ذریعے اس سطح میں طلبا کو مختلف دور کے متن سے متعارف کرایا جا سکتا ہے۔ کثیر ثقافتی تحریریں لائبریری میں دستیاب ہونی چاہئیں تاکہ طلبا فارغ وقت میں پڑھ سکیں۔ (باکس 2.6iv)

c. لکھنے کی مہارتوں کا فروغ

i. **عملی زبان لکھنے کی مہارتیں:** طلبا کو رپورٹ، مضامین، نوٹ، درخواستیں، مدیران کو خطوط، اشتہارات اور اعلامیے لکھنے کی مشق کرنے کا کافی موقع دیا جانا چاہیے۔ طالب علموں کو رسائل، خبرنامے، اخبارات اور بلاگ میں لکھنے کی بھی ترغیب دی جانی چاہیے۔

اساتذہ کے ذریعے طالب علموں کو اچھی طرح سے منصوبہ بند سودے، ویڈیو بنانے، تعلیمی یوٹیوب چینل اور پوڈ کاسٹ کے لیے منصوبہ بندی کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے اور ان ذرائع کے صحیح قسم کا متن چننے کے لیے طلبا کی رہنمائی کرنی چاہیے۔ یہاں،

مواد کے لیے اسکرپٹ لکھنے (بنیادی خیالات سے متعلق ضمنی خیالات کی ترسیل اور ان کی ترتیب اور ترغیبی ترسیل کے عناصر) پر توجہ مرکوز کی جانی چاہیے۔

ii. **ادبی زبان لکھنے کی مہارتیں:** اس سطح میں آزاد اور تخلیقی تحریر کی طرف طلبا کی رہنمائی کی جانی چاہیے۔ ان کے اندر یہ صلاحیت پیدا کی جانی چاہیے کہ وہ ادب کا تجزیہ اس کے تاریخی اور سماجی و اقتصادی پہلوؤں سے جوڑ کر کریں، نہ کہ ان سے علاحدہ کر کے، تاکہ وہ تنقیدی جائزہ تحریر کرنے کے قابل بن سکیں۔ اساتذہ کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ طلبا ادبی صنعتوں (مثلاً، تشبیہات، استعارات، مبالغے، طنز، ایہام اور صنعت تضاد) کا استعمال کرتے ہوئے نظمیں، کہانیاں اور ڈرامے لکھنے کی مشق کریں۔ انھیں مصنف کے لہجے اور اسلوب کی شناخت کرنا سکھانا اور ان کے پڑھے ہوئے مواد سے اشارے حاصل کرنا انھیں اپنا لہجہ تلاش کرنے میں مدد دے گی۔ استاد کو چاہیے کہ ان کی تحریر کو بہتر بنانے میں مدد کرنے کے لیے وہ طلبا کو مسلسل مشورے دیتے رہیں جس میں طلبا کی ادبی مہارتوں کی سطح، قواعد کی استعداد اور تحریر میں اسلوب کی موزونیت شامل ہو۔

باکس 2.2v

کسی نامانوس زبان کی تدریس

ایک نامانوس یا کم مانوس زبان کی تدریس کے لیے کسی مانوس زبان کے ساتھ رابطوں کی بنیاد کی ضرورت ہوگی۔

اسکول میں طالب علم کی زندگی میں بولنے اور لکھنے کے ایک زبان کے قواعد کے اصول اکثر دیگر زبانوں کی آموزش کی بنیاد بنتے ہیں۔ خواندگی کے لیے درکار علمی مہارتوں اور میلانات کو ایک خاص حد تک طبع دوسری نئی سیکھی جانے والی زبانوں میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔

عام فہم بات چیت میں استعمال ہونے والی زبان کو سننے کے ابتدائی سابقے کے بعد، اس بات کی بنیادی سمجھداری پیدا کرنا کہ کسی زبان میں آوازوں/صوتیوں کا کون سا مجموعہ عام (اور روا) ہے، اسے بولنے میں لہجے اور زور کے نمونے، حروف اور الفاظ کی شکلیں (اور ان سے وابستہ آوازیں) آسان ہو جاتی ہیں۔ یہ سب نامانوس زبان سیکھنے میں اہم سنگ میل ہیں۔ ایک بار یہ حاصل کر لینے کے بعد، اساتذہ نئے الفاظ، محاورات اور تحریر و ادب کی مختلف شکلوں کے نمونے متعارف کروا سکتے ہیں۔

تحریری متون کی معنی سازی کیسے کام کرتی ہے، اس کے ضروری اصول، بشمول ادبی قدر شناسی (اسلوبیاتی تجزیہ، استعمال شدہ زبان کے اثرات وغیرہ) اکثر بہت سی زبانوں میں مشترک ہوتے ہیں۔ کسی مخصوص زبان میں پہلی بار ان کو سیکھنے میں لگنے والا وقت اکثر ایک نئی زبان میں ان ہی پہلوؤں کو سیکھنے میں لگنے والے وقت سے زیادہ ہوتا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ زبان کی تعلیم میں R2 اور R3 کو مشق کا مناسب وقت درکار ہوگا، لیکن ضروری نہیں کہ ابتدائی آموزش کا وقت R1 کے برابر ہو۔ تکلم و تحریر یا متن سے معمور ماحول ان نئی زبانوں کو گہرائی سے سیکھنے کا موقع فراہم کرے گا۔

2.6.1.2 R3 کی تدریسی حکمت عملی

2.6.1.2.1 مڈل سطح

چونکہ R1 اور R2 کو اساسی مہارتوں میں طلبا پہلے ہی ماہر ہو چکے ہوں گے، لہٰذا، وہ زبان کی مہارتوں کی منتقلی کے پیشِ نظر یہ استعداد زیادہ تیزی سے حاصل کر لیں گے۔

a. سمعی و تکلمی مہارتوں کا فروغ

R3 میں زبانی استعداد پیدا کرنے کے لیے، طلبا کو پہلے اس زبان میں سننے اور بات چیت کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔ یہ فلموں، ڈراموں اور مختصر فلموں کے بارے میں سن کر اور بات کر کے کیا جاسکتا ہے۔ سماعتی سرگرمیوں کے حصے کے طور پر، فلم/ڈرامہ، دیکھنے سے پہلے اور دیکھنے

کے بعد اس پر گفتگو اور اس کی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا جاسکتا ہے۔ طلبا فلموں/ڈراموں/مختصر فلموں کا تفصیلی جائزہ بھی لے سکتے ہیں جنھیں وہ کلاس روم میں زبانی طور پر پیش کر سکتے ہیں۔

اسی طرح، طالب علموں کو زبان میں روزانہ بولنے کی مہارت کو فروغ دینے کے لیے بنیادی بات چیت میں مشغول ہونا چاہیے۔ استاد طالب علموں کے درمیان گفتگو کے لیے متعلقہ خیالی سیاق و سباق فراہم کرسکتا ہے (مثال کے طور پر، ایک دکاندار اور ایک خریدار کے درمیان، ایک استاد اور ایک طالب علم کے درمیان، ایک ڈاکٹر اور ایک مریض کے درمیان بات چیت وغیرہ)۔ گفتگو کی بنیادی مہارتیں حاصل کرنے کے بعد، طلبا R3 کا استعمال کرتے ہوئے کلاس روم میں بحث و مباحثہ کے لیے حقیقی دنیا کے مسائل کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اس سے طلبا کو ہدف زبان میں گفتگو کو آگے جاری رکھنے میں مدد ملے گی۔

b. پڑھنے کی مہارتوں کا فروغ

R3 میں پڑھنے کی مہارتیں پہلی سطح پر R1 اور R2 زبانوں کی تعلیم کی طرح منظم طریقے سے سکھائی جا سکتی ہیں۔ اس میں مشق کے ذریعے متن کی رمز بندی اور رمز کشائی کی تدریس، مختصر کہانیوں اور نظموں کو پڑھ کر نئے الفاظ (مدد لے کر) سمجھنا شامل ہوگا۔ طلبا کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ انھیں 'آج کی کتاب'، 'آج کا مصنف' جیسی تقریبات کے لیے کسی زبان میں بامقصد طور پر پڑھنا، الفاظ سازی کی مشقوں سے اپنی تفصیلات کو وسعت دینا اور لغت استعمال کرنا، نیز پکوان کی ترکیب کی کتابیں، رسمی اور غیر رسمی مراسلات اور دعوت نامے پڑھنا سکھایا جائے۔ R3 میں کتابوں اور رسائل کا ایک وسیع تر ذخیرہ بھی لائبریری میں دستیاب ہونا چاہیے جسے طلبا پڑھنے کی اپنی مہارت کو بڑھانے اور پڑھنے میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے استعمال کر سکیں۔

c. لکھنے کی مہارتوں کا فروغ

یہاں، طلبا R3 میں لکھنے کے لیے پہلے سے سیکھی ہوئی تحریری عملی حکمتوں (R1 اور R2 زبانوں سے) کو استعمال کرنا سیکھتے ہیں۔ استاد سائن بورڈ، نام کی تختیوں اور دعوت ناموں کی R3 رسم الخط کو سیاق کی مدد سے متعارف کرا سکتا ہے (اس سے حروف کا اندازہ لگانے میں مدد مل سکتی ہے)۔ اس کے فوراً بعد، استاد طلبا کو زبان میں حروف اور اعراب و علامات لکھنے کی مشق کروا سکتا ہے۔ رسم الخط سیکھنے کے بعد، استاد طلبا کو بنیادی کام دے سکتا ہے، جیسے کہ سائن بورڈ، نام کی تختیاں اور دعوت نامے لکھنا۔ آہستہ آہستہ، انھیں بات چیت کے لیے چھوٹے چھوٹے جملے لکھنے کا کام دیا جاسکتا ہے، جس سے طالب علموں کو مربوط طریقے سے زبان کو استعمال کرنے میں مدد ملے گی۔ لکھنا عملی استعمال کے لیے R3 میں ایک لازمی مہارت ہے۔ یہ آسان سرگرمیوں، جیسے ڈائری نویسی، مکتوب نویسی اور مختصر افسانہ نویسی کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے۔

2.6.1.2.2 ثانوی سطح

ثانوی سطح میں R3 کے لیے تدریسی حکمت عملی اسی سطح میں زبانی، پڑھنے اور لکھنے کی استعداد کے لیے R1 اور R2 کی تدریس میں استعمال کیے جانے والے طریقوں سے مماثلت رکھتی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ استعمال کردہ ادبی متون کی پیچیدگی R1 اور R2 میں استعمال کیے گئے متون کے مساوی نہ ہوں۔ اس طرح پیدا ہونے والی لازمی لسانی اور ادبی مہارتوں کا مقصد ہر ممکن حد تک R1 اور R2 کی مہارتوں سے مماثل ہونا چاہیے۔

2.6.1.3 کچھ اضافی تحفظات

2.6.1.3.1 مخصوص آموزشی معذوریاں

نیچے دیا گیا باکس (باکس 2.3i) کلاس روم میں مخصوص آموزشی معذوریوں (Specific Learning Disabilities–SLDs) کے تصور پر ایک مختصر نوٹ ہے۔ اس طرح کی معذوری کے حامل طلبا زبان کے کلاس روم میں الجھتے ہیں اور کسی اضافی مدد کے بغیر کلاس کو تفویض کردہ کاموں کو مکمل کرنے میں خاصی دشواری کا سامنا کرتے ہیں۔ مخصوص آموزشی معذوری سے متاثر طلبا کی خاطر کلاس روم کی سرگرمیوں کے لیے استاد کی طرف سے زیادہ محتاط منصوبہ بندی اور تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔

باکس 2.3i

لینگویج کے کلاس روم میں مخصوص آموزشی معذوریاں

مخصوص آموزشی معذوریاں (SLDs) دماغی کیفیتوں کا ایک مجموعہ ہے جو کسی شخص کی سننے، سوچنے، بولنے، لکھنے، ہجے کرنے یا ریاضی کے حساب کتاب کرنے کی صلاحیت میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ ان میں سے ایک یا زیادہ صلاحیتیں کسی ایک وقت میں طالب علم کو متاثر کرسکتی ہیں۔ مخصوص آموزشی معذوریاں طالب علم کی ترقی کے لحاظ سے متوقع آموزشی عمل میں مداخلت کرتی ہیں۔ اس اصطلاح میں آموزشی مسائل شامل نہیں ہیں جو بنیادی طور پر نقص بصارت، نقص سماعت، حرکی معذوری، ذہنی پسماندگی، جذباتی انتشار، یا تہذیبی، ماحولیاتی، یا اقتصادی محرومی پر مبنی ہیں۔

چونکہ زبان کا کلاس روم اس طرح کی آموزشی معذوریوں کے مشاہدے کے لیے سب سے بڑی جگہوں میں سے ایک ہے، اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ایسے کسی بھی آموزشی مسائل کے تئیں چوکنا رہیں جو ایک طالب علم کو درپیش ہوسکتے ہیں۔

معذور افراد کے حقوق (Right of Persons with Disabilities–RPWD) ایکٹ 2016 مخصوص آموزشی معذوریوں کی توضیح غیر مماثل (عوارض کے مجموعے کے طور پر کرتا ہے جس میں تکلمی یا تحریری زبان کو مرتب کرنے میں ایسی خامی واضح ہوتی ہے جو بذات خود سمجھنے، بولنے، پڑھنے، لکھنے، ہجے کرنے یا تلفظ کرنے یا حساب کرنے میں دشواری کے طور پر سامنے آتی ہے۔

اساتذہ کو گریڈ 3 (یا آٹھ سال کی عمر میں، جو بھی پہلے ہو) میں ایسی معذوری کی پیشہ ورانہ تشخیص حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اسکول کے پرنسپل، اساتذہ، والدین اور طبی ماہر نفسیات یا ڈاکٹر کو آموزشی معذوری والے طالب علم کی خاطر آموزشی حکمت عملی تیار کرنے کے لیے اُس کے آموزشی مسائل کی نوعیت اور حد کو پیش نظر رکھتے ہوئے باہمی تعاون کرنا ہوگا۔ اس کا مطلب ہے کہ ایسے طالب علم کے سیکھنے کے لیے استعمال کیے جانے والے منتخب کردہ مواد کی قسم، تدریس کے طریقۂ کار، اور تشخیصی آلات کے سلسلے میں خصوصی غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

2.6.1.3.2 زبان کے فروغ کے لیے اسکول کی لائبریری

تمام سطحوں پر طلبا کے لیے وسائل سے آراستہ لائبریریاں ضروری ہیں۔ لائبریریوں میں موجود کتابوں کے وسیع ذخیروں کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ اسکول کے تمام طلبا کی دلچسپیوں اور ضروریات کو پورا کرسکیں تاکہ طلبا کی پڑھنے میں دلچسپی کو فروغ دیا جائے اور ساتھ ہی تعلیمی تقاضوں کی تکمیل ہوسکے۔

طلبا کو کتابوں کے ساتھ زیادہ مشغول ہونے اور پڑھنے کی عادت ڈالنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا، پڑھنے میں دلچسپی پیدا کرنے اور لائبریری کے باقاعدگی سے استعمال کے لیے مخصوص درسی اہداف کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ ان اہداف کے مطابق، خاص طور پر ثانوی سطح پر، لائبریریوں کو کئی ہندوستانی زبانوں کے ادبی کارناموں اور ساتھ ساتھ معروف مصنفین کی ترجمہ شدہ تحریروں کو بھی اپنے یہاں دستیاب کرانے کی ضرورت ہوگی۔

باکس 2.3ii

لائبریری اور زبان کا فروغ

تمام مراحل میں طلبا کے اندر زبان کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں اسکول کی لائبریری انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ کتابوں سے اچھی طرح سے آراستہ لائبریری پڑھنے کے مختلف النوع مواد تک رسائی فراہم کرتی ہے، یہ پڑھنے کے شوق، کہانی سنانے کی مہارت، تنقیدی سوچ اور تخلیقیت کو فروغ دیتی ہے اور اطلاعاتی خواندگی کی مہارتوں کو بڑھاتی ہے، ایک محفوظ اور شمولیتی آموزش کا موقع فراہم کرتی ہے۔ لائبریری کی طرف سے فراہم کردہ وسائل اور سرگرمیوں کے ساتھ مشغول ہو کر، طلبا زبان کی بیش قیمت صلاحیتوں کو فروغ دے سکتے ہیں جو ان کی تعلیمی کامیابی اور زندگی بھر سیکھنے کی بنیاد کے طور پر کام کرتی ہیں۔

زبان کے فروغ میں لائبریری کا کردار:

1. **وسائل کے وسیع تر ذخیروں تک رسائی:** اسکول کی لائبریری طلبا کو مختلف وسائل بشمول کتابیں، رسالے، اخبارات اور مطالعے کے لیے دیگر مواد تک رسائی فراہم کرسکتی ہے۔ اگر کتابوں کو گریڈ کی سطحوں کے مطابق منتخب کیا جائے، ان کی زمرہ بندی کی جائے اور ان کے موضوعات و مضامین کے مطابق ان کی لیبل کاری کی جائے تو اس سے بچوں کی دلچسپی میں اضافہ ہوگا اور انھیں آسان رسائی کا موقع ملے گا۔
2. **زبان کی صلاحیتوں کا فروغ:** مختلف النوع متن کو پڑھنا زبان کی مہارت مثلاً ذخیرۂ الفاظ، متن کی مختلف ہیئتوں اور زبان کی ساخت کی فہم، مختلف نقطۂ نظر اور زبان کی مجموعی استعداد کو بہتر بنانے میں مددگار ہوتی ہے۔
3. **آزادانہ مطالعہ کے مواقع:** لائبریری طلبا کو ایسی کتابوں کا انتخاب کرنے کا موقع فراہم کرسکتی ہے جہاں وہ اپنی دلچسپی کی کتابیں منتخب کر سکتے ہیں اور انھیں اپنی رفتار سے پڑھ سکتے ہیں۔ طلبا کو کتابیں گھر لے جانے کی ترغیب دینا اور اسمبلیوں میں کتابوں سے متعلق سرگرمیوں کا انعقاد تمام طلبا میں پڑھنے کی عادت کو فروغ دیتا ہے۔
4. **کلاس روم کی آموزش میں معاونت:** اسکول کی لائبریری کو آموزشی معیارات کے مطابق کتابوں کے ذخیرے کی نقشہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ لائبریری کلاس روم سے الگ تھلگ نہ پڑ جائے بلکہ وہ کلاس روم کے وسائل اور سرگرمیوں کا ایک حصہ ہو۔
5. **مطالعے کے شوق کی ترغیب :** پرکشش اور عمر کے لحاظ سے موزوں کتابوں کا ایک وسیع ذخیرہ فراہم کرنے سے طلبا میں زندگی بھر پڑھنے کا شوق پیدا ہوسکتا ہے جو ان کی زبان اور مجموعی ترقی پر مثبت اثر ڈال سکتا ہے۔
6. **خواندگی کی مہارتوں کا فروغ:** اسکول کی لائبریری، بک کلبوں، تحریری ورکشاپ اور کہانی سنانے کی محفلوں جیسی سرگرمیاں خواندگی کو فروغ دینے میں تعاون کرسکتی ہیں، جس سے طلبا کو اپنی زبان کی مہارتوں کو ترقی دینے میں اور انسائیکلوپیڈیا سے زیادہ پر اعتماد قاری اور قلم کار بننے میں مدد مل سکتی ہے۔
7. **تحقیق و تفتیش میں معاونت:** لائبریری میں مختلف وسائل دستیاب ہوتے ہیں جیسے انسائیکلوپیڈیا، لغات اور حوالہ جاتی مواد جو طلبا کی تحقیق و تلاش پر مبنی آموزشی عمل میں معاونت کرتے ہیں۔ پروجیکٹ میں مصروفِ عمل ہو کر طلبا اپنی پڑھنے، لکھنے اور اطلاعاتی خواندگی کی مہارتوں کو بہتر بناتے ہیں جس سے وہ اپنے مؤثر اظہار اور اپنی تلاش و جستجو کے بارے میں بات کرنے کے قابل بن پاتے ہیں۔

زبان کے فروغ کے لیے مثالی لائبریری کی سرگرمیاں

1. **ڈرائنگ کا وقت:** طلبا کو اپنی پسند کی کتاب منتخب کرنے اور پڑھنے کے لیے لائبریری میں بلایا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد، ان کو اسٹیشنری فراہم کی جا سکتی ہے تاکہ وہ متن کے تعلق سے اپنی فہم کی بنیاد پر تصویریں بنا سکیں۔
2. **کتاب کے جائزے:** طلبا کو مباحث اور پیش کش کے ذریعے کتابوں کے مطالعے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔ دوسروں کے سامنے کتاب کا جائزہ پیش کرنے کا کام مطالعہ کے تئیں اپنی سمجھ اور ردعمل کی تشکیل میں مدد کرتا ہے جس کا واضح مقصد دوسروں کے ساتھ رابطہ قائم کرنا ہے۔
3. **کہانی کا وقت:** لائبریری میں کہانی کا وقت طلبا کو ایک موقع فراہم کرے گا جس کی نشستیں گانوں اور کٹھ پتلیوں جیسے عناصر شامل کر کے دلچسپ اور پرکشش بنائی جاسکتی ہیں۔
4. **مطالعہ کے ساتھی :** حسبِ ضرورت چھوٹے طلبا کا بڑے طلبا کے ساتھ جوڑا بنانا، پڑھنے اور لکھنے کی مہارت کو فروغ دینے کا ایک پرلطف اور مؤثر طریقہ ہوسکتا ہے۔ مطالعے میں بڑے طلبا چھوٹوں کی مدد کرسکتے ہیں اور ایک ساتھ مل کر وہ زیادہ مؤثر طریقے سے زبان سیکھ سکتے ہیں۔
5. **بُک کلب:** کم عمر طلبا کے لیے ایک بُک کلب کا قیام انھیں مزید پڑھنے اور ان کتابوں پر بحث کرنے کی ترغیب دے سکتا ہے۔ وہ طلبا کو تحریری طور پر اپنے خیالات کے اظہار کی ترغیب دے سکتے ہیں۔ یہ لائبریری میں مڈل سطح کے طلبا کے لیے کیا جاسکتا ہے۔

6. **تحریری ورکشاپ:** تحریری ورکشاپ تحریر کی مخصوص قسموں پر توجہ مرکوز کر سکتی ہیں جیسے کہ شاعری یا تخلیقی تحریر، اور یہ طلبا کی عمر اور مہارت کی سطح کے مطابق وضع کی جا سکتی ہیں۔
7. **کتابوں کی نمائش:** پرکشش نمائشیں منعقد کی جا سکتی ہیں اور اس کے لئے مخصوص عنوانات یا موضوعات منتخب کیے جا سکتے ہیں۔ ایسی نمائشوں میں مختلف سرگرمیاں جیسے کہ تحریری اشارے یا لکھنے سے متعلق ہدایات بھی شامل ہو سکتی ہیں۔
8. **معیارات کی بہتری کے لیے پروگرام:** مصنف کے دورے، آج کا مصنف، صنف پر مباحثہ وغیرہ جیسی تقریبات طلبا کی سننے اور بولنے کی مہارتوں میں اضافہ کریں گی کیوں کہ طلبا مباحثوں میں حصہ لیں گے، اپنے خیالات میں دوسروں کو شریک کریں گے اور آپس میں تبادلۂ خیال کریں گے۔
9. **کتاب کی مرمت اور کتاب کی تشہیر:** یہ سرگرمیاں طلبا کو اچھی کتابوں اور خیالات کی قدر و قیمت سکھاتی ہیں۔

2.6.2 زبانوں میں جائزے

زبان میں جائزے کے چند اہم اصول یہ ہیں:

طلبا کو پڑھائی گئی زبانوں میں ان کی روانی اور مہارت کا جائزہ، ان زبانوں میں مؤثر طریقے سے بات چیت کرنے کی ان کی صلاحیت، اور مختلف شکلوں میں پڑھنے اور لکھنے کی ان کی مہارت، جیسے کہ تصویر کی وضاحت، سادہ کہانیوں، پیچیدہ مضامین، ادبی تفصیلات اور تحقیقی مقالوں سے کیا جانا چاہیے۔

طلبا کا جائزہ نہ صرف مختلف قسم کے متون کو پڑھنے اور سمجھنے میں کرنا چاہیے، بلکہ پہلے سے مانوس/دیدہ اقتباسات ساتھ ہی ساتھ نادیدہ/غیر مانوس اقتباسات یا متن پر مبنی سوالات کے جواب دینے، مختلف قسم کے تحریری مواد، جیسے مضامین، خطوط، پوسٹر اور دیگر تخلیقی تحریروں اور کلاس ڈسکشن، مباحثے اور پیشکش کی دیگر شکلوں میں زبانی ترسیل کے ذریعے بھی انھیں جانچا جانا چاہیے۔

ذیل میں دیے گئے چند اساتذہ کے مشاہدے زبان میں جائزے کی وضاحت کرتے ہیں۔

استاد کی آواز 2.1iii

آزادانہ لکھنے کو آسان بنانے کے لیے کہانی کے سلسلوں کا استعمال

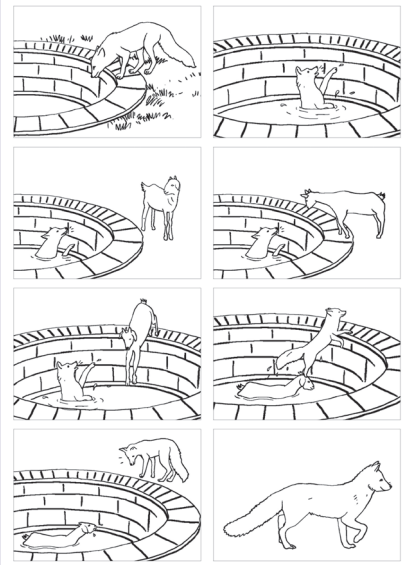

میں گریڈ 5 کے طلبا کی اپنے خیالات اور احساسات کو تحریر میں اظہار کرنے کی صلاحیت کا اندازہ لگانا چاہتا تھا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ کسی بھی موضوع پر صرف چند جملے یاد کر لیں اور انھیں تحریری شکل میں دوبارہ پیش کر دیں۔

میں نے اس بار کچھ مختلف کرنے کی کوشش کی۔ میں نے انھیں 'لومڑی اور بکری' کی ایک تصویری سیریز دینے کا فیصلہ کیا تا کہ وہ اس کے بارے میں اپنے الفاظ میں لکھیں۔ چونکہ میری کلاس کے تمام طلبا زیادہ پر اعتماد نہیں تھے، اس لیے میں نے انھیں کچھ اشارے بھی دیے تا کہ وہ سوچیں کہ کیا لکھنا ہے۔

میں نے تصویروں کی نقلیں اپنی کلاس میں تقسیم کیں اور کہا، "اب، آپ لوگ سنیے۔ آیئے آج ایک تفریحی کام کرنے کی کوشش کریں۔ سب سے پہلے، کیا اس کلاس میں کوئی کہانیاں لکھتا ہے؟ کیا آپ میں سے کسی نے کبھی کوشش کی ہے؟" میں نے اپنی کلاس کے جواب کا انتظار کیا، اور مجھے مایوس نہیں ہونا پڑا۔ رام نے، جو خاموش طالب علموں میں سے ایک تھا، آہستہ سے اپنا ہاتھ اٹھایا۔ اس نے بتایا کہ اس نے ایک شرارتی لڑکے اور اس کے کتے کے بارے میں ایک کہانی لکھی ہے۔ اس نے اپنی کہانی کے ساتھ ایک تصویر بھی بنائی تھی۔

میں نے اپنے طلبا کی توجہ اس تصویری سیریز کی طرف مبذول کرائی جو میں نے انھیں دی تھی۔ "اب ان تصویروں کو دیکھیے۔ آپ کون سے جانور دیکھ رہے ہیں؟" کلاس روم میں آوازیں گونجنے لگیں، 'لومڑی!' اور 'بکری...'

"اچھا! اب، رام، تم پہلی تصویر میں کیا دیکھ رہے ہو؟"

حصہ 2

"لومڑی کُود رہی ہے!" اُس نے کہا۔

میں نے دوسرے طلبا کو بھی جواب دینے کا موقع دیا، اور دو سے تین مزید طلبا نے ان ہی خطوط پر جواب دیے۔

"بہت اچھا!" میں نے اپنے طلبا کی تعریف کی۔ "پھر چلو ہم دیے گئے اشارے کی مدد سے اسی کہانی کو چھ سے آٹھ جملوں میں لکھتے ہیں۔ یاد رکھیے، اشارے ترتیب وار نہیں ہیں، اور آپ کو اپنی کہانی کے لیے ان کی توسیع کرنی پڑے گی۔ جب آپ تمام سطروں کو ایک ساتھ پڑھیں گے تو یہ ایک مختصر کہانی بن جانی چاہیے..."

میں نے ان کے خیالات کو منظم کرنے میں مدد کے لیے بلیک بورڈ پر کچھ اشارے بھی لکھے۔

اشارے: بہت گہرا نہیں؛ دوبارہ باہر نہیں نکل سکا؛ پیاسی بکری؛ پانی اچھا تھا، چھلانگ لگانا؛ پینے لگا، بکری کی پیٹھ پر چھلانگ لگادی؛ کنویں سے باہر؛ لومڑی کی منت سماجت کی۔ اپنے طلبا کی مدد کے لیے، میں نے ان سے کہا کہ وہ آزادانہ طور پر جملے بنانے کی کوشش کریں۔ میں نے گھوم پھر کر مشکلات کا سامنا کرنے والے طلبا کو اپنا تعاون (الفاظ اور املا کی شکل میں) پیش کیا۔ ان میں سے کچھ طلبا کو تصویروں کے درمیان تعلق کو واضح کرنے میں مدد کی ضرورت تھی۔

کلاس کے اختتام تک، میرے اکثر طلبا نے اپنی کاپیوں میں مختصر کہانیاں لکھیں۔ یہ وہ معیار ہے جو میں نے اپنے طلبا کی درجہ بندی کے لیے استعمال کیا:

معیار	گریڈ–D	گریڈ–C	گریڈ–B	گریڈ–A
کہانی میں طوالت اور ہم آہنگی	2-1 جملے محدود ہم آہنگی کے ساتھ	4-3 جملے جزوی طور پر واضح اور مربوط بیانیہ	6-5 جملے تقریباً واضح اور مربوط بیانیہ	8-6 جملے واضح اور مربوط بیانیہ
استعمال شدہ اشارے	صفر سے چند اشاروں تک کے استعمال سے کہانی تیار کرتا ہے۔	3-2 اشاروں کے استعمال سے کہانی تیار کرتا ہے۔	7-4 اشاروں کے استعمال سے کہانی تیار کرتا ہے۔	10-8 اشاروں کے استعمال سے کہانی تیار کرتا ہے۔
تحریری مہارتیں	جملوں کی ساخت، ذخیرۂ الفاظ اور ترتیب و تسلسل میں کسی انحراف کا مظاہرہ نہیں کرتا ہے۔	جملوں کی ساخت، ذخیرہ الفاظ اور ترتیب و تسلسل میں محدود انحراف کا مظاہرہ کرتا ہے۔	جملوں کی ساخت، ذخیرہ الفاظ اور ترتیب و تسلسل میں تھوڑے انحراف کا مظاہرہ کرتا ہے۔	مختلف قسم کے جملوں کی ساخت، ذخیرہ الفاظ اور مناسب ترتیب و تسلسل کا مظاہرہ کرتا ہے۔
قواعد اور رموز اوقاف	10 سے زیادہ قواعد اور رموز اوقاف کی غلطیاں کرتا ہے جو سمجھنے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔	10-7 قواعد اور رموز اوقاف کی غلطیاں کرتا ہے جو سمجھنے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔	6-3 قواعد اور رموز اوقاف کی غلطیاں کرتا ہے جو سمجھنے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔	3 سے کم غلطیوں کے ساتھ قواعد اور رموز اوقاف درست ہیں۔

استاد کی آواز 2.1iv

نظم: اشعار کو سمجھنا

میں ساتویں گریڈ کو زبان پڑھاتا ہوں۔ میں نظموں کو سمجھنے کے لیے اپنے طلبا کی صلاحیت کا اندازہ لگانا چاہتا تھا۔ طلبا کے اندر نظم کی سطروں کو سمجھے بغیر اسے یاد کر لینے کا میلان ہوتا ہے۔ وہ نظم کے آخر میں فراہم کیے گئے سوالات کے جواب بھی یاد کر لیتے ہیں۔

تو، میں نے کچھ مختلف کیا۔

میں نے ایک نظم کا انتخاب کیا جسے میرے طلبا کسی دوسرے ذریعہ سے پڑھ اور سمجھ سکیں۔ میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا میرے طلبا نظم کو آزادانہ طور پر پڑھ

سکتے ہیں اور اس پر مبنی سوالات کے جواب دے سکتے ہیں، یا نہیں۔

میری منتخب کردہ نظم تھی:

بحری ڈاکو کی کہانی

ہم میں سے تین گھاس کے میدان میں جھولے پر تیر رہے ہیں،
ہم میں سے تین سبزہ زار کے اوپر چھپکے میں سوار ہیں۔
فصل بہار ہے، تیز ہوا میں ہوائیں چل رہی ہیں
اور لہریں گھاس کے میدان پر ہیں جیسے لہریں سمندر میں ہوں۔
ہم کہاں مہم جوئی کریں گے، آج جب ہم تیر رہے ہیں،
ہم موسم سے ہوشیار (ہیں) اور ستارے سے سمت کی رہنمائی لے رہے ہیں
کیا افریقہ لے جائے گا، کشتی کا اسٹیئرنگ،
یا پھر پرووِیڈنس، یا بابل یا مالابار کی طرف؟
ہائے! لیکن یہاں سمندر میں ایک سکواڈرن کشتی کھے رہا
گھاس کے میدان پر مویشی دہاڑتے ہوئے حملہ کر رہے ہیں!
جلدی کرو، اور ہم ان سے بچ نکلیں گے، وہ اتنے پاگل ہیں جتنے وہ ہو سکتے ہیں،
وکٹ بندرگاہ ہے اور باغ ساحل۔

رابرٹ لوئی سٹیونسن

مزید میں نے اپنے طلبا کو تین جماعتوں میں تقسیم کیا۔ میں نے ان سے کہا کہ وہ نظم پڑھیں، اس پر بحث کریں اور پھر چند سوالوں کے جواب دیں۔ میں نے اپنی کلاس میں جو سوالات کیے وہ درج ذیل تھے:

1. آپ کے خیال میں نظم کا موضوع کیا ہے؟

i. فطرت　　ii. سفر

iii. محبت　　iv. دوستی

2. درج ذیل بند کے سوالات اس کا احساس دلاتے ہیں:

ہم کہاں مہم جوئی کریں گے، آج جب ہم تیر رہے ہیں،
موسم سے ہوشیار اور ایک ستارہ سے سمت کی رہنمائی لے رہے ہیں۔
کیا یہ افریقہ لے جائے گا، کشتی کا اسٹیئرنگ،
یا پھر پرووِیڈنس، یا بابل یا مالابار کی طرف؟

i. اداسی　　ii. عزم

iii. افسوس　　iv. بے یقینی

3. تمام نئے الفاظ کی فہرست بنائیں جو آپ نے اس نظم میں سیکھے ہیں۔ اب کوئی بھی 2 الفاظ چنیں اور ان کے ساتھ ایک نیا جملہ بنائیں۔

نئے الفاظ:

جملہ 1:

جملہ 2:

4. نظم کے کسی بند کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ (7-8 سطروں میں)

_____

_____

_____

_____

_____

تیسرا سوال میرے طلبا کے لیے مشکل تھا۔ لہٰذا، میں نے انھیں نئے الفاظ کے معنی معلوم کرنے کے لیے لغت استعمال کرنے اور پھر ان نئے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے جملے ترتیب دینے کے لیے کہا۔

کلاس سے کل 4 سوالوں کے جواب پانے کے بعد، میں نے ان کی درجہ بندی اس طرح کی:

معیار	گریڈ-A	گریڈ-B	گریڈ-C
سوالات کی تعداد جن کے جواب دیے گئے	تمام 4 سوالات کے صحیح جواب دیتا ہے۔	تمام 4 سوالات کا جزوی طور پر صحیح جواب دیتا ہے۔	صرف 1-2 سوالوں کے جواب دیتا ہے۔
نئے الفاظ کی شناخت کرنا اور جملہ سازی کرنا۔	نئے الفاظ کی شناخت کرتا ہے اور قواعد کے لحاظ سے صحیح جملے بناتا ہے۔	نئے الفاظ کی شناخت کرتا ہے اور قواعد کے لحاظ سے ناقص جملے بناتا ہے۔	نئے الفاظ کی شناخت کرتا ہے مگر با معنی جملے نہیں بنا پاتا ہے۔
بند کی تفصیل	اپنے الفاظ میں بند کے معنی درست طریقے سے بیان کرتا ہے۔	بند کے معنی بیان کرتا ہے، لیکن درستگی میں کمی رہتی ہے۔	بند کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ بنیادی طور پر نظم سے الفاظ مستعار لیتے ہوئے بند کے معنی بیان کرتا ہے۔
ذخیرہ الفاظ و اظہار کا استعمال	اپنی تحریر کو بہتر بنانے کے لیے ذخیرۂ الفاظ اور دیگر اظہار کے پیرایوں کا استعمال کرتا ہے۔	اپنی تحریر میں بہت محدود ذخیرہ الفاظ اور اظہارات کا استعمال کرتا ہے۔	با معنی انداز میں اظہار کرنے سے قاصر ہے، تحریر میں غلطیاں کرتا ہے۔

استاد کی آواز 2.2

کلاس میں ہونے والے مباحثے (Class Debates): بولنے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا

میں گریڈ 9 میں پڑھاتا ہوں۔ جب طلبا سے بولنے کی توقع کرتا ہوں تو وہ اکثر پریشان ہو جاتے ہیں۔ وہ اکثر کلاس میں اپنے نکات پیش کرنے اور بحث و مباحثے میں حصہ لینے سے قاصر رہتے ہیں۔ لہٰذا، میں اس بات کا موقع دینا چاہتا تھا، تاکہ میرے طلبا بات چیت کر سکیں۔ میں نے کلاس کو گروہوں میں تقسیم کیا اور انھیں موضوع دیا: 'آن لائن تدریس طلبا کے سیکھنے کا بہترین طریقہ ہے۔'

میں نے انھیں سکھایا کہ لائبریری اور انٹرنیٹ سے کتابوں کا استعمال کرتے ہوئے موضوعات پر کیسے تحقیق کی جائے۔ میں نے انھیں کچھ ایسے طریقے بھی سمجھائے جن کو وہ اپنے دلائل کے لیے استعمال کر سکتے تھے اور اسے گروپ کے سامنے پیش کر سکتے تھے، جیسے:

''معاف کیجیے گا، کیا میں چند سیکنڈ کے لیے آپ کی توجہ حاصل کر سکتا ہوں؟''

حصہ C

''میرے خیال میں...''

''میں آپ سے متفق نہیں ہو پا رہا...''

''میں فلاں کے خیالات سے متفق ہوں...''

میرے ہر طالب علم نے موضوع کی حمایت یا مخالفت میں اپنے اپنے نکات پیش کیے۔ میں نے انھیں وقت دیا کہ وہ گروپ کے ساتھ اپنے خیالات کا تبادلہ کریں اور پھر فیصلہ کریں کہ کیا وہ موضوع سے متفق ہیں یا غیر متفق۔ کلاس کے اختتام تک، میں نے ہر گروپ اور ہر گروپ کے رکن کے موقف کو درج کیا۔ اُس شام، میں نے پرچیوں کے دو سیٹ تیار کیے، ایک میں گروپ کے ان طلبا کے نام تھے جو موضوع کی حمایت میں تھے، اور دوسرے میں، گروپ کے ان طلبا کے نام تھے جو موضوع کی مخالفت میں تھے۔

اپنی اگلی کلاس میں، میں دونوں پرچیاں لیے ہوئے آیا اور طلبا کو اپنے گروہوں میں بیٹھنے کو کہا۔ اس کے بعد، میں نے ان تمام گروہوں سے کہا، جنھوں نے اس موضوع کی حمایت کی تھی، کہ وہ دائیں طرف بیٹھیں، اور جو اس موضوع کی مخالفت میں تھے، انھیں کلاس روم میں بائیں جانب بیٹھنے کو کہا۔

میں نے پرچیوں کے ڈھیر سے دو پرچیاں اٹھائیں۔ ڈھیر سے ایک، اور ان سے ان نکات (ہر ایک نکتہ، باری باری سے) پر تبادلہ خیال کرنے کو کہا جن پر انھوں نے باقی کلاس کے ساتھ تبادلہ خیال کیا تھا۔ اگر وہ بحث کے کسی بھی موڑ پر پھنس گئے، تو میں نے انھیں اپنے گروپ کے ارکان سے مدد لینے کے لیے دو مواقع فراہم کیے۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے طلبا کلاس کے سامنے بات کرنے کے لیے زیادہ تیار تھے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کے پاس اپنے گروپ کے ارکان سے تعاون لینے کا اختیار ہے؛ اس نے شاید انھیں ذہنی راحت پہنچائی۔

یہ وہ شعبے ہیں جن میں، میں نے اپنے طلبا کا جائزہ لیا۔ اور انھیں مناسب رائے دی:

جائزے کے شعبے	اعلیٰ	متوسط	طلبا کے لیے مشورہ
موضوع کی معنویت			
خیالات میں ربط اور منطق			
قواعد کی رو سے جملے کی درستگی			
بولنے میں اعتماد			

اس پوری سرگرمی میں تقریباً 2-3 کلاسوں کا وقت لگا لیکن میرے تمام طلبا نے کلاس میں بولنے کی بڑی ایماندارانہ کوشش کی۔ میں اس سرگرمی کے نتائج سے بہت مطمئن تھا اور میں نے مستقبل میں اس طرح کی مزید سرگرمیاں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔

باب 3
ریاضی کی تعلیم

ریاضی مقررہ اصول (Pattern) کو دریافت اور ان کی وضاحت کرنے کا علم اور فن ہے۔ یہ مقررہ اصول ہمارے اطراف میں موجود ہیں، مثلاً قدرتی ماحول میں، ٹیکنالوجی میں اور زمین، چاند، سورج اور ستاروں کی حرکت میں۔ سامان خریدنے، کھانا بنانے، گیند پھینکنے اور کھیل کھیلنے سے لے کر سورج گرہن اور آب وہوا کے مقررہ اصول تک جو بھی ہم کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں سب میں ریاضی موجود ہے۔ لہٰذا ریاضی ہمیں بنیادی تصورات اور صلاحیتیں فراہم کرتی ہے جو ہمارے اطراف اور اس سے اوپر کی دنیا کے متعلق سوچنے کے لیے ضروری ہیں۔ مگر سب سے اہم یہ ہے کہ اگر ریاضی کی تعلیم بہتر طریقے سے دی جائے تو یقیناً یہ بہت پُر لطف ہوگا اور اسے سیکھنے کا جذبہ تاعمر قائم رہ سکتا ہے۔ ریاضی کی تعلیم کا مقصد ریاضی کے انہی پہلوؤں کو عمل میں لانا ہے۔

آج کے دور میں مصنوعی ذہانت، مشینی آموزش، ڈیٹا سائنس، کلائمیٹ ماڈلنگ، بنیادی ڈھانچے کی نشوونما سے متعلق بڑھتے چیلنج اور دیگر سائنسی مسائل کے مدنظر سماج اور طلبا کے لیے ریاضی، کمپیوٹیشنل فکر کے ساتھ کبھی اتنی اہم نہیں تھی۔ اس لیے ان انتہائی اہم اور ابھرتے میدانوں میں ہندوستان کے مستقبل اور اس کے رہنما کردار کے پیش نظر یقیناً ریاضی اور ریاضیاتی فکر کے لیے معیاری تعلیم لازمی ہے۔

ریاضی کی تعلیم کا مقصد حساب، الجبرا، جیومیٹری، احتمال، شماریات، ٹرگنومیٹری اور احصا جیسے تصوراتی میدانوں کے ذریعے منطقی سوچ، پیٹرن دریافت کرنا، پیٹرن کی وضاحت کرنا، قیاس کرنا، تردید کرنا اور بنانا، مسائل حل کرنا، روانی سے حساب کرنا اور درست اور عین مطابق ترسیل کرنے کی صلاحیتوں کی نشوونما کرنا ہے۔

سیکشن 3.1

اغراض

ریاضی نہ صرف بنیادی حسابی مہارتوں کی نشوونما میں طلبا کی مدد کرتی ہے بلکہ منطقی استدلال، تخلیقی حل مسائل اور صاف اور عین ترسیل (زبانی اور تحریری) کی صلاحیتوں کی نشوونما میں بھی اہم ہے۔ ریاضیاتی معلومات اسکول کے دوسرے مضامین جیسے سائنس اور سوشل سائنس بلکہ آرٹ، جسمانی تعلیم اور حرفتی تعلیم کے تصوارت کی تفہیم میں بھی ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ریاضی کی آموزش انتخاب اور فیصلے لینے کی صلاحیتوں کی نشوونما میں بھی معاون ہوسکتی ہے مؤثر اور بامعنی جمہوری اور معاشی شراکت کے لیے مقداری دلائل اور اعداد کی سمجھ بہت ضروری ہے۔

لہٰذا مکمل اغراض کو حاصل کرنے کے لیے ریاضی ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس این سی ایف، میں ریاضیاتی تعلیم کے خصوصی مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

a. **بنیادی اعداد شناسی:** دنیا کو سمجھنے اور اس کی تشریح کرنے کے لیے الفاظ (زبان) کے ساتھ اعداد اور مقدار دو ایسے طریقے ہیں جن کے ذریعے انسان دنیا کو سمجھتا اور اس کی تشریح کرتا ہے اور وہ طریقے ہیں جن کا انسان استعمال کرتا ہے۔ ایک پیچیدہ سماج میں ہر دن تعامل کے لیے اعداد اور مقدار بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ بینکنگ اور سامان خریدنے جیسے روزمرہ کے بنیادی تعامل کے لیے مقدار اور حساب کرنے میں روانی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اعداد شناسی میں ریاضی کی تعلیم کے ذریعے اسکول کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ طلبا بنیادی اعداد شناسی میں مہارت حاصل کریں۔ اس کے تحت طلبا نہ صرف ہندوستانی اعداد کا استعمال کرکے اعداد اور عددی آپریشن میں مہارت حاصل کریں گے بلکہ پیمائش اور خلا کے متعلق مسائل کو حل کرنے کی صلاحیتوں کو بھی حاصل کریں گے۔

b. **ریاضیاتی فکر:** ریاضیاتی فکر میں دنیا کی تشریح کرنے کے لیے منطقی اور منظم طریقۂ کار شامل ہے۔ مقرّرہ اصول دریافت کرنا اور انھیں واضح کرنا، مقدار اور پیمائش کا تعین کرنا، استخراجی سطح کا استعمال، تجرید کے ساتھ کام کرنا اور واضح اور درست ترسیل کرنا، کچھ ایسی صلاحیتیں ہیں جو ریاضیاتی فکر کی عکاسی کرتی ہیں۔ ریاضیاتی تعلیم کا مقصد طلبا میں ایسی ریاضیاتی فکر پیدا کرنا ہونا چاہیے۔

c. **مسائل کا حل:** ریاضیاتی فکر کے ذریعے بہتر طریقے سے واضح مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت، ریاضی کی آموزش کا ایک اہم پہلو ہے۔ مسائل اور پہلوؤں کی واضح اور عین تشکیل، مسائل کو صحیح ریاضیاتی تصورات اور تکنیک کے ذریعے شکل دینے کی معلومات اور مسائل کو حل کرانے کے لیے ایسی تکنیک اور تخلیقی صلاحیتوں کا ماہر ہونا مسائل کے حل کی مہارت کے بنیادی پہلو ہیں۔ ریاضیاتی تعلیم کا مقصد طلبا میں اسی قسم کے مسائل کے حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہونا چاہیے۔ مسائل کا حل، استقامت، تجسس، اعتماد اور رشدت جیسی صلاحیتوں کی بھی نشوونما کرتا ہے۔

d. **ریاضیاتی وجدان:** ریاضی کی رو سے کیا چیزیں صحیح ہیں اور کیا نہیں، اس کا وجدان کبھی کبھی اتنا ہی اہم ہے جتنا کاغذ قلم سے ریاضی سیکھنا۔ ریاضیاتی میدانوں میں استدلال کے عام مضامین اور پیٹرن پر توجہ دینا، صحیح جواب کا اندازہ (مثلاً عددی قدر کی ترتیب) متعین جواب سے پہلے لگانا، سخت پروف کو انجام دینے سے پہلے غیر رسمی دلائل میں شامل ہونا، طلبا میں ریاضیاتی وجدان کی نشوونما کے سبھی مؤثر طریقے ہیں۔ طلبا میں اسی قسم کا ریاضیاتی وجدان پیدا کرنا اسکول میں ریاضی کی تعلیم کا ایک مقصد ہونا چاہیے۔

e. **خوشی، تجسس اور تحیر:** مقرّرہ اصول اور دوسرے ریاضیاتی تصورات، خیالات اور ماڈل کو دریافت کرنا، سمجھنا اور اس کی ستائش کرنے میں بہتر تخلیقی صلاحیت کی ضرورت ہوسکتی ہے اور کبھی کبھی یہ انتہائی تحیر اور خوشی بھی پیدا کرتی ہے۔ ریاضی کو صرف حساب اور میکانکی عمل کی طرح دیکھنا اسے بہت محدود کردیتا ہے۔ اسکول میں ریاضی کی تعلیم کو طلبا میں خوشی، تجسس، جمالیاتی، تخلیقی اور حیرت کے احساس کو پروان چڑھانا چاہیے۔

سیکشن 3.2
علم کی نوعیت

دوسرے مضمون کے برعکس، ریاضی میں حقیقت کا تصور غیر زمانی اور مطلق ہے۔ دوسرے الفاظ میں ایک مرتبہ جب مفروضہ (جسے بعض اوقات موضوعہ کہتے ہیں) پر منظوری مل جاتی ہے اور منطقی اور سخت استدلال (جسے بعض اوقات ثبوت کہتے ہیں) کے ذریعے ان مفروضات پر منحصر ایک ریاضیاتی حقیقت تشکیل پاتی ہے، تب اس حقیقت پر نامنظوری اور بحث کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی اور وہ ہمیشہ کے لیے حقیقت بن جاتی ہے۔ بعض دفعہ ریاضی دانوں کے ذریعے ان ہی حقیقتوں کو مکمل طور پر مختلف منطقی دلائل اور ثبوتوں کے ذریعے ثابت کیا گیا اور اس کو بھی ایک ایجاد مانا گیا۔ ایسا اس لیے کیونکہ ریاضی صرف حقیقتوں کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ طریقۂ کار، آلات اور دلائل کا خاکہ ہے جن کے استعمال سے حقیقت تک پہنچا جاسکتا ہے۔

جن ریاضیاتی حقیقتوں سے انسان واقف ہے ان کی وسعت اور تعداد میں اضافہ ہزاروں برسوں پر محیط ہے۔ بعض اوقات پہلے سے معلوم شدہ حقیقتوں کی بنا پر ان ریاضیاتی حقیقتوں کی دریافت اور تشکیل ہوتی ہے۔ اس وجہ سے ریاضی کی تعلیم، جیسے ریاضیاتی مجموعی ہوتی ہے، جو نئے تصورات سیکھے جاتے ہیں وہ بعض اوقات پہلے سیکھے ہوئے تصورات کی بنیاد پر تشکیل پاتے ہیں۔

ریاضی کی تعلیم، مقرّرہ اصول ڈھونڈنے، قیاس کرنے (یعنی تجویز کی گئی حقیقتیں) اور پھر منطقی اور سخت استدلال (یعنی وضاحتوں یا ثبوتوں یا مخالف مثالوں) کے ذریعے اس قیاس کو صحیح یا غلط ثابت کرنے پر ہی تشکیل پاتی ہیں۔ مقرّرہ اصول دریافت کرنے، قیاس صحیح یا غلط ثابت کرنے اور ثبوت یا مخالف مثالیں ڈھونڈنے کے عمل میں اکثر بڑی مقدار میں تخلیقی صلاحیت، جمالیاتی احساس اور فصاحت شامل ہوتی ہے۔ ایک ہی ریاضیاتی حقیقت پر پہنچنے اور ایک ہی مسئلے کو حل کرنے کے مختلف طریقے ہوتے ہیں۔ ان وجوہ سے ہی ریاضی داں اس مضمون کو سائنس سے زیادہ آرٹ تصور کرتے ہیں۔

ریاضی مجرد ہونے اور مطالبوں کی وضاحت فراہم کرنے کے لیے، گفتگو میں اکثر رسمی، پراسلوب اور علامتی زبان استعمال کرتی ہے۔ دراصل ریاضیاتی دریافت کی خصوصیات قابل اعتماد وجدان پر منحصر غیر رسمی دلائل ہیں۔ اس وجہ سے ہی وجدان کی نشو نما ریاضی کی آموزش اور اسے عمل میں لانے کا ایک اہم پہلو ہے۔

سیکشن 3.3
موجودہ چیلنج

ہمارے موجودہ نظام نے ریاضی کی آموزش کے حوالے سے کئی چیلنج کا سامنا کیا ہے:

a. موجودہ وقت میں ابتدائی گریڈ کے طلبا کے ایک بڑے حصے نے بنیادی خواندگی اور عدد شناسی حاصل نہیں کی ہے۔ یہ طلبا کے لیے ریاضی میں مزید اعلیٰ آموزش کو حاصل کرنا مشکل بناتا ہے اور انھیں آنے والے برسوں میں مؤثر اقتصادی اور جمہوری شراکت داری سے الگ کرتا ہے جیسا کہ پچھلے سیکشن میں واضح کیا ہے۔ اس لیے سبھی طلبا کے لیے بنیادی خواندگی اور عدد شناسی حاصل کرنا، اساسی سطح کی درسیات میں ایک مرکزی ہدف اور فوری قومی مشن بن گیا ہے۔

b. قدیمی طور پر ریاضی کی آموزش تخلیقی اور جمالیاتی نہ ہو کر ''روبوٹک اور باضابطہ'' رہی ہے۔ یہ ریاضی کی فطرت کی غلط نمائندگی ہے جس پر اسکولی نصاب میں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

c. زیادہ تر ریاضیاتی تاثرات کو ظاہر کرنے کے لیے جو مواد کتابوں میں پیش کیا جاتا ہے وہ آموز گاروں کے سیاق کی حقیقت سے بہت دور ہوتا ہے۔ نوجوان طلبا کچھ ریاضیاتی تصورات کو جلدی سمجھ پاتے ہیں کیونکہ وہ سیدھے ان کے تجربات سے جڑے ہوتے ہیں۔ جب بھی ممکن ہو، درسی کتابوں، جماعت کی سرگرمیوں اور مثالوں کا مقصد طلبا کی زندگی سے ترغیب یافتہ اور مربوط ہونا چاہیے۔

d. ریاضی کی تدریس و آموزش میں ہمیشہ علامتی زبان اور رسمیت پر خاص توجہ رہی ہے جو درست نہیں ہے۔ بجائے غیر رسمی دلائل اور ریاضیاتی وجدان کی نشو نما پر بھی توجہ دی جائے جو ریاضیاتی دریافت کے لیے بہت اہم ہے۔

e. جائزہ کے طریقۂ کار نے بھی رٹ کر سیکھنے اور بے معنی ڈرل اور مشقتوں کی حوصلہ افزائی کی جس کے نتیجے میں ریاضی کے بے حد میکانکی اور حسابی ہونے کی سوچ کو بڑھاوا ملا۔ جائزہ کو یقیناً میکانکی طریقوں اور رٹ کر سیکھنے کے بجائے ریاضیاتی صلاحیتوں، مہارتوں اور تخلیقیات کی جڑوں کی اصل تفہیم کی جانب بڑھنا چاہیے۔

f. آخر کار موجودہ دور کے بہت سے طلبا میں ریاضی کے تئیں خوف پیدا ہو گیا ہے۔ اس سے نمٹنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ریاضی کے متعلق سماج کے نقطۂ نظر میں تبدیلی لائی جائے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ریاضی کی تدریس و آموزش اس نہج پر کی جائے جس کے ذریعے طلبا میں ریاضی کے تئیں شوق پیدا ہو اور پر لطف انداز میں سیکھیں اور ساتھ ہی جائزہ کا طریقہ ایسا ہو جو ریاضی کے تئیں ان کے جوش و خروش میں رکاوٹ نہ بنے۔ آموزشی طریقے جن میں کھیل کود، دریافت، بحث و مباحثہ، کھیل اور پہیلیاں شامل ہوں، اس خوف کو ختم کرنے میں کارگر ہو سکتی ہیں۔

باکس 3.1i

ریاضی کا خوف

ریاضی کے تئیں خوف پیدا ہونے کے دو بڑے اسباب ہیں۔ (1) مضمون کی نوعیت اور اس کی تدریس اور جائزہ کا طریقہ اور (2) ریاضی کے تئیں سماج کا نظریہ

1. ریاضی کی نوعیت اور اس کی تدریس کا طریقہ

a. ریاضی کے تصورات اکثر مجموعی نوعیت کے ہوتے ہیں اگر طلبا کو مقامی قدر میں مشکل پیش آتی ہے تو انھیں چاروں بنیادی عملیات اور اعشاریہ اعداد میں بھی مشکل ہوگی اور اسی لیے عبارتی مسائل میں بھی مشکل پیش آئے گی۔ ابتدائی جماعتوں میں استاد کو طلبا میں ریاضی کے بنیادی تصورات کی مہارت کو مختلف آموزشی تجربات کے ذریعے پختہ کرنا چاہیے۔

b. جب ریاضی کی زبان کے حصے کے طور پر علامتوں کو بغیر سمجھے جوڑ توڑ کی جاتی ہے تو کچھ وقت کے بعد بہت سے طلبا پر بوریت اور حیرانی حاوی ہو جاتی ہے اور نتیجتاً ریاضی کے حوالے سے لاتعلقی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لیے استاد کے لیے یہ اہم ہے کہ وہ تصورات کی تدریس کو اصل زندگی سے جوڑ کر اور عام زبان (خاص طور پر ابتدائی سطح پر) میں شروع کرے، ٹھوس اشیا اور مثالوں کے ذریعے مواقع فراہم کرے اور دھیرے دھیرے الجبری زبان کی طرف بڑھے۔

c. جائزہ کے زیادہ تر طریقے حقائق اور سوالات، طریقۂ کار اور فارمولے کو یاد کرنے پر زور دیتے ہیں۔ حالانکہ تشخیص کی توجہ تفہیم، استدلال اور کب اور کیسے ایک رضیاتیاتی تکنیک اور مختلف سیاق و سباق میں استعمال کیا جائے اس پر ہونی چاہیے۔

2. سماجی ادراک اور توقعات

a. والدین کی ایک بڑی تعداد بچوں کے شوق اور دلچسپی کے قطع نظر یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ کیریر کے طور پر سائنس اسٹریم کا انتخاب کریں، یہ ریاضیاتی دریافت کے عمل کا لطف اٹھانے میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔

b. اسی طرح، ریاضیاتی صلاحیت کو مرکزی طور پر صرف پیشہ ورانہ کورس کے مقابلہ جاتی داخلہ امتحان کو پاس کرنے کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر انجینئرنگ کے امتحانوں میں اتنے زیادہ مقابلے کی وجہ سے والدین بچوں کو اپنی رفتار سے بڑھنے اور ریاضی

کی خوشی اور تحیر کی ستائش کرنے کی اجازت دینے کی بجائے کبھی کبھی ان پر ریاضی میں زیادہ نمبر لانے اور کوچنگ کلاس کا دباؤ ڈال کر بوجھ بڑھا دیتے ہیں۔

اس لیے ہمیں تدریس کے طرز فکر پر دوبارہ سوچنا چاہیے کہ وہ اس طرح سے کی جائے جس سے طلبا ریاضی کو اپنی زندگی کے طور پر دیکھ سکیں اور مسائل کے تخلیقی حل اور استدلال پر زیادہ توجہ کے ساتھ اس سے لطف اندوز ہوں، جہاں تک زبان کی آموزش کی بات ہے تو طلبا کو ریاضی میں پچھڑنے نہیں دینا چاہیے اور اگر ایسا ہو تو فوری طور پر ان کی مدد کرنی چاہیے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 نے پہلے ہی مقابلہ جاتی داخلہ امتحان اور کوچنگ کلچر کو اسکول کی تعلیمی اسکیم سے الگ رکھنے کی صلاح دی ہے۔ ان حالات کا مقابلہ کرنے میں یہ اقدامات مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

سیکشن: 3.4
آموزشی معیارات

اساسی سطح پر ریاضی کی خاص توجہ بنیادی اعداد شناسی کا حصول ہے۔ بنیادی اعداد شناسی میں کھیل کے ذریعے ہندوستانی اعداد کی تفہیم، ہندوستانی اعداد میں جوڑنا اور گھٹانا، غیر معیاری آلات کے ذریعے بنیادی اشکال اور پیمائشوں کے شعور کو فروغ دینا اور ابتدائی ریاضیاتی فکر کی نشوونما شامل ہیں۔

ابتدائی سطح پر حالانکہ توجہ اعداد، عملیات (چاروں بنیادی عملیات) اشکال اور مکانی شعور اور پیمائش (معیاری آلات اور اکائیاں) اور ڈیٹا کو استعمال کرنے پر ہوتی ہے۔ جب کہ مقصد طریقۂ کار میں مہارت، ریاضیاتی اور حسابی فکر کی موجودگی سے روزمرہ کی زندگی کے مسائل حل کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔

مڈل سطح پر ابتدائی سطح میں سیکھے گئے کچھ تصورات کو تجرید کی طرف منتقل کر دیا جاتا ہے تاکہ ان کا بڑے پیمانے پر اطلاق ہو سکے۔ الجبرا خاص طور پر اس سطح پر متعارف کرایا جاتا ہے جس کے ذریعے طلبا، مثال کے طور پر مقررہ اصول کی تعمیم کرنے، بڑھانے اور اس کی تشکیل کے قاعدے کو سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور زیادہ تجریدی جیومیٹری سے متعلق خیالات بھی اس سطح میں متعارف کرائے جاتے ہیں تاکہ الجبرا سے تعلق کو جان سکیں اور اس سے پہیلیاں اور مسائل حل کر سکیں۔

آخر میں، **ثانوی سطح** کی توجہ منطقی استدلال کے ذریعے دلائل اور مطالبوں کو ثابت کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینے پر ہوتی ہے۔ طلبا آسانی سے تجرید اور دوسری ریاضیاتی اور حسابی مرکزی تکنیکوں کے ساتھ کام کرنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں جیسے کسی عمل کی ریاضیاتی ماڈلنگ اور مسائل حل کرنے کے لیے الگورتھم تیار کرنا۔

ان مرحلوں کے دوران طلبا میں ریاضیاتی مہارتوں کا فروغ ہوگا جیسے مسائل کا حل، تصور سازی، اصلاح، نمائندگی اور ترسیل جس سے مزید ریاضیاتی اور حسابی فکر کی نشوونما ہوگی۔ پہیلیاں، تصاویر، عبارتی سوالات اور اصلاحی مسائل کو حل کر کے اور ان کی تشکیل کے ذریعے مختلف سطحوں کے درمیان الگ الگ اقدار اور مزاج جیسے استطاعت، تجسس، خود اعتمادی، شدت اور ایمانداری کی نشوونما ہوگی۔

آخر میں ہزاروں سال سے ہندوستان میں ریاضی کی بہترین تاریخ رہی ہے۔ ہندوستان وہ جگہ ہے جہاں مقامی قدر عددی نظام (صفر کو شامل کرتے ہوئے) جو آج ہم سب اعداد لکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، سب سے پہلے وجود میں آیا اور استعمال کیا گیا اور یہ وہ جگہ ہے جہاں الجبرا، جیومیٹری، ٹرگنومیٹری اور احتمال کی بنیادیں رکھی گئیں۔ ہندوستان اور باقی دنیا میں ریاضی کے ارتقا کے بارے میں جان کر ہندوستان میں ریاضی کی اور ساتھ ہی تاریخ کو عام کرنے کے ساتھ اور وقت کے ساتھ ریاضیاتی تصورات کی ترقی اور قابل ذکر ارتقا کے ساتھ (اور ان ترقیوں میں ہندوستان کا اہم کردار) ان کی جڑوں کو مزید مضبوط کیا جا سکتا ہے۔

3.4.1 درسیاتی اہداف اور استعداد

3.4.1.1 ابتدائی سطح

CG-1 (اعداد اور کسر کا شمار) اعداد کی تفہیم ہندستانی مقامی قدر کے نظام کو استعمال کر کے مکمل اعداد کی نمائندگی کرتا ہے۔ مکمل اعداد کو سمجھتا ہے اور چاروں بنیادی عمل پر ان کا اطلاق کرتا ہے اور عددی ترتیب میں مقررہ اصول کو پہچانتا اور دریافت کرتا ہے	C-1.1	ہندوستانی عددی نظام کی مقامی قدر کی ساخت کا استعمال کر کے اعداد کی نمائندگی کرتا ہے، مکمل اعداد کا موازنا کرتا ہے اور بہت بڑے اعداد کے نام کو جانتا ہے اور انھیں پڑھ سکتا ہے۔
	C-1.2	روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی کسر کا موازنہ کرنا اور ان کی نمائندگی (مثلاً آدھا اور چوتھائی) مکمل اکائیوں کے حصے کی شکل اور عددی خط پر ان کے مقام اور مکمل اعداد کی تقسیم کی شکل میں کرتا ہے۔
	C-1.3	حسابی عملوں اور ان کے درمیان تعلق کی تصور سازی کرنا اور سمجھنا ہے، کم سے کم 10×10 تک جمع اور ضرب کے (پہاڑے) جانتا ہے اور روزمرہ کی زندگی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے مکمل اعداد کے چاروں بنیادی عملیات کو استعمال کرتا ہے۔
	C-1.4	عام عددی مقررہ اصول جیسے طاق اعداد، جفت اعداد، مربع اعداد، مکعب اعداد جیسے 2 کی پاور، 10 کی پاور اور ورہانک فیبوناکی (Virahanka-Fibonacci) اعداد کو پہچانتا، بیان کرتا اور ان میں توسیع کرتا ہے۔
CG-2 دو اور تین ابعادی جیومیٹری اشکال کی خصوصیات کا تجزیہ کرنا، خصوصی مقامات اور وسعت مکانی تعلق کو واضح کرتا ہے اور متشاکل اشکال کو پہچانتا اور بناتا ہے	C-2.1	دو ابعادی اور تین ابعادی اشکال کی صفات کو پہچاننا، موازنہ کرنا اور ان کا تجزیہ کرنا۔ اور ان کی صفات اور خصوصیات کو واضح کرنے کے لیے ذخیرۂ الفاظ تیار کرتا ہے۔
	C-2.2	ریاضیاتی ذخیرۂ الفاظ اور عام زبان دونوں کا استعمال کر کے حرکت اور مقام کو واضح کرتا ہے، نقشے کے تصور کو سمجھتا ہے (نجری نقشہ)
	C-2.3	دو اور تین ابعادی اشکال میں مقررہ اصول کی دریافت، شناخت کرتا ہے، وضاحت اور توسیع کرتا ہے۔
CG-3 معیاری اور غیر معیاری اکائیوں کا استعمال کرتے ہوئے فاصلہ، لمبائی، وزن، رقبہ، حجم اور وقت کو شامل کرتے ہوئے اشیا کی قابل پیائش خصوصیات، اکائیوں، نظاموں اور پیائش کے عملوں کو سمجھتا ہے	C-3.1	معیاری اور غیر معیاری اکائیوں سے پیائش کرتا ہے اور معیاری اکائیوں کی ضرورت کی جانچ کرتا ہے۔
	C-3.2	دی گئی مقدار (جیسے لمبائی، احاطہ، وقت، وزن، حجم) کی پیائش کے لیے مناسب اکائی اور آلہ استعمال کرتا ہے۔
	C-3.3	پیائش کے نظام میں سادہ اکائیوں کو تبدیل کرنا جیسے سینٹی میٹر کو میٹر میں بدلنا۔
	C-3.4	مربع اور مستطیل کے رقبہ کا فارمولہ اور تعریف کو لمبائی ضرب چوڑائی کے طور پر سمجھنا۔
	C-3.5	فاصلہ، لمبائی، وقت، احاطہ (منظم اور غیر منظم اشکال کے لیے) رقبہ (منظم اور غیر منظم اشکال کے لیے)، وزن اور حجم کا تخمینہ لگانے کے لیے حکمتِ عملی تیار کرتا ہے اور معیاری اکائیوں کے ذریعے ان کی جانچ کرتا ہے۔
	C-3.6	یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ مساوی رقبے والی اشکال کے احاطے مختلف اور مساوی احاطے والی شکلوں کے رقبے مختلف ہو سکتے ہیں۔
	C-3.7	لمبائی اور حجم جیسی صفات کی بقا کی جانچ کرتا ہے ان سے متعلق روزمرہ کے مسائل حل کرتا ہے۔

CG-4 ریاضیاتی پہیلیاں اور روزمرہ کے مسائل حل کرنے کے لیے کمپیوٹیشنل سوچ پیدا کرنے کی جانب ایک قدم کے طور پر طریقۂ کار میں روانی کے ساتھ مسائل کے حل کی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے	C-4.1	مکمل اعداد لفظی اور جو تفریحی میدانوں سے متعلق پہیلیاں، مثال کے طور پر جادوئی مربع تشکیل کرنا) پر انجام دیے جانے والے ایک یا ایک سے زیادہ عملوں پر مبنی پہیلیاں اور روزمرہ کی زندگی کے مسائل حل کرنا۔
	C-4.2	سادہ، حالات، مثلاً پانچ لوگوں کے گروپ میں سے دو لوگوں کی کمیٹی کیسے بنے گی۔) میں دی گئی پابندی کے مطابق سبھی ممکن مبادلہ اور اجتماع کی منظم فہرست بنانا سیکھتا ہے۔
	C-4.3	مکمل اعداد کے ساتھ تخمیب کے لیے صحیح طریقے اور آلے کا انتخاب کرنا، مثال کے طور پر دماغی تخمیب اور تخمینہ لگانا، یا کاغذ۔قلم، حساب، سیاق وسباق کے تعلق کو دیکھتے ہوئے۔
CG-5 ہندوستان میں اعشاریہ کی مقامی قیمت کے نظام کے ارتقا کو سمجھتا ہے جسے آج دنیا بھر میں استعمال کیا جا رہا ہے	C-5.1	اعداد لکھنے کے لیے ہندوستانی مقامی قدر و قیمت کے نظام اور ہندوستان میں صفر کے ارتقا، دنیا میں اس کی اشاعت کی تاریخ، اور ہماری زندگی پر اور سبھی ٹیکنالوجی میں اس کے جدید اثر کو سمجھنا۔

3.4.1.2 مڈل سطح

CG-1 اعداد اور اعداد کے سیٹ (مکمل اعداد، کسر، صحیح اعداد، ناطق اعداد اور حقیقی اعداد) سمجھتا ہے۔ پیٹرن تلاش کرتا ہے اور اعداد کے درمیان تعلق کی ستائش کرتا ہے	C-1.1	20 ہندسوں تک کے بڑے مکمل اعداد کو استعمال کرنے (مثلاً پڑھنا، لکھنا، بنانا، موازنہ کرنا، اندازہ لگانا اور اس پر ریاضیاتی عملیوں کا اطلاق کرنا) اور نام دینے (الفاظ میں) کی قابلیت اور شعور پیدا کرنا ہے اور قوت نما اور پاور کا استعمال کر کے اسے سائنسی ترقیم میں ظاہر کرتا ہے۔
	C-1.2	عددی مقررہ اصول کو دریافت کرتا ہے، پہچانتا ہے اور مزید کھوج بین کرتا ہے اور ان کی تشکیل کے قاعدے وضع کرتا ہے (مثلاً 7 کے اجزائے ضربی، 3 کی پاور، مفرد اعداد) اور مختلف مقررہ اصولوں کے درمیان رشتے کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-1.3	صفر اور منفی مقداروں کے طور پر شمولیت اور حسابی عملیات کا ان پر اطلاق کرتا ہے جیسا کہ برہمگپتا نے دیا ہے۔
	C-1.4	اعداد کے سیٹ جیسے مکمل اعداد، کسر، صحیح اعداد، ناطق اعداد اور حقیقی اعداد اور ان کی خصوصیات کو سمجھتا اور مزید کھوج بین کرتا ہے اور عددی خط پر ان کی تصور سازی کرتا ہے۔
	C-1.5	فیصد کے خیال کی کھوج بین کرتا ہے اور مسائل حل کرنے کے لیے اس کا استعمال کرتا ہے۔
	C-1.6	کسر (نسبت اور اعشاریہ دونوں شکل میں) کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرتا ہے اور ان کی کھوج بین کرتا ہے۔
CG-2 متغیرہ کے تصور، مستقلہ، ضریب، عبارت اور (ایک متغیرہ والی) مساوات کو سمجھتا ہے، اور ان تصورات کو استعمال کر کے طریقۂ کار میں روانی کے ساتھ بامعنی روزمرہ کی زندگی کے مسائل کو حل کرتا ہے	C-2.1	عددی عبارتوں کے درمیان کی مساویت کو سمجھتا ہے اور حسابی مساوات کو جانچنے کا طریقہ سیکھتا ہے۔
	C-2.2	ایک عدد کی نمائندگی ایک متغیرہ کی شکل میں یا ایک متغیرہ کا استعمال کر کے الجبری عبارت کی شکل میں کرتا ہے۔
	C-2.3	متغیرہ، ضریب اور مستقلہ کا استعمال کر کے الجبری عبارت کی تشکیل کرتا ہے اور بنیادی عملیات کے ذریعے ان میں جوڑ تا ہے۔
	C-2.4	پہیلیاں اور عبارتی مسائل کو حل کرنے کے ساتھ ایک نامعلوم مقدار کی قدر معلوم کرنے کے لیے خطی مساوات بناتا اور حل کرتا ہے۔
	C-2.5	الجبری فکر کو استعمال کر کے پہیلیاں اور مسائل حل کرنے کے لیے خود اپنے طریقے وضع کرتا ہے۔

CG-3 سادہ جیومیٹری اشکال (2D اور 3D) کے متعلق خصوصیات اور مسائل کو سمجھتا ہے، تشکیل کرتا ہے اور استعمال کرتا ہے	C-3.1	دو اور تین ابعادی اشکال کی مختلف اقسام کو ان کی خصوصیات کا استعمال کر کے واضح کرتا ہے، درجہ بندی کرتا ہے اور سمجھتا ہے۔
	C-3.2	خطوط، زاویہ، مثلث، چار ضلعی، اور کثیر ضلعی کی خصوصیات کا خاکہ بناتا ہے اور اس سے متعلق مسائل حل کرنے کے لیے انھیں استعمال کرتا ہے۔
	C-3.3	تین ابعادی اشکال (مکعب متوازی السطوح اسطوانہ مخروط) کی صفات پہچانتا ہے۔ ان اشکال کی تشکیل کے لیے اشیا پر براہِ راست کام کرتا ہے اور تین ابعادی اشیا کی نمائندگی کے لیے دو ابعادی اشیا کا استعمال کر کے کا تصور کرتا ہے اور مسائل حل کرتا ہے۔
	C-3.4	جیومیٹری اشکال جیسے خطوط، متوازی خطوط، عمودی خطوط، زاویہ اور سادہ مثلث کو نمایاں خصوصیات کے ساتھ پرکار اور سیدھے کنارے کا استعمال کر کے تشکیل کرتا ہے۔
	C-3.5	جیومیٹری اشکال پر استعمال ہونے والی مماثلت اور مساویت کو سمجھتا ہے اور مساوی اور مماثل پہچانتا ہے۔
CG-4 دو ابعادی (2D) اشکال کے احاطے اور رقبے کا فہم پیدا کرتا ہے اور روزمرہ کی زندگی کے مسائل حل کرنے میں اس کا استعمال کرتا ہے	C-4.1	مربع، مثلث، متوازی الاضلاع اور منحرف کا رقبہ نکالنے کے لیے فارمولے دریافت کرتا ہے، سمجھتا ہے اور استعمال کرتا ہے اور مرکب 2D اشکال کا رقبہ معلوم کرنے کے لیے حکمت عملی بناتا ہے۔
	C-4.2	قائم زاویہ مثلث کے ضلعوں کی لمبائی پر مبنی بودھاینہ فیثاغورث مسئلہ کو سیکھنا، اور مثلث کے ضلعوں پر بڑھایا گیا مربعوں کے رقبوں کے استعمال پر مبنی جیومیٹری ثبوت کو دریافت کرنا اور سولب سوتر (Sulba-Sutra) کے دوسرے متعلقہ تشکیلات کو سیکھتا ہے۔
	C-4.3	مستوی میں مختلف 2D اشکال کا استعمال کرتے ہوئے مختلف ڈیزائن (ٹائلینگ کا استعمال کر کے) تشکیل کرتا ہے اور ہندوستان اور پوری دنیا میں اس فن کی موجودگی کی ستائش کرتا ہے۔
	C-4.4	فریکٹل کے تصور سے وابستگی پیدا کرتا ہے اور قدرت، ہندوستان اور عالمی سطح پر آرٹ میں فریکٹل کی موجودگی کو پہچانتا ہے اور اس کی ستائش کرتا ہے۔
CG-5 روزمرہ کی زندگی سے معلومات کو جمع کرتا ہے، ترتیب دیتا ہے، نمائندگی (گرافک اور جدولی شکل میں) کرتا ہے اور ترجمانی کرتا ہے	C-5.1	مرکزی رجحان کی پیمائشیں مثال کے طور پر اوسط/درمیانہ، بہتاتیہ اور وسطانیہ کا استعمال کر کے ڈیٹا جمع کرتا ہے، ترتیب دیتا ہے اور ترجمانی کرتا ہے۔
	C-5.2	ترجمانی کے لیے ڈیٹا کی درست گرافک نمائندگی (مثلاً پکٹو گراف، بار گراف، ہسٹو گرام، خطی گراف اور پائی چارٹ) کا انتخاب کرتا ہے اور تشکیل دیتا ہے۔
CG-6 ریاضیاتی تصورات کی درست طریقے سے ترسیل کے لیے ریاضیاتی فکر اور صلاحیت کو فروغ دیتا ہے	C-6.1	استقرائی اور استخراجی دونوں قسم کی منطق کا استعمال کر کے تعریفیں اور قیاس وضع کرتا ہے، ان تعریفوں اور قیاس کا اندازہ قدر کرتے ہوئے انھیں مسلئے یا درست بیان میں تبدیل کرتا ہے۔ خصوصاً الجبرا، ابتدائی عددی نظریہ اور جیومیٹری کے میدان میں۔
CG-7 پہیلیوں اور ریاضیاتی مسائل میں مشغول ہوتا ہے اور ان کو حل کرنے کے لیے خود اپنے تخلیقی طریقے اور حکمت عملی تیار کرتا ہے	C-7.1	پہیلیوں اور دیگر مسائل کے لیے اپنے خود کے حل کی دریافت کرنے میں تخلیق کا مظاہرہ کرتا ہے اور دوسروں کے ذریعے تجویز کردہ متبادل حل کی ستائش کرتا ہے۔
	C-7.2	پہیلیاں بنانے اور حل کرنے کے فن اور جمالیات میں شامل ہوتا ہے اور اس کی ستائش کرتا ہے۔

CG-8 کمپیوٹیشنل فکر مثلاً تحلیل، مقررہ اصول کی شناخت اعداد و شمار کی پیش کش، تعمیم، تجرید اور الگورتھم کی بنیادی مہارتوں اور صلاحیتوں کو فروغ دیتا ہے تاکہ ان مسئلوں کو حل کر سکے جہاں یہ کمپیوٹیشنل فکر کی تکنیک موثر ثابت ہو سکتی ہیں	C-8.1	پروگرامیٹک فکر کی تکنیکیں مثال کے طور پر عمل تکرار، علامتی نمائندگی اور منطقی عملیات کا استعمال کر کے مسئلے تک پہنچتا ہے اور ان مسئلوں کو ترتیب وار اقدامات کے سلسلے میں دوبارہ تشکیل دیتا ہے (مثلاً الگورتھمک فکر)
	C-8.2	ترتیب وار گنتی اور فہرست بنانا سیکھتا ہے، گنتی اور تکراری مقررہ اصول کے بارے میں ترتیب وار استدلال اور متعدد ڈیٹا نمائندگی سیکھتا ہے، الگورتھم کی درستگی، تاثر اور کارکردگی کے ساتھ الگورتھم کو وضع کرنا اور اس کی پیروی کرنا سیکھتا ہے۔
CG-9 وقت کے ساتھ ریاضیاتی خیالات کی نشوونما، ہندوستان اور پوری دنیا سے ریاضی دانوں کی جدید اور قدیم شراکتیں جانتا ہے اور اس کی ستائش کرتا ہے	C-9.1	مختلف تہذیبوں میں وقت کے ساتھ تصورات میں ہونے والی تبدیلیوں کو پہچانتا ہے۔ (جیسے اعداد گننا، مکمل اعداد، منفی اعداد، ناطق اعداد، صفر، الجبرا کے تصورات، جیومیٹری)
	C-9.2	مخصوص ہندوستانی ریاضی دانوں مثلاً بودھائنہ، پنگالا، آریہ بھٹ، برہم گپت، ورہانک، بھاسکر اور رامانجن کی خدمات کی ستائش کرتا ہے اور معلومات حاصل کرتا ہے۔
CG-10 اسکول کے ہر دوسرے مضمون کے ساتھ ریاضی کے تعامل کے بارے میں جاننا اور اس کی ستائش کرتا ہے	C-10.1	متعدد مضامین جیسے سائنس، سوشل سائنس، بصری فنون، موسیقی، حرفتی تعلیم اور جسمانی کھیل کے ساتھ ریاضی کے تعامل کو پہچانتا ہے۔

3.4.1.3 ثانوی سطح

CG-1 اعداد کو سمجھتا ہے (فطری مکمل، صحیح، ناطق، غیر ناطق اور حقیقی اعداد) اعداد کی نمائندگی کے طریقے، اعداد کے درمیان تعلقات اور اعداد کے سیٹ کو سمجھتا ہے	C-1.1	حقیقی اعداد کے سیٹ اور اس کی خصوصیات کو شامل کرتے ہوئے اعداد کی سمجھ پیدا کرتا ہے۔
CG-2 اعداد اور ان کے رشتوں سے متعلق مسئلوں کو ثابت کرنے کے لیے استقرائی اور استخراجی منطق تیار کرتا ہے (مثال کے طور پر $\sqrt{2}$ ایک غیر ناطق عدد ہے۔ ورہانک اعداد کے لیے تکراری رشتے پہلے n مربع اعداد کی جمع کا فارمولہ)	C-2.1	قوت (پاور) اور قوت نما کی تفہیم میں وسعت پیدا کرتا ہے۔

CG-3 الجبری شناخت دریافت کرتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور روزمرہ کی زندگی سے متعلق مسائل کو مساوات کے ذریعے حل کرتا ہے	C-3.1	باقی کا مسئلہ، اجزائے ضربی کا مسئلہ اور تقسیمی الگورتھم کو بیان کرتا ہے اور ثابت کرتا ہے۔
	C-3.2	مساوات (2 متغیرات والی متعلقہ خطی مساوات یا ایک رکنی مساوات) کا استعمال کر کے سیاق پر مبنی مسائل کی تشکیل اور حل کرتا ہے اور تشکیل دیے گئے حالات سے نتیجہ اخذ کرتا ہے۔
	C-3.3	برہم گپت کا دو درجی فارمولہ (علامتی اور تحریری دونوں شکلوں میں) اور اس کا مشق سیکھتا ہے اور بھاسکرا اور جدید دور کے مسائل کی پہیلیاں حل کرنے میں اس کا استعمال کرتا ہے۔
CG-4 دوابعادی جیومیٹری اشکال کی خصوصیات کا تجزیہ کرتا ہے اور جیومیٹریائی تعلقات کی وضاحت کے لیے ریاضیاتی دلائل کو فروغ دیتا ہے	C-4.1	دوابعادی جیومیٹریائی اشکال (مثال کے طور پر خطوط، زاویہ، مثلث) کے تعلقات بشمول ان کی مماثلت کی وضاحت کرتا ہے اور اس کی مدد سے قیاس کی جانچ کرتا ہے اور مسائل حل کرتا ہے۔
	C-4.2	مثلث اور چارضلعی کے لیے اقلیدس کے موضوعہ اور مفروضہ استعمال کر کے مسئلہ کو ثابت کرتا ہے اور انھیں جیومیٹری کے مسائل حل کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔
	C-4.3	دائرے کی جیومیٹری، اس کے وتر، بنایا گیا زاویہ، اس کے اندر سمائے ہوئے کثیرضلعی اور π کی شکل میں اس کے رقبے کو شامل کرتے ہوئے ان سے متعلق مسئلے ثابت کرتا ہے۔
	C-4.4	π کی غیر ناطق فطرت۔ انسانی تاریخ میں دریافت کی گئی π کی بہترین تقریبی قدر اور مادھاو کے ذریعے دیے گئے π کے درست صحیح فارمولہ (لامحدود سلسلہ) کو سمجھتا ہے۔
	C-4.5	مختص جیومیٹری کا استعمال کر کے خصوصی مقامات اور مکانی رشتے کی وضاحت کرتا ہے مثال کے طور پر خطی مساوات کے جوڑنے کو بنانا اور گرافی طریقے سے اس کا حل تلاش کرتا ہے، یا دیے گئے متخصصات اور اس سے مثلث کا رقبہ نکالتا ہے۔
	C-4.6	بنیادی مثلثاتی تفاعلات، ان کی تاریخ اور حوصلہ افزائی (بشمول وتروں کا استعمال کر کے آریہ بھٹ کے ذریعے دیے گئے Sin اور Cos تفاعلات کا تعارف) اور سائنسی میدانوں میں اس کے استعمال کو سمجھتا ہے۔
CG-5 فارمولہ اخذ کرتا ہے اور اسے استعمال کر کے مستوی میں تصاویر کا رقبہ اور ٹھوس اشیا کا سطحی رقبہ اور حجم معلوم کرتا ہے	C-5.1	ہیرون کے فارمولے کا استعمال کر کے مثلث کے رقبے کا تصور کرتا ہے نمائندگی کرتا ہے اور تخمینہ کرتا ہے اور برہم گپت کے ذریعے دیے گئے دائری چارضلعی میں اس کی تعمیم کرتا ہے۔
	C-5.2	ٹھوس اشیا (مکعب، مکعب نما، کرہ، نصف کرہ، قائم دائری استوانہ یا مخروط اور ان کے مرکب) کے سطحی رقبے اور حجم معلوم کرنے کے مقصد سے فارمولے دریافت کرنے کے لیے ریاضیاتی فکر کا استعمال اور تصور سازی کرتا ہے۔
CG-6 شماریاتی تصورات (مثلاً مرکزی رجحان کی پیمائش، معیاری انحراف) اور احتمال کا استعمال کر کے ڈیٹا کا تجزیہ اور اس کی ترجمانی کرتا ہے	C-6.1	مرکزی رجحان کی پیمائشیں مثال کے طور پر درمیانہ وسطانیہ اور بہتانیہ کا استعمال کرتا ہے۔
	C-6.2	روزمرہ کے کاموں کے امکان پر احتمال کے تصور کا استعمال کر کے مسائل حل کرتا ہے۔

CG-7 ریاضی کی موضوعی اور استخراجی ساخت کو ادراک اور ستائش کی شروعات کرتا ہے	C-7.1	بیان کردہ مفروضے، موضوعے، تعریفیں اور ریاضیاتی ذخیرۂ الفاظ کا استعمال کر کے ریاضیاتی بیانات کو ثابت کرتا ہے اور جیومیٹریائی تشکیلات کو انجام دیتا ہے۔
	C-7.2	الجبری شناخت کے جیومیٹری ثبوت اور دیگر ''غیر لفظی ثبوت'' کا تصور کرتا ہے اور ان کی ستائش کرتا ہے۔
	C-7.3	اقلیدس کے موضوعے اور مفروضے کا استعمال کر کے زاویہ، مثلث، چار ضلعی، دائرہ، مثلث اور متوازی الاضلاع کے رقبہ سے متعلق مسئلے کو ثابت کرتا ہے۔
	C-7.4	دی گئی پابندیوں کو مطمئن کر کے جیومیٹری کی مختلف اشکال مثال کے طور پر قطعہ خط کا ناصف، زاویے اور ان کا ناصف، مثلث اور دوسرے کثیر ضلعی کی تشکیل کرتا ہے۔
CG-8 تصور سازی، بیش کارکردگی، نمائندگی اور ریاضیاتی ماڈلنگ جیسی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے اور انھیں روزمرہ زندگی میں استعمال کرتا ہے	C-8.1	روزمرہ کی زندگی سے متعلق کاموں کے ماڈل تیار کرتا ہے اور گراف ٹیبل اور مساوات وغیرہ کا استعمال کر کے اس کی نمائندگی کرتا ہے اور نتیجے نکالتا ہے۔
	C-8.2	تین ابعادی اشیا کی دو ابعادی نمائندگی کا استعمال کر کے سطحی رقبہ، حجم سے متعلق مسائل کی تصور سازی اور حل کرتا ہے۔
	C-8.3	دی گئی پابندیوں کے مدنظر مطلوبہ مقداروں (مثال کے طور پر رقبہ، حجم یا دیگر نتائج) کی تشریح کے لیے بیش کارکردگی کی حکمت عملی کا استعمال کرتا ہے۔
CG-9 کمپیوٹیشنل فکر کو فروغ دیتا ہے یعنی پیچیدہ مسائل کو سلسلہ وار آسان مسئلے میں تبدیل کرتا ہے اور پھر انھیں مناسب طریقوں/ الگورتھم سے حل کرتا ہے	C-9.1	ایک مسئلے کو ذیلی مسئلوں میں توڑتا ہے۔
	C-9.2	پیروی کرنے والی مسلسل ہدایات کو واضح اور تجزیہ کرتا ہے۔
	C-9.3	مسائل کے درمیان یکسانیت اور غیر یکسانیت کا تجزیہ کرتا ہے تاکہ ایک حل نکال سکے اور اس طریقۂ کار کو ایک سے زیادہ مسائل پر استعمال کر سکے۔
	C-9.4	الگورتھمی مسائل کو حل کرنے میں خود شامل ہوتا ہے تاکہ اس طرح کے حل تیار کر سکے۔
CG-10 ہندوستان اور دنیا کے ریاضی دانوں کی اہم خدمات کی معلومات حاصل کرتا ہے اور اس کی ستائش کرتا ہے	C-10.1	ریاضی کے میدان میں ہندوستانی اور غیر ملکی ریاضی دانوں کی خدمات کو تسلیم کرتا ہے۔ (مثال کے طور پر اعداد، جیومیٹری اور الجبرا کا ارتقا)
	C-10.2	ہندوستان اور اس سے باہر کی گئی ریاضی میں جدید شراکتوں کو تسلیم کرتا ہے اور ریاضی کے میدان میں ابھرتے ہوئے نئے شعبے اور نئے سوالات کو سمجھتا ہے۔
CG-11 ریاضی کے دوسرے مضامین سے تعلق کی کھوج بین کرتا ہے	C-11.1	ریاضیاتی معلومات اور آلات کو استعمال کر کے مسائل یا مختلف مضامین سائنس، سوشل سائنس، بصری فنون، موسیقی، حرفتی تعلیم اور کھیل کود میں حالات کا تجزیہ کرتا ہے۔

3.4.2 تصورات کے انتخاب کے لیے توجیہ

ہر سطح پر آموزش اور پڑھائے جانے والے تصورات کا انتخاب کرنے کے لیے آموزشی معیارات درسیاتی اہداف اور استعداد کو یہاں متعارف کرایا گیا ہے۔ ان انتخابات کے زیر نظر جو اہم اصول ہیں، انھیں یہاں بیان کیا گیا ہے:

a. **ضرورت کا اصول:** اس اصول میں تین اہم سوالات شامل ہیں: کس طرح کی ریاضی کی آموزش ضروری ہے جس سے کوئی اپنے روزمرہ کے مسائل حل کر سکے، عام زندگی جی سکے اور وطن کے جمہوری عمل میں شامل ہونے کے قابل ہو سکے، دیگر ضروری اسکولی مضامین،

مثال کے طور پر سائنس اور سوشل سائنس کو درست طریقے سے سمجھنے کی اہلیت حاصل کرنے کے لیے کس قسم کے ریاضی کی ضرورت ہے۔ اگر طلبا اس مضمون کی مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں تو ان کی دلچسپی کو فروغ دینے کے لیے کس قسم کی ریاضی کی ضرورت ہے۔

b. **ربط کا اصول:** جو تصورات ہر سطح کے لیے چنے جاتے ہیں ان میں آپس میں اور مکمل طور پر سطح کے خصوصی درسیاتی اہداف، استعداد اور آموزشی ماحصل کے ساتھ ربط ہونا ضروری ہے۔ اہداف کو ربط کی قیمت پر تمام ریاضیاتی تصورات کے ساتھ طلبا پر اہداف کو لادنا نہیں چاہیے۔

c. **عملیت اور توازن کا اصول:** نصاب مکمل کرنے کی دوڑ میں کبھی کبھی تصوراتی تفہیم کے فروغ سے توجہ ہٹ جاتی ہے اور فارمولے کا رٹہ لگانا اور الگورتھم کا سیدھا استعمال کرنا تدریسی عمل کا مرکزی حصہ بن جاتا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں مواد کو کم کرنے کی پرزور سفارش کی گئی ہے تاکہ مباحثے، تجزیاتی فکر اور تصورات کی ستائش کا بھرپور موقع ملے۔

ہر سطح پر ریاضیاتی تصورات کا انتخاب کرتے ہوئے مواد کے بوجھ کو مباحثے تجزیاتی فکر اور حقیقی تصوراتی فہم سے برابر کرنے کے خیال پر زور دیا گیا ہے۔ ہر سطح میں تصورات کے انتخاب مقصد تصورات کی تصوراتی اور باضابطہ تفہیم کے توازن کے لیے گنجائش میں اضافہ ہونا چاہیے۔ اس سے اساتذہ کے لیے بھی مزید گنجائش پیدا ہوگی تاکہ تصوراتی فکر اور بامعنی مشق پر زیادہ توجہ دے سکیں۔

اس توجیہ کے ساتھ آموزشی معیارات کو تیار کیا گیا ہے جس کے تحت ریاضی کو گریڈ 10 تک ایک تعلیمی سفر کی طرح سمجھیں گے، تاکہ طلبا اس کے داخلی حسن اور قدر کو سمجھیں۔ نتیجتاً اپنی خواہش کے مطابق اس میں اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کر سکیں، جو بھی علاقے اور تصورات طلبا کی زندگی میں دنیا کے ساتھ تعامل کے لیے کارگر ہوتے ہیں، یا دوسرے مضامین میں وہ سب گریڈ 10 تک مکمل ہو جاتے ہیں، تو اگر وہ ریاضی کو گریڈ 10 کے آگے شامل نہیں کرتے ہیں اس کے باوجود بھی ان میں ریاضی کی ضروری مہارتیں، تصورات اور صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں۔ ہر سطح پر سبھی تصورات شامل کیے گئے ہیں جو دیگر سطحوں کے لیے شاید ضروری ہوں گے۔

سیکشن 3.5

متن

اس دستاویز کے حصہ اے کے باب 3,3.2 میں بحث کی گئی ہے کہ سبھی مضامین میں مواد کا انتخاب کرنے کی طرزِ رسائی اصول اور طریقوں میں عام خصوصیات ہیں۔ اس سیکشن میں ریاضی کی جماعتوں کے نقطۂ نظر سے جو سب سے اہم ہیں ان پر توجہ دی گئی ہے۔ لہٰذا اوپر بیان کیے گئے سیکشن کے ساتھ اسے پڑھنا کارگر رہے گا۔

3.5.1 مواد انتخاب کرنے کے اصول

ریاضیاتی کلاس روم میں پڑھنے کے لیے موضوع کا انتخاب کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اصولوں کی پیروی کی جائے گی۔ سطح کے مطابق اصول بنائیں، ہر سطح کے لیے، جہاں بھی استعمال ہوں گے، سابقہ سطح کے اصولوں کو بھی شامل کریں گے۔

3.5.1.1 ابتدائی سطح

a. ریاضی میں تصورات کی نشوونما کے لیے طلبا کے آموزشی عمل میں مقامی عام سیاق اور گرد و پیش کو زیادہ جگہ ملنی چاہیے۔ تصورات اور ذیلی

تصورات کا تعارف کرنے اور وضاحت کے لیے روزمرہ کی زندگی سے متعلق نظیری مطالعہ، کہانیاں، حالات اور گھر کی زبان کے الفاظ اور جملوں کو شامل کرنا چاہیے۔

b. کلاس روم کے باہر آموزش کی ثقافت کی نشوونما کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ جہاں ممکن ہو مزید کھیل کے طریقوں (سرگرمیوں) کو شامل کرنا چاہیے۔

c. سبھی سرگرمیوں، پروجیکٹ، اسائنمنٹ اور مشقوں میں ریاضیاتی استدلال کے لیے راہ ہموار کرنی چاہیے۔ مراد یہ ہے کہ ایسا ہو جو طلبا کی ان کے مشاہدوں اور اندازوں یا قیاس کی وجوہ کو واضح کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کرے اور یہ بھی معلوم کرے کہ ایک مقررہ اصول کسی خاص طریقے سے کیوں آگے بڑھ رہا ہے اور یہ کس قاعدے یا اصول پر مبنی ہے۔

d. متن کی زبان سلیس ہونی چاہیے تاکہ طلبا اس زبان کا استعمال کر کے اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں، نتیجتاً طلبا کے ذخیرہ الفاظ میں بتدریج اضافہ ہوگا اور وقت کے ساتھ خصوصاً ریاضیاتی ذخیرۂ الفاظ، علامتوں اور ترسیم کا استعمال کرنے میں زیادہ مہارت حاصل کر سکیں گے۔

e. متن کو آموزشی طریقۂ کار (بامعنی مشق سے یادداشت اور طریقۂ کار میں روانی کو فروغ دینا اور وقوفی مہارتوں کا استدلال موازنہ، تضاد اور درجہ بندی) کے ساتھ ساتھ خصوصی ریاضیاتی صلاحیتوں کے اکتساب کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

f. مکمل مواد میں تسلسل اور ربط ہونا چاہیے اور تصورات کے فروغ کا عمل خطی نہ ہو کر گھماؤدار ہونا چاہیے۔

g. مواد کا انتخاب کرنے کے لیے ان سرگرمیوں پر توجہ ہونی چاہیے جو پرکشش ہوں اور طلبا کی روزمرہ کی زندگی کے تجربات سے مربوط ہوں۔ انھیں ایک سے زیادہ آموزشی اغراض استعداد تک ساتھ ہی ساتھ پہنچتا ہے اور ایک یا زیادہ آموزشی علاقوں کو ایک ہی وقت میں شامل کرتا ہے۔

h. جیسا کے طلبا دھیرے دھیرے کسی تصور کا فطری فہم پیدا کرتے ہیں زیادہ رسمی تعریفیں ایک زیادہ غیر رسمی گفتگو کی آخر میں قدرتی طور پر فروغ پانی چاہیے۔

3.5.1.2 مڈل سطح

a. متن ایسا ہونا چاہیے کہ وہ کسی مسئلے یا پہیلی کو حل کرنے کے لیے طلبا کی مختلف حکمتوں کی کھوج بین میں مدد کرے۔

b. مواد میں ایسے حالات اور مسائل کو شامل کیا جانا چاہیے جن کے ایک سے زیادہ درست جوابات ہوں۔ اس کے لیے مشقوں میں غیر متعین جواب والے سوالات کو زیادہ جگہ ملنی چاہیے۔

c. مواد طلبا کو ایسے مواقع فراہم کرے کہ وہ ریاضی کی ''بات'' کر سکیں۔ مباحث کے دوران طلبا کے ذریعے استعمال کی گئی نیم رسمی زبان کو قبول کرنا چاہیے اور اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

d. مسئلہ پیش کرنا ریاضی کا ایک اہم حصہ ہے۔ ایسی مشقوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے جن میں طلبا کو اپنے ساتھیوں اور دوسروں کے لیے مسائل اور پہیلیاں تیار کرنے اور بنانے کی ضرورت ہو۔

e. متن ایسا ہونا چاہیے کہ وہ طلبا کی، تصورات اور الگورتھم کی توجیہ کو سمجھے بغیر محض رٹنے کے بجائے ان کی کھوج بین، تشکیل، ستائش اور تفہیم میں مدد کرے۔

f. متن ایسا ہونا چاہیے کہ وہ ورک شیٹ، کھیل پہیلیوں کے ذریعے بامعنی مشق فراہم کرے جو کام کرنے کے لیے درکار یادداشت (اسمرتی) کی سمت کی رہنمائی کرے۔ نتیجتاً طریقۂ کار اور تحسیبات سے متعلق صلاحیتوں کو رواں رکھنے میں مدد کرے۔

g. ریاضی کو میکانیکی طریقوں کے مجموعے کے بجائے کھوج بین، دریافت اور تخلیقیت کا حامل مضمون ہونا چاہیے۔

h. متن کو ایسے مواقع فراہم کرنے چاہیے جس میں تجرید کی افادیت کی قدرتی طور پر حوصلہ افزائی ہو۔

استاد کی آواز 3.1

π کی معلومات

آپ نے کبھی سوچا ہے کہ کیا ہم کسی کمپیوٹر، کلکولیٹر یا کتاب کے بغیر، Pi (π) کی قدر خود معلوم کر سکتے ہیں؟ جواب ہے، ہاں! اور وہ بھی صرف ایک دھاگہ، کاغذ قلم اور جیومیٹری باکس کا استعمال کر کے۔ اپنی کلاس میں یہ مشق اس وقت کرتے ہیں جب ہم دائرے کی خصوصیات سیکھتے ہیں۔ سرگرمی کافی آسان ہے۔ ہم ایک کاغذ کا ٹکڑا لیں گے اور اس پر مختلف قطر والے ایک سے زیادہ دائرے بنائیں گے۔ پھر ہم دھاگے کو دائرے کی آؤٹ لائن پر رکھیں گے اور دھاگے کی لمبائی کی پیمائش کریں گے۔ یہ لمبائی دائرے کا محیط ہوگی اس عمل کو سبھی دائروں کے لیے دہرائیے اور ذیل میں دیے گئے جدول میں لکھیے:

	محیط یا دھاگے کی لمبائی (C)	قطر (D)	محیط کی قطر سے نسبت
.1			
.2			
.3			
.4			
.5			

مشق کے آخر میں، میں نے طلبا سے نسبت کی قدر پر توجہ دینے کے لیے کہا۔ وہ عام طور پر 3 کے قریب ترین ہے۔ یہی وہ مشہور مستقلہ ہے، جسے پائی (Pi) کے نام سے جانا جاتا ہے، یونانی علامت "π" سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

ایک بار اس مشق کو کرنے کے بعد ہم اس سے متعلق بہت سارے سوالات حل کرتے ہیں، جیسے اگر مجھے دائرہ کا نصف قطر معلوم ہے تو کیا ہم اس کے محیط کا اندازہ لگا سکتے ہیں؟ اور مزید یہ کہ اس طرح کی سرگرمیوں میں تدریسی اشیاء کا استعمال کر کے میں کلاس کے دوران طلبا کی مزید توجہ اور دلچسپی کو بنائے رکھتا ہوں۔

3.5.1.3 ثانوی سطح

a. متن کی تیاری اور انتخاب اس طریقے سے کیا جانا چاہیے کہ طلبا تجرید کے تصور لفظ کو موضوعی نظام اور استخراجی منطق کو سمجھ سکیں۔

b. زیادہ سے زیادہ پروجیکٹ پر مبنی سرگرمیاں تیار کی جائیں اور انھیں مواد میں جگہ دینی چاہیے تاکہ طلبا کو مختلف تصورات کو بہ یک وقت باہم مربوط کرنے کے مواقع فراہم ہوں۔ یہ ریاضیاتی تصورات کی وحدت اور ان کے باہمی ربط کی ستائش میں طلبا کی مدد کرے گا۔

c. مواد کو تیار کرتے وقت بین مضامین طرز رسائی/بین الضابطہ طرز رسائی کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ دوسرے مضامین کے شمولیت کو یقینی بنائے ہوئے پروجیکٹ پر مبنی کام کے مضامین کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے مثلاً سائنس اور سوشل سائنس میں خطی انحراف اور مساوات کو حل کرنا۔

d. اس سطح پر مواد کو طلبا کو مڈل سطح کے دوران حاصل کی گئی ریاضیاتی معلومات اور مہارتوں کی نشوونما اور انھیں یکجا کرنے کی اجازت دینی چاہیے۔

e. طلبا کو چاہیے کہ وہ ریاضیاتی دریافت اور آموزش میں کارگر، آلات، جدید ٹیکنالوجی پر مبنی تدابیر اور ریاضیاتی سافٹ ویئر کو بروئے کار لانے کے لیے درکار ضروری مہارتوں کو فروغ دیں۔

f. مواد ایسا ہونا چاہیے کہ ریاضی کی تاریخ اور وقت کے ساتھ ریاضیاتی تصورات کے ارتقا بالخصوص ہندوستان اور دیگر ریاضی والوں کے تعاون کو نمایاں کرے۔

باکس 3.2

ریاضی کے فروغ میں ہندوستان کا حصّہ

قدیم اور ویدک دور سے جدید دور تک ریاضی کی ہزاروں سال پر محیط شان دار تاریخ رہی ہے: ریاضی کے حوالے سے ہندوستان کی کچھ نمایاں دریافتیں درج ذیل ہیں۔

دو ہزار سال قبل مسیح سے	یجروید میں 10^{12} تک 10 کی پاور کے نام
800 صدی قبل مسیح	بودھائنہ کے سلب سوتر (Sulba-Sutra) بودھائنہ ۔ فیثاغورث ، مسئلے کا پہلا عام بیان
500 صدی قبل مسیح	پانینی کے اسلادھیائے (Asladhyayi) میں پہلی بار جینرٹیوگرامر کا تعارف اور اس کا استعمال مکمل زبان کا ماڈل تیار کرنے میں کیا گیا
300 صدی قبل مسیح	پنگالا کے چھند شاستر (Chhanda Shastra) میں اعداد کی دوہری نمائندگی میں کرنے والی پہلی الگورتھم
300 ویں صدی	0-9 ہندسوں کا استعمال کرکے اعداد لکھنے والے ہندوستانی نظام کی نشوونما ، جو آج دنیا بھرمیں استعمال ہو رہے ہیں ۔بکشالی دستاویز میں اس کا پہلا استعمال دیکھا گیا
499	آریہ بھٹ کے آریہ بھٹیا (Aryabhatia) میں ، Sin (جیا)اور Cos (کوٹجیہ) تفاعلات کا تعارف اور کرنگومیٹری کی بنیاد آریہ بھٹ کے آریہ بھٹیا (Aryabhatia) میں علم فلکیات کے سیاق میں پیچیدہ حساب انجام دینے کے لیے ہندوستانی اعداد کا پہلا استعمال برہما اسفوتا سدھانت (Brahmasphuta Siddhanta) میں برہم گپت کے ذریعے صفر کا ایک عدد کی شکل میں اور منفی اعداد کا اعداد کی شکل میں اور ان پر حسابی عملوں کے قاعدوں کے اطلاق کا تعارف
628	(Brahmasphuta Siddhanta) میں برہم گپت کے ذریعے اعداد کے لیے متغیرات کا پہلا استعمال ، اور اس طرح الجبرا ی، بنیاد رکھنا (Brahmasphuta Siddhanta) میں برہم گپت کے ذریعے ایک متغیر دوہری مساوات کے لے پہلا عمومی حل فراہم کرنا ورتاجاتی سموکیا (Vrrthajahsamucaya) میں درہانک کے ذریعے شاعری کے سیاق میں درہانک ۔فیبونا کی اعداد 1,2,23,5,8,13,21,24 کا تعارف
700 ویں صدی	ورتاجاتی سموکیا(Vrrthajahsamucaya)میں ورہانک کے ذریعے شاعری کے سیاق میں پنگل کے میروپرانتر / پاسکل مثلث کی پہلی صریح وضاحت
1000 صدی	کھجوراہبو کے پارشوناتھ مندر میں گڑا ہوا پہلا معلوم 4x4 جادوئی مربع
1150	بیج گنت (Bijaganita) میں بھاسکر کے ذریعے دیا گیا ، برہم گپت پیل مساوات $x^2-ny^2=1$ (ایک مقررہ تعین صحیح عدد ہے)میں صحیح عدد ی جوڑے (x,y) کو حل کرنے کا پہلا مکمل حل
1360	π کا پہلا درست فارمولا جیسا کہ مادھوا کے ذریعے لامحدود سلسلے کے طور پر دیا گیا ہے
1360 سے 1650	ریاضی کے مادھوا اسکول کے ممبران کے ذریعے ، خصوصاً یکتی بھاشا میں جیستھا دیو کے ذریعے دی گئی پاور سیریز اور تفرق شامل کرتے ہوئے احصا کی بنیاد کی نشوونما
1910	رامانجن نے کئی دوسری بنیادی دریافتوں میں π کے لیے تیزی سے تبدیل ہونے والا سلسلہ ،ایک عدد کے حصوں کی تعداد کے لیے ضربی فارمولے ، دائری طریقہ اور موک تھیٹا تفاعلات کی دریافت کی ۔
2002	اگروال ، کایل اور سکسینہ نے آئی آئی ٹی کانپور میں "Primes is in P" کے عنوان سے ایک مقالہ شائع کیا جس میں یہ متعین کرنے کے لیے کہ آیا کوئی مکمل اعداد مفرد عدد ہے یا نہیں ، پہلا قابل ثبوت کثیر رکنی وقت الگورتھم پیش کیا ۔

ہندوستان میں ان دریافتوں اور دیگر ریاضیاتی دریافتوں، اور ان کے پیچھے کی لاجواب کہانیوں کو درسیات میں درست جگہوں پر شامل اور جمع کیا جائے گا۔

3.5.2 مواد اور وسائل

مواد اور وسائل متن کا ایک اہم حصہ ہیں۔ ریاضی کی تدریس و آموزش کے لیے متن کا انتخاب کرنے کے اصولوں میں درج ذیل شامل ہیں:

a. **ٹھوس اشیا:** تدریسی و آموزشی اشیا، آموزشی تجربات کو زیادہ دلچسپ اور پُرلطف بنانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اس طرح کی اشیا کا استعمال تصورات کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ مشق اور اندازۂ قدر میں بھی ہو سکتا ہے۔ یہ وسائل طلبا میں تصورات کی سمجھ کو فروغ دینے کے لیے زیادہ موثر ثابت ہو سکتے ہیں، کیونکہ یہ زبانی ہدایت کو اصل تجربہ سے جوڑتے ہیں۔ تجریدی تصورات کو ٹھوس بناتے ہیں اور آموزش میں تجسس اور دلچسپی پیدا کرتے ہیں۔ اسکول ریاضیاتی خیالات کی دریافت، مظاہرے اور تصدیق کے لیے تجربہ گاہیں یا ریاضیاتی کارنر تیار کر سکتے ہیں۔ برقی کیلکولیٹر، گراف مشینیں، ریاضیاتی گیم، پہیلیاں، گنت مالا، تیلیوں کا گٹھر، جیوبورڈ، الجبرا ٹائل، ڈائن بلاک یا چپٹے لمبے کارڈ، ڈومینوز، پینٹومینوز، ریاضی سے متعلق ویڈیو اور انکلینو میٹران کی چند مثالیں ہیں۔

b. **درسی کتابیں:** درسی کتابوں کو حقائق پر مبنی معلومات کو طلبا تک درست انداز میں فراہم کرنا چاہیے۔ مواد کو طلبا کے فہم کے مناسب بنانے کے لیے اسے ریاستی یا علاقائی سیاق سے جوڑ کر پیش کرنا چاہیے تاکہ وہ پڑھنے میں صرف مختلف تکانیک کا مجموعہ نہ لگے۔ خیالات کی نشوونما ٹھوس مثالوں کے ساتھ مربوط اور تواتری یا گھماؤدار انداز میں ہونی چاہیے، تاکہ تجریدی تصورات تک پہنچایا جا سکے اور پرانے خیالات سے نئے خیالات تک رسائی ہو سکے۔ زبان کو آسان اور قابل فہم ہونا چاہیے اور طلبا کو خود تعریفیں تشکیل کرنے کی آزادی ہونی چاہیے اور انھیں دھیرے دھیرے رسمی ریاضی ارکان کا استعمال کرنے کے شروعات کرنی چاہیے۔ انتخاب کیا گیا مواد سیکشن 3.6 میں مذکور ریاضی کی تدریسیاتی ہدایتی عملیات کے ساتھ مربوط ہونا چاہیے۔ مواد میں پہلے ٹھوس نمائندگی اور بصری نمائندگی اور پھر تجریدی نمائندگی شامل ہونی چاہیے۔ دریافت یا کر کے سیکھنے کو یقینی بنانے کے لیے مواد اور مشق یا پہیلیوں میں توازن ہونا چاہیے۔

c. **ورک بک:** ریاضی کی تدریس و آموزش میں ورک بک ایک مددگار آلہ ہے۔ ورک بک تین مقاصد کو پورا کرتی ہے۔ (i) نئے تصورات کا تعارف کرانا، (ii) تصورات کی سمجھ کو مضبوط کرنے کے لیے کمپیوٹیشنل تسلسل مشق نیز طریقۂ کار اور تحسیب کے عمل میں مہارت حاصل کرانا (iii) طلبا کے لیے خود اپنا جائزہ لینے کے لیے آلات فراہم کرنا اور اس معلومات کو اساتذہ تک پہنچانا، طلبا کی ورک بک کے ساتھ کافی مددگار ہو سکتی ہے۔

d. **تکنیک:** اطلاعاتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی ریاضی کی تدریس کو مکالماتی اور دلچسپ بناتے ہوئے زائد مواقع فراہم کرتی ہے جس سے طلبا ریاضیاتی تصورات کو سیکھ سکیں اور اس سے تعلق بنا سکیں، گرافک کیلکولیٹر یا سافٹ ویئر، کمپیوٹر الجبرا نظام اور دیگر ڈیجیٹل آلات سے طلبا کو ریاضیاتی اشیا اور عملیات کے ساتھ تجربہ کرنے اور اس کا تصور کرنے کا موقع ملتا ہے اور گیم اور نقالی کے ذریعے دریافتیں اور تشکیل کرنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

سیکشن 3.6

تدریسیات اور جائزہ

تدریسیات اور جائزے کے طرز فکر، اصول اور طریقۂ کار تمام مختلف مضامین میں تقریباً یکساں ہیں، جو اس دستاویز کے حصہ A سبق 3.3 اور 3.4 میں زیر بحث آ گئے ہیں۔ یہ سیکشن اسکول میں ریاضی کی تدریس و آموزش کے اہم ترین پہلو پر مرکوز ہے۔ لہٰذا، مذکورہ بالا سیکشن کے ساتھ اس سیکشن کا مطالعہ کرنا کارگر ہوگا۔

3.6.1 ریاضی کے لیے تدریسیات

ریاضی کی تدریس کے روایتی طریقوں میں عام طور پر اساتذہ براہ راست تجریدی اور علامتی فکر کی طرف چل پڑتے ہیں۔ یہ آموز گاروں کے لیے ریاضی کو قابل رسائی بنانے کے لیے بہت موثر نہیں ہے۔ اس سے پہلے آموز گار علامتی ردوبدل کے لیے تیار ہوں۔ کچھ اقدامات ہیں۔ سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ ریاضیاتی تصورات کی آموزش کے لیے ٹھوس تجربات فراہم کیے جائیں۔ ایک مرتبہ جب آموز گار خود کو ان تجربات سے مانوس کر لیتا ہے تو پھر تجرید کی اگلی سطح کے لیے تجربات پر بحث کرتے ہوئے زبان کا استعمال کر کے تجرید کی اگلی سطح پر پہنچتے ہیں۔ زبان کے استعمال کو تصاویر اور خاکوں کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ آخر کار ان تصاویر کو ریاضی کے مخصوص تصور یا خیال کی نمائندگی کے لیے علامتوں میں تبدیل کیا ہے۔ ریاضی میں تصوراتی سمجھ کی نشوونما کے لیے ریاضی تدریسیات کو اس تسلسل پر غور کرنا چاہیے۔

ریاضی کی آموزش میں طلبا کے لیے مسئلہ حل کرنا اور مسئلہ پیش کرنا بہت اہم اقدامات ہیں۔ مشکل تصورات کو سمجھنے اور یاد رکھنے کے لیے مشق اور آزادانہ طور پر مسئلے حل کرنا، طلبا کے لیے مددگار ہوتا ہے، اور کلاس روم میں جتنا ممکن ہو کثرت سے اس عمل کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ طلبا کی گروپ میں مسائل اور پہیلیاں حل کرنے کے لیے بھی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ تاکہ وہ ایک مسئلے کو حل کرنے کے لیے مختلف طرزِ رسائی سے روبرو ہو سکیں اور ریاضیاتی تصورات کے متعلق گفتگو کر سکیں، لہٰذا انھیں زیادہ قابل فہم بنا سکیں، مظاہر سوالات پیش کرنے اور نئے مسئلوں کو سامنے لانے کے لیے بھی طلبا کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

ابتدائی سطح سے آگے بہت سے طلبا تجربہ گاہوں میں انجام دیے جانے والے سائنسی تجربات کے ذریعے آموزش کا لطف زیادہ اٹھاتے ہیں۔ طلبا کو سائنسی دریافت کے ان مرحلوں سے روبرو ہونے کا تجربہ حاصل ہوتا ہے: قدرتی مظاہر کا مشاہدہ، تجربہ گاہ میں تجربے کی تیاری، تجربہ انجام دینا اور مشاہدے لکھنا، پیٹرن تلاش کرنے کی کوشش کرنا اور پھر آخر میں مظہر کو واضح کرنا۔ بدقسمتی سے موجودہ طریقے ریاضیاتی تدریس میں طلبا کو اس طرح کے تجربات فراہم نہیں کرتے۔ ریاضی کو اکثر حاصل شدہ نتیجے کی طرح پیش کیا جاتا ہے جو کہ خالص طور پر مظاہراتی اور رسمی ہے۔ بڑھتی ہوئی وجدانی نشوونما کا استعمال کر کے اندازہ لگانا، ایک مہارت ہے جس کا استعمال نئے مسئلے اور ان کے ثبوت دریافت کرنے میں کیا جاتا ہے، ریاضی کی جماعتوں میں ان کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔

ابتدائی، مڈل اور ثانوی سطحوں پر تدریس کے استقرائی طریقے کا استعمال کر کے ریاضی کی 'تجرباتی' نوعیت کا مظاہرہ کرنا ممکن ہے۔ خیال یہ ہے کہ درست ریاضیاتی تجربات پر مشتمل تدریسی اشیا تیار کی جائیں۔ طلبا گروپ میں کام کر سکتے ہیں اور قیاس لگانے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ مثال کے طور پر ایک تجربہ میں طلبا شروعاتی کچھ جفت اعداد کو دو چھوٹے اعداد کے طور پر لکھ سکتے ہیں اور یہ انھیں اس مشاہدے کی طرف لے جائے گا کہ وہ ہمیشہ دو مفرد اعداد کی جمع کے طور پر لکھا جا سکتا ہے۔ استاد کی رہنمائی کے ذریعے انھیں اس قیاس تک پہنچانا چاہیے کہ 'کوئی بھی دو سے بڑا جفت عدد دو مفرد اعداد کی جمع ہوتا ہے' انھیں زیادہ سے زیادہ ثبوت اکٹھے کرنے چاہئیں۔ حالانکہ یہ مخصوص مسئلہ غیر حل شدہ ہے، آخر میں تمام طلبا کو یہ موقع دینا چاہیے کہ وہ اس تجربے کے بارے میں بات کر سکیں۔ (بیان کو صحیح یا غلط ثابت کرنے کے بجائے) عددی نظریہ، جیومیٹری اور اجتماع میں اس طرح کے کئی تجربات تیار کیے جا سکتے ہیں۔ اس طرح کی سرگرمیاں وجدان اور مسائل کے حل کی صلاحیت کو فروغ دیتی ہیں۔

تعریفوں کی تفتیش کرنے، متبادل ثبوت وضع کرنے یا ان کا انتخاب کرنے، قیاس، وضاحتیں، نمائندگی اور تعمیم کرنے کی شکل میں ریاضی قدرتی طور پر تنقیدی فکر کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ درسیات اور تدریسیات کو ایسی فکر کے لیے گنجائش اور تعلیمی مواقع فراہم کرنے چاہیے۔ مثال کے طور پر جیومیٹریائی دعوے کی جانچ کے لیے ماچس کی تیلیوں کی جیومیٹری مددگار ہوتی ہے۔ تجرباتی، تخلیقی، دریافتی اور تنقیدی فکر کو فروغ دینے کے مقصد سے نمایاں خصوصیات والی خود کی جیومیٹری اشیا اور اعداد کے درجات تیار کرنے کے لیے طلبا کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

3.6.1.1 ہدایتی طریقے

a. طلبا کو ایک ہی ریاضیاتی تصور کو متعدد طریقوں سے دیکھنے کا موقع فراہم کرنا چاہیے۔ یہ کام تصاویر، علامات، مختلف حرکات یا اطلاق اور عام زبان میں مختلف وضاحتوں کے ذریعے انجام دیا جاسکتا ہے۔ یہ سبھی ایک منفرد نقطۂ نظر فراہم کرتے ہیں اور مجموعی شکل میں ریاضیاتی تصور کی اپنی سمجھ بنانے میں طلبا کی مدد کرتے ہیں۔

b. استاد کو چاہیے کہ طلبا کی اپنی سمجھ کو ریاضیاتی لغت اور ارکان کا استعمال کرتے ہوئے خود کی زبان میں ظاہر کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کرے، اگر ہدایتی زبان میں فرق ہو تو ان کی گھریلو زبان کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ طلبا میں ریاضیاتی گفتگو کے مواقع فراہم کرنے چاہیے۔

c. استاد کو وضاحت طلب سوالات کو شامل کرتے ہوئے طلبا کو بامعنی مباحثے میں دلچسپی لینے کے مواقع فراہم کرنے چاہئیں، مثلاً وہ تصور جس سے آپ واقف ہیں کسی ایسے فرد کو کس طرح سکھائیں گے جو ابھی شروع کر رہا ہے؟ یا ''آپ کیسے جانتے ہیں؟'' شروعاتی عمر سے ہی جانچ کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ جب کوئی طالب علم 24 ٹافیاں آٹھ طلبا میں تقسیم کرتا ہے تو صرف یہ پوچھنا اہم نہیں ہے ''کہ کیا سب کو برابر تعداد میں ٹافیاں حاصل ہوئیں''، بلکہ ساتھ یہ اہم ہے کہ ''آپ کو کیسے معلوم ہے؟

d. استاد کلاس روم میں حل مسائل کے امور شامل کرسکتا ہے جو متعدد مقاصد کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ سیکھے گئے سابقہ تصورات کی یاد دہانی کے لیے بھی مسائل منتخب کیے جاسکتے ہیں اور پھر انھیں نئے تصورات سے جوڑا جاسکتا ہے۔ اس عمل کو ایسے تیار کر سکتے ہیں کہ طلبا سوالات کے ذریعے جوابات دیں اور پھر زبانی سوچ یا تجربے کے ذریعے اس کا جواز پیش کریں۔

e. حالات بنائیں تصورات کی بصارت میں مسئلہ کے ذریعے سوچنا اور حل کے لیے حکمت عملی نکالنے میں استاد جسمانی ماڈل، تصاویر، گرافی کیلکولیٹر، نقلی سامان، کمپیوٹر الجبرا نظام، کھیل اور دوسرے آلوں سے طلبا کی مدد کر سکتے ہیں۔

f. چھوٹے گروپ میں کام ریاضی کی آموزش کا ایک موثر طریقہ ہو سکتے ہیں۔ گروپ میں مباحثے اور حل مسائل طلبا کو ریاضی کے بارے میں بات کرنے، ان سوالوں کو اٹھانے جو شاید وہ استاد سے پوچھنے میں گھبراتے ہوں، اور مجموعی فہم کے ساتھ مشکل مسائل حل کرنے کے لیے مواقع فراہم کر سکتے ہیں۔ حالانکہ گروپ کو موثر بنانے کے لیے یہ کم وقفے کا ہونا چاہیے۔

g. ورک شیٹ، پہیلیاں، کھیل، ذہنی اور زبانی ریاضی گروپ میں کام کرنے اور کاغذ قلم کے ساتھ گھر کا کام، کے ذریعے بامعنی مشقیں ریاضیاتی کلاس روم کا لازمی حصہ ہونا چاہیے۔ مشقی مسائل تیار کیے جانے چاہئیں، تاکہ طلبا تصورات اور تکنیکوں کو دہرائے اور ان مختلف حالات کو دیکھے جن میں کسی خاص تکنیک کا استعمال کیا جاسکتا ہو۔ جب مسائل کا انتخاب اور انھیں حل کرنے میں طلبا کی رہنمائی کریں تو استاد کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ طلبا فعال طور پر سیکھ رہے ہیں، اور نہ صرف تکنیک کو رٹ رہے ہیں۔

h. مڈل اور ثانوی سطحوں کے دوران، سادہ یا ریاضیاتی متن کا مطالعہ اور ریاضیاتی مواد کو لکھنے کے مواقع فراہم کرنے چاہیے۔ ریاضیاتی ترسیل، تدریس اور آموزش کے حصے کی طرح انفرادی طور پر ظاہر ہونے چاہیے۔ اس مقصد کے لیے اسکول کی طرف سے کتابیں اور آن لائن وسائل فراہم کیے جانے چاہیے۔

استاد کی آواز 3.1i

ریاضی کے جادو کی دریافت!

جیومیٹری کی آموزش زیادہ تر، موضوعی اور مسئلوں کے ذریعے ہوتی ہے جو اکثر طلبا کو حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ "یہ کہاں سے آیا ہے؟ کیا یہ ہمیشہ ہوتا ہے؟ تو، میں کیا کرتا ہوں کہ عام طور پر ایسی چیزوں کا تعارف سرگرمیوں سے کرتا ہوں۔ مثال کے طور پر سکھانے کے لیے ایک چار ضلعی کے سبھی داخلی زاویوں کی حاصل جمع 360° کے برابر ہوتا ہے"، ہم ایک آسان سرگرمی کریں گے۔ میں نے طلبا سے ایک چار ضلعی بنانے کے لیے اور پھر اس کے سبھی زاویوں کی $\angle 1$، $\angle 2$، $\angle 3$ اور $\angle 4$ کی نشاندہی کرنے کے لیے کہا، جس طرح ذیل میں دی گئی تصاویر میں دکھایا گیا ہے۔ پھر میں نے طلبا کو ان چار زاویوں کی پیمائش کرنے کے لیے کہا تا کہ وہ دریافت کریں کہ جمع 360° ان کا حاصل ہے۔ متبادل کے طور پر، وہ ان زاویوں کو کاٹ کر ان کی راہوں کو بلا فصل ایک نقطہ پر ملاتے ہیں (جیسا کہ ذیل میں دکھایا گیا ہے) تو ایک مکمل زاویہ بنتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حاصل جمع 360° ہے۔

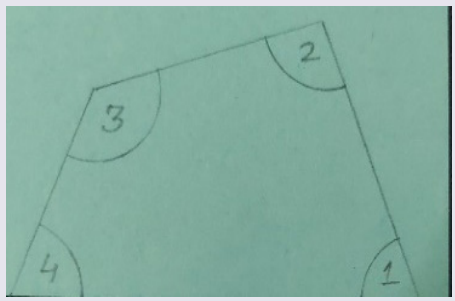
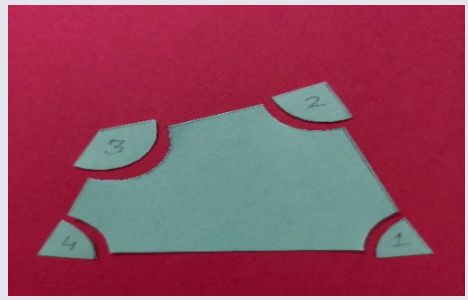
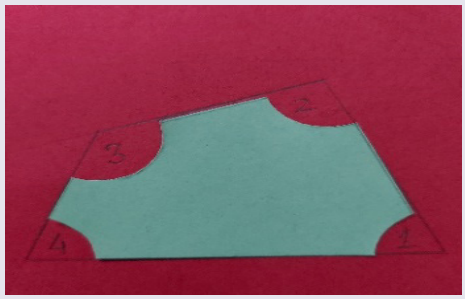
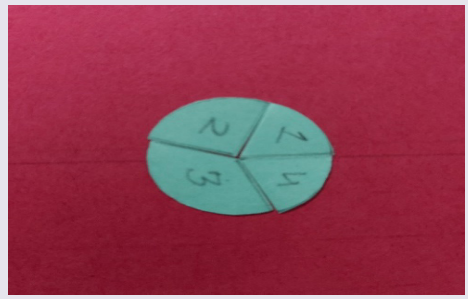

یہاں میری توجہ ہمیشہ ایسی سرگرمیاں تیار کرنے پر رہتی ہے جو میرے طلبا کو ریاضیاتی تصورات کو حقیقتوں اور فارمولے کی شکل میں یاد رکھنے کے بجائے سیکھنے میں مدد کرے۔ یہ مسئلے کی تدریس کے استقرائی طریقے کی مثال ہے۔ ان مسئلوں کے لیے استخراجی طریقے کا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

3.6.1.2 تدریس کے کچھ مجوزہ طریقے

a. **کھیل پر مبنی (سرگرمی پر مبنی) طریقہ:** کھیل یا سرگرمی پر مبنی آموزش میں طلبا کھلونوں، گیم اور پہیلیوں کا استعمال کر کے ریاضی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرتے ہیں۔ اس میں جسمانی کھیل یا ایسی کھیل سرگرمیاں شامل ہو سکتی ہیں، جن میں پانسہ، پہیلیاں، ڈومینوز یا بلڈنگ بلاک جیسی امدادی اشیا کی ضرورت ہوتی ہے۔ کھیل کو شامل کرنے سے ریاضیاتی تصورات کو زیادہ فطری اور طلبا سے متعلق بنانے میں مدد مل سکتی ہے اور اس سے طلبا تخلیقی سوالات پیش کرنے، دوسروں سے تعاون کرنے اور متعدد حواس کو استعمال کر کے سیکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ وہ طلبا جن میں ریاضی کے تئیں خوف کا احساس ہوتا ہے، انھیں مضمون کو پڑھنے میں مزہ آتا ہے اور اسے سمجھنے کی اپنی صلاحیت پر اعتماد کا احساس فروغ پاتا ہے۔

b. **تفتیش پر مبنی طریقہ:** یہ طریقہ طلبا کی سوالات پیش کرنے، تفتیش کرنے اور جوابات دینے اور اپنے نتیجے کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ سُنا کر ان سے تنقید سننے کے ذریعے ریاضیاتی مواد کے بارے میں جانکاری حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اس طریقے کے ذریعے طلبا اپنے ساتھیوں کے ساتھ ریاضیاتی مقررہ اصول اور حقیقتیں دریافت کرنے کے لیے جواز پیش کرنا اور تعاون کرنا سیکھ جاتے ہیں۔

c. **مسائل کے حل کا طریقہ:** لفظی اور منطقی پہیلیاں بشمول، وہ پہیلیاں جس میں منطقی مسائل کو حل کرنے کے لیے، استخراجی گرڈ کا استعمال کیا جاتا ہے، استخراجی استدلال کی تدریس کا ایک پرلطف طریقہ ہے۔ سادہ پہیلیاں طلبا کو منطقی اور تخلیقی فکر، مہارت کو پرلطف انداز میں فروغ دیتی ہیں۔

d. **استقرائی طریقہ:** استقرا (امالے) کے اصول پر مبنی ہے، امالہ ایک عام حقیقت کو ثابت کرنے کا عمل ہے، جس میں ظاہر کیا جاتا ہے کہ جب وہ کسی معقول تعداد والے معاملات کے لیے درست ہے، تب وہ اس طرح کے سبھی معاملوں کے لیے درست ہوگا۔ لہٰذا تدریس کا اصطلاحی طریقہ ہمیں معلوم سے نامعلوم کی طرف کسی خاص قاعدے سے عام قاعدے کی طرف اور ٹھوس سے تجرید کی طرف لے جاتا ہے۔ جب ایک تعداد میں ٹھوس معاملات سمجھ میں آجاتے ہیں طالب علم اس کی تعمیم کرنے کے قابل ہوجاتا ہے، طلبا کے سامنے ٹھوس معاملوں کے انفرادی سلسلے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور اس کو عام کرنے اور تجریدی ریاضیاتی نمائندگی کرنے کی امید کی جاتی ہے۔ یہ طریقہ طلبا کی اعداد اور جیومیٹری میں مقررہ اصول دریافت کرنے میں مدد کرتا ہے جن سے وہ آگے مسئلوں یا فارمولوں کی شکل میں روشناس ہوں گے۔ ایسی دریافتوں سے حسن میں اضافہ ہوتا ہے جس سے لوگوں میں ریاضی پڑھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

e. **استخراجی طریقہ:** استخراج ایک ایسا عمل ہے جس میں کسی مخصوص حقیقت کو حقائق کی عام معلومات سے اخذ کیا جاتا ہے۔ لہٰذا تدریس کے استخراجی طریقے میں طلبا عام سے خاص کی طرف تجرید سے ٹھوس کی طرف یا فارمولے سے مثالوں کی طرف بڑھتے ہیں، یہاں ایک تیار شدہ قاعدہ یا فارمولہ طلبا کو دیا جاتا ہے اور پھر اس فارمولے کو استعمال کرتے ہوئے متعلق مسائل کو حل کرنے یا تعریفیں، موضوعے اور مفروضے استعمال کر کے مسئلے کو ثابت کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا سبھی طریقوں کے اپنے فائدے اور حدود ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک طریقہ سبھی طلبا کے لیے موزوں نہیں ہوسکتا اور اس لیے استاد کو اپنی کلاس کی سمجھ کا پتہ لگاتے ہوئے طریقوں کا ایک مجموعہ انتخاب کرنا چاہیے، تاکہ ہر طالب علم کی آموزش کو یقینی بنایا جاسکے۔ درج ذیل جدول کی قطاروں میں مجوزہ طریقے اور تین کالموں میں مراحل پیش کیے گئے ہیں۔

جدول 3.1

مجوزہ طریقے	سطح		
	ابتدائی سطح	مڈل سطح	ثانوی سطح
کھیل کا طریقہ	✓ ✓ ✓	✓ ✓	✓
دریافت/تفتیش	✓ ✓	✓ ✓ ✓	✓ ✓
مسائل کے حل	✓ ✓	✓ ✓ ✓	✓ ✓ ✓
استقرائی	✓ ✓ ✓	✓ ✓	✓
استخراجی	✓	✓ ✓	✓ ✓ ✓
استعمال کرنے کے سلسلے میں رائے: ✓ ✓ ✓ — زیادہ کثرت سے ، ✓ ✓ — اکثر اور ✓ — کبھی کبھی			

3.6.1.3 ریاضی کو دیگر درسیاتی شعبوں سے مربوط کرنا

ایک بین شعبہ جاتی طرزِ رسائی طلبا کو ان مسائل پر غور کریں اور ان سے باہر نکلیں جو ایک مضمون میں بالکل فٹ نہیں ہوتی اور اس کے ذریعے اپنے افق کی کو وسیع کریں۔ یہ طلبا کو بجائے ایک میدان کی سمجھ پر مبنی ایک طرف سوچ کے متعدد تناظر کو جوڑے کے ذریعے ان کے سیکھنے میں تبدیلی بھی لاتا ہے۔ روزمرہ کے مسائل کو حل کرنے کے لیے مختلف درسیاتی شعبوں سے متعدد نقطۂ نظر اور جہتوں کو شامل کرنے میں طلبا کی مدد کرتا ہے۔ لہٰذا ریاضی کو دوسرے درسیاتی علاقوں کے ساتھ شامل کرنا طلبا کی اس موضوع میں دلچسپی کرنے اور مختلف تعلیمی شعبوں کا ایک جامع نظریہ تشکیل کرے گا۔

لہٰذا ریاضی کو دوسرے دریساتی شعبوں کے ساتھ جوڑ کر بامعنی اور دل چسپ بنایا جاسکتا ہے۔ یہ کرنے کے کچھ امکانات مندرجہ زیل دیے گئے ہیں۔

a. **ریاضی اور آرٹ کو جوڑنا:** آرٹ اور ریاضی دونوں میدانوں سے بہت قریب سے وابستہ ہیں اور مقررہ اصول اور ساتھ ہی جمالیاتی قابیلتیں اور بصیرت کو بڑھاوا دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بہت سی سرگرمیاں جو طلبا کی زندگی کا حصہ ہیں، مثلاً موسیقی، ناچ، سلائی اور رنگولی قدرتی طور پر پیٹرن دیکھنے کی طرف لے جاتی ہے جو ریاضیاتی زبان کے استعمال کے ذریعے واضح کیا جاسکتا ہے اور مزید سمجھا جا سکتا ہے۔ آرٹ کی کو ریاضی سے جوڑنا، آرٹ اور کرافٹ کی سرگرمیوں کو شامل کرسکتا ہے جو طلبا کو بصری پیٹرن کی تشکیل کرنے، تسلسل اور جیومیٹری اشیاء بنانے میں شامل کرسکتا ہے اور دلچسپ طریقہ رکھنے والے فنون کی مثالوں سے روبرو کرواسکتا ہے۔ آرٹ کو ریاضی کلاس روم میں جوڑنے کے کچھ خیالات ہیں۔

i. مختلف رنگولی اور کولم پیٹرن کو بنانا اور تجربہ کرنا۔

ii. تخلیقی اوریگمی بنانا اور اسے زاویے اور کیسے ایک دو ابعادی شکل کو تین ابعادی میں تبدیل کرنا اور اس سمجھانے کے لیے استعمال کرنا۔

iii. آرٹ لیکچر میں جیومیٹری آرکیٹیچکر اور تشاکلات کو پہچاننا۔

iv. تشاکل کے لیے طلبا کو آئینے کے مشق دینے کے ذریعے بھی ناچ اور حرکت کے ذریعے اور جانا جاسکتا ہے۔

v. پیٹرن کی سرگرمیوں میں آرٹ فارم 'جلسے' بنائی کڑھائی اور موتی کے کام کو بھی شامل کرسکتے ہیں، جہاں پیٹرن بنانے کا بہت زیادہ انحصار ریاضی کی درستگی گرڈ اور میٹر لیس ہوتا ہے۔

vi. نسبت اور تناسب آرٹ فنون کی بنیادیں ہیں انسانی جسم کو بنانے کے لیے تناسب کی سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مثلاً بازو کی لمبائی سر کی لمبائی سے تقریباً تین گنا ہوتی ہے۔) نسبت اور تناسب کا مطالعہ مختلف تہذیبوں اور ان کے خوبصورتی کے قوانین سے بھی متعلق ہوسکتا ہے جو مخصوص نسبت اور تناسب کے ذریعے واضح کیے گئے ہوں۔

vii. موسیقی پیٹرن سے بھری ہوتی ہے، مبادلے اور اجتماع کے بے تعداد پیٹرن جن کو سروں، آوازوں اور تالوں کو گروپ میں بانٹنے کے ذریعے بنایا جائے۔ اس موسیقی میں، رفتار طے کرتی ہے کہ سروں کو کیسے ساتھ میں جوڑا جائے کہ وہ متعدد تغیرات میں مخصوص ترنم میں صحیح بیٹھ سکے۔ موسیقی سیکھنے کا ایک بہت ہی مددگار طریقہ ہے کیونکہ یہ مکمل سر، آدھے سر اور چوتھائی سُر اور ایک آٹھواں سُر

استعمال کرتی ہے، جو ترنم سے بھی 'ek gun, dugun, trigun, chaugun' کے ارکان کی شکل سے تعلق رکھتا ہے۔

viii. موسیقی کی مستند اشکال کو بہتر بنانے میں کافی چوکنّا رہنے اور ذہنی ریاضی کرنے کے قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر سروں کے پیٹرن کو تین، پانچ یا سات کے ضعف میں-4 تال ترنم میں بنانا، چیلنج اور جمالیاتی طور پر خشگوار دونوں ہوسکتا ہے۔ جس طرح سے موسیقی میں آواز و سُروں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ سادا قصر سمجھ اس میں شامل ہوتی ہے، جس کی وجہ سے کچھ کانوں کو برا یا اچھا سنائی دیتا ہے۔ مثال کے طور پر، سب سے اوپر والی آواز (سر) سے سب سے نیچے والی آواز والے سپتک (Saptak) میں سا (Sa) کی نسبت 2:1 ہے اور پا (Pa) اور سا کی آوازوں (سروں) کی نسبت 3:2 ہے طبیعات (Physics) میں وجوہات ہیں (گونج کے تصور کے نام سے) کہ کیو سروں کے کچھ مجموعے کانوں کو اچھے لگتے ہیں اور یہ سر (Shrutis) جو ہندوستانی کلاسیکل موسیقی (اور پوری دنیا میں بھی) استعمال ہوتے ہیں، جیسا کہ بھرت کے ناٹیہ شاستر میں واضح کیا گیا ہے۔ یہ آوازوں (سرو) کی سادہ مکمل اعداد کی نسبت پر مبنی ہے۔

b. **ریاضی کو جسمانی کھیل سے منسلک کرنا:** ریاضی کو جسمانی کھیل سے منسلک کرنا، ان طلبا کے لیے مفید ہوسکتا ہے جو جسمانی کھیل میں لطف محسوس کرتے ہیں اور پیمائش کی مطابقت، اکائی کی تبدیلی، احتمال اور شماریات، نمبر دینے کے نظام، اور جسمانی کھیل کے سیاق و سباق کی اشیا کو پھینکنے کی ٹراجیکٹری کی اہمیت کو دیکھ پاتے ہیں طلبا کے پروجیکٹ ریاضیاتی تعامل کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً ہائی جمپ میں فوسبوری فلاپ (باجا) (Fosbury) یا کرکٹ میں ڈکورتھ لیوس اسکورنگ نظام (Lewis Scoring System)۔

c. **ریاضی کو سائنس سے جوڑنا:** حالانکہ اعداد اور گولڈن زاویے کا قدرت میں موجود ہونا (مثلاً صنوبر، سورج مکھی، گل بہار، قیصر اور تلسی کا پودا، دریافت کا ایک بہترین بین الضابط سفر بنانے میں تشکیل کرتے ہیں/اسی طرح دوسرے بین شعبہ جاتی سفر دریافت کو بھی ریاضی کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے تاکہ روزمرہ کی زندگی میں ریاضی کو اور سمجھا جاسکے اور معنی دیے جاسکیں۔

3.6.2 ریاضی میں جائزہ

ریاضی میں تشخیص، کے لیے کچھ اہم اصول:

a. تصورات اور ریاضیاتی مہارتیں اور صلاحیتیں جیسے طریقوں کی روانی تصورات کی فہم، مسائل کے حل، بصریت، استحصانیت، نمائندگی اور ترسیل کی سمجھ پر طلبا کا اندازہ قدر ہونا چاہیے۔

b. طلبا کو مختلف طریقوں سے تشخیص کرنی ہے، مثلاً مختلف قسم کے مسائل حل کرنا، طریقے کی روانی کو جانچنا اور اہم ریاضیاتی تصورات میں تصوراتی سمجھ، جیومیٹری استدلال، الجبری سوچ، عبارتی مسئلے اور ریاضیاتی مسائل کو گروپ میں حل کر کرنا۔

c. کھلی کتاب سے جائزہ (Open Book Assessments) طلبا کی گھبراہٹ کم کرنے میں دور تک ساتھ دے سکتے ہیں امتحانات'' فیکٹ شیٹ' فراہم کر سکتے ہیں جس میں معلومات شامل ہو، مثال کے طور پر فارمولے اور تعریفیں، تاکہ طلبا کو ان کو یاد کرنے کی ضرورت نہ پڑے بلکہ وہ انھیں اصل مسائل حل کرنے میں استعمال کر سکیں۔

ریاضی کی تشخیص کی عکاسی کرتی ہوئی ذیل سے چند اساتذہ کی آوازیں۔

استاد کی آواز 3.1ii

جمع کی تکرار کے طور پر ضرب

میں گریڈ 1.4 میں پڑھاتا ہوں، میں طلبا کی ضرب کی سمجھ جمع کی تکرار کی شکل میں اور اس کا روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرنے کا جائزہ کرنا چاہتا تھا۔

ذیل میں دیا گیا سوال براہِ راست جمع کی تکرار کے طور پر ضرب تصوراتی سمجھ اور اس سمجھ کو نئے حالات میں استعمال کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ میں نے اس کو صرف ان سے درسی کتاب کے سوالات کو عمودی اور افقی ضرب کی مدد سے حل کرنے پر ترجیح دی۔

ذیل میں پھولوں کے گروپ دیے گئے ہیں۔

ذیل میں دی گئی تصویر میں **پھولوں کی کل تعداد معلوم** کرنے کے لیے کون سی تصویر سب سے تیز طریقہ ظاہر کر رہی ہے۔

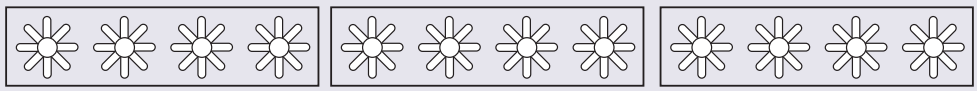

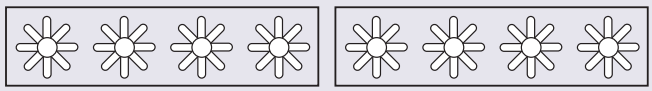

A. 4 + 5

B. 4 + 4 + 4+ 4 + 4

C. 3 + 2

D. **5 × 4**

E. 4 × 5

میں نے درج ذیل مارکنگ اسکیم کو استعمال کیا:

مارکنگ اسکیم	
متبادل A	0 نمبر
متبادل B	1 نمبر
متبادل C	0 نمبر
متبادل D	2 نمبر
متبادل E	0.5 نمبر

استاد کی آواز 3.1iii

فی صد

میں گریڈ 7 میں پڑھاتا ہوں۔ میں روزمرہ زندگی کے سیاق کے عبارتی مسئلوں کو حل کرنے میں اپنے طلبا کی فیصدی سے متعلق سمجھ کو استعمال کرنے کا جائزہ کرنا چاہتا تھا۔ طلبا نظامی مسائل درسی کتاب سے حل کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک عبارتی سوال کو خود سمجھنے اور اس کو حل کرنے میں درست طریقہ استعمال کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو وہ ہچکچاتے ہیں۔ میں نے درج ذیل طریقہ استعمال کیا:

سوال: ایک کرکٹ ٹیم نے ایک ٹورنامنٹ میں 20 میچ کھیلے، اگر انھوں نے 25 فیصد میچ ہارے اور باقی سبھی میچ جیتے تو ٹیم نے کتنے میچ ہارے؟

a. 2 میچ

b. 4 میچ

c. 5 میچ

d. 10 میچ

ایک بار کلاس نے یہ مسئلہ حل کیا، میں نے طلبا سے یہ بھی پوچھا کہ فیصدی پر ایک مسئلہ بنائیں جس میں جواب دس میچ ہو۔ ہر طالب علم نے نیا عبارتی سوال پیش کیا، یہ ان کی ریاضیاتی صلاحیتوں کا اصل امتحان تھا۔

استاد کی آواز 3.1iv

متعدد طریقے

میں گریڈ 9 میں پڑھاتا ہوں۔ میں نے غور کیا کہ میرے طلبا صرف ایک ہی طریقے سے ریاضیاتی مسئلے حل کرتے ہیں۔ وہ طریقوں کے مجموعے کا استعمال شاذ و نادر ہی کرتے ہیں۔ یہ ریاضی میں ایک اہم صلاحیت ہے کیونکہ یہ کب کون سا طریقہ استعمال کرنا ہے اس کی سمجھ میں مدد کرتی ہے۔

تو، میں نے اپنے طلبا کو ایک مسئلہ دیا اور ان سے کہا کہ کم سے کم 3 مختلف طریقوں سے اسے حل کریں: مسئلہ یہ تھا:

ایک اسکول کے گریڈ 8 میں 48 طلبا ہیں اگر لڑکیوں کی تعداد لڑکوں کی تعداد کی تین گنا ہے، تو کلاس میں کتنے لڑکے اور لڑکیاں ہیں؟ اس مسئلے کو کم سے کم تین طریقوں سے حل کریں: الجبری طریقہ، نسبت کا طریقہ، سیکشن طریقہ، پیٹرن کا استعمال یا کوئی دوسرا طریقہ۔

کیونکہ طلبا کئی طریقوں سے حل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ میں نے انھیں مندرجہ ذیل حل شدہ جوابات دیے تاکہ وہ اپنے طریقوں پر کام کرنے کے بعد خود کے کام کی جانچ کریں۔

صحیح جواب 1: الجبری طریقہ (ا)

قدم 1 لڑکوں کی تعداد = x

قدم 2 لڑکیوں کی تعداد = 3x

قدم 3 $3x + x = 48$

قدم 4 $4x = 48$

قدم 5 $x = 12$

قدم 6 $y = 12$

قدم 7 لڑکیوں کی تعداد = 36

صحیح جواب 2: الجبری طریقہ (2)

قدم 1: لڑکیوں کی تعداد = x

قدم 2: لڑکوں کی تعداد = x/3

قدم 3: x + (x/3) = 48

قدم 4: (4x/3) = 48

قدم 5: x = 36

قدم 6: y = 12

قدم 7: لڑکیوں کی تعداد = 36

قدم 8: لڑکوں کی تعداد = 12

صحیح جواب 3: نسبت کا استعمال کرتے ہوئے

قدم 1: لڑکیوں کی تعداد سے لڑکوں کی تعداد کی نسبت ہے 3:1

قدم 2: لڑکوں کی تعداد 3x=48

قدم 3: 4x = 48

قدم 4: x=12

قدم 5: لڑکوں کی تعداد = 12

قدم 5: لڑکیوں کی تعداد = 36

صحیح جواب 4: سیکشن طریقہ استعمال کرتے ہوئے

قدم 1: لڑکیوں کا سیکشن = 3/4

قدم 2: لڑکیوں کی تعداد = 3/4 (48)

قدم 3: (3 × 48)/4

قدم 4: 3 × 12 = 36

لڑکوں کی تعداد 12=36-48

قدم 5: لڑکوں کی تعداد 12=(48)1/4 یا لڑکوں کی تعداد 12=36-48

قدم 6: لڑکیوں کی تعداد = 36

صحیح جواب 5: پیٹرن کے ذریعے حل کرنا

لڑکے	لڑکیاں
1	3
2	6
4	12
8	24
12	36

لڑکیوں کی تعداد=36

لڑکوں کی تعداد=12

کوئی بھی پیٹرن جس سے صحیح جواب اخذ کیا جاسکتا ہے۔

واپس چلیں اور سوالات کو ایسے حل کیجیے۔

36 = 3 × 12 اور لکھیے 48=12+36

تو لڑکیوں کی تعداد 36 اور لڑکوں کی تعداد: 12

صحیح جواب: 6 مساوات استعمال کرتے ہوئے

قدم 1: لڑکیوں کی تعداد=x

قدم 2: لڑکوں کی تعداد=y

قدم 3: $x + y = 48$

قدم 4: $x = 3y$

قدم 5: $3y + y = 48$

قدم 6 $4y = 48$

قدم 7: $y = 12$

قدم 8: $x= 36$

قدم 9: لڑکوں کی تعداد=12

قدم 10: لڑکیوں کی تعداد=36

باب 4
سائنس کی تعلیم

سائنس ہمارے اطراف میں موجود فطری اور طبیعی دنیا کا مطالعہ ہے، جو مشاہدہ کرنے، سوال کرنے، مفروضے بنانے، تجربات کے ذریعے مفروضوں کی جانچ کرنے، شواہد کا تجزیہ کرنے، جیسے بالترتیب عملوں کے ذریعہ حاصل شدہ علم ہے۔ جس پر مسلسل نظر ثانی کے ذریعے ہم اپنے علم میں تبدیلی لاتے رہتے ہیں۔

سائنسی عمل ایسا نہیں ہے جو صرف سائنس دان اپنے تجربہ گاہ میں کرتے ہیں بلکہ یہ صلاحیتوں کا ایک اہم مجموعہ (مزاج) بھی تیار کرتا ہے جو استدلالی، مسرت اور اطمینان بخش زندگی کے لیے ضروری ہے۔ یہ صلاحیتیں (مزاج) ہمیں باشعور اور بہتر فیصلہ سازی کے عمل میں مدد کرتی ہیں جو ہمیں اور ہمارے معاشرہ کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔

سائنس کی تعلیم ہمیں دنیا کے بارے میں درست معلومات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ سائنسی اقدار، صلاحیتوں، اور مزاج جیسے کہ تجسس، اختراعیت، شواہد پر مبنی سوچ اور درست فیصلہ سازی کے لائق بناتی ہے۔

اسکولوں میں سائنس ایک مضمون کے طور پر حیاتیات، کیمسٹری، طبعیات، ارضی سائنس کے ساتھ ساتھ ریاضی، کمپیوٹیشنل سائنس، اور جہاں معقول ہو، سوشل سائنس اور روزگاری تعلیم سے نمایاں طور پر اخذ کرتا ہے، تاکہ روزمرہ کی زندگی میں سائنس کے کردار کی شعبہ جاتی فہم فراہم کی جاسکے۔

سائنس کی اچھی تعلیم اور طلبا میں تحقیق اور کھوج بین کی ذہنیت ان مسائل کے حل کے لیے کلیدی استحسان ہے جن سے ہندوستان اور دنیا ان دنوں دوچار ہے، جیسے موسمیاتی تبدیلی، صحت کی بہتر دیکھ بھال، تکنیکی پیش رفت اور پائیدار ترقی میں ان کا استعمال، منصفانہ اور مساوی معاش کی فراہمی، اور ماحول کے ساتھ ہم آہنگی۔ لہٰذا، سائنس میں اعلیٰ معیار کی تعلیم اور دیگر مضامین جیسے سوشل سائنس اور حرفتی تعلیم کے ساتھ اس کی ہم رشتگی کو یقینی بنانا، اس قومی درسیاتی خاکہ کا ایک اہم مقصد ہے۔ اس سے طلبا کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ سائنس اور سائنسی تحقیق ہمارے معاشرے میں درپیش مسائل سے دوچار ہونے میں کیسے مدد کر سکتی ہے۔

اساسی سطح سے ہی بچوں کو سائنسی عمل اور سائنسی طریقۂ کار کی بنیادی باتیں سیکھنا شروع کر دینا چاہیے۔ ابتدائی سطح پر، وہ اپنے ماحول میں موجود پیٹرن اور رشتوں کے مشاہدے اور اپنے ہاتھوں سے آسان تجربات کر کے سائنس اور سائنسی طریقۂ کار میں مزید تجربہ حاصل کریں گے۔

سائنس کو مڈل سطح پر ایک علیحدہ مضمون کے طور پر متعارف کرایا جاتا ہے۔ اس سطح پر، حیاتیات، کیمسٹری اور طبیعیات کو ایک مربوط مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ یہ مربوط طریقہ ثانوی سطح پر پہلے دو سالوں (گریڈ 9 اور 10) میں جاری رہتا ہے۔ ثانوی سطح کے آخری دو سال (گریڈ 11 اور 12) میں شعبہ جاتی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے، جس میں طبیعاتی سائنس، کیمیائی سائنس، حیاتیاتی سائنس اور ارضی سائنس کو الگ مضمون کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس طرح طلبا کو ایک یا ایک سے زائد مضامین کا انتخاب کرنے اور ان کی نوعیت کو گہرائی سے سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور ان تمام مضامین کے ذریعے مخصوص صلاحیتوں کے فروغ کا موقع ملتا ہے۔ گریڈ 11 اور 12 کے دیگر درسیاتی حلقوں/مضامین کی تفصیلات اس باب میں نہیں بلکہ حصہ B، باب 10 میں دی گئی ہیں۔

سیکشن 4.1

اغراض

سائنس کا مقصد منظم کھوج بین کے ذریعے قدرتی اور طبیعی دنیا کی تفہیم کو فروغ دینا ہے۔ سائنس کی تعلیم دوسری اہم صلاحیتوں مثلاً مشاہدہ کرنے، تجزیہ کرنے اور نتیجہ اخذ کرنے جیسی اہم مہارتوں کو فروغ دیتی ہے۔ اس کے نتیجے میں سائنس معاشرے اور کام کی دنیا میں سائنسی مزاج، تنقیدی اور شواہد پر مبنی سوچ، معقول سوالات پوچھنے، طریقوں اور اصولوں کا تجزیہ کرنے اور ضروری تبدیلی کے لیے کام کرنے والے افراد کی بامعنی شرکت کو یقینی بناتی ہے۔ سائنس کی تعلیم کا مقصد درج ذیل کو حاصل کرنا ہے:

a. **فطری اور طبیعی دنیا کی سائنسی فہم:** سائنسی فہم مخصوص مشاہدات، سوالات، تجربات، نظریات، قوانین، اصولوں اور تصورات کے ذریعے فروغ پاتی ہے۔ قدرتی اور طبیعی دنیا کے کام کرنے کے طریقے کے بارے میں ایک منظم اور قابل تصدیق فہم پیدا کرنے کے لیے سائنس کا علم بے حد ضروری ہے۔ سائنس کی تعلیم میں، طلبا کو وہ تمام بنیادی طریقے، تصورات، اور نظریات سیکھنے چاہیے جن پر سائنس کی بنیاد ہے۔

b. **سائنسی تحقیق کی استعداد:** مفروضے، دلائل، پیشین گوئیاں، اور تجربے پیش کرنے، اور مفروضوں کو جانچنے، حالات کا جائزہ لینے اور منطقی نتائج اخذ کرنے کی صلاحیتیں، سائنس سیکھنے کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس طرح سائنس کی تعلیم کے ذریعے طلبا میں ان مہارتوں کو منظم طریقے سے اسکول کے مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے فروغ دینا چاہیئے۔

c. **سائنسی علوم کے ارتقا کو سمجھنا:** سائنس اور سائنسی علوم کی ترقی میں چند اہم تاریخی لمحات ہیں جو ہزاروں سالوں میں مختلف افراد اور تنظیموں

کی کوششوں کے بغیر رونما نہیں ہو سکتے تھے۔ ان اہم لمحات اور دریافتوں کی معلومات سے طلبا میں اس بات کی فہم پیدا ہوگی کہ سائنسی علوم اور سائنسی طریقوں کا کس طرح فروغ ہوا اور یہ وقت کے ساتھ کیسے تبدیل ہو رہے ہیں۔

d. **سائنس اور دیگر درسیاتی حلقوں کے درمیان بین شعبہ جاتی فہم:** سائنس سیکھنے میں مختلف شعبوں کے باہمی ربط کو سمجھنا شامل ہے۔ تصورات، اصولوں، قوانین اور نظریات کو الگ تھلگ نہیں دیکھا جاسکتا، بلکہ ان سب کو مجموعی طور پر دیکھا جانا چاہیے جس سے کہ دنیا کی ایک جامع فہم کی نشوونما ہو۔ طلبا اس طرح کے بین شعبہ جاتی نقطۂ نظر کے ذریعے بہتر طریقہ سے کھوج بین کر کے دنیا کے بارے میں آموزش کر سکیں گے۔

e. **سائنس، ٹیکنالوجی اور معاشرے کے درمیان ہم رشتگی کی تفہیم:** معاشرے کے تئیں سائنس کی خدمات اور مختلف معاشرتی ضروریات نے کس طرح سائنسی علوم کو جنم دیا یہ بھی سائنس کی آموزش کا ایک اہم حصہ ہے۔ سائنس، ٹکنالوجی اور معاشرے کے درمیان روابط کو سمجھنا اور ان سے متعلق مسائل سے منسلک ہونا، بشمول اخلاقی پہلوؤں اور ان کے مضمرات اور چنوتیوں سے نمٹنے میں سائنس کے کردار کو سمجھنا اور دنیا جس دور سے گزر رہی ہے اس کو سمجھنے کی وسعت میں اضافہ کرنا بھی سائنس کا مقصد ہے۔

f. **سائنسی مزاج:** تنقیدی شواہد پر مبنی سوچ، خوف و تعصب سے آزادی کی صلاحیتوں کو فروغ دینا سائنس کی تعلیم کا بنیادی مقصد ہے۔ طلبا سائنسی اقدار اور عادات جیسے کہ ایمانداری، دیانتداری، شکوک و شبہات، معروضیت، استقامت، تعاون، بہتر زندگی کی فکر اور ماحولیات کے تحفظ کو اپنائیں گے۔

g. **تخلیقیت:** اچھے سوالات پوچھنے، آس پاس کی چیزوں کا مشاہدہ کرنے، ان چیزوں کے پیش نظر قابل فہم مفروضے وضع کرنے، اور ان مفروضوں کو جانچنے کے لیے اور اچھے تجربات ڈیزائن کرنے کے لیے اکثر فن کارانہ اور تخلیقی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ سائنسی تفہیم اور تحقیق کے حصول میں اس طرح کی تخلیقی صلاحیتوں اور جمالیات کے احساس کو فروغ دینا بہت اہم مقاصد ہیں۔ جنھیں اکثر سائنس کی تعلیم میں نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔

سیکشن 4.2

علم کی نوعیت

سائنس علم کا ایک منظم نظام ہے جو تجسس کے نتیجے میں فروغ پاتا ہے اور جس کے نتیجے میں کھوج بین، منطقی استدلال، تجربہ اور تجرباتی ثبوت کی جانچ پڑتال کی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ طلبا کو اس قابل بناتا ہے کے وہ طبیعی اور فطری ماحول اور مظاہر کی تفہیم کر سکیں، بامعنی پیٹرن، اسباب و اثرات اور رشتوں کو سمجھ سکیں، اور ماڈلز، نظریات، قوانین اور اصولوں کی ترقی کی حمایت کر سکیں:

a. **سائنس بنیادی طور پر ایک تخلیقی کوشش ہے:** سائنس میں دنیا کو سمجھنے کے لیے نئے خیالات اور تصورات کا تصور کرنا شامل ہے۔ سائنس کے تصورات کے ساتھ مشغول ہونے کے لیے تخلیقی تخیل کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے تنوع (نظریۂ ارتقا) کی وضاحت کے لیے قدرتی انتخاب، سیاروں کی حرکت کی نمائندگی کرنے کے لیے سیاروں کے نمونے، اور ایٹمی نظریہ خوردبینی دنیا کا تصور کرنے کے لیے ہیں جو کہ ہمارے مشاہدے کی صلاحیت سے باہر ہے۔ سوالات پوچھنا، مفروضے وضع کرنا، تجربات کو ڈیزائن کرنا اور ماڈل بنانا ان سب کے لیے

تخلیقی صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

b. **سائنس دنیا کو دریافت کرنے اور سمجھنے کے لیے ضروری طریقے اور آلات مہیا کرتی ہے:** یہ طریقے اور آلات تجرباتی شواہد کے ذریعے تائید شدہ وضاحتوں کا باعث بنتے ہیں جن کا تجربہ سخت معیارات (مشاہدہ، عقلی دلیل، تخمینہ، نقل سازی) کے برعکس مختلف حقیقی زندگی کے حالات میں کیا جاسکتا ہے۔

c. **سائنسی علم ارتقاپذیر ہے اور یہ اس کی تاریخ میں جھلکتا ہے:** سائنسی علم قابل اعتماد ہے لیکن نئے شواہد کے ساتھ یا پیشگی شواہد اور علم کی بازتصور سازی کے ساتھ پیش کیے جانے پر اس میں تبدیلی بھی آتی ہے۔ اس لیے سائنس تبدیلی کے ساتھ ساتھ اس سخت عمل کی حوصلہ افزائی کرتی ہے جس کے ذریعے سائنسی علم کا ارتقا ہوتا ہے۔

سیکشن 4.3

موجودہ چیلنج

اسکول کی درسیات میں سائنس سے متعلق ایک بڑا مسئلہ، حقائق اور تعریفوں پر توجہ مرکوز کرنا ہے اور اکثر تصوراتی تفہیم کا فروغ اور سائنسی تحقیقات کی صلاحیتوں کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے:

a. سائنس کی تدریس و آموزش زیادہ تر درسی کتاب پر مبنی ہے، جس میں حقائق اور تعریفوں پر توجہ دی جاتی ہے۔ اس کی ایک وجہ درسیاتی بوجھ ہے، جس کی وجہ سے تحقیق اور بحث و مباحثہ کے لیے دستیاب وقت کم پڑتا ہے۔ تصوراتی افہام و تفہیم اور صلاحیتوں کی نشوونما کے لیے وقت درکار ہوتا ہے جو فی الحال مواد کے بوجھ کی وجہ سے کم ہے۔ یہ مسئلہ اس وقت اور بڑھتا ہے جب طلبا اعلیٰ درجات میں جاتے ہیں، ان کی توقعات بڑھ جاتی ہیں جس کی وجہ سے درسیاتی بوجھ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ تجریدی سوچ کی ضرورت بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ طلبا میں اعلیٰ فکر نشوونما کر کے ان کی صلاحیتوں کا فروغ کیا جائے کیونکہ، حقائق پر موجودہ توجہ ان صلاحیتوں کو مناسب طریقے سے استوار نہیں کرتی ہے۔

b. نصاب میں شامل کیے جانے والے مواد کا تعین اکثر اعلیٰ تعلیم کے لیے منعقد کیے جانے والے داخلہ جاتی امتحانات کے لحاظ سے کیا جاتا ہے جو کہ منطقی طور پر صحیح نہیں ہے۔ سائنس کا مواد اسکولی تعلیم کے اغراض اور طالب علم سائنس کے ذریعے کیا سیکھنا چاہتے ہیں ان کے مطابق ہونا چاہیے۔ لہٰذا سائنس کا مواد اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ جاتی امتحانات (یا دیگر طریقوں) اور حقائق کو رٹنے کے بجائے طلبا کی استعداد پر مبنی ہونا چاہیے۔ سائنس کے درسیاتی مواد کی تیاری میں ہمیں یہ فرض نہیں کرنا چاہیے کہ تمام طلبا اعلیٰ گریڈ میں بھی سائنس کی تعلیم حاصل کریں گے، جیسا کہ موجودہ نصاب میں موجود ہے۔

c. اسکول کے نصاب اور کمرۂ جماعت کے باہر طلبا کے مشاہدات اور تجربات کے درمیان ربط نہ ہونا بھی ایک مسئلہ ہے۔ طلبا دنیا کے بارے میں اپنے نظریات اور تجربات کے ساتھ اسکول آتے ہیں۔ یہ نظریات اس وقت تیار ہوتے ہیں جب وہ اپنے آس پاس کی دنیا کا مشاہدہ کرتے ہیں اور جو کچھ وہ دیکھتے ہیں اس کی وضاحت تلاش کرتے ہیں۔ اکثر، یہ نظریات کلاس روم میں زیر بحث باتوں سے متصادم ہو سکتے ہیں۔ عام بصیرت اور سائنسی نظریات بعض اوقات مماثل نہیں ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، محض ادراک کے ذریعے، یہ سوچنا بہت مشکل ہے کہ زمین چپٹی نہیں ہے۔

d. درسیاتی حلقوں میں بنیادی ڈھانچے کی کمی عام ہے، سائنس سیکھنے کے لیے خاص طور پر آلات، اشیا اور تجربہ گاہوں تک رسائی کی ضرورت

ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے اس کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ اساتذہ کے ذریعے کم قیمت، آسانی سے دستیاب مواد کا بھی استعمال نہیں کیا جاتا ہے، کیونکہ اساتذہ اکثر ایسے مقامی، کم قیمت کے تدریسی مواد کو تیار کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں۔ ثانوی سطح میں تجربہ گاہ تک رسائی ناقابل فیصلہ ہے۔ طالب علموں کو اس لائق ہونا چاہیے کہ وہ آلات جمع کر سکیں اور آسان تجربات کر سکیں تاکہ ان میں سائنس سے متعلق استعداد کا فروغ ہو سکے۔

سیکشن 4.4
آموزشی معیارات

4.4.1 درسیاتی اہداف اور استعداد

یہ حصہ سائنس کے لیے آموزشی معیارات (درسیاتی اہداف اور استعداد) کو ایک مربوط درسیاتی حلقہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ مڈل سطح اور ثانوی سطح کے گریڈ 9 اور 10 میں، سائنس کو مربوط طریقے سے پڑھایا جاتا ہے۔ یہ مربوط نقطۂ نظر حیاتیات، کیمیا، طبیعیات اور ارضیاتی سائنس کے شعبوں سے متعلق بنیادی صلاحیتوں کو فروغ دیتا ہے جو ان مضامین کے مابین رابطوں کا استعمال کر کے طلبا کو ان مضامین کے درمیان باہمی تعلق کو سمجھنے اور اپنے مشاہدات اور تجربات کا احساس دلانے میں مدد کرتا ہے۔ تمام سطحوں پر، تصوراتی تفہیم کے ساتھ، سائنسی تحقیقات کی صلاحیتوں کو عمر کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔ ان تصورات اور صلاحیتوں کا انتخاب انضباطی نقطۂ نظر سے کیا جاتا ہے اور اس لحاظ سے کہ ان کی روزمرہ کی زندگی میں کیا مفید اور ضروری ہے۔ اس طرح طلبا اپنے اردگرد کے ماحول کو بڑھتی ہوئی گہرائی کے ساتھ سمجھتے ہیں، بحث اور تجربات کے ذریعے مختلف سطحوں پر سائنسی سوالات دریافت کرتے ہیں، اور اس تفہیم کی مختلف طریقوں سے ترسیل کرنا سیکھتے ہیں۔ یہ قابل غور بات ہے کہ درسیاتی اہداف ایک دوسرے پر منحصر ہیں نہ کہ ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ مثال کے طور پر، مڈل سطح میں دیے گئے درسیاتی اہداف CG-1 (مادہ کی کھوج میں) اور CG-6 (سائنس کیسے کریں) کو ایک ساتھ ہونا چاہیے، مثلاً ایک پروجیکٹ کے ذریعے، طالب علم کو دونوں اہداف حاصل کرنے ہوں گے۔

4.4.1.1 مڈل سطح

CG-1 مادہ کی دنیا اور اس کے اجزا، خصوصیات اور برتاؤ کی کھوج بین کرنا ہے	C-1.1	قابل مشاہدہ طبعی (ٹھوس، سیّال، گیس، شکل، حجم، کثافت، شفاف، غیر شفاف، نیم شفاف، مقناطیسی، غیر مقناطیسی، ایصالی اور غیر ایصالی) اور کیمیائی (خالص، غیر خالص؛ تیزاب، اساس؛ دھات، غیر دھات؛ عنصر، مرکب) خصوصیات کی بنیاد پر مادہ کی درجہ بندی کرتا ہے۔
	C-1.2	مادے (طبعی اور کیمیائی) میں تبدیلیوں کو بیان کرتا ہے اور مادے کی خصوصیات اور تبدیلیوں کی نمائندگی کرنے کے لیے ذرات کی نوعیت کا استعمال کرتا ہے۔
	C-1.3	پیمائش کی اہمیت کی وضاحت کرتا ہے اور مادے کی طبعی خصوصیات (جیسے حجم، وزن، درجہ حرارت، کثافت) کو ملکی، غیر معیاری اور معیاری اکائیوں میں سادہ آلات کی مدد سے پیمائش کرتا ہے۔
	C-1.4	دباؤ، درجۂ حرارت اور کثافت میں فرق کی وجہ سے پیدا ہونے والے مظاہر کا مشاہدہ اور وضاحت کرتا ہے (مثلاً سانس لینا، ڈوبنا، تیرنا، گھروں میں پانی کا پمپ، چیزوں کا ٹھنڈا ہونا، ہواؤں کا بننا) وغیرہ۔

CG-2 سائنسی اور ریاضیاتی اصطلاحات میں طبیعی دنیا کی کھوج بین کرنا	C-2.1	ایک جہتی حرکت (یکساں، غیر یکساں، افقی، عمودی) کو طبیعی پیمائش (پوزیشن، رفتار، اور رفتار کی تبدیلی میں) تبدیلی کا استعمال ریاضیاتی اور تصویری نمائندگی کے ذریعے بیان کرنا ہے۔
	C-2.2	یہ وضاحت کرتا ہے کہ سادہ سرکٹس میں مختلف عناصر کے جوڑ توڑ کے ذریعے بجلی کس طرح کام کرتی ہے؟ اور بجلی کے حرارتی اور مقناطیسی اثرات کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-2.3	مقناطیس کی خصوصیات (قدرتی اور مصنوعی؛ زمین بطور مقناطیس) کو بیان کرتا ہے۔
	C-2.4	مختلف ذرائع (قدرتی، مصنوعی، انعکاسی سطحوں) سے روشنی کے خطی اشعاع کا مظاہرہ کرتا ہے، روشنی کے ذرائع اور اشیا کی تبدیلی اور آلات کے استعمال کے ذریعے انعکاس کے قوانین کی تصدیق کرتا ہے (جیسے مسطوی اور خمیدہ آئینہ، پن ہول کیمرہ، کیلیڈوسکوپ، پیری سکوپ) وغیرہ۔
	C-2.5	ایک سادہ دوربین اور تصاویر فوٹو کا استعمال کرتے ہوئے رات کے وقت آسمان میں فلکی اجسام (ستارے، سیارے، قدرتی اور مصنوعی سیارچے، برج، دم دار تارے) کا مشاہدہ اور شناخت کرتا ہے، نیوی گیشن، کیلنڈر اور دیگر مظاہر (چاند کے مراحل، گرہن، زمین پر زندگی) میں ان کے کردار کی وضاحت کرتا ہے۔
CG-3 سائنسی اصطلاحات میں جانداروں کی دنیا کی کھوج بین کرتا ہے	C-3.1	قدرتی ماحول میں پائے جانے والے مختلف (حشرات، کیچوے، گھونگے، پرندے، پستانیے، رینگنے والے جانور، مکڑیاں، متنوع پودے اور پھپھوندی) کا مشاہدہ کرتا ہے اور ان کے تنوع کو بیان کرتا ہے جس میں اور چھوٹے پیمانے پر پائے جانے والے (خوردبینی جانوروں) عضویوں کا مشاہدہ کرنا اور بیان کرنا شامل ہے۔
	C-3.2	جانداروں کی خصوصیات (غذائیت، نشوونما اور نشوونما کی ضرورت، سانس لینے کی ضرورت، محرکات کے تئیں ردعمل، تولید، اخراج، خلوی تعظیم) کو غیر جاندار چیزوں سے الگ کرتا ہے۔
	C-3.3	ایک دوسرے پر انحصار اور ردعمل کے لحاظ سے جانداروں اور ان کے ماحول کے درمیان تعلقات کے پیٹرن کا تجزیہ کرتا ہے۔
	C-3.4	زمین اور دیگر سیاروں پر زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے موزوں حالات کی وضاحت کرتا ہے (ماحول؛ مناسب درجۂ حرارت-دباؤ، روشنی؛ پانی) وغیرہ۔
CG-4 صحت، حفظان صحت اور تندرستی کے اجزا کو سمجھتا ہے	C-4.1	کھانا پکانے کے طریقوں اور غذائیت کی جدید تفہیم، ہندوستان کے خصوصی حوالہ کے ساتھ کھانے کے اجزا کا غذائیت پر مبنی تجزیہ اور صحت پر غذائیت کے اثرات کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-4.2	خوراک، ذرائع، غذائی اجزا، موسمی حالات، غذا تنوع کی مختلف جہتوں کا جائزہ لیتا ہے۔
	C-4.3	نوجوانی کے دوران حیاتیاتی تبدیلیوں (نشوونما، ہارمون کی وجہ سے) اور مجموعی بہبود کو یقینی بنانے کے اقدامات کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-4.4	نشے کی عادت ڈالنے والی چیزوں کی پہچان کرتا ہے اور بحث کرتا ہے، اسکول کو ایک محفوظ جگہ تسلیم کرتے ہوئے ان کے خدشات پر بحث کرتا ہے۔
CG-5 سائنس، ٹیکنالوجی اور معاشرے کے مابین رشتوں کو سمجھتا ہے	C-5.1	اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کس طرح انسانی زندگی کے معیار کو بہتر بنانے میں مدد کر سکتی ہے (صحت کی دیکھ بھال، مواصلات، نقل وحمل، خوراک کی حفاظت، موسمیاتی تبدیلیوں میں تخفیف، وسائل کا درست استعمال، مصنوعی سیاروں کا استعمال) اور ساتھ ہی، تاریخ میں سائنس کے کچھ نقصان دہ استعمال کی بھی وضاحت کرتا ہے۔
	C-5.2	سائنس، ٹیکنالوجی اور معاشرے کے ایک دوسرے پر پڑنے والے اثرات سے متعلق خبروں اور مضامین پر تبادلۂ خیال کرتا ہے۔

CG-6 سائنسی علم کا ارتقا اور سائنسی تحقیقات کے ذریعے سائنس کی نوعیت، عمل کو دریافت کرتا ہے	C-6.1	سائنسی علم اور نظریات وقت کے ساتھ-ساتھ کیسے تبدیل ہوتے ہیں (جیسے اشیا اور سیاروں کی حرکت کی تفصیل، زندگی کا بے ساختہ وجود میں آنا، سیاروں کی تعداد) وغیرہ کو جاننا اور ان سائنسی اقدار کی نشاندہی کرتا ہے جو سائنسی علم کے ارتقا میں موروثی اور مشترک ہیں (جیسے سائنسی مزاج، سائنس بطور ایک اجتماعی کوشش، حیاتیاتی تنوع اور ماحولیاتی نظام کا تحفظ) وغیرہ۔
	C-6.2	سائنسی اصطلاحات کا استعمال کرتے ہوئے سوالات تیار کرتا ہے (جو کسی واقعہ، چیزوں، یا اشیا کے رویے کی ممکنہ وجوہ کی نشاندہی کرے) اور ڈیٹا کو بطور ثبوت جمع کرتا ہے (قدرتی ماحول کے مشاہدے، آسان تجربات، یا آسان سائنسی آلات کا استعمال کرتا ہے)۔
CG-7 سائنس سے متعلق سوالات، مشاہدات اور نتائج کی ترسیل کرتا ہے	C-7.1	سائنس کی صحیح طریقے سے زبانی، تحریری اور بصری شکل میں ترسیل کے لیے سائنسی ذخیرۂ الفاظ کا استعمال کرتا ہے۔
	C-7.2	سائنسی تصورات کو ظاہر کرنے کے لیے آسان ماڈل ڈیزائن تیار کرتا ہے۔
	C-7.3	ڈائی گرام اور آسان ریاضیاتی نمائندگی کے ذریعے حقیقی دنیا کے واقعات اور تعلقات کو پیش کرتا ہے۔
CG-8 سائنس اور سائنس سے متعلق شعبہ جات میں ہندوستان کی ماضی سے موجودہ دور تک خدمات کو سمجھتا اور ستائش کرتا ہے	C-8.1	تمام امور (تصورات، وضاحت، طریقۂ کار) میں ہندوستان کی اہم خدمات جن کا مطالعہ درسیات کے تحت مربوط طور پر کیا جاتا ہے، ان کی معلومات حاصل کرتا ہے اور وضاحت کرتا ہے۔
CG-9 اس بات کی ستائش کے لیے کہ سائنس ارتقا پذیر ہے اور متعدد ایسے سوالات موجود ہیں جن کے جواب ابھی تک نہیں ملے ہیں، سائنسی معلومات کے تمام شعبوں، افکار، جدید ترین دریافتوں کے متعلق آگہی حاصل کرتا ہے	C-9.1	ان تصورات کو بیان کرتا ہے جو زیر مطالعہ معاملے کی سب سے حالیہ تفہیم کی نمائندگی کرتے ہیں، جس میں واقفیت سے لے کر اس معاملے کی تصوراتی تفہیم شامل ہے جو طلبا کی ترقی کے مرحلے کے مطابق ہو۔
	C-9.2	نصاب میں ان معاملات سے متعلق سوالات کو جانتا ہے جن کے لیے موجودہ سائنسی فہم کو ناکافی تسلیم کیا جاتا ہے۔

4.4.1.2 ثانوی سطح

CG-1 مادہ کی دنیا، اس کے تعاملات اور خصوصیات کو ایٹم کی سطح پر دریافت کرتا ہے	C-1.1	دوری جدول میں عناصر کی درجہ بندی کی وضاحت کرتا ہے، وضاحت کرتا ہے کہ ایٹمی ساخت (بوہر کے ماڈل) اور خصوصیات (ویلنسی) کی بنیاد پر کیسے بنتے ہیں۔
	C-1.2	کیمیائی مادوں کی نوعیت اور خصوصیات کی چھان بین (کشید، کرسٹلائزیشن، کروميٹوگرافی، مرکزگریزی، آمیزے کی اقسام اور خصوصیات، محلول، کولائیڈز، اور معلقہ) بنیاد پر کرتا ہے۔
	C-1.3	علامتوں اور کیمیائی مساوات کا استعمال کرتے ہوئے کیمیائی تعاملات اور تبدیلیوں کی وضاحت (تیزاب اور اساس، دھات اور غیر دھات، تبدیل پذیر اور غیر تبدیل پذیر) اور پیش کش کرتا ہے۔
CG-2 اپنے اردگرد کی طبیعی دنیا کو دریافت کرتا ہے، مشاہدات اور تجزیہ پر مبنی سائنسی اصولوں اور قوانین کو سمجھتا ہے	C-2.1	قوتوں کے اثر کی وضاحت کے لیے نیوٹن کے قوانین کا اطلاق کرتا ہے (حرکت کی حالت میں تبدیلی: نقل مکانی اور سمت، رفتار اور اسراع، یکساں دائری حرکت، کشش ثقل کی وجہ سے اسراع) اور یک جہت میں حرکت کی تصویری اور ریاضیاتی نمائندگی کا تجزیہ کرتا ہے۔
	C-2.2	وزن اور کمیت کے تعلق کی وضاحت کشش ثقل کے آفاقی کلیہ کی بنیاد پر کرتا ہے اور اسے حرکت کے قوانین سے جوڑتا ہے۔
	C-2.3	کسی شے کی پوزیشن اور لینسوں کی خصوصیات (مرکزِ انحنا، فوکس) میں تبدیلی کر کے شبیہ کی خصوصیات اور شعاعی خاکے کے ساتھ ان کی مطابقت کا مشاہدہ کرتا، ہے اور اس فہم کو لینسوں کے مجموعے (دوربین، خردبین) تک وسعت دیتا ہے۔
	C-2.4	سرکٹ کی مختلف خصوصیات (کرنٹ، وولٹیج، مزاحمت) کا تجزیہ اور ان میں تبدیلی کر کے باہمی تعلق کو ریاضی کی شکل میں بیان کرتا ہے (اوہم کا قانون)، اور اسے روزمرہ زندگی میں استعمال کرتا ہے (بجلی کا بل، شارٹ سرکٹ، حفاظتی تدابیر) کو جاننا۔
	C-2.5	کام کو سائنسی اصطلاحات میں بیان کرتا ہے اور توانائی کے تحفظ کے اصول کے تحت بالقوۃ اور حرکی توانائی کے باہمی تعلق کو ریاضیاتی عبارت کی شکل میں پیش کرتا ہے۔
	C-2.6	آسان مشینیں (لیور اور پُلی کا نظام) بنا کر میکانی افادیت کے اصول کا عملی مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-2.7	آواز کی ابتدا اور خصوصیات (طولِ موج، فریکوئنسی، ایمپلیٹیوڈ) کو بیان کرتا ہے اور مختلف آلات کے ذریعے اشاعت کے بعد سنائی دینے والی آواز میں فرق کی وضاحت کرتا ہے۔
CG-3 جاندار چیزوں کی ساخت اور افعال کا خلیاتی سطح پر تجزیہ کرتا ہے	C-3.1	خلیاتی اجزا (نیوکلئیس، مائٹوکانڈریا، اینڈوپلاسمک ریٹیکولم، ویکیولز، کلوروپلاسٹ، خلوی دیوار) کے کردار کی وضاحت کرتا ہے، خلوی جھلی کی نیم سرایت پذیری، جو خلیے کو جانداروں کی ساختی بنیاد اور حیاتیاتی عمل کی بنیاد ہے کو جانتا ہے۔
	C-3.2	تغذیہ عمل (پودوں میں ضیائی تالیفو، پھپھوند میں غذائی اجزا کا انجذاب، جانوروں میں ہاضمہ)، نقل وحمل (پودوں میں پانی کی ترسیل، جانوروں میں دوران خون کا نظام)، مادوں کے تبادلے (تنفس اور اخراج) اور تولید میں شامل حیاتیاتی عمل کی مشابہتوں اور اختلافات کا تجزیہ کرتا ہے۔
	C-3.3	توریث کے اجزا (ڈی این اے، جینز، کروموسومز کے تناظر میں) اور (ڈی این اے کے سلسلے میں تبدیلیوں کے طور پر) کو بیان کرتا ہے۔

CG-4 جانداروں اور ان کے ماحول کے درمیان باہمی تعلق کا تجزیہ کرتا ہے	C-4.1	جانداروں میں خلوی تنوع (خود پرورش یا دیگر پرورشی تغذیہ) کو ان کے ماحولیاتی کردار کے ساتھ جوڑ کر علم حاصل کرتا ہے اور اس کا استعمال کر کے ان کی پانچ اقالیم میں درجہ بندی کرتا ہے۔
	C-4.2	جانداروں کے نظام کی مختلف سطحوں (سالمہ سے لے کر مکمل جاندار تک) کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-4.3	ہر سطح پر ہونے والے تعاملات، حیاتیات سے لے کر ماحولیاتی نظام اور بایوم تک حیاتیاتی تنظیم کا مختلف سطحوں کا تجزیہ کرتا ہے۔
	C-4.4	مینڈل کے قوانین کی روشنی میں توارثی خصوصیات کا تجزیہ کرتا ہے اور آبادی کی سطح پر اس کے نتائج (ماڈل اور/یا تخیلاتی تجربات کے ذریعے) کا مطالعہ کرتا ہے۔
	C-4.5	حیاتیاتی ارتقا کے شواہد کا تجزیہ کرتا ہے، جو قدرتی انتخاب کے عمل کے نتائج کو ظاہر کرتے ہیں۔ آبادی میں ایلیل فریکوئنسی، جانداروں کی ساخت اور افعال میں تبدیلیوں کا مطالعہ کرتا ہے۔
CG-5 سائنسی علوم اور درسیات کے دیگر شعبوں کے علوم کے درمیان ربط قائم کرتا ہے	C-5.1	ادب اور فنون نے سائنس کو کس طرح متاثر کیا اس کا مطالعہ کرتا ہے۔
	C-5.2	سوشل سائنس اور اخلاقیات کے نقطۂ نظر سے انسانی زندگی میں سائنس کے استعمال سے متعلق مطالعۂ احوال کا جائزہ لیتا ہے (جیسے: میری کیوری، جینمر، ذہنی بیماریوں کے مریضوں کا علاج، ایٹم بم کی کہانی، سبز انقلاب اور جینیاتی طور پر ترمیم شدہ عضوے (GMOs)، حیاتیاتی تنوع کا تحفظ)۔
	C-5.3	تمام امور (تصورات، وضاحت، طریقۂ کار) میں ہندوستان کی اہم خدمات جن کا مطالعہ درسیات کے تحت مربوط طور پر کیا جاتا ہے، اس کی معلومات حاصل کرتا ہے اور وضاحت کرتا ہے۔
CG-6 سائنس کے مجموعی میدان، بشمول اس کے مختلف شعبہ جات میں قدیم دور سے لے کر موجودہ دور تک ہندوستان کے ذریعہ کیے گئے تعاون کو سمجھتا ہے اور اس کی ستائش کرتا ہے	C-6.1	ہندوستان کے اہم تعاون (تصورات، وضاحتیں، طریقے) کو جاننا اور بیان کرنا، جس کا نصاب میں مربوط انداز میں مطالعہ کیا جانا چاہیے۔
CG-7 اس بات کی ستائش کے لیے کہ سائنس ارتقا پذیر ہے اور متعدد ایسے سوالات موجود ہیں جن کے جواب ابھی تک نہیں ملے ہیں، سائنسی معلومات کے تمام شعبوں، افکار، جدید ترین دریافتوں کے متعلق آگہی حاصل کرتا ہے	C-7.1	ان تصورات کو بیان کرتا ہے جو زیر مطالعہ معاملے کی سب سے حالیہ تفہیم کی نمائندگی کرتے ہیں، جس میں واقفیت سے لے کر اس معاملے کی تصوراتی تفہیم شامل ہے جو طلبا کی ترقی کے مرحلے کے مطابق ہو۔
	C-7.2	نصاب میں ان معاملات سے متعلق سوالات کو جانتا ہے جن کے لیے موجودہ سائنسی فہم کو ناکافی تسلیم کیا جاتا ہے۔
CG-8 سائنس کو عملی طور پر انجام دے کر اس کی نوعیت کی کھوج بین کرتا ہے	C-8.1	حقیقی زندگی کے واقعات اور مظاہر کی نمائندگی کے لیے سائنسی اصولوں کا استعمال کر کے درست اور موزوں ماڈلز (بشمول جیومیٹرک، ریاضیاتی، گرافیکل) تیار کرتا ہے اور ان ماڈلوں کے متغیرات میں تبدیلی اور نتائج کی پیش گوئی کے لیے استعمال کرتا ہے۔
	C-8.2	سائنسی تحقیق کے لیے ایک منصوبہ تیار کرتا ہے اور اس پر عمل درآمد کرتا ہے (مفروضے تشکیل دینا، پیش گوئیاں کرنا، متغیرات کی شناخت کرنا، سائنسی آلات کو درست طریقے سے استعمال کرنا، بنیادی اور ثانوی ڈیٹا کو مختلف طریقوں سے پیش کرنا، سائنسی تصورات، نظریات، قوانین اور اصولوں کی تفہیم کی بنیاد پر نتائج اخذ کرنا، اور سائنسی اصطلاحات کا استعمال کرتے ہوئے نتائج کو مؤثر انداز میں پیش کرنا)۔

4.4.2 ضروری تصورات

اس پر عام اتفاق ہے کہ سائنس کے عمل اتنے ہی اہم ہیں جتنا کہ اس کے تصورات کو سیکھنا۔ لیکن عام طور پر، یہ نقطۂ نظر ہماری کمرۂ جماعت میں عملی طور پر لاگو ہوتا نظر نہیں آتا۔ سائنس کو محض 'حقائق کے مجموعے' کے طور پر پیش کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ اس طریقۂ کار میں یہ فرض کیا جاتا ہے کہ کچھ مخصوص تصورات، نظریات، حقائق اور معلومات ہیں جنھیں طلبا کو لازمی طور پر سیکھنا چاہیے اور ایک بار حاصل کر لینے کے بعد، انھیں سائنس کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

سائنس کا موجودہ علمی ذخیرہ نہایت وسیع ہے اور غیر معمولی رفتار سے مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چاہے ہم سائنس کے کتنے ہی حقائق سیکھ لیں، وہ کبھی بھی مکمل نہیں ہوں گے۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے بنیادی تصورات ہیں جو طلبا کو اسکول کی سطح پر سائنس میں ضرور سیکھنے چاہیے؟ یہ واضح ہونے کے باوجود کہ یہ 'سائنس کا مکمل علم' نہیں ہے، اس 'لازمی مجموعے' کا تعین درج ذیل معیارات کی بنیاد پر کیا جا سکتا ہے:

a. اس مخصوص عمر کے گروپ کے لیے دنیا کے بارے میں مناسب علم فراہم کرتا ہے۔
b. یہ سائنسی تصورات کی مزید آموزش کے لیے ایک بنیاد اور پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے۔
c. یہ سائنس کی تعلیم سے متعلق صلاحیتوں اور اقدار کو فروغ دینے کے لیے مناسب 'مواد' فراہم کرتا ہے۔
d. یہ سائنسی تحقیق کی صلاحیتوں کے فروغ اور تحقیق کے دائرۂ کار کو وسعت دینے کے لیے کافی مواقع فراہم کرتا ہے۔

اس کے علاوہ، جو بھی تصورات منتخب کیے جائیں، انھیں بچوں کے لیے دلچسپ، چیلنج آمیز اور قابلِ فہم ہونا چاہیے۔

طلبا میں سائنسی تحقیق کی صلاحیتیں اور ہر سطح کے مطابق سائنسی سوالات اور خیالات کو مؤثر طریقے سے پیش کرنے کی مہارت کو بھی فروغ دینا چاہیے۔ یہ درسیاتی اہداف کے اغراض اور مڈل و ثانوی سطحوں کی مہارتوں میں شامل کیے گئے ہیں۔ آموزشی معیارات کو ان اصولوں کی بنیاد پر مواد کا دانش مندانہ انتخاب کرنا چاہیے تاکہ طلبا پر 'متن کے بوجھ' کو کم کیا جا سکے۔

4.4.2.1 مڈل سطح

مڈل سطح پر درسیاتی اہداف طلبا کے ٹھوس تجربات پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ سائنس کا درسیات میں درج ذیل سوالات کے جواب کیسے دیے جاتے ہیں:

a. طلبا اپنے اردگرد کیا دیکھتے ہیں؟
b. وہ کون سے عام مشاہدات کرتے ہیں؟
c. سائنس اور ٹیکنالوجی کے کون سے پہلو ان کی روزمرہ زندگی کا حصہ ہیں؟
d. ان سے متعلق فوری خدشات اور مسائل کیا ہیں؟
e. وہ اپنے ماحول کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنا کیسے شروع کرتے ہیں؟ وہ اپنے مشاہدات اور تجربات کی وضاحت کے طور پر 'سائنس' کو کیسے مجرد طور پر سیکھنا شروع کرتے ہیں؟
f. طلبا بہتر طریقے سے کیسے سیکھتے ہیں؟ اس سطح پر انھیں سیکھنے کے اہل بنانے والی صلاحیتیں کون سی ہیں؟

g. وہ کون سی سائنسی اقدار اور رجحانات ہیں جنھیں اس سطح پر فروغ دینا ضروری ہے؟

ان سوالات کی بنیاد پر منتخب کردہ بنیادی تصورات میں وہ شامل ہیں جو طلبا کو ان کے فوری ماحول کے مشاہدات پر استوار کرتے ہوئے سائنسی وضاحتیں تلاش کرنے میں مدد دیتے ہیں (مثلاً: مادہ کی خصوصیات، مادے میں تبدیلیاں، جانداروں میں تنوع، مقناطیس، روشنی کا راستہ اور اس کا مختلف سطحوں سے منعکس ہونے پر ردعمل)۔

ان تصورات کا مقصد طلبا کو ان کے ماحول کے مختلف حصوں کے درمیان فرق اور تعلقات کو دیکھنے کے قابل بنانا ہے (مثلاً: جاندار اور غیر جاندار اشیا کی خصوصیات، جانداروں اور ان کے ماحول کے درمیان تعلق)۔ یہ ان کی روزمرہ زندگی کے ان پہلوؤں سے متعلق ہوتے ہیں جو ان کی فوری دلچسپی اور تشویش کا باعث بنتے ہیں (مثلاً: غذائیت پر مبنی خوراک کا تجزیہ، منشیات کے نقصانات، سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعے زندگی میں بہتری وغیرہ)۔

یہ تصورات ان طلبا کے لیے ایک بنیاد فراہم کریں گے جو دیگر سائنسی تصورات کو دریافت کرنا چاہتے ہیں اور سائنس سے متعلق مشاغل اپنانا چاہتے ہیں۔ منتخب کردہ تصورات طلبا کو سائنس کی فطرت اور عمل سے منسلک کرنے میں مدد دیتے ہیں اور سائنسی اقدار و رجحانات کو فروغ دیتے ہیں (جیسے سائنسدانوں کی زندگی اور کام کا مطالعہ اور سائنسی علم کی ترقی) تاکہ وہ اپنی روزمرہ زندگی میں بہتر فیصلے کر سکیں اور وسیع تر معاشرے میں مؤثر طور پر حصہ لے سکیں۔

4.4.2.2 ثانوی سطح

ثانوی سطح میں درسیاتی اہداف، مڈل سطح کی ٹھوس نوعیت سے آگے بڑھ کر تجرید کی طرف جاتے ہیں، جہاں ادراکی اور عملی تصورات کو نظریاتی تصورات میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ یہ تجرید ایسی چیزوں کی تلاش کی صورت میں ہو سکتی ہے جو براہ راست نظر نہیں آتیں یا زیادہ مجرد نمائندگی کی شکل میں ہوتی ہیں (مثلاً: سرکٹ کے اجزا کو تصویر کی بجائے سرکٹ ڈائی گرام کے ذریعے پیش کرنا)۔ یہ طلبا کو بڑھتی ہوئی پیچیدگی اور تجرید کے ساتھ اپنی تفہیم کو وسعت دینے میں مدد دیتے ہیں۔ کوشش یہ ہے کہ مڈل سطح میں زیرِ بحث تصورات کو جاری رکھا جائے، جبکہ چند نئے تصورات بھی متعارف کرائے جائیں۔ اس سطح پر نصاب کو درج ذیل سوالات کے جواب ضرور دینے چاہیے:

a. کیا ہمارے اردگرد کچھ ایسا ہو رہا ہے جس کا ہم براہ راست مشاہدہ نہیں کر سکتے؟

b. کیوں کچھ واقعات اور مظاہر بار بار دہرائے جاتے ہیں؟ وہ کون سے عمومی اصول ہیں جو دنیا کو چلاتے ہیں؟

c. ہمارے اردگرد پائی جانے والی تکثیری تنوع وجوہات کیا ہیں؟

d. معاشرے میں سائنس اور ٹیکنالوجی کا کیا کردار ہے؟

e. سائنسی علم میں ہندوستان کا کیا تعاون رہا ہے؟

f. سائنس کا دیگر شعبوں میں کیسے اطلاق کیا جا سکتا ہے؟

g. دیگر شعبوں اور سائنس کے درمیان کیا تعلقات ہیں؟

h. سائنس کو کس طرح عملی طور پر اپنانا چاہیے؟

i. اس سطح پر کون سی سائنسی اقدار اور رجحانات کو فروغ دینا ضروری ہے؟

اس سطح پر، ان بنیادی تصورات کا انتخاب مندرجہ بالا سوالات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے جو طلبا کو سائنس کے کلیدی نظریات کی بنیادیں استوار

کرنے میں مدد دیتے ہیں، جو وسیع تر اطلاق رکھتے ہیں (مثلاً آواز کی کی ابتدا، خصوصیات اور اشاعت طلبا کو لہروں کے تصور سے روشناس کراتے ہیں) اور انھیں اپنے اردگرد کے عوامل اور مادوں کی سائنسی اصطلاحات میں وضاحت کرنے کے قابل بناتے ہیں (مثلاً روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والے کیمیائی مادوں کی نوعیت اور خصوصیات، کام اور توانائی)۔ اس سطح پر، طلبا کو وہ تصورات سیکھنے چاہیے جو انھیں ان چیزوں کی وضاحت کرنے کے قابل بنائیں جو وہ براہ راست نہیں دیکھ سکتے (مثلاً ایٹمی ساخت اور ویلنسی، خلیاتی عمل) اور انھیں دنیا کو سائنسی اصطلاحات میں پیش کرنے، نتائج اخذ کرنے اور پیشین گوئی کرنے کے قابل بنائیں (مثلاً آسان کیمیائی تعاملات اور تبدیلیوں کی نمائندگی وغیرہ) طلبا کو سائنسی نمونوں اور تعلقات کو پہچاننے کے قابل ہونا چاہیے (مثلاً دوری جدول، جانداروں کی درجہ بندی) اور اپنے مشاہدات اور تفہیم کو عمومی اصولوں اور ریاضیاتی اظہار کی شکل میں مرتب کرنا چاہیے (مثلاً نیوٹن کے قوانین، مینڈل کے توارثی قوانین، قدرتی انتخاب اور ارتقا)۔ انھیں مختلف متغیرات کی شناخت اور ان میں تبدیلی کرنے کے قابل ہونا چاہیے تاکہ علت و معلول کے تعلقات کو سمجھ سکیں (مثلاً اشیا اور لینسوں کی تبدیلی اور اس سے پیدا ہونے والی شبیہ کی خصوصیات وغیرہ)۔

طلبا کو سائنس کی بین شعبہ جاتی تفہیم پیدا کرنی چاہیے، اور اس کے دیگر درسیاتی شعبوں سے تعلقات کے ساتھ ساتھ سائنس، ٹیکنالوجی اور معاشرے کے درمیان ربط کو بھی سمجھنا چاہیے (مثلاً ادب اور فنون نے سائنس پر کیسے اثر ڈالا ہے) طلبا کو دنیا کے سائنسی علم میں ہندوستان کے تعاون کو بھی سمجھنا چاہیے (مثلاً صحت اور طب سے متعلق ملکی روایات)۔

طلبا کو اس قابل بھی بنایا جانا چاہیے کہ وہ سائنسی تحقیق کو آزادانہ طور پر انجام دے سکیں اور اپنے نتائج کو سائنسی تصورات، قوانین اور اصولوں کی تفہیم سے جوڑ سکیں، وہ اپنے نتائج کو مختلف انداز میں درستگی اور تخلیقی صلاحیت کے ساتھ بیان کر سکیں۔

سیکشن 4.5
متن

نصاب کے انتخاب کا طریقۂ کار، اصول اور طریقے تمام مضامین میں مشترک ہیں، جن پر اس دستاویز کے حصہ A، باب 3.2، 3 میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ یہ حصہ خاص طور پر اسکولوں میں سائنس کی تعلیم کے لیے سب سے ضروری عناصر پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس لیے، اس حصے کو مذکورہ بالا حصے کے ساتھ پڑھنا مفید ہوگا۔

تصورات اپنے آپ میں تجریدی ہوتے ہیں۔ انھیں طلبا کے سامنے ایسے مواد کے ذریعے پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کے سابقہ علم کے ساتھ ساتھ ان کے حقیقی دنیا کے مشاہدات اور تجربات سے ان تصورات کو جوڑنے میں مدد دے۔ مثال کے طور پر، صرف یہ بیان کر دینا کہ روشنی خط مستقیم پر سفر کرتی ہے، کافی نہیں ہے۔ اس تصور کا طلبا کے سامنے عملی مظاہرہ کرنا چاہیے، یا انھیں اپنے مشاہدے یا تجربے کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچنے کے قابل بنانا چاہیے کہ روشنی خط مستقیم میں سفر کرتی ہے۔ مناسب مواد کے بغیر، ہم سائنس کو محض حقائق تک ہی محدود کر دیتے ہیں۔ روشنی کی خطی اشاعت (Rectilinear Propagation) کی مثال کو مزید واضح کرنے کے لیے، طلبا اس کا مشاہدہ سائے کے بننے کے عمل سے کر سکتے ہیں، یا ایک آسان تجربے کے ذریعے، جیسے کہ کارڈ بورڈ (گتے) میں چھوٹے سوراخ کر کے انھیں موم بتی کے سامنے رکھنا، یا کلاس میں بنائے گئے پن ہول کیمرا یا پیری اسکوپ کا استعمال کرنا۔ اس طرح، مواد انتہائی اہمیت رکھتا ہے اور اسے بہت احتیاط سے منتخب کیا جانا چاہیے۔

مندرجہ بالا باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، نصاب کے انتخاب کے اصول درج ذیل ہو سکتے ہیں:

a. **نصاب کا مواد طلبا کی زندگی اور ان کے اردگرد کے ماحول سے زیادہ سے زیادہ مربوط ہونا چاہیے:** انڈمان اور نکوبار جزائر میں رہنے والے ایک طالب علم اور جھارکھنڈ میں رہنے والے ایک طالب علم کے اردگرد مختلف قسم کے پودے اور جانور ہوں گے۔ لیکن انھیں ماحولیاتی عوامل کے کردار کو بھی سمجھنا چاہیے۔ اس عمومی فہم کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ ایسے ماحول کو سمجھیں جن کا انھوں نے خود تجربہ نہیں کیا، نیز کچھ تجریدی تصورات (جیسے درجۂ حرارت، بارش) کو بھی سمجھیں۔

روشنی اور اس کا استعمال ہمارے اردگرد ہر جگہ موجود ہے۔ ہم آئینے استعمال کرتے ہیں، قوس قزح دیکھتے ہیں، سورج اور دیگر روشنی کے ذرائع کو دیکھتے ہیں۔ روشنی مختلف سطحوں سے مختلف طریقوں سے منعکس ہوتی ہے۔ جب ہم پانی میں کسی چیز کو دیکھتے ہیں، تو وہ مسخ شدہ دکھائی دیتی ہے۔ متن و مواد ایسا ہونا چاہیے جو طلبا میں ان مظاہر پر سوال اٹھانے اور تحقیق کرنے کی حوصلہ افزائی کرے، جس سے وہ روشنی سے متعلق سائنسی تصورات کو دریافت کریں گے۔ اس طرح، وہ ایک اہم شعبے میں مشغول ہوں گے جو تصورات کی نشوونما کو ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ (جیسے روشنی کے برتاؤ کی نمائندگی ایک سادہ رے ڈائی گرام (Simple ray Diagram) کے ذریعے مڈل سطح میں، اور مستوی موجوں کے برتاؤ کی نمائندگی ثانوی سطح میں) سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقیات (جیسے لینسو اور آئینوں کے استعمال سے لے کر دوربینوں میں آپٹک فائبر تک) کو بھی واضح کرے گا۔

b. **متن ایسا ہونا چاہیے جو سائنسی تحقیق کو ممکن بنائے تاکہ تصورات کو مختلف سطحوں میں فروغ کرے گا:** مثال کے طور پر، ابتدائی سطحوں میں، طلبا تیرنے اور ڈوبنے کے تصورات کو دریافت کرتے ہیں، مختلف اشیا کا مشاہدہ کرتے ہیں اور ان کی مشترک خصوصیات سے نتائج اخذ کرتے ہیں۔ مڈل سطح میں، طلبا جسمانی خصوصیات کی شناخت اور پیمائش کرتے ہیں اور جسمانی خصوصیات کے مابین ریاضیاتی تعلقات (جیسے کمیت، حجم اور کثافت کے درمیان تعلق اور یہ کس طرح تیرنے سے منسلک ہے) کا تعین کرتے ہیں۔ وہ ان تصورات کو سمجھتے ہیں اور تیرنے اور ڈوبنے کی حالت کو خاکوں کے ذریعے ظاہر کرتے ہیں۔ وہ سیّال کی نقل مکانی (Displacement) کی پیمائش کرتے ہیں اور اسے کثافت سے جوڑتے ہیں۔ وہ سادہ تجرباتی ڈیزائن بھی تیار کر سکتے ہیں (جیسے مختلف شکل اور وزن والی مٹی کی کشتیاں) جس کے لیے وہ پیمائش کے آلات (ماپنے والے برتن اور اوورفلو برتن) کا استعمال کر سکتے ہیں۔ سیال کی کثافت سے متعلق دیے گئے ڈیٹا کی بنیاد پر، وہ اشیا کے تیرنے یا ڈوبنے کی پیشین گوئی کرتے ہیں (جیسے نسبتی کثافت)۔ وہ اپنے مشاہدات کو مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں (زبانی، ریاضیاتی، خاکوں کے ذریعے یا تحریری طور پر)۔ اس طرح، ابتدائی سطحوں میں مماثل خصوصیات کی تصدیق کرنے سے، وہ مقداری (Quantitative) پیش گوئیاں اور پیمائش کرنے تک نشوونما کرتے ہیں تاکہ تیرنے کے اصولوں پر نظریات قائم کر سکیں۔ ثانوی سطح میں، وہ اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ پانی کی کثافت 1 ہوتی ہے اور وہ مقداری پیمائش کے ذریعے قوتِ اُچھال (Buoyancy) کے تصور کو سمجھ سکتے ہیں۔

اس طریقۂ کار کے تحت، طلبا آموزش کے عمل میں فعال طور پر شرکت کرتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ محض معلومات کے غیر فعال وصول کنندہ ہوں۔

c. **متن ایسا ہونا چاہیے جو ہر سطح پر سائنسی تحقیق کی صلاحیتوں کا جامع جائزہ لینے میں مدد کرے:** متن اس طرح منتخب کیا جانا چاہیے کہ طلبا اپنی صلاحیتوں کو قابلِ مشاہدہ طریقے سے استعمال کر سکیں اور اساتذہ ان صلاحیتوں کا واضح طور پر جائزہ لے سکیں۔ یہ طریقۂ کار ان اہداف کے ساتھ ہم آہنگ ہے جن کے تحت سائنسی تحقیق سے متعلق صلاحیتوں کو علیحدہ مقاصد کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ طلبا کی ان صلاحیتوں سے متعلق

کارکردگی کو واضح طور پر ریکارڈ کیا جانا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی تصور کی محض وضاحت پیش کرنے کے بجائے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ طلبا اس تصور کو سمجھنے کے لیے خود کچھ عملی کام کریں۔ دوسری طرف، نصاب ایسے کام (جیسے سرگرمی، تجربہ، تحریری مشق) فراہم کرسکتا ہے جن کا مشاہدہ کیا جاسکے اور طلبا کو ترجمانی اور تفہیم کے مواقع فراہم ہوسکیں۔ مثال کے طور پر، اگر سادہ پینڈولم کے دھاگے کی لمبائی اور اس کے وزن میں تبدیلی کے دور میں وقت پر اثر سمجھانا ہو، تو اسے بلیک بورڈ یا درسیاتی کتاب میں وضاحت اور تشریح کے ذریعے بیان کیا جاسکتا ہے۔ دوسری صورت میں، طلبا خود آسانی سے دستیاب اشیا کی سادہ پینڈولم بنا سکتے ہیں اور اپنے مشاہدات کو ریکارڈ کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ان کا نتیجہ سائنسی طور پر مکمل اور درست پینڈولم کے مقابلے تھوڑا بہت مختلف بھی ہو، تب بھی وہ دوری وقت کر سکتے ہیں، جو انھیں نظریہ بنانے کی طرف لے جاسکتا ہے (جیسے، وزن، دھاگے کی لمبائی، اور دوری وقت کے درمیان تعلق)۔ یوں، منتخب کردہ مواد 'متن سادہ پینڈولم کے دوری وقت' کے مطالعے سے بڑھ کر 'سادہ پینڈولم کے دوری وقت پر اثرانداز ہونے والے عوامل کی تحقیق' کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔

ایسا مواد خود عکاسی (Self-Reflection) کو ممکن بناتا ہے۔ اگر تجربہ ٹھیک طریقے سے نہ ہو رہا ہو (مثلاً، اگر پینڈولم کا بوب بہت زیادہ جھول رہا ہو)، تو طالب علم کو یہ غور کرنا ہوگا کہ اسے درست کرنے کے لیے کیا اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ہر تعلیمی سطح کے لیے موزوں ہے اور سائنسی تحقیق کی صلاحیتوں کے تدریجی ارتقا کو یقینی بناتا ہے۔ یہ طریقۂ کار طلبا کو نہ صرف اجتماعی تحقیق میں شامل ہونے بلکہ خود سے مطالعہ کرنے کے قابل بھی بناتا ہے۔

d. **متن کو ہر سطح پر مناسب حد تک کامیابی کے احساس کو ممکن بنانا چاہیے، تصورات مختلف سطحوں میں پیچیدہ ہوتے جاتے ہیں، لیکن ضمنی تصورات کے ایسے سنگ میل متعین کیے جاسکتے ہیں جو مکمل اور جامع ہوں:** مثال کے طور پر، ہم پہلے طلبا کو مسطح آئینوں (Plane Mirrors) سے متعارف کراتے ہیں، پھر کروی آئینوں (Spherical Mirrors) اور اس کے بعد لینسوں (Lenses) اور لینسوں کے نظام (System of Lenses) کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس طرح، وہ ہر سطح پر انعکاس (Reflection) اور شبیہ (Image) کی خصوصیات کے بارے میں بتدریج مکمل فہم حاصل کرتے ہیں۔

اسی طرح، تیاری اور مڈل سطح میں، جانداروں میں تنوع (Diversity) کا مشاہدہ کرنا اور ان کی ظاہری خصوصیات (Observable Characteristics) کی بنیاد پر درجہ بندی (Classification) کرنا طلبا کو اپنے اردگرد کی جاندار دنیا کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ مڈل سطح کے آخری حصے اور ثانوی (Secondary) سطح میں، جب خوردبین (Microscope) متعارف کرائی جاتی ہے، تو طلبا جانداروں اور ان کی خلوی تنظیم (Cellular Organisation) کا مشاہدہ کرتے ہیں، جس سے وہ جانداروں کی درجہ بندی کو نئے انداز میں سمجھنے یا دوبارہ ترتیب دینے کے قابل ہوتے ہیں، جیسے کہ پانچ اقلیمی نظام (Five Kingdom System)۔ ہر سطح پر، جاندار اعضویوں کی پیچیدگی کی مختلف سطحوں کا مشاہدہ ہوتا ہے اور ان کا فہم پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح، ہر سطح میں درجہ بندی کے معیارات (Criteria) درست ہوتے جاتے ہیں، اور نئے تصورات کے ذریعے ان معیارات کو وسعت دینے کی گنجائش بھی موجود رہتی ہے۔

e. **متن ایسا ہونا چاہیے جو طلبا کو طویل مدتی سائنسی تفتیش میں مشغول ہونے کے مواقع فراہم کرے:** متن ایسا ہونا چاہیے جو کلاس روم آموزش سے آگے بڑھتے ہوئے طویل مدتی تفتیش (Extended, Long-Term Inquiry) کی طرف لے جائے۔ یہ طویل مدتی منصوبوں (Long-Term Projects) کی صورت میں ہوسکتا ہے، جیسے کہ ایک موسم کے دوران خوراک کی پیداوار کے عمل کو

دستاویزی شکل دینا۔ یہ ایک مہینے یا اس سے زیادہ عرصے تک مشاہدات (Observations) کو ریکارڈ کرنے کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے جس سے کسی تصور کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے، مثلاً کمرۂ جماعت کے کیلنڈر پر چاند کے مختلف مراحل (Phases of the Moon) کو ریکارڈ کرنا۔ یا یہ مختصر مشاہدے کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے، جیسے تخمیر (Fermentation) کا مشاہدہ کرنا جب خمیر (Yeast) کی مدد سے روٹی بنائی جاتی ہے۔ طلبا مچھروں، تتلیوں یا کیڑوں (Moths) کے دورِ حیات (Life Cycle) کا مشاہدہ کرسکتے ہیں، یا وہ پھل مکھیوں (Fruit Flies) کو پال کر اپنے اردگرد کے جانداروں کا مطالعہ کرسکتے ہیں۔ اس قسم کے تحقیقی منصوبے طلبا کو کسی تصور (Concept) کی گہرائی اور وسعت میں جانے کی ترغیب دیتے ہیں اور سائنسی تصورات کو حقیقی زندگی کے حالات سے جوڑنے میں مدد کرتے ہیں۔

f. **متن ایسا ہونا چاہیے جو طلبا کی متنوع ضروریات کو پورا کرتا ہو:** مواد میں ان تمام متعدد تصورات کا احاطہ کیا جانا چاہیے جو تمام طلبا کے لیے دلچسپ ہوں۔ ان کے پاس مختلف طریقوں سے تصور کے ساتھ مشغول ہونے کے مواقع ہونے چاہیے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی طالب علم ریاضی کی اصطلاحات میں کسی تصور کی نمائندگی کرنے کے لیے جدوجہد کر رہا ہے، تو وہ ایک سادہ ورکنگ ماڈل، خاکہ یا زبانی وضاحت کے ذریعے نمائندگی کے ساتھ شروع کرسکتا ہے اور وہاں سے پیش رفت کرسکتا ہے۔

جہاں تک ممکن ہو معذور طلبا کو سیکھنے کے عمل میں شامل کیا جائے۔ اس تناظر میں، متن اور ٹیکنالوجی کی ایک رینج (سیمولیشن، آڈیو، ویڈیو وسائل) ضروری ہے۔ مثال کے طور پر، لمسی مواد کا استعمال کرتے ہوئے فورس ڈائیگرام بنایا جاسکتا ہے اور فورس ڈائیگرام کی تفصیلی وضاحت دستیاب کرائی جاسکتی ہے۔

g. **متن ایسا ہونا چاہیے جو سائنسی زبان کے استعمال کی صلاحیت پیدا کرے:** سائنسی خیالات کو مؤثر انداز میں بیان کرنا نہایت اہم ہے۔ اس کے لیے، دنیا کی سائنسی نمائندگی اور سائنسی ذخیرۂ الفاظ (Scientific Vocabulary) کا فروغ ضروری ہے۔ حالانکہ سائنسی الفاظ کا ذخیرہ وقت کے ساتھ۔ ساتھ سائنسی تصورات میں مشغولیت کے ذریعے بڑھتا ہے۔ متن کو قدرتی مظاہر (Natural Phenomena) کی نمائندگی کو آسان بنانے کے قابل ہونا چاہیے۔ یہ نمائندگی ابتدائی سطح پر آسان خاکوں (مثلاً بخارات کا عمل، شمسی نظام، پودوں کی ساخت) کے ذریعے ہونی چاہیے، جو بعد میں زیادہ پیچیدہ خاکوں (مثلاً جوہری ساخت، خلیے کی ساخت) تک رہنمائی کرے۔ مزید یہ کہ، ایسے مجرد تصورات (Abstractions) جو تفہیم کو آسان بنائیں (مثلاً کسی جسم پر لگنے والی قوتیں) انھیں ریاضیاتی نمائندگی (مثلاً حرکت کے قوانین، ویکٹرز) کی طرف لے جانا تاکہ سائنسی تصورات کو بہتر انداز میں سمجھا جاسکے۔

h. **متن ایسا ہونا چاہیے کہ طلبا کو ایک ذمہ دار شہری کے طور پر زندگی گزارنے کے لیے تیار کرے:** اسکول کی سطح پر سائنسی تعلیم طلبا کو اس قابل بنائے کہ وہ اپنی روزمرہ زندگی میں دستیاب سائنسی شواہد کی بنیاد پر فیصلے اور انتخاب کرسکیں، جیسے کہ: خود کو ویکسین لگوانے کا فیصلہ کرنا، صحت مند خوراک کا انتخاب کرنا، میڈیا میں کیے جانے والے دعووں کا تنقیدی جائزہ لینا، ایک شمولیاتی (Inclusive) معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنا، اپنے عقائد پر تنقیدی نظر ڈالنا وغیرہ۔

i. **متن ایسا ہونا چاہیے جو طلبا کو سائنسی اقدار اور دیگر انسانی اقدار کا جائزہ لینے اور ان پر عمل کرنے کے قابل بنائے:** متن کو سائنسی اقدار جیسے دیانتداری، ایمانداری، شفافیت، تکثیریت (Pluralism)، معروضیت (Objectivity)، اور غیر یقینی صورتحال کو قبول کرنے کی صلاحیت کو اجاگر کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ، یہ مواد ایسی منطقی فکر کے عمل کو فروغ دے جو فرد کو سماجی مسائل پر موقف اختیار کرنے میں مدد کرے۔

مثال کے طور پر، یہ جانچنا کہ کائنات کی جیوسینٹرک (زمین مرکزی) تصورسازی سے ہیلیو سینٹرک (سورج مرکزی) تصور سازی کی طرف کس طرح منتقلی ہوئی، اور کس طرح مدار سے متعلق پلوٹو کے مشاہدات نے بالآخر اسے ایک بونے سیارے (Dwarf Planet) کے طور پر درجہ بند کرنے کی راہ ہموار کی (مڈل گریڈ، جماعت 9 اور 10 کے لئے)۔ سائنسی نظریات کے ارتقا کی یہ داستان سائنس کے مسلسل بدلتے ہوئے نظریات اور سائنسدانوں کی استقامت (Tenacity) کو ظاہر کرتی ہے۔

اسی طرح، توریث (Heredity)، ارتقا (Evolution)، اور حیاتیاتی تنوع (Biological Diversity) کا مطالعہ اس امر کے جائزے کا موقع فراہم کرتا ہے کہ سائنسی شواہد کی بنیاد پر کس طرح طویل عرصے سے قائم عقائد کو چیلنج کیا گیا، جیسے کہ انسانوں کی برتری (Anthropocentrism) یا 'نسلوں' (Races) اور ان کی 'برتری' کے بارے میں مفروضے بنانا۔ یہ مطالعہ اس فہم تک لے جاتا ہے کہ ہر زندگی کی بقا دوسرے جانداروں کے ساتھ اس کے باہمی تعلق (Symbiotic Existence) پر منحصر ہے اور اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ اگرچہ جسمانی خصوصیات میں بعد میں تنوع پیدا ہوا، لیکن تمام زندگیوں کی ابتدا اور ان کے ماخذ ایک جیسے تھے۔

j. **مواد ایسا ہونا چاہیے کہ وہ درسیاتی شعبوں کے درمیان اور ان کے اندر ہم آہنگی پیدا کرے:** سائنس کی آموزش کو دیگر درسیاتی شعبوں کے ساتھ ہم آہنگ کر کے مزید مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، مختلف موسیقی کے آلات بجانے سے طلبا کو فریکوئنسی (Frequency) اور ایمپلیٹیوڈ (Amplitude) کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ کھیل کود، حرکات (Motion) سے متعلق تصورات پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے؛ چاند پر کھیل کے مطالعے سے کشش ثقل (Gravity) اور قوت (Force) جیسے تصورات کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ کھیلتے وقت عضلات (Muscles) کا استعمال اور کھینچاؤ (Stretching) سائنس اور جسمانی تعلیم دونوں سے متعلق ہے، جیسے کہ یہ سمجھنا کہ مختلف کاموں کے لیے کون سے عضلات استعمال ہوتے ہیں اور جسم میں ہر عضلے کا کیا کردار ہے۔

سیکشن 4.6
تدریسیات اور جائزہ

تدریسیات کے نقطۂ نظر، اصول اور طریقے مختلف مضامین میں مشترک ہیں، جن پر اس دستاویز کے حصہ A، باب 3، 3.3 اور 3.4 میں تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ یہ سیکشن صرف اسکولوں میں سائنس کی تعلیم کے لیے ضروری نکات پر مرکوز ہے۔ لہٰذا، اس سیکشن کو مذکورہ بالا سیکشن کے ساتھ پڑھنا مفید ہوگا۔

4.6.1 تدریسیات برائے سائنس

سائنس کی آموزش کا مطلب صرف سائنسی نظریات اور حقائق کی آموزش نہیں ہے، بلکہ اس میں تصوراتی طور پر سیکھنا اور حقیقی زندگی کے درمیان تعلق قائم کرنا، سائنسی تحقیق کی صلاحیتیں حاصل کرنا اور سب سے اہم بات یہ کہ ان صلاحیتوں کو دنیا کو سمجھنے کے لیے استعمال کرنا بھی شامل ہے۔

طلبا اپنے اردگرد کی دنیا کو دریافت کرنا اور یہ سمجھنا پسند کرتے ہیں کہ چیزیں کیوں؟ اور کیسے؟ وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ اس دریافت کے عمل میں، وہ سعی اور اغلاط کے طریقے استعمال کرتے ہیں تاکہ اپنی قیاس آرائیوں کی جانچ کر سکیں اور ممکنہ نتائج تک پہنچ سکیں۔ یہ دریافت ضروری نہیں کہ انفرادی طور پر ہو، بلکہ طلبا اپنے ہم عمروں اور بڑوں کے ساتھ مشغول ہو کر سائنس کو بہتر طریقے سے سیکھتے ہیں۔

طلبا کے پاس ان کے اردگرد موجود نمونوں اور علت و معلول کے تعلقات اور اس بارے میں نظریات ہوتے ہیں کہ چیزیں کیوں وقوع پذیر

ہوتی ہیں؟، جب وہ رسمی تعلیمی ماحول میں سائنس سیکھتے ہیں، تو ان خیالات کی جانچ ہو جاتی ہے۔ کچھ تصورات طلبا کی موجودہ سمجھ کے ساتھ مربوط ہو جاتے ہیں، جب کہ دیگر کے لیے فکر کے زاویے میں تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر موجودہ نظریات اور کلاس روم میں زیر بحث تصورات کے درمیان مطابقت ہو، تو خیالات مضبوط ہو جاتے ہیں۔

اسی اثنا میں کچھ تصورات طلبا کی موجودہ سوچ کے ساتھ مربوط نہیں ہو پاتے۔ اگر ان پر توجہ نہ دی جائے، تو وہ متبادل تصورات میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، یہ خیال کہ بھاری اشیا تیزی سے گرتی ہیں، پودے غیر جاندار ہیں کیونکہ وہ حرکت نہیں کرتے، یا بھاری یا بڑی اشیاء ہمیشہ پانی میں ڈوبتی ہیں۔ اگر ان خیالات کو چیلنج نہ کیا جائے اور مناسب طریقے سے تحقیق کے ذریعے تبدیل نہ کیا جائے، تو وہ متبادل تصورات کی صورت اختیار کر سکتے ہیں، جو طلبا کی تعلیمی زندگی میں آگے جا کر بھی برقرار رہ سکتے ہیں۔

ان نظریات کے علاوہ، طلبا کے پاس اسباب اور نتیجے کو سمجھنے، استدلال کرنے اور تعلقات کی وضاحت کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہوتی ہے۔ یہ صلاحیتیں سائنسی استدلال کو فروغ دینے کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ اس لیے تفتیش کے مواقع فراہم کرنا ضروری ہیں، بجائے اس کے کہ صرف معلومات فراہم کی جائے۔

سائنسی اقدار، جیسے کہ ایمانداری اور دیانت داری، بھی 'سائنس کے عمل' کے ذریعے پروان چڑھتی ہیں۔ مثال کے طور پر، جب پانی کے اُبلنے تک ایک تجربہ کیا جا رہا ہو، تو ہمیں تھرمامیٹر پر جو درجۂ حرارت نظر آ رہا ہے، اسے دیانت داری سے درج کرنا چاہیے، چاہے پانی 100 ڈگری پر نہ ابل رہا ہو۔

سائنس کی آموزش کے طریقۂ کار کو تدریسیات اور جائزہ کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں استاد کا کردار انتہائی اہم ہے۔ اساتذہ کو ایسا تعلیمی ماحول بنانا چاہیے جو فطری تجسس کو فروغ دے، سوالات پوچھنے کو تقویت بخشے، زیادہ سے زیادہ عملی سرگرمیوں کے مواقع فراہم کرے اور خیالات پر بحث کے لیے مناسب گنجائش پیدا کرے۔ طلبا کو اپنی سمجھ بوجھ کو مختلف طریقوں سے بیان کرنے کے مواقع دینا اور مسلسل تشکیلی جانچ کے ذریعے ان کی تفہیم کا جائزہ لینا بھی سائنس سیکھنے کے عمل کے لیے نہایت ضروری ہے۔

4.6.1.1 تدریسیاتی اصول

سائنس کی تدریسیات کو تمام سطحوں میں درج ذیل اصولوں کی بنیاد پر تشکیل پا جانا چاہیے:

a. سائنس سیکھنے کے لیے ضروری ہے کہ طلبا اپنے اردگرد کی دنیا کے ساتھ فعال طور پر شریک ہوں تاکہ اسے سمجھ سکیں۔ سائنس کی تدریس اس ہدف کو درج ذیل طریقوں سے حاصل کرتی ہے:

i. سائنس کے عمل کی تقلید کرنا، مثلاً سوالات پوچھنا، مفروضے قائم کرنا، مشاہدہ کرنا، جانچنا، شواہد تلاش کرنا، ڈیٹا جمع کرنا، تجزیہ کرنا، نتائج میں ترمیم کرنا، خیالات کی ترسیل کرنا اور دوبارہ سوالات کرنا۔

ii. طلبا کو مختلف ماحول میں سائنس سیکھنے کے مختلف پہلوؤں سے روشناس کرانا، جیسے کہ لیبارٹری، کلاس روم، اور فیلڈ میں سیکھنے کے مواقع فراہم کرنا۔ اس کے لیے تدریسی طریقے، جیسے تحقیق پر مبنی آموزش، دریافت پر مبنی آموزش، روایتی طریقے سے آموزش، اور عملی سرگرمیوں پر مبنی آموزش کو اپنانا۔

iii. طلبا کے تجسس کو ابھارنا اور اسے برقرار رکھنا، انھیں متنوع تجربات فراہم کرنا جو ان کے موجودہ تصورات اور خیالات کو چیلنج کر سکیں۔

b. سائنس سیکھنے کے لیے خیالات اور مشاہدات کی ترسیل اور تبادلے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سائنس کی تدریس اس کو درج ذیل طریقوں سے حاصل کرتی ہے:

i. تدریس کے دوران سائنسی اصطلاحات کا استعمال کرنا اور طلبا کے لیے ایسے متنوع مواقع اور سیاق پیدا کرنا جہاں وہ اپنی تفہیم، خیالات اور مشاہدات کو مؤثر طریقے سے بیان کر سکیں۔

ii. ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ آموزش (Peer Learning) اور باہمی تعاون پر مبنی آموزش (Collaborative Learning) کو فروغ دینا۔

c. سائنس کی آموزش کے لیے طلبا کو اپنی وقوفی اور عملی صلاحیتوں کے مطابق بتدریج پیچیدہ اور تجریدی خیالات سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سائنس کی تدریس اس کو درج ذیل طریقے سے حاصل کرتی ہے طلبا کے موجودہ علم کی بنیاد پر سیکھنے کے مختلف طریقوں (ریاضیاتی، گرافک اور ماڈلز) خاکے کے ذریعے کو استعمال کرنا تاکہ وہ بہتر طور پر پیچیدہ تصورات کو سمجھ سکیں۔

d. سائنس سیکھنے کے لیے مختلف علوم کے درمیان ربط قائم کرنا ضروری ہے تاکہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بیان کردہ جامع اور کثیر شعبہ جاتی آموزش کو فروغ دیا جا سکے۔ سائنس کی تدریس اس کو درج ذیل طریقوں سے حاصل کرتی ہے:

i. سائنسی علم کو کمرۂ جماعت کے اندر اور باہر کے مشاہدات و تجربات سے جوڑنا۔

ii. دیگر درسیاتی موضوعات کے ساتھ سائنسی تصورات کے درمیان افقی روابط (Horizontal Connections) قائم کرنا۔

e. سائنس کی آموزش کے ذریعے بعض اقدار کی نشوونما ہوتی ہے، جیسے کہ اشتراک، حساسیت، ہمدردی، مساوی مواقع کی فراہمی، تنوع کا احترام، اور دیگر وہ اقدار جو قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بیان کی گئی ہیں۔ سائنس کی تدریس کو ان اقدار کے فروغ میں معاون ہونا چاہیے۔

4.6.1.2 تجویز کردہ تدریسیاتی نظریے اور ترتیبات

سائنس سیکھنے کی تین سب سے موزوں ترتیبات: کمرۂ جماعت، میدان اور تجربہ گاہ میں یکساں تدریسیاتی نظریہ کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ سیکشن مختلف ترتیبات میں تدریسیاتی نظریوں کے متعلق تفصیل سے سفارشات فراہم کرتا ہے۔ ذیل میں اساتذہ کے لیے وہ اہم نکات دیے گئے ہیں جن کی بنیاد پر وہ تدریسی طریقوں اور ترتیبات کا انتخاب کر سکتے ہیں:

a. تصورات کے تدریسی طریقہ اور ترتیب کے انتخاب کا تعین تصور کی نوعیت کی بنیاد پر ہوگا۔ مثال کے طور پر، رفتار کے متعلق کھیل کے میدان میں سکھایا جا سکتا ہے، لیکن خلیے کی ساخت کے لیے خوردبین کی ضرورت ہوتی ہے۔

b. منتخب کردہ طریقہ اور ترتیب ایسے ہوں کہ وہ آموزشی ماحصل اور مہارتوں کے حصول کو ممکن بنائیں۔

c. تجویز کردہ تمام تدریسی طریقے اور ترتیبات کا انتخاب اگر زیادہ نہیں تو تعلیمی سال میں کم از کم ایک بار ضرور کیا جانا چاہیے۔ اس سے مختلف طریقوں اور ترتیبات کے عملی تجربے کو یقینی بنایا جا سکے گا۔

d. جب اساتذہ معلمانہ (Didactic) طریقہ اپناتے ہیں، تو ان نکات کو اجاگر کرنا چاہیے جن پر طلبا خود تحقیق یا دریافت کر سکتے تھے۔

a. سائنس کو کر کے سیکھنا

سائنس سیکھنے کا سب سے اہم حصہ ''سائنس کرنا'' ہے، جیسے خود تجربات انجام دے کر ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ ''سائنس کرنا'' مختلف سرگرمیوں پر مشتمل ہو سکتا ہے، جیسے سعی اور اغلاط کے طریقے اپنانا، اپنے اردگرد دستیاب مواد کا استعمال کرنا، یا بنیادی سائنسی آلات کی پیمائش اور تجربہ گاہ کے ساز و سامان استعمال کرنا۔ اس عمل کے دوران، طلبا نظریاتی فہم حاصل کرتے ہیں۔ تجربات اور مظاہروں کو سنوارنے، ڈیزائن کرنے اور تشکیل دینے کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کو فروغ دیتے ہیں۔

b. دریافت کی رسائی

طلبا اپنی دلچسپی کے مطابق قدرتی دنیا کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اپنی کھوج بین کے دوران یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ دنیا کس طرح کام کرتی ہے۔ اس عمل میں اساتذہ طلبا کے لیے مواقع پیدا کر سکتے ہیں یا قدرتی مظاہر کی طرف ان کی توجہ دلا سکتے ہیں جن کا وہ مزید جائزہ لے سکتے ہیں۔ اکثر، اس دریافت کے بعد مزید منظم طریقے اپنائے جاتے ہیں تا کہ سیکھنے کے عمل کو یقینی بنایا جا سکے۔ مثال کے طور پر، استاد طلبا کی توجہ دن کے دوران سائے کی لمبائی میں ہونے والی تبدیلیوں یا مختلف پودوں کے پتوں کی نسوں کے پیٹرن کی طرف دلاتے ہیں۔ پھر طلبا کے مشاہدات کو سائنسی تصورات سے جوڑا جاتا ہے، جیسے روشنی کے راستے اور پتوں کی ساخت سے متعلق تصورات۔

c. تفتیش کی رسائی

تفتیش کی رسائی طلبا کو نامعلوم سوالات کے ذریعے رہنمائی کرنے اور خود سے حل تلاش کرنے کا موقع دیتی ہے۔ یہ طریقہ طلبا کو سائنسدانوں کی طرح کام کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ تفتیشی رسائی طلبا کو منظم مشاہدہ، تجزیہ، تجربہ، نتیجہ اخذ کرنا، ترسیل اور تعلقات دریافت کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ اس طریقے سے اساتذہ سیکھنے کے عمل کو طلبا کی ضروریات کے مطابق سطح وار مدد (Scaffold) فراہم کرتے ہوئے موزوں تفتیشی رسائی منتخب کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، طلبا درج ذیل سوالات پر تفتیش کر سکتے ہیں: لینس اور رشے کے درمیان نسبتی فاصلے کے لحاظ سے شبیہ کی خصوصیات کیسے تبدیل ہوتی ہیں؟ متعامل کا سطحی رقبے کا، کیمیائی تعامل کی رفتار پر کیا اثر پڑتا ہے؟ روشنی کی شدت، ضیائی تالیف (Photosynthesis) کی شرح کو کس طرح متاثر کرتی ہے؟

d. پروجیکٹ مرکوز رسائی

یہ طریقہ کلاس روم میں ہونے والے آموزشی عمل کو کلاس روم سے باہر بھی جاری رکھنے اور ایک مخصوص مدت تک وسعت دینے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، چاند کی مختلف حالتوں (Phases) کو سمجھنے کے لیے ایک ماہ تک اس میں ہونے والی تبدیلیوں کا مشاہدہ کرنا۔ اس عمل میں روزمرہ زندگی کے ساتھ بھی ربط قائم کیا جاتا ہے۔ پروجیکٹ مرکوز رسائی طلبا کو ایسے ماڈلز یا مصنوعات (چارٹس، پریزنٹیشنز، تقاریر) تیار کرنے کا موقع دیتی ہے جو ان کی ابھرتی ہوئی سائنسی سمجھ اور سیکھنے کے عمل کی عکاسی کریں۔ یہ طریقہ مختلف مضامین کے تصورات کو باہم مربوط کرنے کی بھی سہولت فراہم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، مقامی پیشہ وروں سے ملاقات اور ان کے پیشوں سے متعلق معلومات حاصل کرنا جیسے کہ کمہار، بنکر، دستکار، کسان، لوہار، بڑھئی، اور بجلی مستری سے ملاقات طلبا کو حرفتی تعلیم اور فنون کو سائنس کے ساتھ جوڑنے میں مدد کرے گی۔

e. معلمانہ رسائی

سائنس کی تدریس میں اہم معلومات کی سائنسی اصطلاحات، مظاہر، اور تصورات و نظریات کی تاریخی ترقی کی صورت میں ترسیل کرنا شامل ہے۔ اس طریقہ میں، استاد عمومی طور پر سبق کی سمت اور بہاؤ کو کنٹرول کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، جب طلبا دن بھر میں سائے کی لمبائی میں ہونے والی تبدیلیوں کو دریافت کر لیتے ہیں، تو استاد اس کی وضاحت کر سکتا ہے کہ سورج کا مقام سائے کی لمبائی پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے اور طلبا اسے وقت کی پیمائش کے لیے کیسے استعمال کر سکتے ہیں۔

f. مظاہراتی رسائی

استاد بعض آلات کے کام کرنے کے طریقے یا تجرباتی سیٹ اپ کے نتائج کا عملی مظاہرہ کرتا ہے تا کہ طلبا کی توجہ متعلقہ سائنسی تصورات کی طرف مبذول کرائی جا سکے۔ یہ مظاہر طلبا کے آموزشی تجربات کو مزید مؤثر بناتے ہیں۔

یہ طریقے مختلف تعلیمی ماحول میں استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ کسی بھی تصور کی تدریس کے لیے اکثر ان تدریسی طریقوں اور ماحول کے امتزاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

نیچے دیے گئے باکس میں ایک سائنس کی کلاس کی مثال دی گئی ہے، جہاں ایک لیبارٹری کے ماحول میں ان میں سے چند تدریسی طریقوں کو استعمال کیا گیا ہے جیسے استاد خود بیان کر رہا ہے۔

استاد کی آواز 4.1i

زندہ خلیوں میں ولوج (Osmosis) کا مظاہرہ

میں نے اپنی جماعت 9 کے طلبا کے لیے زندہ خلیوں میں ولوج (Osmosis) کے ایک عملی مظاہر کا منصوبہ بنایا۔ وہ پہلے ہی اس تصور سے روزمرہ زندگی کی مثالوں کے ذریعے واقف ہیں، جیسے کہ اگر انگلیاں زیادہ دیر تک پانی میں رہیں تو ان میں سلوٹیں کیوں پڑتی ہیں، لیکن اس سیشن میں، ہم اس عمل کا خوردبین کے ذریعے زندہ خلیوں میں گہرائی سے مشاہدہ کریں گے۔

ہمارے پاس اس تجربے کے لیے کل 90 منٹ ہوں گے۔ لہٰذا، میں درکار مواد جیسے کہ کھانے والا نمک (NaCl) کا محلول، پیاز کے چھوٹے ٹکڑے، اور آلات، جیسے کہ شیشے کی سلائیڈز، چمٹی، اور خوردبین پہلے سے تیار کر لیتا ہوں طلبا مختلف گروہ میں کام کریں گے، اس لیے میں جتنا ممکن ہو ہدایات اور مشاہدے کی ریکارڈنگ شیٹ بھی تیار کرتا ہوں۔

تجربے کے دن، میں پہلے اس کا عملی مظاہرہ کرتا ہوں۔ میں تین سلائیڈز A، B، اور C تیار کرتا ہوں، ان پر مختلف مقدار میں محلول کے قطرے ڈالتا ہوں، کور سلپ رکھتا ہوں اور پھر خوردبین سے نیچے دیکھتا ہوں کہ پیاز کے چھلکوں کے خلیوں میں کیا تبدیلی آ رہی ہے۔

اس کے بعد، تمام گروہ وہی مراحل دہراتے ہیں اور فراہم کردہ شیٹ پر اپنے مشاہدات خاکہ بنا کر درج کرتے ہیں۔ اس کے بعد، ہم اپنے مشاہدات پر بحث کرتے ہیں۔ جب طلبا ممکنہ نتائج پر گفتگو کر لیتے ہیں، تو میں جماعت کو ''اوسموسس'' کی اصطلاح سے متعارف کراتا ہوں اور اس تصور کے ذریعے ان کے مشاہدات کی وضاحت کرتا ہوں۔ میں روزمرہ زندگی کی مزید مثالیں پیش کرتا ہوں جہاں یہ عمل دیکھنے کو ملتا ہے، جیسے کہ اچار بنانے کا عمل۔

4.6.1.3 افقی روابط

a. دیگر درسیاتی شعبوں کے ساتھ افقی روابط جامع اور کثیر شعبہ جاتی آموزش کے لیے ضروری ہیں، جیسا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں زور دیا گیا ہے۔ مڈل اور ثانوی سطحوں میں کچھ درسیاتی اہداف اور مہارتیں اس طرح وضع کی گئی ہیں کہ وہ سائنس اور دیگر درسیاتی شعبوں کے درمیان افقی روابط کو یقینی بنائیں۔ تدریسیات کو اس انداز میں ترتیب دیا جائے کہ یہ روابط کمرۂ جماعت میں واضح طور پر سامنے آئیں۔

b. تدریسیاتی رسائی اور طریقے، جیسے تفتیش اور پروجیکٹ، اپنی نوعیت کے لحاظ سے سائنس کے مختلف شعبوں میں باہم مربوط تصورات اور صلاحیتوں کے استعمال کی گنجائش فراہم کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک پروجیکٹ جس میں مختلف موسیقی کے آلات سے پیدا ہونے والی آواز کا مطالعہ کیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ یہ آواز کس طرح تبدیل ہو سکتی ہے۔ اس میں آواز کی خصوصیات اور اس کے معیار کو جمالیاتی پہلو، طبیعی اصول، ریاضیاتی پیٹرن اور انسانی ادراک کے لحاظ سے سمجھنے کا موقع ملے گا، جو مختلف درسیاتی شعبوں میں مہارتوں کے جامع ادراک اور انضمام کو فروغ دیتا ہے۔

c. تدریسیاتی طریقے، جیسے سروے اور فیلڈ پر مبنی طریقے، طلبا کو، تصورات کو سماجی، ثقافتی، اقتصادی، جذباتی اور سائنسی زاویوں سے دیکھنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، روایتی ادویاتی اور کھانے پکانے کے طریقوں کا سروے اور ان کے مختلف موسموں کے ساتھ تعلق کا مطالعہ طلبا کو مختلف جہات سے سیکھنے میں مدد دے سکتا ہے۔

4.6.1.4 سائنس کی تدریس میں وسائل

سائنس کی تعلیم کے لیے تجربہ گاہیں ضروری ہیں۔ اس وقت زیادہ تر مڈل اسکولوں میں سائنس تجربہ گاہ کے لیے علاحدہ کمرے موجود نہیں ہیں، اگرچہ سائنس کٹس فراہم کی جاتی ہیں۔ اس صورت میں، اساتذہ اپنے کمرۂ جماعت یا کسی کھلی جگہ کو تجربات کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ وسائل کے استعمال کے حوالے سے درج ذیل نکات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے:

a. اشیا اور آلات سادہ اور استعمال میں آسان ہونے چاہیے۔ اس سے اساتذہ کے لیے کلاس روم میں انھیں استعمال کرنا آسان ہوگا۔ مڈل سطح میں، زیادہ تر اسکولوں میں دستیاب سائنس کٹس کا استعمال ایک بہتر نقطۂ آغاز ہو سکتا ہے۔

b. تدریس کو سائنس کٹس تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ طلبا جتنا زیادہ مواد کا استعمال کریں گے، اتنے ہی زیادہ مواقع انھیں سائنس کو عملی طور پر سیکھنے کو ملیں گے۔ کم قیمت سے بنائے گئے مواد اور آلات سائنس کٹ کے دائرۂ کار کو بڑھانے میں مدد کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، شفاف شیشے کی پھینکی ہوئی بوتلوں کو پیمائش کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے اور سیرپ کے بوتلوں کے ساتھ آنے والے پیمائشی کپ اور سرنج کا استعمال پیمانہ بندی کے لیے کیا جا سکتا ہے۔

c. اس سطح پر اسکول کو ایک مخصوص جگہ لیبارٹری کے لیے وقف کرنی چاہیے جہاں مواد اور وسائل مناسب مقدار میں مہیا ہوں۔

d. سائنس کا عملی مظاہرہ صرف سائنس لیبارٹری یا سائنس کٹس تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ خاص طور سے مڈل سطح میں سائنس کو کلاس روم میں کر کے سکھانا چاہیے۔ ساتھ ہی تمام حفاظتی تدابیر کو مدنظر رکھتے ہوئے کمرۂ جماعت کو سائنس کے عملی تجربات سے جوڑنا چاہیے۔

e. ٹنکرنگ تجربہ گاہ، غیر رسمی مقامات ہیں جہاں طلبا سائنسی مواد اور آلات کے ساتھ خود مختار طریقے سے "کھیل" سکتے ہیں۔ انھیں اسکول کے کسی بھی کمرے میں قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس سے طلبا کی استدلالی فکر، تخلیقی اور تجرباتی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے میں مدد ملے گی۔ شروع میں طلبا کو اساتذہ کی مدد درکار ہوگی۔

f. ثانوی سطح کے طلبا کو معیاری سائنسی آلات، اوزار اور بنیادی سہولیات درکار ہوں گی تاکہ وہ آسانی سے اور حفاظت کے ساتھ تجربات انجام دے سکیں۔ لہٰذا، ثانوی اسکولوں کو مکمل سہولیات سے آراستہ، وسائل سے بھرپور اور کشادہ سائنسی تجربہ گاہ سے مزین ہونا چاہیے، تاکہ سائنسی تجربات اور تحقیقات کو مؤثر طریقے سے انجام دیا جا سکے۔

g. اگر کسی اسکول میں تجربہ گاہ ہے لیکن طلبا کی تعداد زیادہ ہے، تو استاد یا تو طلبا کو گروپس میں تجربات کرنے کی اجازت دے سکتا ہے یا طلبا سے متبادل دنوں میں تجربات کرنے کے لیے کہہ سکتا ہے۔

h. مڈل اور ثانوی درجے میں سائنس کے لیے بجٹ محدود ہوتا ہے، اس لیے سائنسی آلات اور مواد کفایتی ہونے چاہیے۔ اگر آلات کا معیار کمتر ہوگا (مثلاً کمزور مقناطیس، پلاسٹک کے لینس والی سستی خوردبین)، تو اس کا استعمال مؤثر ثابت نہیں ہوگا۔

i. متبادل طریقے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر لٹمس پیپر دستیاب نہ ہو، تو استاد ہلدی کے محلول یا ہلدی کے کاغذ کی پٹیوں کا استعمال کر کے مادوں کی تیزابی اور بنیادی خصوصیات معلوم کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے استاد ہلدی (پاؤڈر یا ٹھوس) لے کر اسے کاغذ پر یا پانی سے بھرے ایک گلاس میں ڈال سکتے ہیں۔ اس محلول کو تیزاب اور اساس کی پہچان کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ استاد ہلدی کے محلول میں بھیگی ہوئی کاغذ کی پٹیاں تیار کر سکتے ہیں۔ پھر طلبا سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ یہ کام کریں: ان کاغذ کی پٹیوں کو خشک کریں، ہر شے کا پانی میں محلول تیار کریں، پٹی کو محلول میں ڈبوئیں اور ہلدی کے کاغذ کی پٹیوں کا رنگ بدلنے کا مشاہدہ کریں۔ کیا آپ ان اشیا کے رنگ میں تبدیلیوں کی فہرست بنا سکتے ہیں؟

4.6.1.5 کمرۂ جماعت کا انتظام و انصرام

کمرۂ جماعت کا ماحول طلبا کی آموزشی صلاحیت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک مثالی سائنس کلاس روم وہ ہوتا ہے جس میں مناسب جگہ اور لچک دار نشستوں کا انتظام ہوتا کہ طلبا چھوٹے گروپ میں بھی کام کر سکیں اور مکمل کلاس کی نشستوں کا بھی اہتمام کیا جاسکے۔ کمرۂ جماعت کی لچک کلیدی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ یہ مختلف سرگرمیوں کے لیے مناسب جگہ فراہم کرتی ہے۔

کمرۂ جماعت میں موجود ڈسپلے، چارٹس، اور دیگر تدریسی آموزشی مواد (TLMs) کو وقتاً فوقتاً تبدیل کیا جانا چاہیے تاکہ وہ کمرۂ جماعت میں زیرِ بحث تصورات کے لیے موزوں ہوں۔ اگر کمرۂ جماعت میں کچھ اضافی جگہ موجود ہو تو یہ اساتذہ کے لیے تدریسی مواد کا ذخیرہ کرنے اور اسے فوری طور پر حسب ضرورت استعمال کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔

کلاس روم کی ترتیب کو تدریسی حکمت عملی کے مطابق ہونا چاہیے۔ اس کا ایک مؤثر طریقہ یہ ہے کہ سائنس کی تعلیم کے لیے مستقل ایک ہی کلاس روم مخصوص ہو، جہاں طلبا خود آ کر سبق کی آموزش کر سکیں۔ مڈل اور ثانوی سطحوں کے لیے ایک مخصوص سائنس کلاس روم ہونا نہ صرف وسائل کے مؤثر انتظام میں مدد کرے گا بلکہ اساتذہ کے کام کے بوجھ کو بھی کم کرے گا۔ اگر سائنس کے لیے مخصوص کلاس روم موجود ہوں تو تدریسی مواد کو جمع کرنا، اسے دوبارہ ترتیب دینا، کمرۂ جماعت کو گروہی سرگرمیوں کے لیے تیار کرنا اور طلبا کو سادہ سائنسی آلات تک رسائی فراہم کرنا جیسے مقناطیس کے سبق میں مقناطیس کی سطح کو جانچنے کے لیے محدّب شیشہ جیسے کام آسانی سے انجام دیے جاسکتے ہیں۔

4.6.2 سائنس میں جائزہ

مختلف مراحل پر سائنس میں جائزہ (Assessment) کو درج ذیل اصولوں کی بنیاد پر تشکیل دیا جانا چاہیے:

a. طلبا کا جائزہ ان کے تصورات کی تفہیم اور سائنسی طریقۂ کار یعنی مشاہدہ کرنا، سوالات پوچھنا، مفروضہ قائم کرنا، پیشین گوئی کرنا، تجربہ کرنا، ڈیٹا جمع کرنا، نتیجہ اخذ کرنا، تجزیہ کرنا، فیصلہ کرنا اور جانچنا وغیرہ کے استعمال کی صلاحیت کے لیے کیا جانا چاہیے۔

b. طلبا کا جائزہ مختلف طریقوں سے کیا جانا چاہیے، جیسے معیاری سوالوں کے جوابات دینا، تجربات کا خاکہ تیار کرنا اور انجام دینا، ماڈلز تیار کرنا، اور مباحثوں اور گفتگو میں حصہ لینا۔

سائنس میں جائزہ کی وضاحت درج ذیل باکس میں کچھ اساتذہ کی آواز کے ذریعے پیش کی گئی ہے۔

استاد کی آواز 4.1ii

زندگی کے لیے موزوں حالات

میں آٹھویں جماعت کو پڑھاتا ہوں۔ میں اپنے طلبا کی اس سمجھ کو جانچنا چاہتا تھا جو زندگی کے لیے موزوں حالات (جیسے اس معاملے میں بیکٹیریا) اور غذائی تحفظ کے طریقوں کے درمیان تعلق کو واضح کرے۔

میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ صرف زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے درکار حالات اور ان کی ضرورت، یا غذائی تحفظ کے مراحل بیان کریں کیونکہ ان سوالات کے جوابات محض رٹ کر دیے جا سکتے ہیں۔

میں نے کچھ الگ کرنے کی کوشش کی۔ میں نے نیچے دیا گیا سوال پوچھا، جو براہ راست ان کی روزمرہ زندگی سے متعلق ہے اور جن کا وہ مشاہدہ کرتے ہیں اور اس میں کیمیا اور حیاتیات کے اطلاق کی ضرورت پڑتی ہے۔

سوال:

موہن لیموں کا اچار ڈالنے والا ہے۔ وہ اس عمل کے لیے درج ذیل اقدامات کرنا چاہتا ہے:

1. نمک، لال مرچ اور اجوائن کے بیجوں کا آمیزہ تیار کرتا ہے۔
2. لیموں کاٹ کر ان پر یہ مصالحہ اچھی طرح رگڑتا ہے۔
3. لیموں کو ایک صاف شیشے کے برتن میں ڈال کر اس کا ڈھکن مضبوطی سے بند کر دیتا ہے۔
4. برتن کو چند گھنٹوں کے لیے براہ راست دھوپ میں رکھتا ہے۔
5. برتن کھول کر اس میں مزید نمک اور کچھ لیموں کا رس ڈالتا ہے۔
6. برتن کے منہ کو صاف کپڑے سے ڈھانپ کر اچھی طرح ڈھکن بند کر دیتا ہے۔
7. برتن کو زور سے ہلا کر اسے چند دن کے لیے دھوپ میں رکھ دیتا ہے۔

آپ کے خیال میں موہن یہ تمام اقدامات کیوں کر رہا ہے؟ براہ کرم درج ذیل متبادلات میں سے سب سے مناسب جواب منتخب کریں:

a. **وجہ 1:** نمک، لیموں سے پانی کو باہر نکالتا ہے تاکہ نقصان دہ بیکٹیریا نشوونما نہ پا سکیں۔

b. **وجہ 2:** نمک، لال مرچ اور اجوائن کے بیجوں کا آمیزہ پھپھوند کی افزائش کو روکتا ہے۔

c. **وجہ 3:** دھوپ پھپھوند اور خمیر کے بڑھنے کو روکتی ہے جو اچار کو خراب کر سکتے ہیں۔

D. وجوہات 1 اور 3 درست ہیں۔

E. وجوہات 2 اور 3 درست ہیں۔

میں نے مندرجہ ذیل استعمال کی: آپشن کے لیے 2 نمبر، آپشن a یا c کے لیے 1 نمبر، آپشن b یا e کے لیے کوئی نمبر نہیں

استاد کی آواز 4.1iii

سرکٹس

میں نویں جماعت کا استاد ہوں۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ طلبا کرنٹ، وولٹیج، مزاحمت، توانائی اور سرکٹ کے متعلق اپنی سمجھ کا اطلاق غیر مانوس صورتِ حال میں کس طرح کرتے ہیں۔ طلبا عموماً سرکٹس کو ایک مخصوص نمونہ کے ساتھ جوڑتے ہیں جو عموماً درسی کتابوں میں دکھایا جاتا ہے۔ یہاں سوال کو تھوڑا مختلف طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔

سوال:

مندرجہ ذیل سرکٹ ڈائیگرام میں بلبوں کو ان کی روشنی کے اعتبار سے کمی کی ترتیب میں رکھتے ہوئے نیچے دیے گئے متبادل میں سے سب سے مناسب متبادل کا انتخاب کریں۔

1. A=D=E>B=C
2. B=C>A>D=E
3. A>B=C>D=E
4. A=B>C>D=E

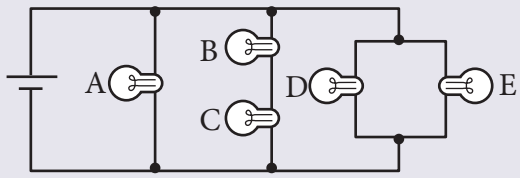

صرف وہ طلبا جنھوں نے متبادل 1 کا انتخاب کیا، وہ ان تصورات کو سمجھنے میں کامیاب ہوئے اور انھیں اس سوال کے لیے نمبر دیے گئے۔

استاد کی آواز 4.1iv

تجربہ: گرم برتن

میں گریڈ 7 کو پڑھاتا ہوں۔ تفہیمی جائزہ، اس کے اطلاق، اور سائنسی طریقۂ کار کو استعمال کرنے کی صلاحیت کا جامع جائزہ کے لیے مجھے یہ تجربات بہت مفید لگے۔

مندرجہ ذیل تجربہ طلبا کی پیمائش اور مادہ کی خصوصیات کو سمجھنے کا جائزہ لینے میں مدد کرتا ہے، خاص طور پر وہ نمایاں خصوصیت جو تجربہ میں قابل مشاہدہ مظہر کا سبب بن رہی ہے، اور ان میں اس تصور کو حقیقی زندگی کے حالات سے جوڑنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ یہ تجربہ آلات کا محفوظ اور درست استعمال، ڈیٹا کے جمع کرنے اور اس کی تشریح کرنے، سائنسی خیالات کی تصدیق کرنے، مشاہدات اور نتائج کی ترسیل کے ساتھ سائنسی اصطلاحات کے استعمال کا بھی جائزہ لیتا ہے۔

گرم برتن کی سرگرمی

آپ کو تین برتن، ایک کاغذ کا کپ، ایک دھاتی کین، ایک مٹی کا مگ، تین تھرمامیٹر اور ایک اسٹاپ واچ فراہم کیے گئے ہیں۔

آپ کا مسئلہ یہ ہے کہ آپ کو یہ معلوم کرنا ہے کہ ان تین برتنوں میں سے کون سا برتن مشروب کو سب سے زیادہ وقت تک گرم رکھے گا۔ آپ کا تجربہ دس منٹ تک جاری رہے گا، اور آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ آپ اپنے مشاہدات کا ریکارڈ رکھیں گے۔

آرام سے ہر برتن میں ایک تھرمامیٹر رکھیں اور اپنے استاد سے کہیں ہر ایک میں گرم پانی ڈالیں۔ ہر برتن میں پانے کے درجۂ حرارت کی پیمائش کریں۔ فیصلہ کریں کہ آپ اپنے ڈیٹا کو کیسے جمع کریں گے اور اسے جدول میں درج کریں گے۔ براہِ کرم ضرورت کے مطابق اضافی قطاریں شامل کریں۔

نمبر شمار	وقت	کپ A	کپ B	کپ C

10 منٹ تک اعداد و شمار جمع کرنے کے بعد، آپ درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

a. آپ کے ڈیٹا کے مطابق، کس برتن نے 10 منٹ کی مدّت میں پانی کو دیگر برتنوں کے مقابلے زیادہ گرم رکھا؟ آپ کے مطابق اس کی کیا وجوہ ہوسکتی ہیں؟

b. آپ کے مطابق کون سا برتن آئس کریم کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے سب سے بہتر ہوگا؟ اپنے جواب کی وجوہ بیان کریں۔

میں نے اپنے طلبا کی کارکردگی کو جانچنے کے لیے درج ذیل معیار کا استعمال کیا:

جائزہ کے معیار	گریڈ A	گریڈ B	گریڈ C
آلات کا استعمال	تھرمامیٹر کو صحیح اور محفوظ طریقے سے بغیر کسی مدد کے استعمال کرتا ہے۔	تھرمامیٹر کی ریڈنگ نوٹ کرنے میں مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔	تھرمامیٹر کے استعمال میں مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔
ڈیٹا کا ریکارڈ	10 منٹ کے مقررہ وقفے میں درست طور پر ڈیٹا ریکارڈ پیش کرتا ہے۔	10 منٹ کے دوران خود ساختہ وقفوں پر درست طور پر ڈیٹا ریکارڈ کرتا ہے۔	10 منٹ کے شروعات کے وقفہ اور اختتام پر ڈیٹا ریکارڈ کرتا ہے۔
ڈیٹا کی تشریح	ڈیٹا کی بنیاد پر منتخب شدہ برتن کا موازنہ دوسرے دو برتنوں سے کرتا ہے۔	وضاحتیں صرف منتخب شدہ برتن سے متعلق ڈیٹا پر مرکوز ہوتی ہیں۔	ڈیٹا کی بنیاد پر واضح انتخاب میں قاصر رہتا ہے۔
تصوراتی فہم کا اطلاق	تمام برتن کی خصوصیات کا موازنہ کرتا ہے اور گرماہٹ اور ڈھنڈک سوالات کے جواب سے متعلق دلیل کے ساتھ پیش کرتا ہے۔	برتن کی خصوصیات بیان کرتا ہے لیکن گرماہٹ اور ٹھنڈک کی برتن کے حوالے سے وضاحت نہیں کرتا ہے۔	برتن کی خصوصیات کے حوالے سے سوال کا جواب نہیں دیتا ہے۔
ترسیل	مختلف برتنوں کے لیے وقت اور درجۂ حرارت کے درمیان تعلق کو دکھانے کے لیے بصری نمائندگی کا استعمال کرتا ہے اور درست سائنسی اصطلاحات کا استعمال کرتے ہوئے وضاحتیں فراہم کرتا ہے۔	درست سائنسی اصطلاحات کا استعمال کرتے ہوئے تحریری وضاحتیں فراہم کرتا ہے۔	مشاہدات کی بنیاد پر سوالات کے جواب دیتا ہے لیکن وضاحت فراہم نہیں کرتا۔

باب 5
سماجی علوم کی تعلیم

سماجی علوم انسانی معاشروں کا ایک منظم اور سائنسی مطالعہ ہے جو فرد اور معاشرے، سماجی اداروں اور تنظیموں کے درمیان تعلق کو واضح کرتا ہے۔ اس قومی درسیاتی خاکے میں سماجی علوم کی اصطلاح کو انسانیات کے ان شعبوں تک بھی وسعت دی گئی ہے جو ماضی و حال انسانی معاشرے، ثقافت، خیالات، تخلیقی سرگرمیوں، ارتقا، اور انجام دیے گئے اعمال کا کیفیتی مطالعہ کرتے ہیں۔

سماجی علوم کی تعلیم کا مقصد طلبا کو اس معاشرے کے بارے میں سکھانا ہے جس میں وہ رہتے ہیں یعنی ان کے معاشرے کے افراد کس طرح رہتے ہیں، بات چیت کرتے ہیں، آپس میں برتاؤ کرتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں، بولتے ہیں (کس زبان میں)، فنون کے ذریعے سے اظہار خیال کرتے ہیں، کون سی روایات پر عمل کرتے ہیں، کیسا لباس پہنتے ہیں اور ان کی توقعات کیا ہیں۔ یہ طلبا کو ان کی اصل، ان کے آبا و اجداد، ثقافت، ہمسایوں اور نتیجتاً خود کو سمجھنے میں بھی مدد دیتی ہے۔ سماجی علوم کی تعلیم طلبا کو ایسے لوگوں سے متعارف کراتی ہے جن سے وہ کبھی نہیں ملے، ایسے مقامات روشناس کراتی ہے جہاں وہ کبھی نہیں گئے، ایسی کہانیاں سناتی ہے جو انھوں نے کبھی نہیں سنی اور ایسے نئے خیالات پیش کرتی ہے جن کا انھوں نے کبھی تصور نہیں کیا جس سے ان کا ذہنی افق وسیع ہوتا ہے اور ان کے ذہن نئے امکانات کے لیے کھلتے ہیں۔ غرض کہ، سماجی علوم کی تعلیم طلبا میں اپنی ثقافت اور اپنے ملک پر فخر کا احساس پیدا کرتی ہے اور انھیں دور اندیشی کے ساتھ انفرادی، سماجی اور قومی سطح پر مسلسل بہتری کی طرف رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

اسکول میں ایک مضمون کے طور پر سماجی علوم، تاریخ، جغرافیہ، علم شہریت، سیاسیات اور معاشیات جیسے شعبوں سے نمایاں طور پر استفادہ کرتا ہے، اور جہاں ضروری ہو، نفسیات، بشریات، فلسفہ، قانون اور دیگر شعبوں سے اس طرح اس کا مقصد بین شعبہ جاتی فہم پیدا کرنا ہے۔

قومی درسیاتی خاکے میں سماجی علوم کے مطالعہ کا مقصد یہ ہے کہ ایک بین شعبہ جاتی تناظر کو فروغ دیا جائے جو مخصوص موضوعاتی علم سے مربوط ہو تاکہ طلبا کو معاشرتی عمل کو جامع انداز میں سمجھنے میں مدد مل سکے۔

سماجی علوم کو پہلی بار مڈل سطح پر ایک الگ مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ اس سطح پر سماجی علوم کا مطالعہ زیادہ تر بنیادی تصورات پر مرکوز ہوگا۔ ہر موضوع کو تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات، معاشیات اور دیگر متعلقہ مضامین جیسے نفسیات، فلسفہ، بشریات اور سماجیات کے مربوط نقطۂ نظر سے پڑھایا جائے گا۔ اس کے علاوہ، ایسے تمام موضوعات کو بین شعبہ جاتی تناظر میں مقامی، علاقائی، قومی اور عالمی سطح پر پڑھا جائے گا۔

ثانوی سطح کے، گریڈ 9 اور 10 میں سماجی علوم کی تعلیم کو تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات اور معاشیات کے شعبوں میں منظم کیا گیا ہے۔ اس میں تصورات اور مواد کو اس طرح منتخب کیا جاتا ہے کہ طلبا کو ان شعبوں میں ان کے طریقۂ کار سمیت، گہری فہم پیدا ہو۔ تاہم، مخصوص تصورات یا موضوعات کی تفصیل بیان کرتے وقت، ایک مکمل تصویر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ یہی تصور دیگر شعبوں کے نقطۂ نظر سے بھی مربوط انداز میں سمجھا جا سکے۔ یہ طریقۂ کار ایک طرف متعلقہ شعبے میں گہرائی پیدا کرتا ہے، تو دوسری طرف ایک جامع بین شعبہ جاتی تناظر کو بھی یقینی بناتا ہے۔

گریڈ 11 اور 12 میں طلبا کو سماجی علوم کے مختلف شعبوں میں سے کسی ایک میں گہرائی سے مطالعہ کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے جیسے کہ تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات، فلسفہ، معاشیات، نفسیات، سماجیات اور بشریات۔ گریڈ 11 اور 12 کی تفصیلات حصّہ C، باب 10 میں بیان کی گئی ہیں۔

باکس 5.1

اگرچہ پورے قومی درسیاتی خاکہ کو ایک مربوط انداز میں نافذ اور استعمال کرنا ضروری ہے، تاہم اس باب کو NCF دستاویز کے حصّہ A کے ساتھ پڑھنا بھی نہایت اہم ہے۔ اس باب میں درسیاتی اغراض اور آموزشی معیارات حصّہ A، باب 3 میں تسلسل سے دیے گئے ہیں۔ اس طرح اس باب میں تدریسیات، درسیاتی مواد، جائزہ اور تدریسی آموزشی مواد (TLMs) کو حصّہ A کے متعلقہ ابواب اور سیکشن کے ساتھ پڑھا جائے، کیوں کہ ان امور سے متعلق درسیاتی شعبوں کے مشترک اجزا کو حصّہ A کے متعلقہ سیکشن میں یکجا کر دیا گیا ہے تاکہ متعدد ابواب میں تکرار سے بچا جا سکے۔ کیوں کہ اس باب کو علاحدہ طور پر پڑھنے سے ایک نامکمل تصویر سامنے آئے گی۔

سیکشن 5.1
اغراض

سماجی علوم انسانی دنیا اور اس کے طرزِ عمل میں مربوط فہم پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں جس میں ایک معاشرے کی حیثیت سے مسلسل بہتری لانے کی جستجو میں فطرت اور ماحول سے گہرے ارتباط کی فہم بھی شامل ہے۔ اس مضمون کا مطالعہ کرتے ہوئے طلبا انسانی دنیا کا مشاہدہ کرنے اور اس کی تشریح کرنے کے طریقے سیکھتے ہیں، جو انھیں اپنی زندگی بہتر طریقے سے گزارنے میں اور ساتھ ہی ایک شہری کے طور پر معاشرے میں اپنا کردار ادا کرنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ سماجی علوم ان اقدار و رجحانات کی نشو نما میں بھی معاون ثابت ہوتے ہیں جو جمہوری شمولیت کے لیے لازمی ہیں اور

وہ ایسے معاشروں کے درمیان پائیدار تعاون استوار کرتے ہیں جو امن، ہم آہنگی، مساوات اور سب کے ساتھ انصاف کے لیے کوشاں ہیں۔

اسکولوں میں سماجی علوم کی تعلیم کا مقصد درج ذیل کا حصول ہونا چاہیے:

a. **یہ سمجھنا کہ معاشرہ کس طرح کام کرتا ہے:** سماجی علوم کی آموزش سے یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ معاشرے کے مختلف تاریخی، جغرافیائی، سماجی، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی، ماحولیاتی اور دیگر عوامل باہمی تعامل کے ذریعے کس طرح کام کرتے ہیں۔ طلبا میں مندرجہ ذیل کے بارے میں بھی بیداری اور سمجھ پیدا ہوگی:

i. انسانی تہذیب میں تسلسل و تبدیلی اور ان کے اسباب و اثرات۔

ii. فطرت، قدرتی وسائل اور انسانوں کے درمیان تعلق، ساتھ ہی اس تعلق سے پیدا ہونے والے مقامی اور وقتی نمونے، انسانی زندگی پر اس کا اثر اور فطرت پر انسانی سرگرمیوں کے اثرات۔

iii. مختلف معاشروں، خطوں اور معاشرے کی ثقافتوں میں لوگوں اور ان کے رسوم و رواج میں یکسانیت اور تنوع۔

iv. مختلف سماجی، سیاسی اور اقتصادی ادارے، ان کی ابتدا، طور طریقے اور وقت کے ساتھ ان میں ہونے والی تبدیلیاں جو آج تک جاری ہیں۔

b. **سماجی علوم میں چھان بین (Inquiry) کی صلاحیتیں:** طلبا سماجی علوم میں دستیاب چھان بین کے طریقوں کو استعمال کرنے اور ان پر عمل کرنے کی صلاحیتیں پیدا کریں گے جن میں وہ شامل ہیں:

i. مختلف ذرائع سے شواہد کی تلاش کرنا، ان کی تصدیق اور باز تصدیق کرنا، ان شواہد کی تشریح کرنا اور مربوط بیانات تشکیل دینا۔

ii. طبیعی دنیا کی خصوصیات، مقامی اور وقتی نمونوں کو پہچاننا، تفہیم، نقشہ، مختلف باہمی طور پر مربوط تصورات اور طور طریقوں کا تجزیہ اور تشریح کرنا۔

iii. تخلیقی اور تنقیدی فہم، معلومات پر مبنی رائے قائم کرنا، منطقی فیصلہ سازی کا مظاہرہ کرنا اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

iv. مختلف مسائل جیسے تاریخی، جغرافیائی، ثقافتی، اقتصادی، ماحولیاتی اور سماجی و سیاسی امور پر معلومات جمع کرنا، ترتیب دینا، تجزیہ کرنا اور پیش کرنا۔

v. چھان بین کے ان طریقوں کی بنیاد پر معاشرتی مسائل کے لیے بامعنی جوابات تجویز کرنا۔

c. **ذمہ دار انسان اور معاون شہری:** قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں کہا گیا ہے:

> تعلیمی نظام کا مقصد ایسے اچھے انسانوں کی نشوونما کرنا ہے جو معقول سوچ اور عملی صلاحیتوں کے حامل ہوں، ہمدردی اور شفقت، حوصلہ اور لچک، سائنسی مزاج اور تخلیقی تخیل رکھتے ہوں، اور جن کی بنیادیں اخلاقی اصولوں اور اعلیٰ اقدار پر استوار ہوں۔ اس کا مقصد ایسے متحرک، مفید اور معاون شہری تیار کرنا ہے جو ہمارے آئین کے تصور کے مطابق منصفانہ، جامع اور متنوع معاشرے کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کریں۔
>
> [قومی تعلیمی پالیسی 2020، صفحات 5–4]

سماجی علوم اسکول کی درسیات میں ایک منفرد کردار ادا کر سکتے ہیں تاکہ تعلیم کے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے درکار علم، صلاحیتیں اور ان اقدار و رجحانات کو فروغ دیا جا سکے، جن کا وعدہ قومی تعلیمی پالیسی میں کیا گیا ہے۔

سیکشن 5.2

علم کی نوعیت

سماجی علوم کے علم کی نوعیت کو مندرجہ ذیل انداز میں سمجھا جاسکتا ہے:

a. **شواہد پر مبنی، تجربی اور قابلِ تصدیق:** سماجی علوم کے تحت اس کے درست علم کا انحصار شواہد کی چھان بین اور تصدیق پذیری کے تسلیم شدہ اصولوں پر ہوتا ہے نہ کہ قیاس پر کسی چیز کا قابل تصدیق ہونا مختلف ذرائع سے حاصل شدہ شواہد کی توثیق پر مبنی ہوتا ہے، جو کئی شکلوں میں دستیاب ہو سکتے ہیں جیسے زبانی روایات اور بیانات، مظاہراتی اور بصری فنون، ادب، دیگر متون، آثارِ قدیمہ اور دیگر فن پارے، مادی اور حیاتیاتی خصوصیات، سائنسی تحقیقات اور تجربات (چاہے قدرتی ہوں یا انسان کے انجام دیے گئے جیسے فلکیاتی، موسمیاتی اور زلزلے سے متعلق مظاہر یا کاربن ڈیٹنگ) اور لوگوں کی زندگی سے متعلق عددی اور کیفیتی ڈیٹا۔ کسی چیز کو سچ اور درست ثابت کرنے کے لیے مختلف ذرائع کا بہترین استعمال کرتے ہوئے شواہد کی بازتصدیق کی جاتی ہے۔ جب شواہد متعدد ذرائع سے مستند ثابت ہوں تو وہ بہتر وضاحتوں اور درست نتائج تک پہنچنے میں مدد دیتے ہیں۔

b. **سماجی علوم اکثر تشریحی ہوتے ہیں:** سماجی علوم قابل تصدیق شواہد پر مبنی ہونے کے باوجود اپنی نوعیت میں تشریحی ہوتے ہیں۔ انسانی فطرت اور ثقافتوں کی پیچیدگی اور حرکت پذیری کے پیش نظر اور کسی بھی مظہر کے تمام پہلو اور ہر سطح کے لیے جامع اور مکمل شواہد جمع کرنے میں درپیش حقیقی رکاوٹوں کی وجہ سے ایک ہی مجموعہ شواہد اکثر مختلف تشریحات کا موجب بنتا ہے۔ بڑھتے ہوئے شواہد کی مضبوطی بالآخر کسی تشریح کی تائید کرسکتی ہے۔ تاہم، یہ تشریحی نوعیت سماجی علوم کو غیر معتبر یا اس کے دعووں کو من مانی نہیں بناتی بلکہ اسے ایک متحرک مضمون بناتی ہے جو مسلسل جدید رکاوٹوں اور نئے شواہد کی روشنی میں ترقی کرتا رہتا ہے۔

c. **سماجی علوم اقدار سے بھرپور ہوتے ہیں:** چونکہ سماجی علوم اپنی نوعیت میں تشریحی ہیں یہ تشریح کار کی اقدار اور عالمی نظریے کی عکاسی بھی کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف مختلف تشریحات اور وضاحتوں میں ظاہر ہوتا ہے جو تصدیق شدہ شواہد کے ایک ہی مجموعے سے اخذ کی جا سکتی ہیں بلکہ بعض اوقات طریقۂ کار سے متعلق مسائل بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ مختلف ذرائع سے حاصل شدہ شواہد (مثلاً سروے بمقابلہ تجربات) کو کتنی اہمیت دی جائے اور کن سوالات کے جوابات تلاش کیے جائیں۔ لہٰذا، ایک مضمون کے طور پر سماجی علوم کے مطالعے میں ضروری ہے کہ ان متعدد ممکنہ تشریحات کو شامل کیا جائے، جو سنجیدہ اور معیاری علمی طریقوں کے ذریعے اخذ کی گئی ہوں اور ساتھ ہی ایسے سوالات کی وسعت میں اضافہ کیا جائے جو باریکیوں سے بھرپور ہوں۔ طلبا میں سماجی علوم کی اس منفرد نوعیت کا شعور پیدا کرنا چاہیے اور اس مقصد کے لیے چھان بین کا مستقل رجحان، عارضی وضاحتوں اور نتائج کو قبول کرنے اور ذاتی اقدار پر مبنی فیصلوں سے اجتناب کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔

d. **سماجی چھان بین:** سماجی علوم کا علم ہمیں معاشرتی عمل اور سماجی حقائق (قدریں، ثقافتی اصول، سماجی ڈھانچے) کے درمیان تعلق اور تعامل کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ ہم میں 'سماجی تحقیق اور تنقید کا شعور' بھی پیدا کرتا ہے، یعنی ایسے سوالات اور مسائل کے جوابات تلاش کرنے کی صلاحیت جو معاشرے کی بہتری میں معاون ہو سکتے ہیں۔ طلبا میں سماجی علوم کی اس منفرد نوعیت کا شعور اجاگر کرنا بھی ضروری ہے۔

e. **سماجی علوم کثیر شعبہ جاتی ہے اور اس کے لیے بین شعبہ جاتی نقطۂ نظر ضروری ہے:** انسانوں اور ان کے معاشروں کو سمجھنا ایک پیچیدہ عمل ہے، اور اس کے لیے ایک ایسا نقطۂ نظر درکار ہے جو مختلف علوم سے رہنمائی حاصل کرے۔ یہ نقطۂ نظر جغرافیہ، سیاسیات، تاریخ،

معاشیات، عمرانیات، بشریات، نفسیات، فلسفہ، ثقافت (جس میں ادب، فن، اور روایات شامل ہیں) اور دیگر شعبہ جات پر مبنی ہوتا ہے۔ عملی مقاصد کے لیے گریڈ 10 تک زیادہ تر سماجی علوم کا مضمون بنیادی طور پر ان میں سے پہلے چار شعبوں پر مشتمل ہوگا، تاہم دیگر شعبوں کی متعلقہ اور اہم شراکت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ جغرافیہ کسی علاقے کی طبعی خصوصیات اور انسانوں کے اپنے فطری ماحول سے تعلق کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے؛ تاریخ ماضی سے حال تک انسانی زندگی میں تسلسل اور تبدیلیوں کے سفر کو بیان کرتی ہے اور ان اہم واقعات کو اجاگر کرتی ہے جنھوں نے معاشرے اور ثقافت پر اثر ڈالا؛ سیاسیات انسانی سماجی اور سیاسی وجود سے متعلق معاملات کا مطالعہ کرتی ہے؛ اور معاشیات معاشی سرگرمیوں اور انسانوں کی سماجی اور طرز عمل کی تبدیلیوں پر اس کے اثرات کا تجزیہ کرتی ہے۔

f. **سماجی علوم سیاق و سباق کے تئیں حساس ہوتے ہیں:** سماجی اور ثقافتی عقائد و اقدار ہمیشہ اپنے مخصوص سیاق و سباق سے جڑے ہوتے ہیں، جن میں تاریخی، ثقافتی، جغرافیائی، معاشی اور سیاسی عوامل شامل ہیں۔ کسی بھی معاشرتی نظام کو مکمل طور پر سمجھنے کے لیے، سماجی علوم کسی بھی واقعے اور مسئلے کا جائزہ اس کے وقت اور مقام کے سیاق و سباق کو مدنظر رکھتے ہوئے لیتا ہے۔

سیکشن 5.3
موجودہ مسائل

دورِ حاضر میں اسکولوں کو سماجی علوم کی تدریس و آموزش میں بعض دشواریوں کا سامنا ہے۔ قومی درسیات کا خاکہ ان مسائل کو منظم طریقے سے حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کچھ اہم مسائل درج ذیل ہیں:

a. سماجی علوم کو عموماً ایک ایسے مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے جس کا بیشتر زور حقائق کو یاد کرنے پر ہوتا ہے، جیسے ماضی کی تاریخیں، دنیا بھر کے جغرافیائی خدوخال کے نام، بنیادی حقوق اور فرائض کی فہرست اور معاشی اداروں کے نام۔ اکثر سماجی علوم کی تدریس میں تصورات کو سمجھنے، ان پر گفتگو کرنے اور ان کی قدر کرنے کی کوشش شامل نہیں ہوتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طلبا کے لیے اس مضمون میں دلچسپی لینا مشکل ہو جاتا ہے۔

b. اکثر سماجی علوم کو شروع ہی سے تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات اور معاشیات کے الگ الگ خانوں میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ طلبا کو شاذ و نادر ہی کسی خاص سماجی رجحان سے جامع طور پر مشغول ہونے کا موقع ملتا ہے۔ عام طور پر وہ اسے صرف ایک ہی مضمون کے نقطۂ نظر سے دیکھنا سیکھتے ہیں۔ نتیجتاً وہ بین شعبہ جاتی سوچ جو طلبا میں معاشرے کو سمجھنے کے لیے درکار ہوتی ہے، اکثر پروان نہیں چڑھ پاتی۔

c. ابواب میں شامل معلومات اکثر کلاس روم میں اس انداز میں پیش کی جاتی ہیں کہ ان کا طلبا کی زندگی سے، بہت کم یا بالکل بھی تعلق نہیں ہوتا۔ چونکہ اس مضمون کو طلبا کے لیے نہ تو دلچسپ بنایا جاتا ہے اور نہ ہی بامعنی اس لیے یہ اکثر خشک، غیر فعال اور غیر متعلقہ محسوس ہوتا ہے۔

d. بعض کتابوں (بشمول درسی کتابوں) میں شامل مواد اکثر تصدیق شدہ شواہد پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ یہ ناکافی تفتیش، یک طرفہ تشریحات، پختہ روایتی تصورات یا مخصوص تعصّبات کا نتیجہ ہوتا ہے۔

سیکشن 5.4

آموزشی معیارات (Learning Standards)

مڈل سطح سے سماجی علوم کو ایک علاحدہ مضمون کے طور پر متعارف کرایا جاتا ہے۔ یہ ابتدائی سطح پر بنیادی طور پر ہمارے اردگرد کی دنیا کے مطالعے کے ذریعے حاصل کی گئی صلاحیتوں پر مبنی ہوتا ہے۔ مڈل سطح میں مشاہدہ، ڈیٹا کو اکٹھا کرنے اور سماجی زندگی کی بنیادی تفہیم جیسی عمومی صلاحیتوں کو مزید نکھارا جاتا ہے تاکہ چھان بین کے طریقوں اور سماجی علوم کے تصورات کو بہتر انداز میں سمجھا جاسکے۔ مڈل سطح میں طلبا کی فہم اور صلاحیتوں کو مربوط انداز میں فروغ دیا جاتا ہے۔ ثانوی سطح (گریڈ 9 اور 10) میں طلبا تاریخ، جغرافیہ، معاشیات اور سیاسیات جیسے مضامین سے باضابطہ طور پر متعارف ہوتے ہیں۔ یہ مرحلہ انھیں سماجی علوم کے تصورات اور طریقوں میں گہرا تعلق پیدا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ طلبا کو سماجی علوم کو ایک مضمون کے طور پر مناسب حد تک سمجھنے کا موقع ملتا ہے اور اسی فہم کے ساتھ وہ گریڈ 11 اور 12 میں سماجی علوم کی شاخوں کو بطور خصوصی مضمون اختیار کرنے کے بارے میں بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔

5.4.1 درسیاتی اہداف اور استعداد

5.4.1.1 مڈل سطح

CG-1 انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق ماخذ کو سمجھنا اور ان کی تشریح کرنا اور بامعنی وضاحتیں پیش کرنا	C-1.1	انسانی زندگی کے تاریخی، ثقافتی، جغرافیائی اور سماجی و سیاسی پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے متعدد ماخذ (ابتدائی اور ثانوی) سے معلومات جمع کرتا ہے اور ان کی تشریح کرتا ہے
	C-1.2	متن، جدول، چارٹس، خاکوں، اور نقشوں کی شکل میں دیے گئے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق ڈیٹا کی پیش کش کرتا ہے اور تجزیہ کرتا ہے۔
CG-2 انسانی تہذیبوں میں تسلسل اور تبدیلی کے عمل کو اپنے تناظر میں مخصوص مثالوں اور کچھ تاریخی واقعات کے ذریعے تلاش کرنا	C-2.1	ماضی میں اہم تبدیلیوں اور سماج پر ان کے اثرات کی تشریح اور تجزیہ کرتا ہے
	C-2.2	سماج میں بڑی تبدیلیوں کے باوجود کچھ عقائد، تعلقات، روایات اور سرگرمیوں کی مسلسل موجودگی کو پہچانتا ہے۔
CG-3 مختلف سماجی اور تاریخی واقعات یا حالات کے اسباب اور نتائج کے درمیان تعلق قائم کرنا اور انھیں انسانی زندگی پر مجموعی اثرات سے جوڑنا	C-3.1	ابتدائی انسانی معاشرے میں خانہ بدوشی سے مستقل سکونت اور ابتدائی تہذیب سے ہونے والی مختلف تبدیلیوں کے اثرات کا تجزیہ کرتا ہے (جیسے کہ زراعت کا آغاز، خوراک کی عادات میں تبدیلیاں، بنیادی ٹیکنالوجی جیسے تعمیرات، نقل و حمل، مٹی کے برتن، دھات کاری)، انسانی رہائشی علاقوں، خاندان کے ڈھانچے اور تعلقات، کام کی نوعیت، لوگوں کے سماجی۔ ثقافتی عقائد اور تصورات میں وقت کے ساتھ ہونے والی تبدیلیاں (مثلاً، اہنسا اور بڑی جنگوں یا حملوں کے اثرات) جو انسانی معاشروں پر اہم اثرات مرتب کرتی تھیں۔
	C-3.2	سماجی گروہوں اور معاشروں کے درمیان ان کے اپنے علاقے اور دنیا کے دوسرے حصوں میں ہم آہنگی اور تنازعہ کی وجوہات کی نشاندہی کرتا ہے اور انسانی معاشرتوں پر ان کے اثرات کو سمجھتا ہے۔

CG-4 سماجی، ثقافتی اور سیاسی اداروں کے طریقۂ کار اور ان کے معاشرتی اثرات کو سمجھنا، نیز یہ کہ افراد اور اجتماعی گروہ ان اداروں کی تشکیل کس طرح کرتے ہیں	C-4.1	اپنے آس پاس اور مختلف سماجی، ثقافتی، اقتصادی اور سیاسی اداروں کے بارے میں معلومات جمع کرتا ہے، انھیں منظم کرتا ہے اور ان کی تشریح کرتا ہے اور انسانی معاشرے کے لیے ان کی اہمیت کو سمجھتا ہے۔
	C-4.2	کسی فرد یا گروہ یا معاشرہ یا عمومی طور پر معاشرے پر سماجی، ثقافتی اور سیاسی اداروں کے اثرات کا جائزہ لیتا ہے۔
CG-5 معاشرے میں عدم مساوات اور تعصب کی مختلف شکلوں کو سمجھنا، چاہے وہ خاندان میں موجود ہوں یا معاشرہ، علاقائی یا قومی سطح پر، اور ان مسائل کے حل کے لیے مختلف مرحلوں پر کی جانے والی کوششوں اور اقدامات کو بھی سمجھنا ہے	C-5.1	اپنے خاندان، مقامی علاقے، خطے، اور قومی و عالمی سطح پر موجود مختلف اقسام کی عدم مساوات، تعصب اور امتیاز کی نشاندہی کرتا ہے، ان کی وضاحت کرتا ہے اور ان کے بارے میں سوالات اٹھاتا ہے۔
	C-5.2	مختلف سطحوں (سماجی، ثقافتی، معاشی اور سیاسی) پر مختلف طریقۂ کار اور اداروں کے ذریعے کیے جانے والے اقدامات کی شناخت، وضاحت اور تحسین کرتا ہے اور یہ بھی سمجھتا ہے کہ افراد برابری، شمولیت اور انصاف کو یقینی بنانے کے لیے افراد کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔
CG-6 وسائل کی جغرافیائی تقسیم (مقامی سے عالمی سطح تک) ان کے تحفظ، قدرتی مظاہر اور انسانی زندگی کے درمیان باہمی انحصار، اور ان کے ماحولیاتی و دیگر مضمرات کو سمجھنا	C-6.1	اہم قدرتی مظاہر کی وضاحت کرتا ہے جیسے کہ موسم، آب و ہوا، بحری گردش، مٹی کی تشکیل، دریاؤں کا بہاؤ، اور ان کی جغرافیائی تقسیم کے طریقوں کو سمجھتا ہے۔
	C-6.2	مختلف جغرافیائی علاقوں میں وسائل جیسے پانی، زراعت، خام مال، اور خدمات کی تقسیم کی نشاندہی کرتا ہے۔
	C-6.3	بھارتی نقطۂ نظر اور معاشرے میں تحفظ اور پائیداری کے لیے کی جانے والی کوششوں کا تجزیہ اور ان کی اہمیت کی تائید اور آب و ہوا کی عالمی تبدیلی کے تناظر کو شامل کر کے اس سمت میں کیا مزید اقدامات کیے جانے چاہئیں اس پر غور و فکر کرتا ہے۔
	C-6.4	ذرائع معاش کے موجودہ مختلف نمونوں کو زمینی شکلوں کی مختلف اقسام، وسائل کی دستیابی، موسمی حالات اور (مقامی، قومی اور عالمی سیاقوں میں) تبدیلیوں سے ہم رشتہ کرتا ہے۔
CG-7 ہندوستانی (بھارتیہ) ہونے کی اہمیت اور معنویت کو سمجھتے ہوئے اس کی قدر کرنا، (a) بھارت کا ثروت مند ماضی اور حال جس میں اس کی شان دار کثرت میں تہذیبی وحدت، روایات، ادب، فنون، فنِ تعمیر، فلسفہ، طب، سائنس اور انسانیت کے لیے دیگر خدمات شامل ہیں (b) ہندوستان کے جغرافیائی تنوع کے باوجود اسے جوڑنے والے دیگر عوامل کو سمجھنا شامل ہے	C-7.1	بھارت کے بھرپور اور متنوع ثقافتی عناصر، زبانوں، فنون، فلسفیانہ نظریات، اقدار، لباس، کھانوں، روایات، تہواروں، تجارت، کاروبار، اور آیورویدا اور یوگا سمیت صحت سے متعلق روایتی طریقوں میں پائی جانے والی مشترکہ خصوصیات کو پہچان کر کثرت میں وحدت کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-7.2	ہندوستان کے خشکی کے علاقے کے جغرافیائی تنوع کا پتہ لگاتا ہے جس میں مغرب کے نیم خشک علاقے، شمال میں بھاری بارش والے علاقے، جنوب کے طویل ساحلی علاقے اور شمال میں برف سے ڈھکے پہاڑ نیز ملک کے بھرپور حیاتیاتی تنوع کو سمجھتا ہے۔
	C-7.3	مختلف معاشروں اور سماجی گروہوں میں موجود ان کے ثقافتی عناصر کے ذریعے دنیا کے وسیع حصوں پر ان کے اثرات کی تفہیم کرتا ہے۔

	C-8.1	پچھلی چند صدیوں میں کسی بھی ملک، خاص طور پر ہندوستان جیسے ملک کے لیے آئین کی ضرورت اور اس کے گہرے مقاصد کو سمجھتا ہے۔
CG-8 ہندوستان کے آئین کی تشکیل کے عمل کو سمجھنا اور اس کی اہمیت کی قدر کرنا اور ہندوستانی معاشرے میں جمہوری اقدار کے فروغ کی اہمیت پر زور دینا	C-8.2	ہندوستان کے آئین کی تشکیل کے عمل کو وضاحت سے بیان کرتا ہے اور اس میں درج ہندوستانی قومی تحریک کے افکار اور اقدار کو سمجھتا ہے ساتھ ہی ہندوستان کے تہذیبی ورثہ سے اخذ کردہ خیالات کو بھی سمجھتا ہے۔
	C-8.3	مقامی خود مختار حکومت کے تین سطحی ڈھانچے کے کام کرنے کے طریقۂ کار کی وضاحت کرتا ہے اور بنیادی سطح پر جمہوریت کے استحکام میں اس کی اہمیت کو سمجھتا اور اس کی قدر کرتا ہے۔
CG-9 معاشی سرگرمیوں کے عمل (پیداوار اور کھپت، تجارت اور کاروبار) کو سمجھنا	C-9.1	تجارت اور کاروبار کے اہم عناصر (تجارتی سامان، پیداوار، کھپت اور سرمایہ) اور فرد کی زندگی اور معاشرت پر اس کے اثرات کی وضاحت کرتا ہے۔
CG-10 تاریخ کے مختلف ادوار اور موجودہ دور میں سماجی علوم میں شامل مختلف موضوعات سمیت مجموعی طور پر سماجی علوم کے لیے بھارت کی تحسین کرنا	C-10.1	بھارت کی تمام متعلقہ امور (تصورات، توضیحات، اور طریقۂ کار) میں نمایاں خدمات کو جانتا اور ان کی وضاحت کرتا ہے۔ جن کا مطالعہ درسیات میں کیا جاتا ہے اور انھیں متعلقہ موضوعات کے ساتھ مربوط انداز میں مثالوں کے ذریعے سمجھتا ہے۔ نیز، تاریخی تناظر میں بھارت کی جمہوری روایات کی خوبیوں کو بھی سمجھتا ہے۔
CG-11 درسیات کے اہداف CG-1 سے CG-10 تک میں مقامی، علاقائی اور قومی تاریخ، جغرافیہ اور ثقافت کی بنیادی اور مناسب فہم شامل ہے		**نوٹ:** اس درسیاتی ہدف کے لیے استعداد پہلے ہی CG-1 سے CG-10 کے تحت شامل کی جا چکی ہیں۔

5.4.1.2 ثانوی سطح (گریڈ 9 اور 10)

	C-1.1	مختلف وسائل کی مدد سے تاریخی واقعات اور تبدیلیوں کی ہندوستانی تاریخ کی مخصوص مثالوں کے ساتھ وضاحت کرتا ہے۔
	C-1.2	برصغیر ہند میں انسانی زندگی کی تاریخ کو قبل از تاریخ سے لے کر تہذیبی ارتقا اور اس سے آگے تک وضاحت اور تجزیہ کرتا ہے۔ نیز مختلف ادوار میں دیگر تہذیبوں جیسے کہ میسوپوٹامیا، یونان، وسطی ایشیا، چین، جنوب مشرقی ایشیا، عرب اور مشرقی افریقہ کے ساتھ اس کے تعلقات کو بھی سمجھتا ہے۔
CG-1 ہندوستانی تاریخ کے اہم ادوار کو سمجھنا اور ان کا تجزیہ کرنا تاکہ موجودہ بھارت کو سمجھ سکے	C-1.3	برصغیر ہند کی تاریخ کے مختلف ادوار میں تسلسل اور تبدیلی کے پہلوؤں کا (جس میں ثقافتی رجحانات، سماجی اور مذہبی رجحانات و اصلاحات، اور اقتصادی و سیاسی تبدیلیاں شامل ہیں) پتا لگاتا ہے۔
	C-1.4	ہندوستان بھر میں نئے مقامی خیالات کی نشوونما کی وضاحت کرتا ہے جن میں ریاضی، فلسفہ، سائنس اور ٹیکنالوجی، طب، فن تعمیر، زراعت، ادب اور فنون، اور سماجی علوم (جیسے صفر اور ہندو ستانی عددی نظام، اہنسا، ہندوستانی فلسفے کے چھے نظام، آیورویدا، یوگا، ہندوستانی موسیقی کے 22 شروتیاں، باغبانی، جڑی بوٹیوں اور مصالحوں کا استعمال، لفظی تحقیق، شعری اوزان اور قواعد) شامل ہیں اور یہ کس طرح ہندوستانی اور عالمی تاریخ پر اثر انداز ہوئے۔

CG-2 عالمی تاریخ کے اہم مراحل کا تجزیہ کرنا اور آج کی دنیا کو سمجھنے کے لیے بصیرت حاصل کرنا	C-2.1	مختلف قسم کے ذرائع سے تاریخی واقعات اور تبدیلیوں کو عالمی تاریخ سے مخصوص مثالوں کے ساتھ بیان کرتا ہے۔
	C-2.2	انسان کی زندگی کی ابتدا سے لے کر خانہ بدوشی، رہائشی زندگی اور انسانی تہذیب کے دیگر مراحل کی تاریخ کو وضاحت سے بیان کرتا ہے اور ان کا تجزیہ کرتا ہے۔
	C-2.3	دنیا کی تاریخ کے مختلف ادوار میں تسلسل اور تبدیلی کے پہلوؤں کا پتہ لگاتا ہے (جن میں ثقافتی رجحانات، سماجی اور مذہبی اصلاحات، اور اقتصادی و سیاسی تبدیلیاں شامل ہیں)۔
	C-2.4	دنیا بھر میں نئے خیالات اور رسم و رواج کی ترقی (جن میں انسان دوستی، تجارتی نظام، صنعت کاری، سائنسی ترقیات اور دریافتیں، سامراجیت، نوآبادیات، دنیا بھر میں نئی قومی ریاستوں کا عروج، اور مختلف ٹیکنالوجی بشمول جدید ترین ٹیکنالوجی شامل ہیں) اور یہ کیسے دنیا کی تاریخ کو متاثر کرتی ہیں، اس کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-2.5	مختلف رسم و رواج کو پہچانتا ہے جو ابھریں، جیسے C-2.4 میں شامل ہیں، اور بعد میں ان کی مذمت کی گئی (جیسے نسل پرستی، غلامی، نوآبادیاتی حملے، فتوحات اور لوٹ مار، نسل کشی، جمہوری اور دیگر اداروں سے خواتین کا اخراج)۔ ان سب نے دنیا کی تاریخ کو متاثر کیا اور اَن مٹ زخم چھوڑے ہیں۔
CG-3 قوم کے تصور اور جدید ہندوستانی قوم کے ظہور کو سمجھنا	C-3.1	قوم کے معنی اور بھارتی برصغیر کی ثروت مند تہذیبی تاریخ میں اس کی جڑوں سمیت دنیا بھر میں اور خاص طور پر بھارت کے سیاق میں وقت کے ساتھ قوم کی ترقی کا تجزیہ کرتا ہے۔
	C-3.2	بھارتی قومی آزادی کی جدوجہد کے اہم مراحل کی شناخت اور تجزیہ کرتا ہے جو برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی کے خلاف ہوئی، خاص طور پر مہاتما گاندھی اور دیگر اہم شخصیات کی قیادت میں چلائی جانے والی تحریکوں اور ایسی تحریکوں کے حوالے سے جن کے نتیجے میں آزادی حاصل ہوئی اور ان طریقوں، تصورات اور اقدار کو سمجھتا ہے جو آزادی حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوئیں (جیسے، سوراج، سودیشی، خاموش مزاحمت، دھرم کے لیے لڑائی، جاں نثاری، اہنسا)۔
CG-4 انسانوں اور ان کے طبعی ماحول کے مابین باہمی تعلق کو سمجھنا اور یہ کہ کیسے یہ تعلق علاقے کے روزگار، ثقافت اور حیاتیاتی تنوع کو متاثر کرتا ہے	C-4.1	بھارت کے طبعی خطوں اور دنیا کے موسمی خطوں کی گلوب یا نقشے پر نشاندہی کرتا ہے۔
	C-4.2	اہم جغرافیائی تصورات، طبعی، اہم زمینی شکلوں کی خصوصیات، ان کی ابتدا، اور کسی علاقے کے دیگر طبعی عوامل کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-4.3	طبعی ماحول کے مختلف اجزا جیسے موسمی حالات اور سطح زمین، موسمی حالات اور نباتات، نباتات اور جنگلاتی حیات کے درمیان تعلق کو واضح کرتا ہے۔
	C-4.4	قدرتی ماحول اور انسانوں اور مختلف سطحوں کی ثقافتوں کے درمیان باہمی تعلق کا تجزیہ اور جائزہ لیتا ہے، اور بھارت کے معاملے میں، اس خاص ماحولیاتی رویے کا تجزیہ کرتا ہے جس نے قدرتی تحفظ کے طور طریقوں کو جنم دیا۔
	C-4.5	ماحول پر انسانی مداخلتوں، بشمول موسمیاتی تبدیلی، آلودگی، قدرتی وسائل (خاص طور پر پانی) کی کمی اور حیاتیاتی تنوع کے نقصان کے اثرات کا تنقیدی جائزہ لیتا ہے، ان ماحولیاتی بحرانوں کی وجوہات کی نشاندہی کرتا ہے اور ان کی اصلاح کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات کو بیان کرتا ہے۔
	C-4.6	قدرتی وسائل کے مناسب استعمال کے بارے میں حساسیت پیدا کرتا ہے (افراد، معاشروں اور قوموں کے ذریعے) اور ان کے تحفظ کے لیے تدابیر تجویز کرتا ہے۔

CG-5 بھارتی آئین کو سمجھتا ہے اور بھارتی جمہوریت کے اصل جوہر اور جمہوری حکومت کی خصوصیات کو دریافت کرنا	C-5.1	یہ سمجھتا ہے کہ بھارتی آئین بھارت کے عظیم ثقافتی ورثے اور قوم کی مشترکہ توقعات سے مستفید ہوا ہے اور بھارت میں جمہوریت کے ابتدائی تجربات کو یاد کرتا ہے (مہاجن پدوں میں اسمبلیاں، سماج کی مختلف سطحوں پر بادشاہتیں اور سلطنتیں، کِلڈ، سنگھ اور گن، گاؤں کی کونسل اور کمیٹیاں، اُترامیرور کے کتبے)۔
	C-5.2	بنیادی آئینی اقدار کی قدر اور بھارتی قوم کی خوشحالی کے لیے ان کی اہمیت کی نشاندہی کرتا ہے۔
	C-5.3	وضاحت کرتا ہے کہ بنیادی حقوق سب سے اہم انسانی حقوق ہیں اور یہ اس وقت پروان چڑھتے ہیں جب لوگ اپنے بنیادی فرائض بھی ادا کرتے ہیں۔
	C-5.4	جمہوریت اور جمہوری حکومت کی بنیادی خصوصیات اور بھارت اور دنیا بھر میں اس کی تاریخ کا تجزیہ کرتا ہے اور اس حکومت کے اس نظام کا موازنہ دوسرے حکومتی نظاموں سے کرتا ہے۔
	C-5.5	جمہوری حکومت اور معاشرے میں غیر سرکاری اور غیر کاروباری شر کا جیسے میڈیا، سول سوسائٹی، سماجی و مذہبی ادارے، اور کمیونٹی ادارے کے اہم کردار کا تجزیہ کرتا ہے۔
CG-6 گذرتے وقت کے ساتھ بھارت میں سماجی، ثقافتی، اور سیاسی زندگی کو سمجھنا اور تجزیہ کرنا، ساتھ ہی بھارت کے کثرت میں وحدت کے قومی مزاج اور فلسفے کو سمجھنا اور ان شعبوں میں ماضی اور حال میں درپیش چیلنجوں اور ان کے حل کے لیے کی جانے والی کوششوں کو پہچاننا	C-6.1	یہ سمجھتا ہے کہ بھارتی قومی مزاج اور بھارت بھر میں ثقافتی یکجہتی نے یکسانیت لانے کی کوشش نہیں کی بلکہ بھارتی معاشرے میں بھرپور تنوع کا احترام کیا اور اسے فروغ دیا، اور کیسے یہ ہم آہنگی اور کثرت میں وحدت، جو تمام ثقافتوں کے تاریخی احترام کے ساتھ تھی، برقرار رہی، پرامن بقائے باہمی کو فروغ دے کر خواتین کو بھارت کی عظیم طاقتوں میں شمار کرتا ہے۔
	C-6.2	یہ سمجھتا ہے کہ C-6.1 کے باوجود، مختلف اوقات میں معاشرے کے مختلف طبقات کے ساتھ عدم مساوات، ناانصافی اور امتیاز ہوا ہے (داخلی اور بیرونی قوتوں کی وجہ سے، جیسے نوآبادیات)، جس کے نتیجے میں سیاسی، سماجی، اور ثقافتی کوششیں، جدوجہد، تحریکیں، اور مختلف سطحوں پر مساوات، شمولیت، انصاف، اور ہم آہنگی کے طریقۂ کار وجود میں آئے، جن کے نتائج اور کامیابی کے درجات مختلف ہیں۔
	C-6.3	بھارتی معاشرے میں مختلف سلوک یا امتیاز کے پہلوؤں کا تجزیہ کرتا ہے جو مختلف وجوہات جیسے سماجی و ثقافتی پس منظر، علاقہ، بولی جانے والی زبان کی بنیاد پر ہو سکتے ہیں اور یہ سمجھتا ہے کہ افراد اور معاشرے اس امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔
	C-6.4	یہ سمجھتا ہے کہ ایک ترقی پسند معاشرہ اور قوم، جیسے بھارت، وہ ہے جو نہ صرف اپنی تہذیبی قوت کو پہچانتی ہے بلکہ اس کے سماجی، اقتصادی، ثقافتی، اور سیاسی چیلنجوں کو بھی تسلیم کرتی ہے اور ان چیلنجوں کو حل کرنے کی مسلسل کوشش کرتی ہے تاکہ وہ مزید خوشحال، شمولیتی، منصفانہ اور ہم آہنگ بن سکے۔
CG-7 بھارت کے مخصوص حوالے سے کسی قوم کی معیشت کے بارے میں فہم پیدا کرنا	C-7.1	معیشت کی اہم خصوصیات، جیسے پیداوار، تقسیم، طلب، رسد، تجارت، اور کاروبار، اور ان پہلوؤں کو متاثر کرنے والے عوامل بشمول ٹیکنالوجی کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-7.2	کسی بھی ملک کی معیشت میں خاص طور پر بھارت میں پیداوار کے تین شعبوں (ابتدائی، ثانوی اور ثلاثی) کی اہمیت کا جائزہ لیتا ہے۔
	C-7.3	معیشت کے 'غیر منظم' اور 'منظم' شعبوں کے درمیان تمیز کرتا ہے اور مقامی بازار کے لیے پیداوار میں چھوٹے، درمیانے، اور بڑے پیمانے پر پیداوار کے مراکز (صنعتوں) میں ان کے کردار کو سمجھتا ہے، اور بھارت کی معیشت میں نام نہاد 'غیر منظم' شعبے کی خاص اہمیت اور بھارتی معاشرے کی خود تنظیمی خصوصیات کے ساتھ اس کے تعلقات کو پہچانتا ہے۔
	C-7.4	دو ممالک کے درمیان بڑے پیمانے پر تجارت اور کاروبار (بشمول ای کامرس) کی ابتدا اور اہمیت کو دریافت کرتا ہے، آغاز میں تجارت کی اہم اشیا اور وقتاً فوقتاً ہونے والی تبدیلیوں کا جائزہ لیتا ہے۔

CG-8 کسی ملک کی اقتصادی ترقی کا اس کے عوام کی زندگیوں اور عادات پر پڑنے والے اثرات کے حوالے سے جائزہ لینا	C-8.1	مقامی، علاقائی اور قومی سطح پر آمدنی، سرمایہ، غربت، اور روزگار سے متعلق ڈیٹا جمع کرتا ہے، سمجھتا ہے اور تجزیہ کرتا ہے۔
	C-8.2	آزاد منڈی سے مکمل سرکاری کنٹرول والی منڈیوں تک کے مختلف اقتصادی نظاموں کے تصورات اور عملی صورتوں کو سمجھتا اور تجزیہ کرتا ہے۔
	C-8.3	قدیم بھارت کے سیاق میں ان خصوصیات کو سمجھتا ہے، جن سے داخلی اور بیرونی تجارت کو فروغ ملا تھا، اور اس کے مستحکم تجارتی طریقے، نیٹ ورک، کاروباری روایات، اور متنوع صنعتوں نے بھارت کو نوآبادیاتی دور تک دنیا کی اہم معیشتوں میں مقام دلایا۔
	C-8.4	بھارت کی حالیہ پیش رفت کو بیان کرتا ہے جس کے ذریعے وہ دوبارہ دنیا کی تین سب سے بڑی معیشتوں میں پھر شامل ہو رہا ہے، اور یہ کہ افراد اس اقتصادی ترقی میں کس طرح تعاون کر سکتے ہیں۔
	C-8.5	اقتصادی ترقی اور ماحول کے درمیان تعلقات کو سمجھتا ہے، اور جی ڈی پی کی نمو اور آمدنی کے علاوہ سماجی بہبود کے وسیع تر اشاریوں کی اہمیت کو سراہتا ہے۔
CG-9 بھارت کی تاریخ اور موجودہ دور میں سماجی علوم کے مجموعی میدان میں اور اس کے مختلف شعبوں میں بھارت کے تعاون کو سمجھنا اور اس کی ستائش کرنا	C-9.1	تمام امور میں بھارت کی نمایاں خدمات کو جانتا ہے اور ان کی وضاحت کرتا ہے جو تمام موضوعات (تصورات، توضیحات، طریقے) میں کیا گیا ہے جو ایک مربوط انداز میں درسیات میں شامل ہیں۔

سیکشن 5.5

متن

جیسا کہ شروع میں ذکر کیا گیا ہے مواد کے انتخاب کے نقطۂ نظر، اصولوں، اور طریقوں میں مختلف مضامین کے درمیان کچھ مشترک پہلو موجود ہیں، جنھیں اس دستاویز کے حصّہ A، باب 3 کے سیکشن 3.2 میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ یہ سیکشن ایسے امور پر مرکوز ہے جو اسکولوں میں سماجی علوم کی تعلیم کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ لہٰذا، اس سیکشن کو مذکورہ بالا سیکشن کے ساتھ پڑھنا مفید ہوگا۔

5.5.1 متن کے انتخاب کے اصول

سماجی علوم میں مواد کا انتخاب لازماً درسیاتی اہداف کو پورا کرتا ہو، اس سلسلے میں علم کی نوعیت کو مدنظر رکھتا ہو اور سماجی علوم کی تدریس و آموزش سے متعلق موجودہ دشواریوں کو منظم طریقے سے حل کرتا ہو۔

یہ نکات درج ذیل اصولوں کی تشکیل میں معاون ثابت ہوتے ہیں جنھیں مواد کے انتخاب کے دوران مدنظر رکھا جانا چاہیے:

a. **مواد کو متعلقہ علم اور صلاحیتوں کی نشوونما میں موزوں ہونا چاہیے:** منتخب کردہ موضوعات کو مجموعی طور پر درسیات کے متعلقہ علمی اور صلاحیتی اہداف کے حصول میں مدد دینی چاہیے۔ ساتھ ہی مواد کا بوجھ حد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ سماجی علوم کی تدریس و آموزش

کے مؤثر نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ رہا ہے۔ مناسب مقدار میں مواد کی شمولیت کا توازن برقرار رکھنا سماجی علوم کے درسیات کی تیاری میں ایک اہم چیلنج ہے۔

b. **متن کو تصدیق شدہ شواہد اور معتبر بیانیوں پر مبنی ہونا چاہیے:** سماجی علوم کے تحت کسی بھی تصور یا واقعے کا موثر مطالعہ مختلف ذرائع، حوالوں اور نتیجے کے طور پر سامنے آنے والی تشریحات اور بیانیوں سے مربوط ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ سماجی علوم کے لیے قابل قبول شواہد کا دائرہ بھارت کے سماجی و ثقافتی سیاق سے اخذ کیا جائے گا اور مختلف ذرائع سے تصدیق شدہ متعدد شواہد پر مشتمل ہوگا۔ اسے کسی ایک واقعے یا مظہر کی مختلف تشریحات یا بیانیوں کا نمونہ پیش کرنا چاہیے (بشرطیکہ یہ تصدیق شدہ شواہد سے ثابت ہوں)۔ مثال کے طور پر گاندھیائی فلسفہ و عدم تشدد کی گہری تفہیم مختلف مصنفین کے مطالعے سے حاصل کی جانی چاہیے یا منڈیوں کی افادیت اور ان کی حدود کو ان کے متنوع تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔

c. **متن کو بین موضوعاتی نقطۂ نظر پر مبنی ہونا چاہیے:** سماجی علوم اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک بین موضوعاتی مضمون ہے۔ تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات اور معاشیات کی درسی تقسیم اور اسی طرح بشریات، فلسفہ، نفسیات، اور سماجیات جیسے دیگر شعبوں کو الگ الگ اور جداگانہ حیثیت سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ ان میں سے کسی بھی شعبے کو کسی دوسرے کا حوالہ دیے بغیر نہ تو پڑھایا جاسکتا ہے اور نہ ہی سمجھا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، ہندوستان کی کثرت میں ثقافتی وحدت کو اس کی جغرافیائی یکجہتی سے یا اس کے مشترکہ فلسفیانہ اور سیاسی تصورات سے متعارف کرائے بغیر نہیں پڑھایا جاسکتا۔ طلبا کو کسی بھی تصور کا تجزیہ مختلف زاویوں اور بین موضوعاتی نقطۂ نظر سے کرنے کی تعلیم دی جانی چاہیے تاکہ ان میں وسیع النظری پیدا ہو۔

d. **تصورات کو آسان سے پیچیدہ کی طرف بڑھتے ہوئے تشکیل دیا جانا چاہیے:** سماجی علوم میں متن کو اس انداز میں ترتیب دیا جانا چاہیے کہ آسان تصورات بتدریج پیچیدہ تصورات کی طرف لے جائیں تاکہ طلبا تمام اجزا کو مربوط کر کے مکمل مفہوم اخذ کرسکیں۔ یہ ترقیاتی مراحل کو مدنظر رکھتے ہوئے طلبا کی وقوفی صلاحیتوں کی نشوونما کے مطابق تدریجی انداز میں انجام دیا جانا چاہیے۔ مثال کے طور پر مڈل سطح میں تاریخی چھان بین سکھانے کے لیے مواد پہلے معلومات یا شواہد کے ذرائع کی شناخت اور تمیز پر مرکوز ہونا چاہیے اور جہاں ممکن ہو مقامی نظیری مطالعہ کو نقطۂ آغاز کے طور پر لیا جائے۔ دوسرے مرحلے میں طلبا کو ان شواہد کی تشریح کرنی چاہیے تاکہ وہ ان سے معنی اخذ کرسکیں۔ تیسرے مرحلے میں جہاں ممکن ہو انھیں ایک ہی واقعے کے لیے مختلف ذرائع سے شواہد اکٹھا کرنے اور ان کا تجزیہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر کبھی یہ شواہد مختلف نتائج کی طرف اشارہ کریں تو ان پر ہونے والی بات چیت میں شامل ہونا چاہیے۔ آخر کار جہاں ممکن ہو انھیں دو یا زیادہ مشابہ واقعات کے مابین تقابلی تجزیہ کرنا چاہیے جو مختلف ذرائع سے کی گئی دریافت پر مبنی ہو۔ اس طرح کی مشق بنیادی سطح پر کرائی جاسکتی ہے تاکہ طلبا کو اس طریقۂ کار سے خوش گوار انداز میں متعارف کرایا جاسکے۔

e. **متن کو مقامی سے عالمی سطح تک تدریجی طور پر آگے بڑھنا چاہیے:** جہاں تک ممکن ہو تصوراتی تفہیم کا آغاز مقامی تناظر میں ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر جغرافیہ کی مؤثر تفہیم تب ہی ممکن ہے جب طلبا پہلے مقامی ناہموار قطعات زمین (جیسے نہریں، نشیبی علاقے، بالائی علاقے) کا مشاہدہ کریں۔ اس کے بعد خطہ جاتی اور قومی ناہموار علاقوں کی خصوصیات کی طرف پیش قدمی کریں۔ اسی طریقۂ کار کا اطلاق تاریخ اور سماجی علوم کے دیگر شعبوں پر بھی یکساں طور پر ہوتا ہے۔

f. **متن میں لوگوں کے حقیقی اور متنوع تجربات کو شامل کیا جانا چاہیے:** چونکہ سماجی علوم براہ راست انسانوں اور معاشرے سے متعلق ہے، اس لیے اس کا مطالعہ محض نظریات اور تصورات تک محدود نہیں رہ سکتا جب تک کہ لوگوں کی حقیقی زندگی کے تجربات۔ چاہے وہ ماضی

کے ہوں یا حال کے۔ شامل نہ کیے جائیں، تب تک تصورات میں زندگی کا احساس پیدا نہیں ہوگا۔ مثال کے طور پر، نوآبادیاتی حکمرانی کے خلاف بغاوت کے تصور کو تبھی بہتر طور پر سمجھا جاسکتا ہے جب اسے لوگوں کی ہمت اور ان کی عینی شہادتوں یا بیانات کے ساتھ جوڑا جائے۔ اسی طرح، امتیازی سلوک اور اس کے خاتمے کی کوششوں کو مؤثر انداز میں سکھانے کے لیے ضروری ہے کہ طلبا کو ان افراد کے تجربات سے روشناس کرایا جائے، جنھیں اس کا سامنا رہا ہو اور جو مختلف سطحوں پر کیے گئے اقدامات سے مستفید ہوئے ہوں۔ حقیقی تجربات پر مبنی بیانات نہ صرف سماجی شعور اجاگر کرتے ہیں بلکہ وہ طلبا میں ہمدردی، حساسیت، اور اپنے ثقافتی ورثے پر فخر جیسے مثبت رویوں کو بھی پروان چڑھاتے ہیں۔

g. **متن کو صلاحیتوں کے فروغ میں معاون ہونا چاہیے:** سماجی علوم کا مقصد سماجی سیاق میں ثقافتی اور ماحولیاتی ہم آہنگی میں اضافہ کرنے کے لیے فیصلہ سازی اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔ جس میں حقائق کی تفصیل، شواہد پر مبنی استدلال، اور تصورات کو جوڑ کر منطقی اور دور اندیشی پر مبنی رائے قائم کرنا شامل ہے۔ سماجی علوم کا مواد صرف حقائق پیش کرنے تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ تجزیاتی اور استنباطی مہارتوں کو فروغ دینے، انسانی زندگی اور معاشرتی ڈھانچے کی پیچیدہ اور مربوط نوعیت کو سمجھنے، مختلف نقطۂ نظر کے لیے وسعتِ نظری پیدا کرنے میں مددگار ہونا چاہیے۔

h. **متن کو اقدار اور رجحانات کے فروغ میں معاون ہونا چاہیے:** سماجی علوم کے مواد کا انتخاب اور اس کی پیش کش اس انداز میں ہونی چاہیے کہ وہ طلبا کے اقدار اور رجحانات پر براہ راست اور بالواسطہ اثر ڈالے۔ اگرچہ مجموعی مواد کو درست اور متنوع نقطۂ نظر کی منصفانہ نمائندگی کرنی چاہیے، لیکن اسے ان اقدار اور رجحانات کے ساتھ ہم آہنگ بھی ہونا چاہیے جنھیں یہ پروان چڑھائے گا۔

5.5.2 موضوعات کا انتخاب اور موزوں ترین درسیاتی بار

وہ موضوعات جو درسیات میں مطالعے کے لیے منتخب کیے جاتے ہیں، انھیں مجموعی طور پر علم اور صلاحیتوں کی نشوونما کے درسیاتی اہداف کے حصول میں مدد دینی چاہیے۔

سماجی علوم میں شاید کسی بھی دوسرے مضمون کے مقابلے میں یہ پہلو مواد کی بھرمار کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ بات قابلِ فہم ہے کیونکہ اس مضمون کا دائرۂ کار انسانی سرگرمیوں، مظاہر اور معاشرتی حقائق کے وسیع پہلوؤں کو شامل کرتا ہے۔

تاہم مواد کی یہ بھرمار خود اپنے مقصد کو ناکام بنا دیتی ہے۔ اس کے نتیجے میں طلبا سماجی علوم کو بوجھل اور اپنی زندگی سے غیر متعلق سمجھنے لگتے ہیں، اور یہ محض حقائق اور اعداد و شمار کو رٹنے کا ایک عمل بن کر رہ جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے ضروری صلاحیتوں کے فروغ کے لیے کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

لہٰذا، سماجی علوم کے نصاب میں اہم ترین امور میں سے ایک یہ ہے کہ مواد کی مقدار مناسب ہو۔ بنیادی سوال یہ ہے کہ ہم اس 'موزوں ترین' مواد تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ اس قومی تعلیمی درسیات کے خاکہ (NCF) میں ایسے مواد کے انتخاب اور ترتیب کے لیے درج ذیل بنیادی اصول تجویز کیے گئے ہیں:

a. **موضوعات کو صلاحیتوں کی ترقی کے لیے منتخب کیا جانا چاہیے:** توجہ اس بات پر ہونی چاہیے کہ ایسے موضوعات (تدریسیات، جائزہ اور وقت کی تقسیم) منتخب کیے جائیں جو صلاحیتوں کے فروغ میں مدد دیں، جیسے کہ شواہد کے ماخذ کی نشان دہی کرنا، تجزیہ کرنا اور سوالات ترتیب دینا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سماجی علوم میں علم کی کوئی بھی مقدار کافی نہیں ہے، لیکن اگر طلبا کی صلاحیتوں کو فروغ دیا جائے تو وہ خود اپنے علم کو حاصل کرنے اور ترقی دینے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

b. **تمام متعلقہ پہلوؤں پر توجہ دینا:** موضوعات کے انتخاب میں سماجی علوم کے تمام کلیدی پہلوؤں کا احاطہ کیا جانا چاہیے جن میں معاشی سرگرمیاں، ثقافتی طور طریقے، کسی صورتحال کی تاریخی وجوہات شامل ہیں، تمام معلومات (کسی اہم حصہ کا بھی) کا احاطہ کرنے کی کوشش نہیں کی جانی چاہیے بلکہ تمام پہلوؤں کا سرسری تذکرہ کیا جائے تاکہ طلبا علم کی بنیاد تشکیل دینے میں اپنی صلاحیتوں کا استعمال کر سکیں۔

c. **مواد کو دلچسپ بنانا:** منتخب کردہ موضوعات کو سماجی علوم کے مطالعے کو دلچسپ بنانا چاہیے اور یہ بھی ظاہر کرنا چاہیے کہ یہ لوگوں کی زندگیوں میں کس طرح مفید ہے۔ یہی چیز طلبا کو اپنی صلاحیتوں کو ترقی دینے اور انھیں استعمال کرنے کے لیے تحریک دے گی۔ اس مقصد کے لیے مختلف تدریسی سازوسامان کا استعمال کیا جانا چاہیے (دیکھیں 5.6.1)۔

5.5.3 ہندوستانی جڑوں سے وابستگی

پورے سماجی علوم کی درسیات کی بنیاد ہندوستانی تناظر میں رکھی جائے گی، جو مقامی سطح سے لے کر قومی سطح تک ایک مضبوط ربط قائم کرے گی۔ مڈل سطح (CG-10) اور ثانوی سطح (CG-9) میں یہ لازم ہوگا کہ طلبا سماجی علوم کے مختلف تصورات اور طریقۂ کار کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ اس میدان میں ہندوستان اور ہندوستانیوں کی نمایاں خدمات سے بھی واقف ہوں، تاکہ وہ اپنے مطالعے کو ایک وسیع اور گہرے تناظر میں دیکھ سکیں۔

5.5.4 مڈل سطح کے لیے مواد

5.5.4.1 طریقۂ کار کا خلاصہ

a. **بنیادی تصورات کے اعتبار سے:** مڈل سطح میں سطح کا طریقۂ کار بنیادی 'تصورات' کے مطالعے پر مشتمل ہوتا ہے، جو درسیات کے مواد کی بنیاد بنتے ہیں۔ ان کے تحت ذیلی 'عنوانات' شامل ہوتے ہیں، جو کسی مخصوص بحث یا تفتیش کی حدود متعین کرنے کے لیے عملی طور پر استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ ہر گریڈ میں تمام منتخب کردہ موضوعات کو درسیات میں شامل کیا جائے گا۔

b. **تمام زاویوں سے اہم مطالعاتی تصورات کا جائزہ:** تمام موضوعات کے لیے متعلقہ علمی شعبوں کا تمام زاویوں اور نقطۂ نظر سے کیا جانا چاہیے۔ اس میں تاریخی، جغرافیائی، اقتصادی اور سیاسیاتی کے پہلوؤں کے ساتھ ساتھ بشریاتی، فلسفیانہ، نفسیاتی، سماجیاتی، ثقافتی اور دیگر متعلقہ نقطۂ ہائے نظر کو بھی شامل کرنا ضروری ہے۔ خاص طور پر اس بات کو سمجھنا نہایت اہم ہے کہ:

i. ایسا مطالعہ حقیقی زندگی سے متعلق اور قابل فہم سوالات کے ذریعے کیا جانا چاہیے، نہ کہ اسے مختلف علمی شعبوں میں تقسیم کیا جائے۔ بلکہ، علمی شعبوں کے زاویے ان سوالات یا مطالعے کے اندر ہی مربوط ہونے چاہیے۔ طلبا کو یہ نہیں بتایا جائے گا کہ کوئی مخصوص سوال کس علمی شعبے سے متعلق ہے۔

ii. ایک سوال میں متعدد علمی شعبے شامل ہو سکتے ہیں اور ان کا احاطہ کیا جا سکتا ہے۔

c. **تمام موضوعات کو ہر گریڈ میں چار سطحوں پر پڑھایا جانا چاہیے:** مقامی، علاقائی، قومی اور عالمی۔ ہر سطح پر سوالات یا مطالعہ کو مختلف علمی شعبوں کے تمام زاویوں سے دیکھنا چاہیے۔

d. **تدریسی و آموزشی مواد:** (جس میں درسی کتابیں شامل ہیں) تدریسیات، جائزہ اور نظام الاوقات کو اس مکمل طریقۂ کار کا معاون ہونا۔

5.5.4.2 حقیقی زندگی کے جامع تناظر کی تشکیل کے لیے 'موضوعات'

مڈل سطح پر بین موضوعاتی اور جامع تناظر کے فروغ کے لیے سماجی علوم کا مطالعہ زیادہ تر مختلف علمی شعبوں کے بجائے بنیادی تصورات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔

دراصل ایک 'موضوع' کسی بھی ایسے گہرے اور پیچیدہ انسانی مظہر کو کہا جاتا ہے جو مختلف علمی شعبوں کے زاویوں کو یکجا کرتا ہے اور یہ زاویے اس مظہر کی بہتر تفہیم میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، تسلسل اور تبدیلی، طرزِ حکمرانی یا مہاجرت جیسے تصورات اپنی نوعیت میں اتنے گہرے اور کثیر جہتی ہوتے ہیں کہ ان کی معقول تفہیم کے لیے تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات اور معاشیات کے ساتھ ساتھ فلسفہ، نفسیات، بشریات اور دیگر علوم کے نقطۂ نظر کو شامل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ سماجی علوم کے مطالعے میں ایسے تصورات کو موضوعات کے طور پر اختیار کیا جاسکتا ہے:

a. یہ بات سمجھنا نہایت مفید اور اہم ہے کہ انسانی ارتکاز کی مختلف سطحوں پر موضوعات کی نوعیت، باہمی ربط کے باوجود، ایک دوسرے سے مختلف ہوسکتی ہے۔ یعنی جب کسی موضوع کا مطالعہ مقامی سطح پر کیا جائے تو اس کی خصوصیات اور حرکیات علاقائی، قومی یا عالمی سطح کے مقابلے میں نمایاں طور پر مختلف ہوسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر، طرزِ حکمرانی کے سیاسی اور اقتصادی پہلو مقامی سطح پر کچھ اور ہوں گے، جبکہ قومی سطح پر ان کی نوعیت بالکل مختلف ہوسکتی ہے۔

b. لہٰذا موضوع کا مطالعہ چاروں سطحوں پر کیا جانا چاہیے: مقامی، علاقائی، قومی اور عالمی ہر سطح پر کیا جانا چاہیے اور ہر سطح کو مواد کے تناسب کے مطابق مناسب اہمیت دی جانی چاہیے۔ یہ بات واضح ہے کہ تمام موضوعات کا مطالعہ ہر سطح پر ایک ہی مربوط اور کثیر جہتی نقطۂ نظر سے کیا جائے گا۔

c. ہر موضوع کے اندر (اور اس کے کسی بھی جزوی معاملے جسے 'موضوعات' کہا جاسکتا ہے) مطالعہ تمام متعلقہ علمی شعبوں کے زاویوں سے کیا جانا چاہیے۔

سماجی علوم کے مطالعے کے لیے اس انداز کو اپنانے میں سیکشن 5.5.4.5 میں دی گئی موضوعات کی فہرست مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ تاہم، یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اگرچہ یہ فہرست کارآمد اور اہم ہے، لیکن یہ مکمل نہیں ہے اور نصاب تیار کرنے والے دیگر موضوعات کا انتخاب بھی کر سکتے ہیں۔ موضوعات کے انتخاب کے بنیادی معیارات درج ذیل ہیں۔

5.5.4.3 موضوعات کے انتخاب کے معیارات

ذیل میں چند معیارات دیے گئے ہیں جن کی بنیاد پر بنیادی تصورات کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔ اسی بنیاد پر اس دستاویز میں شامل کیے گئے بنیادی تصورات کا تعین کیا گیا ہے۔ درسیات ساز افراد انہی معیارات کو مدنظر رکھتے ہوئے دیگر موضوعات کا انتخاب بھی کر سکتے ہیں:

a. وہ انسانی مظہر (یا خیال یا تصور) جسے 'بنیادی تصور' کے طور پر منتخب کیا جارہا ہے، اتنا پیچیدہ ہونا چاہیے کہ اس کے مطالعے کے لیے متعدد علمی شعبوں کی ضرورت پیش آئے۔ مثال کے طور پر، 'دریاؤں کا بہاؤ' ایسا مظہر نہیں ہے جس کے تجزیے کے لیے مختلف علمی میدانوں کے مطالعے کی ضرورت ہو، کیونکہ یہ بنیادی طور پر جغرافیہ کا موضوع ہے۔ تاہم، 'دریا اور انسانی زندگی' ایک ایسا موضوع ہے جو مختلف علمی شعبوں کے تناظرات کا تقاضا کرتا ہے، لہٰذا یہ ایک موزوں انتخاب ہوسکتا ہے۔

b. جو مسئلہ بطور موضوع منتخب کیا جارہا ہے، وہ طالب علم کے قریبی ماحول کے تناظر میں قابلِ فہم اور مربوط ہونا چاہیے۔ یہ نہ صرف اپنے معاشرے اور مقامی ماحول کی تفہیم کے لیے ضروری ہے بلکہ تدریسیاتی نقطۂ نظر سے بھی اہم ہے، کیونکہ طلبا اس وقت زیادہ

مؤثر طریقے سے سیکھتے ہیں جب وہ کسی تصور کو اپنی روزمرہ کی زندگی سے جوڑ کر سمجھ سکیں۔

c. اسی کے ساتھ، کسی موضوع کا انتخاب ایسا ہونا چاہیے جو علاقائی، قومی اور عالمی سطح پر بھی معنویت اور اہمیت رکھتا ہو اور محض کسی ایک یا دو سطحوں تک محدود نہ ہو۔

d. منتخب کیے گئے مجموعی موضوعات ایسے ہونے چاہئیں جو درسیات اور مواد کی تشکیل میں معاون ثابت ہوں، تاکہ اس کلاس اور اس سطح کے درسیاتی اہداف کے حصول کو ممکن بنایا جا سکے۔

5.5.4.4 چار سطحوں کو چھوتے ہوئے موضوعات: مقامی، علاقائی، قومی، اور عالمی/بین الاقوامی

موضوعات کا دائرہ مقامی سے علاقائی پھر ملکی اور اس کے بعد عالمی سطح تک وسیع ہونا چاہیے۔ یہ موضوعات تمام سطحوں پر یکساں طور پر بامعنی اور مفید ہونے چاہئیں۔

یہ طریقہ سماجی علوم کے مطالعے کو عملی مشاہدے، حقیقی دنیا سے ہم آہنگی، روزمرہ زندگی سے تعلق اور دلچسپی کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ اس سے مڈل سطح کے طلبا نہ صرف مختلف واقعات پر غور و فکر کرنے اور ان پر تبادلۂ خیال کرنے کی تحریک پاتے ہیں بلکہ یہ انھیں وسیع تر دنیا سے جوڑنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ ساتھ ہی، یہ طریقہ طلبا میں اپنی سماجی حیثیت کے شعور کو اجاگر کرتا ہے اور انھیں مختلف سطحوں پر انسانی معاشرے کے باہمی اختلاط کو بہتر طور پر سمجھنے کے قابل بناتا ہے۔

6 سے 8 تک کے ہر گریڈ میں مختلف سطحوں کے متن اور تدریسی وقت کی تقسیم درج ذیل انداز میں کی گئی ہے۔ ہر سطح کے تحت شامل موضوعات کے متن کا تناسب زیادہ سے زیادہ مساوی رکھا جانا چاہیے۔ یہ کوئی سخت اصول نہیں بلکہ عمومی رہنمائی فراہم کرنے والا ایک طریقۂ کار ہے جس میں دیگر تعلیمی تقاضوں اور ضروریات کے پیش نظر مناسب حد تک لچک ممکن ہے۔

a. **سماجی علوم کی درسیات کا 20 فیصد متن مقامی سطح کے لیے مختص ہوگا:** جس کے تحت طلبا اپنے علاقے کے مختلف پہلوؤں کا ایک جامع انداز میں مطالعہ کریں گے جس میں اس کا تاریخی پس منظر، جغرافیائی تغیرات، اور اس کی سماجی، سیاسی، ثقافتی اور اقتصادی زندگی ایک مربوط انداز میں شامل ہوگی۔ یہ مطالعہ مختلف ذرائع سے معلومات یا اعداد و شمار جمع کرنے، ان کا موازنہ کرنے، ان سے مفہوم اخذ کرنے، تجزیہ کرنے اور یہ سمجھنے کے عملی طریقوں پر مشتمل ہوگا کہ سماجی علوم کے ماہرین کسی معاشرے کے بارے میں تجرباتی شواہد کی بنیاد پر علم کی تشکیل کیسے کرتے ہیں۔ اس مقامی سطح کے مطالعے کا مقصد درج ذیل ہوگا:

i. سماجی علوم کے مطالعے کے متعلقہ طریقوں سے واقفیت پیدا کرنا اور ان سے وابستہ صلاحیتوں کو فروغ دینا۔

ii. اس مضمون کو حقیقی زندگی سے مربوط اور بامعنی بنانا۔

b. **علاقائی سطح کے لیے 30 فیصد متن مختص ہوگا:** اس سطح میں، مقامی سطح پر حاصل کردہ فہم اور صلاحیتوں کو بنیاد بنا کر علاقائی سطح کے مواد کو سمجھنے کا عمل آگے بڑھایا جائے گا۔ اس کے تحت، طلبا اپنے علاقے اور وسیع تر خطے کے درمیان باہمی تعلقات، یکسانیت اور اختلافات کی شناخت کرتے ہوئے ایک گہرا بین موضوعاتی تناظر اخذ کریں گے۔ 'علاقہ' کا انتخاب سوچ سمجھ کر کیا جانا چاہیے۔ یہ بلاشبہ اُس مقامی علاقے کے آس پاس کا خطہ ہونا چاہیے، تاہم یہ صوبہ کے کسی مخصوص حصے، متعدد صوبوں یا پورے صوبہ پر بھی مشتمل ہو سکتا ہے، جہاں وہ مقامی علاقہ واقع ہے۔

c. **قومی سطح کے لیے متن 30 فیصد ہوگا:** طلبا سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ قومی سیاق کو اسی تدریسی طریقۂ کار کے تحت سیکھیں، جس میں ثانوی ماخذ کے ساتھ سرگرم شمولیت شامل ہو۔ اس نصاب میں متعلقہ ہندوستانی تاریخ اور جغرافیہ کا عمومی مطالعہ شامل ہوسکتا ہے۔ ہمارے ملک کی ''کثرت میں وحدت'' کی خصوصیت، ہماری تہذیبی و ثقافتی وراثت کی عظمت، اور بھارتی ماحول سے متعلق تصورات کے تعارف کو بھی نصاب کا حصہ بنایا جانا چاہیے تاکہ طلبا ان سے واقف ہوسکیں۔

d. **عالمی سطح کے لیے متن 20 فیصد ہوگا:** دوسرے ممالک کی ثقافت اور معاشرے کی تفہیم طلبا کے تصورِ عالم کو وسعت دینے میں معاون ثابت ہوگی۔ طلبا اپنے ملک اور دیگر ممالک کے طرزِ زندگی کا تقابلی جائزہ لے کر وسیع تر بصیرت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس مطالعے کے ذریعے نہ صرف تکثیریت کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوگی بلکہ دنیا کی مختلف ثقافتوں کے احترام اور قدردانی کا جذبہ بھی فروغ پائے گا۔ اس مقصد کے تحت کنھیں تین ممالک کا جامع مطالعہ کیا جاسکتا ہے، جو درج ذیل (یا اسی طرح کے) معیارات پر پورے اترتے ہوں۔

i. منتخب کیے جانے والے تین ممالک کا تعلق مختلف براعظموں سے ہونا چاہیے اور ان کی سماجی، ثقافتی اور تہذیبی تاریخیں ایک دوسرے سے مختلف ہونی چاہیے۔

ii. ایک ایسا ملک جو جغرافیائی چیلنجوں کا سامنا کر چکا ہو اور اپنی تاریخ میں مشکل حالات سے گزرنے کے بعد تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہوا ہو (جیسے جاپان، جنوبی کوریا)۔

iii. ایک ایسا ملک جو جغرافیائی تنوع کا حامل ہو، نوآبادیاتی دور سے گزرا ہو اور غیر ملکی حکمرانی کے ساتھ ساتھ اندرونی مسائل سے بھی نبرد آزما رہا ہو (جیسے جنوبی افریقہ، نائیجیریا)۔

iv. ایک ایسا ملک جو تیزی سے ترقی کر چکا ہے اور عالمی معیشت میں اثر و رسوخ رکھتا ہے، اور جس کی ترکیب کثیر نسلی ہے (مثال کے طور پر، امریکہ، آسٹریلیا، جرمنی)۔

دیگر تدریسی آموزشی مواد (Teaching Learning Material) کے ساتھ، مقامی سطح کے لیے متن ورک بک کی شکل میں ہونا چاہیے، جو خاص طور پر اس انداز میں تیار کی جائے کہ اساتذہ خود اسے اپنے مقامی ماحول کے مطابق استعمال کرسکیں۔ دوسری طرف، علاقائی، قومی اور عالمی سطح کے متن کو درسی کتابوں کے ذریعے شامل کیا جاسکتا ہے۔

5.5.4.5 اس دستاویز میں مستعمل موضوعات

وہ موضوعات جو وضاحت کے لیے منتخب کیے گئے ہیں، جیسا کہ پہلے مذکورہ معیار (5.5.4.2) میں بیان کیا گیا ہے درج ذیل ہیں: افراد اور ثقافتیں، لوگوں کے معاشی ذرائع، انسان اور ماحول کی باہمی وابستگی اور تعامل، اور جمہوریت و طرزِ حکمرانی۔

ہر موضوع کی مختصر وضاحت کچھ کلیدی سوالات کی شکل میں دی گئی ہے، جو اس کے جواز کو واضح کرتی ہے۔ ہر موضوع کے تحت، مثالوں کے طور پر کچھ عنوانات بھی دیے گئے ہیں تاکہ درسیات، نصاب اور مواد تیار کرنے والے اس طریقۂ کار سے ہم آہنگ ہوسکیں۔

a. **افراد اور ثقافتیں:** سماجی علوم کا پہلا قدم ہمارے اردگرد موجود لوگوں اور ان کی زندگیوں کو تشکیل دینے والے عوامل کا مطالعہ کرنا ہے۔ مختلف جغرافیائی، تاریخی، معاشی، ثقافتی، نفسیاتی اور سیاسی عوامل کسی بھی معاشرے کی تشکیل میں معاون اور مؤثر ہوتے ہیں، جو مخصوص سماجی و ثقافتی رسم و رواج اور اصولوں کو جنم دیتے ہیں۔ یہ اصول نہ صرف افراد کی زندگیوں پر اثرانداز ہوتے ہیں بلکہ معاشرے میں گروہی سرگرمیوں کے طریقۂ کار کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ یہ ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتے ہیں کہ کون سے عوامل لوگوں کو یکجا کرتے ہیں یا ان کے درمیان پائے جانے والے ممکنہ اختلافات کو واضح کرتے ہیں۔ وہ وسیع تر گوشے جن کا احاطہ یہ موضوع کرے گا وہ یہ ہیں: وہ کون سے

عوامل ہیں جو لوگوں کے میل جول کو متاثر کرتے ہیں؟ (جیسے تجارت، خیالات، سماجی و ثقافتی اثرات، عوامی نقل و حرکت، خواہ وہ زیارتوں، دانستہ یا جبری نقل مکانی کے باعث ہو) اور وقت کے ساتھ ان کے موجودہ طور طریقے کیسے تبدیل ہوئے ہیں؟ وقت کے ساتھ کیا تبدیل ہوا اور کیا برقرار رہا؟ کسی ثقافت کے سیاسی، اقتصادی (جیسے تعلیم، لباس، ذریعۂ معاش) اور سماجی و ثقافتی (جیسے زبان، تہوار، رسم رواج) عناصر کیا ہیں اور ان میں کون سے اجزا مشترک ہیں؟ ثقافتی تعامل کے مثبت اثرات کیا ہیں؟ ان سوالات کے جواب کسی ایک پہلو کو الگ کر کے نہیں دیے جاسکتے بلکہ دیگر متعلقہ موضوعات کا بھی ساتھ ساتھ مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

مثال کے طور پر اس موضوع پر گریڈ 6 کے لیے کام کرتے ہوئے مقامی اور علاقائی سطح پر مندرجہ ذیل مواد شامل ہوسکتا ہے:

i. **مقامی سطح پر جن موضوعات کا احاطہ کیا جاسکتا ہے وہ درج ذیل ہیں**

- گزشتہ تین سے چار دہائیوں میں خاندان اور برادریوں کی ثقافتی زندگی میں کون سی تبدیلیاں آئی ہیں اور کون سی چیزیں جاری رہی ہیں؟ ان تبدیلیوں اور تسلسل کی کیا وجوہات ہیں؟ یہ موضوع ہندوستانی معاشرے میں خاندان کے بنیادی اکائی کے کردار اور اہمیت پر بحث و مباحثے کی راہ ہموار کرسکتا ہے۔
- خاندان کے افراد کے عقائد اور طور طریقوں میں کس قسم کے اختلافات پائے جاتے ہیں اور ان اختلافات کی بنیادی وجوہ کیا ہیں؟
- گزشتہ تین سے چار دہائیوں کے دوران خاندان میں نقل مکانی کا انداز کیا رہا ہے؟ کس نے نقل مکانی کی اور کہاں؟ اس سے خاندان کے بنیادی ڈھانچے پر کیا اثر پڑا ہے؟

ii. **علاقائی سطح پر جن موضوعات پر کام کیا جاسکتا ہے وہ درج ذیل ہوسکتے ہیں**

- اپنے علاقے کے لوگوں کی ثقافت کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟
- پرانے زمانے میں علاقے کے لوگوں کی ثقافتی طور طریقے کیا تھے؟ اس دوران کون سے طور طریقے برقرار رہے؟
- علاقے کے نمایاں تہوار کون سے ہیں اور ان کی تاریخی اہمیت کیا ہے؟ مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو یکجا کرنے میں تہوار کس طرح اہم کردار ادا کرتے ہیں؟

b. **لوگوں کے ذرائع معاش:** روزگار لوگوں کی روزمرہ سرگرمیوں کا مرکزی حصہ ہوتا ہے اور معاشرے میں باہمی انحصار کے سلسلوں کو متحرک کرتا ہے۔ یہی عمل آگے چل کر منڈی کی حرکیات کی تشکیل کرتا ہے اور مانگ و فراہمی کے تسلسل کو برقرار رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی معاشرے میں کون سی اشیا اور خدمات تیار اور فراہم کی جاتی ہیں؟ اس کے سرمایہ اور وسائل پر کس کا اختیار ہوتا ہے؟ وقت کے ساتھ یہ تبدیلیاں کیسے اور کیوں واقع ہوئی ہیں؟ مختلف بازاروں کی نوعیت کیا ہے جیسے ہاٹ، بازار اور منڈی؟ کیا بھارت میں میلوں کو بازار کی ایک شکل کے طور پر تسلیم کرنا نظریاتی طور پر موزوں ہے؟ بازار لوگوں کی زندگیوں اور پیشوں پر کس طرح اثرانداز ہوتے ہیں؟ قدرتی وسائل کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے اور ان کے قدرتی ماحول پر کیا اثرات پڑتے ہیں؟ حکومت کے کون سے امور روزگار سے وابستہ ہیں؟ لہٰذا، اس موضوع کا مقصد طلبا کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ یہ سمجھ سکیں اور وضاحت کرسکیں کہ لوگوں کے روزگار کا عالمی سطح پر موجود ڈھانچوں، اداروں اور ان کے ارتقا سے کیا تعلق ہے؟ بالآخر، ان تمام پہلوؤں کو لوگوں کی ثقافت، امنگوں، سیاسی حالات اور دیگر متعلقہ عوامل کے تناظر میں سمجھنا ضروری ہے۔

گریڈ 8 کے لیے اس موضوع پر کام کرتے وقت علاقائی اور قومی سطح پر مندرجہ ذیل متن کو شامل کیا جاسکتا ہے:

i. **ایسے موضوعات جن کا علاقائی سطح پر احاطہ کیا جاسکتا ہے**

- ہم گھریلو صنعت، چھوٹے پیمانے کی صنعت اور بڑے پیمانے کی صنعت سے کیا مراد لیتے ہیں؟ کسی خطے کے جغرافیائی حالات کس طرح چھوٹے اور بڑے پیمانے کی صنعتوں کے امکانات کا تعین کرتے ہیں؟
- چھوٹے پیمانے اور بڑے پیمانے کی صنعتوں کا کسی خطے کی معیشت میں کتنا حصہ ہوتا ہے؟ یہ لوگوں کے معیارِ زندگی پر کس طرح اثرانداز ہوتی ہیں؟
- گزشتہ 30 سے 40 برسوں میں کسی خطے میں صنعتی ترقی کس طرح واقع ہوئی ہے اور اس تبدیلی کے بنیادی عوامل کیا ہیں؟ اس تبدیلی نے کاروبار کرنے کے روایتی طریقوں کو کس طرح متاثر کیا ہے؟
- خطے میں بے روزگاری اور غربت کے مسائل کے حل میں ریاستی حکومت کا کیا کردار ہے؟

ii. **ایسے موضوعات جن کا قومی سطح پر احاطہ کیا جاسکتا ہے**

- موسمیاتی خطے لوگوں کی زندگیوں پر کس طرح اثرانداز ہوتے ہیں اور کسی مخصوص علاقے میں ان کے معاش کے تعین میں کیا کردار ادا کرتے ہیں؟
- مختلف موسمیاتی خطوں میں زراعت کے کون سے طریقے اور مقامی صنعتوں کا فروغ ہوتا ہے؟ یہ لوگوں کے روزگار پر کس طرح اثرانداز ہوتے ہیں؟
- ملک کے مختلف خطوں میں وقت کے ساتھ اختیارات کی تقسیم اور وسائل پر کنٹرول کے کس نظام کی تشکیل ہوئی ہے؟
- عالمگیریت کے لوگوں کی زندگیوں پر کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں؟ روزگار اور معاش کے طریقوں میں کس قسم کی تبدیلیاں دیکھی جاسکتی ہیں؟
- وقت کے ساتھ کس قسم کے پیشے وجود میں آئے ہیں؟ اس کا معاشرے پر کیا اثر پڑا ہے؟ معاشی سرگرمیوں میں معاشرے کے مختلف طبقات کا کیا کردار ہے؟

c. **انسان اور ماحول کی باہمی وابستگی اور تعامل:** افراد کی تعمیر نہ صرف اپنے سماجی اور طبعی ماحول سے ہوتی ہے بلکہ وہ اس کا ایک لازمی حصہ بھی ہوتے ہیں۔ معاشرے میں ہونے والے تمام امور اس کے گردوپیش اور خصوصیات سے متاثر ہوتے ہیں، خواہ وہ لباس ہو، خوراک ہو یا معاش کے ذرائع۔ اس تناظر میں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ انسان خود کو، آب وہوا اور زمینی حالات کے مطابق کس طرح ہم آہنگ کرتے ہیں۔ طبعی دنیا میں ہونے والی تبدیلیوں نے انسان کو اپنی طرزِ زندگی اور معمولات بدلنے پر کیسے مجبور کیا؟ انسانوں نے اپنے ماحول میں کون سی مثبت اور منفی تبدیلیاں کی ہیں؟ وقت کے ساتھ یہ تمام عوامل کیسے تبدیل ہوئے ہیں؟ کون سے ثقافتی عناصر نے اس میں کیا کردار ادا کیا ہے اور کیسے؟ اجتماعی مسائل کو کس طرح حل کیا جاتا ہے؟ یہ تمام سوالات انسانی اور ماحولیاتی تعامل کو سمجھنے کے بنیادی اجزا میں شامل ہیں۔

گریڈ 6 کے لیے اس موضوع پر کام کرتے ہوئے مقامی اور علاقائی سطح پر درج ذیل متن کا احاطہ کیا جاسکتا ہے:

i. **ایسے موضوعات جن کا مقامی سطح پر احاطہ کیا جاسکتا ہے**

- کسی شخص کے علاقے کی اہم طبعی خصوصیات کیا ہیں؟ کیا یہ میدان، پہاڑی، ہموار زمین یا ساحلی علاقہ ہے؟ اس جگہ کی طبعی ساخت وہاں کے باشندوں کی طرزِ زندگی پر کس طرح اثرانداز ہوتی ہے؟

- کسی علاقے میں فصلوں کے نمونوں اور اس کی طبعی خصوصیات کے باہمی تعلق کو سمجھنا۔
- کسی علاقے میں زمین اور وسائل لوگوں کے درمیان کس طرح تقسیم کیے جاتے ہیں؟ اگر وسائل کی تقسیم میں کوئی عدم مساوات پائی جاتی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ مثال کے طور پر، پینے کے صاف پانی اور اسکول کی تعلیم تک رسائی۔
- نقشہ کیا ہے؟ نقشے کے اہم اجزا کیا ہیں؟ کس قسم کے نقشے عام طور پر بنائے اور استعمال کیے جاتے ہیں؟ نقشے لوگوں کی زندگی میں کیا اہمیت رکھتے ہیں؟ ہم اپنے علاقے کا نقشہ کس طرح بنا سکتے ہیں؟

ii. ایسے موضوعات جن کا علاقائی سطح پر احاطہ کیا جا سکتا ہے

- کسی خطے کی اہم طبعی خصوصیات کیا ہیں؟ اس خطے کی آب و ہوا کیسی ہے، اور یہ لوگوں کی روزمرہ زندگی، پیشوں اور ذریعۂ معاش کو کس طرح متاثر کرتی ہے؟
- اس علاقے میں کون سے قدرتی وسائل پائے جاتے ہیں؟
- اس خطے کی اہم فصلیں اور باغبانی کیسی ہے؟ اس علاقے کے اہم پودے اور جانور کون سے ہیں اور ان کا علاقے کے لوگوں کی زندگی اور ثقافتوں سے کیا تعلق ہے؟
- ماحول لوگوں کے رویوں پر کس طرح اثرانداز ہوتا ہے جیسے زبان، غذا، لباس اور مختلف علاقوں میں کس قسم کا تنوع پایا جاتا ہے۔

d. جمہوریت اور حکمرانی: انسانی آبادی اور ان کی زندگی پر اثرانداز ہونے والے مختلف عوامل کو سمجھنے کے بعد، ایک مستحکم معاشرے کے لیے مخصوص سماجی اور سیاسی استحکام کی غرض سے ایک مؤثر نظم و نسق ضروری ہوتا ہے۔ حکمرانی کا بنیادی مقصد سماج میں نظم و ضبط قائم رکھنا اور تمام افراد کے لیے وسائل اور خدمات کی دستیابی کو یقینی بنانا ہے۔ جمہوری نظم و نسق ایک ایسا سیاسی نظام ہے جو سماجی شمولیت، مساوات اور ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔ یہ نظم و نسق عوام کے سابقہ تجربات سے وجود میں آتا ہے۔ یہ سماجی اور ثقافتی قوتوں اور رجحانات کو متاثر کرتا ہے اور ان سے متاثر بھی ہوتا ہے اور جس مقام کا نظم و نسق سنبھالا جا رہا ہے اس مقام کی زمینی ساخت اور اس کی معاشی بہبود سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ یہ موضوع جمہوریت اور حکمرانی کی تفہیم اور وقت گذرنے کے ساتھ اس میں ہونے والی تبدیلیوں اور اس بات کی تفہیم پر مرکوز ہے کہ ان تبدیلیوں نے ٹیکنالوجی اور معیشت کو کس طرح متاثر کیا ہے اور اس سے کس طرح متاثر ہوئی ہیں۔

مثال کے طور پر، اس موضوع پر گریڈ 8 کے لیے کام کرتے ہوئے، اس میں قومی اور عالمی سطح پر درج ذیل موضوعات شامل کیے جا سکتے ہیں:

i. ایسے موضوعات جن کا قومی سطح پر احاطہ کیا جا سکتا ہے

- مرکزی سطح پر حکومت کی تشکیل کا عمل کیا ہے؟ حکومت کے فرائض اور ذمہ داریاں کیا ہیں اور عوام کے ساتھ اس کا تعلق کس طرح کا ہوتا ہے؟
- بھارت ایک جدید جمہوری ریاست کے طور پر کیسے ابھرا؟ وہ کون سی اقدار اور اصول ہیں جو تاریخی عمل کے دوران ہمیں ایک دوسرے سے جوڑتے ہیں؟ بھارت کا آئین عوام کی امنگوں کو کس طرح پورا کرتا ہے اور مختلف معاشروں کے عقائد اور رسم و رواج کے احترام کو کیسے یقینی بناتا ہے؟
- مختلف ادوار میں ہندوستانی معاشرے کو کن مسائل کا سامنا کرنا پڑا؟ حکومت نے ان مسائل سے نمٹنے کے لیے وقت کے ساتھ کون سے اقدامات، پالیسیاں اور طریقۂ کار وضع کیے ہیں؟
- حالیہ دور میں بھارتی جمہوریت کو کس قسم کے مسائل کا سامنا ہے؟ حکومت ان مسائل سے نمٹنے کے لیے کس طرح اقدامات کرتی ہے تاکہ معاشرے میں سماجی اور اقتصادی خوش حالی لائی جا سکے؟

ii. ایسے موضوعات جن کا عالمی سطح پر احاطہ کیا جاسکتا ہے

- امریکی جمہوریت کی کلیدی خصوصیات کیا ہیں؟ یہ ہندوستانی جمہوریت سے کس طرح مختلف ہے؟
- امریکہ میں جمہوریت نے کس طرح اپنی پہلی آزادی کی جدوجہد سے لے کر 1860 کی خانہ جنگی تک ترقی کی؟
- امریکی معاشرے کے بڑے مسائل کیا ہیں اور معاشی ترقی نے اس کے معاشرتی ڈھانچے کو کس طرح تشکیل دیا ہے؟

5.5.5 ثانوی سطح کے لیے متن (گریڈ 9 اور 10)

ثانوی سطح کے گریڈ 9 اور 10 میں سماجی علوم کا مطالعہ تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات اور معاشیات کے شعبوں میں منظم کیا گیا ہے۔ درسیات کو تعلیمی معیارات کے مطابق مؤثر بنانے کے لیے اس کے طریقوں کو شامل کرتے ہوئے موضوعات اس انداز میں منتخب کیے جائیں گے کہ ہر شعبے میں گہرائی پیدا ہو۔

اسی طرح آموزشی معیارات، مواد اور تدریسیات اس امر کو یقینی بنائیں گے کہ جب مخصوص تصورات یا امور کا تفصیلی مطالعہ کیا جائے تو دیگر علمی شعبوں، جیسے کہ بشریات، سماجیات، فلسفہ، نفسیات، لسانیات وغیرہ کے زاویوں سے بھی ان کا جائزہ لیا جائے۔ اس طریقۂ کار سے موضوعاتی گہرائی کے ساتھ ساتھ بین موضوعاتی اور جامع نقطۂ نظر پیدا ہوگا، جو جزئیات سے ایک جامع تصور عالم کی تشکیل میں معاون ہوگا اور اس فہم کو مزید وسعت دینے کی صلاحیت کو فروغ دے گا۔

تاریخ کے متن کو اس انداز میں تشکیل دیا جانا چاہیے کہ وہ طلبا کی رہنمائی کرے تاکہ وہ انسانی معاشرے کے ارتقا کو سمجھ سکیں۔ اس کا بنیادی مقصد انسانی سماج کا ایک جامع تناظر فراہم کرنا ہونا چاہیے، جو بنیادی اور ثانوی مآخذ کی تشریح کے ذریعے حاصل کیا جائے۔ یہ مواد مختلف مآخذ پر مبنی ہو اور اس سے توقع کی جاتی ہے کہ یہ طلبا کو کسی مخصوص واقعے یا عہد کے بارے میں، مستند اور توثیق شدہ شواہد کی بنیاد پر، مختلف ممکنہ تشریحات تک پہنچنے میں مدد دے گا۔ اس میں ان اہم تاریخی ادوار کا احاطہ شامل ہونا چاہیے جنھوں نے موجودہ دور کی تشکیل میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ مزید برآں، مواد طلبا کو مختلف معتبر بیانیوں سے روشناس کرانے اور ان کی وضاحت کے ذریعے تاریخی تصور کی بہتر تفہیم کے قابل ہونا چاہیے۔

مثال کے طور پر گریڈ 9 میں جب 'خانہ بدوشی سے مستقل سکونت تک: ہندوستان اور دنیا میں' کے موضوع کا مطالعہ کیا جائے گا تو اس میں بنیادی تاریخی سوالات کے ساتھ دیگر علوم سے متعلق سوالات بھی شامل کیے جاسکتے ہیں جیسے:

a. تاریخ سے متعلق سوالات

i. ابتدائی دور کے انسان دنیا بھر میں کس طرح رہتے تھے؟ وہ کس قسم کے اوزاروں کا استعمال کرتے تھے؟

ii. ابتدائی دور کے انسان شکاری اور خوراک جمع کرنے والے سے ایک مستقل زرعی معاشرے میں کیسے تبدیل ہو گئے؟

iii. سماجی نظام میں آغاز سے لے کر تاریخ کے مختلف مراحل تک کس طرح کے تسلسل اور تبدیلیوں کو دیکھا جاسکتا ہے؟

iv. مختلف خطوں کی ثقافتوں نے ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح تعامل کیا؟ تاریخ کے مختلف ادوار میں ثقافتوں نے ایک دوسرے کو کون سی چیزیں ورثے میں دی ہیں؟

b. جغرافیہ سے متعلق سوالات

i. ابتدائی دور کے انسانوں نے اپنے رہائشی علاقے کی آب وہوا اور زمینی ساخت کے مطابق خود کو کس طرح ڈھالا؟ کون سے جغرافیائی عوامل ابتدائی زرعی بستیوں کے قیام کے لیے سازگار ثابت ہوئے؟

ii. زرعی معاشروں نے اپنے فطری ماحول کو کس طرح تبدیل کیا؟

iii. معاشروں کے بسنے سے ماحول میں کون سی مثبت اور منفی تبدیلیاں واقع ہوئیں؟

c. سیاسیات سے متعلق سوالات

i. کون سے بڑے عوامل تھے جن کی بنا پر ایک معاشرہ دوسرے معاشرے کی زمین اور اس کے لوگوں کو فتح کرنے کے لیے آگے بڑھتا تھا؟ ایک معاشرہ دوسرے پر کس طرح غلبہ حاصل کرتا تھا؟ ایک حکمران معاشرہ اپنی محکوم رعایا پر کس طرح قابو پاتا اور حکمرانی کرتا تھا؟ مفتوحہ معاشروں پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے تھے؟

ii. بااقتدار گروہ یا فرد نے اپنا اقتدار کس طرح برقرار رکھا یا کھویا؟

d. معاشیات سے متعلق سوالات

i. شکار اور خوراک جمع کرنے والے معاشرے سے زرعی اور مستقل سکونت پذیر معاشرے میں تبدیلی کے نتیجے میں اشیا کی پیداوار اور خدمات میں کیا تبدیلیاں واقع ہوئیں؟

ii. خانہ بدوش معاشرے میں دولت اور وسائل پر کس کا کنٹرول تھا؟ زرعی معاشرے میں کون سی نئی معاشی سرگرمیاں وجود میں آئیں، اور انھوں نے انسانوں کے فطرت کے ساتھ رشتے کو کیسے تبدیل کیا؟

اکثر ایک وسیع اور غیر قطعی انداز میں بھارت کے تاریخی پس منظر سے متعلق بعض مخصوص مسائل کو سمجھنے اور زیر بحث لانے کی ضرورت ہوگی کیوں کہ یہ ہمیشہ واضح جوابات تک نہیں لے جاتے لیکن ان سے وابستہ تصورات کی وضاحت پر ہمیشہ زور دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر:

i. ایک قوم کے مختلف تصورات کیا ہیں؟

ii. قدیم بھارتی تصور دیش/راشٹر/منڈل کا جدید قومی ریاست کے تصور سے کس طرح موازنہ کیا جاسکتا ہے؟

iii. ہندوستان کے تناظر میں، قوم یا تہذیب کے تصورات کس حد تک اہم ہیں؟ تہذیب کے تصور میں ثقافتی تسلسل کیا کردار ادا کرتا ہے؟

iv. ہندوستانی تاریخ کے دوران سیاسی یکجہتی اور ثقافتی یکجہتی میں کیسے امتیاز کیا جاسکتا ہے؟

v. برطانوی حملے اور نوآبادیاتی قبضے نے ہندوستان کی نوآبادیات سے پہلے کی صنعتی اور معاشی قوت نیز اس کے مقامی تعلیمی اور انتظامی نظام کو کن طریقوں سے تباہ کیا؟ اس نے قحط کی شدت کو کس طرح پیدا کیا یا اسے بہت زیادہ بڑھا دیا؟ اس نے ہندوستان کی ثروت مند ثقافت، بشمول زبان، ادب، فن، فلسفہ اور ورثے کی تابناکی کو کس طرح متاثر کیا؟ مجموعی طور پر برطانوی حکمرانوں نے سترہویں صدی میں ایک ثقافتی اور معاشی طور پر خوش حال ہندوستان پایا لیکن دو صدیوں بعد اسے کمزور اور خراب حالت میں کس طرح چھوڑا؟ ہندوستان نے اس نوآبادیاتی تجربے اور استحصال سے معاشی اور ثقافتی طور پر کس طرح نجات پائی (اور اب بھی یہ کوشش جاری ہے)، اور اپنی ثقافتی (زبانوں، ادب، فن، فلسفہ، ورثے) اور معاشی بحالی کو یقینی بنانے کے لیے اسے کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟

جغرافیہ میں مواد کو انسانی زندگی ان کے جغرافیائی ماحول اور دیگر جانداروں کے درمیان باہمی تعلق کو اجاگر کرنے پر مرکوز ہونا چاہیے۔ انسانی اور قدرتی عناصر کے باہمی انحصار کو بنیادی تصور کے طور پر پیش کرنا ضروری ہے۔ مختلف جغرافیائی مظاہر اور ان کے سماجی و ثقافتی اثرات کے درمیان تعلق کو بھی شامل کیا جانا چاہیے۔

مثال کے طور پر، گریڈ 10 میں دنیا کے مختلف موسمی خطوں کے بارے میں جاننے کے دوران جغرافیہ اور دیگر مضامین سے متعلق سوالات کو انسانی اور ماحولیاتی تعلق کو سمجھنے کے لیے دریافت کیا جاسکتا ہے۔ یہ درج ذیل طریقے سے کیا جاسکتا ہے:

a. جغرافیہ سے متعلق سوالات

i. زمین پر موسمی خطے کی تشکیل کا تعین کرنے والے اہم عوامل کیا ہیں؟

ii. استوائی، نیم استوائی، معتدل اور قطبی موسمی خطوں کی خصوصیات اور ان کی تقسیم کیا ہے اور یہ لوگوں کی زندگیوں اور ثقافتوں کو کس طرح تشکیل دیتے ہیں۔

iii. عرض البلد موسمی خطوں کی تشکیل میں کیا کردار ادا کرتا ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں کہ یہ درجۂ حرارت اور ترسیب کے نظام کو کس طرح متاثر کرتا ہے۔

iv. انسانی سرگرمیاں آب وہوا کی تبدیلی میں کیا کردار کرتی ہیں؟ مخصوص مثالیں دیں کہ کون سی انسانی سرگرمیاں گرین ہاؤس گیسوں کو فضا میں خارج کرتی ہیں؟

b. تاریخ سے متعلق سوالات

i. تاریخ میں موسمیاتی یا ماحولیاتی تبدیلیوں نے تہذیبوں کے عروج وزوال کو کس طرح متاثر کیا ہے؟ وضاحت کریں کہ ابتدائی طور پر موسمیاتی تبدیلیاں زیادہ تر قدرتی تھیں، جب کہ ماحولیاتی تبدیلیاں یا تو قدرتی (مثلاً طویل خشک سالی کے سبب) یا انسانی عوامل (مثلاً کسی علاقے میں قدرتی وسائل کے بے جا استعمال کے نتیجے میں) کی وجہ سے واقع ہوئیں۔ تاریخی واقعات کی مثالیں دیں جہاں موسمیاتی یا ماحولیاتی عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔

ii. انسانی معاشرے نے تاریخ میں مختلف موسمی خطوں کے اثرات سے کس طرح موافقت اختیار کی یا ان کے اثرات کو کم کرنے کی کوشش کی؟ مخصوص عملی حکمتوں یا تدابیر پر گفتگو کریں جو مختلف تہذیبوں نے بدلتے ہوئے موسمی حالات کے مدنظر اپنائے۔ ایسے واقعات بھی شامل کریں جہاں ان اثرات کو کم کرنے کی کوشش ناکام رہی جس کے نتیجے میں بڑے سماجی یا سیاسی انتشار یا تنظیم نو کی ضرورت پیش آئی۔

c. سیاسیات سے متعلق سوالات

i. موسمیاتی تبدیلی بین الاقوامی روابط اور سفارت کاری کو کس طرح متاثر کرتی ہے؟ موسمیاتی تبدیلی سے متعلق مذاکرات، معاہدوں اور وسائل پر ہونے والے تنازعات کے سیاسی پہلوؤں پر بحث کریں۔

ii. وضاحت کریں کہ سیاسی فیصلے اور پالیسیاں موسمیاتی خطوں سے متعلق موافقت اور تخفیف کی تدابیر کو کس طرح تشکیل دے سکتی ہیں۔ ایسی سرکاری پالیسیوں یا اقدامات کی مثالیں دیں جو موسمیاتی تبدیلی اور اس کے اثرات سے نمٹنے کے لیے اختیار کیے گئے ہیں۔

d. معاشیات سے متعلق سوالات

i. موسمیاتی خطے زراعت، سیاحت اور قدرتی وسائل پر مبنی صنعتوں پر کیا معاشی اثرات ڈالتے ہیں؟ وضاحت کریں۔ ایسی مثالیں پیش کریں جن سے یہ ظاہر ہو کہ مختلف علاقوں میں موسمی حالات کس طرح معاشی سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہیں۔

ii. موسمیاتی تبدیلی عالمی تجارتی نظاموں اور ممالک کے درمیان معاشی تعلقات کو کس طرح تشکیل دیتی ہے؟ بحث کریں کہ بدلتے ہوئے موسمی حالات بین الاقوامی تجارت اور معاشی معاہدوں پر کس طرح اثرانداز ہوتے ہیں۔

علم سیاسیات میں متن کو بھارت کی تاریخ میں سیاسیات کے گہرے مطالعے پر مشتمل ہونا چاہیے جس میں کوٹلیہ کے ارتھ شاستر سے لے کر جدید بھارتی آئین تک کا احاطہ کیا جائے۔ اس میں جمہوریت، قدیم اور جدید ادوار میں اس کی مختلف تعریفیں اور جمہوری طرزِ زندگی کو بنیادی تصورات

کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے ساتھ ہی دنیا بھر میں موجود دیگر سیاسی ڈھانچوں اور طرزِ زندگی سے بھی طلبا کو روشناس کرایا جائے۔ اس کے علاوہ آزادی کے بعد ہندوستان میں حکومت کے موجودہ نظام کو سماجی اور سیاسی اداروں کے نیٹ ورک کے ذریعے سمجھایا جانا چاہیے۔ اس میں معاشرے میں عدم مساوات اور امتیازی سلوک کے اسباب کو سمجھنا بھی شامل کرنا چاہیے۔ ساتھ ہی ان مسائل پر ہونے والی پیش رفت، شمولیت اور انصاف کے لیے کی جانے والی کوششوں کی کامیابیوں، ناکامیوں اور چیلنجوں کا بھی جائزہ لیا جانا چاہیے۔ طلبا سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان چیلنجوں کے ممکنہ حل تلاش کریں جن میں انفرادی طور پر لوگوں کے ان مسائل کے حل میں کردار ادا کرنے کے طریقے شامل ہونے چاہئیں۔ آئینی اقدار کی اہمیت اور معاشرے میں ہر فرد کے لیے باوقار زندگی کے قیام کو یقینی بنانے کے لیے ہماری جمہوری ذمہ داری کو نمایاں کیا جانا چاہیے۔ اس کے ساتھ، دیگر مضامین کی شمولیت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ طلبا کسی بھی مسئلے کو گہرائی سے سمجھ سکیں۔ مثال کے طور پر جب گریڈ 10 میں بھارت میں مساوات کو یقینی بنانے کے لیے آئینی دفعات کا مطالعہ کیا جائے تو درج ذیل سوالات کو مختلف مضامین کے تناظر میں زیر بحث لایا جاسکتا ہے:

a. سیاسیات سے متعلق سوالات

i. معاشرے میں شناخت کی بنیاد پر پائی جانے والی مختلف قسم کی عدم مساوات، سماجی امتیازات اور نقصان دہ سماجی رسوم و رواج کون سے ہیں؟ ان کے پیچھے کیا وجوہات ہیں؟

ii. ہمارے ملک میں ان مسائل سے نمٹنے کے لیے کون سے اقدامات کیے گئے ہیں، اور ہم ان میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں؟

iii. ایک قوم کے طور پر ان مسائل سے نمٹنے کے لیے ہمارے سامنے کون سے چیلنج ہیں؟

b. معاشیات سے متعلق سوالات

i. کیا سماجی عدم مساوات اور تفاوت میں معاشی حیثیت سے کوئی تعلق ہے؟

ii. ان عدم مساوات کو دور کرنے کے آئینی طریقے کیا ہو سکتے ہیں، جو معاشرے کے ان طبقات کی معاشی حیثیت کو بہتر بنا سکتے ہیں؟

iii. کیا کسی شخص کی شناخت اس کے ذریعہ معاش اور پیشے کی نوعیت پر اثر ڈالتی ہے؟

c. تاریخ سے متعلق سوالات

i. ہندوستان میں کون سے فلسفیانہ، تاریخی یا اخلاقی تصورات نے عدم مساوات کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی؟ ان تصورات کی ہندوستانی معاشرے میں کیا بڑی کامیابیاں رہی ہیں؟

ii. ان کامیابیوں کے باوجود، ہندوستانی معاشرے میں موجودہ عدم مساوات کی کیا وجوہات ہیں؟

iii. ان مسائل سے نمٹنے کے لیے افراد، معاشرے اور قوم کی سطح پر کون سے اقدامات کیے گئے ہیں اور مزید کون سے اقدامات کیے جاسکتے ہیں؟

d. جغرافیہ سے متعلق سوال

i. شناخت پر مبنی گروہ کے معاشروں (دیہی، شہری) کی رہائشی ساخت کیسی ہوتی ہے؟

معاشیات میں معاشی سرگرمیوں کا ابتدائی تعارف اور ان سرگرمیوں کے انسانی زندگی، بازار اور رقم کے ساتھ باہمی تعلق کو شامل کیا جانا چاہیے۔ مواد کے یہ موضوعات طلبا کو اپنے قریبی ماحول میں معاشی زندگی کو سمجھنے، مشاہدہ کرنے اور تعبیر کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس کے ذریعے وہ ہندوستان اور عالمی معیشت کو بہتر طور پر سمجھنے کے قابل ہوسکیں گے۔ بین موضوعاتی نقطۂ نظر کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرتے ہوئے دیگر علوم کے

تناظر میں معاشیات کو سمجھنے سے طلبا کے علم میں اضافہ ہوگا۔ مثال کے طور پر جب گریڈ 9 میں تین معاشی شعبوں (ابتدائی، ثانوی اور ثلاثی) اور منظم وغیر منظم شعبے کا مطالعہ کیا جا رہا ہو، تو بنیادی معاشیات اور دیگر علوم سے متعلق سوالات کو درج ذیل انداز میں تلاش کیا جا سکتا ہے:

a. **معاشیات پر مبنی سوالات**

i. ہم معیشت کے ابتدائی، ثانوی اور ثلاثی شعبوں سے کیا مراد لیتے ہیں؟

ii. ہر شعبہ کس طرح ایک دوسرے پر منحصر ہوتا ہے اور معیشت کو چلانے میں برابر کا کردار ادا کرتا ہے؟

iii. منظم اور غیر منظم شعبے میں کیا فرق ہے؟

b. **تاریخ پر مبنی سوالات**

i. وقت کے ساتھ تجارتی انداز میں کیا تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں؟ (یہ نہ صرف ابتدائی تجارت کی بنیادی مصنوعات تک محدود ہوگا بلکہ صنعتی انقلاب نے کس طرح وسیع پیمانے پر تبدیلیاں کیں، اسے بھی شامل کرے گا۔)

ii. تاریخی طور پر منظم اور غیر منظم شعبوں کے درمیان فرق کیسے پیدا ہوا؟ بھارت میں غیر منظم شعبے کی سماجی اور معاشی طور پر کیا خاص اہمیت رہی ہے اور آج بھی ہے؟

c. **سیاسیات پر مبنی سوالات**

i. بازار کے نظم و نسق اور اس کے مؤثر طور پر کام کرنے کو یقینی بنانے میں حکومت کا کیا کردار ہے؟

ii. حکومت غیر منظم شعبے میں کام کرنے والے لوگوں کو سماجی، فلاحی اسکیموں کے ذریعے کس طرح تحفظ فراہم کرتی ہے؟

d. **جغرافیہ پر مبنی سوالات**

i. کوئی تیار مال آپ تک کیسے پہنچتا ہے؟

ii. تجارتی راستے کیا ہوتے ہیں اور ان کا تعین کیسے کیا جاتا ہے؟

iii. جغرافیہ لوگوں کے پیشوں کی نوعیت پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے؟

5.5.6 متن کی تیاری کے لیے درکار اشیا اور وسائل

ایک سماجی علوم کے کلاس روم میں درسی کتاب کے علاوہ مختلف تدریسی آموزشی مواد (TLMs) شامل ہونے چاہئیں طلبا کو مختلف ادوار اور مقامات میں پائے جانے والے سماجی و ثقافتی مظاہر سے روشناس کرایا جانا چاہیے۔ اس کے لیے مختلف ذرائع استعمال کیے جا سکتے ہیں، جیسے مقامی ادب، لوک گیت، اپنے علاقے کی کہانیاں، قدیم یادگار عمارتیں اور دستاویزات، رسائل اور اخبارات، فلمیں اور دستاویزی فلمیں، خود نوشت سوانح، سوانح حیات، یادداشتیں اور سفرنامے، سمعی و بصری امدادی سامان اور ہر قسم کے نقشے۔ انھیں اپنی زندگی، اپنے معاشرے اور اس کے اداروں کو بہتر طریقے سے سمجھنے کے قابل بنایا جانا چاہیے۔

a. **درسی کتابیں:** غور و فکر پر آمادہ کرنے والی برمحل ہدایات کو شامل کر کے سماجی علوم کی درسی کتاب کو طلبا کے لیے تعاملی بنایا جانا چاہیے، جو ان کے تصورات کو اپنی موجودہ زندگی سے جوڑنے میں مدد دیں اور ایسی عملی سرگرمیوں کی تجویز دیں جن کے ذریعے وہ اپنے قریبی ماحول میں

ان خیالات کو دریافت کرسکیں۔ درسی کتب میں بڑی تعداد میں تصویری خاکے اور سرگرمیاں شامل ہونی چاہئیں جو طلبا کو گہرائی سے سوچنے پر آمادہ کریں۔ ان کتابوں میں کچھ اصل مآخذ کا حوالہ بھی دیا جانا چاہیے تاکہ طلبا ان کی جانچ کرسکیں۔ اس کے علاوہ یہ کہ ان کا ڈیزائن اس طرح ہونا چاہیے کہ وہ دیگر متعدد آموزشی وسائل کو بروئے کار لانے اور باہم ربط پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوں موجودہ درسی کتب اور ورک بکس کے درمیان سخت گیر تفریق سے گریز کیا جانا چاہیے۔

b. **ڈیجیٹل مواد:** سماجی علوم کے مواد کو صرف تحریری شکل تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ طلبا کسی تصور سے مختلف ذرائع (گیت، فلمیں، دستاویزی فلمیں، آڈیو کلپس) سے بھی جڑ سکتے ہیں۔ مواد میں اس قسم کا تنوع کلاس کو خوش گوار بناتا ہے اور آموزش کے ایک بھرپور وسیلہ کے ذریعے طلبا کی دل چسپی بڑھاتا ہے۔ اس طرح ایسے مواد کو سمجھنا آسان ہوجاتا ہے جس سے ان کی واقفیت نہ ہو اور طلبا کو ایک دور دراز کی دنیا (وقت اور جگہ کے لحاظ سے) تک غیر مادی (ورچوئل) رسائی ممکن ہوجاتی ہے۔

c. **نقشے اور اٹلس:** کسی سماجی واقعے کو سمجھنے کے لیے جغرافیائی بنیاد اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ سماجی علوم کی تعلیم طبعی دنیا سے جڑی ہوئی ہو۔ سماجی علوم کی کلاس میں ہمیشہ نقشے، گلوب اور اٹلس موجود ہونے چاہیے تاکہ طلبا ان سے استفادہ کرسکیں۔ نقشوں کا مجموعہ طبعی نقشوں، سیاسی نقشوں کے ساتھ ساتھ موضوعاتی نقشوں (آبادی کی کثافت، معدنیات کی تقسیم) پر مشتمل ہونا چاہیے۔ یہ نقشے مقامی علاقے، خطے، ملک اور دنیا کے ہوں۔

d. **ادب:** ادب (افسانوی اور غیر افسانوی) سماجی علوم کی کلاس کے لیے ایک بہت اچھا ذریعہ ہے۔ ادب جو شناختوں، ثقافتوں، تاریخ کے ادوار، شخصیات اور شکلوں کی نمائندگی کرتا ہو، جیسے تاریخی بیانات، ڈائری ریکارڈ اور لوک کہانیوں کو کلاس کے فائدے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ زبانی روایات اور بیانات بھی ادب کی دوسری ثروت مند شکل ہوسکتے ہیں۔

e. **بصری اور پرفارمنگ آرٹ کے وسائل:** سماجی علوم کی کسی کلاس میں، ثقافت اور روایات کی عکاسی کرنے والی آرٹ کی شکلیں، معلومات اور بات چیت کا ایک اچھا ذریعہ ہوسکتی ہیں۔ ان سے کلاس میں بہت کارآمد بات چیت کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ سماجی علوم کے خیالات سے متعلق آرٹ سے طلبا کو واقف کرانے کے لیے میدانی دورے یا ڈیجیٹل مواد کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔

استاد کی آواز 5.1

ماضی، حال اور سیاسی منظر نامہ

میں گریڈ 6 کے 36 طلبا کو سماجی علوم پڑھاتی ہوں۔ یہ مضمون اس صورت میں سیکھنا آسان ہوتا ہے جب طلبا اس کے مواد کو اپنی زندگی کے تجربات یا اردگرد کی مشاہدات سے منسلک کرسکیں اور مختلف شعبوں کے موضوعات کے درمیان روابط قائم کرسکیں۔ کسی نہ کسی طریقے سے اس مضمون کے مختلف حصوں کے آپس میں منسلک ہونے کو سمجھنا اسے اور بھی دل چسپ بنادیتا ہے! اس لیے جب ہم تاریخ کے ایک موضوع پر کام کررہے تھے جس میں ہم ''تاریخ کے مآخذ'' اور ماضی اور حال کو سمجھنے کے لیے ان کے استعمال نیز ''تسلسل اور تبدیلی'' کے تصور کے بارے میں بات کررہے تھے؛ تو میں نے درج ذیل مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک چھوٹی سی بحث کی سرگرمی کی منصوبہ بندی کی:

a. طلبا کو مآخذ کی تشریح کرنی چاہیے، اور اس کے ساتھ ساتھ اس معاشرتی سیاق کو ذہن میں رکھنا چاہیے جس کی نمائندگی وہ ماخذ کررہا ہے۔

b. طلبا کو ماضی اور حال کے درمیان موازنہ کی سمجھ پیدا کرنی چاہیے اور یہ شناخت کرنی چاہیے کہ کون سی چیزیں ماضی سے جاری ہیں اور کون سی چیزیں بدل چکی ہیں۔

حصہ C

ان مقاصد کے پیش نظر، میں نے ہندوستان میں چول عہد کے گرام سبھا کے انتظامی نظام کے بارے میں ایک چھوٹا سا اقتباس دیا۔ اس اقتباس میں کسی شخص کے گرام سبھا کا رکن بننے کے لیے درکار ضروری اہلیت کو اجاگر کیا گیا تھا۔ اس اقتباس کے ساتھ ساتھ کچھ سوالات بھی دیے گئے تھے طلبا کو پہلے ان سوالات پر انفرادی طور پر کام کرنا تھا اور پھر کلاس روم میں ان سوالات کے بارے میں بحث کی گئی۔

اقتباس

کون سبھا کا رکن بن سکتا تھا؟

اُتّر میرور کتبہ بیان کرتا ہے: جو لوگ، سبھا کے رکن بننا چاہتے ہیں انھیں ایسی زمین کا مالک ہونا چاہیے جس کا وہ محصول ادا کرتے ہوں۔ ان کے پاس اپنا گھر ہونا چاہیے۔ ان کی عمر 35 سے 70 سال کے درمیان ہونی چاہیے۔ انھیں ویدوں کا علم ہونا چاہیے۔ انھیں انتظامی امور میں مہارت حاصل ہونی چاہیے اور وہ ایماندار ہونے چاہئیں۔ اگر کوئی شخص پچھلے تین سال میں کسی کمیٹی کا رکن رہا ہو تو وہ کسی دوسری کمیٹی کا رکن نہیں بن سکتا۔ جو شخص اپنے حسابات اور اپنے رشتہ داروں کے حسابات پیش نہیں کرتا، وہ انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتا۔

سوالات تیار کرنا

a. ریکارڈ میں گرام سبھا کے اراکین کی اہلیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کے خیال میں گرام سبھا کے رکن کے لیے ایسی توقعات کیوں رکھی گئی ہوں گی؟

b. عام لوگوں اور عورتوں کو رکن منتخب کرنے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ رہی ہوگی؟

c. اپنے گرام پنچایت کے اراکین سے بات کریں اور معلوم کریں کہ اراکین کے انتخاب کے لیے اس وقت کون کون سی اہلیت تجویز کی گئی ہیں؟

d. ان میں سے کون کون سی اہلیت ایسی ہیں جو آج کے گرام سبھا کے اراکین پر لاگو نہیں ہوسکتیں اور کیوں؟

یہ سرگرمی مکمل کرنے میں تین ادوار لگے۔ پہلے دور میں میں نے طلبا کو بتایا کہ انھیں کیا کرنا ہے اور پھر پہلے دو سوالات کے جوابات دینے کے لیے وقت دیا۔ دوسرے دور میں گرام پنچایت کے کچھ ارکان کو کلاس روم میں گفتگو کے لیے مدعو کیا گیا جس میں طلبا کو گرام سبھا کے موجودہ ڈھانچے اور قاعدے قانون کے بارے میں اپنے سوالات کے لیے تیار رہنا تھا۔ اس گفتگو نے طلبا کو تیسرے اور چوتھے سوالات کے جواب تلاش کرنے میں مدد فراہم کی۔ تیسرے دور میں ہی ایک کلاس میں تفصیلی بحث کی گئی اور ایک مشترکہ تفہیم قائم کی گئی۔ ہم نے ایک گروپ کے طور پر چول عہد میں گرام سبھا کے نظام کے بارے میں کچھ تشریحات کیں اور یہ کہ گرام سبھا کا تصور آج بھی جاری ہے لیکن گرام سبھا میں شامل ہونے کے لیے اہلیتی شرائط بدل چکی ہیں۔

سیکشن 5.6

تدریسیات اور جائزہ

تدریسیات اور جائزے کے زاویوں، اصولوں اور طریقۂ کار میں مختلف مضامین میں بعض عناصر مشترک ہیں جن پر اس دستاویز کے حصّہ A، باب 3 کے سیکشن 3.3 اور 3.4 میں بات کی گئی ہے۔ یہ سیکشن صرف سماجی علوم اور انسانیات کے علوم کے لیے ضروری پہلوؤں پر مرکوز ہے۔ اس لیے اس سیکشن کو مذکورہ بالا سیکشن کے ساتھ پڑھنا مفید ہوگا۔

5.6.1 سماجی علوم کی تدریسیات

سماجی علوم کو اکثر ایک مقررہ حقیقتوں کے مجموعے کے طور پر پڑھایا جاتا ہے، بغیر اس بات کو سمجھے کہ تشریحات اس کی تشکیل میں کس طرح کردار ادا کرتی ہیں۔ اس نے طلبا کو کتاب کے حقائق اور اعداد و شمار کو حفظ کرنے کی طرف مائل کر دیا ہے، جو کہ سماجی علوم کی حقیقی آموزش نہیں ہے۔ سماجی علوم کا کلاس روم صرف اس وقت مؤثر ہوتا ہے جب وہ شراکتی اور باہمی تعامل سے بھرپور ہو۔ یہی وہ وقت ہے جب طلبا کو سماجی علوم کے سوچنے کے عمل میں خود کو منہمک ہونے کا موقع دیا جاتا ہے اور اسی طرح وہ اس مضمون کو بہتر طریقے سے سیکھ پاتے ہیں۔

5.6.1.1 تدریسیاتی نکات

سماجی علوم کی کلاسوں کی منصوبہ بندی کرتے وقت درج ذیل تدریسیاتی نکات کو ذہن میں رکھنا چاہیے:

a. **کلاس روم کی سرگرمیوں کو اس طرح ترتیب دینا چاہیے کہ طلبا سماجی علوم کے طریقۂ کار کے ساتھ مشغول ہو سکیں تا کہ وہ سماجی علوم میں علم کی تخلیق کے طریقوں کی قدر کر سکیں:** مثال کے طور پر، طلبا کو مختلف حکومتی نظاموں جیسے جمہوریت، بادشاہت اور آمریت کی تقسیم میں پیٹرن نوٹ کرنے کی ترغیب دی جا سکتی ہے اور ان پیٹرنوں کے وجود کے لیے وجوہات (تاریخی، جغرافیائی، سماجی، سیاسی اور معاشی) پیش کرنے کی ترغیب دی جا سکتی ہے۔

b. **کلاس روم کی تدریس میں اصولی سروکاروں کے بارے میں آگاہی اور قدر دانی پیدا کی جانی چاہیے:** طلبا کو اپنے ماحول میں مختلف سماجی اور ماحولیاتی مسائل پر غور کرنے کے مواقع فراہم کیے جانے چاہئیں۔ اس سے ان مسائل کے حل کے بارے میں سوچنے اور بحث کرنے کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

c. **کثیر موضوعاتی فکر کو فروغ دیا جانا چاہیے تا کہ طلبا تصورات کے حوالے سے ایک ہمہ گیر اور مربوط تفہیم حاصل کریں:** جیسا کہ وہ معاشرے میں ظاہر ہوتے ہیں۔ تاریخ کے کسی بھی واقعہ کو اس کے آغاز کے سماجی، سیاسی یا معاشی سیاقوں میں سمجھا جانا چاہیے؛ کسی بھی جغرافیائی مظہر کا اندازہ قدرزمین اور انسانی زندگی، معیشت اور معاشرے پر اس کے اثرات کی روشنی میں کیا جانا چاہیے۔ اسی طرح، کسی بھی معاشی تصور کو اس کے تاریخی اور سماجی سیاسی سیاق میں سمجھنا چاہیے۔

d. **سماجی علوم کے کلاس روم کو خیالات پر بحث کرنے، دلیل پیش کرنے اور ہمدردی اور احتیاط کے ساتھ بات چیت کرنے کی جگہ بننا چاہیے:** طلبا کو اپنے مختلف تجربات اور دلائل پیش کرنے پر ان کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے، بغیر اس خوف کے کہ انھیں تنقید یا مذاق کا نشانہ بنایا جائے گا۔ استاد کو اپنے ذاتی عقائد اور تعصّبات کو طلبا پر مسلط کرنے سے گریز کرنا چاہیے اور طلبا کو کسی بھی مسئلے کو مختلف نقطۂ نظر سے دیکھنے کی تربیت دینی چاہیے۔ سماجی علوم کے کلاس روم کی تمام تر تدریسیات کا مقصد سماجی حقیقت کے نئے پہلوؤں کو اجاگر کرنا اور اساتذہ اور طلبا میں خود شناسی اور خودی کی تلاش کے عمل کو فروغ دینا ہونا چاہیے۔

e. **سماجی علوم میں حقائق اور تصورات کو طلبا کے سیاق اور تجربات سے ہم آہنگ کیا جانا چاہیے:** ایسے تعامل اور بات چیت کو طلبا کے مابین ثقافتی، سماجی اور معاشی تفریق اور ان کے مختلف نقطۂ نظر کے احترام کے ساتھ ہونا چاہیے۔

f. **سماجی علوم کے تصورات کو مناسب گہرائی اور باریکی کے ساتھ واضح کیا جانا چاہیے:** سماجی علوم کے کلاس روم میں تصور کی تشکیل اور وضاحت پر مناسب وقت اور توجہ دی جانی چاہیے۔ مثال کے طور پر، طلبا کو موسمی مضر اثرات اور مٹی کے کٹاؤ کے عمل کو سمجھنا ضروری ہے تا کہ وہ اس

کے اثرات کو زمین کی جغرافیائی صورت حال اور انسانی تہذیب پر دیکھ سکیں؛ انھیں مختلف اقسام کے تاریخی مآخذ کے مفہوم کو سمجھنے پر غور کرنا چاہیے تاکہ تاریخی واقعات کی بامعنی تشریح کی جاسکے؛ اور وہ جمہوریت اور تکثیریت کے تصورات کو اس طرح سے سمجھیں کہ وہ آئین میں درج اقدار کی قدر کرسکیں اور قومی تعلیمی پالیسی NEP 2020 میں جن اقدار پر زور دیا گیا ہے، ان کو سمجھ سکیں۔ کلاس روم کے مجموعی ماحول کو علم حاصل کرنے میں علمی باریک بینی کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

g. **مختلف سماجی، سیاسی اور ماحولیاتی مسائل سے منسلک ہونے کے لیے دستیاب مختلف شواہد کے ذرائع:** جیسے دستاویزی فلمیں، ادب (کتابیں، مقامی کہانیاں، سفرنامے)، اخبار کی رپورٹیں اور متعلقہ فلموں کو تحقیق اور تشریح کے ذریعے استعمال کرنے کا موقع فراہم کیا جانا چاہیے۔ بچوں کے لیے بامعنی اور مضمون کے بارے میں تجسس پیدا کرنے میں مددگار اشیا کے انتخاب کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مواد کو معتبر معلومات کے ذرائع سے حاصل کیا جائے اور یہ کسی خاص خیال، فلسفہ، گروہ یا لوگوں کے موافقت یا مخالفت میں تفریق نہ ظاہر کرے۔

h. **مستند کام یا کارگزاری پر مبنی کام جیسے پروجیکٹ پر مبنی آموزش کی سرگرمیاں اور مشقیں شامل کی جانی چاہئیں:** تاکہ طلبا کو مختلف صلاحیتوں جیسے سروے کرنا، ڈیٹا کا تجزیہ کرنا، مسئلہ حل کرنا، اور شراکتی مہارتوں کے فروغ کا موقع مل سکے تاکہ وہ اپنے مفروضات اور عقائد کی تصدیق اور تحقیق کرسکیں۔

5.6.1.2 تدریسیاتی حکمت عملی

ان نکات کے تحت اسباق تیار کرنے کے لیے اساتذہ کے پاس کئی عملی تدابیر ہیں جنھیں وہ استعمال کرسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

a. **تفتیش:** تفتیش پر مبنی طریقے طلبا کو یہ سمجھنے میں مدد دیتے ہیں کہ سماجی علوم کے ماہرین علم کی تخلیق کیسے کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر طلبا اپنے علاقے یا خطے میں نقل مکانی پر اثرانداز ہونے والے عوامل کے بارے میں مفروضے بناسکتے ہیں اور ان کو آزما سکتے ہیں، مختلف آبادکاری کی طرزوں کی اسباب پر غور کرسکتے ہیں یہ سمجھ سکتے ہیں کہ مخصوص قسم کے پیشے خاص علاقوں میں کیوں زیادہ پائے جاتے ہیں وغیرہ۔

b. **معاملات پر مبنی آموزش:** معاملات پر مبنی آموزش طلبا کو سماجی حقیقت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرنے کا ایک موثر طریقہ ہوسکتا ہے جو مختلف شعبوں کے نقطۂ نظر کو تحقیق کرتے ہوئے مسائل کی وجوہات جاننے اور متعلقہ سماجی عمل کے بارے میں سوچنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ چوں کہ یہ مضمون معیاری مسائل سے متعلق ہے، اس لیے یہ ضروری ہے کہ طلبا سماجی علوم کا مواد اپنے قریبی یا متعلقہ سیاق میں حقیقی مسائل سے منسلک ہوکر سیکھیں۔ مثال کے طور پر طلبا اپنے علاقے میں پینے کے پانی کی کمی کے مسئلے پر غور کرسکتے ہیں، جس میں ایسے سوالات شامل ہوسکتے ہیں۔ جیسے پانی کے دستیاب ذرائع کیا ہیں؟ مختلف حصوں میں پانی کے استعمال میں کیا فرق ہے؟ کیا کوئی پانی کی ایسی بربادی ہے جس سے بچا جاسکتا ہے؟ پانی تمام طبقوں تک کس طرح پہنچایا جارہا ہے؟ کیا اس کی تقسیم غیر مساوی ہے؟ پانی کو صاف کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے جارہے ہیں اور اسے معاشرے کے غریب طبقوں تک کیسے پہنچایا جارہا ہے؟

c. **تبادلۂ خیال، مباحثے اور مکالمے:** بات چیت سماجی علوم کے کلاس روم میں انتہائی ضروری ہے۔ اس تبادلہ خیال کا رخ تصورات، افکار، نظام، عقائد اور اقدار پر اصرار سے متعلق مرتکز مباحث کی طرف ہونا چاہیے۔ بعض اوقات یہ تبادلہ خیال کلاس روم میں مباحثوں میں تبدیل ہوسکتے ہیں۔ ایسی بحث کی حوصلہ افزائی کرنا ضروری ہے کیوں کہ یہ طلبا کو اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے، متصادم خیالات کو سلجھانے، تضاد کو دور

کرنے اور ایک دوسرے سے سیکھنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ تاہم، یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ ایسی بحثیں اور مباحثے کسی سماجی گروہ کے جذبات کو مجروح نہ کریں۔ بحث کے لیے کچھ عام موضوعات، ماحولیاتی تبدیلی، تاریخی اور جغرافیائی وجوہات کے مطابق لباس اور کھانے کی قسم میں تنوع اور اسکولوں میں جمہوری عمل کو اپنانے سے متعلق ہو سکتے ہیں۔

d. **ادائیگی کردار اور منظر کشی:** ادائیگی کردار اور منظر کشی طلبا کو فیصلہ سازی کے عمل کو دریافت کرنے اور تنازعات کے حل کے طریقے تلاش کرنے میں مدد دے سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر گرام پنچایت یا کارپوریشن کے کردار ادا کرنے کو جمہوری ادارے کے کام کو سمجھانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

e. **سماجی خدمت اور میدانی سیر:** سماجی خدمت، سماجی علوم کے کلاس روم میں استعمال کی جا سکنے والی ایک اور تدبیر ہے۔ یہ نہ صرف درسیات سے تصورات سیکھنے کے لیے ٹھوس تجربات فراہم کرتی ہے بلکہ طلبا کو مطلوبہ اقدار بھی پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔ طلبا مختلف منصوبے لے کر مقامی حکومتی اداروں کے ساتھ کام کر سکتے ہیں تاکہ مسائل کا براہِ راست تجربہ حاصل کر سکیں اور ضرورت مند افراد کے ساتھ کام کر سکیں۔ اسی طرح، میدانی سیر کے مواد میں انہماک کے بامعنی طریقے ہیں، جیسے فطرت کی سیر، ورثہ کی سیر، پکوانوں کی سیر اور پولیس اسٹیشنوں، عجائب گھروں، ڈاک خانوں، فلکیاتی اداروں اور حکومتی اور ڈیجیٹل آرکائیو کے دورے۔

f. **تاثراتی مضامین:** طلبا درسیات میں شامل مختلف موضوعات پر تاثراتی مضامین لکھ سکتے ہیں۔ ان مضامین کا استعمال اساتذہ اس بات کا جائزہ لینے کے لیے بھی کر سکتے ہیں کہ طلبا نے مطلوبہ تصورات اور مہارتوں کو کتنا سیکھا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک تاثراتی مضمون کا موضوع ہو سکتا ہے، 'بھارت میں باندھ (ڈیم) اور زرعی پیداواریت کی یکسر تبدیلی'، 'دریاؤں کو جوڑنے کے مسائل اور مواقع'، 'کسی دریا کے باڑھ یا خشک ہونے کی صورت میں علاقے کی پائیدار زرعی حکمت عملی'، یا 'فضلہ نکاسی کا نظام اور بلدیہ و سرکاری اداروں کی ذمہ داری'

g. **پروجیکٹ ورک:** موثر سماجی علوم کی تدریس تب ہوتی ہے جب طلبا کسی پروجیکٹ یا مخصوص کام کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ یہ سروے اور انٹرویو کرنے پر مشتمل ہو سکتے ہیں (جیسے گھریلو سروے، معاشرتی استفادہ کنندگان جیسے گاؤں کے سرپنچ سے انٹرویو)، اپنے کلاس روم کا نقشہ بنانا، اپنے علاقے میں تاریخی وسائل کی تحقیق کرنا، بازاروں کی قسموں کی فہرست تیار کرنا۔ ایسے منصوبوں کو طلبا کے ساتھ مل کر تیار کیا جانا چاہیے اور ڈیٹا جمع کرنے، اس کا تجزیہ کرنے اور اسے کلاس روم میں پیش کرنے کے لیے مناسب وقت دینا چاہیے۔

h. **ماڈل اور دست کاری کے نمونے بنانے کے مخصوص مواقع:** طلبا کو ایسے مواقع فراہم کیے جانے چاہئیں جہاں وہ اپنے علم کو ماڈل اور دست کاری کے نمونے بنانے کے لیے استعمال کر سکیں۔ یہ پوسٹر بنانے، ذخیرہ کرنے (قدیم سکوں، اخبارات، ٹکٹوں، پتھروں کی قسموں، پتے، پھول، تصاویر، بمفلٹس) کی صورت میں ہو سکتے ہیں، ماڈل (دو ابعادی یا سہ ابعادی، جیسے یادگار عمارتیں، آتش فشاں، ساکت مناظر)، ریلیوں یا ہاٹ بازاروں یا کتاب میلے یا اپنے اردگرد کے کسی سماجی واقعہ کی ویڈیوز شامل ہو سکتی ہیں۔

5.6.2 سماجی علوم میں جائزہ کاری

سماجی علوم میں اہمیت رکھنے والے کچھ بنیادی اصول:

a. طلبا کا جائزہ ان کے بنیادی خیالات، حقائق اور تصورات کی سمجھ بوجھ کے حوالے سے لیا جانا چاہیے اور یہ کہ وہ معاشرتی عمل کے مربوط فہم کا اظہار کیسے کرتے ہیں جو تاریخ، جغرافیہ، سماجی، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی اور دیگر عوامل کے آپسی تعامل کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔ ان کی اس صلاحیت کا بھی جائزہ کیا جانا چاہیے کہ وہ موجودہ یا مستقبل کے سماجی، سیاسی، ماحولیاتی مسائل سے نمٹنے کے لئے ممکنہ عملی حکمتوں کے

بارے میں سوچنے اور ان پر غور کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں (یہ عملی حکمتوں کے مؤثر ہونے کا اندازہ لگانے کے لیے نہیں کیا جاتا، کیونکہ اکثر ان کی مؤثریت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، بلکہ اس عمل کو جانچنا ضروری ہے جس میں طلبا نے حصہ لیا اور جس میں انھوں نے مختلف مواد اور عوامل کا استعمال کیا)۔

b. ان کا جائزہ ان مہارتوں اور رجحانات کے حوالے سے بھی لیا جانا چاہیے جو سماجی علوم میں تحقیق کو فروغ دیتے ہیں جیسے کہ ثبوتوں کے ماخذ اور تشریح، تسلسل اور تبدیلی کا سراغ لگانا، جغرافیائی نمونوں کی پہچان کرنا، تنوع کا احترام کرنا۔

c. طلبا کا جائزہ مختلف طریقوں سے کیا جانا چاہیے، مثلاً سوالات کے جواب دینے میں استدلال اور ثبوت کا استعمال، میدانی جائزوں کی انجام دہی، نقشے پڑھنا اور ان کی تشریح کرنا، جغرافیائی ماڈل تیار کرنا، مباحثوں اور گفتگو میں حصہ لینا۔ ذیل میں چند اساتذہ کی آراء دی گئی ہیں جو سماجی علوم کے لیے جائزے کے نمونوں کی وضاحت کرتی ہیں۔

استاد کی آواز 5.2i

زراعت کی مختلف اقسام

میں گریڈ 7 کو پڑھاتی ہوں۔ میں اپنے طلبا کی بھارت میں کی جانے والی مختلف قسم کی زراعت کے بارے میں سمجھ کا جائزہ چاہتی تھی۔ عام طور پر میں اپنے طلبا سے ذاتی طور پر زراعت کی اقسام جیسے گزر بسر کاشتکاری، تجارتی کاشتکاری، باغبانی اور جھوم کاشتکاری کی خصوصیات اور ان کے فرق بیان کرنے کو کہتی ہوں۔ ان سوالات کے جواب محض یادداشت کی مدد سے دیے جاسکتے ہیں۔ اس بار میں نے کچھ مختلف کرنے کی کوشش کی۔ نیچے دیا گیا سوال براہ راست ان کی زراعت کی اقسام، ان کے فرق اور حقیقی زندگی کی صورتوں میں ان کی موجودگی کے بارے میں سمجھ سے متعلق ہے۔

نیچے دی گئی معلومات پڑھیں اور سوال کا جواب دیں:

مینا اور روی دونوں دوست ہیں۔ ان کے خاندانوں میں زراعت کے درج ذیل طریقے اپنائے گئے ہیں۔ براہ کرم نیچے پڑھیں:

مینا	روی
• 1 ہیکٹر زمین کی مالک ہے اور چاول کی کاشت کرتی ہے؛ ساتھ ہی کسی اور کی زمین پر محنت مزدوری بھی کرتی ہے۔ • تمام زرعی سرگرمیاں مینا اور اس کے خاندان کے افراد ہاتھ سے کرتے ہیں۔ • اس کی زمین سے حاصل شدہ پیداوار کم ہوتی ہے۔ • جو چاول اُگایا جاتا ہے، وہ مینا اور اس کے خاندان کے افراد ہی کھا جاتے ہیں۔	• 5 ہیکٹر زمین کا مالک ہے اور چاول اُگاتا ہے۔ • زیادہ تر زرعی سرگرمیاں مشینوں کی مدد سے کی جاتی ہیں۔ • اچھے معیار کے بیج اور کھاد کا استعمال کرتا ہے اور زمین سے حاصل شدہ پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔ • اپنی پیداوار (چاول) کو تھوک بازار میں لے جاتا ہے اور اسے اچھے داموں میں فروخت کرتا ہے۔

نیچے دیے گئے متبادل میں سے مینا اور روی کی اپنائی گئی زراعت کی قسم کو پہچانیں:

a. مینا تجارتی زراعت کرتی ہے جبکہ روی گزر بسر کے لیے کاشتکاری کرتا ہے۔

b. مینا گزر بسر کے لیے کاشتکاری کرتی ہے جبکہ روی باغبانی کرتا ہے۔

c. مینا جھوم کاشتکاری کرتی ہے جبکہ روی تجارتی زراعت کرتا ہے۔

d. مینا گزر بسر کے لیے کاشتکاری کرتی ہے جبکہ روی تجارتی زراعت کرتا ہے۔

e. مینا اور روی دونوں تجارتی زراعت کرتے ہیں۔

استاد کی آواز 5.2ii

آئینی ضابطوں کا نفاذ

میں گریڈ 8 کو پڑھاتی ہوں۔ میں اپنے طلبا کی اس صلاحیت کا جائزہ لینا چاہتی تھی کہ وہ آئینی ضابطوں کو ایک غیر مانوس صورتحال میں کیسے استعمال کرتے ہیں۔ طلبا عام طور پر کتابوں میں دیکھی گئی انتخابات میں حصہ لینے کی شرائط کو محض یاد کر کے دہرا لیتے ہیں۔ یہ سوال ایک حقیقی زندگی کی صورت حال پیش کرتا ہے جہاں طلبا اپنے علم کو عملی طور پر استعمال کریں گے۔

درج ذیل اقتباس کو دھیان سے پڑھیں:

روی 24 سال کا ہے اور ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ گریجویٹ ہے اور بھارت کا شہری ہے۔ اس کے پاس حکومتِ بھارت یا ریاستی حکومت کے تحت کوئی عہدہ نہیں ہے۔ وہ جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند ہے اور لوک سبھا انتخابات میں حصہ لینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس نے انتخابات کے لیے اپنے نامزدگی کے کاغذات جمع کرائے تاہم اس کی درخواست مسترد کر دی گئی ہے۔

اوپر دیے گئے اقتباس سے آپ کے خیال میں روی کی امیدواری کیوں مسترد کی گئی؟

a. وہ غریب خاندان سے ہے
b. وہ صرف گریجویٹ ہے
c. اس کی عمر 24 سال ہے
d. اس کے پاس کوئی عہدہ نہیں ہے

استاد کی آواز 5.2iii

میدانی جائزہ: اپنی مقامی تاریخ کو جاننا

میں گریڈ 9 کو پڑھاتی ہوں۔ مجھے میدانی جائزے بہت فائدے مند لگتے ہیں کیونکہ یہ طلبا کو اپنے علاقے کی تاریخ سے منسلک ہونے اور سماجی علوم میں تحقیق کے عمل کو استعمال کرنے کا ایک جامع طریقہ فراہم کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل جائزہ، مشاہدہ کرنا، ریکارڈ کرنا، وسائل جمع کرنا، دستاویز تیار کرنا، موازنہ کرنا، جائزہ لینا اور نتیجہ اخذ کرنا جیسی مہارتوں کی مدد سے براہ راست تجربے کے حصول میں طلبا کی مدد کرتا ہے۔ گروہوں میں کام کرنے سے بات چیت، تعاون اور ٹیم ورک کی مہارتیں بھی پروان چڑھتی ہیں۔

سرگرمی: میں نے اپنے طلبا کو میدانی جائزہ کے کاموں کی وضاحت کرنے کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات دیں:

a. اپنے گاؤں یا شہر میں کم از کم 2 مشہور تاریخی مقامات کی نشاندہی کریں جیسے کہ مندر، مسجد، چرچ، گرودوارہ، کنواں، باؤلی/باؤری، محل، کھنڈرات یا تاریخی اہمیت کے دیگر مقامات۔

b. مندرجہ ذیل وسائل کی مدد سے ان 2 مقامات کے بارے میں معلومات جمع کریں:

i. اپنے خاندان یا محلے کے کم از کم 2 افراد سے ان مقامات کے بارے میں بات کریں یہ کب بنایا گیا تھا؟ اس کا استعمال کیا تھا؟ کیا اس مقام کے بارے میں کچھ خاص بات ہے؟ وغیرہ۔

ii. ان 2 مقامات کا دورہ چار چار افراد کا گروہ بنا کر کریں۔ مندرجہ ذیل کا مشاہدہ اور اندراج کریں: ڈھانچے کی شکل اور ہیئت، استعمال ہونے والے مواد کی نوعیت، اس مقام کے بارے میں کچھ خاص یا عجیب بات جیسے کہ کتبے، نقش و نگار، لوک کہانیاں۔

c. معلومات جمع کرنے کے بعد میں نے طلبا سے کہا کہ وہ ایک پروجیکٹ رپورٹ تیار کریں جس میں درج ذیل طریقہ پر عمل کریں:

پروجیکٹ کا عنوان: اپنے گروپ کی پسند کے مطابق کوئی تخلیقی عنوان استعمال کریں۔

دورے کیے گئے مقامات: آپ ان مقامات کی تصاویر یا خاکے فراہم کر سکتے ہیں ساتھ میں وضاحت بھی دیں۔

آپ نے ان 2 مقامات کے بارے میں لوگوں سے کیا سیکھا اور آپ کے دورے سے کیا معلومات حاصل ہوئیں؟

مقام 1:

مقام 2:

یہ آپ کو اپنے علاقے کی تاریخ کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟ جمع کی گئی معلومات کی بنیاد پر کم از کم 3 نتائج تحریر کریں۔

اس مقام کے بارے میں کوئی بھی مزاحیہ واقعہ / کہانی / حقیقت تحریر کریں جو آپ کے گروپ کے لیے یادگار ہو۔

میں نے اپنے طلبا کی کارکردگی کی درجہ بندی کے لیے درج ذیل نظامِ معیار استعمال کیے۔

معیارات	گریڈ A	گریڈ B	گریڈ C
جائزے کا اختیار کردہ موزوں طریقہ	کم از کم 4 ذرائع سے معلومات جمع کی گئیں مفوضہ سے متعلق تمام تجویز کردہ سوالات کا تفصیل سے جواب دیا گیا۔ جوابات کی صاف ستھرے طریقے سے دستاویز بندی کی گئی۔ طالب علم نے ان مقامات کے بارے میں گہری فہم پیدا کرنے کے لیے مزید سوالات شامل کیے۔	کم از کم 3 ذرائع سے معلومات جمع کی گئیں۔ مفوضہ سے متعلق تمام سوالات کا جواب دینے کی کوشش کی گئی۔ جائزے کے جوابات کچھ جگہوں پر مبہم تھے۔ گروپ کی طرف سے کوئی نئے سوالات شامل نہیں کیے گئے۔	ایک یا دو ذرائع سے معلومات جمع کی گئی گئیں۔ جائزہ کی تفصیلات معائنہ کیے گئے مقامات کا مکمل خاکہ پیش کرنے کے لیے ناکافی تھیں۔
پروجیکٹ کی کیفیت	پروجیکٹ کا عنوان دلچسپ یا تخلیقی تھا۔ دورہ کیے گئے مقامات کی مکمل وضاحت متعدد شواہد کا استعمال کرتے ہوئے کی گئی، جیسے کہ خاکے، تصاویر، نقشے، کہانیاں۔ دونوں مقامات کی تاریخ سروے سے متعدد شواہد کے ذریعے مناسب طور پر تشکیل دی گئی۔ پروجیکٹ میں ذاتی آرا یا خیالات شامل کیے گئے۔	پروجیکٹ کا عنوان واضح تھا۔ دونوں مقامات کی وضاحت ایک یا دو شواہد کی مدد سے کی گئیں۔ مقامات کی تاریخ پیش کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن بیانیہ میں جامعیت اور تکمیل کی کمی تھی۔ پروجیکٹ میں ذاتی آرا کا فقدان تھا۔	پروجیکٹ کا عنوان واضح تھا۔ مقامات کی وضاحت اور شواہد ناکافی تھے۔ مقام کی تاریخ کے بارے میں نتائج کا فقدان تھا۔

باب 6
آرٹ کی تعلیم

فنون ان تخلیقی سرگرمیوں کا ایک وسیع سلسلہ ہیں جو تمام ثقافتوں اور معاشروں کے افراد انجام دیتے ہیں۔ اس میں اظہار کے اختراعی اور تخیلاتی طریقے شامل ہوتے ہیں جو مختلف شکلوں میں گوناگوں مواد اور وسائل کے ذریعے پیش کیے جاتے ہیں۔ جب لوگ آرٹ سے متعلق کام کرتے ہیں تو وہ نہ صرف فن پارے تخلیق کرتے ہیں بلکہ مختلف ثقافتی اظہار کو دیکھنے اور ان پر اپنے ردِعمل کے اظہار کے تجربے سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں۔ آرٹ کو وسیع پیمانے پر بصری، ادبی اور مظاہراتی آرٹ میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

اسکولی درسیات میں آرٹ کی تعلیم سبھی طلبا میں تخلیقی صلاحیتوں، جمالیاتی حساسیت اور ثقافتی خواندگی کے فروغ پر روشنی ڈالتی ہے۔ ثقافتی خواندگی سے مراد کسی فرد کا ان اہم واقعات، نمایاں شخصیات اور ادبی تخلیقات، بصری فنون اور مظاہراتی آرٹ کے شاہکاروں سے روشناس ہونا ہے جنھوں نے کسی معاشرے کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا ہے یا اس کی ترقی پر دیرپا اثرات مرتب کر چکے ہیں۔ یہ عمل بصری فنون، متنوع دستکاریوں (مقامی زندہ روایات)، ڈیجیٹل آرٹ اور مظاہراتی آرٹ جیسے کہ داستان گوئی، کٹھ پتلی تماشا، ڈراما، موسیقی، رقص اور حرکت کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔ اس میں تخلیقی اظہار کی مختلف اصناف شامل ہوسکتی ہیں، جیسے روایتی، کلاسیکی، لوک، مقبول عام اور عصری انداز وغیرہ۔

اسکولوں میں آرٹ کی تعلیم کے ذریعے تمام طلبا کو مختلف فنون کے ذریعے اپنے خیالات اور جذبات کے کھل کر اظہار کے مناسب مواقع فراہم کیے جانے چاہئیں۔ جب طلبا ساتھ مل کر فن پارے تخلیق کرتے ہیں اور باہمی اشتراک سے کام کرتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کی خوبیوں کو پہچانتے ہیں اور اپنے اردگرد کی دنیا سے گہرا رابطہ استوار کرتے ہیں۔ یہ عمل ہمدردی، قدرشناسی، باہمی تعاون اور اعتماد کو فروغ دیتا ہے اور یہ سبھی سماجی اور انسانی اقدار جیسے کہ اہنسا (عدم تشدد)، محبت، رحم دلی، دوستی، اور پُرامن بقائے باہمی کی نشوونما کے لیے نہایت اہم ہیں۔

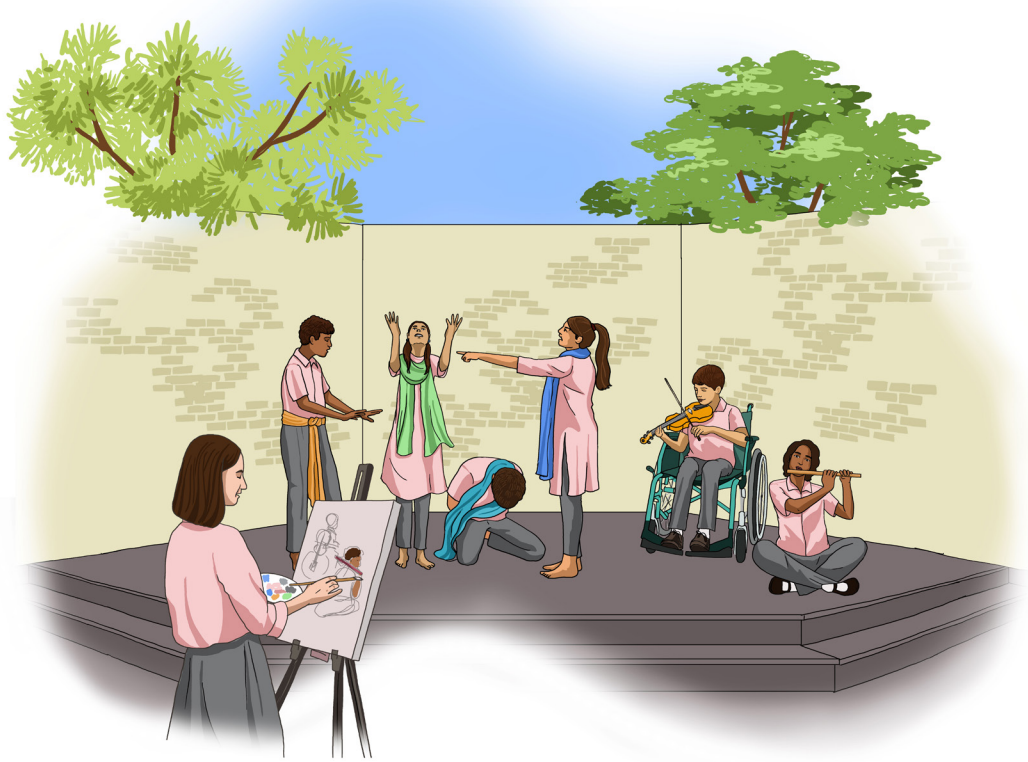

سیکشن 6.1

اغراض

اسکولی تعلیم میں آرٹ ہر طالب علم کی تخلیقی سوچ اور اظہار کو فروغ دینے میں مدد دیتا ہے۔ اس میں تین اہم عمل شامل ہیں: فن پارہ تخلیق کرنا، فنون میں تخلیقی انداز سے سوچنا اور ہر طرح کے فن کارانہ اظہار کی قدر کرنا۔

فنون لطیفہ کو سماجی اور جذباتی فلاح و بہبود کے فروغ میں معاون سمجھا جاتا ہے۔ آرٹ سے واقفیت اور اس کی تخلیق کا تجربہ وقوفی صلاحیت کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ افراد کی جذباتی بیداری اور نظم وضبط پر نمایاں اثر ڈال سکتا ہے۔

ذہن اور جسم کی مکمل یکسوئی کے ذریعے آرٹ ایسے گہرے اور اثر انگیز تجربات پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جو جمالیاتی حساسیت، اظہار، تخیل، مشاہدے، دستکاری کی مہارتوں، تخلیقیت اور طلبا کی اپنی صلاحیتوں پر مجموعی طور پر مثبت اور دیرپا اثرات مرتب کرتے ہیں۔ وہ ثابت قدم رہنے اور مسائل کے متبادل حل تلاش کرنے کے مختلف طریقے سیکھتے ہیں۔ یہ تمام عناصر فرد کے فروغ اور معاشرے میں اس کے تعاون کے لیے نہایت اہم ہیں۔

آرٹ سے جڑ کر طلبا اپنی ثقافت کے ساتھ گہرا تعلق پیدا کرتے ہیں اور دیگر ثقافتوں میں فن کارانہ اظہار کی قدر کرنا سیکھتے ہیں۔ ایک مشترک زبان کے طور پر فنون لوگوں کو قریب لاتے ہیں اور نتیجتاً ان میں قبولیت، تفہیم اور باہمی احترام کا فروغ ہوتا ہے۔

آرٹ کے ایک مؤثر اور معیاری تعلیمی پروگرام کے ذریعے اسکولوں کو درج ذیل مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

a. **آرٹ ورک کو دریافت کرنے اور تخلیق کرنے کی خوشی:** اس سے مراد مختلف جمالیاتی تجربات حاصل کرنا اور آرٹ کی تمام شکلوں سے خوشی حاصل کرنا ہے۔

b. **تخیل اور تخلیقیت:** تجربہ اور مسلسل مشق کے ذریعے تخلیقی سوچ اور فن کارانہ صلاحیتوں کا حصول اور ان کا عملی اطلاق، آرٹ کی تعلیم کا بنیادی عنصر ہے۔

c. **ہمدردی اور حساسیت:** آرٹ میں بامعنی تجربہ دوسروں کے جذباتی اور تخلیقی اظہار کے لیے ہمدردی اور حساسیت کو پروان چڑھانے اور ان کی تربیت میں غیر معمولی صلاحیت رکھتا ہے۔

d. **دیگر مضامین کے ساتھ ربط کی تفہیم:** آرٹ ہمیں فطرت کی خوبصورتی کو سراہنے اور تفصیلات اور نقش و نگار کا مشاہدہ کرنے اور ان کی باریکیوں کو سمجھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ مضامین کو سمجھنے کا یہ طریقہ بہ ذاتِ خود ایک جمالیاتی تجربہ بن جاتا ہے۔

e. **وابستگی کا احساس:** فنی مشغولیت کے ذریعے طلبا نہ صرف اپنی ثقافت اور روایات سے گہرا تعلق محسوس کریں گے بلکہ ہندوستان کی کثیر ثقافتی تنوع کی قدر کرنا سیکھیں گے۔ اس کے ساتھ وہ معاصر فنکاروں اور فنی روایات سے بھی واقف ہوں گے۔

سیکشن 6.2

علم کی نوعیت

a. **آرٹ بنیادی طور پر ادراکی علمیاتی اور تصوراتی علم کا تقاضا کرتا ہے:** آرٹ کا گہرا تعلق جذبات اور حسی تجربات سے بھی ہوتا ہے۔ آرٹ میں عملی علم (Procedural Knowledge) بنیادی طور پر فن پارے کی تخلیق کے عمل سے وابستہ ہوتا ہے۔ اس کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ مختلف مواد، آلات اور اظہار کے ذرائع کو کس طرح استعمال کیا جائے، اور فن پارہ تخلیق کرتے وقت فنی تصورات کا اطلاق کیسے کیا جائے۔ آرٹ میں تصوراتی علم (Conceptual Knowledge) کا مطلب ہے خلا، رنگ، شکل، حرکت، بیانیہ، مواد، آلات، توازن، تناسب، حسن، ہم آہنگی اور دیگر عناصر و اصولوں کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا۔

یتھو ہستا تتھو درشٹی

یتھو درشٹی تتھو منہ

یتھو منہ تتھو بھاو

یتھو بھاو تتھو رس

یہ اشلوک ناٹیہ شاستر سے لیے گئے ہیں۔

ترجمہ

جہاں ہاتھ (عمل) جاتے ہیں، وہاں نظر جاتی ہے۔

جہاں نظر جاتی ہے، وہاں ذہن (خیال) جاتا ہے۔

جہاں ذہن جاتا ہے، وہاں احساس (جذبہ) جاتا ہے۔

جہاں احساس جاتا ہے، وہاں جمالیاتی لذت پیدا ہوتی ہے۔

b. **'تخلیق' فن کارانہ کام کا مرکزی عنصر ہے:** درج بالا سنسکرت میں لکھی گئی نظم تخلیق کی حقیقت کو بیان کرتی ہے جہاں تخلیقی عمل کا آغاز بنانے سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد سوچنے، محسوس کرنے، تجربہ کرنے اور ستائش کرنے کے مراحل آتے ہیں۔ 'تخلیق' یا 'عمل' کا عملی تجربہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، کسی چیز کو پورا کرنے کا طریقہ اس کے فن کارانہ پہلو کو متعین کرتا ہے، مثلاً برتنوں کو بجا کر محض شور بھی پیدا کیا جاسکتا ہے یا پھر ان سے دلکش موسیقی بھی ترتیب دی جاسکتی ہے۔

c. **آرٹ نئے زاویے سے دیکھنے کی ترغیب دیتا ہے:** ہم عادتوں کے اسیر ہوتے ہیں اور معمولات اور دہرائے جانے والے کاموں کے عادی ہو جاتے ہیں۔ ہم آرٹ سے لطف اندوز ہوتے ہیں کیونکہ یہ ہمارے سوچنے اور کام کرنے کے روایتی طریقوں میں تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ فنون دنیا کا نئے انداز میں تجربہ کرنے کی تحریک دے کر ہم میں نئے پن کا احساس پیدا کرتے ہیں یعنی ان طریقوں سے جو منفرد، پرلطف اور فکر انگیز ہوں۔ ایسے تجربات کو رس یا جمالیاتی تجربہ کہا جاتا ہے۔

d. **آرٹ انسانی جمالیاتی حساسیت کی عکاسی کرتا ہے:** جمالیاتی حساسیت سے مراد حسن کے ادراک، خیر اور حسن سے متعلق متفقہ فیصلوں تک رسائی اور فنی تخلیق کے عمل میں بالیدگی کے احساس کے حصول کی کوشش کی صلاحیت ہے۔ آرٹ خیالات کے اظہار اور احساسات کو ابھارنے کے لیے حسن، شکل و صورت، تناسب اور طرز اسلوب اور حرکت کو سمجھنے کی ایک شکل ہے۔

e. **فن کارانہ تخلیقیت قواعد و روایات کی پیروی کرتی ہے اور انھیں وسعت دیتی ہے:** جس طرح زبانوں کے اپنے اصول اور قواعد ہوتی ہے، اسی طرح فنون کے بھی اصول ہوتے ہیں جو وقت کے ساتھ بدلتے اور از سرِ نو متعین کیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کلاسیکی موسیقی میں راگوں کی تخلیقی جستجو کچھ بنیادی اصولوں کی پیروی کرتی ہے، مگر اس میں اظہار اور جستجو کی گنجائش بھی ہوتی ہے۔ فنکار ان اصولوں کو کسی حد بندی کے بجائے ایک موقع کے طور پر لیتے ہیں، جہاں وہ اپنے تخیل کو آزما سکتے ہیں اور تخلیقی صلاحیتوں کی سرحدوں کو وسعت دے کر اظہار کی نئی شکلیں دریافت کر سکتے ہیں۔

f. **بصری اور مظاہراتی آرٹس کی نوعیت میں فرق:** بصری فنون عموماً ناظرین کو 'جامد' تجربات فراہم کرتے ہیں جیسے کہ تصویریں اور مجسمے جو مکمل آرٹ ورک کے طور پر دیکھے جاتے ہیں اور دیکھنے کے دوران ان میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ اس کے برعکس مظاہراتی آرٹ دیکھنے والوں کو 'متحرک' (وقت پر مبنی) تجربات فراہم کرتی ہیں مثلاً، موسیقی، رقص اور تھیٹر اپنے دیکھنے والے کو مکمل تجربہ حاصل کرنے کے لیے وقت کے گزرنے کا عمل ضروری ہوتا ہے۔ آرٹ کی بعض اصناف جامد اور متحرک دونوں تجربات کو یکجا کر سکتے ہیں جیسے کہ پٹ چتر، پینٹنگ اور مظاہراتی آرٹ کے عناصر ایک ساتھ ملتے ہیں؛ اس میں فنکار گاتے ہوئے اسکرول پینٹنگ میں پیش کی گئی کہانی سناتا ہے، جس سے ایک متحرک اور جاندار تجربہ تخلیق ہوتا ہے۔

g. **آرٹ ایک ہمہ گیر مشغلہ ہے:** آرٹ ذہن اور جسم کی جامع شمولیت کا تقاضا کرتا ہے، جس کے ذریعے خیالات، جذبات اور ردعمل کی ترسیل ہوتی ہے۔ بانسری بجانا نہ صرف ایک جمالیاتی تجربہ (رسانوبھو) پیدا کرتا ہے بلکہ اسے بجانا سیکھنے سے مواد، آواز اور اس کے تخلیقی عمل کی گہری سمجھ بھی پیدا ہوتی ہے۔ تھیٹر اور ڈرامائی فنون اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک جامع علمی نظام ہیں، جو ادب، موسیقی، حرکت، بصری فنون اور دستکاری کا امتزاج ہیں۔

سیکشن 6.3

آرٹ کی تعلیم کا طریقہ

این ای پی 2020 میں ذکر کیا گیا ہے کہ:

> ...نہ تو 'درسی'، 'ہم درسی' اور 'غیر درسی' سرگرمیوں کے درمیان، نہ ہی 'آرٹ'، 'علومِ انسانی' اور 'سائنس' کے درمیان اور نہ ہی 'پیشہ ورانہ' اور 'تعلیمی' شعبوں کے مابین کوئی سخت تفریق ہو گی۔ جسمانی تعلیم، فنون و دستکاری اور پیشہ ورانہ مہارتوں جیسے مضامین کو سائنس، علومِ انسانی اور ریاضی کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے پورے اسکولی نصاب میں شامل کیا جائے گا۔

لہٰذا، یہ این سی ایف آرٹ کو درسیاتی شعبوں کا ایک اہم حصہ تصور کرتا ہے۔ یہ بھارت بھر میں موجود ثقافتی اظہار کے وسیع تنوع تسلیم کرتا ہے۔ مقامی آرٹ اور ثقافتیں اسکولی تعلیم کے تمام مراحل میں فنون کی تعلیم کا نقطۂ آغاز ہوں گی۔ اس طریقۂ کار کا مقصد اساتذہ اور طلبا میں یہ شعور پیدا کرنا ہے کہ آرٹ ہمارے گرد و پیش ہر جگہ موجود ہے، ہماری زندگیوں کا لازمی حصہ ہے اور تعلیم کے تمام مراحل کے طلبا کے لیے ایک بنیادی مضمون کی حیثیت رکھتا ہے۔

6.3.1 جمالیاتی ارتقا کے مراحل

a. **جمالیاتی حساسیتوں کا ارتقا:** آرٹ کی تعلیم کے تمام مراحل میں طلبا یہ سیکھتے ہیں کہ 'جمالیات' کیا ہے اور وہ کن چیزوں کو خوبصورت سمجھتے ہیں ان کی خصوصیات پر اپنے خیالات کا اظہار کیسے کریں۔ اگرچہ انفرادی نظریات کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے لیکن طلبا کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ آرٹ میں عمومی طور پر تسلیم شدہ اصول کی بنیاد پر فن پاروں کی جمالیاتی خصوصیات کا جائزہ لیں۔ یہ معیار آرٹ کی مخصوص شکل، معاشرے اور ثقافت کے امتزاج سے وضع کیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، جب بصری فنون میں تناسب کو ایک عمومی معیار کے طور پر منتخب کیا جاتا ہے تو خوبصورت تناسب کا معیار ایک ثقافت سے دوسری ثقافت میں مختلف ہو سکتا ہے۔ یہ فرق فن پارے کے سیاق، اس کے انداز یا مرکزی خیال پر بھی منحصر ہو سکتا ہے۔ آرٹ ورک کا موثر تجزیہ کرنے اور جمالیاتی انتخاب کی توثیق کے لیے ان باہمی روابط کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ طلبا اپنی جمالیاتی حس ان ثقافتوں سے اخذ کرتے ہیں جن سے وہ بار بار رابطے میں آتے ہیں۔ آرٹ کی تعلیم انھیں اپنی جمالیاتی حس کو قریب سے پرکھنے میں مدد دیتی ہے اور فن کے تجربات میں شامل ہو کر ان کے 'ذوق' کو نکھارنے اور وسعت دینے کا موقع دیتی ہے۔

b. **جمالیاتی ارتقا کی سطحیں:** اساسی سطح میں بچوں کو ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ فن پاروں پر اپنے خیالات کا اظہار کریں اور اپنی پسند اور رجحانات میں دوسروں کو شریک کریں۔ ابتدائی سطح کے اختتام تک توقع کی جا سکتی ہے کہ طلبا فن پاروں کو ان کے معیار اور تکمیل کی سطح کے لحاظ سے پہچان سکیں گے۔ مڈل اور ثانوی مراحل میں، طلبا کو اپنے جمالیاتی انتخاب پر غور کرنے کے قابل ہونا چاہیے اور محض سماجی قبولیت کی خواہش میں رجحانات یا مخصوص گروہوں کی اندھا دھند پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ ان مراحل میں، وہ درجہ بدرجہ چھان بین کے ذریعے گہرائی سے جستجو اور عملی مشق کے ذریعے اپنے جمالیاتی انتخاب کا جائزہ لینا سیکھ سکتے ہیں۔ جیسے جیسے طلبا بڑے ہوتے جاتے ہیں ان کی مشاہدہ کرنے کی صلاحیت اور فنی اظہار میں نکھار آتا جاتا ہے۔ یہ صلاحیت انھیں نفاست سے تخلیق کردہ اشیا کی خوبصورتی کو سمجھنے اور اپنے فن کارانہ اظہار میں نکھار، سلیقہ اور گہرائی پیدا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ وہ جمالیاتی قدر کا تعین کرنے اور فن پاروں کو عمومی معیارات کی بنیاد پر پرکھنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔

آرٹ کلاس میں ہونے والے تمام تخلیقی عمل ایسے ہونے چاہیے جو جمالیاتی خوبیوں کی تلاش اور اس کی قدر کرنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ یہ اثر ان کے فن کی تخلیق کے عمل میں جھلکتا ہے، جہاں وہ اپنی سوچ، اظہار اور تکنیکی مہارت میں تخلیقی نکھار کے لیے اعلیٰ معیارات مقرر کرتے ہیں۔

6.3.2 آرٹ کا ارتباط (Art integration)

تدریس اور آموزش کے علاوہ آرٹ کو بطور مضمون پڑھانے کے ساتھ ساتھ انھیں دیگر تمام مضامین کی درسی سرگرمیوں میں بھی شامل کیا جانا چاہیے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مطابق:

> آرٹ کا ارتباط ایک بین مضامینی تدریسیاتی طریقۂ کار ہے جو فن اور ثقافت کے مختلف پہلوؤں اور صورتوں کو مختلف مضامین کے تصورات کو سیکھنے کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ تجرباتی آموزش پر زور دینے کے ایک حصے کے طور پر آرٹ سے مربوط تعلیم کو نہ صرف کلاس روم کو خوشگوار بنانے کے لیے بلکہ تدریسی اور آموزشی عمل کی ہر سطح پر بھارتی فن اور ثقافت کے امتزاج کے ذریعے بھارتی اقدار کو جذب کرنے کے لیے کلاس روم کی سرگرمیوں میں شامل کیا جائے گا۔

تمام مضامین کے اساتذہ اپنی کلاس میں آرٹ سے مربوط تعلیم کی جستجو کر سکتے ہیں۔ یہ طلبا کے لیے تجرباتی اور خوشگوار آموزش کے مواقع فراہم کرتا ہے جو آرٹ کے علم اور دوسرے مضامین کے علم کے درمیان بامعنی روابط پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

a. **آرٹ کا ارتباط اس وقت موثر ثابت ہوتا ہے جب اساتذہ باہمی تعاون کریں:** جب مختلف مضامین کے اساتذہ آرٹ کے اساتذہ کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں، تو وہ اس بات کی مل کر ذمہ داری اٹھاتے ہیں کہ ہر طالب علم مختلف طریقوں سے مشغول ہو کر تصورات کو بہتر طور پر سمجھے۔ اس سے طلبا کو اپنے تجسس، چھان بین اور تخلیقی صلاحیتوں کو متنوع انداز میں اظہار کرنے میں مدد ملتی ہے۔

b. **آرٹ کا ارتباط اس وقت بہتر طور پر کام کرتا ہے جب یہ آرٹ کے مقاصد اور صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ دیگر مضامین کو بھی مدنظر رکھے:** منصوبہ بندی کے عمل سے لے کر کلاس روم کی سرگرمیوں اور تجزیہ تک اساتذہ کو یہ یقینی بنانا ضروری ہے کہ تمام مضامین جس میں آرٹ بھی شامل ہے کے مقاصد کو یکساں اہمیت دی جائے۔

c. **آرٹ کا ارتباط ایسے مخصوص تصورات کی پہچان کرتا ہے جو مختلف مضامین میں مشترک ہوتے ہیں:** مثال کے طور پر نمونے، نقش و نگار، (Tessellations) بصری فنون اور ریاضی میں یکساں طور پر پائے جاتے ہیں؛ بصری فنون، مظاہراتی آرٹ اور ریاضی میں تناسب عام طور پر پایا جاتا ہے؛ موسیقی، آواز اور سمعیات کو طبیعیات، حیاتیات اور مظاہراتی آرٹ کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے؛ مادوں کی خصوصیات اور کیمیائی ردعمل کو مٹی کے برتنوں، ٹیکسٹائل، طبیعیات اور کیمیا کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے؛ ادب اور تاریخ کو ڈراما، بصری فنون، موسیقی، رقص، زبان (زبانوں) اور سماجی علوم کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے۔

d. **آرٹ کے انضمام میں تصورات اور عمل کو اجاگر کرنا:** یہ سمجھنا ضروری ہے کہ وہ تمام سرگرمیاں جو ڈرائنگ اور تعمیرات پر مشتمل ہوتی ہیں انھیں خود بخود آرٹ کے اہداف کو پورا کرنے والا نہیں سمجھا جاسکتا۔ مثال کے طور پر کسی کتاب سے سائنسی تصویر کو نقل کرنا آرٹ کا ارتباط نہیں ہے۔ اس کے علاوہ، مشاہدہ کرنا، تصور سازی، اچھی طرح سے ڈرائنگ بنانا یا کچھ تعمیر کرنا، یہ صلاحیت سائنس میں اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ آرٹ میں۔

e. **آرٹ کا ارتباط اسکولی نصاب میں مخصوص آرٹ کی کلاسوں کا متبادل نہیں ہوسکتا:** آرٹ کا اپنا مواد، مہارتیں، طریقے اور عمل ہوتے ہیں، جنھیں سیکھنے اور ان میں مہارت حاصل کرنے کے لیے خاص وقت اور جگہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ دستاویز آرٹ کی تعلیم پر توجہ مرکوز کرتی ہے، جو بصری اور مظاہراتی آرٹ میں علم کے ساتھ ساتھ سیکھنے کے معیاروں کو بھی شامل کرتی ہے۔ یہ نہ صرف اساتذہ کو آرٹ مضمون کے طور پر تدریس میں رہنمائی فراہم کرے گا بلکہ دوسرے مضامین کے ساتھ اہم روابط تلاش کرنے میں بھی مدد دے گا تاکہ تصورات، مواد، تدریسیات اور جائزے کے طریقوں کو یکجا کیا جاسکے۔

6.3.3 نتیجے کے بجائے عمل پر تاکید

آرٹ کی تعلیم میں عمل کو نتیجے پر فوقیت حاصل ہے۔ دنیا بھر میں آرٹ کے نصاب اس تعلیمی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں جو ایسے لائحہ عمل کی تشکیل میں پوشیدہ ہے جو فن کارانہ عمل پر مرکوز ہو، جیسے عمل تصور سازی کی استعداد، تخلیق، پیداوار، کارگزاری یا پیشکش، ردعمل، جائزہ اور باہمی ربط قائم کرنا۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اساتذہ اور طلبا آرٹ کی تعلیم کے دوران ہمہ جہتی نشوونما (ادراکی، تاثراتی، نفسی حرکی، سماجی جذباتی اور لسانی) کے تمام پہلوؤں پر توجہ مرکوز کریں۔ چنانچہ آموزشی معیارات سوچنے، تخلیق کرنے اور قدر شناسی کے عمل کو یکجا کرتے ہیں جو آرٹ کی تعلیم کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں:

a. **سوچنے کا عمل:** آرٹ میں کام کرنے کے دوران مختلف ادراکی سرگرمیوں کا احاطہ کرتا ہے۔ پہلا مرحلہ فن پارہ تخلیق کرتے ہوئے خیالات کی تشکیل اور جدت پیدا کرنے کا ہے۔ دوسرا مرحلہ آرٹ کی مختلف شکلوں کے عناصر کو سمجھنے اور ان کا اطلاق کرنے کا ہے (بصری فنون میں لکیر، شکل، رنگ، جگہ، بناوٹ، اور قدر جب کہ مظاہراتی آرٹ میں سُر، تال، حجم، رفتار، حرکت، گفتار، آواز، کہانی، اور کردار) تیسرا

مرحلہ فنون کے طریقوں اور جمالیاتی تجربات میں چھان بین اور تنقیدی جانچ پر مشتمل ہے۔ چوتھا مرحلہ فنون میں کام کرتے ہوئے نئی اور مناسب تشریحات پیش کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ پانچواں مرحلہ فنون کو دیگر علوم اور اپنے ذاتی تجربات سے مربوط کرنا ہے۔

b. **تخلیقی عمل:** فن پارے کی تیاری اور تکمیل سے متعلق ہوتا ہے۔ یہ عمل خیالات اور جذبات کے اظہار کے لیے ذہن اور جسم دونوں کو متحرک کرتا ہے۔ اس میں مختلف جسمانی حرکات کے ساتھ ساتھ مواد، آلات، اوزار، اور دیگر وسائل کا استعمال شامل ہوتا ہے۔ تخلیقی عمل کا مقصد تکنیکوں کی دریافت، مہارتوں کی بہتری، اور فن پارہ تخلیق کرتے ہوئے تخلیقی اختراعات کی مشق پر بھی مرکوز ہوتا ہے۔

c. **قدرشناسی کا عمل:** آرٹ کی مختلف اقسام، فنکاروں اور ان کے طریقۂ کار سے واقفیت کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ یہ عمل منظم فنی نشستوں یا علاقائی ماحول اور ثقافت کے ذریعے ہوتا ہے۔ یہ اس بات کی آگہی پیدا کرتا ہے کہ فنون کس طرح سے مختلف تاثرات کی ترسیل کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ عمل ظاہر کرتا ہے کہ ہر فرد ان تاثرات کی تعبیر مختلف انداز میں کیسے کرتا ہے۔ کسی فن پارے کو دیکھتے وقت اس کے سماجی، تاریخی اور سیاق و سباق کے پس منظر کے ساتھ ساتھ ناظرین کے نقطۂ نظر کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ آرٹ پر ردعمل ظاہر کرنے کے لیے جمالیاتی تجربات کو بیان کرنے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ ذاتی تشریحات یا نقطۂ نظر کا اشتراک ہونا بھی ضروری ہے۔ کسی آرٹ ورک کا جائزہ لینے اور جمالیاتی فیصلہ سازی کی صلاحیت بھی قدرشناسی کے عمل کا ایک اہم حصہ ہے۔

یہ تمام عمل ایک دوسرے سے مربوط ہیں اور اگر فنونِ لطیفہ کی آموزش کو بامعنی اور مکمل بنانا ہو تو انھیں کسی ایک پہلو تک محدود نہیں کیا جاسکتا۔

سیکشن 6.4
موجودہ چیلنج

اسکولوں میں آرٹ کی تعلیم کو کئی چیلنج درپیش ہیں ان میں سے کچھ اس طرح ہیں:

a. **آرٹ کے لیے وقت، وسائل کی کمی اور غیر سنجیدگی:** اسکولوں میں آرٹ کی سرگرمیاں زیادہ تر اتفاقی اور ثقافتی تقریبات تک ہی لطف اور تفریح کے طور پر محدود رہتی ہیں۔ آرٹ کی تعلیم یا تو بالکل نظام الاوقات میں شامل نہیں کی جاتی یا امتحانات سے پہلے اور اس کے دوران روک دی جاتی ہے۔ اکثر آرٹ کی کلاسوں کے لیے دیا گیا وقت امتحان کی تیاری یا دیگر مضامین کے نصاب کو پورا کرنے کے لیے لے لیا جاتا ہے۔ زیادہ تر اسکولوں میں آرٹ کی سرگرمیوں کے لیے بہت کم یا بالکل بھی جگہ مختص نہیں کی جاتی اور آرٹ کے وسائل کا استعمال بھی شاذونادر ہی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، آرٹ کی تدریس میں مشکل ہی سے کوئی منصوبہ بندی، تنظیم، جانچ اور جائزہ لیا جاتا ہے۔ آرٹ کے استاد کی رہنمائی کے لیے درسی کتابیں یا ہینڈ بک موجود نہیں ہوتی اور آرٹ کی آموزش میں سنجیدگی سے کوئی جائزہ نہیں لیا جاتا۔

b. **فرسودہ اور بے معنی خیالات کو تقویت دینا:** آرٹ کے نام پر، طلبا کو زیادہ تر پرانی اور غیر حقیقی تصاویر کو پسند کرنے اور دوبارہ بنانے پر زور دیا جاتا ہے مثال کے طور پر تکونی پہاڑیوں، نیم دائرے والے سورج اور چند درختوں پر مشتمل مناظر کی تصویریں، چاہے طالب علم نے ایسا منظر حقیقت میں دیکھا ہو یا نہیں۔ اسی طرح ڈرامائی آرٹس میں طلبا اکثر ایسے اخلاقی طور پر بوجھل ڈرامے پیش کرتے ہیں جن سے ان کا ذاتی تعلق نہیں ہوتا یا وہ مقبول گانوں کی دھن پر رقص کرتے ہیں، جو سماجی دقیانوسی تصورات کو مزید مضبوط کرتا ہے۔ اس طرح آرٹ کو محض شاندار نمائش اور وقتی تفریح تک محدود کر دیا جاتا ہے۔

c. **تربیت یافتہ آرٹ اساتذہ کی شدید کمی:** ملک بھر کے اسکولوں میں آرٹ کے مزید اساتذہ کی تقرری کی ضرورت ہے۔ آرٹ کی تدریس کے لیے مناسب تیاری لازمی ہے۔ محض فنکار، دستکار، اداکار ہونا کسی کو اچھا استاد نہیں بناتا۔ ایک کامیاب آرٹ کا استاد بننے کے لیے تعلیمی

نقطۂ نظر کو سمجھنا، تدریسی فیصلہ سازی کی صلاحیت رکھنے کے ساتھ ساتھ آرٹ کی تدریس میں ابتدائی رہنمائی کی مشق ضروری ہے۔ ٹیچر ایجوکیشن پروگراموں میں تمام اساتذہ کے لیے آرٹ پر مبنی مناسب رہنمائی یا آرٹ کے خصوصی اساتذہ کی ابتدائی تیاری شامل نہیں ہوتی۔ نتیجتاً آرٹ کے اساتذہ آرٹ کی تعلیم کے تقاضوں کو سمجھنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں اور بالآخر طلبا پر غیر مناسب توقعات مسلط کر دیتے ہیں۔ ایسے معاملات میں جہاں دیگر مضامین کے اساتذہ آرٹ میں دل چسپی ظاہر کرتے ہیں اور اسے پڑھانے کی خواہش رکھتے ہیں تو نہ ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور نہ ہی انھیں کوئی تعاون ملتا ہے۔

d. **سماجی توقعات:** معاشرے میں آرٹ کی تعلیم میں دل چسپی کی عموماً کمی پائی جاتی ہے کیونکہ لوگ اس کی تعلیمی اہمیت سے ناواقف ہوتے ہیں، جو طلبا میں جمالیاتی، تخلیقی اور ثقافتی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ آرٹ کو بطور پیشہ اپنانے کے بے شمار امکانات سے ناواقف رہتے ہیں۔

باکس 6.1

اساتذہ کی دستیابی میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا

بہت سے اسکولوں میں آرٹ کے لیے مخصوص اساتذہ یا مناسب جگہ اور مواد دستیاب نہیں ہوتے۔ ایسے معاملات میں اسکول علاقائی سطح پر پہلے سے رائج بصری اور مظاہراتی آرٹ میں سے کسی کو منتخب کر سکتے ہیں۔ علاقائی فنکاروں کو بطور وسائل شامل کر سکتے ہیں اور آرٹ کی تعلیم کے لیے قدرتی اور علاقائی وسائل کا استعمال کر سکتے ہیں۔ علاقائی کمہار، کھلونا ساز، ٹوکری بننے والے، مصور (جیسے گونڈ، ورلی، مدھوبنی، مانڈنا)، مجسمہ ساز، فوٹو گرافر، کتابوں میں تصویری خاکے بنانے والوں اور دیواری مصوری کے ماہرین (Muralists) کو اسکول میں مدعو کیا جا سکتا ہے تاکہ وہ لیکچر دیں اور عملی مظاہرہ کریں۔ تدریسی آموزش کی مشقوں میں کچھ تعلیم اور ابتدائی مدد کے ساتھ، ان فنکاروں کو اسکولوں میں جزوقتی یا کل وقتی اساتذہ کے طور پر مقرر کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، جب تک ایسا انتظام نہیں ہو جاتا اس وقت تک اساتذہ کو ابتدائی تسہیل کار کے طور پر اس دستاویز میں مذکور بنیادی اصولوں کے مطابق آرٹ کی تعلیم کو یقینی بنانا ہوگا۔ ماہر مضمون کا کردار یہ ہے کہ وہ طلبا کے ساتھ بات چیت کے دوران آرٹ کے عملی مراحل کے تکنیکی پہلوؤں کا تعارف کرائے۔

اسکول میں اساسی اور ابتدائی سطح میں آرٹ کی کلاسیں کوئی بھی ایسا استاد لے سکتا ہے جسے متعلقہ سطحوں (Tespective Stages) کے لیے آرٹ تعلیم کی بنیادی سمجھ ہو یا یہ کلاس مقامی ماہر مضمون کی مدد سے کرائی جا سکتی ہیں۔ انھیں چاہیے کہ وہ طلبا کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ وہ کھل کر اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کر سکیں اور بصری فنون (رنگولی، ڈرائنگ، پینٹنگ، ٹیکسٹائل آرٹ، پتلی تماشہ، مجسمہ سازی، کوزہ گری) کی شکل میں مختلف مواد کے ساتھ تخلیقی طور پر تجربہ کریں۔

مڈل سطح تک، اسکولوں کو کم از کم ایک خصوصی طور پر تفویض کردہ آرٹ ٹیچر کی بھرتی کو ترجیح دینی چاہیے، جو کسی بھی فن کی شکل سے واقف ہو اور بصری آرٹ و مظاہراتی آرٹ کی تربیت فراہم کرنے کے قابل ہو۔ مڈل سطح کے لیے ایک استاد میں یہ صلاحیت ہونی چاہیے کہ وہ تمام طلبا کی انفرادی تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے مناسب حوصلہ افزائی اور رہنمائی فراہم کرے اور ان کی فن کارانہ جستجو کو وسعت دے۔

ثانوی سطح میں اسکولوں کو مثالی طور پر ایک بصری آرٹ کے استاد اور ایک مظاہراتی آرٹ کے استاد کی بھرتی کرنی چاہیے، جو آرٹ کا مناسب علم رکھنے کے ساتھ ساتھ ان تعلیمی پہلوؤں سے بھی واقف ہوں جو ثانوی سطح پر آرٹ کی تدریس کے لیے ضروری ہیں۔ جب تک یہ ہو نہ جائے اسکولی درسیات کی آرٹ کی تعلیم کی ضروریات پوری کرنے کے لیے آرٹ سے متعلق تنظیموں اور مقامی فن کارانہ کمیونٹی کے ساتھ اشتراک کر سکتے ہیں۔

اسکولی لائبریریوں میں مختلف موضوعات پر مشتمل کتابیں اور صوتی و بصری ذرائع وسیع پیمانے پر دستیاب ہونے چاہئیں۔ ان میں میوزیم یا نمائش کے کیٹلاگ جن میں آرٹ فارم کی تصاویر، فن کاروں پر کتابیں، آرٹ رسالوں یا جرائد بصری اور مظاہراتی آرٹ اور بچوں کا وہ ادب وغیرہ جس میں تخلیقی تصویری عکاسی کی گئی ہو شامل ہو سکتے ہیں۔ موسیقی کے اشارے یا ڈرامائی ادب کے ساتھ گیتوں کی کتاب بھی طلبا اور اساتذہ کے لیے اہم حوالہ جاتی مواد بن سکتی ہے۔

سیکشن 6.5
آموزشی معیارات

اساسی سطح میں آرٹ کم عمر بچوں کی حسی، جسمانی، سماجی، جذباتی، جمالیاتی اور ثقافتی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ اپنے اردگرد کی جگہ کو آزادانہ اور تخیلاتی انداز میں استعمال کرتے ہیں، جب کہ جسمانی حرکات، آوازیں اور تصاویر تخلیق کرتے ہوئے مختلف آرٹ کی اصناف میں اپنا اظہار کرتے ہیں۔ وہ اشیا، مواد اور آلات کے ساتھ کھیل کھیل میں اور فطری طور پر تجربہ کرتے ہیں۔ وہ آرٹ کے تئیں اپنے ردِعمل کا اظہار تکلمی اور غیر تکلمی طریقوں سے بھی کرتے ہیں۔

ابتدائی سطح میں طلبا اپنی فن کارانہ جستجو جاری رکھتے ہیں اور ساتھ ہی مقامی آرٹ کی اصناف اور فنکاروں کے بارے میں تجسس بھی پیدا کرتے ہیں۔ وہ تخلیقی اظہار کے لیے مواد، آلات اور موضوعات کا انتخاب کرنا سیکھتے ہیں۔ اس سطح پر وہ انفرادی طور پر اور باہمی تعاون سے کام کرتے ہوئے آرٹ ورک کی تصور سازی، جائزہ لینے، ترمیم کرنے، مشق کرنے اور آرٹ ورک مکمل کرنے کے عمل سے شروع کرتے ہیں۔

مڈل سطح میں آرٹ کا مقصد یہ ہے کہ طلبا اپنے علاقے اور بھارت کے دیگر حصوں کی فن کارانہ اور ثقافتی تنوع کی قدر کرنا سیکھیں۔ انھیں بصری اور مظاہراتی آرٹ کے بنیادی تصورات، تکنیکوں اور عملی طریقوں کے ساتھ ساتھ بھارت کے مختلف علاقوں کے مقامی آرٹ کی روایات سے بھی متعارف کرایا جاتا ہے۔ باقاعدہ آرٹ کی مشق کے ذریعے اس سطح میں طلبا سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی تخیلاتی اور تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ آرٹ کے کام میں کوشش، حقیقت سے قریب اور بہتری کی قدر بھی کریں گے۔

ثانوی سطح میں گریڈ 9 اور 10 میں طلبا بصری اور مظاہراتی آرٹ میں وسیع تر اطلاقی امکانات سے آگاہی پیدا کرتے ہیں۔ بنیادی تکنیکوں اور طریقوں کی سخت مشق کے ساتھ طلبا آرٹ ورک کی تشریح اور جانچ کرنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔ اس سطح کا اہم مقصد یہ ہے کہ طلبا مختلف فن کارانہ اظہار سے گہرے تعلق کے ذریعے آرٹ اور اپنی زندگی کے درمیان بامعنی روابط استوار کرتے ہیں۔

ان تمام مراحل میں آرٹ سبھی طلبا میں تخلیقی صلاحیتوں اور جمالیاتی حساسیت کو پروان چڑھاتا ہے۔ ہر سطح پر اشتراک پر مبنی کام باہمی ستائش، احترام، محبت، ہمدردی، صبر، استقامت اور محنت کو فروغ دینے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ سب سے اہم یہ ہے کی آرٹ بھارت کے مالا مال فن کارانہ اور ثقافتی تنوع میں خوشی اور فخر پیدا کرنے پر زور دیتا ہے۔

اس حصے میں دیے گیے آموزشی معیارات بصری فنون، تھیٹر، موسیقی، رقص اور حرکات سے متعلق ہیں۔ تمام اسکولوں کو چاہیے کہ وہ ہر سطح پر طلبا کو بصری فنون اور مظاہراتی آرٹ (موسیقی، تھیٹر، رقص اور حرکات) کی کسی بھی شکل کو دریافت کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کریں۔ اسکول کے ذریعے منتخب کی جانے والی آرٹ کی مناسب شکلیں، تمام طلبا کی پہنچ میں اور ان کے سیاق و سباق سے مطابقت رکھنے والی ہونی چاہیے۔ کسی اسکول کے ذریعے منتخب کی گئی آرٹ کی شکلوں کو بنیاد بنا کر بصری آرٹ فارم یا مظاہراتی آرٹ فارم کے لیے مخصوص تعلیمی نظام کو عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ اساتذہ کو آرٹ کی تمام شکلوں میں عمل کی اہمیت کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ طلبا ہر سطح کے اختتام تک ضروری مہارتیں حاصل کرلیں۔

آموزشی معیارات کا 'مربوط' ڈیزائن: جیسا کہ حصہ A، باب 3، سیکشن 3.1 میں ذکر کیا گیا ہے کہ وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام مراحل میں آرٹ کی تعلیم کو بطور مکمل مضمون کے عمل میں لانا اسکولوں کی ضرورت ہوسکتی ہے (مثال کے طور پر اساتذہ کی تقرری، وسائل کا حصول) آرٹ

کی تعلیم کے لیے یہ دستاویز 'مربوط آموزشی معیارات' پر مشتمل ہے۔ اس میں آموزشی معیارات کے دو حصے (Sets) ہیں جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

پہلا حصّہ 'جسے آموزشی معیار 1-' کہا جاتا ہے بصری اور آموزشی آرٹ میں درسیاتی اغراض اور استعداد کی مکمل تفصیل فراہم کرتا ہے۔ جیسے ہی اسکول آرٹ کی تعلیم کے لیے ضروری وسائل فراہم کریں انھیں ان معیارات کو حاصل کر لینا چاہیے۔ اس میں ایک ذیلی مجموعہ شامل ہے جسے 'آموزشی معیار 2-' کہا جاتا ہے۔ سبھی اسکولوں کو اس کی تکمیل قومی درسیاتی خاکہ کے نفاذ کے آغاز سے ہی کرنی چاہیے۔

6.5.1 ابتدائی سطح

6.5.1.1 آموزشی معیار-1

بصری آرٹ	CG-1 آرٹ کے ذریعے انسانی تجربہ کو دریافت کرنے، بیان کرنے اور جشن منانے کے لیے اعتماد پیدا کرنا	C-1.1	اپنی روزمرہ کی زندگی، جذبات اور تخیلات کی عکاسی کرنے والی مختلف تصاویر بنانے کے لیے جوش کا اظہار کرتا ہے۔
		C-1.2	بصری فنون میں مشترک طور پر کام کرتے ہوئے مختلف خیالات اور ردعمل پر تبادلۂ خیال کرتا ہے۔
	CG-2 آرٹ میں اپنے تخیل اور تخلیقی صلاحیتوں کا آزادانہ طور پر استعمال کرنا	C-2.1	اپنے روزمرہ کے مشاہدات، ذاتی تجربات اور احساسات کی عکاسی کرتے ہوئے تخلیقی طور پر بصری عناصر (لکیر، شکل، رنگ، جگہ، ساخت) کے مختلف امتزاجات کا استعمال کرتا ہے۔
		C-2.2	کلاس روم میں پیش کیے گئے فن پاروں کے بصری عناصر، موضوعات اور تاثرات کا موازنہ اور تقابل کرتا ہے۔
بصری آرٹ	CG-3 آرٹ میں بنیادی عمل، مواد اور تکنیکوں کو دریافت کرنا	C-3.1	بصری فنون میں استعمال ہونے والے مواد، اوزار اور تکنیکوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے انتخاب کرتا ہے۔
		C-3.2	انفرادی اور مشترک طور پر بصری فن پارہ تخلیق کرتے ہوئے منصوبہ بندی، عملی جامہ پہنانے اور پیش کرنے کے مراحل پر عمل کرتا ہے۔
	CG-4 اپنے اردگرد کی خوبصورتی کو دریافت کرنا اور مختلف مقامی فنون اور ثقافتی روایات میں دل چسپی پیدا کرنا	C-4.1	فطرت میں بصری عناصر کو پہچاننا اور ان کی فن کارانہ خصوصیات کو بیان کرتا ہے۔
		C-4.2	مقامی فنون اور ثقافت کے تئیں تجسس کا مظاہرہ کرتا ہے۔

تھیٹر	**CG-1** آرٹ کے ذریعے انسانی تجربہ کو دریافت کرنے، بیان کرنے اور جشن منانے کے لیے اعتماد پیدا کرنا	C-1.1	ڈراما سرگرمیوں میں مختلف اشیا، لوگوں، حالات اور تجربات کی عکاسی کرنے میں جوش کا اظہار کرتا ہے۔
		C-1.2	ڈرامے کے فن میں اشتراک سے کام کرتے ہوئے اپنے خیالات اور ردعمل پر تبادلہ خیال کرتا ہے۔
	CG-2 آرٹ میں تخیل اور تخلیقی صلاحیتوں کا آزادانہ طور پر استعمال کرنا	C-2.1	روزمرہ کے واقعات پر مبنی ڈراما تخلیق کرتا ہے اور اسے کلاس روم میں مختلف کرداروں، کردار سازی، حالات، مقامات اور بنیادی اشیا کو یکجا کر کے پیش کرتا ہے۔
		C-2.2	کلاس روم میں تخلیق کیے گئے ڈرامے کے موضوعات، عناصر، نیز متعلقہ فن کارانہ اظہار کا موازنہ اور تقابل کرتا ہے۔
	CG-3 آرٹ میں بنیادی عمل، مواد اور تکنیکوں کو دریافت کرنا	C-3.1	ڈرامائی آرٹ میں استعمال ہونے والے مواد، آلات اور تکنیکوں کی مدد سے کام کرتے ہوئے انتخاب کرتا ہے۔
		C-3.2	انفرادی اور مشترکہ طور پر ڈراما تخلیق کرتے ہوئے منصوبہ بندی، عمل درآمد اور پیش کرنے کے مراحل پر عمل کرتا ہے۔
	CG-4 اپنے اردگرد کی خوبصورتی کو دریافت کرنا اور مختلف مقامی فنون اور ثقافتی روایات میں دل چسپی پیدا کرنا	C-4.1	فطرت میں ڈرامے اور حرکت کے عناصر کو پہچانتا ہے اور ان کی فن کارانہ خصوصیات بیان کرتا ہے۔
		C-4.2	آرٹ کی مقامی اقسام اور ثقافت کے بارے میں تجسس کا مظاہرہ کرتا ہے۔
موسیقی	**CG-1** آرٹ کے ذریعے انسانی تجربہ کو دریافت کرنے، بیان کرنے اور جشن منانے کے لیے اعتماد پیدا کرنا	C-1.1	اپنی پسندیدہ موسیقی کی مشق کرنے اور پیش کرنے میں جوش و خروش کا اظہار کرتا ہے
		C-1.2	موسیقی پر مشترکہ طور پر کام کرتے ہوئے اپنے خیالات اور تاثرات پر تبادلۂ خیال کرتا ہے

	CG-2 آرٹ میں اپنے تخیل اور تخلیقی صلاحیتوں کا آزادانہ طور پر استعمال کرنا	C-2.1	موسیقی کے مختلف امتزاج (آواز، ساز، سولو، دوگانا، اجتماعی یا گروپ) میں گیتوں اور لے کی مشق کرتا ہے اسے اور پیش کرتا ہے۔
		C-2.2	کلاس روم میں متعارف کرائے گئے موسیقی کے مختلف امتزاج میں اس کے عناصر (لَے، تال، سُر، بھاو)، بول اور اظہار کا موازنہ اور فرق واضح کرتا ہے۔
	CG-3 آرٹ میں بنیادی عمل، مواد اور تکنیکوں کو دریافت کرنا	C-3.1	موسیقی میں استعمال ہونے والی آوازوں، آلات اور ترتیب کے ساتھ کام کرتے ہوئے انتخاب کرتا ہے۔
		C-3.2	کارکردگی کے لیے موسیقی کے انتخاب میں اپنے خیالات پیش کرتا ہے اور مشقوں میں بھرپور حصہ لیتا ہے۔
	CG-4 اپنے اردگرد کی خوبصورتی کو دریافت کرنا اور مختلف مقامی آرٹ کی اقسام اور ثقافتی روایات میں دل چسپی پیدا کرنا	C-4.1	فطرت میں موجود موسیقی کے عناصر کو پہچانتا ہے اور ان کی فن کارانہ خصوصیات بیان کرتا ہے۔
		C-4.2	آرٹ کی مقامی اقسام اور ثقافت کے بارے میں تجسس کا مظاہرہ کرتا ہے۔
رقص اور حرکت	**CG-1** آرٹ کے ذریعے انسانی تجربہ کو دریافت کرنے، بیان کرنے اور جشن منانے کے لیے اعتماد پیدا کرنا	C-1.1	اپنے مانوس رقص اور حرکات کی مشق اور پیشکش میں جوش و خروش کا اظہار کرنا ہے۔
		C-1.2	رقص اور حرکت میں مشترکہ طور پر کام کرتے ہوئے خیالات اور تاثرات پر تبادلۂ خیال کرتا ہے۔
	CG-2 آرٹ میں اپنے تخیل اور تخلیقی صلاحیتوں کا آزادانہ طور پر استعمال کرنا	C-2.1	روزمرہ کے عمل اور ذاتی تجربات پر مبنی رقص اور حرکت کی ترتیب تخلیق کرتا ہے اور ان کی مشق کرتا ہے۔
		C-2.2	کلاس روم میں متعارف کرائے گئے مختلف رقص اور حرکت کے امتزاج میں حرکات، لے، انداز، موضوعات اور تاثرات کا موازنہ اور تقابل کرتا ہے۔
	CG-3 آرٹ میں بنیادی عمل، مواد اور تکنیکوں کو دریافت کرنا	C-3.1	رقص اور حرکت میں استعمال ہونے والے انداز، ساز، ملبوسات اور ترتیب کے ساتھ کام کرتے ہوئے موزوں انتخاب کرتا ہے۔
		C-3.2	کارکردگی کے لیے رقص اور حرکت کی ترتیب مرتب کرتے ہوئے خیالات پیش کرتا ہے اور مشقوں میں حصہ لیتا ہے۔
	CG-4 اپنے اردگرد کی خوبصورتی کو دریافت کرنا اور آرٹ کی مقامی اقسام اور ثقافتی روایات میں دل چسپی پیدا کرنا	C-4.1	فطرت میں رقص اور حرکت کے عناصر کو پہچانتا ہے اور ان کی فن کارانہ خصوصیات بیان کرتا ہے
		C-4.2	مقامی آرٹ اور ثقافت کے بارے میں تجسس کا مظاہرہ کرتا ہے۔

6.5.1.2 آموزشی معیارات-2

CG-1 آرٹ سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت پیدا کرنا اور بصری و مظاہراتی آرٹ کی سرگرمیوں میں اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور تصوراتی قوت کو بروئے کار لانا	C-1.1	مختلف قسم کے فن پارے تخلیق کرتا اور پیش کرتا ہے تاکہ اپنے خیالات اور جذبات کا بصری اور مظاہراتی آرٹ کی کسی بھی صنف میں مؤثر طریقے سے مظاہرہ کر سکے (خصوصی طور پر موسیقی، مصوری، ڈرائنگ، دستکاری، ڈراما، رقص و حرکات، اور مقامی فنون پر زور دیا گیا ہے)۔
	C-1.2	بصری اور مظاہراتی آرٹ میں استعمال ہونے والے مختلف مواد، آلات اور عمل کی وضاحت کرتا ہے اور ان میں سے کچھ کے ساتھ اپنے فن پاروں میں واقفیت کا مظاہرہ کرتا ہے (مثال کے طور پر، موسیقی کے کچھ آلات کی شناخت کرتا اور نام دیتا ہے۔ ڈھولک، کھن جیرا، گھنٹیاں، برتن، یا اپنے خود کے جسم سے (تالی بجانا، تھپتھپانا، منہ اور آواز کا استعمال کر کے الگ الگ آوازیں نکالنا)۔
	C-1.3	آرٹ کے کام کو باہمی تعاون سے تخلیق کرتا ہے اور اپنے اردگرد کے فنون اور ثقافت کا جواب دیتے ہوئے اپنے خیالات اور احساسات کا اشتراک کرتا ہے۔

6.5.2 مڈل سطح

6.5.2.1 آموزشی معیارات-1

بصری آرٹ	**CG-1** آرٹ کی مختلف شکلوں کے ذریعے خود کو دریافت اور اظہار کرنے کے لیے کشادگی پیدا کرنا	C-1.1	اپنے ذاتی اور روزمرہ کے تجربات کا مختلف بصری فنون کے ذریعے پر اعتماد انداز میں اظہار کرتا ہے۔
		C-1.2	بصری فنون کی مشق کو مشترکہ طور پر تیار کرنے کے عمل میں لچک کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	CG-2 فنون لطیفہ کے ذریعے متبادل خیالات کو تلاش کرنے کے لیے تخیل اور تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا	C-2.1	ایسی صورتحال یا کہانیوں پر بصری فن پارے تخلیق کرتا ہے جو اپنے اردگرد دیکھے جانے والے روایتی تصورات (جیسے کہ صنف کے کردار) کو چیلنج کرتی ہیں۔
		C-2.2	بصری تخیلات، علامات، اور بصری استعاروں کو ذاتی تجربات، جذبات، اور تخیلات کے ساتھ مربوط کرتا ہے۔
	CG-3 فنی عناصر، عمل، اور تکنیکوں کو سمجھنا اور ان کا اطلاق کرنا	C-3.1	بصری آرٹ میں مختلف مواد، آلات اور تکنیکوں کو استعمال کرتے وقت احتیاط کا مظاہرہ کرتا ہے اور سوچ سمجھ کر انتخاب کرتا ہے۔
		C-3.2	خیالات اور بصری اظہار کی تکنیکوں کو منصوبہ بندی کے مرحلے سے لے کر حتمی پیشکش تک بہتر بناتا ہے اور پورے عمل کا جائزہ لیتا ہے۔
	CG-4 علاقائی فنون اور ثقافتی روایات میں وسیع جمالیاتی حساسیت سے خود کو باخبر رکھنا	C-4.1	مقامی اور علاقائی فنون کی مختلف اقسام سے واقفیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔
		C-4.2	اپنے علاقے اور بھارت بھر کے کچھ بصری فنکاروں کی زندگی اور کام کو بیان کرتا ہے۔

تھیٹر	**CG-1** آرٹ کی مختلف اقسام کے ذریعے خود کو اظہار کرنے اور دریافت کرنے کے لیے کھلے پن کو فروغ دینا	C-1.1	مختلف ڈراموں کی سرگرمیوں کے ذریعے اپنے ذاتی اور روزمرہ زندگی کے تجربات کا اظہار اعتماد کے ساتھ کرتا ہے۔
		C-1.2	ڈرامے کو مشترکہ طور پر تیار کرنے کے عمل میں لچک کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	CG-2 اپنے تخیل اور تخلیقی صلاحیت کو استعمال کرتے ہوئے فنون کے ذریعے متبادل خیالات کی تلاش کرنا	C-2.1	ایسی صورتحال یا کہانیوں پر ڈراما تخلیق کرتا اور پیش کرتا ہے جو اپنے اردگرد دیکھے جانے والے دقیانوسی تصورات (جیسے کہ صنف کے کردار) کو چیلنج کرتا ہے۔
		C-2.2	ڈراما کے عناصر، موضوعات اور علامات کو ذاتی تجربات، جذبات اور تخیلات سے جوڑتا ہے۔
	CG-3 فنی عناصر، عمل، اور تکنیکوں کو سمجھنا اور ان کا اطلاق کرنا	C-3.1	دیکھ بھال اور اساسی سطح کے آداب کو ظاہر کرتا ہے؛ اور ڈرامائی فنون کے مختلف مواد، آلات اور تکنیکوں کا استعمال کرتے ہوئے باخبر انتخاب کرتا ہے۔
		C-3.2	ڈراما میں منصوبہ بندی کے مرحلے سے لے کر حتمی پیشکش تک خیالات اور تکنیکوں کو بہتر بناتا ہے اور پورے عمل کا جائزہ لیتا ہے، خاص طور پر بیرونی ناظرین کے لیے۔
	CG-4 علاقائی فنون اور ثقافتی روایات میں جمالیاتی حساسیت کی مختلف اقسام سے خود کو واقف رکھنا	C-4.1	مقامی اور علاقائی تھئیٹر کی مختلف شکلوں سے واقفیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔
		C-4.2	اپنے علاقے اور بھارت بھر کے کچھ تھئیٹر آرٹسٹ اور فنکاروں کی زندگی اور کام کو بیان کرتا ہے۔
موسیقی	**CG-1** مختلف آرٹ کے ذریعے خود کو اظہار کرنے اور دریافت کرنے کے لیے کھلے پن کو فروغ دینا	C-1.1	مختلف موسیقی کی سرگرمیوں کے ذریعے اپنے ذاتی اور روزمرہ کے تجربات کو پر اعتماد انداز میں ظاہر کرتا ہے۔
		C-1.2	موسیقی کی عملی مشقوں کو مشترکہ طور پر ترقی دینے کے عمل میں لچک کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	CG-2 آرٹ کے ذریعے متبادل خیالات کو تلاش کرنے کے لیے اپنے تخیل اور تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا	C-2.1	ایسے گیت اور موسیقی تخلیق کرتا اور پیش کرتا ہے جو اپنے اردگرد دیکھے جانے والے دقیانوسی تصورات (جیسے کہ صنف کے کردار) کو چیلنج کرتے ہیں۔
		C-2.2	موسیقی کے عناصر (بول، راگ، دھن، حجم، رفتار، اور پیٹرن) کو ذاتی تجربات، جذبات اور تخیلات سے جوڑتا ہے۔
	CG-3 فنی عناصر، عمل، اور تکنیکوں کو سمجھنا اور ان کا اطلاق کرنا	C-3.1	موسیقی کے آلات کے لیے اسٹیج کے آداب اور احتیاط کا مظاہرہ کرتا ہے اور وسائل اور تکنیکوں کو استعمال کرتے وقت باخبر انتخاب کرتا ہے۔
		C-3.2	موسیقی کے اظہار کے خیالات اور طریقوں کو منصوبہ بندی کے مرحلے سے لے کر حتمی پیشکش تک بہتر بناتا ہے اور پورے عمل کا جائزہ لیتا ہے۔
	CG-4 علاقائی فنون اور ثقافتی روایات میں جمالیاتی حساسیت کی مختلف اقسام سے خود کو واقف کرنا	C-4.1	مقامی اور علاقائی موسیقی کی مختلف شکلوں سے واقفیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔
		C-4.2	اپنے علاقے اور بھارت بھر کے کچھ مقامی موسیقاروں اور فنکاروں کی زندگی اور کام کو بیان کرتا ہے۔

رقص اور حرکت	**CG-1** آرٹ کی مختلف اقسام کے ذریعے خود کو اظہار کرنے اور دریافت کرنے کے لیے کھلے پن کو فروغ دینا	C-1.1	مختلف رقص اور حرکات کی سرگرمیوں کے ذریعے اپنے ذاتی اور روزمرہ کے تجربات کو پر اعتماد انداز میں پیش کرتا ہے۔
		C-1.2	رقص اور حرکات کی مشقوں کو مشترکہ طور پر تیار کرنے کے عمل میں لچک کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	CG-2 آرٹ کے ذریعے متبادل خیالات کو تلاش کرنے کے لیے ان کے تخیل اور تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا	C-2.1	ایسے رقص اور حرکات کے سلسلے تخلیق کرتا اور پیش کرتا ہے جو اپنے اردگرد دیکھے جانے والے دقیانوسی تصورات (جیسے کہ صنفی کردار) کو چیلنج کرتے ہیں۔
		C-2.2	رقص اور حرکات کے عناصر (مدرائیں، اشارے، اور انداز) کو ذاتی تجربات، جذبات اور تخیلات سے جوڑتا ہے۔
	CG-3 فنی عناصر، عمل، اور تکنیکوں کو سمجھنا اور ان کا اطلاق کرنا	C-3.1	سٹیج کے آداب اور سٹیج کے ساز و سامان اور ملبوسات کا خیال رکھتا ہے، اور رقص اور حرکات کی تکنیکوں کو استعمال کرتے وقت باخبر انتخاب کرتا ہے۔
		C-3.2	رقص اور حرکات میں اظہار کے خیالات اور طریقوں کو منصوبہ بندی کے مرحلے سے لے کر حتمی پیشکش تک دوبارہ ترتیب دیتا ہے اور پورے عمل کا جائزہ لیتا ہے۔
	CG-4 علاقائی فنون اور ثقافتی روایات میں جمالیاتی حساسیت کی مختلف اقسام سے خود کو واقف کرانا	C-4.1	مقامی اور علاقائی رقص اور حرکت کی مختلف شکلوں سے واقفیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔
		C-4.2	اپنے علاقے اور بھارت بھر کے کچھ مقامی رقاصوں اور حرکات کے فنکاروں کی زندگی اور کام کو بیان کرتا ہے۔

6.5.2.2 آموزشی معیارات-2

		C-1.1	آرٹ کی جس قسم سے وہ متعارف ہوتا ہے، ان میں بنیادی مہارتوں کا مظاہرہ کرتا ہے اور اپنی منفرد تخلیقات (جیسے کہ مانڈنا، الپنا، کولم، یا آئیپن، پنج تنتر کی کہانیاں مقامی کٹھ پتلیوں کے ذریعے سنانا، اپنے علاقے کے لوک گیتوں یا رقصوں کا مظاہرہ کرنا) کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	CG-1 اپنے علاقے یا ریاست میں آرٹ کی مختلف اقسام کے بارے میں علم حاصل کرنا اور جن فنون سے وہ متعارف ہوتا ہے، ان میں فن کارانہ عمل اور مہارتوں کو ترقی دینا	C-1.2	اپنے علاقے اور ریاست کے مقامی فنون میں استعمال ہونے والے مختلف مواد، آلات، اور تکنیکوں کو بیان کرتا ہے، اور اپنے فن پارے تخلیق کرتے وقت ان کا خیال رکھتا ہے (جیسے کہ قلم کاری میں قدرتی رنگوں سے رنگنے کے عمل کو بیان کرنا، اور اپنے اردگرد پودوں، سبزیوں، کوئلے، مٹی، اینٹوں جیسے قدرتی مواد سے رنگ حاصل کر کے فن پارہ تخلیق کرنے کے تجربات کرنا)۔
		C-1.3	مختلف نقطۂ نظر کو پہچانتا ہے اور اپنے خیالات اور جذبات کو ساجھا کرتا ہے جب وہ اپنے علاقے یا ریاست کے مختلف فنون اور ثقافتی روایات کے بارے میں ردعمل ظاہر کرتا ہے (جیسے کہ اپنے علاقے یا ریاست کے مخصوص روایتی لوک رقص کے مظاہرے کو براہ راست یا آن لائن دیکھنا، اپنے ردعمل کا اظہار کرنا اور مختلف حرکات اور دھنوں کے ذریعے منتقل ہونے والے معانی اور جذبات کی تشریح کرنا)۔

6.5.3 ثانوی سطح

6.5.3.1 آموزشی معیارات-1

بصری آرٹ	CG-1 اپنی دل چسپی اور پسندیدگی کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا	C-1.1	بصری آرٹ کی اقسام اس کی مشق اور اطلاق کے دائرہ کار (فائن آرٹس، دستکاری، اپلائیڈ آرٹ یا ڈیزائن، آرٹ ریسرچ اور مینجمنٹ) پر غور کرتے ہوئے اس میں اپنی دل چسپی کا جائزہ لیتا ہے۔
		C-1.2	بصری فنون میں اپنی دل چسپی کو فروغ دینے کی خاطر مزید معلومات اور وسائل تلاش کرنے کے لیے اقدامات کرتا ہے اور بات چیت شروع کرتا ہے۔
	CG-2 اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں تخلیقی طریقوں اور فن کارانہ اظہار کو بڑھانا	C-2.1	بصری فنون کے عناصر اور اصولوں کو اپنے آرٹ ورک میں نافذ کرتا ہے اور ان کو اپنی معمول کی زندگی میں شامل کرتا ہے۔
		C-2.2	کاموں کی ایک سیریز میں بصری اظہار کے فروغ کا تجزیہ کرتا ہے۔
	CG-3 ہندوستانی آرٹ کی وسیع اقسام کے علم کے ذریعے اپنے فن کی مشق کو تیار کرنا	C-3.1	باقاعدہ مشق کے ذریعے بصری فنون میں تجسس کا اضافہ کرتا ہے اور تکنیک کو مزید بہتر بناتا ہے۔
		C-3.2	ہندوستانی بصری فنون کی مختلف انواع (روایتی، مقبول، عصری) کے خیالات اور عناصر کو اپنے فن پارے میں شامل کرتا ہے۔
	CG-4 ہندوستانی اور عالمی آرٹ کے طریقوں اور ثقافتوں میں جمالیاتی حساسیت میں یکسانیت، باہمی ربط اور تنوع کی ستائش کرنا	C-4.1	ہندوستان اور باقی دنیا میں بصری فنون، ثقافتوں، اور جمالیاتی حساسیت کی متنوع شکلوں کے درمیان یکسانیت اور اختلافات کا تجزیہ کرتا ہے۔
		C-4.2	تخلیقی اظہار، فنکاری، اور سماجی سیاق کی بنیاد پر آرٹ ورک کا تجزیہ کرتا ہے۔
تھیٹر	CG-1 آرٹ میں اپنی دلچسپی اور پسندیدگی کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا	C-1.1	ڈرامائی فنون میں اپنی دل چسپی کا اندازہ اس کی مشق اور اطلاق (اداکاری، ہدایت کاری اور ڈیزائن، کہانی یا ڈراما نگاری، بیک اسٹیج، تحقیق اور اسٹیج مینجمنٹ) کے دائرہ کار پر غور سے کرتا ہے۔
		C-1.2	ڈرامائی فنون میں اپنی دل چسپی کے حصول کے لیے مزید معلومات اور وسائل تلاش کرنے کے لیے بات چیت شروع کرتا ہے اور اقدامات کرتا ہے۔
	CG-2 اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں تخلیقی طریقوں اور فن کارانہ اظہار کو بڑھانا	C-2.1	ڈرامے کے عناصر اور اصولوں کو اپنی مظاہراتی مشقوں میں اپناتا ہے اور انھیں اپنی روزمرہ کی زندگی میں شامل کرتا ہے۔
		C-2.2	ڈرامے کے عمل اور مظاہرے میں ترقی کا تجزیہ کرتا ہے اور ایک ڈرامے میں ان کی پیش رفت کو سمجھتا ہے۔

تھیٹر	**CG-3** ہندوستانی آرٹ کی وسیع اقسام کے علم کے ذریعے اپنے فن کی مشق کو تیار کرنا	C-3.1	ڈراما میں تلاش کے عمل کو بڑھاتا ہے اور باقاعدہ مشقوں اور ریہرسل کے ذریعے تکنیکوں کو بہتر بناتا ہے۔
		C-3.2	مختلف بھارتی ڈرامائی فنون کے انواع (روایتی، مقبول، عصری) کے خیالات اور عناصر کو اپنے ڈراما کے کام میں شامل کرتا ہے۔
	CG-4 ہندوستانی اور عالمی آرٹ کے طریقوں اور ثقافتوں میں جمالیاتی حساسیت کی یکسانیت باہمی ربط اور تنوع کی قدر کرنا	C-4.1	ہندستان اور باقی دنیا میں تھئیٹر، ثقافت اور جمالیاتی حساسیت کی مختلف شکلوں کے درمیان یکسانیت اور اختلافات کا جائزہ لیتا ہے۔
موسیقی	**CG-1** آرٹ میں اپنی دل چسپی اور پسندیدگی کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا	C-1.1	موسیقی میں اپنی دل چسپی کا اندازہ اس کی مشق اور اطلاق کے دائرہ کار (کارکردگی، کمپوزنگ، پروڈکشن، ساؤنڈ آرٹس اور ڈیزائن، ریکارڈنگ، میوزک تحقیق اور مینجمنٹ) پر غور کر کے لگاتا ہے۔
		C-1.2	بات چیت شروع کرتا ہے اور موسیقی میں اپنی دل چسپی کو آگے بڑھانے کے لیے مزید معلومات اور وسائل تلاش کرنے کے لیے اقدامات کرتا ہے۔
	CG-2 اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں تخلیقی طریقوں اور فن کارانہ اظہار کو بڑھانا	C-2.1	موسیقی کے عناصر اور اصولوں کو اپنے موسیقی کی ترتیب میں نافذ کرتا ہے اور انھیں اپنی معمول کی زندگی میں شامل کرتا ہے۔
		C-2.2	موسیقی کے پروجیکٹوں کی سیریز میں موسیقی کے اظہار کی ترقی کا تجزیہ کرتا ہے۔
	CG-3 ہندوستانی آرٹ کی وسیع اقسام کے علم کے ذریعے اپنے فن کی مشق کو تیار کرنا	C-3.1	باقاعدگی سے ریاضی اور مشقوں کے ذریعے موسیقی میں دریافت کو وسعت دیتا ہے اور تکنیک کو بہتر بناتا ہے۔
		C-3.2	ہندوستانی موسیقی کی مختلف انواع (روایتی، مقبول، عصری) کے خیالات اور عناصر کو اپنی موسیقی کی ترتیب میں شامل کرتا ہے۔
	CG-4 ہندوستانی اور عالمی آرٹ کے طور طریقوں اور ثقافتوں میں جمالیاتی حساسیت کی یکسانیت، باہمی ربط اور تنوّع کی تعریف کرنا	C-4.1	ہندوستان اور باقی دنیا میں موسیقی کی متنوع شکلوں، ثقافتوں اور ان کی جمالیاتی حساسیت کے درمیان یکسانیت اور فرق کا تجزیہ کرتا ہے۔
		C-4.2	تخلیقی اظہار، فنکاری، اور سماجی سیاق کی بنیاد پر موسیقی کے کام کا اندازہ کرتا ہے۔

رقص و حرکت	**CG-1** آرٹ میں اپنی دل چسپی کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا	C-1.1	اس کی مشق اور اطلاق کے دائرہ کار (کارکردگی، کوریوگرافی، پروڈکشن، ریکارڈنگ، رقص اور حرکات کی تحقیق اور انتظام) پر غور کر کے رقص اور حرکات کی شکلوں میں ان کی دل چسپی کا اندازہ لگاتا ہے۔
		C-1.2	رقص اور حرکت میں اپنی دل چسپی کو آگے بڑھانے مزید معلومات اور وسائل تلاش کرنے کے لیے بات چیت شروع کرتا ہے اور اقدامات کرتا ہے۔
	CG-2 اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں تخلیقی طریقوں اور فن کارانہ اظہار کو بڑھانا	C-2.1	رقص اور حرکات کے عناصر اور اصولوں کو ان کی کارکردگی میں نافذ کرتا ہے اور ان کو اپنی معمول کی زندگی میں شامل کرتا ہے۔
		C-2.2	حرکات کے منصوبوں کی ایک سلسلے میں رقص اور حرکات کے کام میں اظہار کی ترقی کا تجزیہ کرتا ہے۔
	CG-3 ہندوستانی آرٹ کی وسیع اقسام کے علم کے ذریعے اپنے فن کی مشق کو تیار کرنا	C-3.1	باقاعدگی سے ریہرسل اور مشقوں کے ذریعے رقص اور حرکات کی جستجو اور تکنیک کو بہتر بناتا ہے۔
		C-3.2	ہندوستانی رقص اور حرکات کی مختلف انواع (روایتی، مقبول، عصری) کے خیالات اور عناصر کو اپنے آرٹ کے کام میں شامل کرتا ہے۔
	CG-4 ہندوستانی اور عالمی آرٹ کے طریقوں اور ثقافتوں میں جمالیاتی حساسیت کی یکسانیت، باہمی ربط اور تنوع کی ستائش کرنا	C-4.1	ہندوستانی رقص اور حرکات، ثقافتوں اور ان کی جمالیاتی حساسیت کی متنوع شکلوں کے درمیان یکسانیت اور اختلافات کا تجزیہ کرتا ہے۔
		C-4.2	تخلیقی اظہار، فن کارانہ اور سماجی تناظر کی بنیاد پر رقص یا حرکات کے کام کا جائزہ لیتا ہے۔

6.5.3.2 آموزشی معیارات-2

	CG-1 بصری یا مظاہراتی آرٹ کی کسی ایک شکل میں صلاحیتوں کو فروغ دینا اور ہندوستان میں آرٹ کے متنوع طریقوں اور روایات کی ستائش کرنا	C-1.1	آرٹ سازی کے عمل، ریہرسل، اور کارکردگی میں سختی اور باقاعدگی کا مظاہرہ کرتا ہے یا اسکول کی سطح اور بین اسکولی تقریبات میں مظاہرہ کرتا ہے (مثال کے طور پر، باقاعدگی سے ڈراما یا موسیقی کی مشق کرتا ہے اور کسی تقریب میں مظاہرے کے لیے مخصوص ٹکڑوں کی مشق کرتا ہے، آواز یا ساز بجانے کی تکنیک کی مشق کرنے کے لیے ہفتے میں چند گھنٹے مختص کرتا ہے، اور ساتھیوں کے ساتھ گانے کی مشق کرتا ہے)۔
		C-1.2	تخلیقی طور پر بصری یا مظاہراتی آرٹ میں اپنے خیالات اور جذبات کو ظاہر کرنے کے لیے فنی تکنیکوں، آلات اور مواد کا استعمال کرتا ہے (مثال کے طور پر، کڑھائی میں مختلف دھاگوں، سوئیوں اور ٹانکے کے نمونوں کا تجربہ کرتا ہے؛ یا موسیقی کے آلات بنانے کے لیے دستیاب مواد کے ساتھ تجربات کرتا ہے)۔
		C-1.3	فنی خصوصیات اور سماجی سیاق کی بنیاد پر فنی اظہار کی مختلف صورتوں کی ستائش کرتا ہے (مثال کے طور پر، بھارت میں رائج کلاسیکی رقص کی مختلف صورتوں کی قدر کرتا ہے)۔

سیکشن 6.6
متن

تمام مضامین کے لیے مواد کے انتخاب کے نقطۂ نظر، اصول اور طریقوں میں یکسانیت ہے۔ جن پر اس دستاویز کے حصہ A، باب 3، سیکشن 3.2 میں بات کی گئی ہے۔ یہ سیکشن صرف اس بات پر توجہ مرکوز کرتا ہے جو اسکولوں میں آرٹ کی تعلیم کے لیے سب سے اہم ہے۔ لہٰذا، اس حصے کو درج بالا حصے کے ساتھ پڑھنا مفید ہوگا۔

6.6.1 متن کے انتخاب کے اصول

آرٹ کی تعلیم کے لیے متن کے انتخاب میں مندرجہ ذیل اصولوں کو مدنظر رکھا جانا چاہیے:

a. **عمر کے مطابق متن تیار کرنا:** آرٹ کی سرگرمیوں کے لیے موضوعات یا اوزار اور تکنیکوں کا انتخاب کرتے وقت، طلبا کی عمر کے گروپ، ترقیاتی مرحلہ، اور آموزش کی مختلف صلاحیتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

b. **سیاق، وسائل، اور فنون کی مختلف اقسام کو شامل کریں:** چھوٹی عمر کے گروپوں کے لیے جانے پہچانے اور مقامی مواد سے شروع کرتے ہوئے علاقائی، لسانی، قومی اور بین الاقوامی سیاق میں فرق کی جانچ کے لیے مواد کو آہستہ آہستہ پھیلایا جاسکتا ہے۔ جیسے جیسے مواد مختلف مراحل میں آگے بڑھتا ہے۔ اس میں فنون کی مختلف انواع کو شامل کرنا ضروری ہے، جن میں کلاسیکی، لوک، قبائلی، مقبول، اور معاصر فنون شامل ہوں۔ مقامی یا قدرتی طور پر دستیاب مواد اور وسائل کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

c. **ہر قسم کے کام کے وقار کو برقرار رکھیں:** مواد کو آرٹ کے عمل کے درمیان کسی بھی درجہ بندی کی جھلک نہیں آنی چاہیے۔ اس میں ہر قسم کے مادی، دانشورانہ اور جذباتی کام کو مساوی اہمیت دی جانی چاہیے اور قدر کی جانی چاہیے۔ اسی طرح، مواد کو مہارتوں کے ایک وسیع دائرے (سادہ سے پیچیدہ تک) اور کرداروں میں (معمولی سے بڑے تک) پیش کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر مظاہراتی آرٹ میں اسٹیج ڈیزائنر کے کردار کو اداکاروں کے کردار سے کمزور نہیں کہا جاسکتا۔

d. **آرٹ میں روایتی اور معاصر طریقوں کو شامل کریں:** طلبا کو ان کی مقامی ثقافت اور روایات کے ساتھ ساتھ میڈیا اور انٹرنیٹ میں تفریحی چینلوں کے ذریعے مختلف قسم کے فن سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ لہٰذا، آرٹ کی تعلیم کے مواد میں اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ طالب علم پہلے سے کن چیزوں سے واقف ہیں اور انھیں ثقافتی میدان میں ابھرتے ہوئے رجحانات اور طریقوں پر بحث کرنے اور ان پر غور کرنے کے مواقع فراہم کیے جانے چاہئیں۔

e. **سوال اور تنقیدی اظہار کرنے کی حوصلہ افزائی کریں:** اگرچہ فنون نوعیت کے اعتبار سے موضوعی ہو سکتے ہیں، فن کارانہ اظہار اور بحث کو طلبا کو اپنے انتخاب پر استدلال کرنے، عمل کا موازنہ اور تجزیہ کرنے، اور انھیں اپنی جمالیاتی ترجیحات سے مربوط کرنے کی ترغیب دینی چاہیے۔

f. **اقدار کو برقرار رکھیں:** یہ منتخب کردہ مواد طلبا کو کثیر ثقافتی تنوع اور شمولیت کی ستائش، جمہوری اقدار کی فکر، مختلف فن کارانہ اظہار کے لیے احترام اور ہمدردی، اور تخلیقی طریقوں، پرامن مکالموں، اور باہمی تعاون کے ذریعے انصاف کے حصول میں دل چسپی سکھائے۔ آرٹ اور جمالیات کے حوالے سے ہونے والی گفتگو کا مقصد کثیر جہتی تناظر کو فروغ دینا اور متنوع نقطۂ نظر کا احترام کرنا ہے۔

6.6.2 متن کی ترتیب

6.6.2.1 آرٹ کے عناصر اور اصول

آرٹس کی تدریس و آموزش کے کئی طریقے اور روایات ہیں۔ بیشتر طریقے طلبا کو سکھائے جانے والے فن سے متعلق بنیادی عناصر اور اصولوں سے متعارف کراتے ہیں۔ آرٹ ورک کی تخلیق اور جائزے کے لیے عناصر اور اصولوں کے لائحۂ عمل کو بڑے پیمانے پر قبول کیا جاتا ہے۔ مختلف فنون کے عناصر کے ساتھ ساتھ طریقے اور جمالیاتی اصولوں کو قدیم ہندوستانی متون میں بھی منظم طریقے سے مرتب کیا گیا ہے، جیسے کہ ناٹیہ شاستر، ابھینئے درپنم، شلپ شاستر، اور چترسوتر۔ جب کہ ان میں سے کچھ (مثلاً، بھاؤ یا جذبات) مختلف فنون میں یکساں ہو سکتے ہیں کچھ عناصر بصری آرٹ کے لیے مخصوص ہیں اور دیگر مظاہراتی آرٹ کے لیے۔

طلبا کو آرٹ ورک تخلیق کرتے وقت مختلف فنون کے بنیادی عناصر اور اصولوں کو جاننا ضروری ہے۔ اس سے انھیں آرٹ کے ذخیرۂ الفاظ تیار کرنے، فن پارے کی وضاحت کرنے، اس کے بارے میں بات چیت کرنے اور فن پارے کا جائزہ لینے میں بھی مدد ملتی ہے۔

درج ذیل جدول بصری فنون اور مظاہراتی آرٹ کے عناصر اور اصولوں کی ایک مجوزہ مثال ہے، جسے ہر سطح پر متعارف کرایا جا سکتا ہے۔ اس کا علم طلبا میں واقع ہونے والے ارتقائی مراحل سے ہوتا ہے۔ جو عناصر ابتدائی سالوں میں متعارف کروائے گئے ہیں، وہ بعد کے سالوں میں بھی قابلِ اطلاق رہیں گے، اور ان میں بتدریج پیچیدگی کا اضافہ ہوتا جائے گا۔

جدول 6.1

سطح کے لحاظ سے عناصر اور اصولوں کی ترقی		
بصری آرٹ		
ابتدائی	مڈل	ثانوی
جگہ، لکیر، شکل، ساخت، رنگ، بناوٹ، نمونہ، مرکز، تاکید (آرٹ ورک کے کسی ایک حصے کو بصری اہمیت دے کر ناظرین کی توجہ مبذول کرانا)، جذبہ، اور کہانی۔	روشنی، سایہ، تضاد، قدر (رنگ کی درجہ بندی)، نقطۂ نظر (دو جہتی آرٹ ورک میں سہ جہتی مقام کا تصور پیدا کرنا)، تناسب اور مقدار، مشابہت، شکل اور فعالیت، علامتیں، تشبیہیں، استعارے۔	ترکیبی ساخت (مثلاً ہم آہنگ یا غیر ہم آہنگ ترکیب)، بصری توازن، بصری جمالیات۔

موسیقی، رقص اور حرکت

ناد (آواز اور حجم)	لَے (رفتار) رقص میں عام طور پر کی جانے والی رفتاروں میں وِلَمبِت یا وِلَمب کال (آہستہ رفتار) اور دُرت یا مدھم کال (درمیانہ رفتار) یا گتی شامل ہیں۔	گمک، مینڈ، تہائی موسیقی کی ترکیبوں میں
شروتی (سُر)	ماترا بول، ٹھیکا، سم، خالی، لگھو، دھروتم، انودھروتام، آوَرتم تال یا تال میں۔	راگ کا وقت
سور (نوٹ)	سپتک (مندرا، مدھیا، تار) (سکیل)	نَوَرَس (جمالیاتی تجربات کے مظاہر)
لَے (تیز رفتاری)	آروہ، اَوروہ (موسیقی کے نوٹوں کی چڑھائی اور اُترائی ترتیب)	رَسِک (ناظرین یا ماہر فن)
تال (موسیقی کی تال)		کوریوگرافی
گائن (آواز)		نرت (رقص میں خالص مجرد حرکات)
وادن (آلات موسیقی)		ناٹیہ (مجرد حرکت اور ابھینئے یا اداکاری)
نرتیہ (رقص اور حرکت)		ہم آہنگی
النکارا (بھاؤ بتانا، غنائی تغیرات، تزئین)		گمک، مینڈ، تہائی موسیقی کی ترکیبوں میں
		راگ کا وقت
		نَوَرَس (جمالیاتی تجربات کے نومظاہر)
ساہِتیہ (گانے کے بول یا ادب)	راگ (اس علاقے کی موسیقی کی اصناف میں استعمال ہونے والے بنیادی راگ)	رَسِک (ناظرین یا ماہر فن)
بھاؤ (جذبہ)	ساہِتیہ (ادب)	کوریوگرافی
مُدرا (ہاتھ کے اشارے، علامات)	ترکیب	نرت (رقص میں خالص مجرد حرکت)
جسم کے اعضا، جسم کے انداز، اطراف، مواقعت، اوپر کا جسم، نیچے کا جسم	اداکاری (ایکشن، حرکت اور اظہار)	ناٹیہ (مجرد حرکت اور ابھینئے یا اداکاری)
سطحیں (اعلیٰ، وسطی، نچلا)	تتکار یا اڈاوو یا چالی (کلاسیکی رقص میں پیروں کی بنیادی حرکات)	ہم آہنگی

تھیٹر

ناظرین، ایکشن، جذبہ، حرکت، پلاٹ، کہانی، انداز، ردھم، کردار، شخصیت، سیٹ، جگہ، صورت حال، آواز، موسیقی، خلا، آواز	عروج، کش مکش، روایت، ڈرامائی موڑ، توانائی، مزاجی کیفیت، ماحول، رشتہ، وقت، وقت کی پابندی، تناؤ	تضاد، مرکوزیت، تاکید، زبان، متن، ڈرامائی استعارہ، تماشہ، ساخت، علامت، موضوع

6.6.2.2 مواد، آلات اور تکنیک

مواد، آلات اور تکنیک ہر فن کی شکل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور یہاں تک کہ روایات، طریقوں اور اقسام کی تشکیل پر بھی اثرانداز ہوتے ہیں۔ آرٹ کی تعلیم کا مقصد کسی بھی ایک آرٹ فارم یا عمل میں عمدگی پیدا کرنے سے پہلے مختلف مواد، تکنیکوں اور آلات کی وسیع معلومات فراہم کرنا ہے۔ لہٰذا تمام مرحلے میں مواد، اوزار اور تکنیک کا تعارف عمر کی مناسبت سے ہونا ضروری ہے۔ اعلیٰ درجے کے آلات کا قبل از وقت تعارف یا صرف تکنیک پر ضرورت سے زیادہ زور دینا، طلبا کو آرٹ ورک تخلیق کرنے کے تخلیقی اور اختراعی پہلو سے لطف اندوز ہونے سے روک سکتا ہے۔

a. **مواد:** مواد کا انتخاب اسکول کے جغرافیائی محلِ وقوع (موسمی حالات، مقامی نباتات یا حیوانات)، مقامی ثقافت اور دستیاب وسائل کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے۔ اسکول بہت سے روایتی آرٹ کی مشقوں کے لیے شعوری طور پر قدرتی ذرائع سے مواد اور آلات حاصل کر سکتے ہیں۔ سبھی اسکولوں سے یہ سفارش کی جاتی ہے کہ وہ پلاسٹک، اسٹائروفوم اور تھرموکول جیسے مواد کی خریداری سے گریز کریں اور اگر ضرورت ہو تو استعمال شدہ پیکیجنگ کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کے امکانات تلاش کریں۔ جب طلبا باز تشکیل مواد استعمال کریں تو ہر صورت میں حفاظت اور صفائی کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ پیپر ماشی کے ذریعے آرٹ کے نمونے بنانے جیسے عمل کو آرٹ میں تخلیقی استعمال کے لیے کاغذ کی باز تشکیل کے ایک پائیدار متبادل کے طور پر متعارف کرایا جاسکتا ہے۔

قدرتی ذرائع سے حاصل کیے جانے والے مواد کی مثالیں: قدرتی عناصر جیسے پانی ہوا اور روشنی بہت سی مادی تبدیلیوں اور عمل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ دیگر قدرتی مواد مٹی، کیچڑ، چکنی مٹی، کنکر، چٹانیں، پتھر، معدنیات اور دھاتیں، ٹہنیاں، خشک لٹھا، لکڑی، اینٹ کوئلہ، بیج، بیجوں کے خول، پتے، تنا، پھول، پھل، سبزیاں، قدرتی ربڑ، قدرتی گوند، اناج اور ان کا پاؤڈر، خول، پنکھ اور فطری ریشے (روئی، جُوٹ، کھجور، اون) شامل ہیں۔

استاد کی آواز 6.1

قدرتی مواد سے بننے والا آرٹ

گریڈ 5 میں میرے طالب علم بہت سی کہانیاں جانتے اور سناتے ہیں اور انھوں نے اپنی کہانیاں خود لکھی اور تصویری کہانیاں بھی بنائی ہیں۔ اس بار میں نے ایک ایسا کام تفویض کرنے کا فیصلہ کیا جو نہ کاغذ پر ہوگا اور نہ ہی کتاب کی شکل میں بلکہ تصویری کہانی سے متعلق تھا۔ انھیں گروپوں میں کام کرنا تھا اور آؤٹ ڈور آرٹ ورک تیار کرنا تھا جس کے لیے انھیں صرف قدرتی مواد یا اسکول کے احاطہ سے حاصل اشیا کا استعمال کرنا تھا۔ البتہ انھیں یہ شرط بھی دی گئی تھی کہ وہ پھول توڑ کر پودوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور انھیں صرف وہی مواد استعمال کرنا تھا جو زمین پر پہلے سے گرا ہوا ہو۔

سرگرمی کے دوران ہر گروپ نے ایک کہانی کا انتخاب کیا اور ایک منظر طے کیا جسے وہ اپنے آرٹ ورک میں پیش کریں گے۔ جیسے ہی وہ باہر گئے انھوں نے فوراً کام کرنا شروع کر دیا اور پتھر، کنکر، ٹہنیاں، پتے، پھولوں کی پتیاں وغیرہ چننے لگے۔ وہ پوری دل چسپی کے ساتھ اپنے خیالات پر تبادلۂ خیال کرتے رہے کیونکہ ہر چیز ان کے تخیل کو متحرک کر رہی تھی جس کی وجہ سے انھوں نے موقع پر ہی رد و بدل کر کے اپنے تصورات میں تبدیلیاں کیں یہاں تک کہ اپنی نئی کہانیاں بھی تیار کر لیں۔ طلبا کو مختلف انداز میں سوچنا اور تخلیقی صلاحیت کا استعمال کرنا تھا تاکہ وہ ایسی اشیا تلاش کر سکیں جو ان کے ذہن میں موجود اشکال، صورتیں، رنگ و نور تصورات کو مؤثر طریقے سے ظاہر کر سکیں۔ ایک گروپ نے اپنے آرٹ فارم میں پانی کے ایک گلاس کو تھوڑے سے پانی کے ساتھ کنواں بنانے کا فیصلہ کیا۔ ایک وقت میں

اپنا کام مکمل کرنے کی مقررہ مدت نے انھیں اپنے منصوبے کے بارے میں محتاط رکھا اور انھوں نے جوش و خروش اور مؤثر طریقے سے کام کیا۔ کچھ گروپوں نے دوسروں کو مختلف مواد استعمال کرتے دیکھ کر ان سے خیالات مستعار لیے۔

جب تمام گروپوں نے اپنا آرٹ ورک مکمل کر لیا تو ہر گروپ نے اپنی کہانی آرٹ ورک کے ساتھ پیش کی اور دوسرے گروپوں نے ان کے کام پر اپنے تاثرات پیش کیے۔ انھوں نے بتایا کہ انھیں مواد کے استعمال میں کیا دلچسپ لگا، ان کی بنائے کمپوزیشن نے مختلف خیالات اور کہانیوں کو کیسے پیش کیا اور ہر ایک نے اس پورے عمل سے کیا سیکھا۔ گروپوں نے اپنے باہمی تعاون کے تجربات پر بھی غور و فکر کیا۔

دکانوں میں دستیاب مواد کی مثالیں: چاک، کریون، پیسٹل، رنگ (واٹر کلر، پوسٹر کلر، ٹیمپرا، ایکریلک)، سیاہی، رنگولی پاؤڈر، ٹیکسٹائل آرٹ کے لیے مختلف اقسام کے ریشے اور دھاگے (کاٹن، نائیلون، اون، ریشم)، گوند اور لیس، مختلف سائز اور موٹائی والا کاغذ اور گتّا، مختلف ساخت، پرنٹ اور نمونوں والے کپڑے؛ ربڑ، لکڑی کے تختے اور بلاکس (ہموار، بناوٹ والے اور نقاشی دار صورت میں) مختلف دھاتوں کی چمک دار اور موٹائی والی پلیٹیں اور شیٹس؛ مختلف مواد سے بنی موتیوں کی مالا، تار، تنکے اور چھڑیاں۔

b. **آلات:** آرٹ کے مختلف شعبوں میں اوزار اور آلات کا انتخاب کرتے وقت طلبا کی عمر ان کی سابقہ معلومات اور مختلف اوزاروں اور آلات سے ان کی واقفیت کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ طلبا درج ذیل جانکاری حاصل کرتے ہیں:

i. اوزاروں اور آلات کا مناسب انتخاب۔

ii. اوزاروں اور آلات کو پکڑنے، تھامنے اور چلانے کا طریقہ۔

iii. اوزاروں اور آلات کے استعمال میں حفاظتی احتیاطی تدابیر۔

iv. اوزاروں اور آلات کی دیکھ بھال۔

بصری فنون میں استعمال ہونے والے اوزار اور آلات کی مثالیں: پنسل، قلم، مارکر، برش، رولر؛ ربڑ، اسپنج، پیلیٹ، شارپنر، قینچی، کٹر، اسکریپر، چاقو، سوئیاں، پلاس، پنچ، کمہار کا چاک، لکڑی کے نقاشی کرنے والے اوزار، چمچ، کف گیر، پیلیٹ چاکو، نقش و نگار کے اوزار، ہتھوڑا یا موسل، چھینی، ریتی، آری، دستی ڈرل، پیمائش کے آلات (جیسے کہ پیمائشی فیتہ، پیمانہ، کمپاس، پروٹریکٹر، وزن کرنے والا ترازو)، ریکارڈنگ کا سامان (جیسے کہ، کیمرے)، ڈیجیٹل سافٹ ویئر اور ایپلیکیشنز۔ سلائی مشینوں کو ثانوی سطح پر متعارف کرایا جاسکتا ہے۔

پرفارمنگ آرٹس میں استعمال ہونے والے اوزار اور آلات کی مثالیں: قدرتی مواد، پیچ پائپ، ٹیونرز، روایتی، الیکٹرانک، یا ڈیجیٹل شکلوں میں سُر پیٹی / شروتی باکس، تانپورہ / تمبورا، میٹرونوم، طبلہ اور دیگر تال دینے والے آلات، ایکتارا، مختلف قسم کے ساز، منتخب شدہ تار والے آلات، ہوا کے ساز، ہارمونیم، کی بورڈز، گھنٹیاں، گھنگرو، اسٹیج کی روشنی کا سامان، صوتی آلات (جیسے مائیکروفون ایمپلی فائر، مکسنگ ڈیوائس، اسپیکر)، ویڈیو اور آڈیو ریکارڈنگ کا سامان، ملبوسات، زیورات، میک اپ، اسٹیج کے لوازمات اور سیٹ۔

c. **تکنیک:** آرٹ کی تمام شکلوں کو طلبا کے مختلف درجات میں عمر کے مطابق تکنیکوں اور مواد و آلات میں مناسب تبدیلیوں کے ساتھ متعارف کرایا جاسکتا ہے۔ اساتذہ کو ایسی تکنیکیں اور طریقۂ کار منتخب کرنا چاہیے جو طلبا کی عمر، توجہ کی مدت، دل چسپی، سابقہ جانکاری اور تجربے کے مطابق ہوں۔ انھیں ہر سطح پر مطلوبہ علم، مہارتوں اور رویوں کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا مثلاً، کمہار کے چاک پر کام کرنے کی تکنیک میں مختلف

حرکی مہارتوں اور قوت کی ضرورت ہوتی ہے، جو زیادہ مناسب طور پر مڈل یا ثانوی سطحوں کے طلبا کے لیے موزوں ہو سکتی ہے۔ ابتدائی سطح پر طلبا کو کمہار کے ایسے طریقوں سے متعارف کرایا جا سکتا ہے جن کے لیے چاک کی ضرورت نہ ہو، جیسے کہ پنچ پوٹری یا کوائل پوٹری کی تکنیک۔ بنائی کی تکنیک سے پہلے کی سطح کے طور پر، ابتدائی سطح میں طلبا کو کھجور کے پتوں یا موٹی جوٹ کی رسیاں بنانے کی تکنیک سے متعارف کرایا جا سکتا ہے۔ مڈل اور ثانوی سطحوں میں طلبا سادہ ہینڈ لوم بنانے، اون اور جوٹ سے بنائی کرنے اور ٹوکری بنائی کی مشق کرنے کا ہنر سیکھ سکتے ہیں۔

بصری فنون میں استعمال ہونے والی تکنیکوں اور طریقۂ کار کی مثالیں: ڈرائنگ، اسکیچنگ، جرنلنگ، پینٹنگ، رنگائی، پرنٹنگ، کوزہ گری اور چینی مٹی کے برتن بنانا، فوٹو گرافی، فلم اور ویڈیو، اینیمیشن، کولاج، اسمبلیج (Assemblage)، تعمیر، عمارت سازی، ماڈلنگ، نقش و نگار، کندہ کاری، ابھار سازی، ڈیجیٹل نمونہ سازی، جھالر سازی، کتائی، بُنائی، کٹائی، سلائی، اور کڑھائی۔

پرفارمنگ آرٹس میں استعمال ہونے والی تکنیکوں اور عمل کی مثالیں: آواز، ساز، اور جسمانی حرکت کے لیے وارم اپ کھیل، مشقیں اور سرگرمیاں؛ برین اسٹورمنگ، مائنڈ میپنگ؛ بورڈ پر خیالات لکھنا اور ان کا تصور بنانا؛ ڈرامے والے کھیل، تصویر بنانا، یا ٹیبلوز (بغیر ہلے ڈُلے کسی کا ایک منظر میں ڈھل جانا)، فی البدیہہ اداکاری اور اس کی مختلف شکلیں، سین ورک، اسٹیج کرافٹ، ریہرسل تکنیکیں، مکمل مشقیں، اجتماعی یا گروہی پرفارمنس کی تکنیکیں، انفرادی مظاہرہ، رقص کی ترتیب، موسیقی کی تشکیل، نظمیں، کہانیاں، اسکرپٹس اور موسیقی کی علامات پڑھنا اور لکھنا۔

6.6.2.3 فن کار اور ان کی مشق

طلبا کو مختلف فنکاروں کی زندگیوں اور ان کے فن کے طریقوں کے بارے میں سیکھنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ، انھیں ان مختلف ماحولیاتی اور سماجی عوامل کے بارے میں بھی جاننا چاہیے جو فنکاروں کی مدد کرتے ہیں۔ یہ تحقیقات طلبا میں فنون لطیفہ کے لیے قدر و منزلت کو بڑھا سکتی ہیں اور انھیں ثقافتی مسائل کے حوالے سے حساس بنا سکتی ہیں۔ اسکول مختلف فنکاروں (مرد، خواتین اور ٹرانس جینڈر) کے لیکچر ڈیمانسٹریشنز کا اہتمام کر سکتے ہیں جو مقامی، علاقائی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر معروف ہوں، تاکہ طلبا کو فنون لطیفہ میں دل چسپی لینے اور اس میدان میں سرگرم ہونے کی ترغیب دی جا سکے۔

6.6.2.4 آرٹ کے آداب اور اخلاقیات

تمام سطح کے طالب علموں کو فنی آداب اور اخلاقیات سے متعارف کرایا جانا چاہیے جیسے کہ سلام کرنے کے طریقے، سامعین کے سامنے جھکنا، پروڈکشن میں شامل تمام لوگوں کا احترام کرنا اور ایک پروقار اور سنجیدہ سامع کے طور پر شرکت کرنا۔ آرٹ ورک بنانے کے عمل میں طلبا کو حق اشاعت کے قوانین، منصفانہ استعمال، آرٹ کے مواد کو شراکت کرنے کے اصول اور پروڈکشن میں شامل افراد اور دیگر وسائل کا کریڈٹ دینے کے طریقۂ کار کے بارے میں سکھایا جانا چاہیے تاکہ وہ تخلیقی عمل میں ذمہ داری اور احترام کے ساتھ شامل ہوں۔

6.6.2.5 مانوس موضوعات

مانوس موضوعات طلبا کے لیے فن کے تفکر، تخلیق اور تعریف کو زیادہ آسان بناتے ہیں۔ لوگوں کی زندگی اور کام، روایات اور ثقافتیں، اشیا کی خصوصیات اور ترتیب، قدرتی ماحول میں جاندار مخلوقات، کہانیاں، لوک کہانیاں، دیومالائی کہانیاں، پرانی کہانیاں، شاعری اور ادب کی دوسری اقسام؛ اقدار جیسے محبت، دوستی، مساوات اور انصاف؛ اور تصورات جیسے جنگ، امن، تعلیم اور صحت موضوعات کی مثالیں ہو سکتی ہیں۔

6.6.2.6 بین موضوعاتی مشق (Interdisciplinary Practice)

آرٹ سیکھنا اکثر دیگر شعبوں کے علم سے تعلق رکھتا ہے۔ سماجی علوم اور فنون کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ تاریخ، آرٹ، آثارِ قدیمہ، فنِ تعمیر، تحفظ کاری، معاصر دستکاری روایات، اور معاصر آرٹ کے طریقے، سب کو آرٹ اور معاشرت کے بارے میں سیکھتے ہوئے دریافت کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح زبان، ادب اور فن کو ثقافتی اظہار اور انسانی مواصلات کی مختلف شکلوں کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ ایسے تصورات جیسے تناسب کو بصری فنون، دستکاری، رقص، حرکت، اور ریاضی کے ذریعے دریافت کیا جاسکتا ہے۔ آواز اور اس کی خصوصیات کو موسیقی، ڈراما، طبیعیات، حیاتیات اور زبان کے ذریعے مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ رنگ کو بصری فنون اور دستکاری کی مشقوں کے ذریعے، جیسے قدرتی رنگ، جغرافیہ، علم کیمیا، طبیعیات، حیاتیات، اور سیاسیات (نسل اور رنگ کے مسائل) کے ذریعے دریافت کیا جاسکتا ہے۔ ایسے مزید مواد کو آرٹ کی امتزاجی مشقوں کے لیے منتخب کیا جاسکتا ہے۔

6.6.3 طلبا کے لیے متن کے پیکیج اور اساتذہ کے لیے ہینڈ بک

آرٹ کی تعلیم کے لیے سوچ سمجھ کر ایسے مواد کا تیار کرنا ضروری ہوگا جو تخلیقی تجسس اور آرٹ کی قدر و قیمت کو فروغ دے۔ آرٹ کی نوعیت اور اس سے متعلقہ سرگرمیوں کے مطابق درسیاتی کتاب کی روایتی ساخت پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ تمام فنون کے لیے بہتر اور منظم وسائل کا ریکارڈ درکار ہوگا (آن لائن اور آف لائن دونوں طرح سے) جس میں اچھے معیار کی تصاویر، آڈیو اور ویڈیو شامل ہوں اور جن سے مناسب طریقے سے متن یا آڈیو کی معلومات کے ذریعے آرٹ ورک کی وضاحت کی جاسکے۔ آرکائیوز میں موجود مواد کو ماضی سے لے کر عصر حاضر تک ملک کے ہر علاقے کی فن کارانہ اور ثقافتی ورثے کی نمائندگی کرنا چاہیے۔ ایسی آرکائیوز کو ہر آرٹ فارم کے لیے ماڈیول تیار کرنے میں استعمال کیا جاسکتا ہے، جس میں مقامی آرٹ کو بھی شامل کرنے کے لیے مناسب جگہ فراہم کی جائے۔

طلبا کے لیے مواد کے پیکیجز میں ایسی تحقیقی مشقیں شامل ہونی چاہیے جو انھیں آرٹ ورک کی تشریح کرنے، مواد اور آلات کے ساتھ تجربہ کرنے، اپنے تخیل کا استعمال کرنے، اور اپنے خیالات اور جذبات کا کھل کر اظہار کرنے کی ترغیب دیں۔ تمام مواد کو جامع اور معذور طلبا کے لیے قابل رسائی ہونا چاہیے۔ فعال طالب علم کی تلاش، مشغولیت، رہنمائی اور آزادانہ مشق، غور و فکر، اظہار کی دوبارہ کوشش اور مختلف عمر کے گروپوں میں جمالیاتی صلاحیتوں کو فروغ دینا آرٹ کی تعلیم کا اصل مقصد اور مدعا ہے۔ مواد کے پیکیج کو ان تقاضوں کی عکاسی کرنی چاہیے۔

آرٹ کے مواد کے پیکیج تیار کرتے وقت بصری ڈیزائن کو انتہائی اہمیت دی جانی چاہیے۔ اچھی طرح سے ڈیزائن کیے گئے مواد اور کتابیں خود جمالیاتی اصولوں کی نمائش کرسکتی ہیں اور اساتذہ و طلبا میں آرٹ کی حس پیدا کرسکتی ہیں۔

ہر سطح کے اساتذہ کے لیے اچھی طرح سے ڈیزائن کی گئی ہینڈ بکس اور دیگر معاون آرٹ کے وسائل کی ضرورت ہوگی۔ یہ وسائل انھیں آرٹ کی تعلیم کے اغراض، سیکھنے کے معیارات اور مناسب مواد و تدریسیاتی طریقۂ کار کے متعلق فہم کو بڑھانے میں مدد دیں گے، جو کلاس روم کے عملی مثالوں کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے۔ ان میں مختلف فنون کی اصناف کے لیے تجویز کردہ سبق کے منصوبے، تدریسیاتی تصاویر اور جانچ کا خاکہ شامل ہوسکتے ہیں۔ تدریسی زندگی سے پہلے ہونے والی تربیت اور تدریس کے دوران ہونے والی تربیت اساتذہ کو ہینڈ بکس اور دیگر آرٹ وسائل میں دیے گئے مواد اور طریقوں کو موثر طریقے سے استعمال کرنے کی رہنمائی فراہم کرسکتی ہے۔

سیکشن 6.7

تدریسیات اور جائزہ

تدریسیات اور جائزہ کے طرزِ رسائی، اصول، اور طریقۂ کار مختلف مضامین میں کچھ مشترک پہلو رکھتے ہیں۔ ان مشترکات پر اس دستاویز کے حصہ A، باب 3، سیکشن 3.3 اور 3.4 میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ یہ حصہ خاص طور پر اسکولوں میں فنون کی تعلیم کے لیے اہم ترین نکات پر مرکوز ہے۔ لہٰذا، اس حصے کو مذکورہ بالا حصے کے ساتھ پڑھنا مفید ہوگا۔

6.7.1 آرٹ کی تعلیم کے لیے تدریسیات

آرٹ کی تعلیم میں ایک مؤثر تدریسیاتی طریقۂ کار کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ طلبا مختلف عمر کے گروپوں میں آرٹ کیسے سیکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں کچھ اہم باتیں درج ذیل ہیں:

a. **بچوں کے ترقیاتی مراحل ان کی جمالیاتی ترقی سے ہم آہنگ ہوتے ہیں:** حالیہ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بہت چھوٹی عمر کے بچے بیرونی اثرات کے بغیر اپنے تجربات کی بنیاد پر آرٹ کے ساتھ آزادانہ طور پر تعلق قائم کرتے ہیں۔ جیسے جیسے وہ بڑھتے ہیں، حقیقت پسندی کی طرف ان کے رجحان میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ فن کار کی تکنیک، مہارت، صبر اور محنت کی قدر کرتے ہیں۔ اپنی نوعمری کے دوران وہ اصل حقیقت، جذباتی اظہار اور تخلیقیت کی قدر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ فن کارانہ ترقی کے ان مراحل کو بصری اور پرفارمنگ آرٹس میں دیکھا جاسکتا ہے۔ ہر طالب علم کے لیے عمر کے یہ مراحل قطعی اور قابل قبول نہیں ہوتے۔ کیونکہ کچھ طلبا اپنے فن کارانہ اظہار کی ترقی کے بعض مراحل کو چھوڑ سکتے ہیں یا کبھی کبھار پہلے والے مرحلے پر واپس جاسکتے ہیں۔

b. **تمام طلبا اپنی مختلف صلاحیتوں سے قطع نظر آرٹ کی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں:** انھیں آزادانہ طور پر تبادلہ کرنے اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔ آرٹ کی کلاس میں ہم جماعتوں کے درمیان آموزش اور تنوع کی قدر کرنے کے جذبے کو فروغ دینا چاہیے۔ آرٹ کی کلاس کا اصل مقصد صلاحیتوں کی تلاش اور اس کی بہتری کی کوشش ہونا چاہیے۔

آرٹ کی تعلیم نہ صرف مہارت، ہنرسازی یا کارکردگی کو فروغ دیتی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وسیع تخلیقی سوچ کی صلاحیتوں کو بھی فروغ دیتی ہے۔ یہ جذبات اور جمالیاتی حساسیتوں کے اظہار کا موقع فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا آرٹ کے استاد کو آرٹ کے بارے میں گہرا علم ہونا چاہیے اور یہ کہ طلبا کس طرح آرٹ ورک کو سیکھتے ہیں اور اس پر ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔ آرٹ کی تدریس کے نقطۂ نظر کو ان تمام مہارتوں پر مرکوز ہونا چاہیے نہ کہ یہ مقصد ہو کہ تمام طلبا خود کو پیشہ ور فن کار بنالیں۔

باکس 6.2i

آرٹ کی تدریس

ابتدائی سطح میں آرٹ ٹیچر کو تعلیم اور آرٹ کی تعلیم کے اغراض کی واضح سمجھ ہونی چاہیے۔ انھیں ہر سطح کے درسیاتی اہداف، اس قومی درسیات کے خاکہ، NCF میں بیان کردہ ہر سطح کے لیے ضروری مہارتوں اور متعلقہ آموزش کے نتائج سے واقف ہونا چاہیے۔ انھیں فن کی مختلف اصناف کو علم کے شعبوں کے طور پر سمجھنے کی بنیادی فہم ہونی چاہیے اور آرٹ میں مسلسل ذاتی مطالعہ کی طرف گہری رغبت ہونی چاہیے۔

ابتدائی سطح میں تدریس سے متعلق مذکورہ توقعات کے علاوہ، مڈل سطح کے لیے آرٹ کے استاد کو مقامی اور ثقافتی روایات سے آگاہی ہونی چاہیے۔ ان کے پاس مقامی اور ثقافتی طریقوں کو آرٹ کی تعلیم کے اس سطح سے متعلق مخصوص صلاحیتوں کے ساتھ ہم لہنگ کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ اس سطح کے لیے اساتذہ کو اپنے علاقے اور پورے ملک کے متعدد فن پاروں اور ثقافتی طریقوں کے تئیں احترام پیدا کرنے میں طلبا کی مدد کرنی چاہیے۔

ثانوی سطح میں آرٹ کے استاد کو تنظیمی مہارت اور آرٹ کی گہری سمجھ ہونا ضروری ہے۔ انھیں طلبا میں بصری یا پرفارمنگ آرٹس میں سے کسی ایک صورت میں دل چسپی پیدا کرنے اور بھارت میں مختلف فنون کے طریقوں اور روایات کی قدر کرنے کو فروغ دینے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ انھیں اپنی تدریسی طریقۂ کار کے طور پر فن کی مشق میں سختی اور باقاعدگی کا مظاہرہ کرنا چاہیے، جس میں ریہرسل، پیش کش، نمائشوں اور اسکول کی سطح پر مظاہرے کی تیاری، اور بین اسکولی تقریبات شامل ہوں۔ انھیں طلبا کو تخلیقی انداز میں مختلف تناظر میں آرٹ کے علم کا اطلاق کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ اس سطح کے فن کے اساتذہ کو مختلف نقطۂ نظر کے احترام کا ماحول پیدا کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ انھیں فن کے تاریخی پس منظر کی اچھی سمجھ ہونی چاہیے اور اپنے وقت کا بیشتر حصہ طلبا کے ساتھ ملک اور دنیا بھر کے مختلف فن پاروں کو دیکھنے اور انھیں سمجھنے میں گزارنا چاہیے۔

c. **مواد اور تدریسیاتی عمل اُس وقت مؤثر ہوتے ہیں جب وہ سطح وار مخصوص ہوں:** مثال کے طور پر ابتدائی سطح میں اظہار اور ترسیل پر زور ہوگا جب کہ مڈل اور ثانوی سطح تک پہنچتے پہنچتے طلبا کو سوچنے، تخلیق کرنے اور قدر کرنے کی مخصوص مہارتوں سے روشناس کرایا جائے گا۔

بچوں کے آرٹ سیکھنے کے بارے میں اس فہم کی بنیاد پر اسکولی تعلیم کے تمام مراحل میں قابلِ اطلاق کچھ مشترکہ تدریسیاتی اصول درج ذیل ہیں:

a. **آرٹ کی تعلیم کو بنیادی طور پر عمل پر مرکوز ہونا چاہیے:** آرٹ کے تخلیقی نتائج اور کارکردگی مختلف فن کارانہ عمل کا فطری نتیجہ ہوتے ہیں، جو خوشگوار ہونے کے ساتھ ساتھ آموزش کی کامیابی کی علامت بنتے ہیں۔ اس لیے استاد کو ہر طالب علم کے سوچنے، تخلیق کرنے اور فن کی قدر دانی کے عمل میں شمولیت کا بغور مشاہدہ کرنا چاہیے، جب کہ فن کے حتمی نتائج اور کارکردگی کو ثانوی حیثیت دیتے ہوئے ان کی آموزش کے اصل عمل کو ترجیح دینی چاہیے۔

b. **تدریسی طریقۂ کار کو طلبا کے تجربات اور باہمی تعاون پر مبنی ہونا چاہیے:** جب طلبا کے اظہار کو آرٹ کی کلاسوں کا نقطۂ آغاز بنایا جائے گا تو وہ آرٹ کے تصورات سے زیادہ بامعنی انداز میں منسلک ہوسکیں گے۔ یہ انھیں اپنے تجربات کو سمجھنے کے نئے طریقے دریافت کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ آرٹ کی سرگرمیاں مکالمے اور مشترکہ کام کے لیے موزوں ہوتی ہیں جہاں خیالات کے تبادلے سے مختلف نقطۂ نظر اور اظہار کے لیے احترام، ہمدردی اور حساسیت کو فروغ ملتا ہے۔ مثال کے طور پر طلبا کے لیے اپنے فن پاروں میں مختلف اشکال کو پہچاننے اور استعمال کرنے کے امکانات اس وقت زیادہ ہوتے ہیں جب وہ گروپ میں کڑھائی کے نمونوں، رنگولی، یا تعمیراتی تفصیلات میں موجود فطری اور جیومیٹری کی اشکال پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ بہ نسبت اس کے کہ استاد تختہ سیاہ پر ایک تکون بنا کر انھیں اسے اپنے فن پارے میں استعمال کرنے کے لیے کہے۔

c. **تنوّع اور تبدیلی کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے:** یہ ضروری ہے کہ طلبا آرٹ میں تفویض کیے گئے کاموں کو دہراتے یا دوبارہ کرتے ہوئے بھی تغیرات کی تلاش کریں اور اس میں جدت پیدا کریں۔ آرٹ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ سب سے مانوس تجربات میں بھی نیا پن دریافت کریں۔ اس لیے طلبا کے تخیل کو وسعت دینے کے لیے اس کی تدریس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے تاکہ وہ دنیا کو دیکھنے اور اپنے خیالات و جذبات کے اظہار کے متعدد طریقے تلاش کرسکیں اور اپنی زندگی کے ہر پہلو میں تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لاسکیں۔

d. **ایسی تدریسیات جو مختلف فنون کو آپس میں ہم آہنگ کریں:** ڈراما اور تھیٹر فطری اعتبار سے جامع فنون ہیں، جو بصری فنون، دستکاری، ڈیزائن، ادب، موسیقی، رقص اور حرکات کے علم اور تخلیقی عمل کو ہم آمیز کرتے ہیں۔ طلبا کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مخصوص فنون کو گہرائی سے سیکھنے کے ساتھ ساتھ مختلف فنون کے درمیان تعلق کو بھی دریافت کریں۔ مثال کے طور پر رقص اور موسیقی کے درمیان تعلق عام طور پر معروف ہے، لیکن طلبا کو شاذ و نادر ہی اس بات کی ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ کسی رقص کی کارکردگی کے لیے پہلے سے ریکارڈ شدہ موسیقی چلانے کے بجائے خود موسیقی بجائیں۔ کسی ایک تخلیقی پروجیکٹ یا فنی پیش کش میں متعدد فنون کو دریافت کرنے کے امکانات کو شعوری طور پر فروغ دینا ضروری ہے۔

e. **مقامی وسائل، فن اور ثقافت کو اہمیت دی جانی چاہیے:** فنون کی تدریسیات میں مقامی ثقافت کی شمولیت مختلف نقطۂ نظر کو فروغ دے سکتی ہے، جو مقبول عام ثقافت کے اثرات کا متوازن جواب فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ تحقیق، تجزیے اور تنقیدی قدردانی کے مواقع بھی پیدا کرتی ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 تجویز کرتی ہے:

> ... مقامی ماہرین، جیسے کہ ممتاز فنکاروں، ادیبوں، دستکاروں، اور دیگر ماہرین کو مختلف موضوعات میں بطور ماسٹر انسٹرکٹر شامل کرنا؛ نصاب میں روایتی ہندوستانی علوم، بشمول قبائلی اور دیگر مقامی علم کو درست طریقے سے شامل کرنا اور اسے انسانی علوم، سائنس، فنون، دستکاری اور کھیلوں جیسے شعبوں کے ساتھ، جہاں بھی مناسب ہو، مربوط کرنا۔

اسکول مقامی فنکاروں، دستکاروں، اور فن کے ماہرین کے ساتھ ساتھ ماہرینِ آثار قدیمہ، عجائب گھر کے منتظمین اور دیگر متعلقہ فنون کے ماہرین کو مدعو کر سکتے ہیں تاکہ وہ لیکچر-ڈیمانسٹریشن ورکشاپس اور اسکولوں میں منعقد ہونے والے آرٹ میلوں کے ذریعے اپنے کام کی طلبا کے ساتھ شراکت کریں۔ یہ پروگرام یا تعاملات فنون کے استاد یا اسکول کے کسی اور استاد کے ذریعے منصوبہ بند اور منظم کیے جانے چاہیے۔

f. **آرٹ کے تعارف اور جمالیاتی قدردانی کے لیے بہت سے مواقع فراہم کیے جانے چاہئیں:** جمالیاتی حساسیت اور ثقافتی علم کی ترقی کا بڑا مقصد صرف اس وقت حاصل کیا جا سکتا ہے جب طلبا کو بھارت اور دنیا کے مختلف حصوں کے فنون کے اچھے نمونوں سے مناسب طریقے سے متعارف کرایا جائے۔ اسکول کے اندر، طلبا کو فلم، ویڈیو، اینیمیشن، فوٹوگرافی، اور بصری فنون اور پرفارمنگ آرٹس کے اصلی کاموں کی تصاویر کے مناسب نمونے دکھائے جا سکتے ہیں۔ ایسے مظاہروں کے ساتھ بحث اور اظہارِ خیال کے لیے وقت درکار ہوتا ہے۔ اعلیٰ درجات میں طلبا کو آرٹ کے جائزے لکھنے کی ترغیب دی جا سکتی ہے اور ان کو دیواری اخبار (وال نیوز پیپر) یا ماہانہ اسکول میگزین میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اسمبلیوں اور ثقافتی تقریبات کو بھی کارکردگی کا تعمیری جائزہ لینے کے مواقع کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ انھیں جمالیاتی انتظامات اور بصری پیش کش کا جائزہ لینے اور تنقید کرنے کی بھی ترغیب دی جانی چاہیے۔ کلاس روم کی تدریس کے علاوہ، فنون کی تدریسیاتی حکمتِ عملی میں ورکشاپس، پراجیکٹس، نمائشیں، آثار قدیمہ کے مقامات، یادگاری عمارتیں، تفویضی فریضوں، میوزیم، گیلریوں، فن کے مقامی مراکز اور مظاہراتی تقریبات کے دورے شامل ہو سکتے ہیں۔ استاد کو ایسے دوروں کے دوران طلبا کے لیے مخصوص سرگرمیاں اور آموزش کے منصوبے تیار کرنے چاہییں۔ انھیں ایسے دوروں کے بعد کیے جانے والے تفویضی فریضوں اور پراجیکٹس بھی دیے جا سکتے ہیں۔

g. **معذور طلبا کی شمولیت:** معذور طلبا کو تمام فنی سرگرمیوں میں برابر کے مواقع اور مکمل رسائی فراہم کی جانی چاہیے تاکہ وہ پوری طرح حصہ لے سکیں۔ ان کی شرکت اور شمولیت کا انحصار ان کی معذوری کی نوعیت اور شدت پر ہوگا۔ اس بات پر توجہ دینا کہ وہ خود سے کیا کر سکتے

ہیں بجائے اس کے کہ وہ کیا نہیں کر سکتے، انھیں بطور آموز گار بااختیار بنائے گا۔ انھیں اس سرگرمی میں شامل ہونے کے لیے وسائل اور سطح کے انتخاب کی آزادی دی جانی چاہیے جس پر استاد کی جانب سے مناسب حوصلہ افزائی اور مدد فراہم کی جائے۔ مثال کے طور پر بصری فنون کی کچھ موزوں سرگرمیوں میں مہارت پیدا کرنے کے لیے مٹی کا کام کرنا، رنگوں کے ساتھ تجربہ کرنا، انھیں ملانا تاکہ نئے رنگ بن سکیں، مختلف مواد سے شکلیں اور ٹکڑے کاٹ کر انھیں جوڑ کر تجریدی نمونے بنانا، اسٹینسل کے بیرونی کناروں پر نشانات لگانا (کیونکہ اندرونی کناروں پر نشان لگانا ان کے لیے مشکل ہو سکتا ہے)، اور اگر برش پکڑنا مشکل ہو تو انگلیوں سے پینٹنگ کرنا شامل ہو سکتی ہیں۔ کچھ موزوں مظاہراتی آرٹ کی سرگرمیوں میں مختلف موسیقی سننا شامل ہو سکتی ہے جس میں ان کی دلچسپی ہو موسیقی کے آلات بجانا جیسے کسی بھی قسم کا ڈرم یا انھیں آزادانہ انداز میں رقص اور موسیقی کی دھن پر حرکت کرنے کی ترغیب دینا۔ معذور طلبا کو تمام فنون کے عمل، بشمول مباحثوں، تخلیقی سرگرمیوں اور عملی مشقوں میں مکمل طور پر شامل کرنا ضروری ہے۔ ان کے جوابات زبانی یا غیر زبانی ہو سکتے ہیں اور ان کو تسلیم کیا جانا چاہیے، ان کی تعریف کی جانی چاہیے اور کلاس روم میں دی جانے والی رائے اور خیالات کے اظہار میں برابر کی جگہ دی جائے۔

h. **کلاس سے پہلے جگہ، مواد اور وسائل کو تیار کرنا ضروری ہے:** اساتذہ کو اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ وہ مواد اور جگہ جہاں آرٹ کی سرگرمیاں منعقد کی جاتی ہیں تمام طلبا کے لیے تیار اور محفوظ ہوں۔ مثال کے طور پر بصری فنون میں مٹی کو پہلے سے تیار کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے تاکہ اسے مختلف شکل دی جا سکے یا ماڈل بنایا جا سکے۔ استاد یا تو خود یہ تیاری کر سکتا ہے یا مڈل اور ثانوی درجات کے معاملے میں طلبا کو مٹی تیار کرنا سکھا سکتا ہے۔ جن اسکولوں میں جہاں مظاہراتی فنون کی کارکردگی کے لیے جگہ محدود ہو تو استاد فرنیچر کو اِدھر اُدھر کر کے سرگرمیوں کے لیے جگہ بنانے پر غور کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ طلبا کو جگہ صاف کرنے، استعمال شدہ اوزار دھونے اور کام کے بعد اپنے مواد کو ترتیب سے رکھنے کے لیے بھی وقت دیا جانا چاہیے۔

i. **آرٹ میں مؤثر تدریسیاتی حکمتِ عملی سے متعلق اساتذہ کی تیاری ان کے علمی فہم کی عکاسی کرنی چاہیے:** ایک اچھا فن کار ہونا لازمی طور پر فن کی تدریس میں مہارت کا ضامن نہیں ہوتا۔ تاہم، وہ اساتذہ جو مخصوص فنی مہارتیں نہیں رکھتے، اگر تدریسیاتی حکمتِ عملی اور تدریسیاتی صلاحیتوں سے واقف ہوں تو وہ طلبا کے لیے دل چسپ اور مؤثر فنی سرگرمیوں کو با آسانی ممکن بنا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی استاد چاہے کہ طلبا اپنی فن کارانہ تحقیق میں تنوع اور تغیر پیدا کریں اور ساتھ ہی کسی مخصوص عمل یا تکنیک کو سیکھیں، تو وہ سب سے پہلے بنیادی مراحل یا مہارتیں متعارف کروا سکتے ہیں بغیر اس کے کہ حتمی نتیجے کو پہلے سے ظاہر کریں۔ اس کے بعد، طلبا کی مختلف آموزشی صلاحیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، وہ مختلف گروہوں کے لیے الگ الگ اہداف اور چیلنج مقرر کر سکتے ہیں طلبا کو اس متعارف کرائی گئی تکنیک یا عمل کو دریافت کرنے اور اس میں بہتری لانے کے لیے کہا جا سکتا ہے، تاکہ وہ اسے اپنے ذاتی تخلیقی اظہار کے ساتھ جوڑ سکیں۔

باکس 6.2ii

تدریسیاتی توضیح (Pedagogic Illustration): ابتدائی سطح کے لیے تھیٹر تدریسی منصوبہ

برجستہ تقریر ڈرامائی آرٹس میں استعمال ہونے والا ایک طریقہ ہے۔ اس میں کسی دی گئی جگہ یا صورتِ حال کی بنیاد پر اچانک، بغیر اسکرپٹ کے عمل یا کردار پیش کرنا شامل ہے۔ یہ توضیح دکھاتی ہے کہ ابتدائی سطح پر اس طریقے کو کیسے متعارف کرایا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ درسیاتی اغراض، مہارتیں اور آموزشی ماحصل بھی دیے گئے ہیں تاکہ تدریسی طریقۂ کار کا نقشہ بنایا جا سکے۔

درسیاتی ہدف	CG-2 آرٹ میں اپنے تخیل اور تخلیقی صلاحیتوں کو آزادانہ طور پر استعمال کرتا ہے۔
استعداد	C-2.1 روزمرہ کے واقعات کی بنیاد پر مختلف کرداروں، کردار نگاری، حالات، مقامات اور بنیادی اشیا (Props) کو یکجا کرکے کلاس روم میں ڈراما تخلیق کرتا اور پیش کرتا ہے۔
آموزشی ماحصل	کردار نگاری میں مختلف خیالات اور جذبات کے اظہار کے ذریعے صورتحال کو خود سے ترتیب دینے کی صلاحیت حاصل کرتا ہے۔ مثلاً کسی منظر میں مزاحیہ انداز اپناکر بیٹھنا اور تھوڑا زیادہ ہنسنا یا کردار ادا کرتے وقت اپنی طرف سے مکالمے شامل کرنا۔
مواد	برجستہ تقریر کا تعارف
سرگرمی	دیے گئے مقامات کی بنیاد پر گروپ رول پلے اور صورتحال کی تعمیر کے لیے موقع پر ہی برجستہ تقریر
آموزشی اغراض	ڈرامے کے کام کے لیے مختلف حالات میں رول اور کردار وں کو سمجھنا
غور طلب نکات	**طلباکے نشوونما کے مرحلے:** دی گئی صورتحال کے مطابق کرداروں کا تصور کرنا اور ان کی کردار ادا کرنے کی صلاحیت کوبہتربنانا **گروپ سائز:** ہر گروپ میں 5 سے 7 طلبا ہوں **وقت:** 10تک گننا یا جیسا کہ استاد نے سہولت فراہم کی ہو **ڈرامائی عناصر کی تلاش:** کردار اور صورتحال کلاس روم میں ہم جماعتوں کے گروہ کے ساتھ **طے کرنے کی حکمت عملی**

ابتدائی سطح سے قبل کی سرگرمی کا عمل

1. **گروپ سائز:** استاد پوری جماعت کو چھ ذیلی گروپوں میں تقسیم کرے۔ ہر گروپ میں پانچ طلبا شامل ہوں۔
2. **وقت:** ہر گروپ باری باری کلاس میں مخصوص مظاہرے کے لیے نشان زدہ جگہ پر آتا ہے
3. **ڈرامائی عناصر کی تلاش :** استاد ہر گروپ کو تین مقامات تفویض کرتا ہے تاکہ وہ ان مقامات پر مختلف کرداروں اور ایکشن کو شامل کرتے ہوئے ایک منظر یا صورتحال تخلیق کریں جس میں وہ رول پلے کے ذریعے اپنے تخیل کو پیش کریں۔ یہ مقامات گھر، ریلوے اسٹیشن، سبزی منڈی، پرنسپل کا کمرہ، اسپتال، پنچایت بھون، کھیل کا میدان وغیرہ ہو سکتے ہیں۔
4. **دریافت کا تعارفی مرحلہ:** استاد کی طرف سے دی گئی 10 تک گننے کے وقت میں طلبا کرداروں کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں ،اپنے رول طے کرتے ہیں اور فوری طورپر صورت حال کے مطابق اداکاری شروع کر دیتے ہیں۔طلبا کو اس وقت تک اداکاری جاری رکھنی چاہیے جب تک کہ استاد 'منجمد' کہہ کر رول پلے کو روکنے کا اشارہ نہ دے دے۔
5. **طلبا کا ترقیاتی مرحلہ:** ہر گروپ کی پیش کش کے بعداستاد مندرجہ ذیل تجویز کردہ سوالات کے ساتھ مشق کا جائزہ لینے کے لیےگفتگو کا سلسلہ شروع کر سکتا ہے:
   - آپ نے اس مشق میں کیا کیا؟
   - آپ کو اس مشق میں کیا پسند آیا؟
   - اس مشق کے ذریعے ٹیم کے طور پر اور انفرادی طور پر آپ نے کیا حاصل کیا؟
   - آپ نے کرداروں اور صورت حال کو کیسے طے کیا؟
   - صورتِ حال پر گفتگو کرتے اور اسے عملی طور پر پیش کرتے ہوئے آپ کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

استاد دو نقطہ نظر سے جائزہ لے سکتے ہیں: (مظاہرہ کرنے والوں کا خود اپنا جائزہ اور بطور ناظر دوسرے گروپ کا جائزہ)

استاد طلبا کے خیالات بورڈ پر لکھتے ہیں اور ساتھ ہی رول پلے اور صورتحال کی تخلیق کی تکنیک کی تفصیلات سے بھی متعارف کراتے ہیں۔

6.7.2 آرٹ کی تعلیم کا جائزہ

آرٹ کی تعلیم میں جائزہ کو اس بنیادی یقین کے ساتھ اپنایا جانا چاہیے کہ تمام طلبا میں تخلیقی صلاحیت ہوتی ہے۔

آرٹ کی تعلیم میں آموزشی جائزے میں طلبا کے آرٹ تخلیق کرنے کے عمل، ان کی تخلیقی سوچ کے طریقۂ کار، اسکول کے سیاق کے اندر اور باہر آرٹ کو سمجھنے، ان پر اظہار خیال کرنے، ان کی قدر کرنے اور ان کی صلاحیت کے شواہد کی بنیاد پر کی جانی چاہیے۔

ذیل میں مختلف اقسام کی جانچ کے جائزے کرنے کے لیے چند اساتذہ کی آراء پیش کی جارہی ہیں:

استاد کی آواز 6.2i

آرٹ پورٹ فولیو

ہمارے اسکول کے تمام طلبا کے پاس خود کا ایک فولڈر ہوتا ہے جس میں وہ اپنے بنائے گئے کام جو کہ ڈرائنگ، کولاج، پینٹنگ اور کپڑے کے آرٹ ورک کی شکل میں ہوتے ہیں ان کو محفوظ رکھتے ہیں۔ میں ان کے مٹی اور کاغذ سے بنائے گئے سہ جہتی آرٹ ورک کی تصاویر بھی لیتا ہوں اور اسکول کے کمپیوٹر پر ایک ڈیجیٹل فولڈر رکھتا ہوں۔ ہر تعلیمی مدت کے اختتام پر میں طلبا کے لیے ایک یا دو کلاس لیتا ہوں تا کہ وہ اپنے ڈرائنگ فولڈر کو منظم اور مستحکم کر سکیں۔ وہ اس کی جانچ کرتے ہیں کہ آرٹ ورک پر صحیح تاریخ درج ہو اور اس پر ان کا نام موجود ہو۔ اگر وہ تاریخ لکھنا بھول گئے ہوں تو وہ اپنے ساتھیوں سے دیکھ کر لکھ لیتے ہیں۔ جب وہ یہ کام کرتے ہیں تو میں کچھ طلبا کے ساتھ الگ بات چیت کرتا ہوں تا کہ ان کے کام کا جائزہ لیا جا سکے اور وقت کے ساتھ ہونے والی تبدیلیوں پر غور کیا جا سکے۔ میں نے پایا ہے کہ زیادہ تر طلبا خود سے جائزہ لینے کے قابل ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ انھوں نے کیا سیکھا ہے اور وہ کیا بہتر کر سکتے ہیں۔ اس عمل کے دوران میں نوٹس لیتا ہوں۔ اعلیٰ درجات میں طلبا سے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے فولڈر سے کوئی فن پارہ منتخب کریں اور اسے ایک غیر رسمی کلاس روم نمائش میں پیش کریں وہ اس کے علاوہ کوئی بھی آرٹ ورک، جیسے مٹی کے برتن، مجسمے، ٹیکسٹائل آرٹ، کہانیوں کی تصویری وضاحتیں، پوسٹر وغیرہ بھی شامل کرتے ہیں جو انھوں نے اس مدت میں بنائے ہیں۔ کچھ طلبا اپنے آرٹ اور تخلیقی عمل کے بارے میں بھی لکھتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو ہم دوسرے درجات کے طلبا اور اساتذہ کو نمائش دیکھنے کے لیے مدعو کرتے ہیں اور ان کی رائے لیتے ہیں طلبا اس عمل کا لطف اٹھاتے ہیں کیونکہ وہ اسے 'امتحان' نہیں سمجھتے بلکہ وہ اپنے فن پاروں کی نمائش اور ایک وسیع تر سامعین کے سامنے ان کا مظاہرہ کرنے کے لیے پُرجوش رہتے ہیں۔

میں نے ان کے کام کا جائزہ لینے کے لیے درج ذیل چار معیارات اور چار سطحوں والا روبریک استعمال کیا ہے:

معیارات	گریڈ D	گریڈ C	گریڈ B	گریڈ A
خیالات کی اصل نوعیت یا انفرادیت	روایتی، مستقل تصوراتی یا دہرائی جانے والی	دہرائی جانے والی چیزیں جن میں چند اصل نوعیت کی مثالیں ہوں۔	قابل لحاظ مقدار میں اصل نوعیت کی مثالیں موجود ہوتی ہے۔	مکمل طور پر غیر روایتی، منفرد اور جدید
تکنیک کی پیچیدگی	مواد اور آلات پر بہت کم اختیار کا مظاہرہ کرتا ہے اور آرٹ ورک کو مکمل کرنے میں مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔	مواد اور آلات پر کچھ حد تک اختیار کا مظاہرہ کرتا ہے اور آرٹ ورک مکمل کرتا ہے۔	مواد اور آلات پر قابلِ ذکر اختیار کا مظاہرہ کرتا ہے اور آرٹ ورک مکمل کرتا ہے۔	مواد اور آلات پر غیر معمولی اختیار کا مظاہرہ کرتا ہے اور مکمل شدہ آرٹ ورک میں نفاست دکھاتا ہے۔
اظہار میں تنوع	آرٹ ورک میں محدود طرزِ اظہار کا مظاہرہ کرتا ہے۔	مانوس مثالوں کی بنیاد پر اظہار میں کچھ تنوع دریافت کرتا ہے۔	آرٹ ورک میں قابلِ ذکر تنوع کے ساتھ اظہار کا مظاہرہ کرتا ہے۔	آرٹ ورک میں وسیع پیمانے پر اظہار کے مختلف انداز پیش کرتا ہے۔
جمالیاتی احساس	جمالیاتی ترجیحات کا اظہار صرف پسند یا ناپسند کی صورت میں کرتا ہے۔	محدود درجے کی جمالیاتی ترجیحات (اچھا، بہتر، بہترین) کا اظہار کرتا ہے۔	مختلف آرٹ ورکس کے خیالات اور جمالیاتی تجربات کا موازنہ اور ربط قائم کرتا ہے۔	مختلف جمالیاتی تجربات اور فنون کے اقسام کی قدر کرتا ہے۔

استاد کی آواز 6.2ii

گروہی پیش کش

میں گریڈ 1 سے 8 تک موسیقی سکھاتا ہوں۔ میں نے گریڈ 7 میں اپنے طلبا کی گروہی پیشکش کا جائزہ لینا چاہا۔ کس دن یہ جائزہ لیا جائے گا میں نے طلبا کو یہ بتا دیا تھا تاکہ ان کے پاس اپنے گروہ بنانے، موسیقی کا حصّہ منتخب کرنے اور اس پر مشق کرنے کا وقت ہو۔ عام طور پر میں ان سے کہتا ہوں کہ ہر گروپ میں 7 سے زیادہ طلبا نہ ہوں تاکہ ہر پیش کش کے دوران سبھی طلبا کا آسانی کے ساتھ مشاہدہ کیا جا سکے۔

کلاس کے تمام گروپوں کو شامل کرنے کے لیے یہ جائزہ عام طور پر تقریباً 2 پیریڈز تک ہوتا ہے۔ میں نے گروپ پیش کش کے جائزے کے لیے جو معیارات قائم کیے ہیں ان کی ایک فہرست تیار کر کے اس پر طلبا کے ساتھ گفتگو کرتا ہوں تاکہ وہ اپنے ہم جماعتوں کا جائزہ لے سکیں۔

ہر گروپ کو اپنی پیش کش کے لیے 3 سے 5 منٹ دیے گئے تھے طلبا کو معیارات اور ان کے متعلقہ مظاہر کے بارے میں آگاہ کیا گیا تھا۔ میں نے ان کے سوالات اور شبہات کو واضح کیا۔ جب ہر گروپ پیش کش کر رہا تھا تو باقی طلبا اور میں نے ان کی پیش کش کا مشاہدہ کیا، نوٹس بنائے اور معیار کے مطابق درجہ بندی کی۔

ہم نے ہر پیش کش کے بعد ایک مختصر جائزہ بھی لیا اور جن طلبا نے سامعین کی حیثیت سے پیش کش دیکھی تھی انھوں نے تعریف کے چند الفاظ کہے اور تجاویز پیش کیں۔

طلبا کا جائزہ لینے کے لیے مندرجہ ذیل معیارات استعمال کیے گئے:

جائزے کے لیے معیارات	گریڈ C	گریڈ B	گریڈ A
موسیقی کے کسی نمونے کا انتخاب	بغیر کسی غور و فکر کے موسیقی کے نمونے کا انتخاب کرتا ہے	گروپ کے تمام ممبران کی صلاحیتوں کی بنیاد پر موسیقی کے نمونے کا انتخاب کرتا ہے۔	گروپ کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ وقت، موسم، موقع یا واقعہ کے تناظر میں موسیقی کے نمونے کا انتخاب کرتا ہے۔
پیش کش	موسیقی کے نمونے کی صرف پہلی چند سطروں کو روانی اور ہم آہنگی کے ساتھ پرفارم کرتا ہے۔	موسیقی کے نمونے کے بیشتر حصوں کو روانی اور ہم آہنگی سے انجام دیتا ہے۔	مکمل موسیقی کے نمونے کو ایک ساتھ پیش کرتا ہے اور گروپ کے تمام ارکان کے درمیان ہم آہنگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔
تخلیقی صلاحیت	زیرِ مشق گیتوں اور موسیقی کے نمونے کو بغیر اپنے خیالات یا تاثرات شامل کیے پیش کرتا ہے۔	کارکردگی کے ایک یا دو پہلوؤں میں انفرادیت کا مظاہرہ کرتا ہے (موسیقی کا انتخاب، آوازن یا سازوں کی ترتیب، غیر معمولی آوازوں اور نمونوں کی تخلیق)۔	کارکردگی کے بہت سے پہلوؤں میں انفرادیت کا مظاہرہ کرتا ہے (موسیقی کا انتخاب، آوازوں یا سازوں کی ترتیب، غیر معمولی آوازوں اور نمونوں کی تخلیق)۔
کارکردگی کی مہارتیں (سُر، رفتار، سمعی، آواز یا ساز کی تکنیک، گیت کے بول یاد رکھنا)	کچھ کارکردگی کی مہارتوں کو نا مُناسِب طور پر پیش کرتا ہے۔	موسیقی کی نغمہ سازی کے ذریعے باقاعدگی سے بنیادی کارکردگی کی مہارتوں کا مظاہرہ کرتا ہے۔	کارکردگی کی بنیادی مہارتوں کو مستقل طور پر اور ساتھ ہی موسیقی کی نغمہ سازی میں کچھ جدید مہارتوں کو ظاہر کرتا ہے۔
بھاؤ یا تاثرات	موسیقی کی ترتیب کو بغیر جذبات اور احساسات کے پیش کرتا ہے۔	موسیقی کی ترتیب کے کچھ حصوں کو جذبات اور احساسات کے ساتھ پیش کرتا ہے۔	موسیقی کی مکمل نغمہ سازی کو جذبات اور احساسات کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

استاد کی آواز 6.2iii

تخلیقیت اور تخیل

میں گریڈ 5 میں زبان اور آرٹ کی تعلیم دیتی ہوں۔ میں نے پڑھنے کی تفہیم کے کام کے ذریعے اپنی کلاس میں طلبا کی تخلیقیت اور تخیل کا اندازہ لگانے کا فیصلہ کیا۔ اس سرگرمی کے ذریعے میں نے طلبا کو خود کا جائزہ لینا سکھانے کا منصوبہ بنایا۔ میں نے طلبا کو ایک ایسی کہانی دی جو انھوں نے ابھی تک نہیں پڑھی تھی اور انھیں کہا کہ وہ کہانی پڑھیں اور گروپوں میں کام کرتے ہوئے اسے کسی بھی فن کی شکل میں پیش کریں۔ اس کی تیاری کے لیے انھیں ایک دن دیا گیا۔

ایک گروپ نے کہانی کو ڈرامائی انداز میں پیش کرنے کا انتخاب کیا اور ایک مختصر ڈراما تیار کیا۔ دوسرے گروپ نے تصویری خاکہ تخلیق کیا اور تیسرے گروپ نے کہانی سناتے ہوئے مرکزی کرداروں کے لیے سادہ کٹھ پتلیاں بنانے کو چنا۔

میں نے غور کیا کہ ہر گروپ نے کہانی کو اپنے منفرد طریقے سے پیش کیا ہے۔ جو گروپ تصویری خاکہ بنانے والا تھا اس نے کرداروں کے چہروں کی جگہ ان کے نام لکھ کر اپنی تخلیقی صلاحیت دکھائی۔ اس سے اسے ایک غیر معمولی صورت سامنے آئی اور کرداروں کی پہچان میں مدد بھی ملی۔ ڈراما پیش کرنے والے گروپ نے مقامات کے مناظر دکھانے اور جانوروں کے کردار بتانے کے لیے دل چسپ اشیا کا استعمال کیا۔ جو گروپ کٹھ پتلیاں بنا رہا تھا اس نے روزمرہ کی اشیا اور پرانے کارڈ بورڈ کا استعمال کر کے رنگین کٹھ پتلیاں تیار کیں۔ انھوں نے اپنی آواز کو تبدیل کرنے اور کہانی میں مختلف مزاج اور جذبات کا اظہار کرنے کی بھی کوشش کی۔ گرچہ طلبا گروپوں میں کام کر رہے تھے میں ان کی انفرادی طور پر شرکت اور تخلیقی عمل میں مشغولیت کو دیکھ سکتا تھا طلبا نے درج ذیل طریقے استعمال کیے جو میں نے ان کے آموزشی جائزہ کے لیے تیار کیے تھے۔

معیارات	گریڈ C	گریڈ B	گریڈ A
تصور کاری	متن میں دیے گئے مرکزی کرداروں اور واقعات کے تسلسل کا تصور کرتے ہیں۔	کہانی کے کرداروں اور واقعات کے تسلسل کا تصور کرتے وقت وہ اپنے تخیل سے کچھ تفصیلات شامل کرتے ہیں۔	کہانی کے کرداروں اور واقعات کے تسلسل کا تصور کرتے وقت وہ متعدد امکانات کا تخیل کرتے ہیں اور تخلیق کرتے ہیں۔
باہمی تعاون	ہم جماعتوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے خیالات اور مواد کا اشتراک کرنے میں دشواری ہوتی ہے اور محدود شراکت ظاہر ہوتی ہے۔	ساتھیوں کو مشورہ دیتے ہیں اور مواد کا اشتراک کرتے ہیں لیکن دوسروں کے خیالات کو قبول کرنے یا ان پر غور کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔	ہم جماعتوں کے ساتھ خیالات اور مواد کا کھلے دل سے آپس میں تبادلہ کرتے ہیں۔
پیش کش	محدود تکنیک اور مہارت کے ساتھ جزوی طور سے پورا کیے گئے کام کو پیش کرتے ہیں۔	نمایاں تکنیک اور مہارت کے ساتھ مکمل کام کو پیش کرتے ہیں۔	غیر معمولی تکنیک اور مہارت کے ساتھ مکمل کام پیش کرتے ہیں۔

باب 7
بین شعبہ جاتی تعلیم

قومی تعلیمی پالیسی (NEP 2020) کے اہم محرکات میں سے یہ دو عوامل ایسے ہیں جن کی بنیادیں بہت گہری ہیں۔ اول، بین شعبہ جاتی تعلیم اور اس کے مطالعے کی اہمیت۔ دوئم فطرت کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر زندگی گزارنے اور ساتھ ہی ساتھ ماحولیات اور آب و ہوا کی تبدیلی سے متعلق مختلف مسائل کی سمجھ کو فروغ دینا ہے۔

قومی درسیاتی خاکہ (NCF) بین شعبہ جاتی علم و استعداد کو فروغ دینے پر خصوصی توجہ دیتا ہے اور ان کے استعمال کو ماحولیات سے متعلق امور، اقدار و رجحانات کی نشوونما کے لیے اہم سمجھتا ہے۔

تمام مضامین بین شعبہ جاتی طریق کار اور فطرت کے ساتھ ہم آہنگ زندگی گزارنے کے پہلوؤں پر مشتمل ہوں گے اور ہر ایک سطح میں مناسب طریقے سے اس پر بحث ہو۔

a. اساسی سطح: اس میں ترقی کے شعبوں کے اردگرد ہی درسیاتی اہداف مقرر کیے جائیں گے نہ کہ کسی خاص درسیاتی میدان یا مضامین کے اردگرد۔ اسی لیے بین شعبہ جاتی طریق کار اس سطح میں ناگزیر ہے۔

b. ابتدائی سطح: اس میں 'ہمارے آس پاس کی دنیا' (The World Around Us) کو بین شعبہ جاتی میدان کے طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے اور اس سے مراد طلبا کو اس بات کے لیے تیار کرنا ہے کہ وہ اپنے اردگرد کے سماجی اور فطری ماحول کا مشاہدہ کر سکیں، اسے سمجھ سکیں اور ان سے تعامل کر سکیں۔

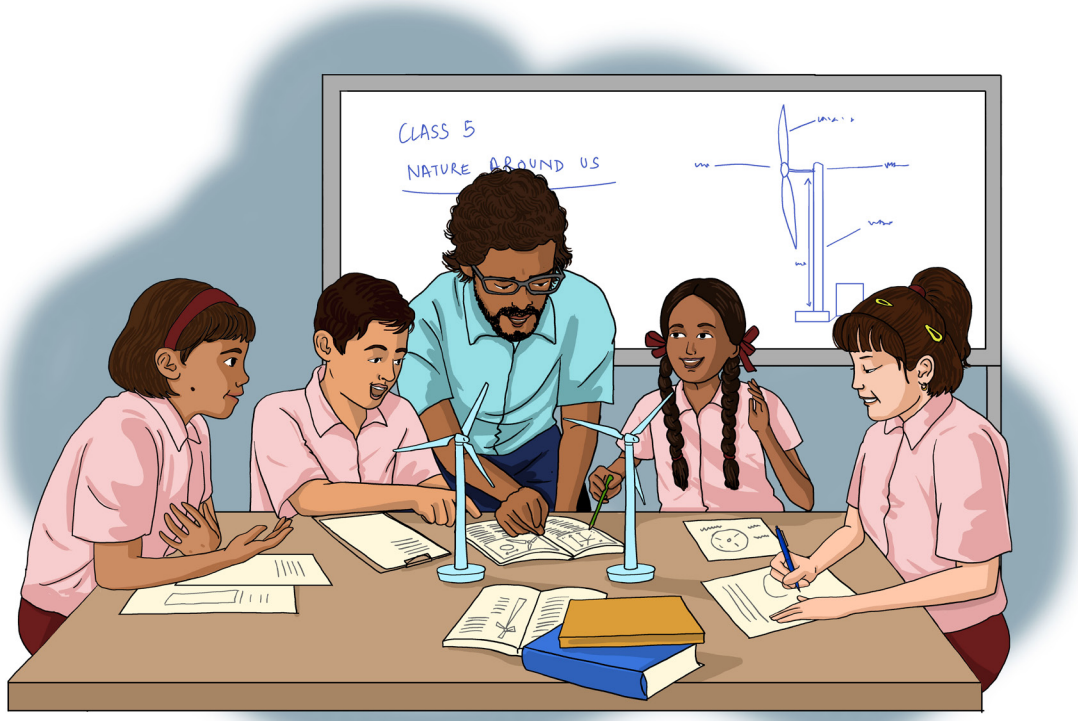

c. مڈل سطح: اس میں بین شعبہ جاتی درسیاتی اہداف ایک خاص درسیاتی شعبہ پر محیط ہیں۔ بین شعبہ جاتی تعلیم کو ماحولیاتی آگہی کے ساتھ ایک خاص ہدف اور آموزشی معیارات میں صلاحیتوں کے ذریعہ تیار کیا گیا ہے۔ مواد، طریقۂ تدریس اور جائزہ کے حصول کے لیے متعلقہ درمیانی انتظامات میں ان سے مدد لی گئی ہے۔

d. ثانوی سطح: اس میں ایک مخصوص درسیاتی شعبہ جسے بین شعبہ جاتی میدان کہا جاتا ہے یہاں متعارف کرایا گیا جس کا مقصد طلبا کے اندر بین شعبہ جاتی علم و استعداد اور اخلاقی و فطری رجحان کو بڑھاوا دینا ہے۔

i. نویں اور دسویں درجات میں مندرجہ ذیل بنیادی مضامین بین شعبہ جاتی میدان کے تحت پیش کیے جائیں گے

1. فرد سماج میں (خلاقی فہم و ادراک کو بڑھاوا دینا) نویں جماعت میں۔
2. ماحولیاتی تعلیم

ii. گیارھویں اور بارھویں جماعتوں میں بین شعبہ جاتی میدان کے تحت کئی مضامین ہوں گے مثلاً، پائیداری، موسمیاتی تبدیلی، صحت عامہ، میڈیا اور صحافت، قانونی مطالعات، خاندان اور سماجی علوم اور ہندوستانی نظام علم۔ مضامین کی یہ فہرست اور پیش کش دیگر ممکنہ عوامل پر منحصر ہوں گے جیسے اساتذہ کی موجودگی اور طلبا کی دلچسپی وغیرہ۔ ہر ایک بین شعبہ جاتی میدان کے مضمون کا اہم مقصد منتخب موضوع کی اجتماعی سمجھ کا فروغ اور ساتھ ہی بین شعبہ جاتی صلاحیتوں کا فروغ ہوگا۔

یہ باب اساسی سطح، میں ہمارے آس پاس کی دنیا اور ثانوی سطح کے نویں اور دسویں جماعتوں میں دیگر دو ضروری مضامین، فرد سماج میں اور ماحولیاتی تعلیم پر روشنی ڈالے گا۔

سیکشن 7.1
اغراض

بین شعبہ جاتی تعلیم طلبا کے اندر ایک ایسی بین شعبہ جاتی سمجھ پیدا کرتی ہے جو انھیں زندگی کے حقیقی مشکلات سے نمٹنے کے لیے تیار کرتی ہے کیوں کہ حقیقی زندگی کے مسائل بین شعبہ جاتی ہی ہیں۔ اسکولوں میں بین شعبہ جاتی میدانوں کو درج ذیل اغراض حاصل کرنے چاہیے۔

a. **بین شعبہ جاتی فکر کے ذریعہ کلی تفہیم:** بین شعبہ جاتی میدان کا مطالعہ یقینی طور پر طلبا کے اندر ایسی صلاحیت پیدا کرے گا کہ وہ اپنے قدرتی اور سماجی ماحول اور اس سے متعلق دیگر مسائل اور حقائق کا جامع تجزیہ کر سکیں۔ کسی بھی مظاہر کا متعدد طریقوں سے تجزیہ کرنے کے لیے طلبا کے اندر ایک سے زیادہ شعبوں سے علم و استفسار کے طریقوں کے استعمال کی صلاحیت پیدا کرنا یقیناً ان کے اندر دنیا سمجھنے کے طرز کو مزید نکھارے گا۔ بین شعبہ جاتی میدان شعبوں کی بھی اصلاح کرے گا جن کا علم فرد کی حقیقی زندگی سے میل نہ کھاتا ہو۔

b. **فطرت سے ہم آہنگ ہو کر زندگی گزارنا:** بین شعبہ جاتی طریق کار یقینی طور پر فطرت سے ہم آہنگ زندگی سیکھنے اور سمجھنے کی بنیادیں مضبوط کرے گا۔

i. **ماحول کے تئیں حساسیت اور اس کا اعتراف:** شعبہ جاتی میدان اس میں معاون ہو کہ طلبا سماجی عمل اور قدرتی ماحول کے درمیان ربط و تعلق دیکھ سکیں۔ یہ شعبہ انسانی سماج کے مختلف معاشی، سماجی، ثقافتی، سیاسی، تاریخی، اخلاقی، جمالیاتی ابعاد اور قدرتی و انسان ساختہ ماحول کے درمیان پائے جانے والے باہمی انحصار کے اعتراف و آگہی کو بڑھاوا دیتا ہے۔ انسانی سماج اور ماحول کے درمیان توازن کی ضرورت اس تعلیم کا ایک حصہ ہوگا۔

ii. **ماحولیاتی خواندگی:** بین شعبہ جاتی میدان ماحولیاتی نظام، قدرتی وسائل، ماحولیاتی مسائل اور ماحول اور انسانی سرگرمیوں کے مابین ربط کی تفہیم کو فروغ دینا چاہیے۔ یہ طلبا کو اس قابل بنائے گا کہ وہ نجی اور اجتماعی کاموں سے متعلق دانستہ اور عاقلانہ فیصلہ کر سکیں موجودہ مشکلات حل کر سکیں اور آنے والے نئے مسائل کی روک تھام میں کامیاب ہو سکیں۔

c. **اخلاقی اور اصولی فکر:** ایسے مخصوص اخلاقی سوالات جو کسی مسئلہ یا واقعہ کی مکمل فہم پر منحصر ہوں وہ بین شعبہ جاتی میدان کا لازمی حصہ ہیں۔ طلبا قومی تعلیمی پالیسی (NEP 2020) میں مذکور انسانی اور دستوری اقدار کے آئینے میں کسی بھی مسئلہ یا حادثہ کے ابعاد کو سمجھنا چاہیے۔ اور اپنے اندر ایسی صلاحیت ضرور پیدا کریں کہ وہ شواہد اور دلائل پر مبنی موقف اپنا سکیں اور مناسب اقدام کی وکالت کر سکیں۔

باکس 7.1

ماحولیاتی خواندگی طلبا کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ ماحولیاتی مسائل کا فعال ہو کر سامنا کر سکیں۔ ماحولیاتی لحاظ سے خواندہ شخص وہ ہے جو ماحول سے متعلق انفرادی یا اجتماعی طور پر باخبر فیصلہ لے سکے، نیز دیگر افراد، سماج اور عالمی ماحول کی فلاح کو تقویت دینے والے فیصلہ پر کام کرنے کے لیے آمادہ ہو سکے اور ساتھ ساتھ فلاحی کاموں میں بھی حصہ لے سکے۔ ماحولیاتی اعتبار سے خواندہ افراد کے پاس ماحولیاتی نظریے، صلاحیت اور فطری میلان کی ایک گہری تفہیم و تعلیم ہوتی ہے اور ایسے اقدار ہوتے ہیں جو ان کے رویے کو ماحول سے متعلق ذمہ دار بناتے ہے۔ یہ ماحول سے متعلق ناقص سوچ سے اوپر اٹھ کر انسانی اور قدرتی نظام کے تئیں غور و فکر کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ باضابطہ تعلیم کی مدد سے ماحولیاتی خواندہ افراد کی پیدا وار علم و وقوفی صلاحیتوں اور طلبا کے اندر کلاس روم سے حاصل کردہ رویوں کی منتقلی کو ممکن بنائے گا جس سے وہ تاعمر اپنی زندگی سے متعلق فیصلے لینے پر قادر ہو سکیں گے۔

سیکشن 7.2
علم کی نوعیت

ابتدائی سطح میں، ''ہمارے آس پاس کی دنیا'' میں تعلیم کی نوعیت ٹھوس اور حقیقی دنیا سے متعلق ہے۔ یہ تلاش و جستجو، اپنے ہم عمروں اور بڑوں سے مکالمے، تعلیمی دورے، مشاہدے اور ہنر کی تخلیق پر منحصر ہے نیز اس میں کہانیاں، نظمیں، لوک کتھائیں اور ادب و فنون لطیفہ کی دوسری شکلیں بھی ہیں۔

''ہمارے آس پاس کی دنیا'' (The World Around Us) طلبا کے فوری ماحول سے متعلق عمومی نظریے کے اکتساب کے لیے مختلف پہلوؤں کی تفہیم میں مدد کرتا ہے۔ یہ تصورات زیادہ تر پیٹرن، عمل (سماجی اور فطری)، ماحول اور انسانی معاشرہ کے درمیان تعامل سے متعلق ہیں۔ اس درسیاتی میدان کے ذریعہ طلبا اپنے اندر ایسی تحقیقی صلاحیت پیدا کرتے ہیں جو انھیں سماجی اور فوری قدرتی ماحول کی سمجھ اور ان سے تعامل کرنے میں معاون و مددگار ہوتے ہیں۔

ثانوی سطح میں، ''افراد سماج میں'' اور ماحولیاتی تعلیم دونوں کی بنیاد بین شعبہ جاتی ہے اور اس کی جڑیں مرتب کردہ علم و صلاحیت اور اقدار و رجحان میں پیوست ہیں۔

اس سطح میں ایک جامع تفہیم دوسرے مضامین سے حاصل فکر اور اقدار و رجحان کو قابل عمل بنانے کا تقاضا کرتی ہے۔ اولیت کے اعتبار سے مقامی برادری، ریاست، ملک، اور دنیا کے واقعات کی سمجھ، (افراد سماج میں اور ماحولیاتی تعلیم کے سیاق میں) خدشات اور دیگر متعدد ابعاد (سماجی، اخلاقی، سیاسی، معاشی) کا شعور ایک جامع تفہیم پر مشتمل ہے۔

خاص طور پر اس حقیقت کو تسلیم کرنا کہ انسانی مسائل کا کوئی حتمی حل نہیں ہوتا۔ جب ان مسائل کو مختلف نقطۂ نظر سے دیکھا جائے یا مختلف حالات میں پرکھا جائے، تو مختلف تشریحات اور طریقۂ کار مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔

یہ مضامین مختلف سچائیوں اور حقیقتوں کے بقائے باہمی کا تنقیدی جائزہ لینے اور تجزیہ کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ کسی بھی صورت حال یا واقعے کی متعدد تشریحات پیش کرتے ہیں، جو یقینی طور پر منصفانہ، عادلانہ اور پائیدار حل کی طرف لے جاتے ہیں۔

سیکشن 7.3
ممکنہ مسائل

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ ایک نیا درسیاتی میدان ہے تو اس میں چیلنجز کا صرف اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔ ان میں بنیادی مسئلہ اساتذہ کو تیار کرنا ہے۔ یہ مسائل پہلے ہی موجودہ نصاب کے تحت جماعت 3 سے 5 تک ماحولیاتی سائنس (EVS) کی تدریس میں سامنے آ چکے ہیں۔ چونکہ ہمارے پاس ماحولیاتی سائنس (EVS) کے لیے اساتذہ کو تیار کرنے کا کوئی باضابطہ نظام موجود نہیں ہے، اس لیے وہ اکثر اپنے مخصوص مضمون (جیسے زبان یا ریاضی) سے متعلق تصورات پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ اس وقت ماحولیاتی تعلیم پر مشکل سے کوئی نصاب دستیاب ہے اور نہ ہی کوئی اساتذہ کو اس مضمون کے لیے تیار کرتے ہیں۔ یہی دشواری سماج میں افراد کے ساتھ بھی ہے۔

عام طور پر اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ اساتذہ قدرتی ماحول سے متعلق مواد کا بڑے ہی آسانی سے انتظام کر لیتے ہیں، لیکن وہ سماجی ماحول سے متعلق مسائل کو دشوار طلب پاتے ہیں۔

اگرچہ اساتذہ کی صلاحیت سازی انتہائی اہم ہے، لیکن جب تک پیشہ ورانہ ملازمت سے قبل اساتذہ کی تعلیم ضروری تبدیلیوں سے گزر نہیں جاتی، ثانوی سطح کے تعلیمی اداروں میں لوگوں کو سمجھنے اور ماخذ مواد تیار کرنے کے حوالے سے علمی معاونت کے لیے صلاحیت کو فروغ دینا ہوگا۔

سیکشن 7.4
ابتدائی سطح: ہمارے آس پاس کی دنیا

نوخیز بچے وجدانی طور پر اپنے قدرتی اور سماجی ماحول کا مشاہدہ کرنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ وہ اپنے خاندان، پڑوس اور اپنے آس پاس کی دنیا، جاندار اور بے جان چیزوں سے تعامل کرتے ہیں۔ وہ بڑوں کا مشاہدہ کرتے ہیں اور مخصوص سیاق میں ان کے لیے ضروری سمجھ اور مہارتوں کو فروغ دیتے ہیں۔

''ہمارے آس پاس کی دنیا'' کا نصاب طلبا کی فطری تجسس کو کام میں لاکر انھیں اپنے آس پاس کے معاملات سے متعلق پہلوؤں کو ایک زیادہ منظم قدرتی اور سماجی ماحول کی سمجھ پیدا کرنے میں مدد کرتا ہے۔

چوں کہ طلبا اپنے ماحول سے جڑے رہتے ہیں تو وہ اپنی سمجھ کا اظہار مختلف طریقے سے کرتے ہیں۔ یہ عمل ان کے اندر زبان، ریاضی اور فنون جیسے دیگر مضامین سے متعلق صلاحیتوں کے فروغ میں مدد دیتا ہے۔

7.4.1 طریقۂ کار

یہ طریقۂ کار طلبا کے فوری ماحول پر مرکوز ہوگا جس میں اساسی سطح کے اختتام پر شہر، قصبہ یا گاؤوں سے ماورا کچھ پہلوؤں پر تدریجی ترقی ہوگی تاکہ وہ سائنس یا سماجی علوم کی بنیادی تعلیم حاصل کرسکیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ان کی ماحولیاتی اور روزگاری تعلیم کی بنیادی تربیت بھی ہوگی۔ بین شعبہ جاتی طریقۂ کار طلبا کی زندگی کا مظہر ہوگا اور یہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ طلبا دنیا سے متعلق ایک جامع اور مربوط نقطۂ نظر پیدا کرسکیں اور ان کے اندر آپسی تعلقات اور باہمی انحصار کی سمجھ پیدا ہوگی۔ علم، اقدار، اور رویوں کو مقامی، علاقائی اور قومی سطح سے حاصل مختلف ذرائع سے فروغ دیا جائے گا۔

ابتدائی پیشہ ورانہ صلاحیتوں (Prevocational Capacities) کی ترقی کے ذریعہ پیشہ ورانہ تعلیم کو ''ہمارے آس پاس کی دنیا'' کے نصاب سے مربوط کیا جائے گا۔ مڈل سطح میں، آس پاس کے پیشوں کو سمجھنے، جانوروں اور پودوں کا مشاہدہ، ان سے جڑنے اور عام اشیا بنانے کی صلاحیت طلبا کی پیشہ ورانہ مہارتوں کو ایک مضبوط بنیاد فراہم کرے گی۔ اس سطح کی فن تدریس بذات خود طلبا کی ابتدائی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں معاون ہوگی، جیسے کہ گملوں یا کچن گارڈن کی دیکھ بھال، مٹی سے ماڈل بنانا، اور علاقائی بازاروں میں جاکر دکانداروں سے بات چیت کرنا وغیرہ۔

7.4.2 آموزشی معیارات

ہمارے آس پاس کی دنیا (The World Around Us) کے درسیاتی اغراض اور صلاحیتیں طلبا سے اس کی امید کرتی ہیں کہ وہ اس سطح میں سماجی اور طبعی ماحول کی سمجھ پیدا کرسکیں۔ اس ماحول کا ایک باضابطہ جائزہ نہ صرف ان کی فہم کو بہتر بناتا ہے بلکہ اس فہم میں مزید گہرائی اور وسعت بھی پیدا کرتا ہے۔

7.4.2.1 درسیاتی اغراض اور استعدادات

CG-1 اپنے اردگرد کے قدرتی، سماجی اور ثقافتی ماحول کا مشاہدہ کرنا ہے اور اس سے عملی طور پر رابطے میں رہنا	C-1.1	طلبا کے قریبی ماحول میں موجود قدرتی عناصر (جیسے کیڑے مکوڑے، پیڑ پودے، چرند و پرند، جانور، جغرافیائی خصوصیات، سورج اور چاند، ستارے، سیارے، قدرتی وسائل) اور سماجی عناصر (جیسے گھر اور رشتے) کا مشاہدہ کرتا ہے اور ان کی شناخت کرتا ہے۔
	C-1.2	خاندان اور کمیونٹی میں رشتوں بشمول انسانوں جانوروں رفطرت کے درمیان اور روایات فنون جشن اور تہوار کو بیان کرتا ہے۔
	C-1.3	اردگرد کے ماحول کے مشاہدے کی بنیاد پر سوالات کرتا ہے اور عام پیٹرن موسموں کی تبدیلی، خوراک کا سلسلہ، چاند کی مختلف شکلیں، ستاروں اور سیاروں کی گردش، درختوں، پودوں، پتوں اور پھولوں کی شکلیں، رسومات، تہوار) کے بارے میں پیشین گوئی کرتا ہے۔
	C-1.4	مقامی اداروں (جیسے خاندان، اسکول، بینک/ڈاک خانہ، بازار، اور پنچایت) کے کام کرنے کے طریقوں کو مختلف شکلوں میں (کہانی، ڈرائنگ، جدول بندی، رپورٹس) بیان کرتا ہے اور ان کے کردار کا بھی تجزیہ کرتا ہے۔
	C-1.5	مقامی مواد کا استعمال کرتے ہوئے سیدھی سادی چیز میں (جیسے خاندانی شجرہ، لفافے، اور کاغذی جانور) خود بناتا ہے اور انھیں کلاس روم میں نمائش یا استعمال کے لیے تیار کرتا ہے۔

CG-2 مشاہدات اور تجربات کے ذریعے اپنے ماحول میں موجود باہمی انحصار کو سمجھنا اور وسودھیو کٹم بکم (یعنی پوری دنیا ایک خاندان ہے) کے تصور کی قدر کو فروغ دینا	C-2.1	انسانی زندگیوں میں معاون یہ قدرتی اور انسان ساختہ نظاموں کی شناخت کرتا ہے (پانی کی فراہمی، پانی کا دورانیہ، دریاؤں کے بہاؤ کا نظام، موسم، پودوں اور جانوروں کے زندگی کے مراحل، خوراک، گھریلو اشیا، نقل وحمل، مواصلات اور گھریلو بجلی کا استعمال۔
	C-2.2	طلبا کے قریبی ماحول میں قدرتی ماحول اور ثقافتی عمل کے درمیان تعلق کو بیان کرتا ہے، (کام کی نوعیت، خوراک، تہوار اور روایات)۔
	C-2.3	ماحول، خاندان اور سماج کی زندگی میں واقع ہونے والی ان تبدیلیوں کو آپس میں جوڑتا ہے جیسا کہ ان کے بزرگوں نے ان تک پہونچایا ہے یا انھوں نے مقامی کہانیوں کے ذریعہ سن رکھا ہے (پیشوں میں تبدیلی، خوراک کی عادات، وسائل، تقریبات اور ترسیل میں تبدیلی)۔
CG-3 مختلف حالات (عام اور ہنگامی دونوں) میں اپنی اور دوسروں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے طریقے بیان کرنا	C-3.1	انسان، چرند و پرند اور جانوروں کے تحفظ نیز بنیادی حفاظتی تدابیر کو بیان کرتا ہے (صحت حفظان صحت، خوراک، پانی، رہائش، احتیاطی تدابیر، ہنگامی حالات، بدسلوکی اور غیر محفوظ حالات سے متعلق آگہی)۔
	C-3.2	صلاح مشورہ یا ذاتی تجربات کی بنیاد پر ہنگامی حالات (دھواں اور آگ، معمولی چوٹ، جلنے کے واقعات، برقی آلات کی حفاظت، بے موسم بارش، گرے ہوئے درختوں سے نمٹنے کے طریقوں کے بارے میں بحث کرایے۔
	C-3.3	سادہ لیبل اور آسان نعرے تیار کرتا ہے اور مقامی ماحول کی حفاظت اور اس کے تحفظ سے متعلق رول پلے (Role Play) میں حصہ لیتا ہے تاکہ اسے اسکول اور سماج کے بیچ کھیلایا دکھایا جاسکے۔
CG-4 سماجی اور قدرتی ماحول کے بارے میں حساسیت کو فروغ دینا	C-4.1	طلبا کے قریبی ماحول میں موجود پودے، چرند و پرند اور جانوروں کی تنوع کا مشاہدہ کرتا ہے اور اسے بیان کرتا ہے، (شکل، آواز، کھان پان، نشوونما، اور مسکن)۔
	C-4.2	طلبا کے اردگرد موجود ثقافتی تنوع کا مشاہدہ کرتا ہے اور اسے بیان کرتا ہے، (کھان پان، لباس، کھیل، مختلف موسم، اور فصلوں کی بوائی و کٹائی سے متعلق تہوار)۔
	C-4.3	طلبا کے قریبی ماحول میں موجود قدرتی وسائل کے استعمال کو بیان کرتا ہے۔
	C-4.4	قدرتی وسائل کی مشترکہ تقسیم، رکھ رکھاؤ اور تحفظ کے طریقے بتاتا ہے، (درخت، بارش کے پانی کا استعمال اور موٹے اناج کے فوائد)۔
	C-4.5	پودوں، پرندوں اور جانوروں کی ضروریات (پانی، مٹی، خوراک اور دیکھ بھال) کی شناخت کرتا ہے اور ان کی دیکھ بھال کے طریقے کو بتاتا ہے۔
	C-4.6	مختلف حالات میں، یہ وسائل تک رسائی، مساوی مواقع، کام کی تقسیم، اور رہائش کے حوالے سے۔
	C-4.7	اس کے ذریعہ طلبا بنیادی سماجی اور اخلاقی اصول، اقدار اور رویے سیکھتے ہیں جو ہمارے سماجی اور قدرتی ماحول کو بآسانی چلنے میں مدد فراہم کرتے ہیں، جیسے: کوڑے دان کا استعمال، قطار میں کھڑے ہونے کی عادت ڈالنا، پانی کی بچت، عوامی نقل وحمل کا استعمال، اپنے ماحول کو صاف وشفاف رکھنا، بغیر کسی تفریق کے دوسروں کی مدد کرنا۔

CG-5 عام نقشہ پڑھنے اور اس کی تشریح کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا	C-5.1	اپنے اسکول، گاؤں، یا وارڈ کی عام خطوط کی مدد سے وضاحت کرتا ہے۔
	C-5.2	علامات (Symbols) اور رسمتوں کا استعمال کرتے ہوئے اپنے اسکول، گاؤں، یا وارڈ کا خاکہ بناتا ہے۔
	C-5.3	شہر، ریاست، اور ملک کے عام نقشے کو پڑھتا ہے اور قدرتی اور انسان ساختہ خصوصیات (جیسے کنواں، جھیل، ڈاک خانہ، اسکول، اسپتال) کو علامات اور رسمتوں کے حوالے سے پہچانتا ہے۔
CG-6 اپنے قریبی ماحول سے متعلق سوالات کی تحقیق کے لیے مختلف ذرائع سے حاصل کردہ معلومات اور اعداد و شمار کا استعمال کرنا	C-6.1	انفرادی یا اجتماعی طور پر مخصوص سوالات سے متعلق عام معلومات حاصل کرتا ہے۔
	C-6.2	اپنے مشاہدے اور نتائج کو مختلف تخلیقی انداز میں پیش کرتا ہے، ڈرائنگ، خاکے، نظم، ڈراما، اسکٹ، تقریری یا تحریری اظہار۔
CG-7 طبعی سائنس (لائف سائنس، فزیکل سائنس اور ارضیاتی اور خلائی سائنس) اور انجینئرنگ کے بنیادی تصورات اور طریقہ کار سے بنیادی واقفیت حاصل کرنا	C-7.1	تحقیق سے متعلق سائنٹفک طریقۂ کار سے واقفیت حاصل کرتا ہے اور عمومی تصورات جیسے توانائی، مادہ اور ایسے نظام کی سوجھ بوجھ پیدا کرتا ہے جو سائنس اور انجینئرنگ کے مختلف شعبوں میں نافذ ہے۔
	C-7.2	طبی علوم، انجینئرنگ، ٹیکنالوجی، اور سائنس کے استعمال کے بنیادی تصورات سے ابتدائی واقفیت حاصل کرتا ہے، جو آنے والے کلاس میں مختلف مضامین میں سیکھے جائیں گے۔

7.4.3 متن

متن کے انتخاب کا طریقۂ کار، نقطۂ نظر اور اصول تقریباً تمام مضامین میں مشترک ہیں، جو اس دستاویز کے حصہ A، باب 3.2، 3 میں زیر بحث آچکی ہیں۔ یہ حصہ صرف "ہمارے آس پاس کی دنیا" کے اہم ترین امور پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس لیے، اس حصے کو مذکورہ بالا حصے کے ساتھ پڑھنا مفید ہوگا۔

7.4.3.1 متن کے انتخاب کے بنیادی اصول

"ہمارے آس پاس کی دنیا" کے مواد کے انتخاب کے لیے مندرجہ ذیل اصول ہماری رہنمائی کریں گے۔

a. منتخب شدہ متن میں بنیادی عمل کی ترقی کے لیے (مشاہدہ کرنا، مفروضہ بنانا، مفروضات کی جانچ کے لیے تجربات کرنا، معلومات جمع کرنا، تجزیہ اور بحث کرنا) جیسی صلاحیتیں ہونی چاہئیں۔ مثال کے طور پر:

i. طلبا کی فطری تجسس کے مطابق کام تفویض کریں جو مخصوص سوالات یا مفروضات سے متعلق ہوں، انھیں مختلف حالات (مختلف اقسام کی مٹی میں، دھوپ کی مختلف مقدار کے تحت) میں بیجوں سے پودوں کی نشوونما کا مشاہدہ کرنے اور انھیں ریکارڈ کرنے کو کہا جائے۔

ii. اس تجربے کو طلبا کی نجی زندگیوں تک پہنچائیں اور انھیں بیان کرنے کے لیے کہیں کہ وہ گملوں میں فصلوں یا پودوں کی نشوونما کے بارے میں اپنے مشاہدات اور مفروضات کو بیان کریں۔ اس طرح وہ پودوں کے مختلف استعمال پر بحث کر سکتے ہیں۔

iii. مقامی بازاروں، میلوں، عجائب گھروں، اور یادگاروں کے تعلیمی دورے کا انتظام کریں، اور تجربات و مشاہدات کے لیے مختلف ممکنہ طریقے اپنائیں۔

iv. مفروضات کی جانچ کے لیے عملی تجربات کروائیں اور معلومات پر مبنی نتائج اخذ کرائیں۔ سماجی تعامل، ٹیم ورک اور باہمی تعاون کے فروغ کے لیے تجربات کو گروپوں میں کروایا جائے۔

b. منتخب شدہ متن کو زیادہ سے زیادہ ممکنہ سماجی اور فطری ماحول سے تعامل کی صلاحیت والا ہونا چاہیے مثلاً:

i. خاندان اور کمیونٹی کے اندر شناخت اور تعلقات؛ پودے اور جانور؛ اپنا جسم؛ جغرافیائی خصوصیات؛ نقل و حمل اور مواصلات؛ مقامی ادارے؛ خاندانوں کی نقل مکانی؛ مختلف کمیونٹیز میں مختلف عادات و اطوار (کھانا، رسم و رواج)؛ رہائش؛ مختلف مقامی روایتی فنون؛ تہوار اور تقریبات؛ کمیونٹی میلوں اور شادی کی تقریبات؛ دن اور رات، سورج نکلنے اور غروب ہونے کا وقت، خاص پیٹرن؛ سورج، چاند، ستارے اور سیارے۔

c. منتخب شدہ مواد کو تنوع کی عکاسی کرنی چاہیے اور اسے حساسیت پیدا کر کے دقیانوسی تصورات کا خاتمہ کرتے ہوئے شمولیتی ہونا چاہیے۔ جیسے:

i. ان کے اردگرد جغرافیائی خصوصیات، نباتات اور حیوانات کا تنوع۔

ii. پودوں اور جانوروں پر گرم موسم یا زیادہ بارش کے اثرات۔

iii. گھر میں کام کی صنفی تقسیم کی خاندانوں میں کھانے کی تقسیم، مہاجر مزدوروں کے سیاق کو سمجھنے سے متعلق رائج اطوار۔

d. مواد کو مقامی سیاق سے ہٹ کر طلبا کے درجات کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے معاشرتی اور فطری ماحول کی سمجھ میں اضافہ کرنے والا ہونا چاہیے:

i. اس سطح میں ابتدائی درجات میں مواد کو اردگرد کے ماحول اور سیاق سے متعلق ہونا چاہیے۔

ii. مختلف جغرافیوں، جنسوں، معاشروں کے تقابل و تشابہ کے ذریعہ دوسرے سیاق سے بتدریج واقف ہونا، بہت اہم ہے۔ مثال کے طور پر، اگر 'نقل و حمل' کا تصور زیر بحث آنا ہے، تو مواد میں درسی کتاب میں تصاویر، کمیونٹی میں نقل و حمل کے طریقوں پر بحث، طلبا کے سفری بیانات کا اشتراک، نقل و حمل سے متعلق مقامی خبریں، کمیونٹی کے ذریعے ان سڑکوں کے استعمال کی مثالیں، ایسے نقل و حمل کے طریقوں کی ویڈیوز جو مقامی علاقے میں دستیاب نہیں ہیں (جیسے، بالائی ہمالیہ میں ایک اسکول میں ناہموار زمینوں کے بارے میں سمجھنا) شامل ہو سکتی ہیں۔

e. مواد کا انتخاب اس طرح ہونا چاہیے کہ اسے درسی کتاب کے علاوہ بھی کئی طریقوں سے پیش کیا جا سکے، مثال کے طور پر طلبا کو ذیل میں دیے گئے مختلف طریقوں میں سے مواد کو تلاش کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہیے۔

i. نظیری مطالعے

ii. تصاویر اور عام نقشوں کے ذریعے بصری نمائندگی

iii. آئی سی ٹی پر مبنی وسائل کا استعمال؛ مخصوص مسائل پر بحث یا بحث میں دلیل پیش کرنے کے لیے ویڈیوز کا استعمال

iv. شاعری، کہانیاں، ڈرامے، کھیل، اور خبریں

v. لوک کہانیاں، لوک گانے، زبانی تاریخیں، اور زبانی بیانات

vi. بصری آرٹ پروجیکٹس

vii. ماڈلز کی تعمیر، سائنسی ٹانکا کاری اور راست تجربات میں مشغول ہونا تاکہ مفروضات کی جانچ ہو سکے۔

f. ماحولیاتی اقدار اور مزاج کو مواد میں شامل کیا جانا چاہیے اور ایسی تدریسیات کو فروغ دینا چاہیے جو ماخوذی اور لزومی نہ ہوں مثلاً:

i. پانی کا منصفانہ استعمال

ii. تمام جانداروں کی عزت

iii. ماحول پر انسانوں کا اثر

iv. پیڑ پودوں اور جانوروں کی ضروریات

g. مواد میں ہندوستانی علم اور مقامی ثقافت کو شامل کرنا چاہیے۔ جیسے:

i. خوراک کا تحفظ

ii. وسائل بشمول مقامی کنویں اور سیڑھی نما کنویں کی حفاظت کا طریقۂ کار

iii. مقامی ادب؛ عصری علم، قدرتی آفات، اور انسان و فطرت کے تضادات کے ساتھ ہم آہنگی۔

7.4.4 تدریسیات اور جائزہ:

فن تدریس اور جائزہ کے نقطۂ نظر، اصول اور طریقۂ کار تقریباً تمام مضامین میں مشترک ہیں، جو اس دستاویز کے حصہ A، باب 3، 3.3 اور 3.4 میں زیر بحث آ چکے ہیں۔ یہ حصہ صرف "ہمارے آس پاس کی دنیا" کے اہم ترین امور پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس لیے اس حصے کو مذکورہ بالا حصے کے ساتھ پڑھنا مفید ہوگا۔

7.4.4.1 'ہمارے آس پاس کی دنیا' کی تدریسیات

ابتدائی سطح کے طلبا کے لیے ماحول وہی ہے جو فوری طور پر ان کے اردگرد موجود ہو اور ان کی زندگیوں پر اثرانداز بھی ہو۔ طلبا اپنے قدرتی اور سماجی ماحول کے ساتھ منظم تعامل، تلاش، تجربات اور مشاہدات پر گفتگو، بڑوں اور ساتھیوں کے ساتھ بات چیت، مثالوں، کام پر مبنی سرگرمیوں، منظم مشاہدات و تجربات، سروے اور دَوروں کے ذریعے ماحول کے بارے میں سیکھتے ہیں۔ اردگرد کے ماحول سے یہ وابستگی بڑے نظاموں (جیسے مقامی سے ضلع، پھر خطہ، ریاست، قوم اور دنیا تک)، بڑے مسائل (جیسے گھر سے کمیونٹی اور پھر وسیع سماج تک) اور متعلقہ امور، روابط اور نتائج کی تفہیم کی توسیع کی طرف لے جانے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اس طرح طلبا کا اپنے اردگرد کے ماحول کے ساتھ مشغولیت انھیں دور دراز کے ماحول کی تفہیم کی طرف لے جاتی ہے، جہاں وہ اپنے قریبی تجربے سے دور کے ماحول میں سیکھے ہوئے اسباق کا اطلاق کرنے کے قابل ہوتے ہیں اور اس کے برعکس بھی۔

تعاون، تنوع کا احترام، شمولیت، سائنسی مزاج، اور سماجی و قدرتی ماحول کے لیے حساسیت، بہترین طور پر اس وقت پروان چڑھتے ہیں جب اسکول کے بالغ افراد انھیں خود کر کے دکھائیں طلبا کو بھی اپنی بات چیت میں ان پر عمل کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔

7.4.4.1.1 تدریسیاتی طریقے

طلبا کے سماجی اور طبعی ماحول سے متعلق سوالات و تجربات، اور ان کے اردگرد کے سماجی عمل (بشمول اسکول اور خاندان) کو جگہ دی جانی چاہیے۔ اس سے اساتذہ اور طلبا کے درمیان اعتماد اور ہمدردی قائم ہوتی ہے۔

اساتذہ کو چاہیے کہ طلبا کو حقائق جمع کرنے کے بجائے تصوراتی فہم کو فروغ دینے میں مدد کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ طلبا کو سروے، تلاش و جستجو، اداروں کے دورے، مطالعاتی دورے (بشمول اسکول کیمپس کے اندر)، مشاہدات، تجربات، عام تفتیش و تحقیق، اساتذہ اور ساتھیوں کے ساتھ مکالمہ، ادائیگی کردار، سوالات اور خیالات کی ترسیل کے لیے مناسب وقت فراہم کیا جانا چاہیے۔

کام پر مبنی سرگرمی، جس میں طلبا چھوٹے چھوٹے کام انجام دیتے ہیں، جو انھیں عملی طور پر کر کے سیکھنے میں تعاون کرتے ہیں۔ آسان ماڈلز اور کھلونوں کو بنا کر، وہ اپنی تفہیم کو ظاہر کر سکتے ہیں اور اس عمل کے ذریعے سیکھنے کو مزید ٹھوس بنا سکتے ہیں۔ مواد کی تیاری میں طلبا کی قیادت کو مختلف انداز میں شامل کرنا جیسے کہ فن دستکاری، کہانی، ڈراما، اور تجرباتی سرگرمیاں انھیں چھوٹے اور بڑے پیمانے پر منصوبوں میں مشغول ہونے کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ یہ ماقبل روزگاری صلاحیتوں کی ترقی کے لیے بھی بے حد قیمتی ہیں۔

اساتذہ کو بھی ان اقدار اور رویوں سے آگاہ ہونا چاہیے جو سرگرمیوں کے ذریعے تشکیل دیئے جا سکتے ہیں، طلبا کو تجربات سے گزارنے کے لیے شعوری طور پر منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ انھیں طلبا کے لیے ان اقدار اور رویوں کو واضح بھی کرنا چاہیے اور ان پر توجہ مبذول کرانی چاہیے۔ تعاون پر مبنی اشتراکی آموزش، سائنسی مزاج تیار کرنا، مختلف گروپوں کے ساتھ کام کرنا، گھریلو کاموں کی تقسیم کا تجزیہ کرنا، ماحول کی دیکھ بھال، صفائی ستھرائی، اور قطاروں میں کھڑا ہونا وغیرہ۔

استاد کی آواز 7.1i

بال شودھ میلہ

میں ایک دیہی اسکول میں تیسری، چوتھی اور پانچویں جماعت کو پڑھاتا ہوں۔ برسوں سے، بال شودھ میلہ میرے تدریسی طریقے کا ایک لازمی حصہ بن گیا ہے تاکہ میرے طلبا کو بین موضوعاتی تعلیمی تجربہ فراہم کیا جا سکے۔ بچوں کے تحقیقی میلے کا مقصد طلبا کی فطری تجسس اور اپنے اردگرد کے ماحول کو دریافت کرنے میں دلچسپی، اور نئی چیزیں سیکھنے کے شوق کو فروغ دینا ہے۔ بچوں کا تحقیق میلہ اپنی تحقیق میں مشغول ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔

میں انھیں مقامی مسائل یا موضوعات پر آسان تحقیق کرنے کے لیے رہنمائی کرتا ہوں، جیسے سوالات تیار کرنا، معلومات اکٹھا کرنا اور نتائج اخذ کرنا۔ یہ عمل تخلیقی اظہار، آزادانہ پڑھنے اور لکھنے کے ساتھ ساتھ طلبا کے مابین باہمی تعاون کو فروغ دیتا ہے۔ یہ کمیونٹی کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنے کا ایک شاندار طریقہ بھی ہے، کیوں کہ کمیونٹی کے افراد کو بھی اس میلے میں مدعو کیا جاتا ہے جو اس عمل کے اختتام پر منعقد ہوتا ہے۔ اس عمل کے ذریعے، تعلیم مربوط انداز میں ہوتی ہے، مختلف مضامین میں طلبا اپنی حاصل کردہ صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہیں، اور سیکھنے کو ان کے اپنے تناظر میں واضح کیا جاتا ہے۔

میرے طلبا نے تحقیق کے لیے جن تشریحی مضامین کا انتخاب کیا ہے وہ درج ذیل ہیں: میرا گھر؛ ہمارے گاؤں یا علاقے کی تاریخ؛ ہمارے علاقے کا جغرافیائی اور قدرتی مقام؛ ہمارے اردگرد کے درخت اور پودے؛ کاروبار اور کام، پرندے اور جانور؛ نقل و حمل کے ذرائع؛ ہمارے گاؤں یا وارڈ کی آبادی؛ مقامی قصے اور لوک کہانیاں؛ عوامی اقوال اور محاورے۔

میرے کچھ ساتھی اساتذہ جو شہری ماحول میں پڑھاتے ہیں، اس طریقے کا استعمال کرتے ہیں کیوں کہ وہاں بھی تلاش و دریافت کے لیے بہت زیادہ مواقع ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر قصبے اور شہر زبردست تبدیلی سے گزرتے ہیں اور اکثر وہاں مختلف برادریوں کے لوگ رہتے ہیں، جن میں سبھی وہاں کے اصل باشندے نہیں ہوتے۔ اس لیے طلبا آسانی سے کہانیاں جمع کر سکتے ہیں، جیسے: دکان کب قائم ہوئی؛ دکاندار کا اصل تعلق کہاں سے ہے؛ کن حالات نے انھیں ہجرت پر مجبور کیا، وغیرہ۔ آخر کار کہانیاں جمع کرنا مقصد ہے، اور اپنے اردگرد کے لوگوں کی کہانیاں جمع کرنے سے زیادہ دلچسپ اور کیا ہو سکتا ہے؟

7.4.5 'ہمارے آس پاس کی دنیا' نامی مضمون کا جائزہ

جائزہ کے چند اہم اصول درج ذیل ہیں:

a. طلبا کا جائزہ ان کے تصورات کی تفہیم اور اس مضمون کی مخصوص صلاحیتوں، مثلاً مشاہدہ کرنا، مفروضات قائم کرنا، مناسب تجربات شناخت اور درجہ بندی کے ذریعے مفروضات کی جانچ کرنا۔

b. طلبا کا جائزہ زبانی، تحریری اور دیگر کارکردگی کے کاموں کے ذریعے مختلف طریقوں سے کرنا چاہیے، مثلاً اچھے سوالات کا جواب دینا، گروپ ورک کی بنیاد پر طرح طرح پیش کش تیار کرنا، تخلیقی اشیا اور فن پارے تیار کرنا، تجربات وضع کرنا یا نقل کرنا، معلومات اور نتائج کا تجزیہ کرنا، اور مباحثوں میں حصہ لینا۔

ذیل میں اساتذہ کی آوازیں جائزے کی مختلف قسمیں پیش کرتی ہیں۔

استاد کی آواز 7.1ii

رہائش گاہ کے اقسام

میں پانچویں جماعت کے طلبا کو پڑھاتا ہوں۔ رہائش گاہوں کی اقسام اور مختلف علاقوں کو مختلف قسم کی رہائش گاہوں کی ضرورت کیوں ہوتی ہے، اس سے متعلق میں نے اپنے طلبا کی سمجھ کو جانچنے کا فیصلہ کیا۔ عام طور پر مختلف علاقوں میں مکان کی اقسام کے سوال کے بجائے، میں نے کچھ مختلف کرنے کی کوشش کی۔ نیچے دیے گئے سوالات میں ایک تصویر شامل ہے جو طلبا کو خاص قسم کی چھت والے مکان کے تصور اور اس کی وجہ کی تفہیم میں مدد دیتی ہے۔ اگر طلبا یہ یاد نہ بھی رکھ سکیں کہ برسات والے اور برفانی علاقوں کے گھروں میں ڈھلوانی چھتیں ہوتی ہیں، تو بھی وہ دیے گئے جواب کے مختلف متبادل میں سے اس قسم کی چھت کی وجہ منطقی طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

زیادہ بارش والے علاقوں میں گھروں کی چھتیں ڈھلوانی ہوتی ہیں کیوں کہ ایسی چھتیں:

a۔ گھر کو تیز دھوپ سے بچاتی ہیں۔

b۔ گھر کو ہوا اور دھول سے بچاتی ہیں۔

c۔ گھر میں زیادہ ذخیرہ اندوزی کی جگہ فراہم کرتی ہیں۔

d۔ چھت پر بارش کے پانی کو جمع ہونے سے روکتی ہیں۔

استاد کی آواز 7.1iii

ابتدائی روزگاری صلاحیتیں

میں درجہ 4 کو پڑھاتا ہوں۔ درج ذیل کام طلبا کی روزگاری صلاحیتوں اور ماحولیاتی مسائل کی تفہیم دونوں کا جائزہ لینے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ اور یہ اس کے علاوہ ہے کہ طلبا سے براہ راست صرف یہ پوچھا جائے کہ سیارے کو اصلی حالت میں کیسے رکھا جاسکتا ہے۔

1. آپ کو چارٹ پیپر، موم رنگ، پینسل، شارپنر، ربر، اسکیل، بندیاں، رنگین پیپر اور گلو دیا گیا ہے۔

2. ''زمین کو اصل حالت میں رکھنے کے لیے پودے اگائیں'' کے موضوع پر ایک پوسٹر بنائیں۔

میں نے اپنے طلبا کو گریڈ دینے کے لیے درج ذیل معیارات اور طریقے استعمال کیے:

معیار	گریڈ C	گریڈ B	گریڈ A
	صرف چند مواد استعمال کرتا ہے۔	بیشتر مواد استعمال کرتا ہے۔	تمام مواد کو معنی خیز طریقے سے استعمال کرتا ہے۔
کام کی تفہیم	ایسا خاکہ بناتا ہے جو موضوع کی وضاحت نہیں کرتا۔	موضوع کے مطابق ایک خاکہ بناتا ہے۔	موضوع کو سمجھانے کے لیے ایک موضوعاتی پیش کش تخلیق کرتا ہے۔
کام مکمل کرنے کے بعد صفائی	مواد کو ادھر اُدھر چھوڑ دیتا ہے۔	مواد کو ایک جگہ اکٹھا کرتا ہے۔	زائد اور دوبارہ قابل استعمال مواد کے استعمال میں فرق کرتا ہے اور مواد کو مناسب مقامات پر رکھتا ہے۔

7.1iv استاد کی آواز

سڑک پر نشانیاں اور علامتیں

میں درجہ 5 کو پڑھاتا ہوں۔ درج ذیل سوال طلبا کی سڑک سفر کے دوران پائی جانے والی نشانیوں اور علامتوں کو سمجھنے کی صلاحیت اور ان کی تعبیر کرنے کی قابلیت کا جائزہ لیتا ہے۔ مختلف قسم کے میل کے پتھر کے بارے میں براہ راست سوال پوچھنے کے بجائے، یہ سوال انھیں بصری اشارے فراہم کرتا ہے جو سوال کا جواب دینے میں مددگار ہو سکتے ہیں۔

تصور کریں کہ آپ سورت سے رائے پور کا سفر کر رہے ہیں۔ راستے میں آپ کو کئی میل کے پتھر نظر آئیں گے۔ نیچے دو میل کے پتھر دیے گئے ہیں، دونوں رائے پور تک کا فاصلہ بتاتے ہیں، لیکن یہ دونوں مختلف ہیں۔ ایک زرد اور سفید رنگ کا ہے، جب کہ دوسرا سبز اور سفید رنگ کا ہے۔

a. زرد اور سفید میل کے پتھر ہمیں کیا بتاتے ہیں؟

b. سبز اور سفید میل کے پتھر ہمیں کیا بتاتے ہیں؟

نمبرات دینے کے طریقے (کل پانچ نمبرات)		
سوالات	جوابات	نمبرات
سوال A (کل نمبر 3)	زرد اور سفید میل کے پتھر ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم قومی شاہراہ پر ہیں۔	1
	زرد اور سفید میل کے پتھر ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم قومی شاہراہ 53 پر ہیں۔	1
	زرد اور سفید میل کے پتھر ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم رائے پور سے 85 کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔	1
سوال B (کل نمبر 2)	سبز اور سفید میل کے پتھر ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم ایک ریاستی شاہراہ پر ہیں۔	1
	سبز اور سفید میل کے پتھر ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم رائے پور سے 30 کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔	1
نوٹ: طلبا کو مارکنگ اسکیم میں دیے گئے بالکل وہی الفاظ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے ، صرف خیال ایک جیسا ہونا چاہیے ۔ قواعد اور املا جیسے پہلوؤں کی بنیاد پر نمبر نہیں کاٹے جائیں گے ۔		

سیکشن 7.5
ثانوی سطح (9ویں اور 10ویں جماعت)

ثانوی سطح میں بین موضوعاتی میدانوں کو درسیات کا حصہ بنایا جائے گا۔ نویں جماعت میں، مضمون بنام ''افراد سماج میں'' کا مقصد بچوں کے اندر اخلاقی اور سماجی تفہیم کو بڑھاوا دینا ہے، جب کہ دسویں جماعت میں، مضمون بنام ''ماحولیاتی تعلیم'' کا مقصد ماحولیاتی آگاہی سے متعلق ان صلاحیتوں کو مزید نکھارنا اور اس کو عملی جامہ پہنانا ہے۔

7.5.1 نویں جماعت: افراد سماج میں

اخلاقی واقداری منطق روزمرہ کے واقعات سے متعلق کچھ بنیادی سوالات پر مشتمل ہوتی ہے مثلاً کیا صحیح ہے اور کیا غلط؟ کیا صحیح اور غلط کی نشان دہی کی جاسکتی ہے؟ وہ کون سے کام غلط ہیں اور کون سے صحیح؟ وہ کون سی وجوہات ہیں جو کسی چیز کے صحیح ہونے کا جواز فراہم کرتی ہیں۔ اس طرح کی منطق جذباتی یا فوری ردعمل کے بجائے استدلالی ردعمل کو ضروری قرار دیتی ہے۔

مثال کے طور پر کسی حالت میں فوری ردعمل کا اظہار عارضی ذاتی مفاد پر مبنی ہوسکتا ہے، لیکن بعینہٖ اسی حالت میں اخلاقی واقداری منطق ہمیں ایسے فیصلے لینے میں مدد دیتی ہے جو نہ صرف ہمارے لیے بلکہ دوسروں کے لیے بھی درست ہے۔

ان سوالات کا اطلاق ان تمام حالات پر ہوتا ہے جس کا سامنا ہم ہر آئے دن حقیقی زندگی میں کرتے رہتے ہیں جیسے ایک طرف، ایک سڑک کسی گاؤں میں مادی ترقی لاسکتی ہے، لیکن دوسری طرف قدرتی ماحول اور تہذیبی عناصر پر اثرانداز ہوسکتی ہے تو ایسی صورت میں صحیح اقدام کیا ہوں گے؟

سیاحت کسی علاقے میں غربت گھٹا دیتی ہے، لیکن ساتھ ساتھ علاقے اور وہاں کے باشندوں کو ہمیشہ ہمیش کے لیے بدل دیتی ہے تو ایسی صورت حال میں کیا کیا جائے؟ کیا محروموں کے حق میں لڑی گئی جنگ کو جائز ٹھہرایا جاسکتا ہے؟

ان تمام سوالات کے جوابات مناسب انداز میں مندرجہ ذیل طریقوں سے دیے جاسکتے ہیں:

a. اولاً یہ کسی سیاق میں اثرانداز ہونے والے عوامل اور اس میں شامل افراد کے واقعات سے متعلق آگاہی کا تقاضا کرتا ہے۔

b. دوسرے اخلاقی سوالات کی شناخت کا مطالبہ کرتا ہے کہ کہیں اس واقعے میں بنیادی انسانی اور آئینی اقدار کی خلاف ورزی تو نہیں ہو رہی ہے یا کسی فرد اور سماج کے حقوق و فلاح کو خطرہ تو لاحق نہیں ہے۔

c. تیسرے ممکنہ اقدامات کی موافقت یا مخالفت میں تبادلۂ خیال کی ضرورت ہے۔

d. چوتھے یہ فیصلہ کرنا کہ کون سا عمل انجام دینا درست ہوگا، اس دعوے سے متعلق شواہد پیش کرنا اور انھیں انجام دینے کے طریقوں کو بیان کرنا ہے۔

e. آخر میں مجوزہ اقدامات کے ممکنہ نتائج کو سمجھنا اور ان سے نمٹنے کے لیے متبادل حکمت عملی تیار کرنا۔

یہ صلاحیتیں کسی خلا میں نشوونما نہیں پاسکتیں۔ ان کے فروغ کا راز سماجی، ثقافتی، اقتصادی اور سیاسی مسائل اور حالاتِ حاضرہ میں مضمر ہے۔ اس معاملے میں اخلاقی شعور متعدد مضامین سے حاصل شدہ علم کے استعمال کا تقاضہ کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان اخلاقی اقدار کو بھی کام میں لانے کا مطالبہ کرتا ہے جو دیگر درسیاتی میدانوں میں سکھائی جاتی ہیں۔ اس وجہ سے یہ مضمون بین شعبہ جاتی میدان کا ایک حصہ ہے۔

7.5.1.1 تعلیمی معیارات

مڈل سطح میں، طلبا کے اندر مختلف صلاحیتیں پیدا ہوں گی، جن میں انسانی اور آئینی اقدار سے متعلق اقدار اور رویے بھی شامل ہیں۔ وہ مختلف تصورات سے جڑتے ہیں، خاص طور سے جو سائنس، سوشل سائنس، اور ماحولیات سے متعلق ہوں۔ ''افراد سماج میں'' کا مقصد طلبا کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ مڈل سطح میں بین العلومی طرز میں اپنی صلاحیت اور فہم و فراست کا استعمال کر سکیں۔ اس کے ذریعے طلبا کے اندر مسائل اور واقعات سے متعلق مؤثر کن اور حالات حاضرہ سے متعلق صلاحیتیں پیدا ہوں گی۔

7.5.1.1.1 درسیاتی اہداف اور مہارتیں

CG-1 طلبا میں اخلاقی، اقداری و منطقی فکر کی صلاحیت پیدا کرنا	C-1.1	کسی مسئلے یا واقعے کا مختلف جہتوں سے تجزیہ کرنا۔
	C-1.2	کسی مسئلے یا واقعے پر اخلاقی اور نظریاتی سوالات کرنا۔
	C-1.3	کسی بھی مسئلے یا واقعے سے متعلق مختلف موقف کی نشان دہی کرتا ہے اور عقلی دلائل کے ذریعے ہر موقف کی وضاحت کرنا۔
	C-1.4	کسی مسئلے یا واقعے سے متعلق انسانی اقدار کی نشاندہی کرنا، جن میں ہندوستانی ثقافتی وراثت اور ہندوستانی آئین کے عطا کردہ اقدار شامل ہیں۔
CG-2 حالات حاضرہ کا مختلف زاویوں سے تجزیہ کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا	C-2.1	طلبا کے اندر معتبر ذرائع سے خبریں اور آرا حاصل کر کے حالات حاضرہ (خصوصاً ہندوستان کے حالات) کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
	C-2.2	مختلف ذرائع ابلاغ (تحریر و تقریر اور بحث و مباحثہ) کے ذریعے آرا اور متبادل نقطۂ نظر کی حمایت کرتا ہے اور اسے دوسروں تک پہنچانا۔
CG-3 مقامی کمیونٹی، ریاست، قوم، اور وسیع دنیا سے متعلق موجودہ حالات سے جڑنے کے لیے اخلاقی و اقداری سمجھ کا استعمال کرنا	C-3.1	طلبا اپنے سماج میں واقع ہونے والے مسائل یا واقعات کو مختلف زاویے (تاریخی، سماجی، ثقافتی، اور معاشی) سے کھوج بین اور اس کی شناخت کرتے ہیں۔
	C-3.2	طلبا ضلعی، ریاستی، قومی، اور بین الاقوامی سطح پر موجود مسائل یا واقعات پر بحث و مباحثہ کرتے ہیں۔

7.5.1.2 متن

انتخابِ متن کے نقطۂ نظر، اصول اور طریقۂ کار تقریباً تمام مضامین میں مشترک ہیں، جو اس دستاویز کے حصہ A، باب 3، 3.2 میں زیر بحث آ چکے ہیں۔ یہ حصہ صرف ''افراد سماج میں'' کے اہم ترین امور پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس لیے اس حصے کو مذکورہ بالا حصے کے ساتھ پڑھنا مفید ہوگا۔

درسیاتی اہداف کو پورا کرنے لیے، مواد کو ان تمام اہم شعبوں سے لیا جانا چاہیے جس کے ذریعہ ایک وسیع سماج میں حصہ لیتا ہے حالاں کہ ان شعبوں کو سماجی۔ ثقافتی، معاشی اور سیاسی طور پر بانٹا جا سکتا ہے، لیکن ماحول پر خصوصی توجہ دینا بھی ضروری ہے۔ اس لیے طلبا کو مندرجہ ذیل تمام شعبوں کے مسائل یا واقعات سے مناسب آگاہی حاصل کرنی چاہیے:

a. سماجی و ثقافتی شعبہ

b. معاشی شعبہ

c. سیاسی شعبہ

d. ماحولیاتی شعبہ

بنیادی طور پر تمام مسائل یا واقعات ان شعبوں کے اندر ہی آئیں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہے یہ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے، بلکہ کچھ مسائل یا واقعات کا تعلق ایک یا ایک سے زیادہ شعبوں سے ہوتا ہے۔

7.5.1.2.1 انتخاب متن کے اصول

اس مضمون کے لیے متن کے دو مجموعوں کی ضرورت ہوگی:

a. موجودہ مسائل یا واقعات سے متعلق وسیع اثرات رکھنے والے مواد

پہلا مجموعہ طلبا کو نظیری مطالعہ، مختصر فلموں اور دستاویزات کے ذریعے ایسے مخصوص مسائل یا واقعات سے جوڑنے میں معاون ہوگا جو بڑے سماجی، ماحولیاتی، سیاسی، اور اقتصادی اندیشے کی عکاسی کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ مسائل لمبے عرصے (صدیوں سے) بھی موجود ہوں۔

اس مواد کو شامل کرنے کی وجہ متعدد نقطۂ نظر دریافت کرنے کے طریقے سیکھنا، بنیادی مسائل یا واقعات کی شناخت کرنا ہے، نیز ان پر ہونے والی بحث اور یہ کہ انھیں کیسے حل کیا گیا یا اب بھی حل کرنا باقی ہے۔ طلبا ان واقعات کے دور رس نتائج کو سمجھ سکیں گے اور اخلاقی اور اصولی موقف اختیار کرنے کی اہمیت کا اعتراف کر سکیں گے۔ یہ مواد انھیں خود کے اقدار اور اصولوں کو مضبوط بنانے میں مدد کرے گا نیز طلبا ایک ایسے تفہیمی عمل کا تجربہ کر سکیں گے جو ایک باخبر موقف اختیار کرنے کے لیے ضروری ہے۔ مواد کے انتخاب کے رہنما اصول مندرجہ ذیل ہیں:

i. متعدد نقطۂ نظر کو سمجھنے کے لیے معلومات، رائے پر مبنی مضامین، اعداد و شمار، مباحثے، خبروں کی رپورٹیں اور اسی طرح کے دیگر مواد اطمینان بخش مقدار میں دستیاب ہونا چاہیے۔

ii. متن میں اخلاقی اور اصولی سوالات نمایاں طور پر قائم کیے جائیں اور ان میں سے ہر سوال کا جواب ثبوت اور دلائل سے دیا جائے۔

iii. عمل، ان کے نتائج اور مثبت تبدیلیوں کا مکمل ریکارڈ موجود ہونا چاہیے۔ تبدیلیوں اور ان سے مرتب ہونے والے اثرات سے متعلق مختلف نقطۂ نظر کا جائزہ لینے کی گنجائش ہونی چاہیے۔

iv. اگرچہ زیر بحث معاملہ نیا نہ بھی ہو، پھر بھی اخلاقی اور اصولی سوالات قائم کرنے کے لیے مناسب مواد موجود ہونا چاہیے، اور ان سوالات کو واضح طور پر بیان بھی کیا جانا چاہیے (مثال کے طور پر ماحول سے متعلق اندیشے)۔

اگر مزید وضاحت کی جائے، تو صنفی عدم مساوات، وسائل تک غیر مساوی رسائی، سائنس اور ٹیکنالوجی کے کردار سے متعلق بحث، سیاسی حصہ داری، اور ماحولیاتی اندیشے کچھ ایسے شعبے ہو سکتے ہیں جن سے متعلق مواد فراہم کیا جا سکتا ہے۔

b. حالات حاضرہ سے متعلق متن

مواد کا دوسرا مجموعہ حالات حاضرہ سے متعلق ہے۔ یہ مجموعہ متحرک ہوگا جسے اساتذہ اور طلبا حالات حاضرہ میں اپنی دل چسپی کے مطابق منتخب کریں گے۔

یہ مواد متعدد درسیاتی شعبوں میں طلبا کی سمجھ کو مربوط کرے گا اور انھیں اس بات میں مدد کرے گا کہ وہ مواد کے پہلے سیٹ سے حاصل کردہ صلاحیتوں کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ اس میں دو قسم کے مواد شامل ہوں گے: (اول) خبروں کی رپورٹ، مضامین، ٹی وی نیوز کے کلپ، سوشل میڈیا کے ویڈیو اور اعداد و شمار، اور (دوم) کمیونٹی ممبر کے انٹرویو اور کمیونٹی میں کیے گئے سروے کی رپورٹ۔

اس مواد کو شامل کرنے کی وجہ طلبا میں حالات حاضرہ سے متعلق سمجھ اور دل چسپی پیدا کرنا ہے۔ مندرجہ ذیل اصولوں کے مجموعے اس کے انتخاب میں رہنمائی کریں گے۔

i. متن کو چاروں شعبوں سے متعلق ہونا چاہیے مثلاً:
   1. سماجی و ثقافتی شعبے کا مواد صنف، طبقات، کھیل اور میڈیا سے متعلق ہو سکتا ہے۔
   2. معاشیات سے متعلق مواد، عوامی سرمایہ کاری، دولت کی تقسیم میں فرق، روزگار اور سرکاری اسکیم سے متعلق ہو سکتا ہے۔
   3. سیاسی شعبے کا مواد، حقوق اور فرائض، شہریوں کی شرکت، جمہوری عمل، جرم، تحفظ اور سلامتی سے متعلق ہو سکتا ہے۔
   4. ماحولیاتی شعبے کا مواد، صحت اور صفائی، موسمیاتی تبدیلی، آلودگی اور حیاتیاتی تنوع سے متعلق ہو سکتا ہے۔

ii. متن ایسا ہونا چاہیے جو طلبا کو مختلف ابعاد سے مربوط کرے اور اخلاقی سوچ سے متعلق زیادہ مواقع فراہم کرے مثلاً:
   1. کیا ہوائی اڈوں کی تعمیر کے لیے زرعی زمین کا حصول بڑھتے ہوئے روزگار کے مواقع اور دیگر شہروں تک بہتر رسائی کی وجہ سے جائز ہے؟

iii. مواد کو طلبا کی زندگی اور اس کے تجربات اور مختلف شعبے سے حاصل کردہ علوم سے قریب ہونا چاہیے مثلاً
   1. طلبا کے لیے یہ مشکل ہو سکتا ہے کہ وہ دیگر ممالک میں بڑے پیمانے پر گولہ باری کے واقعات کو مربوط انداز میں دیکھ سکیں دوسری طرف، دیہی علاقوں میں کیمیائی کھاد کے طویل مدتی استعمال کے اثرات اور شہری علاقوں میں امیر اور غریب کے درمیان فرق کو زیر بحث لایا جا سکتا ہے۔

iv. منتخب مواد کو ایسا نہیں ہونا چاہیے جو طلبا کے درمیان کسی قسم کے تنازع یا کمیونٹی کی جانب سے منفی ردعمل کا باعث بنے۔ مثال کے طور پر:
   1. ایسا مواد جو مذہبی جذبات کو مجروح کرے۔
   2. کسی علاقے سے متعلق ایسا مواد جہاں لوگ پہلے سے ہی بٹے ہوئے ہوں اور جس سے جذبات بھڑکنے کا مزید امکان ہو۔

v. مواد مختلف طرح کا ہونا چاہیے، جیسے کہ ڈیجیٹل، متن، مطالعہ کے آرا، اخبارات کی رپورٹ، پارلیمانی بحث، تحقیقی رپورٹ، اعداد و شمار، اور سماج کے افراد سے بات چیت۔

vi. ایسے دور میں، جہاں معلومات کی بھرمار ہو اور جعلی خبریں عام ہیں، یہ نہایت ہی ضروری ہے کہ مواد قابلِ بھروسہ اور مستند ذرائع سے حاصل کیا گیا ہو۔ مثال کے طور پر مواد کو درج ذیل ذرائع سے حاصل کیا جانا چاہیے:
   1. معتبر رسائل، اخبارات یا ان کی ویب سائٹ
   2. متعلقہ شعبے کے ماہرین سے توثیق شدہ ویڈیو
   3. قابلِ اعتماد ایجنسی، سرکاری محکمے، ادارے یا جامعات کی ویب سائٹ۔

7.5.1.3 فن تدریس اور جائزہ

فن تدریس اور جائزہ کے نقطۂ نظر، اصول اور طریقۂ کار تقریباً تمام مضامین میں مشترک ہیں، جن پر اس دستاویز کے حصہ A، باب 3، 3.3 اور 3.4 میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ یہ حصہ خاص طور پر معاشرے میں افراد کے لیے سب سے اہم نکات پر مرکوز ہے۔ لہٰذا اس حصے کو مذکورہ بالا سیکشن کے ساتھ پڑھنا مفید ہوگا۔

7.5.1.3.1 معاشرے میں افراد کے لیے طریقۂ تدریس

اس شعبے کے درسیاتی اغراض بہترین انداز میں اسی وقت حاصل کیے جاسکتے ہیں جب طلبا کو مختلف موضوعات کے ساتھ مختلف انداز میں مشغول ہونے کا موقع دیا جائے۔ اس مقصد کے لیے، تدریسی اصول درج ذیل ہونے چاہئیں۔

a. اس سے پہلے کہ طلبا آزادانہ طور پر کام کریں ہمیں ان کو کسی مسئلے یا واقعے پر توجہ دینے میں مدد فراہم کی جانی چاہیے۔ یہ ایک مخصوص سوالنامے اور جاری رہنے والی گفتگو کے ذریعے کیا جانا چاہیے تاکہ وہ مواد کو مختلف نقطۂ نظر سے جانچ سکیں۔ طلبا کو کسی مسئلے یا واقعے کے ساتھ مصروف ہونے کے عمل میں اس وقت تک مدد فراہم کی جانی چاہیے جب تک کہ وہ آزادانہ طور پر کام کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ یہ مدد سوالات کے ایک مجموعے اور مسلسل بحث و مباحثے کے ذریعے فراہم کی جانی چاہیے تاکہ وہ مختلف نقطۂ نظر سے مواد کا تجزیہ کر سکیں۔ طلبا مواد کے ساتھ کیسے جڑے، انھوں نے کیا اہم پایا، اس سے انھیں کیسا محسوس ہوا، کن سوالات پر غور کرنے یا بحث کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی، انھوں نے ان سوالات کے جوابات کیسے تلاش کیے، کیا وہ ان جوابات سے مطمئن تھے، انھوں نے کسی نظریے یا رائے کا انتخاب کیسے اور کیوں کیا—جیسے سوالات کو زیر بحث لانا چاہیے۔

b. طلبا کو معلومات کی تلاش و جستجو یا اضافی مواد حاصل کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے تاکہ وہ اپنے ذہن میں اٹھنے والے کسی بھی سوال کا جواب دے سکیں۔ مثال کے طور پر وہ معاشرے کے افراد، اساتذہ، یا اپنے کسی بھی جاننے والے ماہر سے پوچھ سکتے ہیں، یا وہ مقامی لائبریری جاسکتے ہیں اور انٹرنیٹ پر تلاش کر سکتے ہیں۔

c. طلبا کو زیادہ سے زیادہ اور مختلف قسم کے مواد پر توجہ موزوں کرانا چاہیے، خواہ وہ انفرادی طور پر مشغول ہوں یا گروپ میں۔

d. طلبا کو نہ صرف یہ کہ انھوں نے کیا سیکھا ہے بلکہ جو کچھ پڑھا ہے اس پر بھی اپنی رائے پیش کرنی چاہیے مثال کے طور پر، اگر انھوں نے حیاتیاتی تنوع کے زوال پر کوئی کیس اسٹڈی پڑھی ہے، تو انھیں دونوں باتیں پیش کرنی چاہیے کہ انھوں نے کیا سیکھا اور یہ بھی کہ ان کے علاقے میں اس مسئلے کو کیسے حل کیا جاسکتا ہے۔

e. طلبا کو مخالف رائے بھی پیش کرنے کا موقع ملنا چاہیے اور انھیں ایک دوسرے کی بات غور سے سننے، سوچ سمجھ کر بحث کرنے اور باہمی احترام کے ساتھ اختلاف رائے کو تسلیم کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہیے۔

استاد کی آواز 7.2i

مشن مریخ

میری ایک طالبہ کلاس میں اخبار کا تراشہ لے کر آئی جس میں مریخ پر ایک انسانی مہم کا تذکرہ تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ اسے بقیہ طلبا کو بھی پڑھ کر سنائے۔ سبھی بہت پرجوش ہو گئے، اور اس پر ہونے والی گفتگو کو میں نے درج ذیل الفاظ میں قلم بند کیا ہے:

طالب علم A: مجھے نہیں لگتا کہ انسان مریخ پر رہ سکتا ہے! ہماری سائنس کی کلاس میں میڈم نے بتایا تھا کہ مریخ کے حالات انسانی زندگی کے لیے موزوں نہیں ہیں۔

طالب علم B: جس طرح ہم زمین پر رہتے ہیں وہ وہاں اس طرح نہیں رہ سکیں گے! انھیں خیمے جیسی کسی چیز میں رہنا پڑے گا۔ لیکن یہ خیمے ٹھنڈے کیسے رکھے جائیں گے؟ انھیں پانی کیسے ملے گا؟ بجلی کہاں سے آئے گی؟

طالب علم C: رپورٹ میں لکھا ہے کہ مریخ تک پہنچنے میں سات مہینے لگیں گے۔ اگر راستے میں کوئی خلاباز بیمار ہو جائے تو کیا ہوگا؟ کیا وہ واپس آ سکیں گے؟ اگر جہاز میں ڈاکٹر موجود بھی ہوں، تب بھی اگر کسی کو خاص قسم کے طبی آلات کی ضرورت پڑی تو کیا کریں گے؟

طالب علم A: رپورٹ میں لکھا ہے کہ اس سفر میں اربوں ڈالر خرچ ہوگا، یعنی کئی سو کروڑ روپے!

طالب علم D: کیا ہمارے پاس اور بھی ضروری چیزیں نہیں ہیں جن پر یہ پیسہ خرچ کیا جا سکے؟ اور ان خلابازوں کی جان کو بھی خطرہ ہوگا۔ اور وہ مریخ پر کیا کریں گے؟

طالب علم E: مگر مریخ پر جانا ایسا ہی ہے جیسے قدیم دور میں سمندری سفر پر جانا! اگر ان لوگوں نے خطرے کے ڈر سے گھر بیٹھے رہنے کا فیصلہ کر لیا ہوتا تو سوچو آج دنیا کیسی ہوتی؟ شاید ہم ہوائی جہاز بھی ایجاد نہ کر پاتے کیونکہ سب اپنے گھروں میں ہی خوش رہتے!

اس موقع پر مجھے لگا کہ یہ ایک دل چسپ موضوع ہے جس پر مزید تحقیق کی جا سکتی ہے۔ میں نے طلبا سے پوچھا، ''اگر ہم یہ سوال حل کرنے کی کوشش کریں کہ: کیا مریخ پر جانے والا یہ مشن انسانیت کے لیے ضروری ہے؟''

طلبا اس خیال سے بہت پر جوش ہو گئے۔ میں نے ان سے کہا کہ وہ مندرجہ ذیل سوالات پر غور کریں اور اگر ان کے ذہن میں کوئی اور سوال آئے تو وہ بھی سوچیں:

a. مریخ پر جانے والا یہ انسانی مشن کیا ہے؟ کس نے اس کا منصوبہ بتایا؟ اس کا مقصد کیا ہے؟ اس پر خرچ کون کر رہا ہے؟ اس سفر پر کون جا رہا ہے؟ اس کی شروعات کب ہوگی؟ اس میں کیا مشکلات پیش آ سکتی ہیں؟ دیگر سوالات؟

b. کیا خلابازوں کی صحت و تندرستی کو کسی چیلنج کا سامنا ہے؟ وہ اور ان کے خاندان والے اتنے لمبے عرصے کی جدائی کو کیسے برداشت کریں گے؟ کیا ان کی قربانی قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی؟ کیا اس مشن پر خرچ ہونے والی رقم کہیں اور خرچ کر کے انسانوں کی زندگی کو بہتر بنایا جا سکتا ہے؟ ہم نے دیکھا ہے کہ خلا میں جانے کی وجہ سے وہاں کچرا (اسپیس ملبہ) پیدا ہو چکا ہے، کیا خلا کی کھوج نے ماحول پر کوئی حیثیت اور منفی اثر ڈالا ہے؟ کوئی اور سوال؟

c. مریخ پر جانے والے انسانی مشن کی حمایت اور مخالفت میں کیا دلائل ہیں؟ کوئی اور سوال؟

d. آپ کے حساب سے کیا کرنا صحیح ہوگا؟ آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے؟ کوئی اور سوال؟

e. اگر آپ کے موقف کو تسلیم کر لیا جائے تو کیا ہوگا؟ اس کے کیا نتائج ہوں گے؟ کیا کوئی اور اقدام کیا جا سکتا ہے؟ کوئی اور سوال؟

7.5.1.3.2 معاشرے میں افراد کا جائزہ

جائزہ کے چند کلیدی اصول درج ذیل ہیں:

a. طلبا کو کسی صورت حال یا واقعے کے سیاق کو سمجھنے، اخلاقی اور اصولی پہلوؤں کو پہچاننے، اور درست منطقی وجوہات اور عمل کے نتائج کی آگاہی کی بنیاد پر پرکھا جانا چاہیے۔

b. موجودہ حالات سے وابستگی جائزہ کو کبھی بھی صرف عمومی علم کی بنیاد پر نہیں کیا جانا چاہیے۔ اسے ان مخصوص حالات یا مسائل کے حوالے سے کیا جانا چاہیے جن سے طلبا کو آگاہ کیا گیا ہو۔

c. جائزہ کو مخصوص حالات، مسائل، یا کیس اسٹڈیز کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے۔

نیچے چند اساتذہ کی آرا مختلف قسم کے جائزہ کی وضاحت کرتی ہیں:

استاد کی آواز 7.2ii

اصلی بمقابلہ جعلی خبر

میں نویں جماعت کو پڑھاتا ہوں۔ ذیل میں دیا گیا سوال طلبا کی اس سمجھ کو پرکھنے کے لیے بنایا گیا ہے کہ وہ کسی خبر کے اصلی یا جعلی ہونے کی جانچ کیسے کریں گے کہ کوئی خبر حقیقی ہے یا جعلی۔ بجائے اس کے کہ ان سے مختلف طریقوں کے بارے میں پوچھا جائے جن سے خبر کی تصدیق کی جا سکتی ہے کہ وہ حقیقی ہے یا جعلی، یہ ایک مخصوص صورت حال کو ایک سیاق کے طور پر پیش کرتا ہے۔

آج اخبار پڑھتے ہوئے آپ نے ایک مضمون دیکھا جس نے آپ کو حیران کر دیا۔ اس میں لکھا تھا کہ شہریوں کے لیے سال میں ایک بار کے بجائے دو بار انکم ٹیکس ریٹرن جمع کرانا لازمی ہوگا۔ یہ عمل انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کو زیادہ قابل انتظام بنانے کے لیے کیا گیا ہے۔ آپ اس خبر کی تصدیق کیسے کریں گے؟ براہ کرم سب سے مناسب جواب کا انتخاب کریں:

a. آپ جانچ سکتے ہیں کہ آیا دوسرے اخبارات اور ٹیلی ویژن بھی یہی خبر نشر کر رہے ہیں۔

b. آپ جانچ سکتے ہیں کہ کیا انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر اس کے بارے میں کوئی اطلاع موجود ہے۔

c. مرتخ پر انسان بردار مشن کی حمایت اور مخالفت میں کیا دلائل پیش کیے جا رہے ہیں؟ کوئی اور سوال؟

d. آپ احتیاط سے دیکھ سکتے ہیں کہ مضمون کس نے لکھا ہے بیان کردہ ماخذ کون ہیں۔

e. الف اور ب۔

f. اوپر کے سبھی۔

میں نے نمبرات دینے کی درج ذیل اسکیم کو استعمال کیا ہے: A-1، B-1، C-1، D-0، E-4

استاد کی آواز 7.2iii

کسی واقعے کا تجزیہ

میں نویں جماعت کو پڑھاتا ہوں۔ مندرجہ ذیل سوالات طلبا کی اس صلاحیت کو پرکھنے کے لیے بنائے گئے ہیں کہ وہ کسی مخصوص واقعے کے سیاق میں یہ شناخت کر سکیں کہ کیا درست ہے اور کیا نہیں۔ ان سوالات کا کوئی ایک درست جواب نہیں ہوتا طلبا سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ سب سے موزوں ترین رائے کا انتخاب کریں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ ان سے انتخاب کو جانچنے کے لیے کہنا، براہِ راست جوابات مانگنے سے بہتر ہے۔

مئی 2016 میں، حکومت نے رئیل اسٹیٹ ریگولیٹری اتھارٹی (RERA) ایکٹ منظور کیا، تاکہ نجی اور تجارتی جائیدادوں سے متعلق محفوظ اور شفاف لین دین کو یقینی بنایا جا سکے۔ کئی اصلاحات کی گئی ہیں، لیکن شہری علاقوں میں مسائل اب بھی موجود ہیں۔ حالیہ دنوں میں شہری علاقوں میں غیر قانونی طور پر تعمیر شدہ کثیر منزلہ عمارتوں کے انہدام یا قانونی مسائل کی وجہ سے تعمیرات کی بندش سے متعلق خبریں دیکھنے میں آئی ہیں۔ مثال کے طور پر:

- جنوری 2021 میں سپریم کورٹ نے کوچی میں ماحولیاتی اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والے چار منزلہ بلاکس کے انہدام کا حکم دے دیا۔ تقریباً 350 خاندان سالہا سال تک مختلف عدالتوں میں مقدمہ کی سماعت کے دوران غیر یقینی صورت حال کا سامنا کرنے کے بعد بے گھر ہو گئے۔
- جون 2022 میں نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل کمیشن (NCDRC) نے ایک رئیل اسٹیٹ ترقیاتی کمپنی کو اپنے رہائشی پروجیکٹ میں گیارہویں

منزل کی تعمیر روکنے کا حکم دیا، کیوں کہ بلڈر کے پاس اس کی اجازت نہیں تھی۔ ٹاور میں فلیٹس پہلے ہی فروخت ہو چکے تھے۔ غیر قانونی ٹاور میں سرمایہ کاری کرنے والے تقریباً 50 خاندانوں کو، ایک سال سے زیادہ کی غیر یقینی صورت حال کے بعد ان حالات کا سامنا کرنا پڑا۔

- اگست 2022 میں سپریم کورٹ کے حکم پر نوئیڈا میں ایمیرالڈ کورٹ کے دو 40 منزلہ ٹاورز کو مسمار کر دیا گیا، کیوں کہ بلڈرز نے تعمیراتی اصولوں کی خلاف ورزی کی تھی۔ کیس کی سالہاسال کی سماعت کے دوران تقریباً 600 خاندان متاثر ہوئے۔

1. آپ کے خیال میں سپریم کورٹ اور NCDRC نے یہ موقف کیوں اختیار کیا؟ سب سے اہم وجہ منتخب کریں:
   a. وہ عمارت کے لیے قوانین اور اصولوں پر عمل کرنے کے پابند ہیں۔
   b. اگر وہ خلاف ورزیوں کی اجازت دیں گے، تو دوسرے بلڈرز بھی قوانین کی پاسداری نہیں کریں گے۔
   c. خلاف ورزیاں خطرناک ہیں کیوں کہ وہ ڈھانچے کی مضبوطی اور استحکام کو متاثر کرتی ہیں۔
   d. تمام بلڈرز کو کثیر منزلہ عمارتوں کے قوانین سے آگاہ ہونا چاہیے
2. آپ کے خیال میں ان خاندانوں پر کیا اثر پڑا جنھوں نے فلیٹس خریدے؟ سب سے مناسب متبادل منتخب کریں:
   a. انھیں مالی نقصان ہوا کیوں کہ انھیں کرائے پر رہنا پڑا، جب کہ وہ فلیٹ کی قیمت ادا کر چکے تھے۔
   b. ان کا وقت ضائع ہوا کیوں کہ انھیں عدالت جانے اور بلڈر سے ملنے کے لیے جانا پڑا۔
   c. انھیں غیر یقینی صورت حال کے طویل انتظار کے دوران ذہنی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔
   d. بطور صارف ان کے حقوق کی خلاف ورزی ہوئی کیوں کہ بلڈر معاہدے کو پورا کرنے میں ناکام رہا۔
3. لوگ کہتے ہیں کہ بلڈرز سے فلیٹس خریدتے وقت خریداروں کو زیادہ ہوشیار رہنا چاہیے۔ یہ ذمہ داری کس کی ہے کہ خریداروں کو سرمایہ کاری سے پہلے تمام معلومات مل جائیں؟
   a. یہ خود خریداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ چیک کریں کہ کیا بلڈر کے پاس تمام ضروری منظوری ہے۔
   b. تمام بلڈنگ پروجیکٹس کی منظوری کے بارے میں سادہ الفاظ میں معلومات موجود ہونی چاہیے۔
   c. یہ بلڈر کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام معلومات تحریری طور پر دیں اور اپڈیٹس فراہم کریں۔
   d. یہ ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ یہ یقینی بنائے کہ بلڈر کے پاس تمام ضروری اجازت نامے ہیں۔

میں نے درج ذیل مارکنگ اسکیم استعمال کی:

سوال 1	سوال 2	سوال 3
A: 1	A: 1	A: 0
B: 1	B: 1	B: 2
C: 2	C: 1	C: 1
D: 1	D: 2	D: 0

استاد کی آواز 7.2iv

متعدد تناظر

میں گریڈ 9 کو پڑھاتا ہوں۔ درج ذیل سوال طلبا کی اس سمجھ کو پرکھنے کے لیے بنایا گیا ہے کہ کیا درست ہے اور کیوں، یہ کسی ایک مسئلے سے متعلق متعدد نقطۂ نظر کے بارے میں ان کی صلاحیت کو پرکھنے کے لیے ہے تاکہ وہ متعدد سطحوں پر کارروائیوں کی نشاندہی کرسکیں اور ان کارروائیوں کے لیے معقول وجوہات فراہم کرسکیں۔

پنچ مورا گاؤں، جو بشنو پور، بانکورا ضلع کے قریب واقع ہے، مغربی بنگال میں مٹی کے برتنوں کا ایک اہم مرکز ہے۔ مٹی کے برتن بنگال میں پتھروں کی عدم دستیابی اور بانکورا ضلع کی اہم ندیوں، دامودر، دوار کیشور اور کانگسابتی کے چھوڑے گئے زرخیز مٹی کے وافر ذخیرے کی وجہ سے وجود میں آئے۔ اس طرح مٹی بہترین امتزاج اور زیادہ کثافت حاصل کرتی ہے تاکہ اسے مہارت سے تیار کر کے مطلوبہ مٹی کے برتن تیار کرنے کے لیے بھٹی میں پکایا جاسکے۔

مٹی کے برتن قومی اور عالمی منڈیوں میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ تاہم کاریگروں کو آلات، نقل وحمل، اور دیگر خام مواد کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کولکاتا میں کاریگروں اور شہری صارفین کے درمیان رابطے کی کمی ہے، اور کاریگر زیادہ تر مقامی سرپرستی پر انحصار کرتے ہیں۔ چوں کہ وہ زیادہ پیسہ نہیں کما سکتے، اس لیے آلات اور مواد میں مزید سرمایہ کاری کے لیے ان کے پاس محدود سرمایہ ہوتا ہے۔ مزید برآں، سست مارکٹنگ اور گرتی ہوئی مانگ کی وجہ سے یہ حاشیہ بردار کاریگر ناپید ہو رہے ہیں؛ نئی نسل کی دل چسپی کی کمی ان مسائل میں مزید اضافہ کرتی ہے۔

بشنو پور میں مٹی سے بنے مندر میں آج کے وقت میں تیار کی جانے والی اشیا کے مقابلے میں زیادہ بہتر معیار اور نفاست نظر آتی ہے۔ مثال کے طور پر مندروں میں استعمال ہونے والی مٹی کی ٹائلز پر کندہ تفصیلات زیادہ پیچیدہ ہیں اور لکیروں، منحنی خطوط اور نقطوں کے زیادہ پیچیدہ جال کو ظاہر کرتی ہیں۔ ٹیکنالوجی اور آلات کی بہتری کے باوجود یہ کیسے ممکن ہے؟ اس کا جواب مہارت پر مبنی مزدوروں کے ناپید ہونے میں مضمر ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق پہلے بانکورا میں مٹی کے برتن بنانے کے عمل میں تین اہم طبقات شامل تھے:

1. مٹی اکٹھا کرنے اور چھاننے والے مزدور، جو مٹی کو عمدہ بناوٹ دیتے۔ 2. کاریگر، جو پیچیدہ تفصیلات شامل کرتے۔ 3 اور آخر میں، بازار کے تاجر۔ اب ان تین کرداروں کے لیے کوئی مخصوص طبقہ موجود نہیں ہے۔ بانکورا کے کاریگر آہستہ آہستہ ملک کے مختلف حصوں میں بکھر گئے، خاص طور پر نوجوان لوگ پیسہ کمانے کے لیے کولکاتا جانے لگے۔ پنچ مورا کے باقی ماندہ چند افراد اب بھی اس فن کو زندہ رکھنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔

ماخذ: از بھومک، سومیہ (2019) *Bankura's terracotta: Can timely measures facilitate socio-economic revival of potters' community? Observer Research Foundation*.

براہ کرم مندرجہ بالا اقتباس کی بنیاد پر درج ذیل سوالات کے جواب دیں:

1. آپ کے خیال میں مٹی کے برتنوں کے فن کو زندہ رکھنا کیوں ضروری ہے؟
2. پنچ مورا کے کاریگروں کو اپنی فنکاری کو زندہ رکھنے کے لیے جدوجہد جاری رکھنی چاہیے؟ ان کے ایسا کرنے کی حمایت اور مخالفت میں دلائل پیش کریں۔
3. اگر آپ کسی عہدے پر ہوں، تو آپ پنچ مورا کے کاریگروں کو کیا مشورہ دیں گے؟
4. اگر آپ کسی عہدے پر ہوں، تو آپ مغربی بنگال کی حکومت اور محکمہ ٹیکسٹائل کی ہینڈی کرافٹس ڈویژن کو کیا مشورہ دیتے، اور کیوں؟

حصہ C

میں نے اپنے طلبا کی کارکردگی کو پرکھنے کے لیے درج ذیل معیارات استعمال کیے:

طلبا کے جوابات	
سوال 1	
اقتباس کی بنیاد پر وجوہات بیان کرتا ہے۔	1
اقتباس میں دی گئی وجوہات سے آگے بڑھ کر سماجی و ثقافتی روایات کے تحفظ کو شامل کرتا ہے۔	2
سوال 2	
کاریگروں کو اپنی فنکاری کو زندہ رکھنے اور مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے چند وجوہات بیان کرتا ہے۔	1
کاریگروں کے مشکلات کے باوجود اپنے فن کو زندہ رکھنے کی حمایت اور مخالفت میں دلائل پیش کرتا ہے اور یہ دلائل جو سوال 1 کے جواب میں دی گئی وجوہات پر مبنی ہوتے ہیں۔	2
سوال 3	
بغیر کسی منطقی دلیل کے تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔	1
ٹھوس تجاویز پیش کرتا ہے (جیسے سیلف ہیلپ گروپس قائم کرنا، حکومت سے مدد کے لیے رجوع کرنا) اور ان تجاویز کے ذریعے کاریگروں کو درپیش مشکلات پر قابو پانے کا طریقہ بیان کرتا ہے۔	2
سوال 4	
بغیر کسی منطقی دلیل کے تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔	1
ٹھوس تجاویز پیش کرتا ہے (کرافٹ میلے میں شرکت کے لیے سہولت فراہم کرنا، روایتی دستکاریوں کے تحفظ کے لیے فنڈز قائم کرنا) اور ان تجاویز کے ذریعے کاریگروں کو درپیش مشکلات پر قابو پانے کا طریقہ بیان کرتا ہے۔	2

7.5.2 دسویں جماعت: ماحولیاتی تعلیم

دسویں جماعت میں طلبا ماحولیاتی تعلیم کو ایک علیحدہ مضمون کے طور پر پڑھیں گے۔ نویں جماعت میں حاصل شدہ صلاحیتوں اور سمجھ بوجھ سے مدد لیتے ہوئے وہ ماحولیاتی تعلیم سے متعلق اہم خدشات اور مسائل کی جامع تفہیم پر توجہ مرکوز کریں گے۔

اس سطح میں، طلبا اپنی ماحولیاتی معلومات کو مزید گہرائی سے سمجھیں گے، مسائل کا جائزہ لیں گے، اور مختلف شعبوں میں ان کے اسباب کا تجزیہ کریں گے، میڈیا اور معاشرے میں دیے گئے بیانات اور مباحثے پر باخبر فیصلے کریں گے، اور پچھلی جماعتوں میں تیار کردہ مختلف تکنیکوں کا استعمال کریں گے تاکہ تحقیق، تجزیہ، ترکیب، سوال کرنا، تنقید کرنا اور خود نتائج اخذ کرنا سیکھیں۔ وہ کثیر جہتی نقطۂ نظر کا استعمال کرتے ہوئے ایک جامع فہم پیدا کریں گے اور مختلف سطح پر کارروائی کی وکالت کریں گے۔

اگرچہ یہ اہم ہے اس سطح میں طلبا ماحولیاتی مسائل اور چیلنجوں کی تصوراتی سمجھ پیدا کریں، اور مسئلے کی سنگینی کو سمجھ سکیں، یہ بھی اتنا ہی ضروری

ہے کہ انھیں مایوس یا اپنے مستقبل کے بارے میں ناامید نہ ہونے دیا جائے۔ مقصد یہ نہیں ہے کہ طلبا کو ڈرایا جائے یا ان پر بحران سے نمٹنے کی ذمہ داری ڈال دی جائے۔ اس لیے، متبادلات کی مثالوں کی پیش کش کے ذریعے، جو ماحولیاتی نقصان کو روکنے یا کم کرنے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کی وضاحت کر رہے ہوں، ان کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ ساتھ ہی، یہ واضح کرنا بھی اہم ہے کہ ماحولیاتی نقصان میں تخفیف کی ذمہ داری صرف فرد پر عائد نہیں ہوسکتی، بلکہ پورے معاشرے کو اس کے لیے متحرک کیا جانا ضروری ہے۔

7.5.2.1 آموزشی معیارات

تمام طلبا کو اپنے آس پاس کے ماحول سے متعلق رونما ہونے والے واقعات سے باخبر ہونا چاہیے تاکہ وہ ضروری اقدام کی حمایت کریں اور ان میں حصہ لے سکیں۔ ماحولیاتی تعلیم کا مقصد تمام شہریوں میں ضروری ماحولیاتی سمجھ پیدا کرنا ہے اور ساتھ ہی وہ طریقے اور صلاحیتیں بھی پیدا کرنا ہے جو انھیں عام شہری کے طور پر استعمال کرنی چاہیے۔ مثال کے طور پر، مسائل کی شناخت، وجوہات، مستقبل میں رونما ہونے والے اثرات کا تصور کرنا، پیش گوئی کرنا، پالیسی اقدامات، معاشرتی اقدامات، نیز انفرادی سطح پر اقدامات اور مخصوص اقدامات اور ان کی وجہ سے مرتب ہونے والے اثرات پر تنقید کرنے کی صلاحیت۔

7.5.2.1.1 درسیاتی اہداف اور مہارتیں

CG-1 آب وہوا کی تبدیلی، آلودگی، اور حیاتیاتی تنوع کے خاتمے سے متعلق مشکلات اور بنیادی مسائل کی سمجھ پیدا کرنا	C-1.1	یہ واضح کرتا ہے کہ آب وہوا کی تبدیلی، آلودگی اور حیاتیاتی تنوع کا زوال کس طرح انسانی فلاح و بہبود (معاشی سرگرمیوں، نقل مکانی، ثقافتی رواج) اور انواع و اقسام کے پودوں اور جانوروں کی فلاح و بہبود پر اثر انداز ہوتا ہے۔
	C-1.2	آلودگی، آب وہوا کی تبدیلی اور حیاتیاتی تنوع کے زوال کے درمیان تعلق اور ان کی بنیادی وجوہات کی سمجھ بڑھاتا ہے۔
CG-2 انسانی سماج اور فطرت کے درمیان باہمی وابستگی، توازن اور ہم آہنگی کی اہمیت کی سمجھ پیدا کرتا ہے، جو 'وسودھیو کٹم بکم' کے فلسفے کا جوہر ہے	C-2.1	ماحولیاتی نظام کے اندر انسان کا مرتبہ متعین کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ انسان اور قدرتی ماحولیاتی نظام کس طرح آپس میں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور کیسے انھیں ایک ساتھ رہنا چاہیے۔
	C-2.2	ماحولیاتی انحطاط سے متعلق مسائل کی روک تھام کے لیے انفرادی، مقامی، کمیونٹی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر کیے جانے والے اقدامات کو بیان کرتا ہے۔
	C-2.3	ماحول سے متعلق اندیشے سے نمٹنے کے لیے اسکول یا مقامی کمیونٹی کی سطح پر کیے جانے والے عملی اقدام کی نشاندہی کرتا ہے۔

7.5.2.2 متن

متن کے انتخاب کا طریقۂ کار نقطۂ نظر اور اصول تقریباً تمام مضامین میں مشترک ہیں، جو اس دستاویز کے حصہ الف، باب 3.3.2 میں زیر بحث آچکے ہیں۔ یہ حصہ صرف "ماحولیاتی تعلیم" کے اہم ترین امور پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس لیے اس حصے کو مذکورہ بالا حصے کے ساتھ پڑھنا مفید ہوگا۔

7.5.2.2.1 متن کے انتخاب کے اصول

ثانوی سطح میں ماحولیاتی تعلیم کے مواد کے انتخاب میں درج ذیل اصولوں کو ذہن میں ضرور رکھا جائے:

a. متن علاقائی اور عالمی تناظر پر ضرور مشتمل ہو۔ اس سے قوم، ادارے اور افراد کے کردار و عمل کا پتہ چلتا ہو؛ اور طلبا کے اندر اس سمجھ کو بڑھاوا دے کہ مشترکہ اور علاقائی اور عالمی حل ناگزیر ہے۔ مثال کے طور پر:

i. نظام آب و ہوا اور موسمیاتی تبدیلی کے سائنسی اسباب اور وجوہات، حیاتیاتی تنوع میں زوال اور فضائی آلودگی کے اسباب و اثرات؛ آپس میں سب ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔

ii. سماجی، اقتصادی اور قدرتی نظام کو موسمیاتی تبدیلی، اس سے مرتب ہونے والے اثرات اور اسے اپنانے والے اختیارات سے خطرہ لاحق ہے۔

iii. دنیا بھر میں قدرتی وسائل جیسے پٹرول کے استعمال اور اس کی وجہ سے معیشتوں اور ثقافتوں پر اثرات، برفانی تودوں کا پگھلنا؛ موسمیاتی تبدیلی اور سمندر کی سطح میں اضافہ؛ شدید بارشوں کے باعث سیلاب؛ جزیروں میں مٹی کا کٹاؤ؛ دریاؤں کا سکڑنا۔

iv. ان تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے کیے گئے اقدامات اور پائیدار طریقے۔

v. موسمیاتی تبدیلی کے اثرات میں تخفیف یا اس کے مطابق ڈھلنے کے لیے مقامی اور عالمی سطح پر کی جانے والی کوششیں: اقوام متحدہ کا فریم ورک کنونشن برائے موسمیاتی تبدیلی (United Nations Framework Convention on Climate Change)، کیوٹو پروٹوکول (Kyoto Protocol)، کاربن کریڈٹس (Carbon Credits)، کاربن اخراج میں کمی کے معاہدے (Emissions Reduction Purchase Agreement)، کانفرنسز آف پارٹیز (Conferences of Parties)، کینکن معاہدہ (Cancun Agreement)، ڈربن پلیٹ فارم برائے بہتر کاروائی (Durban Platform for Enhanced Action)

b. مواد ایک ایسے مضبوط معیاری مطالعہ اور مقداری اعداد و شمار پر مشتمل ہونا چاہیے جو واقعات اور مظاہر کے اثرات کی نشاندہی کرے اور موجودہ حالات کو تجزیہ کے قابل بنائے۔ یہ ایک ایسے جامع مطالعہ پر مشتمل ہو جس میں مختلف زاویے پیش کیے گئے ہوں اور کامیاب تبدیلیوں کی کہانیاں شامل ہوں۔ مثال کے طور پر: یہ کیس اسٹڈی مقامی (جنہیں ریاستی نصاب تیار کرنے والے یا اساتذہ منتخب کر سکتے ہیں)، قومی اور بین الاقوامی سطح پر ہونی چاہیے۔ مثال کے طور پر:

i. جل جیون مشن اور ندیوں کی صفائی کے منصوبے، سوچھ بھارت ابھیان۔

ii. ہندوستان میں قدرتی مواد سے تیار کیے گئے ایسے پائیدار گھر جس میں ٹھنڈا اور گرم کرنے کا نظام موجود ہو۔

iii. فلکیاتی سیاحت (Astro-Tourism) کے ذریعے لداخ اور افریقہ میں پائیدار دیہی ترقی۔

iv. ماحولیاتی تحفظ کے مقابل ترقیاتی ضرورت۔

v. الیکٹرانک فضلہ، حیاتاتی اور طبی فضلات (بشمول تابکار مواد) کو ٹھکانے لگانا۔

vi. زمینی سطح پر کام کرنے والے افراد اور تنظیموں کے کام اور ان سے مرتب ہونے والے اثرات کا نظیری مطالعہ۔

c. متن میں ماحول اور ثقافت یا کسی ملک سے متعلق قومی یا بین الاقوامی سطح پر پنپنے والی اخلاقی کشمکش اور جھگڑوں کی نمائندگی ہونی چاہیے اور ساتھ ہی اس بات کی نشاندہی کہ ان مسائل کو کیسے حل کیا گیا ہے یا کیا جاسکتا ہے۔ مثالیں:

i. ندیوں کے پانی کی تقسیم

ii. کاربن کریڈٹ یا آفسیٹ

iii. نقل مکانی، ماحولیاتی پناہ گزیں

iv. مراعات یافتہ جماعت کے مقابلہ میں کمزور طبقے کے لیے فائدے

v. جانوروں کے لیے گھٹتی ہوئی جگہ، جس کی وجہ سے انسان اور جانوروں کے درمیان ٹکراؤ کے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔

d. متن میں ہندوستانی اور علاقائی علم اور نقطۂ نظر موجود ہونا چاہیے۔ یہ طلبا کو دیسی علم اور نقطۂ نظر سے جوڑیں، اور انھیں اس قابل بنائیں کہ وہ اپنا تجزیہ اور حاصل کردہ نتائج مختلف وسائل اور زاویوں کے ذریعے پیش کرسکیں۔ مثال کے طور پر:

i. زرعی فصلوں کا نمونہ

ii. معدوم فصلوں کا احیا

iii. وہ پائیدار طریقے جو تاریخی طور پر وجود میں آئے تھے لیکن اب ملک میں معدوم ہو چکے ہیں، جیسے پانی کی نکاسی، ٹھنڈک اور آبی نظام؛ کاشت کاری، جنگل، نباتات وحیوانات سے متعلق ثقافتی روایات

iv. سیڑھی دار کنویں، مقدس باغات۔

v. ہمیں جانوروں کے حقوق؛ فطرت میں موجود دیگر مخلوقات کے حقوق؛ فطرت کو اپنا گھر اور مربی مان کر احترام کی نظر سے دیکھنا اور اس کی حفاظت کرنا چاہیے؛ دیسی نقطۂ نظر

vi. نامیاتی زراعت۔

e. متن اسکول پر مبنی کارروائیاں ممکن بنائے۔ یہ الگ الگ سطح پر متعدد ذرائع سے اس کی حمایت بھی کرے۔ مثال کے طور پر:

i. تخلیقی میڈیا کا استعمال جو ماحولیاتی مسائل، مشکلات، اور مثبت اقدامات اور کہانیوں کو ریکارڈ کے قابل بنائے (مثلاً، ویڈیوز)۔

ii. کمیونٹی میں نشر کرنے کے لیے مواد کی تیاری (مثلاً، نیوز لیٹر، حوصلہ افزا اسکرپٹس، مضامین)۔

f. متن ایسا ہو جو ایک باخبر اور تحقیق پر مبنی جماعتی بحث ومباحثہ کو ممکن بنائے۔ اس میں موضوعاتی اور موزوں بحث شامل کیے جانے چاہیے، خاص طور پر جو ترقی اور ماحول کی حفاظت کے توازن کو برقرار رکھتا ہو۔ مثال کے طور پر:

i. پرانے اور موجودہ ماحولیاتی مباحثے؛ ترقی بہ مقابلہ ماحولیاتی تحفظ؛ پائیدار زندگی کے لیے شہروں سے نقل مکانی۔

7.5.2.2.2 سفارش کردہ طریقۂ کار

طلبا مخصوص مسائل کو منتخب کریں گے اور بین موضوعاتی نقطۂ نظر کا استعمال کرتے ہوئے ان کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔ وہ ان ماحولیاتی مسائل کے بنیادی اسباب، اس کے اثرات اور اس کی روک تھام پر تبادلۂ خیال کریں گے۔ حالاں کہ طریقۂ کار مختلف ہوسکتا ہے، لیکن یہ بہتر ہے کہ تین بڑے بحران – حیاتیاتی تنوع کا زوال، آلودگی، موسمیاتی تبدیلی – ثانوی سطح کی تعلیم کے دوران بحث کے لیے اہم موضوعات ہوں۔

مطلوبہ گہرائی اور گیرائی کے ساتھ تمام پہلوؤں کی جامع تفہیم کو یقینی بنانے کے لیے، بہتر یہ کہ تجرباتی تعلیم کو نظیری مطالعات، جائے وقوع

کی تفتیش، منصوبے، رہنمائی پر مبنی مطالعہ، اور اسی طرح کے دیگر ملتے جلتے طریقوں کے ذریعے ممکن بنایا جائے۔ جو بھی طریقۂ کار اپنایا جائے، طلبا کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ مقامی طور پر مسئلے کا جائزہ لے سکیں اور پھر اپنی سمجھ کو علاقائی، قومی اور بین الاقوامی سروکار اور کارروائی میں بدل سکیں۔ بنیادی اصول یہ ہے کہ بحران اور اس کی روک تھام دونوں کی شواہد پر مبنی تفہیم فراہم کی جا سکے۔ دوسرا اصول اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ سائنس، سماجی علوم، انسانی حقوق، سیاست، اخلاقیات اور انصاف سے حاصل نقطۂ نظر کی غیر مکمل تفہیم کے بجائے ایک جامع تفہیم ہو۔ اس اصول کو سماجی ماحولیاتی نظام کے فریم ورک کا استعمال کرتے ہوئے مواد تک رسائی حاصل کر کے عملی جامہ پہنایا جاتا ہے۔

باکس 7.2i

ایک سماجی-ماحولیاتی نظام کا لائحۂ عمل: سماج اور فطرت کے درمیان باہمی روابط کو سمجھنے کے لیے ایک مفید تصوراتی ڈھانچہ فراہم کرتا ہے جس میں پائیداری کے اثرات پوشیدہ ہیں۔ یہ فریم ورک بین شعبہ جاتی پر توجہ دیتا ہے۔ یہ پائیداری کے چیلنجوں کی جامع تفہیم کے لیے تصوراتی فریم ورک اور دیگر طریقوں کو قدرتی اور سماجی علوم سے جوڑنے کا کام کرتا ہے۔ سماجی-ماحولیاتی نظام کے فریم ورک کے مرکزی پہلو مساوات، ماحولیاتی انصاف، اور انسانی فلاح و بہبود کے خیالات ہیں جو پائیدار معاشرے کی ترقی کے لیے بہت ہی اہم ہیں۔

اسکول کے نصاب میں سماجی-ماحولیاتی نظام کے ڈھانچے کا اثر یہ ہے کہ طلبا کو قدرتی اور انسان کا بنایا ہوا ماحول اور انسانی معاشرے کے مختلف ابعاد (معاشی، سماجی-ثقافتی، سیاسی، تاریخی، اخلاقی اور جمالیاتی) کے درمیان باہمی وابستگی کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے وہ ماحول اور انسانی معاشرے کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی ضرورت کا بھی اعتراف کرتے ہیں۔

یہ تین منتخب موضوعات، حیاتیاتی تنوع کا زوال، آلودگی اور موسمیاتی تبدیلی، موجودہ بڑے عالمی بحران کے بنیادی حصے ہیں۔ یہ موضوعات مسائل اور ان کی روک تھام کی ایک جامع سمجھ عطا کرتے ہیں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ دیگر مسائل کو بھی اجاگر کیا جائے۔ تاہم بڑی مضبوطی سے یہ صلاح دی جاتی ہے کہ مندرجہ ذیل طریقۂ کار اختیار کیا جائے۔ یہ طریقۂ کار تمام پہلوؤں میں توازن برقرار رکھتے ہوئے مقامی اور علاقائی مسائل کی مکمل سمجھ فراہم کرتا ہے۔

a. طلبا کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ کیس اسٹڈیز، جائے وقوع کی تفتیش، منصوبے، رہنمائی پر مبنی مطالعہ منصوبے اور اسی سے ملتے جلتے طریقوں کے ذریعے تینوں موضوعات سے متعلق ہر ایک کی وجوہات، تاریخ اور اہم مسائل کی سمجھ حاصل کر سکیں۔

b. بہتر یہ ہے کہ مواد مقامی حالات کے مطابق ہو (یعنی اس کمیونٹی، علاقے یا ریاست میں ہو جہاں اسکول واقع ہے)۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو یقینی طور پر کم از کم وہ مواد جس سے طلبا سیکھ رہے ہیں، اس کا کچھ حصہ مقامی حالات کے مطابق ہو۔

c. پڑھایا جانے والا مواد سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ منطقی طور پر درست بھی ہونا چاہیے۔ اساتذہ کو اسی طرح کے مسائل (جنھیں درسی کتاب میں شامل کیا جا سکتا ہو) کا حوالہ دینا چاہیے تاکہ طلبا کے اندر وسیع تر مفہوم پیدا ہو۔

7.5.2.3 تدریسیات اور جائزہ

فن تدریس اور جائزہ کے طریقۂ کار نقطۂ نظر اور اصول میں تمام مضامین کے درمیان مماثلت ہے جنھیں حصہ "A" کے باب 3، 3.3 اور 3.4 میں بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ حصہ صرف اسکولوں میں ماحولیاتی تعلیم کے لیے سب سے اہم پہلو پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس لیے اس حصے کو مذکورہ بالا حصے کے ساتھ ملا کر پڑھنا مفید ہوگا۔

7.5.2.3.1 ماحولیاتی تعلیم کی تدریسیات

طلبا کو چاہیے کہ ماحولیاتی مسائل کو نہ صرف سائنسی یا تکنیکی نظریے سے دیکھیں بلکہ ان پر سماجی اور انسانی علوم کے نقطۂ نظر سے بھی غور کریں۔ انھیں یہ جانچنا ہوگا کہ افراد، جماعتوں، اور اقوام کی کارکردگیاں، چاہے وہ تاریخی ہوں یا عصری، کتنے دوررس نتائج پیدا کرسکتی ہیں۔ اس لیے فن تدریس کو درج ذیل نکات کے ذریعے تیار کیا جانا چاہیے:

a. استاد کو ماحولیاتی اقدار اور عادات میں ترقی کی منصوبہ بندی جان بوجھ کر کرنی چاہیے۔ کہانیوں اور مثالوں میں موجود ماحولیاتی اقدار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انھیں طلبا کے لیے واضح کرنا چاہیے۔

باکس 7.2ii

ماحولیاتی اقدار میں سماجی، سیاسی، اقتصادی، ثقافتی اور قدرتی ماحول اور مظاہر کے بارے میں ایک قسم کی حساسیت شامل ہے اور عزت، انصاف اور حقوق سے متعلق سوالات کی نشاندہی اور اسے اٹھانے کی قابلیت اور تحریک بھی موجود ہے۔ ان اقدار میں ارد گرد کے ماحول کی جمالیاتی قدردانی بشمول جسمانی اور سماجی-ثقافتی ماحول کا تنوع بھی شامل ہے۔

ماحولیاتی تعلیم سماجی اور قدرتی دونوں پہلوؤں کو تنقیدی انداز سے دیکھتی ہے۔ سماجی پہلوؤں میں صنف اور پسماندگی، مساوات، انصاف، عزت اور حقوق کا احترام شامل ہیں۔ یہ طلبا کو ماحولیاتی تباہی کو روکنے کے لیے دیسی طریقوں کے بارے میں علم حاصل کرنے کی ترغیب بھی دیتی ہے۔ قدرتی پہلوؤں میں جانوروں کی اقسام کی بقا اور جانوروں کے حقوق سے متعلق مسائل اور وسائل کے پائیدار استعمال جیسے جنگلات اور دریا شامل ہیں۔ اس لیے، ماحولیاتی تعلیم طلبا میں ایک اچھی طرح تیار شدہ سیٹ ماحولیاتی اقدار کے ساتھ ساتھ ماحول کی مزید خرابی کو روکنے یا درست کرنے کے لیے اقدامات میں شرکت اور پہل کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے اور پائیداری کو بھی فروغ دیتی ہے۔

b. زیادہ تر متن کو مباحثوں اور گفتگو کے ذریعے پیش کیا جانا چاہیے نہ کہ ایک حتمی نتیجے کے طور پر۔ یہ امکانات کے دروازے کھولنے اور تنقیدی مشغولیت کی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ یہ صلاحیتیں تحقیق، تجزیہ اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت اور اپنی کمیونٹی سے متعلقہ اسی طرح کی حکمتِ عملیوں کے ذریعے پیدا کی جانی چاہیے۔

c. تعلیم میں تاریخی اور موجودہ مسائل کے ارد گرد مباحثے، نظریاتی اور عملی کے ساتھ ساتھ تنقیدی غور و فکر کے ذریعے عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت پیدا کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔

d. طلبا کو اس کی نشاندہی کرنی چاہیے کہ وہ اپنی فہم کا اظہار معاشرے میں کیسے کر سکتے ہیں، چاہے وہ وکالت کے ذریعے ہو یا صرف مکالمے کے ذریعے۔

e. اس سطح میں طلبا کو جتنا ممکن ہو زیادہ سے زیادہ مواد جیسے کتابیں، میڈیا، فلمیں، ہم عمروں اور بزرگوں کے درمیان مکالمے، دوسرے اسکولوں کے ہم عمر افراد کے ساتھ بات چیت، ریاست یا ملک سے باہر ماہرین اور ہم عمروں کے ساتھ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے تجربہ فراہم کیا جانا چاہیے۔

f. اساتذہ کو خود کو اور درسیاتی کتب کو علم کا واحد ذریعہ نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ طلبا کی سیکھنے کی صلاحیت کو وسعت دینے کے لیے دوسرے افراد یا میڈیا کے ساتھ تبادلۂ خیال کو فروغ دینا چاہیے۔ اساتذہ کے پاس ایسے افراد کے وسائل کا مجموعہ ہونا چاہیے جو ان کی تعلیم میں مدد کرسکیں۔

g. طلبا کو اپنے تجربات، نتائج، اور تاثرات میں دوسروں کو شریک کرنے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم مہیا کیا جانا چاہیے (جیسے اسکول خبر نامہ، سیمینار، اشاعتیں، ٹی وی انٹرویو، سوشل میڈیا)۔

h. سال بھر مسلسل سیکھنے کے لیے، طلبا کسی منصوبے کو شروع کر سکتے ہیں یا کسی جاری منصوبے میں حصہ لے سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر دریا صاف کرنا، کمیونٹی کے منصوبے، اسکول کی پائیدار مشقیں، ماحولیات کیلئے روزگار اسکول یا ماحولیاتی اغراض کے لیے وقف مقامی تنظیموں کے ساتھ رضا کارانہ خدمات انجام دینا۔

i. طلبا کو ماحولیاتی مواد کو پڑھنے کی ترغیب دی جانی چاہیے اور اس کے مطالعے کا خلاصہ پیش کرنا چاہیے؛ ساتھ ہی متعلقہ کتابوں اور فلموں، ویڈیوز، پروگراموں کے جائزے اور تاثرات بھی ساجھا کیے جا سکتے ہیں۔

استاد کی آواز 7.2v

نظیری مطالعات

جب میں یہ سوچتا ہوں کہ میں اپنے طلبا کو ماحول کے بارے میں کیا سکھانا چاہتا ہوں تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ یہ سوال انتہائی مشکل ہے۔ انھیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ماحول کی خرابی کی وجہ سے دنیا کس خطرے میں ہے۔ تاہم، مستقبل اتنا مایوس کن لگتا ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ وہ یہ سوچیں کہ ان کی زندگیوں میں کوئی امید نہیں ہے۔ اس مخمصے کی وجہ سے میری ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔

میں ان کے ساتھ تین بحران کی حقیقتیں بانٹنے کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن ساتھ ہی انھیں انفرادی اور اجتماعی سطح پر ایسے اقدامات کی تفصیلات فراہم کرنا چاہتا ہوں جو ماحول پر مثبت اثر ڈالتی ہیں۔ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ وہ اس بات کا شعور پیدا کریں کہ کمیونٹی کے ممبران کے طور پر وہ حکومتوں کی طرف سے ماحول سے متعلق فیصلوں اور پالیسیوں پر کس طرح اپنا ردعمل ظاہر کر سکتے ہیں۔

میرا ماننا ہے کہ ان اغراض کے حصول کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انھیں تفصیلی کیس اسٹڈیز فراہم کی جائیں۔ یہ نظیری مطالعات نہ صرف سیاق اور مخصوص مسائل کو سمجھنے بلکہ ان مسائل کے حل کے لیے کیے گئے اقدامات کو جاننے میں بھی مدد کریں گے۔ ہمارے ملک میں کئی ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں لوگوں نے روایتی طریقوں کو زندہ کیا یا سادہ ٹیکنالوجی کے ذریعے مسائل کا حل نکالا۔ ان کیس اسٹڈیز کو پڑھنے سے نہ صرف طلبا مثبت اور مسئلہ حل کرنے کے رویے کو اپنائیں گے بلکہ وہ یہ بھی دیکھ سکیں گے کہ کس طرح کمیونٹیز مقامی سطح پر اپنا کردار ادا کر سکتی ہیں۔

7.5.2.3.2 ماحولیاتی تعلیم میں جائزہ

ماحولیاتی تعلیم میں جائزے کے چند اہم اصول درج ذیل ہیں:

a. طلبا کا جائزہ ماحولیاتی مسائل اور خدشات کی تفہیم کے ساتھ ساتھ ان کے مسائل کو کم کرنے کے لیے اقدامات کی نشاندہی کرنے کی صلاحیت کے لیے لیا جانا چاہیے۔

b. جائزہ کسی صورتحال/واقعے کے سیاق و سباق پر مبنی ہونا چاہیے یا مختصر کیس اسٹڈیز کا استعمال کرنا چاہیے۔

نیچے دیے گئے چند اساتذہ کی آرا مختلف قسم کے جائزوں کی تصویر پیش کرتی ہیں۔

استاد کی آواز 7.2vi

انسان اور حیوان کا ٹکراؤ

میں گریڈ 10 کو پڑھاتا ہوں۔ درج ذیل سوال انسان اور جانور کے ٹکراؤ کے بارے میں طلبا کی تفہیم کا جائزہ لیتا ہے۔ جانوروں کے لیے سکڑتی ہوئی جگہوں کے اثرات کے بارے میں براہ راست سوال پوچھنے کے بجائے، یہ سوال ایک حالیہ واقعے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور طلبا کی صلاحیت کا جائزہ لیتا ہے کہ وہ سب سے موثر حل یعنی جنگلی جانوروں کے گزرگاہوں کی شناخت کر سکیں۔

7 مئی 2023 کی رات کو مدھیہ پردیش کے اندور کے قریب مہو میں ایک شیر سی سی ٹی وی کیمروں میں قید ہوا۔ 10 مئی 2023 کی رات کو بھی شیر سی سی ٹی وی کیمروں میں دوبارہ قید ہوا۔ ڈرونز کے استعمال سمیت بڑے پیمانے پر تلاش کے باوجود شیر کا پتہ نہیں چل سکا۔ کسی انسان یا جانور پر حملے کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ محکمۂ جنگلات کے اہلکاروں کا کہنا ہے کہ 2019-20 میں مہو میں پنجوں کے نشان دیکھے گئے تھے، حالاں کہ کوئی شیر نہیں دیکھا گیا۔ انھوں نے اس بات کی تصدیق بھی کی کہ قصبے کے قریب کے جنگلات میں شیروں کو دیکھا گیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ شیر ساتھی کی تلاش کے لیے قصبے میں آ گیا ہوگا یا پھر اپنا مسکن بنانے کے لیے ہجرت کر رہا ہوگا۔

قصبے کے لوگوں کو محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ شیروں کو بڑھنے کا موقع دینے کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے؟ مناسب ترین متبادل (متبادلوں) کا انتخاب کریں:

a. قصبے کے قریب کے جنگلات کے گرد مکمل طور پر باڑ لگائی جائے تا کہ محفوظ علاقوں سے باہر شیروں کی نقل و حرکت کو روکا جا سکے۔

b. قصبے کے لوگ رات کے وقت باہر جانے سے گریز کریں اور گھریلو جانوروں کو محفوظ پناہ گاہوں میں بند رکھیں۔

c. زیادہ گنجان جنگل والے علاقوں کے درمیان خالی زمین کے ٹکڑوں میں بڑے پیمانے پر جھاڑیوں اور درختوں کو لگایا جائے۔

d. شیروں کو پکڑنے کے لیے پنجرے لگائے جائیں، جنھیں بعد میں محفوظ جنگلاتی علاقوں میں چھوڑا جا سکے۔

e. دیگر

میں نے نمبرات دینے کی درج ذیل اسکیم کا استعمال کیا: a-0, b-0, c-4, d-0, e-0

استاد کی آواز 7.5vii

حیاتیاتی تنوع کا زوال

میں گریڈ 10 کو پڑھاتا ہوں۔ درج ذیل سوال طلبا کی کسی ماحولیاتی مسئلے کی تفہیم اور اس کے حل کے لیے بنائی گئی عملی حکمتوں کا جائزہ لیتا ہے۔ براہ راست سوال کرنے کے بجائے، طلبا کو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ان مخصوص واقعات کے بارے میں سوچیں جن کا انھوں نے مطالعہ کیا ہے اور کسی ایک کو تفصیل سے بیان کریں۔ یہ طلبا کی جامع سمجھ کا بھی جائزہ لیتا ہے، یعنی مسئلہ اور کیوں مخصوص حکمت عملیاں اس سیاق میں کام کرتی ہیں۔

کسی بھی نمونے کا استعمال کرتے ہوئے، بیان کریں کہ حیاتیاتی تنوع کے زوال نے کسی مخصوص معاشرے کو کیسے متاثر کیا۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح کریں کہ معاشرے کے مقامی کردار نے حیاتیاتی تنوع میں زوال کے اثرات کو کم کرنے میں کیسے مدد کی۔ اور آپ کو کیوں لگتا ہے کہ ان کی حکمت عملی یا عملی حکمتیں اہم ہیں؟

حصہ C

یہ نمبرات دینے کی اسکیم ہے جو میں نے استعمال کی:

طلبا کے جوابات	
معاشرے کی جانب سے حیاتیاتی تنوع کے زوال کے جس پہلو کو حل کیا گیا، بیان کرتا ہے	1
سماجی اثرات کی وضاحت کرتا ہے	1
ماحولیاتی اثرات کی وضاحت کرتا ہے	1
اثرات کو کم کرنے کے لیے حکمت عملی/عملی حکمتوں کی وضاحت کرتا ہے	1
وضاحت کرتا ہے کہ حکمت عملی/عملی حکمتوں کی شناخت کیوں کی گئی	1
وضاحت کرتا ہے کہ حکمت عملی/عملی حکمتوں کو کس طرح نافذ کیا گیا	1
حکمت عملی/عملی حکمتوں کو نافذ کرنے کے نتیجے کو بیان کرتا ہے	1
حکمت عملی/عملی حکمتوں کی کامیابی کی وجوہات فراہم کرتا ہے	1
وضاحت کرتا ہے کہ انھوں نے حکمت عملی/عملی حکمتوں کو بیان کرنے کا انتخاب ہی کیوں کیا	1
وضاحت کرتا ہے کہ حکمت عملی/عملی حکمتوں کو دوسرے مقامات پر کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے	1

7.2viii استاد کی آواز

جھیلوں کا احیا

میں گریڈ 10 کو پڑھاتا ہوں۔ درج ذیل سوال طلبا کے مختلف پہلوؤں کو یکجا کرنے اور ایک مضبوط منطقی بنیاد پر ممکنہ اقدامات تجویز کرنے کی صلاحیت کا جائزہ لیتا ہے۔ طلبا سے یہ سوال ان سے صرف جھیل کے احیا کے لیے عملی حکمتوں کو یاد کرنے اور بیان کرنے کے بجائے، ایک مخصوص سیاق و سباق فراہم کرتا ہے۔ طلبا اس سیاق کے ساتھ ساتھ اپنی وسیع تر تفہیم پر بھی انحصار کر سکتے ہیں تاکہ مزید مخصوص عملی حکمتیں تجویز کر سکیں۔

درج ذیل اقتباس کو پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات کے جواب دیں:

نجف گڑھ جھیل: 1883 کے دہلی گزٹ اور 1911 کے 'سروے آف انڈیا' کے نقشے میں ذکر ہونے کے باوجود، فی الحال دہلی حکومت کا کہنا ہے کہ نجف گڑھ جھیل (عرض بلد N 28° 36'38.67، طول بلد E 76° 59'12.18، اونچائی: 216 میٹر) اب دہلی میں موجود نہیں ہے۔

1970 کی دہائی سے پہلے، جنوب مغربی دہلی میں نجف گڑھ جھیل 300 مربع کلومیٹر سے زیادہ پر پھیلی ہوئی تھی اور حیاتیاتی تنوع کا مرکز تھی، جہاں مختلف آبی پرندے اور مقامی جنگلاتی حیات موجود تھیں۔ اس علاقے کے زیادہ تر باشندوں کے لیے یہ ایک حیرانی کی بات ہے کہ یہاں کبھی اتنی بڑی جھیل موجود تھی اور اس کے احیا کی ضرورت عام طور پر بحث کا موضوع نہیں ہے۔

نجف گڑھ جھیل کی موجودہ صورتحال: فی الحال یہ جھیل ایک سطحی گڑھے کے طور پر موجود ہے جس میں گھاس اور کچرے کا ڈھیر ہے۔ بجائے اس کے کہ اس کا احیا کیا جائے 2015 تک، دہلی کے نقشے سے اس سابقہ جھیل کو ہٹایا جا چکا ہے۔ جھیل کے غائب ہونے اور اس کے کوڑے دان کے طور پر استعمال کیے جانے سے مقامی آبادی، جو دہلی کے قریبی ریاستوں سے آئے ہوئے مہاجرین پر مشتمل ہے کے لیے صحت کے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔

دہلی ترقیاتی مقتدرہ (DDA) کی ملکیت والی زمین کو دھرم پورہ میں گورنمنٹ گرلز سینئر سیکنڈری اسکول (II) کو پارک میں تبدیل کرنے کے ارادے سے دیے دیا گیا ہے۔ بینچ اور جھولوں کی تعمیر اور علاقے کے ارد گرد باڑ لگانے کے باوجود، زمین ناقص دیکھ بھال سے متاثر ہے۔ اس علاقے میں آلودگی بہت زیادہ ہے اور نجف گڑھ کا نالہ جو پہلے صاحبی ندی کے نام سے جانا جاتا تھا، کی ابتدا نجف گڑھ جھیل کے پاس ہوتی ہے، اب سب سے زیادہ آلودگی پھیلانے والے ذرائع میں سے ہے، جو جمنا ندی کی تنزلی کا سبب ہے۔

زیر زمین پانی کی سطح کم ہونے ناحق تجاوزات اور کنکریٹ کی تعمیرات پانی کے وسائل کی مناسب منصوبہ بندی اور متعلقہ حکام کے سائنسی بندوبست کی عدم موجودگی کی وجہ سے جھیل خشک ہوگئی ہے۔ یہاں کے مقامی باشندوں نے بتایا کہ 10 سال پہلے تک وہاں مچھلیاں موجود تھیں اور کہا کہ جھیل 5 سال پہلے خشک ہوئی ہے۔

احیا کے منصوبے: 2019 میں دہلی حکومت نے نجف گڑھ جھیل کے احیا اور اسے ایک منظور شدہ دلدلی زمین قرار دینے کا منصوبہ پیش کیا۔ حکومت کو امید ہے کہ جھیل کا احیا جنوب مغربی دہلی کی پانی کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کرے گا۔ تاہم تمام باشندے اس خیال سے خوش نہیں ہیں، کیوں کہ وہ پریشان ہیں کہ یہ بارش کے موسم میں علاقے میں سیلاب کا باعث بنے گا۔ بزرگ بارش کے موسم کے دوران جھیل کے سیلاب کی وجہ سے پیش آنے والی مشکلات کی کہانیاں سناتے ہیں۔ وہ لوگ جنھوں نے دریائی کنارے پر ناحق تجاوزات کر لی ہیں، وہ بھی ناراض ہیں کیوں کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے گھر خطرے میں ہیں۔ کچھ افراد نے دریائی کنارے کے حصوں پر کاشتکاری بھی شروع کر دی ہے اور انھیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان کے روزگار کو خطرہ ہے۔

ماہرین کی رائے: ماہرین نے زیر زمین پانی سے متعلق مرکزی بورڈ کی ایک رپورٹ کو جھیل کے احیا کے حق میں پیش کیا۔ رپورٹ کے مطابق، جنوب مغربی دہلی میں پانی کی سطح 'نیم بحرانی حالت' میں ہے۔ ماہر ماحولیات سی آر بابو نے کہا، "اس علاقے میں ایک بڑی آبی ذخیرے کی موجودگی سے درجہ حرارت چند ڈگری کم ہو جائے گا۔ جیسے ہی پانی کا ذخیرہ بحال ہوگا، اس علاقے کی مٹی زیادہ نمی کو روک سکے گی، جو درختوں کی نشوونما میں مدد کرے گی۔ یہ بھاری بارشوں کے دوران پانی کے بہاؤ کو روکنے اور سیلاب کو روکنے میں بھی مدد کرے گا۔"

ماخذ: رستوگی، پریدھی اور سنگھ، ایس کے۔ (2017)۔ میٹروپولیٹن شہر میں آبی ذخائر کی بحالی اور احیا کی حکمت عملی: نجف گڑھ جھیل، دہلی، بھارت کیس اسٹڈی۔ انٹرنیشنل جرنل آف ایڈوانس ریسرچ (IJAR)، صفحہ 195-189۔

رائے چودھری، آدریجا۔ (2019)۔ گاؤں والے نجف گڑھ جھیل کے احیا پر منقسم۔ ہندوستان ٹائمز، نئی دہلی۔ آپ دہلی حکومت کو جھیل کے احیا کے منصوبے کو کامیاب بنانے کے لیے کیا حکمت عملیاں تجویز کریں گے؟ حکمت عملیاں تجویز کرنے کی وجوہات بھی بیان کریں۔

نمبرات دینے کی اسکیم جو میں نے استعمال کی درج ذیل ہے:

طلبا کے جوابات	
متن سے صرف چند غیر متعلقہ نکات منتخب کرتا ہے	1
بغیر کوئی وجہ بتائے حکمت عملی بیان کرتا ہے	2
بغیر کسی وجہ کے ایک سے زیادہ حکمت عملی بیان کرتا ہے	3
متن سے اخذ کردہ دلائل کے ساتھ متعدد حکمت عملیاں بیان کرتا ہے	4
متعدد حکمت عملیاں منتخب کرتا ہے اور مسئلے کی عمومی تفہیم کی بنیاد پر وجوہات بیان کرتا ہے	5

7.5.3 اساتذہ

ابتدائی سطح میں ہمیں ایسے اساتذہ کی ضرورت ہے جن میں مخصوص صلاحیتیں ہوں؛ مثال کے طور پر، تدریسیاتی طریقے جو سیاق و سباق کی تفہیم، طلبا کی مباحثے کے ذریعے سمجھ بوجھ کو بڑھانے کی صلاحیت اور متعدد طریقوں کے استعمال؛ مشاہدہ اور تجربے جیسی صلاحیتیں؛ مخصوص موضوعات سے آگے جوڑنے کی صلاحیت؛ ماحولیاتی شعور اور حساسیت۔ ''ہمارے آس پاس کی دنیا'' مضمون کو سکھانے کے لیے سائنس یا سماجی علوم کے اساتذہ اس وقت تک موزوں ہیں، جب تک پیشہ ورانہ نصاب اس تخصص کی پیش کش نہیں کرتے، بشرطیکہ وہ اچھی طرح سے تیار کردہ تربیتی ماڈیول سے گزر چکے ہوں۔

ثانوی سطح میں سماجی علوم کا استاد ''سماج میں افراد'' کی تعلیم دے جب کہ سائنس کا استاد ماحولیاتی تعلیم کی ذمہ داری اٹھائے۔ گریڈ 9 میں ان چار موضوعات پر آگاہی رکھنے والے اساتذہ کی ضرورت ہوگی جن کے ذریعے یہ پورے کیے جائیں گے۔ ''سماج میں افراد'' کی تدریس کے لیے سماجی علوم کے استاد بہترین ہوں گے۔ تربیتی ماڈیول کو نہ صرف مواد پر توجہ دینی چاہیے بلکہ اساتذہ کو اپنی ذاتی، اخلاقی اور سماجی اقدار کا جائزہ لینے کی بھی ضرورت پوری کرنی چاہیے۔ اسی دوران، اسکول میں اساتذہ کو موجودہ معاملات پر بات کرنے کے لیے باقاعدگی سے ملاقات کرنی چاہیے، بحث و مباحثے کی صلاحیت کو مضبوط بنانا چاہیے اور اخلاقی و سماجی استدلال کے اطلاق کے ساتھ ساتھ بین موضوعاتی سمجھ کو اپنانا چاہیے۔ یہ مختلف نقطۂ نظر اور مضمون سے متعلق مہارت کو یقینی بنانے میں مدد کرے گا۔

گریڈ 10 میں سائنس کا استاد ماحولیاتی تعلیم کی ذمہ داری اٹھائے کیوں کہ اس سطح پر مواد میں سائنسی تصورات اور خیالات شامل ہوں گے۔ اگر سائنس کا استاد دستیاب نہ ہو تو سماجی علوم کا استاد اس مضمون کو پڑھا سکتا ہے۔ تاہم استاد کو چاہیے کہ اپنے ذاتی مضمون سے مطابقت رکھنے والے مواد یا صلاحیتوں پر زیادہ زور نہ دیں اور ضرورت کے مطابق دوسرے شعبے کے عناصر کو شامل کرے۔ ماحولیاتی تعلیم کے استاد کو اسکول کی سطح پر سائنس اور سماجی علوم دونوں کی مناسب فہم رکھنی چاہیے اور ان کے درمیان مضامین کی مناسبت سے روابط قائم کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ ماقبل ملازمت کی درسیات میں ماحولیاتی تعلیم کو ایک لازمی حصہ کے طور پر شامل ہونا چاہیے طلبا اساتذہ بھی اسکولی طلبا سے متوقع منصوبوں اور چھوٹے تحقیقی مطالعات سے ہم آہنگ ماحولیاتی تعلیم کے متعلقہ منصوبے انجام دے سکتے ہیں۔ جب تک یہ تبدیلی نہیں آتی، اساتذہ کو تربیت دینے کے لیے اچھی طرح سے تیار کردہ ماڈیول کی ضرورت پڑتی رہے گی۔

باب 8
جسمانی تعلیم اور تندرستی

اسکولوں میں جسمانی تعلیم اور تندرستی کا مقصد طلبا کو جسمانی طور پر متحرک چاق و چوبند اور صحت مند زندگی گزارنے کی آموزش میں معاونت کرنا ہے۔ اس قومی درسیاتی خاکے (NCF) میں جسمانی تعلیم اور تندرستی کی جگہ جسمانی تعلیم (Physical Education) کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ جسمانی تعلیم ذہن اور جسم کی صحت مندی کو فروغ دینے والے حرکات و سکنات مشق، کسرت، یوگ، کھیل کود اور دوسری سرگرمیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جسمانی تعلیم میں بدن اور کھیل کود کی معلومات کو فروغ دینے والی عمر اور سطح کے مطابق متنوع جسمانی سرگرمیوں کے ساتھ مسلسل محنت، ٹیم ورک اور کھیل کے جذبے کا نظم ہونا چاہیے۔

KRCR 2019 میں جسمانی تعلیم کے رول کا بیان اس طرح کیا گیا ہے کہ:

"جسمانی تعلیم، جسم اور دماغ دونوں کی صحت اور نشوونما کے لیے اہم ہے۔ یہ بچے کی عضلاتی اور قلبی قوت، لچک، قوت برداشت، حرکی مہارتوں اور دماغ، جسم کے باہمی رشتے اور صحت کو بہتر بنانے میں معاون ہوتی ہے یہ طلبا کو نجی اور قابل حصول اہداف کو مقرر کرنے اور حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ کھیلوں میں شمولیت طلبا کو ٹیم ورک، باہمی تعاون، مسائل کو حل کرنے، نظم و ضبط، ثابت قدمی اور ذمہ داری کی خصوصیات پیدا کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ عام طور پر جسمانی سرگرمی کا شمار تناؤ اور الجھن کو دور کرنے کے بہترین اور مسلم طریقوں میں ہوتا ہے اور یہ جذباتی استحکام اور تحمل میں معاون ہوتا ہے۔ یہ تمام خوبیاں اور فوائد کلاس روم میں بھی کامیابی کے لیے موضوع اور بامعنی ہیں۔ مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ جسمانی اعتبار سے سرگرم طلبا اسکول کے دوسرے کاموں میں بھی زیادہ بہتر کارکردگی ظاہر کرتے ہیں اور زیادہ کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ آخر کار جو لوگ نوجوانوں کی طرح جسمانی طور پر سرگرم رہتے ہیں وہ بالغوں کی طرح زیادہ فٹ بھی رہتے ہیں اور وہ نسبتاً طویل، صحت منداور کامیاب زندگی گزارتے ہیں۔"

سیکشن 8.1
اغراض

جسمانی سرگرمی انسانی زندگی کا اٹوٹ حصہ ہے اور اس لیے اسکولی درسیات کا بھی اٹوٹ حصہ ہے۔ کھیل کود اور جسمانی سرگرمیاں کسی انفرادی طالب علم کو اہم حرکی مہارتیں جسمانی تندرستی کے طریقے کی مشق، جسمانی۔جذباتی آگاہی اور اصول وضوابط، متعلقہ ادراکی صلاحیت، محنت اور ٹیم ورک کے اقدار اور اپنی طاقت و قوت اور کمزوریوں کو خوش اسلوبی سے قبول کرنا سکھاتے ہیں۔

مختلف جسمانی سرگرمیوں نے مشترکہ دلچسپیوں اور جذبے پر پوری دنیا کے لوگوں کو متحد کر دیا ہے۔ چاہے یہ عالمی کھیل کود کے مقابلوں کے انعقاد ہوں یا یوگ کا دنیا بھر میں پھیلاؤ، کھیل کود یوگ اور دوسری سخت جسمانی سرگرمیوں نے انسانیت کو مشترکہ تجربات، جذبات اور جوش و جذبے سے لبریز ہونے کا موقع فراہم کیا ہے۔

ہندوستان نے صحت مند جسم کی مرکزیت کو کسی بھی تعلیمی تجربے کے ایک حصے کے طور پر بہت پہلے سے تسلیم کر رکھا ہے۔ یوگ، کشتی، مالکھب (Malkhamb) اور تیراندازی جیسے کھیلوں اور جسمانی سرگرمیوں کی ایک شاندار روایت ہے جو جسم، صحت اور انسان کی مکمل ترقی کے درمیان تعلق کی نشاندہی کرتی ہے۔

اس لیے جسمانی تعلیم کا اچھا پروگرام سب کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے قطع نظر اس کے کہ آدمی زندگی میں کس چیز کے حصول میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اسکولوں میں جسمانی تعلیم کو درج ذیل اغراض حاصل کرنا چاہیے:

a. **جسمانی سرگرمی اور کھیل کود کی تحسین:** اچھی صحت، تفریح، خود پر غور و فکر اور سماجی تعامل کے مواقع فراہم کرنے کے لیے کھیل کود اور جسمانی سرگرمیوں کی قدر کرنی چاہیے

b. **جسمانی سرگرمی یا کھیل کود میں مہارت پر مبنی شرکت کے لیے صلاحیتیں:** جسمانی تعلیم کو مختلف قسم کی مہارتوں اور انسانی جسم کے حرکات کے نفاذ کی صلاحیت اور معلومات کو فروغ دینا چاہیے اور مختلف سرگرمیوں اور کھیل کود میں شرکت کرنے اور اس سے محظوظ ہونے کی صلاحیت کو بھی فروغ دینا چاہیے۔

c. **جسمانی تعلیم کو استقلال اور ارادے کی مضبوطی کو جسمانی صلاحیتوں میں نمایاں مقام حاصل کرنے میں دل چسپی پیدا کرنے کو فروغ دینا چاہیے۔**

d. **ہمدردی اور تعاون:** جسمانی تعلیم کو ہمدردی، تعاون، صاف ستھرے، ایماندارانہ کھیل اور اخوت کو پروان چڑھانا چاہیے۔ یہ پوری زندگی کسی کو اچھی انسانی خصوصیات کا حامل رہنے، سماج میں معاونت کرنے والا اور ہار یا جیت کو باوقار انداز میں تسلیم کرنے والا بنانے کے لیے کارگر ہیں۔

باکس 8.1

یوگ

آج یوگ کے جتنے بھی آسن اور شکلیں ہیں وہ 4 ہزار سال قبل پتنجلی کے تحریر کردہ اقوال کے مجموعے یوگ سوتر (Yoga Sutra) سے ماخوذ ہیں۔ یہ روایت نسل در نسل ہوتے ہوئے ہم تک پہنچی ہے جسے ہم موجودہ شکل میں دیکھ رہے ہیں۔ یوگ صرف آسن کی جسمانی مشق نہیں ہے بلکہ یہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ پتنجلی نے یوگ کے آٹھ اعضاء (جزو) بتائے ہیں۔ وہ یہ ہیں، یم (عالمگیر اخلاقی احکام)، نیم (قواعد و ضوابط سے خود کی تطہیر)، آسن (انداز نشست و برخاست)، پرنیام (سانسوں کا متوازن کنٹرول)، پرتیاہار (Pratyahara)، (حس اور خارجی اشیا کے تسلط سے نجات اور ذہنی آزادی)، دھارن (توجہ مرکوز کرنا)، دھیان (مراقبہ)، سمادھی (گہرے

مراقبہ کے ذریعے حاصل کردہ اعلیٰ شعور کی حالت)۔ یَم اور نِیَم طالب علم کے ساتھی طالب علموں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے کے جنون اور جذبے کو کنٹرول کرتا ہے۔ اندازِ نشست کی مشق کے ذریعے طالب علم جسم اور دماغ کو صحت مند، مضبوط اور فطرت کے ساتھ ہم آہنگ رکھتے ہیں۔ تقریباً یہی اسکولی درسیات میں جسمانی تعلیم کے اغراض ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ طلبا صحت مند طاقتور اور اپنے ارد گرد کے ماحول سے ہم آہنگ رہیں اور ان کا شمار سماج سے تعاون کرنے والے افراد میں ہو۔ اس لیے یوگ کی تعلیم جسمانی تعلیم کے پروگرام کا اٹوٹ حصہ ہے۔ پرانایام جیسے بہت سے یوگ آسن اور ان کی مشقوں کا اس دستاویز میں بار بار ذکر کیا گیا ہے۔

ماخذ: *Light on Yoga by BKS, Iyengar*

سیکشن 8.2

اندازِ نظر

اس قومی درسیاتی خاکے (NCF) میں جسمانی تعلیم کو ایک اہم درسیاتی میدان کے طور پر دیکھا گیا ہے نہ کہ محض ایک زائد درسیاتی سرگرمی کے۔ اس کے اپنے مقررہ آموزشی معیار، مواد، مناسب طریقۂ تدریس اور جائزہ کے طریقے ہیں۔ یہ درسیاتی مجوزہ خاکہ اس سیکشن میں بیان کردہ اصولوں سے متاثر ہے۔

a. **اسکولوں کی تمام سطحوں میں جسمانی تعلیم کی کلاس کا بندوبست کرنا چاہیے:** ابتدائی سطح کے طلبا آزادانہ کھیل سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور زیادہ تر کھیلوں میں شرکت کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں اس سطح پر آزادانہ کھیل، ضوابط کے تخلیقی تنوع اور مقامی کھیلوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ مڈل سطح میں طلبا کو مقامی کھیل کھیلتے رہنا چاہیے لیکن ساتھ میں زیادہ کھیلے جانے والے کھیلوں کے بارے میں بھی انھیں تربیت حاصل کرنی چاہیے۔ انھیں مقابلہ جاتی کھیلوں میں بھی سرگرمی سے حصہ لینا چاہیے۔ کسی ایک کھیل یا سرگرمی کو منتخب کرنے اور اعلیٰ سطح کے مقابلوں میں بھی حصہ لینے کے لیے مہارتوں کے فروغ میں ثانوی سطح کے طلبا کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ تمام سطح کے طلبا کو نظام الاوقات کے حصے کے طور پر جسمانی تعلیم کی ایک لازمی کلاس ضرور رکھنی چاہیے۔ اگر مخصوص طلبا کو اوائل عمر میں ہی مختلف بین اسکولی، مقامی، ریاستی، ملکی اور عالمی مقابلہ جاتی کھیلوں میں شرکت کی دلچسپی پیدا ہو جائے تو اسکولوں کو مناسب نظم کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنے ذوق و شوق کے حصول کی کوشش کر سکیں۔ اس کے لیے نظام الاوقات میں (Additional Enrichment Period) یعنی تعلیمی بہتری کا اضافی گھنٹا یا اسکول کے بعد اسی نوعیت کے پروگرام کا نظم ہونا چاہیے۔

b. **اسکولوں کو جسمانی تعلیم کے لیے موزوں وسائل کی فراہمی کو یقینی بنانا چاہیے:** جن اسکولوں کے پاس کھیلنے کے میدان نہ ہوں انھیں قریب کے کسی عوامی میدان یا طلبا کے لیے مخصوص مقامات تک رسائی کو لازمی بنانا چاہیے اور جہاں یہ دونوں ناممکن ہوں وہاں اسکولوں کو جسمانی سرگرمیوں کو اس انداز میں کرنا چاہیے کہ زیادہ جگہ کی ضرورت نہ پڑے جیسے یوگ، بیٹھے بیٹھے کی جا سکنے والی کسرت یا حرکات، ٹیبل ٹینس۔

اسی طرح جب تک جسمانی تعلیم (PE) کے استاد کا تقرر نہیں ہو جاتا ہے جسمانی سرگرمیاں انجام دینے کے لیے اس وقت تک، اسکولوں کے مجموعے اور قرب و جوار کے اسکولوں میں دستیاب جسمانی تعلیم کے استاد کی رہنمائی میں دوسرے اساتذہ کی تربیت ہونی چاہیے۔

کھیل کے ساز و سامان کی محدود فراہمی کی صورت میں کھیل کود اور جسمانی سرگرمی کا انتخاب اسی کے مطابق ہونا چاہیے۔ کھیل کے میدان اور جسمانی تعلیم کے استاد یا قابل استعمال سامان کی عدم دستیابی کو جسمانی سرگرمیوں کی تعلیم اور طلبا کی مصروفیت کو محدود کرنے والے عوامل نہ سمجھا جائے۔

c. **اسکولوں کو چاہیے کہ جسمانی تعلیم کے مضمون کو مساوی اہمیت اور مرتبہ دیں:** اسکولوں میں دوسرے درسیاتی میدانوں کے مقابلے صحت اور جسمانی تعلیم کے مضمون کو عام طور سے کم اہمیت دی جاتی ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی NEP 2020 نے اسے تسلیم کیا ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ درسیات میں اسے مساوی اہمیت اور مرتبہ دیا جائے۔ جسمانی تعلیم تمام طلبا کے لیے یکساں طور پر اہمیت کی حامل ہے اور ہمیں اپنی درسیات کے بنیادی ڈھانچے، اسکول کے کیلنڈر میں مناسب وقت اور اساتذہ کی تیاری کے ساتھ اسکول میں جسمانی تعلیم کی سرگرمیوں کے لیے سازگار حالات پیدا کرنے چاہیے۔

d. **اسکولوں کو تمام طلبا کے لیے جسمانی تعلیم میں یکساں مواقع کی فراہمی کو یقینی بنانا چاہیے:**

i. **تمام سطح کے طلبا کو ان کی دلچسپی، رجحان اور اہلیت کے مطابق جسمانی تعلیم میں جگہ ملنی چاہیے:** ہوسکتا ہے کہ دوسرے درسیاتی میدانوں کی طرح کچھ طلبا کا رجحان دوسرے مضامین کے مقابلے جسمانی تعلیم کی طرف زیادہ ہو اس لیے یہ درسیاتی خاکہ جسمانی تعلیم کی تدریس کے لیے دو طریقے تجویز کرتی ہے:

1. **جسمانی تعلیم کی لازمی کلاس:** تمام طلبا کو نظام الاوقات میں مندرج جسمانی تعلیم کے باقاعدہ کلاس میں شرکت کرنی چاہیے۔ اس کلاس میں انجام دی جانے والی مختلف گروپوں کی سرگرمیاں ان کی صلاحیتوں اور موزونیت کے لحاظ سے ایک دوسرے کی سرگرمیوں سے مختلف ہوسکتی ہیں۔ اسکول کے تمام طلبا اس کلاس کا حصہ ہوں گے اور آموزش کے لیے انھیں مساوی توجہ اور تعاون حاصل ہوگا جس کا مطلب یہ ہے کہ جسمانی تعلیم کے استاد کے وقت آلات اور کھیل کے مواقع تک انھیں یکساں رسائی حاصل ہوگی۔

2. **اسکول پروگرام کے بعد اختیاری جسمانی تعلیم:** جو طلبا جسمانی سرگرمی اور کھیل کود کی مزید اعلیٰ سطح کے حصول کے خواہشمند ہیں وہ اس پروگرام کا حصہ ہوسکتے ہیں۔ اسکول اپنے مقررہ اوقات سے پہلے یا بعد میں مخصوص مہارتوں کی تشکیل کے لیے کلاس منعقد کرسکتے ہیں۔ جسمانی تعلیم کے استاد کو تعاون فراہم کرسکتے ہیں اور انھیں آلات تک رسائی فراہم کرسکتے ہیں۔ اس طرح کے نظم کو درسیات کا حصہ سمجھنا چاہیے نہ کہ ترجیحی سلوک۔ اس لیے دلچسپی رکھنے والے تمام طلبا کو اس طرح کے مواقع دستیاب ہونے چاہیے۔

ii. **تمام جنس کے طلبا کو ہر عمر کے گروپ میں پابندی سے ایک ساتھ کھیلنا چاہیے:** تحفظاتی ملحوظات کو ذہن میں رکھتے ہوئے طلبا ساتھ کھیلنے کے عادی ہوسکتے ہیں اور وقت کے ساتھ مخلوط صنفی گروپ میں آسانی کے ساتھ بلا ہچکچاہٹ کھیلنے کے لیے ان میں مزید پختگی آجاتی ہے۔ اس لیے جتنا جلد ممکن ہو اساسی سطح سے ہی اس انداز نظر کو متعارف کردینا چاہیے۔ اسکول اپنے خطے یا علاقے میں سماجی و ثقافتی رویوں کے مطابق کبڈی جیسے رابطے والے کھیلوں کے لیے مخلوط ٹیم رکھنے کے بارے میں فیصلہ کرسکتے ہیں۔

iii. **اسکولوں کو معذور طلبا کی جسمانی تعلیم میں ان کی ممکنہ حد تک شراکت کی یقین دہانی کرانی چاہیے:** ایسے طلبا کو شرکت کا اہل بنانے کے لیے غور و فکر کے بعد برتی گئی رواداری یا تبدیلی کے ذریعے کھیل کی کیفیت میں تطابق کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے دوڑ کے لیے مقررہ وقت کو بڑھا کر یا معذور طلبا کے متوقع مہارت کی سطح میں انفرادی فرق کو تسلیم کرکے رواداری برتی جاسکتی ہے۔ اسی طرح کھیل کے ضوابط میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ یہ مختلف مہارتوں کے حامل طلبا کو باہمی تعاون کے ساتھ کھیلنے کی یقین دہانی کرائے گی اور/یا بالکل ہی مختلف کھیل کود جیسے وہیل چیئر دوڑ وغیرہ کا منصوبہ بنایا جاسکتا ہے۔

e. **جسمانی تعلیم کے ذریعے اسکولوں کو باہمی تعاون اور ٹیم ورک کی تعلیم دینی چاہیے:** کھیل خاص کر ٹیم کھیل، مخصوص مقصد کے حصول کے لیے ایک ساتھ مل کر کام کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ شرکا ٹیم کی مجموعی کارکردگی اور ٹیم کی کارکردگی میں معاون انفرادی صلاحیتوں

کو بہتر بنانے کے لیے ایک دوسرے کا تعاون کرنا چاہیے۔ تعاون کو آپسی گفتگو کے ذریعے بڑھاوا ملتا ہے (خاص طور پر کسی کھیل سے پہلے حکمت عملیاں تیار کرنے میں یا کھیل کے بعد اپنی ٹیم کی کارکردگی پر نظر ثانی کرنے میں) جو مندرجہ ذیل سوالات جیسے سوالوں پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ جب ہمارا حریف زخمی ہو جائے تو ہمیں کس طرح پیش آنا چاہیے؟ ہمیں جب یہ معلوم ہو کہ ٹیم کے مختلف افراد مختلف صلاحیتوں کے مالک ہیں اور ایک یا دو معاملوں میں ایک دوسرے سے بہتر بھی ہیں تو ٹیم کس طرح بنائیں؟ کچھ صلاحیتوں کو زیادہ اہمیت کیوں دی جاتی ہے؟ ہارنے کے بعد ہم کیا محسوس کرتے ہیں؟ ان حالات میں ہمارا ردعمل کیا ہونا چاہیے؟ کھیل کے دوران وہ کون سے اہم مواقع تھے جب ٹیم مقابلہ کر رہی تھی اور موقع کا پورا فائدہ نہیں اُٹھا پائی؟

f. **اسکولوں کو صحت مند مقابلے کو یقینی بنانا چاہیے اور اسے انفرادی صلاحیتوں اور حدود کا پتہ لگانے کے لیے استعمال کرنا چاہیے:** جسمانی تعلیم کی درسیات کا مقصد ہمدردی، تعاون، صاف ستھرا کھیل اور اخوت کو پروان چڑھانا ہے۔ جسمانی تعلیم کے سیاق میں صحت مند مقابلہ کو طلبا کی جامع ترقی کے اہل بنانے کے وسیلے کے طور پر دیکھنے کی ضرورت ہے طلبا کو کھیل کے جذبے کی اقدار اور دوسروں کے لیے احترام سے سمجھوتہ کیے بغیر مقابلہ کرنے کی تعلیم دینی چاہیے۔ مشق اور کارکردگی کا مرکز اپنے ساتھیوں کو ہرانے یا ان پر سبقت حاصل کرنے کے بجائے اپنے مخصوص میدان میں امتیاز اور کمال حاصل کرنے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ اگلی سطح کے مقابلے کے لیے تیار کرنا ہی خود اپنے لیے چیلنج کی کلید ہے۔ اس موقف کے مختلف مضمرات ہیں۔

i. خصوصی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے طلبا کو مختلف ٹیموں میں تقسیم کرنا چاہیے تاکہ طلبا میں احساس کمتری یا برتری فروغ نہ پا سکے کیونکہ دونوں کے شدید منفی نتائج ہوتے ہیں۔

ii. مقابلہ جاتی کھیلوں میں ہمدردی، تعاون، منصفانہ کھیل اور اخوت جیسے اقدار کو ہمیشہ فروغ دینا چاہیے اور سراہنا چاہیے۔

iii. کھیل میں ہار جیت کو بیجا فخر، ہراسانی یا دباؤ کے احساس نیز حکمت عملی کی موثریت کے بارے میں طلبا کی تنقیدی غور و فکر میں تعاون کے ایک موقع کے طور پر دیکھنا چاہیے۔

iv. بین اسکولی مقابلوں کے لیے طلبا کا انتخاب منصفانہ اور شفاف ہونا چاہیے۔

سیکشن 8.3

معلومات کی نوعیت

a. **"کرنا" ہی "جاننا" ہے:** جسمانی سرگرمی پورے طور پر عملی معلومات کے زمرے میں آتی ہے جہاں صرف سرگرمیوں کو انجام دے کر ہی سیکھا جا سکتا ہے۔ کوئی بھی شخص تیرے بغیر تیراکی جاننے کا دعویٰ نہیں کر سکتا ہے۔ کوئی بھی شخص کسی سرگرمی کو انجام دینے کے بعد ہی اس پر غور و فکر کر سکتا ہے، مشاہدہ کر سکتا ہے اور سرگرمی کو انجام دینے کے طریقے کی وضاحت کر سکتا ہے لیکن اس پیش رفت کی ترتیب کو پلٹ دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

b. **باقاعدہ تدریجی مشق اور تہہ در تہہ آموزش مہارت کا سبب بنتی ہے:** جسمانی سرگرمیوں کی آموزش ایک خاص مدت میں ہوتی ہے۔ کسی سرگرمی میں بنیادی مہارت حاصل کرنے اور اسے بہتر ڈھنگ سے انجام دینے کے لیے اسے بار بار کرنا چاہیے۔ مثلاً تاڑ آسن (Tadasana) کو صحیح ڈھنگ سے کرنے کے لیے پیر کے انگوٹھے سیدھے پھیلے ہوں، پورا وزن داہنے اور بائیں پیروں، پنجوں اور ایڑی پر برابر برابر متوازن ہو۔ دم کی ہڈی اندر کی طرف ہو اور کندھے پیچھے کی طرف ہوں۔ آسن کو کرنے سے پہلے اس آسن کے ان

پہلوؤں کو صحیح ڈھنگ سے کرنے کے لیے ہفتوں کی تربیت درکار ہوسکتی ہے اور اس کے بعد ہی دوسرے پہلوؤں کی جانب رخ کیا جاسکتا ہے۔اس میں عضلات کی یادداشت کا بڑا رول ہوسکتا ہے۔چند ہفتوں کے بعد ہی یہ عمل زیادہ تر از خود انجام پا جائے گا۔اس کے بعد تربیت کار تاڑ آسن (Tadasan) کے دوسرے پہلوؤں پر توجہ مبذول کرسکتا ہے۔

c. **جسم اور جگہ کی آگہی کی تعلیم:** کھیل کود اور جسمانی سرگرمی کے مختلف سیاق میں بدن کی حرکت کے طریقے کی آگہی کی آموزش جسمانی تعلیم کا لازمی حصہ ہے۔یہ مجسم آگہی کھیل کود اور جسمانی سرگرمی کے سیاق میں اپنے بدن میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو پہچاننے، اپنے اردگرد کی آگہی کے میدان کو وسیع کرنے اور دوسروں کے تئیں محتاط رہنے کے بارے میں ہے۔اس طرح کی مجسم آگہی کے ساتھ کھیل سے پہلے اور اس کے دوران حکمت عملی وضع کرنے اور آلات کے استعمال میں مختلف مہارتوں کی آموزش بھی بہتر کھیل کے لیے ناگزیر ہے۔مثلاً کرکٹ میں گیند باز فیلڈ کی سجاوٹ کے مطابق گیند بازی کرتا ہے اور بلے باز فیلڈ میں خالی جگہیں دیکھ کر شارٹ مارتا ہے۔فٹبال اور ہاکی جیسے کھیلوں میں کھلاڑیوں کی تربیت مکانی انداز میں ہوتی ہے۔وہ بنا دیکھے ہوئے اپنی ٹیم کے رکن کے مقام کو پہچان لیتے ہیں۔

d. **آموزش کو لمبی مدت تک یاد رکھا جاتا ہے:** جسمانی سرگرمی کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ جو کچھ ایک مرتبہ سیکھ لیا جاتا ہے اس کی معلومات اس فرد کے ساتھ عرصے تک رہتی ہے اور وہ اس کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے۔اگر آپ نے تیرنا یا ٹیبل ٹینس کے ریکٹ سے اوپر اچھلی گیند کو مارنے کا طریقہ سیکھ لیا ہے اور اس مہارت کو حاصل کرلیا ہے تو اس کو پورے طور پر بھولنا بہت مشکل ہے۔ممکن ہے کہ برسوں تک کسی کا ان سرگرمیوں سے سابقہ نہ پڑے لیکن تھوڑی بہت مشق سے اسے پھر شروع کرسکتا ہے۔ان معنوں میں جسمانی ورزش کی معلومات ہمارے اندر سرایت کر جاتی ہے اور ہمارے وجود کا حصہ بن جاتی ہے۔

e. **اجتماعی عمل میں جسمانی اور جذباتی حدود اور مہارتوں کو سمجھنے کے قابل بناتی ہے:** جسمانی سرگرمی کی نوعیت کے اس پہلو کو تین زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

i. **اپنے جسم اور صلاحیتوں کا علم:** مستقل جسمانی سرگرمی انجام دینے والا شخص اپنی جسمانی صلاحیتوں اور حدود کو نسبتاً بہتر انداز میں سمجھتا ہے۔جیسے وزن نہ اٹھانے والے کے برعکس ایک شخص جو روز وزن اٹھاتا ہے وہ جانتا ہے کہ اصل زندگی میں وہ کتنا وزن (چاول کی بوری) اٹھا سکتا ہے۔برابر جسمانی سرگرمیاں کرنے والے اپنے جسم میں ہو رہی قلیل مدتی تبدیلیوں (آرام یا سونے کی ضرورت، ضرورت سے زیادہ کھانا کھانے کا علم) اور طویل مدتی تبدیلیوں (اپنے بھوک کو بڑھانا، سونے کے دورانیہ کو بدلنا) کے تئیں نسبتاً زیادہ حساس ہوتے ہیں۔

ii. **دماغی اور جذباتی صلاحیتوں کا علم:** ایک شخص کھیل کود میں مستقل شرکت اور غور و فکر سے مختلف حالات میں اپنے احساس اور ردعمل کے طریقوں کے بارے میں بھی سیکھتا ہے۔مثلاً ایک شخص کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتنے جارح ہیں۔دباؤ میں ان کی کارکردگی کیسی رہتی ہے۔ناموافق حالات میں وہ خود کو کتنا توانا محسوس کرتے ہیں اور ان کا ردعمل کیسا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

iii. **سماجی گرد و نواح اور ان کے ساتھ کام کے طریقوں کا علم:** ٹیم میں کھیلے جانے والے کھیلوں کے لیے ضروری ہے کہ ٹیم کے تمام افراد ایک دوسرے کو سمجھیں، مختلف سطحوں پر (کھیل سے پہلے، درمیان اور بعد میں) ایک دوسرے سے بات کریں۔مشترکہ حکمت عملیاں بنائیں اور ٹیم کے لیے درکار مختلف رول ادا کریں۔انھیں سماجی ہونے اور مل کر کام کرنے کی مہارت سکھائی جائے۔

سیکشن 8.4

موجودہ چنوتیاں

a. **اسکولوں اور سماج میں جسمانی تعلیم کی حیثیت:** عام طور پر اسکولوں میں جسمانی تعلیم کو خالی اوقات، آرام کے اوقات اور استاد کی چھٹی پر

ہونے کی صورت میں طلبا کو مصروف رکھنے والا مضمون سمجھا جاتا ہے۔ اس بات کا خوف رہتا ہے کہ بہت زیادہ کھیل (کھیل کود یا دوسری جسمانی سرگرمیاں) بچوں کی تعلیم پر منفی اثرات ڈالتا ہے۔ اسکولوں کے پاس جسمانی تعلیم کی تدریس و آموزش کی بہتر سمجھ نہیں ہوتی ہے۔ ابھی تک جو بھی معلومات موجود ہیں وہ زیادہ تر کھیل کے اصول و ضوابط، کھیل کے میدان کے ابعاد، عضویات بدن اور صرف تغذیاتی ضروریات کے بارے میں ہیں۔

b. **بنیادی ڈھانچے اور وسائل کی کمی:** جسمانی تعلیم کو آموزش کے بہتر معیار کی فراہمی کے لیے کھیل کی جگہ، اندرونِ عمارت سہولتیں ،مخصوص کسرت اور کھیل کے لیے ضروری آلات درکار ہوتے ہیں۔ زیادہ تر اسکولوں میں مناسب بنیادی ڈھانچے اور وسائل کی کمی سب سے بڑا چیلنج ہے۔

c. **اسکولوں میں جسمانی تعلیم کے اساتذہ کی قلت:** ہندوستان جیسے وسیع تعلیمی نظام میں اساتذہ کی دستیابی ہمیشہ ایک چیلنج رہا ہے۔ خاص کر آرٹ، جسمانی تعلیم اور روزگاری تعلیم کے مضامین کے اساتذہ کی۔ فی الحال ہمارے پاس ایسے چند ہی اچھے تعلیمی ادارے ہیں جو تعلیمی پروگرام بھی فراہم کر رہے ہوں اور جسمانی تعلیم کے اساتذہ اور تربیت کار اساتذہ کو تعلیم بھی فراہم کر رہے ہوں۔

d. **جسمانی تعلیم میں علمی ادب/ مواد کی قلت:** جسمانی تعلیم کے میدان میں ہم کیا جانتے ہیں؟ اور ہم کیسے جانتے ہیں جیسے سوالات دائمی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہندوستان میں جسمانی تعلیم سے متعلق ضروری علاقائی مطالعات اور علمی ادب کی قلت اس میدان میں آگے کام کرنے کے لیے نئے اسکالروں اور محققین کے لیے معاون نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا میدان ہے جس میں مستقل کوششوں، مزید علمی دلچسپیوں اور کام کی ضرورت ہے۔

e. **اسکولی سطح پر جسمانی تعلیم سے متعلق درسیات کی عدم موجودگی اور نظریاتی پہلوؤں پر زور:** دسویں جماعت تک مخصوص آموزشی ماحصل اور جائزہ کے امکانات میں وضاحت کی کمی کے ساتھ مقررہ اور حتمی درسیات کی عدم موجودگی کے باعث جسمانی تعلیم کو شدید تدریسیاتی چیلنجوں کا سامنا ہے۔ اسکولوں میں طلبا کو کلاس روم سے باہر لے جایا جاتا ہے تاکہ وہ متعینہ اور ترقی پذیرانہ رہنمائی یا آموزشی معیارات کے بغیر سرگرمیاں انجام دیں یا کھیل کے وقت میں مصروف ہوں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہاں کھیل کود کے نظریاتی پہلوؤں پر بہت زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ بعض اوقات طلبا کو کرکٹ کے میدان اور ٹینس کے کورٹ کے ابعاد کی تعلیم دی جاتی ہے، لیکن ان کھیلوں میں شریک ہونے کے موقعے نہیں دیے جاتے۔

f. **جسمانی سرگرمیوں اور کھیلوں کے لیے ناکافی تغذیہ:** ہندوستان میں بہت سے طلبا کے لیے مڈ ڈے میل پورے دن کا واحد تشفی بخش کھانا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجموعی طور پر ان کی تغذیاتی ضرورتیں پوری نہیں ہوتی ہیں اور اکثر و بیشتر انھیں بہت سی منصوبہ بند اور محنت طلب جسمانی سرگرمیوں میں شرکت کے لیے اپنی صلاحیتوں سے سمجھوتہ کرنا پڑتا ہے۔

سیکشن 8.5

آموزشی معیارات

سبھی درجات میں جسمانی تعلیم کے آموزشی معیارات چار کلیدی میدانوں کو محیط ہوتے ہیں مختلف جسمانی سرگرمیوں میں شرکت کرنے کے لیے حرکی اور تحرکی مہارتیں، موزوں نجی اور سماجی برتاؤ، جسمانی سرگرمیوں میں ذہنی طور پر مصروفیت اور اہداف یا اغراض کا تعین اور ان کا حصول۔ وہ

ہر سطح میں چار کلیدی میدانوں کے ساتھ پیچیدہ اور متنوع انداز میں آگے بڑھتے ہیں۔

مثال کے طور پر حرکت اور مہارتوں کی شروعات بنیادی مہارتوں جیسے لات مارنے، پکڑنے اور پھنسانے کی آموزش کے ساتھ ہوتی ہے اور دوسری حرکت (جیسے دوڑ کر پھینکنا) کے ساتھ مل کر اگلی سطح تک پہنچتی ہیں۔ یہ مہارتوں اور ایک سے زائد حرکت سے مل کر مزید اگلی سطح تک پہنچتی ہیں جیسے دوڑنا، کودنا اور ساتھ ہی پکڑنا یا پیش بینی کرنا، چھلانگ لگانا اور حرکت کرتی ہوئی گیند کو پکڑنا۔

اس طرح ابتدائی سطح میں نجی اور سماجی کردار کا تعلق اصول وضوابط کا مشاہدہ کرنے اور اتباع کرنے سے لے کر اپنے اور ٹیم کے دوسرے ساتھیوں کے کردار کو منضبط کرنے تک ہے۔

ابتدائی سطح میں دماغی نظم کا سلسلہ، پیٹرن کا مشاہدہ کرنے اور وضع کرنے سے لے کر ثانوی سطح کے اختتام پر کھیل کی حکمت عملی تیار کرنے تک محیط ہے۔ ہدف کو متعین کرنے اور اس میں پیش رفت کو ریکارڈ کرنے کا عمل استاد کے مقررہ ہدف کے لحاظ سے محض اپنی پیش رفت کو ریکارڈ کرنے کا اہل ہونے سے لے کر کوششوں، عمل اور ماحصل کے حوالے سے پیش رفت کے جائزہ تک جاتا ہے۔

آخر کار ثانوی سطح کی تعلیم کے اختتام تک یہ ہر طالب علم کو اس قابل بناتا ہے کہ:

a. مختلف جسمانی سرگرمیوں میں شرکت کے لیے اپنی مہارتوں اور معلومات کا مظاہرہ کرے اور کم از کم ایک کھیل یا سرگرمی میں اچھے کھیل اور کارکردگی کا مظاہرہ کرے۔

b. امتیاز کے حصول کے لیے لچک، استقامت اور دل چسپی کو فروغ دے۔

c. ہمدردی، منصفانہ کھیل اور باہمی تعاون کو پروان چڑھائے۔

آموزشی معیارات کا مربوط خاکہ: جیسا کہ درکار وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے حصہ A باب 3.3.1 میں ذکر کیا گیا ہے اور تمام مراحل میں مکمل مضمون کے طور پر جسمانی تعلیم کو متعارف کرانے میں اسکولوں کو وقت لگ سکتا ہے۔ (مثلاً اساتذہ کا تقرر، وسائل کا حصول) اس دستاویز میں جسمانی تعلیم کے لیے "آموزش کے مربوط معیارات" کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس میں آموزش کے معیارات کے دو سیٹ مفصل بیان کیے گئے ہیں۔ پہلے سیٹ (آموزشی معیار 1، LS-1) میں جسمانی تعلیم کے تمام درسیاتی اہداف اور استعدادات کا مفصل بیان ہے۔ تمام اسکولوں کو جسمانی تعلیم کے لیے درکار وسائل کے حاصل ہوتے ہی ان اغراض کو حاصل کرنا ہے۔ اس سیٹ سے ملحق ایک ذیلی سیٹ ہے جسے (آموزشی معیار-LS-2، 2) کہا جاتا ہے۔ تمام اسکولوں کو قومی درسیات کے خاکے (NCF) کے نفاذ کے بالکل ابتدا سے ہی اسے حاصل کرنا ہے۔

8.5.1 ابتدائی سطح

اساسی سطح کے اختتام تک بہت سے طلبا بنیادی حرکات، حرکی مہارتوں، قاعدوں سے آگاہی اور سرگرمیوں اور کھیل میں شرکت کا مظاہرہ کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ ابتدائی سطح میں گھمانے، پھینکنے، پکڑنے، ڈربلنگ، پیر مارنے اور مارنے وغیرہ جیسی مہارتوں کو فروغ دینے پر پوری توجہ ہوگی۔ بنیادی مہارتوں، کھیلنے کی خوشی اور سرگرمیوں کے دوران موزوں کردار اور رویوں پر پوری توجہ برقرار رہنی چاہیے۔ طلبا کو قواعد، منصفانہ کھیل، تحفظ اور دوسروں کے احترام کی اقدار کو تسلیم کرنا چاہیے۔ اس سطح پر مقامی کھیلوں کو ترجیح دینی چاہیے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

8.5.1.1 آموزشی معیارات-1

CG-3 مختلف جسمانی سرگرمیوں/ کھیل کود میں شرکت کے لیے بنیادی مہارتوں (دوڑنا، کودنا، پکڑنا، پھینکنا، مارنا اور پیر سے مارنا) کے استعمال کا مظاہرہ کرتا ہے	C-3.1	حرکت کے مجموعے، حرکی عمل اور چالاکی کی مہارتوں کی مشق کرتا ہے (پکڑنا، پھینکنا، پیر سے مارنا، چلتے ہوئے گیند کو ہدف کی طرف پھینکنا۔ ہدف پر مارنے کے لیے بصری اشاروں پر توجہ دینا)۔
	C-3.2	موسیقی کی لے اور سُر کے مطابق اپنے بدن کو شعوری طور پر حرکت دیتا ہے۔
	C-3.3	شریک کار اور چیزوں کے ساتھ تال میل کا مظاہرہ کرتا ہے۔ (جیسے تین ٹانگوں کی دوڑ (Three-Legged Race) میں شریک کار کے ساتھ تال میل کے ساتھ چلنے کا اہل ہونا۔ گیند بازی کرتے ہوئے گیند پھینکتے ہوئے آنکھ، ہاتھ میں تال میل کا مظاہرہ کرنا)۔
	C-3.4	اپنے بدن میں قوت اور لچک کو فروغ دینے کے لیے ابتدائی اور ہلکی پھلکی کسرت کرنا ہے۔
CG-4 اپنے اور دوسروں کے تئیں نجی اور سماجی رویوں سے واقفیت کو فروغ دینا	C-4.1	ایسی سرگرمیوں اور کھیل کی صلاحیت کا مظاہرہ کرتا ہے جو ٹیم ورک باہمی تعاون، نجی ذمہ داری اور خیالات کی ترسیل پر زور دیتی ہے اور ان کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔
	C-4.2	کھیل سے پہلے کی سرگرمیوں اور کھیل کے لیے اجتماعی اصول وضوابط وضع کرتا ہے اور مقررہ وقت میں ان پر نظر ثانی بھی کرتا ہے۔
	C-4.3	دوسروں کے زخمی ہونے کی صورت میں حساسیت کا مظاہرہ کرتا ہے اور جب دوسرے کھلاڑی جسمانی طور پر زخمی ہو جاتے ہیں، جذباتی طور پر دباؤ میں ہوتے ہیں یا اچھا نہیں محسوس کرتے ہیں تو وہ ہمدردی سے پیش آتا ہے۔
	C-4.4	جسمانی سرگرمیوں کے لیے موجود مواد، کھیل کے میدان اور سہولیات کی دیکھ بھال کرتا ہے اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-4.5	جسمانی سرگرمی کے سیاق میں کسی کو صحیح/ غلط ڈھنگ سے چھونے کی خاص باتوں کو پہنچانتا ہے اور انھیں رپورٹ کرنے کے طریقوں کو بیان کرتا ہے۔
CG-5 جسمانی سرگرمی/ کھیل کود کے حالات سے ذہنی وابستگی کا مظاہرہ کرنا	C-5.1	بعض کھیلوں، ان کے اصول وضوابط، کھیلنے کے پوزیشن اور بنیادی چالوں کے تصورات کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-5.2	کھیل کے دوران ان کے جذبات اور سوچنے کے عمل کو بیان کرتا ہے۔
CG-6 خود کو پروان چڑھانے کی ضرورت کی سمجھ کو فروغ دیتا ہے اور ان کی پیش رفت کا خود سے ہی جائزہ لینا	C-6.1	اپنے لیے آسان اہداف مقرر کرتا ہے اور اس سمت میں ہوئی پیش رفت کو ریکارڈ کرتا ہے (گیند کو 20 میٹر، پھر 30 میٹر اور پھر 40 میٹر پھینکتا ہے اس طرح 1، 2، 3 میٹر لمبا کودتا ہے)۔

8.5.1.2 آموزشی معیارات-2

CG-1 مختلف جسمانی سرگرمیوں/کھیل کود میں شرکت کے لیے بنیادی مہارتوں (دوڑنا، کودنا، پکڑنا، پھینکنا، گیند کو مارنا، پیر سے مارنا) کے استعمال کو سیکھنا	C-1.1	حرکات کے مجموعے، حرکی مہارتوں اور ہنرمندانہ استعمال کی مہارتوں کی مشق کرتا ہے (جیسے پکڑنا، پھینکنا، پیر سے مارنا، چلتے ہوئے گیند کو ہدف کی طرف پھینکنا، ہدف پر مارنے کے لیے بصری اشاروں پر توجہ دینا۔
	C-1.2	شریک کار اور اشیا کے ساتھ تال میل کا مظاہرہ کرتا ہے (جیسے تین ٹانگوں کی دوڑ میں شریک کار کے ساتھ تال میل کے ساتھ چلنے کا اہل ہوتا ہے۔ گیند بازی کرتے ہوئے، گیند پھینکتے ہوئے آنکھ-ہاتھ میں تال میل کا مظاہرہ کرتا ہے)۔
	C-1.3	اپنے بدن میں قوت اور لچک کو پروان چڑھانے کے لیے ابتدائی کسرت اور ہلکی پھلکی کسرت کرتا ہے۔
CG-2 اپنے اور دوسروں کے تئیں نجی اور سماجی رویوں سے آگاہی کا مظاہرہ کرنا	C-2.1	ایسی سرگرمیوں اور کھیل کی صلاحیت کا مظاہرہ کرتا ہے جو ٹیم ورک اور باہمی تعاون پر زور دیتے ہیں اور ان کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔
	C-2.2	کھیل کی سرگرمیوں اور کھیل کے لیے اجتماعی اصول وضوابط وضع کرتا ہے اور مقررہ وقت پر ان پر نظر ثانی بھی کرتا ہے۔
	C-2.3	دوسروں کے زخمی ہونے کی صورت میں حساسیت کا مظاہرہ کرتا ہے اور جب دوسرے کھلاڑی جسمانی طور پر زخمی ہو جاتے ہیں، جذباتی طور پر دباؤ میں ہوتے ہیں یا اچھا نہیں محسوس کرتے ہیں تو وہ ہمدردی سے پیش آتا ہے۔
	C-2.4	جسمانی سرگرمیوں کے لیے موجود مواد، کھیل کے میدان اور سہولیات کی دیکھ بھال کرتا ہے اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-2.5	جسمانی سرگرمی کے سیاق میں کسی کو صحیح/غلط ڈھنگ سے چھونے کی اہم باتوں کو پہچانتا ہے اور انھیں رپورٹ کرنے کی کے طریقوں کو بیان کرتا ہے۔
CG-3 جسمانی سرگرمی اور کھیل کود کے حالات سے ذہنی وابستگی کا مظاہرہ کرنا	C-3.1	بعض کھیلوں، ان کے اصول وضوابط، کھیلنے کی پوزیشن اور بنیادی چالوں کی وضاحت کرتا ہے
	C-3.2	کھیل کے دوران ان کے جذبات اور سوچنے کے عمل کو بیان کرتا ہے۔

8.5.2 مڈل سطح

اس سطح میں طلبا نوبلوغت میں ہوتے ہیں اور ان کی جسمانی ظاہری شکل، وزن، قد اور صنف مخصوص تجربات میں نمایاں فرق نظر آنے لگتا ہے۔ ظاہری صورت اور اپنی صلاحیت سے پہلے سے وابستگی، واقفیت، اساتذہ کو صحت اور جسمانی سرگرمیوں کی ضرورت کے بارے میں بات کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ جسمانی تعلیم کے کلاس نوجوانوں کو اصول وضوابط اور تحفظاتی اقدام کی اتباع کرتے ہوئے سماجی اور نجی ذمہ داریوں کی مہارتوں کی آموزش اور مشق کا مثالی ماحول فراہم کرتے ہیں۔ یہ طلبا کو اپنی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے، اپنے لیے عزت واحترام حاصل کرنے اور دوسروں کی عزت واحترام کرنے اور اعتماد پیدا کرنے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ اس عمر کے لیے تعاون ایک اہم سماجی مہارت ہے طلبا کو اپنے ہم جولیوں کے ساتھ تعاون کی تعلیم دی جانی چاہیے اور انھیں اپنے برتاؤ کی ذمہ داری بھی قبول کرنی چاہیے۔ اس عمر کے گروپ کے لیے جیت بہت اہم ہو جاتی ہے،

اس لیے اساتذہ کو حصہ لینا اور گروپ کے ساتھ اچھی طرح کھیلنا زیادہ اہم ہے۔ طلبا مختلف جسمانی سرگرمیوں کے ماحول کی متنوع حرکات و سکنات اور حرکی مہارتوں کو بہتر بنانا، ان کا امتزاج اور اطلاق سیکھتے ہیں۔ تمام طلبا کے ایک ساتھ کھیلنے کو فروغ دینے والے کھیلوں کی ہمیں حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ اس سطح پر طلبا کے مقامی کھیلوں کو جاری رکھنے اور معروف مقابلہ جاتی کھیلوں سے متعارف ہونے کی سفارش کی جاتی ہے۔

8.5.2.1 آموزشی معیارات-1

CG-1 مختلف جسمانی سرگرمیوں/کھیل میں حصہ لینے اور ان کے بارے میں اپنی سمجھ کو بڑھانے کے لیے درمیانی جسمانی حرکات اور حرکی مہارت کا مظاہرہ کرنا	C-1.1	حرکی عمل (مختلف جہتوں میں رفتار سے دوڑنا، کودنا، لوٹنا اور آڑی ترچھی حرکت کرنا، رفتار سے آرہی چیز کو پکڑنا اور گرینڈ کو بالکل صحیح نشانے پر مارنے کے لیے طاقت، رفتار، مضبوطی، توازن، لچکداری، فیصلہ اور غور و فکر کو فروغ دیتا ہے۔
	C-1.2	ہم آہنگ حرکی مہارتوں (حرکی اور غیر حرکی) جیسے آسانی سے چلنا، توازن پیدا کرنا اور کئی جہت میں ارادتی تبدیلی کے ساتھ وزن کو منتقل کرنا، رفتار، ارتقا، روانی کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-1.3	دفاع کرنے والے کے خلاف گیند کو لینے اور دوسروں کو دینے میں بیک وقت دو یا دو سے زائد بنیادی حرکات کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-1.4	کھیل کے سیاق میں جگہ اور آلات کے ہنرمندانہ استعمال کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-1.5	زخمی ہونے اور دیرپا منفی اثرات سے بچنے کے لیے درست ابتدائی اور اختتامی کسرتوں کو جاننا ہے۔
	C-1.6	کسرت، آلات اور بغیر آلات کی مدد سے تربیت کے ذریعے مضبوطی قوت برداشت، لچک اور چستی حاصل کرنے کے لیے کسرت کرتا ہے۔
CG-2 ذاتی اور سماجی رویوں میں اپنے اور دوسروں کے تئیں حساسیت کا مظاہرہ کرنا	C-2.1	دوسروں کے ساتھ تعامل اور سرگرمی کے دوران ان کے نجی/ذاتی ردعمل پر غور و فکر کرتا ہے
	C-2.2	جذباتی دھچکہ اور جسمانی طور پر زخمی ہونے کے دوران دوسروں کی مدد کے لیے امدادی رویے کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-2.3	کھیل کے اصول وضع کرتا ہے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔
	C-2.4	جسمانی سرگرمی کے لیے تحفظاتی اصول اور ضابطہ عمل وضع کرتا ہے اور ان کا اطلاق کرتا ہے۔
	C-2.5	ٹیم کے بڑے مفاد کو مقدم رکھتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کرتا ہے۔ اخلاقی فیصلے کرتا ہے اور اپنی غلطیوں کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔
	C-2.6	ڈرانے دھمکانے اور ذہنی و جسمانی ہراسانی کی خصوصیات کو پہچانتا ہے اور اسے صحیح فرد کو رپورٹ کرنے کے ضابطہ عمل کی وضاحت کرتا ہے۔
CG-3 جسمانی سرگرمی اور کھیل کے دوران جسمانی حرکات، حرکی مہارتوں، سماجی حساسیت اور ذہنی انہماک کا مظاہرہ کرنا اور ان کی مشق کرنا	C-3.1	کسی کھیل کے لیے بہت سی حکمت عملی وضع کرتا ہے اور سیاق کے مطابق عملی حکمتوں کا انتخاب کرتا ہے
	C-3.2	مشکل حالات میں متانت اور حوصلہ مندی کا مظاہرہ کرتا ہے

CG-4 اساتذہ کی تھوڑی بہت مدد سے اپنی جسمانی صحت مندی کے اہداف کا منصوبہ بنانا ہے اور انھیں حاصل کرنا	C-4.1	جسمانی سرگرمی اور صحت مندی کے اہداف کو پہچانتا ہے جیسے اپنے ہی 100 میٹر کے ریکارڈ کو توڑنا اور شاٹ کو بہتر بنانا۔
CG-5 صحت، تفریح، چیلنج، اظہار اور سماجی تعامل کے ساتھ جسمانی سرگرمی کے تعلق کو جاننا	C-5.1	ذاتی تشفی بخش سرگرمیوں کے بارے میں بات چیت کرتا ہے۔
	C-5.2	رقص، جسمانی سرگرمی، مقامی کھیلوں اور تعامل کے مقامات کے خصوصی حوالوں سے مختلف ثقافتوں کو پہچانتا ہے۔
	C-5.3	موزوں (Rhythmic Movement) حرکت اور ان کی جمالیاتی اقدار کے مابین رشتوں کو پہچانتا ہے۔

8.5.2.2 آموزشی معیارات-2

CG-1 مختلف جسمانی سرگرمیوں/کھیل کود میں حصہ لینے اور ان کے بارے میں اپنی سمجھ کو بڑھانے کے لیے درمیانی جسمانی حرکات اور حرکی مہارتوں کا مظاہرہ کرنا اور ان کی سمجھ پیدا کرنا	C-1.1	حرکی عمل (مختلف جہتوں میں رفتار سے دوڑنا، کودنا، لوٹنا اور آڑی ترچھی حرکت کرنا، رفتار سے آرہی چیز کو پکڑنا اور گیند کو بالکل صحیح نشانے پر مارنا) کے لیے قوت، رفتار، مضبوطی، توازن، لچک، فیصلہ اور غور و فکر کو فروغ دیتا ہے۔
	C-1.2	دفاع کار سے گیند لینے اور دوسروں کو دینے جیسی دو یا دو سے زائد بنیادی حرکات کا بیک وقت مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-1.3	زخمی ہونے یا دیرپا منفی اثرات سے بچنے کے لیے درست ابتدائی و اختتامی ورزشوں کو جانتا ہے۔
CG-2 ذاتی اور سماجی رویوں میں اپنے اور دوسروں کے تئیں حساسیت کا مظاہرہ کرنا	C-2.1	دوسروں کے ساتھ تعامل اور سرگرمی کے دوران ان کے ذاتی ردعمل پر غور و فکر کرتا ہے
	C-2.2	جذباتی دھچکے اور جسمانی طور پر زخمی ہونے کی صورت میں دوسروں کی مدد کے لیے امدادی رویے کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-2.3	کھیل کے اصول وضع کرتا ہے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔
	C-2.4	جسمانی سرگرمی کے لیے تحفظاتی اصول اور ضابطہ عمل وضع کرتا ہے اور ان کا اطلاق کرتا ہے
	C-2.5	ٹیم کے بڑے مفاد کو مقدم رکھتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کرتا ہے۔ اخلاقی فیصلے کرتا ہے اور اپنی غلطیوں کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔
	C-2.6	ڈرانے دھمکانے اور ذہنی و جسمانی ہراسانی کی انفرادی خصوصیات کو پہچانتا ہے اور اسے صحیح فرد کو رپورٹ کرنے کے ضابطہ عمل کی وضاحت کرتا ہے۔
CG-3 جسمانی سرگرمی اور کھیل کے دوران خود آگاہی اور ذہنی انہماک کا مظاہرہ کرنا	C-3.1	کھیل کے لیے آسان حکمت عملی بناتا ہے اور انھیں نافذ کرتا ہے۔
	C-3.2	مشکل حالات میں متانت اور حوصلے کا مظاہرہ کرتا ہے۔

8.5.3 ثانوی سطح (گریڈ 9 اور 10)

طلبا ان برسوں میں بہت سی جسمانی اور عضویاتی تبدیلیوں سے گذرتے ہیں۔ گریڈ 9 میں 14 یا 15 سال کی عمر کے آس پاس کے لڑکے عام طور پر تیز رفتار نمو کا تجربہ کرتے ہیں۔ دوسری جانب گریڈ 9 کی لڑکیوں کے نمو کی رفتار بمقابل سست ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر دسویں یا اس سے اعلا درجات کے زیادہ طلبا نسبتاً سست رفتار سے ہو رہی نمو سے گذرتے ہیں یا نمو کی شرح کی سست رفتاری اور عضلات کی لمبائی چوڑائی میں اضافہ حرکی صلاحیت اور صحت مندی کی اعلا سطح کا سبب ہوتے ہیں۔ اس سطح تک آتے آتے طلبا اس لائق ہو جاتے ہیں کہ جاری رکھنے کے لیے اپنی پسند کی سرگرمی کا انتخاب کر سکیں اور انھیں اس لائق ہو جانا چاہیے کہ جس کھیل کود میں وہ نمایاں ہونے اور اعلیٰ سطح پر شرکت کرنے کے لیے اس میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں اسے پہچان سکیں۔

8.5.3.1 آموزشی معیارات-1

CG-1 کھیل کود اور رقص سمیت مختلف جسمانی سرگرمیوں میں مصروفیت اور کارکردگی کے دوران حرکات، تصورات اور حکمت عملی کی تفہیم میں اعلیٰ سطح کی قابلیت کا مظاہرہ کرنا	C-1.1	کم از کم کسی ایک کھیل جیسے یوگ یا کسی دوسری جسمانی سرگرمی (ٹیم، دو لوگ، انفرادی) میں شرکت اور نمایاں مقام حاصل کرنے کے لیے ضروری تمام حرکات اور حرکی مہارتوں پر قدرت کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-1.2	اپنے کھیل کو بہتر بنانے کے لیے لے دار مشق کے رول کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-1.3	اپنے کھیل اور کھیل کود کی مہارتوں کو فروغ دینے اور انھیں بہتر بنانے کے لیے پیچیدہ حرکات تصورات اور اصول وضوابط کو برتنے کی اہلیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-1.4	کھیل کے سیاق میں جگہ اور آلات کو ہنرمندی سے برتنے کی وضاحت کرتا ہے اور اس کا مظاہرہ بھی کرتا ہے۔
	C-1.5	اپنے لیے جسمانی سرگرمی کے منصوبے کو فروغ دینے کے لیے حرکات اور مہارتوں کے بارے میں معلومات اور سمجھ کا استعمال کرتا ہے۔ ایک معمول کی اتباع کرتا ہے اور آزادانہ طور پر جائزہ لیتا ہے۔
CG-2 اپنے اور دوسروں کے تئیں ذاتی اور سماجی رویوں کو ہنرمندی سے برتنے کے لیے حساسیت کا مظاہرہ کرنا اور انھیں سیکھنا	C-2.1	طویل مدت میں انجام دی جانے والی جسمانی سرگرمی سے پہلے، دوران اور بعد میں دوسروں اور اپنے کردار کے بارے میں غور و فکر کرتا ہے۔ اس میں ذہن کی جذباتی کیفیت، جسمانی صحت مندی، تھکاوٹ، ایماندارانہ کھیل، تعصّبات، ذاتی مفادات سمیت مختلف لیکن متعلق رویے اور کردار شامل ہو سکتے ہیں۔۔
	C-2.2	دوسروں کے جذباتی اور ذہنی تعاون کی اہمیت کا اظہار کرتا ہے اور جذباتی اور جسمانی طور پر رنجیدہ ہونے کی صورت میں طلبا کے کرداروں کا تجزیہ کر کے کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے دوسروں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
	C-2.3	نوعیت کے اعتبار سے زیادہ شمولیتی نئے کھیل اور قواعد وضوابط وضع کرتا ہے اور ان میں ردوبدل کرتا ہے۔
	C-2.4	جسمانی سرگرمی کے لیے تحفظاتی اصول وضوابط بناتا اور ان کا اطلاق کرتا ہے اور میدان سے باہر بھی ان کے اطلاق کے طریقوں کو متصور کرتا ہے۔
	C-2.5	مشکل سیاق اور حالات میں بھی منصفانہ اور ذمہ دارانہ رویے کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-2.6	غیر معمولی کارکردگی کے بعد منکسر مزاجی کا مظاہرہ کرتا ہے اور شکست کو باوقار انداز میں تسلیم کرتا ہے اور کھیل سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

CG-3 جسمانی سرگرمی اور کھیل کے دوران سماجی حساسیت اور ذہنی انہماک کا مظاہرہ کرنا	C-3.1	کھیل کے لیے مختلف حکمت عملی بناتا ہے اور انھیں برتتا ہے۔ اور کھیل میں چنوتی کے دوران نئی حکمت عملی بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے (جیسے کسی طالب علم کا منصوبہ 'الف' اور 'ب' ناکام ہوجائے اور کھیل کے دوران منصوبہ چ وضع کرے)۔
	C-3.2	کھیل کے دوران اپنے اور دوسروں کے جذبات اور فکری عمل کو سمجھتا ہے اور اس سے نمٹتا ہے
	C-3.3	مشکل حالات میں متانت اور حوصلہ مندی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اپنے ٹیم کے ساتھیوں کی بے چینی کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
	C-3.4	مختلف حالات میں شدت کو منضبط کرتا ہے۔
CG-4 آزادانہ طور پر جسمانی صحت مندی کے ذاتی اہداف مقرر کرنا اور ان کی نگرانی کرنا	C-4.1	جسمانی سرگرمی اور صحت مندی کے مختلف اہداف مقرر کرتا ہے جیسے مختلف شاٹ یا مقابلے میں مجموعی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے۔
	C-4.2	کوشش، عمل اور نتائج کے حوالے سے ان کی پیش رفت کا جائزہ لیتا ہے۔
	C-4.3	زیادہ سے زیادہ فوائد کے حصول کے لیے اساتذہ کے مشوروں سے اپنی ورزش اور ابتدائی مشقوں کی تیاری کرتا ہے۔ منصوبے اور لائحہ عمل بناتا ہے۔
CG-5 صحت، لطف اندوزی، چیلنج، اظہار اور سماجی تعامل کے لیے جسمانی سرگرمی کی قدر و قیمت کے بارے میں سیکھنا	C-5.1	پوری تاریخ اور ثقافت کے حوالے سے جسمانی سرگرمی پر بحث و مباحثہ کرتے ہوئے مثبت سماجی تعامل کے لیے جسمانی تعلیم کے کردار کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-5.2	خود اعتمادی اور عزت نفس کو مزید بڑھانے میں جسمانی سرگرمی کے کردار کا جائزہ لیتا ہے۔
	C-5.3	کارکردگی کی جمالیاتی جاذبیت کو سراہتا ہے جیسے کسی کلاسیکی اسٹریٹ ڈرائیو، شان دار فری کک، ماہرانہ انداز میں گیند کو مارنا، مناسب ترین جگہ پر مارا گیا ڈراپ شاٹ اور تیزی سے مارنا۔
	C-5.4	رقص، جمناسٹک یا دوسری جسمانی سرگرمی کے ذریعے خود کا اظہار کرتا ہے۔
CG-6 خود اپنی نمو اور ترقی کا جائزہ لینا	C-6.1	نمو اور ترقی کو متاثر کرنے والے مختلف عوامل کے کردار کا جائزہ لیتا ہے جیسے توارث، اردگرد کا ماحول، خوراک، بیماریاں، ذہنی کیفیت اور جسمانی سرگرمی۔
	C-6.2	خراب صحت، عضلات، قوت، قوت برداشت، لچک اور چستی کے توسط سے تغذیہ، جسمانی سرگرمی اور ذہنی صحت کے رشتوں کا تجزیہ کرتا ہے۔
	C-6.3	ہڈیوں اور عضلات کے مشترک زخموں کی درجہ بندی کرتا ہے اور اس طرح کے حالات میں اپنے اور دوسروں کی ابتدائی طبی مدد کی فراہمی کے لیے ضابطہ عمل کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-6.4	نوبلوغت میں نمو اور ترقی کے مختلف پہلوؤں سے جڑے سماجی عقائد اور بدشگونیوں کا خاکہ وضع کرتا ہے اور انھیں چنوتی دیتا ہے۔
CG-7 عالمی، قومی، ریاستی، ضلعی اور بلاک سطح کے مختلف ٹورنامنٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا	C-7.1	عالمی، قومی، ریاستی، ضلعی اور بلاک سطح کے مختلف ٹورنامنٹ کا چارٹ بناتا ہے۔
	C-7.2	شرکت کا پیمانہ اور ٹورنامنٹ کے اصول و ضوابط کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-7.3	ٹورنامنٹ میں شرکت کے لیے تعاون یا تنظیمی ڈھانچوں کا خلاصہ بیان کرتا ہے۔
	C-7.4	ٹورنامنٹ میں شرکت کی مختلف شکلوں اور طریقۂ عمل کی وضاحت کرتا ہے۔

8.5.2.1 آموزشی معیارات-2

CG-1 جسمانی سرگرمیوں اور کھیل کود میں مشغولیت اور کارکردگی کے مظاہرے کے دوران حرکاتی تصورات، حکمت عملی اور اصول وضوابط کی تفہیم کی اہلیت کا مظاہرہ کرنا	C-1.1	کم از کم کسی ایک کھیل جیسے یوگ یا کسی دوسری جسمانی سرگرمی میں شرکت اور نمایاں مقام حاصل کرنے کے لیے ضروری تمام حرکات اور حرکی مہارتوں کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-1.2	اپنے کھیل اور کھیل کی مہارتوں کو فروغ دینے اور انھیں بہتر بنانے کے لیے پیچیدہ، حرکات، تصورات اور اصول وضوابط کو برتنے کی اہلیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-1.3	جسمانی سرگرمی کے منصوبے کو فروغ دینے کے لیے حرکات اور مہارتوں کے بارے میں معلومات اور سمجھ کا استعمال کرتا ہے۔ ایک معمول کی اتباع کرتا ہے اور آزادانہ طور پر جائزہ لیتا ہے۔
CG-2 اپنے اور دوسروں کے تئیں ذاتی اور سماجی رویوں کو برتنے کے لیے حساسیت کا مظاہرہ کرنا اور انھیں سیکھنا	C-2.1	جسمانی سرگرمی سے پہلے، دوران اور بعد میں دوسروں اور اپنے برتاؤ کے بارے میں غور وفکر کرتا ہے۔ اس میں ذہنی جذباتی کیفیت، جسمانی صحت مندی، تھکاوٹ، منصفانہ کھیل، تعصّبات اور ذاتی دلچسپیوں سمیت مختلف لیکن متعلق رویے شامل ہو سکتے ہیں۔
	C-2.2	جذباتی و جسمانی طور پر مضمحل ہونے کی صورت میں طلبا کے سامنے مختلف کرداروں اور ان کے تعاون سے دوسروں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے طریقوں کا تجزیہ کر کے کسی کھیل میں کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ٹیم کے ارکان کے تعاون کی اہمیت کا اظہار کرتا ہے۔
	C-2.3	نوعیت کے اعتبار سے مزید شمولیتی نئے کھیل اور قواعد وضوابط وضع کرتا ہے اور ان میں ردو بدل کرتا ہے۔
	C-2.4	جسمانی سرگرمی کے لیے تحفظاتی اصول وضوابط وضع کرتا ہے اور ان کا اطلاق کرتا ہے اور میدان سے باہر ان کے اطلاق کے طریقوں کا منصوبہ بناتا ہے۔
	C-2.5	مشکل سیاق اور حالات میں بھی منصفانہ اور ذمہ دارانہ رویے کا مظاہرہ کرتا ہے۔
	C-2.6	غیر معمولی کارکردگی کے بعد منکسر مزاجی کا مظاہرہ کرتا ہے اور شکست کو بھی باوقار انداز میں تسلیم کرتا ہے اور کھیل سے لطف اندوز ہوتا ہے۔
CG-3 جسمانی سرگرمی اور کھیل کود کے دوران سماجی حساسیت اور ذہنی انہماک کا مظاہرہ کرنا	C-3.1	کھیل کے لیے بہت سی حکمت عملی بناتا ہے اور انھیں عملی جامہ پہناتا ہے۔
	C-3.2	کھیل کے دوران اپنے اور دوسروں کے جذبات اور فکری عمل کو سمجھتا ہے اور ان سے نمٹتا ہے۔
	C-3.3	مشکل حالات میں متانت اور حوصلہ مندی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اپنی ٹیم کے احباب کی بے چینی کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
CG-4 صحت، لطف اندوزی، چنوتی، اظہار اور سماجی تعامل کے ساتھ جسمانی سرگرمی کو مربوط کرنا سیکھنا	C-4.1	ذاتی تشفی کی حامل سرگرمیوں کے بارے میں بات چیت کرتا ہے۔
	C-4.2	رقص، جسمانی سرگرمی، مقامی کھیل اور تعامل کے مقامات کے خصوصی حوالے سے مختلف اور متنوع ثقافتوں کو پہچانتا ہے۔
CG-5 عالمی، قومی، ریاستی، ضلعی اور بلاک سطح کے مختلف ٹورنامنٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا	C-5.1	عالمی، قومی، ریاستی، ضلعی اور بلاک سطح کے مختلف ٹورنامنٹ کا چارٹ بناتا ہے۔
	C-5.2	شرکت کا پیمانہ اور ٹورنامنٹ کے اصول وضوابط کی وضاحت کرتا ہے۔
	C-5.3	ٹورنامنٹ میں شرکت کے لیے تعاون یا تنظیمی ڈھانچوں کا خلاصہ بیان کرتا ہے۔
	C-5.4	ٹورنامنٹ میں شرکت کی مختلف سطحوں اور طریقہ عمل کی وضاحت کرتا ہے۔

سیکشن 8.6
متن

تمام مضامین میں متن کے انتخاب کا طرز، اصول اور طریقے بڑی حد تک مشترک ہوتے ہیں جن پر اس دستاویز کے حصہ A، باب 3 کے سیکشن 3.2 میں بحث کی گئی ہے۔ یہ سیکشن صرف سطح کے لحاظ سے مخصوص تغیرات پر توجہ مرکوز کرتا ہے جسے ایک استاد کو اسکولوں میں جسمانی تعلیم کے درسیات کی تدریس اور نفاذ کو ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے مذکورہ حصے کے ساتھ اس حصے کو پڑھنا مفید ہوگا۔

8.6.1 مخصوص سطحوں کے لیے قابلِ غور باتیں

8.6.1.1 ابتدائی سطح

اس سطح میں طلبا اپنا زیادہ تر وقت آزادانہ کھیل میں اور صرف تھوڑا سا وقت منظم سیشن میں گزاریں گے۔ آزادانہ کھیل طلبا کو اپنے تخیل کو استعمال کرنے اور تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دیتا ہے۔ یہ عام طور پر جانا اور قبول کیا جاتا ہے کہ آزادانہ کھیل ابتدائی سطح میں طلبا کے اندر بہت سی اہم مہارتوں کو فروغ دیتا ہے۔ وہ نہ صرف جسمانی صلاحیتیں سیکھتے ہیں، جیسے کہ مجموعی اور عمدہ حرکی مہارتیں، سمعی و بصری ادراک، بلکہ انفرادی صلاحیتیں بھی سیکھتے ہیں، جیسے کہ زبان کی نشوونما، مسائل کا حل، آزادی اور سماجی صلاحیتیں، جیسے کہ بات چیت، تعاون، گفت و شنید اور ہمدردی جیسی سماجی صلاحیتیں۔

طلبا کے لیے آزادانہ کھیل کو مؤثر اور چنوتی بھرا بنانے کے لیے، اسکول ایسے مواد فراہم کرسکتا ہے جو طلبا کو تخلیقی طور پر اپنے اردگرد موجود اشیا اور مواد کو استعمال کرنے کا موقع دیتا ہے جو پڑوس میں آسانی سے دستیاب ہوتے ہیں۔ اشیا، جیسے کہ مختلف سائز کے سافٹ بال اور بلّا، ٹائر، چھوٹے کُدال (جو کُند ہوں)، کسی بھی قسم کا کھلونا، مٹی، رنگ (مومی رنگ، اسکیچ پین)، بورڈ، چارٹ کے کاغذ اور اشیائے موسیقی۔ ریت کے گڈھے اور پانی کے چھوٹے منبع تک رسائی پر بھی غور کیا جاسکتا ہے۔ اس کا مقصد طالب علموں کو مختلف قسم کے کھیل آزادانہ طور پر یا جماعتوں میں کھیلنے کے لیے درکار ضروری اشیا اور جگہیں فراہم کرنا ہے۔

گرچہ استاد آزادانہ کھیلنے کے موقعے دیتا ہے، لیکن کچھ متفقہ بنیادی قوانین کے ساتھ (کھیل کے علاقے کی حد، حفظان صحت، دوسروں کو نقصان نہ پہنچانے اور حفاظت سے متعلق اصول) آزادانہ کھیل کی رہنمائی نہیں کی جاتی ہے بلکہ نگرانی کی جاتی ہے۔ اساتذہ اور تسہیل کاروں کو پورے دورانیے میں موجود رہنے اور تمام طلبا کا گہری نظر سے مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ابتدائی سطح کے لیے منصوبہ بند سیشن میں مقامی کھیلوں میں سے مختلف کھیلوں کو شامل کیا جاسکتا ہے۔ اس سطح میں منصوبہ بند سیشنوں کو سخت قوانین پر مبنی نہ ہو کر لچکدار ہونا چاہیے۔ استاد عام فہم کھیل متعارف کرواسکتا ہے جن میں زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں ہوتی اور وہ فطری ہوتے ہیں۔ منصوبہ بند سیشن کو مخصوص اغراض کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے، جیسے کہ حرکی مہارتوں کی نشوونما، لیکن اسے کھیل کے طرز پر ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ سہولت کار یا تو ایسے کھیل وضع کرسکتا ہے یا تلاش کرسکتا ہے جو سکھائی جانے والی مہارتوں سے متعلق ہوں۔ مثال کے طور پر، کودنا اور پھلانگنا جانوروں کی حرکت کے کھیلوں جیسے مینڈک کی چھلانگ اور دوڑنا اور ڈاجنگ ٹیگ یا ڈاج بال کے کھیل کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔ گلّی ڈنڈا کو ہاتھ اور آنکھ کی ہم آہنگی کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

8.6.1.2 مڈل سطح

مڈل سطح میں، طلبا مقامی کھیل کھیلنا جاری رکھتے ہیں، لیکن ان کے سیشن زیادہ منظم ہوتے ہیں۔ اس سطح تک، طلبا کو آسان کھیلوں میں اعلیٰ مہارت حاصل ہو جاتی ہے اور انھیں معروف کھیلوں سے آہستہ آہستہ متعارف کرایا جاسکتا ہے۔

منظم سیشنوں میں اساتذہ کو آہستہ آہستہ مزید قواعد و ضوابط کو سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے جنھیں کھیلتے وقت یاد رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مشہور علاقائی کھیلوں کو کھیلنے کے لیے درکار مخصوص مہارتوں کو بھی متعارف کرایا جاسکتا ہے۔ آغاز میں آسان کھیلوں کے ذریعے دونوں مقاصد کو حاصل کیا جاسکتا ہے اور ہر گریڈ کے ساتھ، کھیل کی مزید مہارتیں اور قواعد متعارف کرائے جاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، 'جارحانہ کھیل' (وہ کھیل جہاں ایک ٹیم کو دوسری ٹیم کے علاقے کو پار کرنا پڑتا ہے) کے لیے، جیسے کہ ہاکی، فٹ بال، باسکٹ بال اور الٹیمیٹ فریسبی اور آسان کھیل جن میں صرف لات مارنا، مارنا، ہدف پر پھینکنا شامل ہے، متعارف کرایا جاسکتا ہے (جیسے فٹ بال اور ہاکی میں صرف پینالٹی گول کرنا)۔ میدان پر مبنی کھیلوں کے لیے، جیسے کرکٹ، صرف وکٹ یا دیوار پر گیند بازی کرنا، صرف بیٹنگ، یا صرف کیچنگ اور فیلڈنگ پر مبنی کھیلوں کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ 'نیٹ پر مبنی کھیلوں' جیسے کہ بیڈمنٹن، والی بال اور ٹیبل ٹینس جیسے کھیلوں کے ذریعہ آسان بنایا جاسکتا ہے جن میں کھلاڑیوں کو صحیح تکنیک (چڑیا، والی بال، ٹی ٹی گیند کو بار بار مار کر اسے ہوا میں گرنے سے روکنا) کے ساتھ گیند یا چڑیا کو مارنا سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

زیادہ تر قواعد کی پابندی کے ساتھ کھیل کود کی چھوٹی شکل کی مشق کے ذریعہ آہستہ آہستہ آگے کو بڑھایا جاسکتا ہے اور ساتھ ہی انفرادی صلاحیتوں کو بھی پروان چڑھایا جاسکتا ہے، جیسے کہ مشاہدہ، غور و فکر، جذباتی ضابطہ، گرد و نواح کی بیداری اور خارجی بصارت کو بڑھانا اور کھیل کھیلنے کی بنیاد پر فوری فیصلے کرنا۔ اس کے ساتھ ساتھ موثر ابلاغ، اجتماعی فیصلہ سازی، مشترکہ مقصد کے لیے مل کر کام کرنا اور اس طرح کی دیگر سماجی صلاحیتوں کو بھی سکھانے کی ضرورت ہے۔

اس سطح میں طلبا اپنے لیے ابتدائی اور اختتامی ورزش سے اپنے جسم کے بارے میں مزید جانیں گے اور زیادہ تفصیل سے انفرادی ورزشیں سیکھیں گے، جیسے یوگا اور طاقت کی ورزشیں۔ وہ اپنے لیے ابتدائی اور اختتامی ورزشوں کے معمولات خود بنانا سیکھیں گے۔

اسکول میں سبھی کی شمولیت والا کھیل کود کا کلچر بنانے کے لیے زیادہ ذمہ داری لینے والے طلبا پر بھی زور دینے کی ضرورت ہے۔ انھیں اس بات کو یقینی بنانے میں فعال کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے کہ کھیل کود میں تمام طلبا خود کو محفوظ محسوس کریں اور ان کی حوصلہ افزائی ہو۔ اس سطح میں طلبا کے لیے کچھ حاصل کرنا ایک چیلنج ہو سکتا ہے، لیکن اس پر استاد کو 'حلقہ کا وقفہ' کے ذریعے کام کرنے کی ضرورت ہے، جہاں طلبا کو اپنے اظہار خیال اور اپنی کارکردگی پر غور کرنے کا موقع ملے۔

باکس 8.1i

حلقہ کا وقفہ: جسمانی تعلیم میں اقدار و رجحانات کو یقینی بنانے کا ایک طریقہ

تمام طلبا ایک دائرے میں بیٹھتے ہیں اور استاد کی مدد سے کچھ بنیادی اصول طے کرتے ہیں۔ کچھ ضروری تصورات یہ ہیں۔

1. دائرے میں سب برابر ہوتے ہیں۔ کوئی بھی دوسروں سے زیادہ اہم نہیں ہوتا (یہ بیٹھنے میں بھی جھلکتا ہے۔ یہ ایک دائرہ ہوتا ہے، اور سب ایک ہی سطح پر بیٹھتے ہیں)۔
2. ہر ایک کو اپنے اور دوسروں کے جذبات کا احترام کرنا چاہیے۔
3. جب کوئی دوسرا شخص بات کر رہا ہو تو کسی کو مداخلت نہیں کرنی چاہیے اور اپنی پوری توجہ سے سننا چاہیے۔
4. حلقے میں ہر ایک کو بات کرنے کا موقع ملنا چاہیے، اور دوسروں کو اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

بنیادی اصولوں کے تعین کے بعد استاد ہر سیشن کے بعد ہر ایک کو اپنے خیالات کو سادہ طور پر دوسروں کو بتانے کے لیے کہہ کر سیشن کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر کسی سے کہا جائے کہ وہ ایک 'ستارہ' اور 'خواہش' بتائے۔

ستارہ ایک ایسی چیز ہے جس سے طلبا نے سیشن میں واقعی لطف اٹھایا ہو۔ یہ کچھ ایسا ہو سکتا ہے جو انھوں نے یا کسی ٹیم نے کیا ہو، یا کوئی ایسا واقعہ ہو جس نے طالب علم کو مثبت طور پر متاثر کیا ہو۔ خواہش وہ چیز ہے جو سیشن میں طالب علم کی خواہش یا چاہت رہی ہو۔ یہ وہ چیز ہو سکتی ہے جس کی آپ خواہش کرتے ہیں کہ وہ یا ان کی ٹیم نے بہتر کیا ہوتا۔ یہ ایک ایسی سرگرمی بھی ہو سکتی ہے جس میں وہ شامل ہونا چاہتے ہوں یا کھیلنے کے لیے زیادہ وقت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔

ہر طالب علم ستارہ اور خواہش بتا سکتا ہے۔ اشتراک کے لیے دوسرے طالب علم (اپنے قریبی دوستوں کے علاوہ) کو 'ٹیگ' کر سکتا ہے (یعنی دوسروں کو موقع دے سکتا ہے)۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ تمام طلبا شریک نہ ہو جائیں۔ اس ستارے اور خواہش کو ایک مدت کے دوران مختلف صلاحیتوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے جو ہم چاہتے ہیں کہ طلبا حاصل کریں۔ اس کو ایک مدت کے دوران تبدیل کیا جا سکتا ہے تاکہ طلبا خود کے اور دوسرے کی کارکردگیوں، اور احساسات کا مشاہدہ کر سکیں۔ اس طریقے سے بنیادی آداب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے استاد کے ساتھ باقاعدگی سے بات چیت کرنا طلبا کے لیے سیکھنے کا ایک موقع فراہم کر سکتا ہے۔ کچھ مناسب اور اہم سوالات اس دائرے میں زیرِ بحث لائے جا سکتے ہیں، "کیا ہم کھیلتے وقت اپنے دوستوں کے ساتھ متعصب ہوتے ہیں؟ کیا ہم گیند سب کو یکساں طور پر پاس کرتے ہیں؟ کیا ہم ایک کھیل میں سب کو یکساں طور پر شامل کرتے ہیں یا کچھ لوگوں کو زیادہ مزہ نہیں آتا؟" اور اسی طرح کے دیگر سوالات.....

8.6.1.3 ثانوی سطح

اس سطح میں طلبا کو دوسروں کے مقابلے میں کچھ خاص کھیلوں میں زیادہ سنجیدگی سے مشغول ہونے کا (اور اپنی مخصوص مہارتوں کو فروغ دینے) اور ایک ہی وقت میں متعدد کھیل کھیلنے کا اختیار دیا جا سکتا ہے۔ یہ کھیل تمام بین الاقوامی ضوابط اور تمام پیچیدگیوں کے ساتھ کھیلا جا سکتا ہے۔ جو طلبا زیادہ سنجیدگی سے کھیل کا انتخاب کرتے ہیں وہ کھیلوں سے متعلق مخصوص مشقوں کے ذریعے زیادہ سختی سے تربیت حاصل کر سکتے ہیں۔ طلبا کی دلچسپی کی بنیاد پر کھیل کے وقت کو ان کی مشقوں کے ساتھ متوازن کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو لوگ اعلیٰ مہارتیں پیدا کرنے کے خواہاں نہیں ہیں انھیں مختلف کھیل کود میں 'آزادانہ کھیلنے' کی اجازت دی جانی چاہیے اور کسی ایک کھیل کو منتخب کرنے پر مجبور نہیں کیا جانا چاہیے۔ یوگ اور جسمانی طاقت کو فروغ دینے والی مشقتوں کے ذریعے طاقت اور لچک پیدا کرنے پر بھی ضروری توجہ دی جانی چاہیے۔ طلبا کو عام چوٹوں کے بارے میں بتایا جانا چاہیے اور یہ بھی کہ وہ مشق کے ذریعے ان سے کیسے بچیں۔

اس سطح میں حلقہ کا وقفہ اور کھیلوں کی ثقافت کے فروغ پر زیادہ زور دیا جانا چاہیے۔ طلبا کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ کھل کر کھیلتے ہوئے اپنے جذباتی حالات پر بات کریں۔ اس سطح میں حلقے کے وقفے کا استعمال بہت سی ایسی چیزوں کے بارے میں بات کرنے کے لیے کیا جا سکتا ہے جو عام طور پر کھیلوں میں دیکھی جاتی ہیں اور جو غیر صحت مند ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر، اس بات پر بحث کہ جب کوئی کپتان یا کوچ اپنے کھلاڑیوں پر چلّاتا ہے تو مختلف لوگ کیسا محسوس کرتے ہیں۔ طلبا کی ٹیم میں فیصلے کیسے کیے جاتے ہیں، یا ٹیم کے اراکین کا اس پر کوئی اختیار ہے کہ کس کو سب سے پہلے بیٹنگ کرنی ہے یا بالنگ کرنی ہے، یہ سب قیمتی تعلیمی بات چیت ہوگی۔

ثانوی سطح میں طلبا کو سکھایا جانا چاہئے کہ وہ اسکول کے کھیلوں کے مقابلوں کے انعقاد میں استاد کی مدد کریں اور چھوٹے طلبا کے لیے صحیح مثال قائم کریں۔ مثال کے طور پر، سینئر طلبا کیمپس میں کھیل کی تقریبات کو منعقد کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ وہ چھوٹے طلبا کے لیے کھیلے جانے والے کھیلوں کے ریفری یا امپائر بھی بن سکتے ہیں۔ ثانوی طلبا کو قائدانہ کردار دیا جا سکتا ہے، جس سے ان کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے میں بھی مدد

ملے گی۔ مثال کے طور پر، ایک طالب علم سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ حلقہ کے وقفے میں تعاون کرے، اور اس میں انسٹرکٹر صرف ایک مشاہد کے طور پر حصہ لے گا۔

باکس 8.1ii

موسم کے حالات

جسمانی تعلیم کی کلاسیں سخت یا شدید موسمی حالات میں خاص طور پر مشکل ہوسکتی ہیں۔ ہندوستان کے موسمی حالات بہت متنوع ہوتے ہیں۔ کئی علاقوں میں شدید سردی، گرمی اور بارش کا امکان ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل تجاویز ایسے معاملات میں مدد کرسکتی ہیں:

نظام الاوقات تیار کرنا: وہ علاقے جو سخت (شدید نہیں) گرم اور سرد موسمی حالات سے دو چار ہوتے ہیں وہاں نظام الاوقات کو دوبارہ ترتیب دینے پر کام کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، گرم آب و ہوا میں، ابتدائی اور مڈل سطح کے طلبا صبح کھیلتے ہیں اور ثانوی سطح کے طلبا دوپہر میں کھیلتے ہیں۔ سرد موسم میں اِس کے برعکس کیا جاسکتا ہے۔

اندرونِ خانہ سرگرمیاں: شدید موسم میں، جب باہر کھیلنا بالکل بھی ممکن نہ ہو، اندرون خانہ جسمانی تعلیم کی کلاس کا انعقاد ضروری ہے۔ جسمانی سرگرمیاں، جیسے یوگ، ایک ہی جگہ پر رہتے ہوئے کی جانے والی حرکات، رقص، تھیٹر، اعلیٰ شدت کی متعین وقفے سے دی جانے والی تربیت (HIIT) اور درمیانی شدت کی غیر متعین وقفے سے دی جانے والی تربیت (MIIT) ورزشوں پر غور کیا جا سکتا ہے۔ فی طالب علم زیادہ جگہ کی سہولت دستیاب کرانے کے لیے، اسکولوں کو اپنے اسکول میں یا اُس کے آس پاس کے علاقے میں کسی بڑے ہال تک رسائی کا انتظام کرنا چاہیے جو ان سرگرمیوں کو فعال بنا سکے۔

ہندوستان میں مقبول کھیلوں کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

1. پُھگڑی

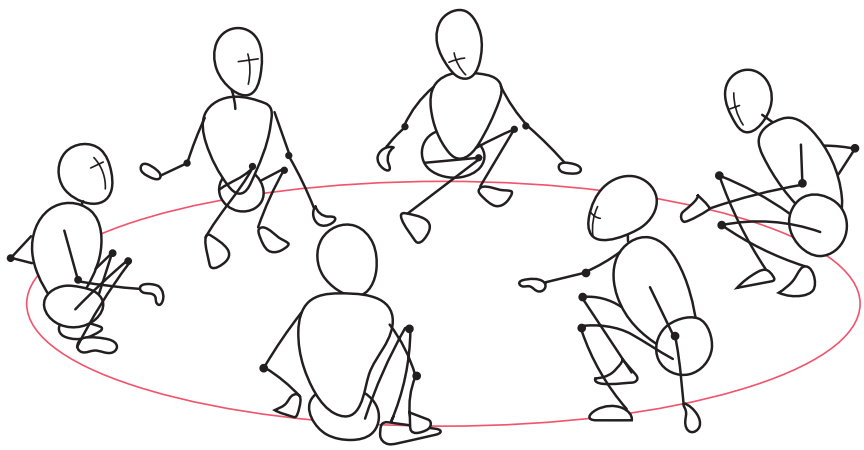

علاقہ: چھتیس گڑھ، بھارت۔

کیسے کھیلا ہے: کھیل شروع ہوتے ہی، تمام طلبا ایک لے میں گانا گاتے ہیں (گوبر دے بچھرو، گوبر دے، چاروں کھونٹ لالیپن دے...)۔ چار، چھ، یا اس سے زیادہ طلبا جمع ہوتے ہیں، اُکڑوں بیٹھتے ہیں، توازن برقرار رکھتے ہیں، اور باری باری اپنے پیروں کو آگے پیچھے کرتے ہیں۔ جو طالب علم تھک جاتا ہے اور حرکت کرنا چھوڑ دیتا ہے اس کو کھیل سے باہر کر دیا جاتا ہے، جو طالب علم سب سے زیادہ وقت تک کھیلتا ہے، وہ فاتح ہوتا ہے۔

سوشل میڈیا حوالہ: https://www.youtube.com/watch?v=170199k5E00

2. ٹنل بال

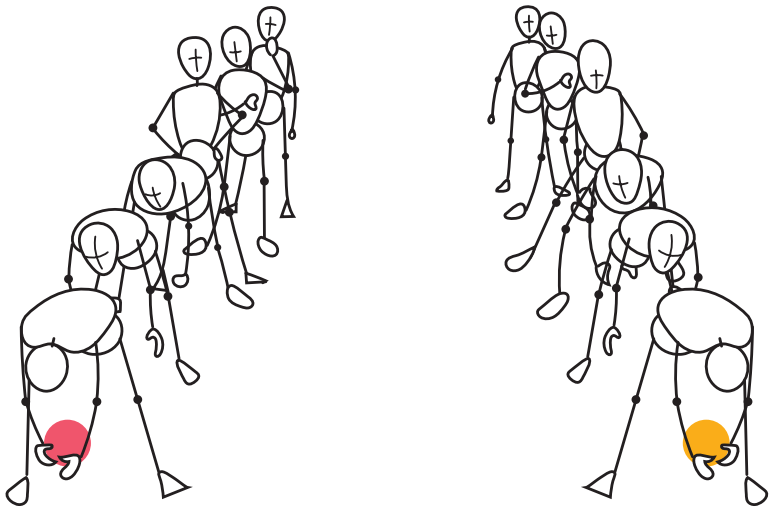

علاقہ: دنیا بھر میں۔

کیسے کھیلنا ہے: دو ٹیمیں بنتی ہیں، ہر ٹیم میں کم از کم 8 کھلاڑی ہوتے ہیں۔ دونوں ٹیمیں ایک ہی سمت کی طرف رخ کئے ہوئے 15-10 میٹر کے فاصلے پر مختلف قطاروں میں کھڑی ہوتی ہیں۔ قطار میں موجود ہر کھلاڑی کو کم از کم ایک میٹر کے فاصلے پر ہونا چاہیے اور یہ کھیل اشکال کی سطح کے لحاظ سے مختلف ہو سکتا ہے۔ کھلاڑی اپنے پیروں کو پھیلا کر ایک سرنگ بناتے ہیں۔ پہلا کھلاڑی سرنگ کے نیچے سے گیند کو پاس کرتا ہے اور قطار میں کھڑا آخری کھلاڑی اسے پکڑتا ہے۔ اس کے بعد گیند والا کھلاڑی دوڑتا ہوا آتا ہے، لائن کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور گیند کو پاس کرتا ہے۔ کھیل اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ ایک ٹیم پہلے کھیل ختم نہ کر لے۔

سوشل میڈیا حوالہ: https://www.youtube.com/watch?v=qP05ssHZGP8

سیکشن 8.7

تدریسیات اور جائزہ

اس کتاب کے حصہ A باب 3 کی سیکشن 3.3 میں بیان کردہ سبھی مضامین کے اندازۂ نظر، اصول و نظریات، تدریسیات اور جائزہ میں کافی چیزیں مشترک ہیں۔ اس حصے میں اسکولوں میں جسمانی تعلیم کے سب سے ضروری حصوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس لیے مذکورہ بالا حصے کے ساتھ ہی اس حصے کا مطالعہ مفید ہوگا۔

8.7.1 جسمانی تعلیم کی تدریسیات

طلبا کے جسمانی تعلیم حاصل کرنے کے مختلف طریقے مختلف تحقیقاتی مطالعوں سے ثابت ہوتے ہیں۔ اس مضمون کی تدریس کے طریقوں کو جاننے کے لیے درج ذیل کلیدی نظریات بہت مفید ہوں گے۔

a. **جسمانی تعلیم بھی دوسرے مضامین میں طلبا کی آموزش کو فروغ دینے والے تدریس۔ آموزشی اصولوں پر ہی گامزن رہتی ہے:** جسمانی تعلیم میں بھی طلبا کے سیاق کو اہمیت دینا، ایک فرد کی طرح طلبا کا احترام کرنا، انھیں مواقع فراہم کرنا، ان کی زندگیوں سے مربوط کرنا، ان کی سطح کے مطابق کام دینا آموزشی ماحصل کی بنیاد پر مواد کے بارے میں فیصلہ کرنا، طلبا کی آموزشی سطح کو سمجھنا اور مقررہ وقت پر جائزہ کرنا اور فیڈبیک فراہم کرنا مؤثر تدریسی آموزشی طریقے ہیں۔

b. **جسمانی تعلیم میں استاد کے عملی نمونہ پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے:** تاکہ طلبا مشاہدہ کرسکیں، ان عبارتوں کی مشق کرسکیں یا اگر بڑھ سکیں اور سیکھ سکیں۔ کیوں کہ یہ جسمانی سرگرمیوں کے عملی معلومات کے زمرے میں ہوتا ہے جہاں صرف سرگرمی کو انجام دے کر ہی ''سیکھا'' جاتا ہے۔

c. **سرگرمی کے بعد اور پہلے تعامل کے لیے وقت فراہم کرنا:** یہ وقوفی تصورات، اقدار اور رجحان کے فروغ میں معاون ہوتا ہے۔ اساتذہ کو اس طرح کے تعاملات کو معتدل رکھنا چاہیے اور اپنی آرا کے آزادانہ اظہار کے لیے طلبا کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

d. **متنوع سرگرمیوں کی موجودگی میں طلبا سب سے زیادہ بہتر انداز میں سیکھتے ہیں:** فٹنس اور جسمانی تعلیم میں حرکت پر قدرت کے لیے حرکی مہارتوں کی متنوع انداز میں مشق بنیادی چیز ہے۔ اس کا مطلب تمام طلبا بشمول معذور طلبا کے لیے مختلف سرگرمیوں اور کھیل کود کا خاکہ تیار کرنا ہے۔

e. **کھیل کے تئیں فراخ دلی کی حوصلہ افزائی:** آپسی تقابل سے احتراز اور مہارتوں کے حصول پر زور جسمانی تعلیم کو موثر بنائے گا۔ اساتذہ کو تقابل کرنے کے بجائے قابلیت کے حصول کی مہارتوں کو متعین کرنے کے اصولوں رطریقوں کو نافذ کرنا چاہیے۔ ایک ایسا ترغیبی ماحول جو طلبا کے آپسی مقابلے کے بجائے ان کی کارکردگی کی ذاتی بہتری پر توجہ مرکوز کرتا ہے وہ طلبا کو مثبت اور تشفی بخش آموزشی تجربات فراہم کرتا ہے۔

f. **منصوبہ بندی اور ہدایات:** جسمانی تعلیم کی کلاس کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی تدریس کی بنیاد ہے۔ سیشن کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے منصوبہ کے درج ذیل چند پہلوؤں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

   i. ابتدائی اور اختتامی ورزش کے دوران زخمی ہونے سے بچنے اور آلات و مقامات کے استعمال میں تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے منصوبہ بندی۔

   ii. استاد کے مظاہرے اور نمونہ پیش کرنے کے عمل کی منصوبہ بندی۔

   iii. طلبا کے مختلف گروہوں کے لیے چنوتی کی مناسب سطحوں کی منصوبہ بندی۔

   iv. حاصل کیے جانے والے آموزشی ماحصل پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے منصوبہ بندی۔

g. **شرکت اور شمولیت:** استاذ کی ذمہ داری ہے کہ طلبا سبھی سرگرمیوں میں شرکت کریں۔ بعض طلبا کھیلنے کے بارے میں زیادہ پرجوش ہوتے ہیں لیکن اساتذہ کو چاہیے کہ تمام طلبا کی شرکت کو یقینی بنائیں۔ کھیلوں اور سرگرمیوں کا انتخاب اس انداز میں کرنا چاہیے کہ سبھی صنف اور صلاحیتوں کے حامل طلبا اس میں شرکت کرسکیں۔

h. **ترغیب:** کھیل میں شریک ہونے کے لیے تمام طلبا پرجوش نہیں ہوتے ہیں۔ خاص طور پر اس وقت جب انھیں اچھا نہ کر پانے کا خوف ہو۔ اساتذہ جسمانی تعلیم کے سیشن میں جوش و جذبے کا مظاہرہ کرکے طلبا کو ترغیب دے سکتے ہیں۔ اساتذہ کو چاہیے کہ طلبا کی سرگرم شراکت کی حوصلہ افزائی کریں۔ مہارتوں اور معلومات کے حصول میں طلبا کی مدد کریں۔ محض ماحصل کے بجائے نمو اور ترقی کو سراہیں۔ واضح ہدایات دیں۔ ہر ایک کو شرکت کا موقع دیں۔ دباؤ یا بے چینی کی صورت میں طلبا کے تئیں حساس ہوں اور ہر طالب علم کے ساتھ منصفانہ رویہ اپنائیں۔ یہ سب طلبا کے لیے کلاس میں مکمل شرکت کی ترغیب فراہم کرنے میں بہت دور اور دیر تک معاون ہوں گی۔

i. **تحفظ:** جسمانی تعلیم میں محفوظ ماحول کے دو اجزا/عناصر ہیں، جسمانی اور نفسیاتی۔ جسمانی کا مطلب یہ ہے کہ طلبا کو ہر حال میں چوٹ لگنے یا زخمی ہونے سے بچایا جائے۔ تمام سہولیات اور ساز و سامان محفوظ ہوں اور اساتذہ ڈاکٹروں تک رسائی اور تمام ہنگامی حالات سے نمٹنے اور تمام جسمانی سرگرمیوں کی مناسب نگرانی کے لیے تیار ہوں اور نفسیاتی تحفظ کا مطلب طلبا کو ہر حال میں جذباتی اور سماجی اعتبار سے محفوظ ہونے کا احساس دلانا نیز جسمانی تعلیم کے دوران ان کے ساتھ احترام کا رویہ اپنانا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا، ان کا تعاون کرنا اور ان کی پریشانیوں کا منصفانہ ازالہ کرنا ہے۔

باکس 8.2

جنسی ہراسانی اور ڈرانے دھمکانے سے محفوظ رکھنا

کھیل کود آموزش کے ایسے میدان ہیں جہاں ایک شخص اپنی جسمانی صلاحیتوں، اس کے حدود، ٹیم میں دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنا اور کھیل کے بہترین جذبات کے بارے میں سیکھتا ہے۔ تاہم یہ ایک ایسا میدان بھی ہے جہاں مخصوص قسم کی جارحیت اور ناقابل تحسین رویے بھی ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ ان حقائق کی روشنی میں انھیں کھیل کود اور متعلقہ جسمانی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے مخلوط صنف اور مخلوط صلاحیتوں کے حامل طلبا کے ساتھ منظم کیا جائے گا۔ اور انھیں صبر و تحمل، حساسیت اور جسمانی حدود کی پاسداری کے بارے میں واضح تعلیم دی جائے گی۔ اس میں صنفی اعتبار سے کسی کو حقیر سمجھنے اور ہراساں کرنے والے رویے، انھیں پہچاننے کے طریقے اور طریقۂ عمل کے ذریعہ انھیں بااختیار بنانے اور اس طرح کے رویوں کی اساتذہ اور پرنسپل کو رپورٹ کرنے کے طریقے کی اصولی تعلیم بھی شامل ہو گی۔

استاد کی آواز 8.1i

نئے کھیل کی آموزش

جب کھیل کود کی بات آتی ہے تو میرے گریڈ 6 کے طلبا بہت زیادہ پرجوش ہو جاتے ہیں اور ان میں سے اکثر نیا کھیل کھیلنے کے لیے بصد شوق آمادہ ہو جاتے ہیں۔ میں نے انھیں ایک نئے کھیل ہینڈ بال سے متعارف کرنے کا فیصلہ کیا اور سیدھا میدان جانے کے بجائے اس پر تھوڑی بہت بات چیت کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کھیل کی تاریخ اور اصول و ضوابط کی بحث کو طلبا نے سن کر اور اپنے معاشرہ میں اس طرح کی سرگرمیوں میں شرکت سے متعلق اطلاعات فراہم کر کے خاص دل چسپی کا مظاہرہ کیا۔ طلبا نے اپنے کھیلے جانے والے مقامی کھیلوں اور ان کے اصول و ضوابط کے بارے میں بھی تبادلۂ خیال کیا۔

ہم نے میدان میں کھیل کا آغاز ڈربلنگ، پاسنگ، مختلف عمل پھینکنے اور پکڑنے جیسی مہارتوں کی مشق اور ابتدائی ورزش کی مبادیات سے کیا۔ شروع میں طلبا نے ان کی مشق انفرادی طور پر کی پھر گروپ میں مشق کے دوران طلبا کو جوڑوں اور گروپ میں کام کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا اور انھوں نے شکایت کی کہ ان کے ساتھی مشق کو صحیح طور سے نہیں کر رہے ہیں۔ بہت سے طلبا کو گیند پکڑنے میں کافی پریشانی ہوتی تھی۔ پھر میں نے انھیں بتایا اور کر کے دکھایا کہ جب گیند کو پکڑیں تو بازوؤں کو کس طرح ڈھیلا چھوڑیں۔ میں نے انھیں گیند کو اس سمت میں پھینکنے کے لیے کہا جس سمت میں ان کے ساتھیوں کو گیند پکڑنے میں آسانی ہو۔ یہ بہت ہی مفید مشقی سیشن تھا اور یہ تکنیک پر دسترس میں بہت معاون ہوا۔

ہینڈ بال کھیلنے کے لیے چار ٹیمیں بنائی گئیں اور دو ٹیموں کے درمیان دس منٹ کا میچ رکھا گیا۔ شروع میں طلبا کو ٹیم کے ارکان کے ساتھ باہمی تعاون میں دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنی حرکت و عمل میں باہمی تعاون پیدا کرنے اور گیند کو موثر انداز میں دوسروں کو دینے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس کے علاوہ گیند کو دوسرے ساتھی کو دیتے وقت اس کی سمت بدلنے کی چنوتی دی گئی۔ اس سے ان کے باہمی تعاون کی مہارت اور میدان میں خود کو اس کے مطابق ڈھالنے کی مہارت میں مزید اضافہ ہوا۔

کھیل کے لیے مختص گھنٹے کے دوران مستقل مشق اور رہنمائی سے طلبا میں قابل ذکر بہتری نظر آئی اور وہ اپنی کمیوں پر قابو پا سکے۔ وہ طلبا جنھیں شروع میں گیند پکڑنے یا پھینکنے میں پریشانیوں کا سامنا تھا ان کے اندر بھی واضح بہتری نظر آئی۔ طلبا نے کھیل کے بعد پوری سرگرمی سے بحث و مباحثہ میں حصہ لیا اور حکمت عملیاں واضح کیں۔ موثر باہمی اشراک اور ترسیل کو تقویت بخشی۔

8.7.2 جسمانی تعلیم میں جائزہ

جسمانی تعلیم اور تندرستی کے سبھی مراحل میں درج ذیل اصولوں کو جائزے کا لازمی حصہ ہونا چاہیے۔

a. طلبا کا جائزہ بنیادی طور پر کارکردگی کے مظاہرے پر مبنی ہونا چاہیے۔ طلبا کی کارکردگی کا ایک بہتر جائزہ میدان کی سرگرمی ڈرل اور کھیل کے مشاہدے اور نمبرات دینے کے واضح معیار کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے۔

b. کارکردگی کے مظاہرے کے ذریعے اقدار اور رجحانات کا جائزہ بھی ضرور لیا جانا چاہیے۔

c. اپنے جسم، نمو اور ترقی، کھیل کود کے اصول وضوابط اور ٹورنامنٹ کے بارے میں معلومات جیسی مخصوص صلاحیتوں کے جائزے کے لیے تحریری ٹیسٹ بھی لیا جاسکتا ہے۔

d. طلبا کی سوچ اور فہم وادراک کو سمجھنے کے لیے اساتذہ کے تیار کردہ ریکارڈ، طلبا کے تاثراتی جرائد، خود جائزہ، زبانی امتحان (Viva-Voce) جیسے آلہ کار کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بعض اساتذہ کی آوازیں مختلف قسم کے جائزے کی وضاحت کرتی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

استاد کی آواز 8.1ii

تحفظ

میں گریڈ 9 کے طلبا کو پڑھاتا ہوں طلبا کے لیے کھیل کود کے دوران پیش آنے والے خطرات اور تحفظ سے متعلق احتیاطی اقدام کو سمجھنا ضروری ہے۔ میں نے پایا کہ اس پہلو سے متعلق ان کی سمجھ یہ ہے کہ خود کو اور دوسروں کو جسمانی تکلیف نہ پہنچائی جائے اور کھیل کے دوران اصول وضوابط کی پابندی کی جائے۔ کھیل جلد از جلد شروع کرنے کے چکر میں وہ مناسب ورزش بھول جاتے ہیں، اس لیے میں نے یہ جاننے کا فیصلہ کیا کہ ان میں سے کون کون درحقیقت اس پہلو سے واقف ہے۔ اس لیے ان سے عام حفاظتی اقدام کے بارے میں پوچھنے کے بجائے میں نے کثیر متبادل سوالات تیار کرنے کا فیصلہ کیا۔

کسی بھی کھیل میں خطرہ اور تحفظ کے نظام کے لیے درج ذیل میں سے کون سا ضابطہ سب سے اہم ہے۔

a. شرکا کی تعداد اور ان کے رول

b. کپڑے اور جوتے

c. موزوں ابتدائی ورزش

d. منصفانہ مقابلہ

استاد کی آواز 8.1iii

ڈاج بال

میں گریڈ 5 کے طلبا کو پڑھاتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ انھیں ڈاج بال کھیلنا پسند ہے۔ میں نے اس کھیل کے ذریعہ ابتدائی سطح کی درکار استعدادات کے حصول میں طلبا کی پیش رفت کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا۔ میں نے کھیل کے دوران ان کا مشاہدہ کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنے تیار کردہ نمبرات کی اسکیم کے ذریعہ ان کا جائزہ لیا۔

میں پورے تیس منٹ کے کھیل کے دوران سبھی آٹھ کھلاڑیوں کے مشاہدے کے حوالے سے کافی محتاط تھا۔ میں نے ایک ایسا نظام بنایا تھا کہ پورے کھیل کے دوران ہر کھلاڑی پر تقریباً چار منٹ تک توجہ مرکوز کروں گا اور یہ کام دو سیٹ یعنی دو/دو منٹ کے وقفے میں انجام دوں گا۔ درحقیقت یہ ایک خام قیاس تھا لیکن سبھی طلبا پر توجہ مرکوز کرنے کی مدت کی تقسیم ہی میرے لیے کافی معاون ثابت ہوئی طلبا کے جائزے کے لیے میں نے نمبرات کی درج ذیل اسکیم پر عمل کیا۔

ڈاج بال کے لیے سرنامہ

معیار	گریڈ A	گریڈ B	گریڈ C
قوت کے ساتھ گیند کو پھینکنا	گیند پھینکنے کے لیے درکار قوت کا اندازہ لگانے کا اہل نہیں ہے	اکثر و بیشتر گیند پھینکنے کے لیے درکار قوت کے بارے میں اندازہ لگاتا ہے	کچھ مستثنیات کے ساتھ گیند کو درکار قوت کے ساتھ پھینکتا ہے
مطلوبہ مقام تک گیند کو پھینکنا	گیند کو ہدف تک پہنچانے کا اہل نہیں ہے	اکثر و بیشتر گیند کو ہدف تک پہنچا دیتا ہے	کچھ مستثنیات کے ساتھ گیند کو ہدف تک پہنچا دیتا ہے
گیند کو پکڑنا	کھیل شروع ہوتے ہی اسے گیند سے چوٹ لگ جاتی ہے	اپنی طرف آ رہی گیند کی قوت کا اندازہ کرتا ہے اور اسے پکڑ لیتا ہے	اپنی طرف آ رہی گیند کو کچھ مستثنیات کے ساتھ پکڑتا ہے
اجتماعی جذبے کا مظاہرہ کرنا	پوری توجہ خود کو محفوظ رکھنے یا بچانے پر ہے	مناسب وقت پر ٹیم کے ارکان کو مشورہ دیتا ہے اور ہدایات جاری کرتا ہے	مخالف ٹیم پر باہمی تعاون کے ساتھ حملے کی رہنمائی کرتا ہے
کھلاڑی کی خصوصیات کا مظاہر کرنا	مخالف ٹیم کے ارکان سے بات چیت نہیں کرتا ہے	مخالف ٹیم کے ارکان کے ساتھ نرمی سے پیش کرتا ہے	دوسری ٹیموں کے ساتھ کھیل کے اہم نکات پر بات چیت کرتا ہے اور اشارے فراہم کرتا ہے
دوسروں کے تحفظ کا خیال رکھنا	دوسروں سے مناسب دوسری کے بارے میں اندازہ لگانے کا اہل نہیں ہے	دوسروں سے مناسب دوری رکھتا ہے۔ کھیل شروع ہونے سے پہلے مناسب ابتدائی ورزش کرتا ہے اور پورے کھیل کے دوران کسی ایک جگہ کھڑا نہیں رہتا ہے۔	ٹیم کے دوسرے ارکان کی تحفظاتی اصولوں کے بارے میں رہنمائی کرتا ہے

استاد کی آواز 8.1iv

زبانی امتحان

میں گریڈ 7 کے طلبا کو پڑھاتا ہوں۔ میں نے طلبا کی پسند کے کھیل سے سوالات کا انتخاب کیا۔ چوں کہ میرا ماننا ہے کہ یہ تحریر جانچ اور کھیل کود کے مشاہدے کا مناسب تکملہ ہے۔ اس سے مجھے طلبا کی ان صلاحیتوں اور آموزشی ماحصل کے جائزے کا موقع ملا جو میں دوسرے ذرائع سے نہیں کر سکا تھا۔ چونکہ بہت سے طلبا کا زبانی امتحان لینا تھا اس لیے میں نے ہر طالب علم پر صرف دس منٹ خرچ کیا طلبا کی آسانی کے لیے میں نے عام طور پر اس زبانی امتحان کو بحث و مباحثے کی شکل میں انجام دیا۔

میں آپ کی پسند کے کھیل کود سے متعلق کچھ سوالات پوچھتا ہوں۔ برائے مہربانی ان کا جواب دیں۔ اپنے جواب کے لیے درکار وقت ضرور لیں۔

آپ نے بحث کے لیے اس کھیل کا انتخاب کیوں کیا؟ اس کے بارے میں آپ کو کیا پسند ہے یا آپ کو یہ کھیل اہم کیوں لگتا ہے؟

a. آپ کھیل کی تیاری کیسے کرتے ہیں؟ کھیل شروع کرنے سے پہلے آپ کیا کرتے یا سوچتے ہیں؟

b. کھیل کے قواعد وضوابط کی اہمیت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر قواعد وضوابط نہ ہوں تو کیا ہوگا؟
آپ کے خیال سے مخالف ٹیم یا مخالف ٹیم کے کسی رکن کا رویہ کیا ہونا چاہیے؟ اور آپ ایسا کیوں سوچتے ہیں۔

نمبرات دینے کا طریقہ

معیار	توضیح اور نکات
منتخبہ کھیل کود کی سمجھ	کھیل کود کے صرف اصولوں کو سمجھتا ہے۔ 1 پوائنٹ کھیل کود کے اصولوں/تکنیکوں/مہارتوں کو سمجھتا ہے۔ 2 پوائنٹ کھیل کی موثر حکمت عملیاں سمجھتا ہے۔ 3 پوائنٹ
کھیل کود کی تیاری کی سمجھ	پوری تیاری کپڑوں اور آلات تک محدود ہے۔ 1 پوائنٹ تیاری میں ابتدائی ورزش بھی شامل ہے۔ 2 پوائنٹ تیاری میں ابتدائی ورزش/ٹیم کے ارکان اور کوچ کے ساتھ بات چیت اور مخالف ٹیم سے ملاقات۔ 3 پوائنٹ
اصول وضوابط کی سمجھ	سمجھ صرف کھیل کود کے اپنے تجربات پر مبنی ہے۔ 1 پوائنٹ کھیل کود کی مناسب سمجھ کا مالک ہے۔ 2 پوائنٹ کھیل کود کی مناسب سمجھ کا مالک ہے اور ان کی اہمیت کی وجہ بھی بیان کرنے کا اہل ہے۔ 3 پوائنٹ
کھیل کے بہترین جذبات کی سمجھ	رویوں سے وابستہ عام توقعات کو بیان کرتا ہے۔ 1 پوائنٹ کھیل کود کے اصول وضوابط کے حوالے سے رویوں سے وابستہ توقعات کو بیان کرتا ہے۔ 2 پوائنٹ تحریری اصولوں سے پرے ''غیر تحریری اصولوں'' جیسے ایمان داری دیکھ بھال، فکرمندی اور حساسیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ 3 پوائنٹ

باب 9
حرفتی تعلیم

حرفتی تعلیم طلبا کو مختلف کاموں کے لیے تیار کرتی ہے۔ یہ طلبا کو مخصوص معلومات، صلاحیت و اقدار کی آموزش کے قابل بناتی ہے۔ اسکولی تعلیم ختم کرنے کے بعد وہ اپنی پسند کے روزگار کرنے اور زندگی کے روزمرہ کے معمولات کا سامنا کرنے کے اہل ہو جائیں۔ اس طرح کی اسکولی تعلیم سے تمام طلبا کو دونوں امکانات فراہم ہونے چاہیے، یا تو وہ افرادی قوت کا حصہ بنیں یا اعلی تعلیم حاصل کرنے کے اہل بن سکیں۔

کام کسی فرد کو نہ صرف معاشی پائداری اور معیشت میں تعاون کے قابل بناتا ہے بلکہ یہ بامعنی اور باوقار انسانی زندگی کا ایک اہم حصہ بھی ہے۔

اساسی اور ابتدائی سطحوں میں کھیل اور دوسری سرگرمیوں کے ذریعے مختلف صلاحیتیں پروان چڑھائی جاتی ہیں جو نتیجتاً روزگار کے سلسلے میں بہت معاون ہوتی ہیں۔ اس طرح کی صلاحیتوں کو قبل روزگاری صلاحیتوں کے نام سے جانا جاتا ہے۔

مڈل سطح پر طلبا کو مختلف کاموں سے روبرو کرایا جاتا ہے۔ یہ طلبا کو ثانوی سطح پر اپنے پسند کے روزگار میں مختلف صلاحیتوں (بشمول مخصوص مہارتوں) سے لیس کرتے ہیں اور انھیں نفع بخش روزگار اور معیشت میں بامعنی طور پر تعاون دینے میں مدد کرتے ہیں۔

سیکشن 9.1
حرفتی تعلیم کے تئیں اندازِ فکر

اسکولوں کو چاہیے کہ وہ طلبا کو کام کی مختلف اقسام کا وسیع اور تجرباتی تعارف فراہم کریں۔ وہ طلبا کے اندر مقررہ عملی صلاحیتوں کو اچھی طرح فروغ دیں۔ طلبا کو کام کے فطری وقار پر مبنی ہر طرح کے کام کی قدر کرنا سیکھنے اور کام کے سماجی مراتب کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

حرفتی تعلیم کو دوسرے درسیاتی میدانوں میں ترقی یافتہ صلاحیتوں پر استوار کیا جائے گا اور فروغ دیا جائے گا۔ جیسے حساب کتاب اور تخمینے کے لیے ریاضی، سماج میں کام کی جگہ اور پیداواری سلسلے کو سمجھنے کے لیے سماجی علوم۔ چیزوں کے کام کرنے اور ان کاموں کو بہتر بنانے کے طریقوں کو سمجھنے کے لیے سائنس۔ اس لیے یہ دیگر درسیاتی گوشوں کا تکملہ ہوتی ہے اور ان کو مزید وسعت دیتی ہے اور اس کی کوئی علاحدہ حیثیت نہیں ہوتی ہے۔

9.1.1 حرفتی تعلیم کے اندازِ نظر کے مقاصد

اس قومی درسیاتی خاکے (NCF) میں حرفتی تعلیم کے اندازِ نظر کا ہدف درج ذیل مقاصد کو حاصل کرنا ہے۔

a. تمام طلبا میں روزگاری صلاحیتوں، معلومات اور متعلقہ اقدار کو فروغ دیا جائے گا۔ اسکولی تعلیم کے بعد اگر وہ چاہیں گے تو ان کے لیے افرادی قوت کا حصہ ہونے کے امکانات پیدا ہو جائیں گے۔

b. یہ مختلف روزگار کے بارے میں جاننے اور سیکھنے کے مواقع فراہم کرے گا یعنی ایسے روزگار جو حوصلہ افزا ہوں اور وہ بھی جو مقامی اور رسیاقی (اگر مختلف ہوں) اعتبار سے ان کے لیے سب سے زیادہ موزوں ترین ہوں یا نئے اور ابھرتے روزگار۔

c. کام کے وقار کو قائم رکھتے ہوئے تمام طلبا کو مختلف اقسام کے کاموں کا تجربہ فراہم کرے گا۔

d. مستقبل کی راہیں استوار کرتے ہوئے یہ ہمارے اسکولوں کے موجودہ حقائق اور وسائل کے لیے قابل نفاذ ہوگا۔

e. ان کاموں کی قدر کرے گا جو بہت سے ہندوستانی بچے پہلے سے ہی اپنے گھروں اور سماج میں کرتے آئے ہیں۔

مذکورہ بالا مقاصد میں سے پہلے مقصد کو اس باب میں تفصیل سے بیان کیا جائے گا، باقی چار مقاصد کا ذکر نیچے کیا جا رہا ہے۔

9.1.1.1 مقامی اعتبار سے موزوں اور مختلف روزگار کی مستقبل کی تعلیم کے لیے حوصلہ افزائی

آج یہ بات بہت اہم ہے کہ مختلف و متنوع اقسام کے دستیاب روزگار اور نئے پیدا ہونے والے روزگار کی موجودگی میں کس روزگاری تعلیم کو حاصل کیا جائے۔ اسکولی اور تعلیمی نظام کو مختلف قسم کے ان تقاضوں پر توجہ دینے کے قابل ہونا چاہیے جو اس مسئلے پر غور کریں گے۔ کچھ روزگار دوسرے کے مقابلے زیادہ حوصلہ افزا ہوتے ہیں۔ دوسری جانب یہ بھی ممکن ہے کہ کسی روزگار میں ملازمت کے زیادہ مواقع ہوں۔ اکثر زیادہ جاذب روزگاران سے مختلف ہوتے ہیں جن میں مقامی اور علاقائی طور پر ملازمت کے زیادہ مواقع ہوتے ہیں۔

لہٰذا مذکورہ عوامل کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ طے کیا جانا چاہیے کہ کس روزگار کا انتخاب مقامی سطح، بلکہ اسکولی یا ضلعی سطح پر کیا جانا چاہیے، روزگاری تعلیم کا انتخاب مقامی سطح پر ہونا چاہیے۔ قومی درسیاتی خاکہ (NCF) اسکول اور اس کے وسائل کے موزوں عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب انتخاب کے اہل بناتا ہے۔ اس طرح کا خاکہ اس جانب رہنمائی کرتا ہے کہ جب بھی نئے روزگار سامنے آئیں، انھیں شامل کیا جا سکے۔

9.1.1.2 کام کا وقار اور تجربے کی وسعت

ثانوی سطح کے طلبا کو ایسی مخصوص روزگاری تعلیم حاصل کرنی چاہیے جس سے اگر وہ چاہیں تو ملازمت کر سکیں۔ اس سے پہلے کی سطحوں کو مختلف حرفتی تعلیم کی اساس فراہم کرنی چاہیے۔ یہ اسی وقت ممکن ہو گا جب تمام متنوع روزگاری تعلیم یعنی زراعت جیسے بنیادی شعبوں سے لے کر مشین اور کارخانوں تک اور معاشرتی صحت سے لے کر مختلف خدمات تک تمام طلبا کے تجربے میں لانے کو یقینی بنایا جائے۔ اتنے وسیع پیمانے پر روزگاروں کے تجربہ میں آنے سے نہ صرف مختلف روزگاری تعلیم کے انتخاب کی بنیاد فراہم ہوتی ہے بلکہ تمام طرح کے کاموں کا وقار بھی قائم ہوتا ہے۔ اس طرح بڑے پیمانے پر روزگار سے روشناسی بھی بہت سے طلبا کے لیے اہم ہوتا ہے کیونکہ ان کے اردگرد ہونے والے کاموں کے متعلق ان کے تجربات بہت محدود ہوتے ہیں مثلاً بہت سے دیہی علاقوں میں مشین اور دیگر خدمات سے ان کا رابطہ نہ کے برابر ہوتا ہے۔ دوسری جانب بڑے شہروں کے بچے دستی یا غیر مشینی تجربوں سے نابلد ہوتے ہیں۔

9.1.1.3 طلبا کے موجودہ کام کے تجربات کی قدر کرنا

ہمارے لاکھوں بچے مختلف کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ ایسا اکثر ان کے گھروں اور معاشروں میں ہوتا ہے۔ وہ گھروں اور باغات میں ہاتھ بٹاتے ہیں، اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کی دیکھ دیکھ کرنے اور گھر پر کھانا پکانے میں مدد کرتے ہیں۔ زندگی کے اس طرح کے تجربات بیش قیمت ہوتے ہیں اور اسکول میں انھیں ان کا واجب مقام ملنا چاہیے۔ جو طلبا اس طرح کے کاموں میں پہلے سے لگے ہوئے ہیں وہ اس سے زیادہ مستفید ہوں گے اگر اسکولی تعلیم انھیں دوسرے طرح کے کاموں سے تجربہ فراہم کر رہی ہے۔ جس طرح کی معلومات اور صلاحیتوں کے ساتھ یہ بچے کلاس روم میں آتے ہیں انھیں ایک وسیلے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

9.1.1.4 موجودہ حقیقی حالات میں قابل نفاذ

قومی تعلیمی پالیسی (NEP 2020) کے مطابق روزگاری تعلیم کو اسکولی تعلیم کے ساتھ ضم کیا جائے گا موجودہ درسیاتی خاکے (NCF) کے اندازِ نظر کے مطابق روزگاری تعلیم کو موجودہ اساتذہ اور وسائل کی تنگی کے باوجود اسکولی تعلیم سے مربوط کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے قومی درسیاتی خاکے (NCF) نے موزوں آموزشی معیارات مقرر کیے ہیں جسے موجودہ اساتذہ (جو فی الحال ریاضی، سائنس، یا سماجی علوم پڑھا رہے ہیں) مناسب تربیت اور دستی کتب کی مدد سے عملی جامہ پہنا سکتے ہیں۔ انھیں ان مقامی افراد سے بھی تعاون حاصل کرنے کی تربیت دی جائے گی جو مخصوص روزگاروں/حرفوں میں مہارت رکھتے ہیں۔ ثانوی سطح پر اگر اسکول مخصوص حرفوں کی تعلیم دینا چاہتا ہے تو اسے اختصاص یافتہ اساتذہ کی ضرورت پڑے گی۔

9.1.2 حرفتی تعلیم اور مہارتی تربیت کے درمیان امتیاز کرنا

جیسا کہ قومی درسیاتی خاکے (NCF) میں پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ صلاحیتیں زیادہ وسیع و عریض، گہری اور پیچیدہ انسانی صلاحیتیں ہوتی ہیں جب کہ مہارتیں نسبتاً زیادہ محدود اور مرتکز ہوتی ہیں۔

زیادہ تر صلاحیتیں بہت سی مہارتوں سے تشکیل پاتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ایک صلاحیت کے فروغ کے لیے مختلف مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً تنقیدی سوچ ایک صلاحیت ہے جبکہ ڈیٹا کی چھٹائی ایک مہارت ہے جو کہ تنقیدی سوچ کا ایک حصہ ہے۔ فصلوں کی مناسب آب پاشی ایک صلاحیت ہے جس میں زمین کی قدرتی ساخت، اس کے ڈھلان کو، نالیوں کو کاٹنے چھانٹنے اور ہٹانے کے لیے کب اور کتنے پانی کی ضرورت ہے، کو سمجھنے کے لیے مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

حرفتی تعلیم ان صلاحیتوں پر توجہ مرکوز کرتی ہے جو مخصوص روزگار کے لیے موزوں ہوتی ہیں۔ تاہم روزگار میں صلاحیتوں سے بڑھ کر خوبیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے روزگاری تعلیم کا مطلب اقدار پر مبنی مناسب معلومات کا فروغ بھی ہوتا ہے مثلاً آرائش اور ذاتی نگہداشت کا پیشہ صرف بال کاٹنے یا پیروں کی دیکھ بھال کی مہارت کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بالوں کے مختلف اسٹائل اور رجحانات اور ان سب کے لیے معلومات کے ماخذ کا بھی علم ضروری ہے۔ ان سب میں وقار کے ساتھ خدمت کرنے کے جذبے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

اس طرح اسکولی تعلیم روزگاری تعلیم پر توجہ مرکوز کرتی ہے جبکہ مہارتوں کی تربیت کا بڑا انظام مہارتوں پر توجہ مرکوز کرکے اس کا تکملہ کرتا ہے۔

باکس 9.1

صلاحیتیں اور مہارتیں

ہم اس قومی درسیاتی خاکہ (NCF) میں وسعت اور پیچیدگی کی سطح کے مطابق صلاحیتوں اور مہارتوں کے مابین فرق کو واضح کررہے ہیں۔ صلاحیتیں وسیع انسانی اہلیتیں ہوتی ہیں جس میں پیچیدہ کاموں کو مکمل کرنے کے لیے مختلف قسم کی مہارتیں مربوط انداز میں شامل ہوتی ہیں۔ جب کہ دوسری جانب مہارتیں مخصوص کام کو پورا کرنے کے لیے نسبتاً محدود طریقے ہوتی ہیں۔ مثلاً کھانا پکانا ایک صلاحیت ہے جبکہ صفائی، ستھرائی، کٹائی، سبزی کاٹنا، تلنا، کم تیل میں تلنا وغیرہ مہارتیں ہیں۔

9.1.3 اس قومی درسیاتی خاکے (NCF) میں روزگاروں کی اقسام بندی

اس قومی درسیاتی خاکے کو دو شرائط کی تکمیل کرنی ہے۔ اسے یہ نہیں طے کرنا چاہیے اور نہ ہی یہ کرسکتا ہے کہ کس مخصوص اسکول یا اسکولوں کے ایک مجموعے میں کون سی روزگاری تعلیم دی جائے گی۔ کیوں کہ روزگاری تعلیم کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اسکول کی سطح پر بہت سے ملحوظات درپیش ہوتے ہیں۔ دوسری، اسے طلبا کی تعلیم کے لیے روزگاری تعلیم کا ایک لائحہ عمل تیار کرنا چاہیے۔ کام کی درست اور مفید مطالعہ اقسام کے ساتھ مطابقت کو ممکن بنائے گا۔ اسے موجودہ قومی درسیاتی خاکے میں "ام کی نوعیت" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

- حرفتی تعلیم جن کے کچھ عناصر بنیادی طور پر مشترک ہوں انھیں ایک ہی قسم کے زمرے میں ایک ساتھ رکھا جائے گا۔
- انھیں یکساں یا باہم مشترک صلاحیتوں اور معلومات کی ضرورت ہوتی ہے یکساں قسم کی پیدا کی جانے والی نئی روزگاری تعلیم میں مماثل صلاحیتوں اور معلومات کی ضرورت ہوگی۔

یہ زمرہ بندی نرسری تا آٹھویں جماعت کے طلبا کے پیداواری کاموں کے لیے درکار صلاحیتوں کی وسیع بنیاد کو فروغ دینے میں معاون ہوگی۔ نویں تا دسویں جماعت کے طلبا میں زیادہ اختصاص پر اور گیارھویں اور بارہویں جماعت کے طلبا میں اختصاصی پیشہ وارانہ صلاحیتوں پر زور دیا جائے گا۔

یہ قومی درسیاتی خاکہ (NCF) درسیات وضع کرنے کے لیے کام کی مختلف شکلوں (Forms of Work) کو رہنما اصول کے طور پر برتتا ہے۔ اس کے بالکل اساسی سطح پر پیداواری کام کو تین زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ زندگی کے حالات کے مطابق کام (Work with Life Form)، مشین اور اشیا کی مدد سے کام اور انسانی خدمات فراہم کرنے کے لیے کام۔

a. **زندگی کی نوعیت کے مطابق کام:** شکار کرنے اور چیزوں کو جمع کرنے کے بالکل اوائل وقت سے مویشی پروری اور زراعت کی زیادہ منظم زندگی تک انسانوں نے اپنی صلاحیتوں کا استعمال زندگی کی نوعیت کے مطابق کاموں کے لیے کیا ہے۔ یہ عمل صرف زندہ رہنے کے لیے نہیں بلکہ معقول فاضل مقدار میں اشیا پیدا کرنے کے لیے بھی تھا تاکہ آئندہ کے لیے غور و فکر کر سکے۔ اس لیے پودوں اور جانوروں کے ذریعے پیداواری کاموں کی صلاحیت انسانی بقا اور ترقی میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

b. **مشین اور اشیا کی مدد سے کام:** انسانی ترقی میں/ ہماری دوسری سب سے اہم حصول یابی عام انداز سے لے کر بہت ہی لطیف انداز میں مشینوں اور اشیا کو برتنے کی صلاحیت ہے۔ چاہے روٹی، کپڑا، مکان سے لے کر ہماری بنیادی ضرورتوں کی تکمیل ہو یا بہت ہی پیچیدہ طریقوں سے لے کر ہمارے تجسس اور تخلیقیت کی تشفی ہو ہم نے بہت سے آلہ جات اور مشینوں کو تیار کر لیا ہے۔ اس لیے مشینوں اور اشیا کی مدد سے پیداواری کام کرنے کی صلاحیت جدید اور پیچیدہ زندگی کے تقاضے پورا کرنے کی بنیاد ہے۔

c. **انسانی خدمات کے لیے کام:** تجارت اور نقل و حمل سے شروع کر کے ہم میڈیا اور تفریح تک کی مختلف خدمات شروع کر چکے ہیں۔ اور اس کے لیے ہمیں اپنے رشتے داروں سے پرے دوسرے لوگوں کے ساتھ تعاون کرنا پڑتا ہے۔ ان خدمات نے زراعت اور صنعت کے ذریعے فراہم کی جانے والی خدمات سے آگے بڑھ کر ہماری زندگیوں کو بہت ہی بہتر بنایا ہے۔ اس طرح انسانی خدمات کے لیے صلاحیتوں کا فروغ اس عالمی تبادلے کے عہد میں بہت ہی موزوں ہے۔

ابتدائی سطح اور مڈل سطح میں اسکول کی درسیات کا کام تینوں نوعیتوں کی متعلقہ صلاحیتوں کے فروغ کی کوششیں کرنا ہوگا۔ جیسا کہ ہم بآسانی مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ کام کی یہ نوعیتیں پیداواری کام کی صلاحیتوں میں ضروری وسعت نہیں لا سکتی بلکہ معیشت کی بنیادی، ثانوی اور اعلی شعبے میں روزگاری صلاحیتوں کے فروغ کے لیے بنیاد کا بھی کام کرتی ہیں اور اس طرح معاشی شراکت کے مقاصد میں بامعنی انداز میں تعاون کرتی ہیں۔

چار سالہ ثانوی سطح کے پہلے کے دو سال قابل منتقلی مہارتوں کو فروغ دے کر ان صلاحیتوں کو مستحکم کرنے کے لیے ہوں گے تاکہ طلبا کی روزگار میں معاونت کرنے والی اسکولی تعلیم کی ثانوی سطح کے آخری دو برسوں میں طلبا کو اپنی پسند کی مخصوص روزگاری تعلیم میں اختصاص حاصل کرنے کے مواقع فراہم ہو سکیں۔

اس کے علاوہ مہارتی تربیت کے ماحولیاتی نظام کو وہیں سے شروع کرنا چاہیے جہاں اسکول نے چھوڑا ہو۔ اس ماحولیاتی نظام کو ان طلبا کے لیے مختلف قسم کے مہارتی نصابات کی فراہمی کو یقینی بنانا چاہیے جو اسکول سے فراغت کے فوراً بعد ملازمت کے بازار میں قدم رکھنا چاہتے ہیں۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ روزگاری تعلیم کے لیے صلاحیتوں اور درکار مہارتوں کو دوسری صلاحیتوں و معلومات اور اسکولی تعلیم کے ذریعے فروغ دی جانے والی اقدار کے ساتھ پورے طور پر مربوط ہونا چاہیے، مثلاً تنقیدی سوچ، ترسیل، آموزش برائے آموزش وہ صلاحیتیں ہیں جنھیں مجموعی طور پر اسکولی تعلیم کے ذریعہ فروغ دیا جانا ہے اور یہ کام کی دنیا میں بھی یکساں اہمیت رکھتی ہیں۔

درحقیقت پوری دنیا میں بہت ہی تیزی سے بدل رہے منظر نامے کے تئیں نہ صرف ملازمت کے مواقع میں بلکہ کام کی عین نوعیت میں بھی اسکولی تعلیم سے حاصل کردہ ان بنیادی صلاحیتوں اور معلومات کو تاحیات آموزش کی بنیاد فراہم کرنی چاہیے جو تاحیات مفید اور اطمینان بخش روزگار پانے کے قابل بنائے۔

9.1.4 دوسرے مخصوص ملحوظات

روزگاری تعلیم کی درسیات کے لیے دستیاب روزگاری تعلیم میں سے اپنی پسند کا انتخاب کرنے کے ساتھ ساتھ درکار وسائل اور مواد کے علاوہ چند درج ذیل ملحوظات بھی اہم ہیں۔

a. **عمر کے مطابق ہو:** روزگاری تعلیم کے تئیں انداز نظر کو عمر کے حساب سے موزوں ہونا چاہیے۔ یہ کام کے لیے مطلوب عام صلاحیتوں یا قبل روزگار صلاحیتوں کے فروغ کے ساتھ شروع ہوگا اور مخصوص قسم کے کاموں کے لیے مزید اختصاصی صلاحیتوں کی جانب گامزن ہوگا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اساسی سطح میں طلبا "عمل اور تخلیق" کے ذریعے کام میں انہماک کا تجربہ کریں گے۔ ابتدائی سطحوں (Preparatory Stage) میں بھی یہی انداز نظر جاری رہے گا لیکن طلبا مقامی پیشوں، شراکت سے متعلق عوامل اور مساوات سے بھی متعارف ہو جائیں گے۔ مڈل سطح میں یہ سمجھ علاحدہ درسیاتی میدانوں کے تعارف کے ساتھ رسمی ہو جائے گی۔ اس سطح پر طلبا مختلف قسم کے کاموں میں اپنی صلاحیتوں کو فروغ دیں گے۔ ثانوی سطح پر اختصاص کے لیے طلبا کے پاس ایک یا ایک سے زائد روزگاری تعلیم کے انتخاب کے مواقع دستیاب ہوں گے۔

b. **حتی الامکان مقامی ہو:** جہاں تک ممکن ہو روزگاری صلاحیتوں کے فروغ کے لیے ضروری مواد، مادے اور مشینری کو مقامی سیاق کے لیے موزوں ہونا چاہیے اور انھیں مقامی طور پر دستیاب ہونا چاہیے۔

c. **حوصلہ افزا:** ساتھ ہی طلبا کے گاؤں، قصبوں یا شہروں میں موجودہ دستیاب روزگاروں سے آگے بڑھ کر روزگاری تعلیم میں مدد کر کے طلبا کی امنگوں اور خواہشوں کو بھی پورا کرنا چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ طلبا کو مختلف روزگاری تعلیم فراہم کی جائے تاکہ نوجوانوں کی امنگوں اور معیشت کی بدلتی ضرورتوں کو پورا کیا جا سکے۔

d. **مختلف قسم کے کاموں سے روشناسی:** طلبا کو شعوری طور پر مختلف قسم کے کاموں سے روشناس کرانا چاہیے تاکہ وہ بڑے پیمانے پر کام کے لیے ضروری بنیادی صلاحیتوں کے حامل ہو سکیں۔ یہ انھیں معیشت کی بدلتی ہوئی ضرورتوں کے مطابق خود کو ڈھالنے کے قابل بناتی ہے۔ اسکول کو چاہیے کہ ان کاموں کو بھی مدنظر رکھے جو طلبا گھروں پر کرتے ہیں۔ اور جو کام وہ گھروں پر نہیں کرتے ہیں ان سے روشناس ہونے کو وہ یقینی بنائے (جیسے ایک طالب علم گھر پر کھیت میں کام کرتا ہے تو اسکول کو یہ یقینی بنانا چاہئے کہ طالب علم اپنا زیادہ تر وقت اشیاسازی اور خدمات کی انجام دہی میں گزارے)۔

e. **مساوی تقسیم کے ملحوظات:** موجودہ سماجی ناہمواریوں کو شعوری طور پر دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسکول کو چاہیے کہ مخصوص قسم کے کام کو کسی مخصوص برادری یا جنس سے وابستہ کرنے سے بچے۔ اس کے علاوہ اسکول کو تمام قسم کے کاموں میں خانگی پس منظر اور صنف سے قطع نظر طلبا کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

f. **دستی کام کی اہمیت:** حرفتی تعلیم تمام طلبا کو اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کے طریقے اور اس کی قدر کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ ان تجربات کے بغیر تعلیم ادھوری ہے۔ ابھی تک روزگاری نصاب کے انتخاب کا مطلب یہ تھا کہ طالب علم یا تو مالی اعتبار سے غریب ہے یا پڑھائی لکھائی میں اچھا نہیں ہے۔ موجودہ قومی درسیاتی خاکے (NCF) سے یہ سب بدل جائے گا۔ تمام طلبا حرفتی تعلیم حاصل کریں گے۔ اسکولی تعلیم مساوات کار کا کام کرے گی تاکہ اس سے برابری پیدا ہو، نہ کہ غیر مساوی تقسیم کو واپس لانے کا۔

سیکشن 9.2
اغراض

کام زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ روزمرہ کی زندگی اور معیشت میں شرکت سے متعلق عملی چیزوں سے نپٹنے کے لیے افراد کو تیار کرتا ہے۔ روزگاری تعلیم طلبا کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ مختلف عملی امور کے لیے درکار بنیادی صلاحیتوں کو فروغ دے سکیں تاکہ انھیں معلوم ہو سکے کہ بامعنی اور کامیاب زندگی گزارنے کے لیے کیا حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہ انھیں اپنے لیے ذرائع معاش اور پائیداری فراہم کرتے ہوئے معیشت میں بامعنی تعاون کے لیے تیار کرتی ہے۔ یہ انھیں گھر کے کاموں میں مؤثر طریقے سے معاونت کے بھی قابل بناتی ہے۔

KRCR 2019 کے مطابق

"اس پالیسی کا مقصد روزگاری تعلیم سے وابستہ سماجی مرتبے کے نظام مراتب پر قابو پانا ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ تمام تعلیمی اداروں میں روزگاری تعلیم کے پروگراموں کو اصل تعلیمی دھارے سے مرحلہ وار مربوط کیا جائے۔ مڈل اور سکنڈری اسکول کی سطح پر اوائل عمر میں روزگار سے سابقے کی شروعات کر کے معیاری روزگاری تعلیم کو بہتر انداز میں اعلی تعلیم سے مربوط کیا جائے گا۔ یہ اِس بات کو یقینی بھی بنائے گی کہ ہر بچہ کم از کم ایک روزگاری تعلیم حاصل کرے اور کئی دیگر سے اس سابقہ ہوسکے۔ یہ کام کے وقار اور ہندوستانی فن اور کاریگری پر مشتمل مختلف روزگاروں کی اہمیت پر زور دے گا"

[KRCR 2019, 16.4]

اس سیاق میں حرفتی تعلیم کے مقاصد درج ذیل ہیں

a. **مختلف قسم کے کاموں کی سمجھ اور بنیادی صلاحیتوں کو فروغ دینا:** طلبا میں مختلف قسم کے کاموں کی وسیع تر سمجھ پروان چڑھے گی جس سے وہ اپنے ذاتی امور کو کامیابی کے ساتھ انجام دینے کے اہل ہو جائیں گے۔ اس سے وہ کاروبار، کام کاج اور معاشرتی مواقع کو پہچاننے، تخلیق کرنے اور شروع کرنے کے اہل ہو جائیں گے۔

b. **مخصوص روزگار کے لیے تیاری:** طلبا ان صلاحیتوں کو فروغ دیں گے کہ اسکول چھوڑنے کے بعد ایک یا ایک سے زائد مخصوص روزگار میں نفع بخش ملازمت مل سکے۔

c. **محنت اور تمام پیشوں کے وقار کا احترام:** طلبا کام اور کام کی جگہ کے تئیں مثبت رویہ اپنا کر محنت کے وقار کے احترام کا جذبہ پیدا کریں گے۔

d. **کام کے تئیں اقدار اور رجحانات کا فروغ:** طلبا مستقل مزاجی اور ارتکاز، تجسس اور تخلیقیت، رحم دلی اور حساسیت اور اشتراک اور اجتماعیت کو فروغ دیں گے۔ وہ جسمانی کام کرنا چاہیں گے اور اس کی تفصیلات پر خاص توجہ دیں گے۔

ان مقاصد کے ذریعے، اسکول طلبا میں روزگاری معلومات، صلاحیتوں اور میلانات کو فروغ دیں گے۔ انھیں روزی روٹی کمانے کے مواقع ملیں گے اور ساتھ میں انھیں ملک کی معیشت میں تعاون کرنے اور حصہ لینے کے قابل بنائیں گے۔ زبان، جسمانی تعلیم اور صحت، سائنس، سماجی علوم اور ریاضی جیسے دوسرے بہت سے مضامین کے مقاصد روزگاری تعلیم کے مقاصد کے راست تکملہ ہیں اور یہ سب مل کر ایک زیادہ بڑا مجموعہ تشکیل کرتے ہیں اور اس طرح یہ کام کو زندگی بھر کے لیے اطمینان کا باعث بناتے ہیں۔

ان سبھی مضامین کے اجتماعی اور انفرادی تکمیلی مقاصد میں تنقیدی سوچ، سوال کرنے کی صلاحیت، سائنسی مزاج، ترسیل اور اشتراک کی صلاحیت، تخلیقیت، تطابق، آموزش برائے آموزش، جذباتی اور اخلاقی صلاحیت، پہل قدمی اور لچکداری، کام کے مضبوط اقدار، آس پاس کی سماجی

اور طبعی دنیا کی اچھی معلومات وغیرہ کا فروغ شامل ہے۔ اس کا ذکر بہت ضروری ہے کہ ان میں سے بہت سی صلاحیتوں اور رجحانات کو اکیسویں صدی کی مہارتوں سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دوسرے سیاق میں انھیں "لطیف" مہارتیں بھی کہا جاتا ہے۔

سیکشن 9.3
سطح وار ڈیزائن

9.3.1 اساسی اور ابتدائی سطحیں: قبل روزگاری صلاحیتوں کا فروغ

اساسی اور ابتدائی سطحوں میں پورا زور قبل روزگار صلاحیتوں کے فروغ پر ہوتا ہے نہ کہ مخصوص ملازمتوں کی ضرورتوں پر۔

9.3.1.1 اساسی سطح

a. اس سطح میں ایک مربوط انداز نظر اپنایا جاتا ہے جہاں کام کی مہارتوں (جیسے بچے اپنے کام کو مکمل کرنے اور استعمال کیے جانے والے مواد کی دیکھ بھال کے بارے میں سیکھتے ہیں) کو باضابطہ کلاس روم کے سلسلۂ عمل کے ذریعے سیکھتے ہیں۔

b. جسمانی ارتقا اور حرکت و ورزش کے ذریعے حرکی مہارتوں کا ارتکاز، کام کرنے اور اسے مکمل کرنے اور کھیل پر مبنی تعلیم پر توجہ، اساسی سطح میں عمر کے حساب سے قبل روزگار صلاحیتوں کے فروغ کے قابل بناتا ہے۔

c. بچوں کے لیے بھی اس سطح میں اہم درسیاتی اغراض میں سے ایک پیداواری کاموں اور خدمات یا سیوا کے تئیں مثبت رویوں کو فروغ دینا ہے۔

9.3.1.2 ابتدائی سطح

a. حرفتی تعلیم، قبل روزگار صلاحیتوں کے توسط سے ہمارے اردگرد کی دنیا سے مربوط ہے۔ مڈل سطح میں طلبا کی اپنے اردگرد کے پیشوں کو سمجھنے کی صلاحیتیں، مشاہدے، جانوروں اور نباتات کے ساتھ کام کرنے اور چھوٹی موٹی چیزیں بنانے سے روزگاری صلاحیتوں کے فروغ کی بنیاد پڑتی ہے۔ "ہمارے اردگرد کی دنیا" کے لیے موزوں سرگرمیاں بھی ماقبل روزگاری صلاحیتوں کے فروغ کا سبب بنتی ہیں۔ جیسے گملوں کی دیکھ بھال، گھر کے چھوٹے موٹے باغیچے کی دیکھ ریکھ، مٹی کا سامان بنانا اور مقامی بازار میں دکاندار سے بات چیت کرنا۔

b. اگلی سطح میں اسکول میں کام کی تفویض بھی روزگاری تعلیم کے لیے زمین تیار کرنے کے عمل کا حصہ ہوگا (جیسے کلاس میں پیڑ پودوں کی دیکھ ریکھ کرنا، کتابوں کے بجائے مڈڈے میل کے بعد صفائی ستھرائی میں مدد کرنا) تمام طلبا کو سبھی کاموں میں مساوی ذمہ داری سونپنی چاہیے۔

باکس 9.2

روزگار اور پیشے

روزگار اور پیشے میں قطعی فرق نہیں ہے۔ ہندوستان میں عمومی طور پر "پیشہ" اور پیشہ ورانہ تعلیم جیسے دونوں الفاظ کے استعمال سے "اعلی سماجی مرتبہ" مراد لیا جاتا ہے جبکہ حرفت (Vocation) کا مفہوم اونچی سماجی حیثیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ قومی درسیاتی خاکہ (NCF) حرفت (Vocation) اور پیشہ (Profession) میں کوئی فرق نہیں کرتا ہے۔

9.3.2 مڈل اور ثانوی سطح: روزگاری صلاحیتوں کا فروغ

مڈل اور ثانوی سطحوں میں طلبا روزگار سے متعلق صلاحیتوں کے فروغ میں باظابطہ طور پر شامل ہو جاتے ہیں۔ مڈل سطح میں طلبا کام کی تین شکلوں میں روزگاری صلاحیتوں کی وسعت کو فروغ دیتے ہیں جبکہ ثانوی سطح میں طلبا ایک یا ایک سے زائد روزگار میں اختصاص حاصل کرتے ہیں۔

مختلف روزگاروں کے پیش نظر درسیات کو اس طرح منظم کرنے کی ضرورت ہے کہ اسکول میں محدود وسائل کے نظم کے باوجود طلبا کو مناسب تجربہ حاصل ہو سکے۔ یہ قومی درسیاتی خاکہ (NCF)، کام کی تینوں شکلوں بشمول چند مشترک خصوصیات والے روزگاروں کو نشان زد کر کے متعلقہ مسائل حل کرے گا۔

9.3.2.1 کام کی شکلیں

جیسا کہ پچھلے سیکشن میں ذکر کیا گیا ہے کہ درسیات میں روزگاری تعلیم کا رہنما اصول "کام کی شکلیں یا نوعیت" (Forms of Work) ہے۔ دنیا بھر میں مختلف نوعیت کے کام ہیں جن میں عمل کا حقائق، تاریخی طور طریقوں اور مہارتوں اور اقدار کی افادیت کی بنیاد پر امتیاز قائم کیا جاتا ہے۔ نتیجتاً بہت سے روزگار اور خدمات جیسے زراعت، پارچہ بافی اور کامرشیل آرٹ نمو پاتے ہیں۔ اس لیے روزگار اور خدمات کو ان کی ہیئت کے مطابق نقش گری کے طریقوں کے ادراک کے لیے کام کی مختلف قسموں کا سمجھنا ضروری ہے۔ کام کی یہ نوعیتیں یہ یقینی بنائیں گی کہ تمام طلبا مختلف سیاقوں میں کام کا تجربہ کرتے ہیں مثلاً شہری علاقے کے طلبا کے مقابلے میں دیہی علاقے کے طلبا کو زراعتی طور طریقوں سے زیادہ سابقہ پڑتا ہے۔ جب کہ دیہی علاقے کے طلبا کو خدمات کے شعبوں سے زیادہ سابقہ نہ پڑنے کے امکانات ہوتے ہیں۔

سبھی طلبا کو تمام زمروں کے کاموں کی آموزش کے مساوی مواقع کی فراہمی تمام قسم کے کاموں کے مرتبے اور مواقع کو مساوی بنائے گی۔ کاموں کے ان اقسام میں مخصوص روزگار کو حتی الامکان سیاق کے مطابق بنایا جائے گا۔ اس زمرہ بندی کے تحت یہ مطالعہ (NSQF) سے ہم آہنگ ہو گا۔

a. **اشکال زندگی کے ساتھ کام کرنا:** زندگی کی مختلف شکلوں کے ساتھ کام کرنے میں نباتیات اور حیوانیات کی شمولیت سے پیداواری کام کرنے کی صلاحیتوں کا فروغ بھی شامل ہے۔ مڈل سطح میں اسکول چاہتا ہے کہ اس زمرے کے حصّے کے طور پر گھاس کے باغیچے یا مرغیوں کے لیے دربے تیار کرے اور ثانوی سطح میں باغبانی کرے، ڈیری فارمنگ کرے، گنا گائے، کھیتی باڑی کرے۔ ان کاموں کے لیے درکار صلاحیتوں میں دونوں عملی مہارتیں، اشکال زندگی میں شامل علم حیاتیات کی تھوڑی معلومات بھی ضروری ہے۔ یہ اسکول میں حاصل کردہ سائنسی معلومات کو بامعنی اور عملی بناتی ہے۔

b. **مشین اور اشیا کی مدد سے کام:** مشین اور اشیا کی مدد سے کام کرنے میں ان مشینوں اور آلات کے کام کرنے کے طریقوں کی سمجھ بھی شامل ہوتی ہے۔ اس میں وہ عمل کاریاں اور کام شامل ہوتے ہیں جو ٹھوس نتائج/پیداوار کا سبب ہوتے ہیں طلبا کو کاغذ، لکڑی، مٹی اور پارچہ وغیرہ جیسی مختلف اشیا کو استعمال کرنے والی دست کاری سے متعارف کر کے مختلف کاموں کا اہل بنایا جا سکتا ہے۔ پہلے سے ایک طالب علم جو طے شدہ ڈیزائن کے مطابق کپڑا سیلائی کا رجحان رکھتا ہے، وہ قینچی، کٹر، دھاگے، پن، مشین بشمول سلائی مشین جیسے بنیادی آلات کا استعمال ہے۔ طالب علم دستی مہارتوں کو فروغ دے گا، جزیات کی طرف توجہ مرکوز کرے گا اور اعلیٰ قسم کے لباس تیار کرنے کی مسلسل کوشش کرے گا مثلاً اسکول سیلائی کا رجحان رکھتا ہے، اعلیٰ تکنیکی، مشینی کام، حیاطی (سلائی)، بڑھئی گری (نجاری)، اور کوزہ گری (سفال گری)، کے

کورسز اور ثانوی سطح روبوٹک ویلڈنگ اور نجاری اور حیاتی میں ایڈوانس کورسز فراہم کرسکتا ہے۔ گیارھویں اور بارھویں جماعت کے طلبا خود کار صنعتوں میں استعمال ہونے والی ترقی یافتہ مشینوں کو چلانے میں مہارت حاصل کر کے مستفید ہو سکتے ہیں۔

c. **انسانی خدمات کے لیے کام:** لوگوں کی ضرورتوں اور حاجتوں کو سمجھنے کے لیے ان سے تعامل بھی انسانی خدمات کا حصہ ہے۔ اس کا تعلق بہتر ترسیل کی صلاحیت اور ان عمل کاریوں اور وسائل کو سمجھنے سے ہے جو مخصوص خدمات کی فراہمی کے لیے ضروری ہیں۔ اس لیے نرسنگ ہوم میں کام کرنے کے خواہش مند فرد کے لیے ضروری ہے کہ مناسب خدمات کی فراہمی کے لیے وہ طریقہ عمل اور مریض سے بات چیت کے طریقوں سے بخوبی واقف ہو۔ طلبا کام کے اس طور طریقے کے ذریعے ان خدمات کے لیے درکار مہارتوں، میل جول کی مہارتوں اور دوسرے ساتھیوں کے لیے ہمدردی کے جذبے کو فروغ دیتے ہیں۔ مثلاً اسکول مڈل سطح میں اس زمرے کے تحت کسی نرسنگ ہوم میں اپنی خدمت فراہم کرنے یا کسی دکان میں ہاتھ بٹانے کا کام چن سکتا ہے اور ثانوی سطح میں مثلاً ہاؤس کیپنگ، صحت، سندرتا، سیاحت اور مہمان نواز کے کورسز متعارف کرائے جاسکتے ہیں۔

9.3.2.2 مڈل سطح

a. طلبا کاموں کی تینوں شکلوں میں بنیادی مہارتوں اور معلومات کو فروغ دیں گے۔ کام کی تینوں اشکال کا مطلب زندگی کی مختلف شکلوں کے ساتھ کام کرنا، مشینوں اور اشیا کے ساتھ کام کرنا اور انسانی خدمات کے لیے کام کرنا ہے۔ اس سطح میں کام کی مہارتوں پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے، نہ کہ مخصوص روزگاروں پر۔

b. اسکول کے ہر گریڈ میں تین پروجیکٹ۔ (کام کی تینوں شکلوں میں سے ایک ایک پروجیکٹ) نافذ العمل ہوں گے۔ اس طرح اس سطح کے اختتام تک طلبا 9 پروجیکٹ پر کام کریں گے۔

c. ریاستیں یا اسکول کام کی تینوں شکلوں میں سے مختلف روزگار کا انتخاب کریں گے اور ہر کام کی نوعیت میں سے ہر جماعت میں پروجیکٹ تیار کیا جائے گا۔ پروجیکٹ کے انتخاب میں اسکول کے سیاق، علاقے اور طلبا کی عمر سے مناسبت کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

d. وہ پروجیکٹ جو دوسرے درسیاتی میدانوں سے ہم آہنگ ہوں، ان میں متعلقہ مضامین کے اساتذہ مدد کریں گے۔ یہ پروجیکٹ دوسرے درسیاتی میدانوں سے تصورات کو مربوط کر کے بین موضوعاتی تفہیم میں معاون ہوں گے مثلاً زراعت اور مویشی پالن کی صورت میں نباتیات اور حیوانیات کے تصورات کو پروجیکٹ سے مربوط کیا جاسکتا ہے۔

e. اکادمک سال کے اختتام پر اسکول میں مہارتوں کی نمائش (کوشل میلہ) کا انعقاد کیا جائے گا تاکہ طلبا اپنے پروجیکٹ کو اسکول، معاشرہ اور دوسرے استفادہ کنندگان کو دکھا سکیں۔ اس میں پروجیکٹ کے پیش کش، کلیدی آموزش، غور و فکر اور گھر پر سیکھی گئی مہارتوں کا استعمال شامل ہوگا۔

f. قابل ذکر بات یہ ہے کہ مڈل سطح میں طلبا درحقیقت اس ڈیزائن کے ذریعے مختلف روزگاروں کے روبرو ہوں گے اور متعلقہ صلاحیتوں اور معلومات کا فروغ ہوگا۔ اس طرح یہ قول درسیاتی خاکہ (NCF) میں مڈل سطح میں اس طرح کی آموزش کے لیے "ماقبل روزگار" جیسے تراکیب کا استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ جبکہ یہ ترکیب اسکولی تعلیم سے متعلق دوسرے دستاویزوں میں برتی گئی ہے۔

9.3.2.3 ثانوی سطح: نویں اور دسویں جماعت

a. طلبا کو دو سال کی مدت میں چھ روزگاروں (کام کی نوعیت میں سے دو) سے روشناس کرایا جائے گا۔ یہ جہاں ضروری ہوگا کم از کم (NSQF) کے لیول I اور لیول II کے مساوی ہوں گے۔

b. کام کی تینوں شکلوں میں سے ہر ایک کے لیے اس سطح میں طلبا کے لیے ضروری بنیادی مہارتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے روزگاروں کو محتاط انداز میں نشان زد کیا جائے گا۔

c. آلات اور تکنیکوں سے ہونے والے راست تجربوں کی مدد سے موزوں مہارتوں کے فروغ پر توجہ دی جائے گی طلبا کے لیے ضروری صرف محدود نظریاتی معلومات کو اس میں شامل کیا جائے گا۔ اس سطح میں راست تجربوں کو انٹرنشپ کے مواقع کے ذریعے پورا کیا جائے گا۔

d. یہ چھ روزگار اس بنیاد پر منتخب کیے جاتے ہیں کہ ان روزگاروں سے ربط صرف تجربے کو تقویت نہیں پہنچائے گا بلکہ گیارھویں اور بارھویں جماعت کے طلبا کو دانستہ انتخاب کے قابل بنائیں گے۔

e. ان روزگار کا انتخاب بھی اس بنیاد پر ہوگا کہ مہارتوں کی متعینہ خصوصیات سبھی روزگاروں میں یکساں ہوتی ہیں مثلاً ایک کسان کے لیے یہ جاننا ضروری ہوتا ہے کہ موٹر اور ٹریکٹر کس طرح کام کرتے ہیں۔ اسی طرح مشینوں کی خدمت حاصل کرنے والوں کے لیے بھی اسی طرح کی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

f. طلبا اسکول میں منعقد کیے گئے ورکشاپ اور کام کے مقامی مرکز پر انجام پانے والے پروجیکٹ اور انٹرنشپ کے ذریعے ان روزگاروں کے لیے موزوں مہارتوں کو سیکھیں گے۔

g. مزید یہ کہ کام کی دنیا میں روزگار کے عمل کو وسیع انداز میں سمجھنے کے لیے طلبا کو صنعتی یا زراعتی میدانوں سے راست انداز میں روشناس کیا جائے گا۔ اسکولوں کو چاہیے کہ وہ مقامی صنعتی گھروں، فارمس، خدمات کے مراکز، کوآپریٹیو، موزوں غیر سرکاری تنظیموں، اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن، چھوٹی صنعتوں، پرنٹنگ پریس، کال سینٹر، اور سافٹ ویئر تیار کرنے والی کمپنیوں، موبائل آپریٹنگ کمپنیوں، لاکمیٹیوں، بجلی و پانی کے مقامی بورڈوں سے روابط کو فروغ دیں گے تاکہ طلبا اسکول میں رہتے ہوئے بطور انٹرن (Intern) ان اداروں سے کام یا تجربہ حاصل کرنے کے لیے اپنی زندگی کا کچھ حصہ یہاں گزارنے کے قابل ہوسکیں۔

h. ایسا نہیں لگتا کہ سبھی اسکولوں میں روزگاری نصابات کے لیے تربیت یافتہ اساتذہ ہوں گے۔ اس لیے مقامی طور پر ٹیکنالوجی کے مناسب استعمال کے ذریعے دستیاب تربیت یافتہ اور تجربہ کار افراد ان روزگاری نصابات کو پڑھا سکتے ہیں اور مناسب انداز میں تربیت یافتہ مستقل اساتذہ اس میں تعاون دے سکتے ہیں۔

9.3.2.4 ثانوی سطح: گیارھویں اور بارھویں جماعت

گیارھویں اور بارھویں جماعت کے طلبا مختلف درسیاتی میدانوں سے کچھ نصابات کا انتخاب کرتے ہیں۔ حرفتی تعلیم بھی ان ہی درسیاتی میدانوں میں سے ایک ہے جسے طلبا کے لیے دستیاب ہونا چاہیے۔ ان درسیاتی میدانوں سے روزگاری نصابات کا انتخاب کرنے والے طلبا دو سالوں میں مخصوص روزگار میں گہری تربیت حاصل کرلیں گے۔ یہ جہاں قابل قبول ہوگا وہاں کم از کم (NSQF) لیول تین تاچار کے مساوی ہوگا۔

سیکشن 9.4
موجودہ مسائل

حرفتی تعلیم کے نفاذ میں کچھ دشواریاں درپیش ہیں جنھیں ترجیحی بنیاد پر حل کیے جانے کی ضرورت ہے۔

a. جو طلبا اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں کر پاتے ان کے لیے روزگاری تعلیم اکثر ''آخری جائے پناہ'' سمجھی جاتی ہے۔ سماجی مرتبے میں یہ نظام مراتب اسکولی تعلیم پر ناپسندیدہ انداز میں اثرانداز ہوتے ہیں۔

b. روزگاری تعلیم کو درسیاتی اور ماخذ پر مبنی رکاوٹوں کا سامنا ہے مثلاً دور دراز اور دیہی علاقے کے اسکول میں صنعتی کاموں سے متعلق وسائل تک رسائی مشکل ہوتی ہے اس لیے ان طلبا کے لیے تجربات کی فراہمی کو محدود کر دیتی ہے۔

c. مناسب بنیادی سہولیات کی کمی کے باعث طلبا کو عملی تجربوں سے روشناس کرانا مشکل ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر وسائل (اگر کوئی ہے) جیسے کمپیوٹر اور ہوم سائنس کے لیے مواد بہت پرانے ہیں اور دوبارہ انھیں بدلنے یا ان کی مرمت کرانے کے لیے رقم دستیاب نہیں ہیں۔

d. جائزہ کے بارے میں سمجھ کا فقدان ہے، خاص کر زیادہ توجہ تجربات اور راست تربیت پر ہے۔

e. کام کی دنیا سے کوئی اصولی ربط نہیں ہے۔ KRCR 2019 کے مطابق، طلبا گیارھویں اور بارھویں جماعت روزگاری تعلیم کے ساتھ پاس کر لیتے ہیں اور اعلیٰ تعلیم میں اپنے پسندیدہ روزگار کے بارے میں کوئی متعینہ اور واضح لائحہ عمل نہیں رکھتے۔ نیز روزگاری تعلیم کی موجودہ ہئیت لوگوں کو کم نفع بخش خود کار روزگار اپنانے اور کم یا بغیر اضافے والی آمدنی کے ساتھ اچھے روزگار کے بجائے مختلف قسم کے معاہداتی ملازمت کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس طرح کے غیر واضح اور غیر متعینہ خطوط پر روزگار بازار سے رابطہ آسان نہیں ہوتا۔

f. روزگاری تعلیم کے لیے اساتذہ کو تیار کرنے والے تعلیمی پروگرام، ناموزوں ہیں۔

سیکشن 9.5
معلومات کی نوعیت

a. صلاحیتیں روزگاری معلومات کی بنیاد ہیں۔ یہ نوعیت کے اعتبار سے عملیاتی (کام کرنے کے طریقے) ہوتی ہیں اور مخصوص مقاصد کو حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ یہ عملیاتی (کام کرنے کے طریقے) معلومات روزمرہ زندگی اور کام کی دنیا میں عمل مرکوز سرگرمیوں کے قابل بناتی ہیں۔ یہ صلاحیتیں دونوں طرح کی ہوتی ہیں۔ کچھ قسم کے روزگاروں کے لیے مخصوص اور وہ جو نہ صرف تمام روزگاروں میں مفید ہیں بلکہ زندگی میں ان کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ جیسے ترسیل، ٹیم ورک اور اشتراک، کام کی اعلیٰ اقدار، تنقیدی سوچ وغیرہ۔

b. دوسرے میدانوں کی معلومات/واقفیت سے ان صلاحیتوں میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ اس لیے دوسرے درسیاتی میدانوں بشمول سائنس، ریاضی، زبان اور سوشل سائنس کی معلومات کا روزگاری معلومات کی ترقی میں معاونت کے لیے بقدر ضرورت استعمال کیا جاتا ہے۔

c. مخصوص کام کے مخصوص اصولوں اور رہنما اصولوں کی سمجھ کو فروغ دینا بھی روزگاری معلومات میں شامل ہے مثلاً قواعد و ضوابط، تحفظ کے سروکار، بازار اور نقل و حمل۔

d. ٹیم اور تنظیم میں لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے طریقے کو جاننا بھی روزگاری معلومات کا حصہ ہے۔ یہ ماحول، اشتراک، ایمان داری، فضلہ کا نظم و نسق اور قومی تعلیمی پالیسی 2020 NEP میں مذکور دوسرے اقدار کے تئیں حساسیت کو فروغ دیتا ہے۔

سیکشن 9.6

آموزشی معیارات

طلبا سبھی سطح میں اپنے اندر استقامت، تخلیقیت، اشتراک، رحم دلی اور سب سے زیادہ اہم جسمانی کام کرنے کی خواہش جیسی بنیادی اقدار کو فروغ دیتے ہیں۔ طلبا خاندان کا کارآمد فرد بننے کے لیے گھریلو کاموں میں تعاون کی صلاحیتوں کو فروغ دیتے ہیں۔

ماقبل روزگاری صلاحیتوں اور پیداواری کاموں کے تئیں مثبت رویے کو فروغ دینے کے لیے اساسی اور ابتدائی سطحوں میں روزگاری تعلیم کے لیے ایک مربوط انداز نظر کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ مڈل سطح میں طلبا آگے چل کر اختصاص کی بنیاد بننے والی مختلف مشترکہ صلاحیتوں، علم کی بنیادوں اور اقدار کی آموزش کے لیے مختلف قسم کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ اس کا مقصد کام کی دنیا میں روزگار کے مقام کو سمجھنا اور روزگار کے ایک اٹوٹ حصے کے طور پر "ہاتھ سے کام کرنا" کو سیکھنا ہے۔ تجربات کے لیے دورے اور مشق کے مواقع کے توسط سے تفویض کردہ کام کو مکمل کرنے کے لیے طلبا منظم انداز نظر کو فروغ دیتے ہیں۔

ثانوی سطح کے 9 نویں اور 10 دسویں جماعتوں میں طلبا کچھ روزگار میں بہت زیادہ مستغرق ہو جاتے ہیں۔ اس میں بہت زیادہ مشق اور دوروں پر مبنی تجربے شامل ہوتے ہیں۔ طلبا کا کام کرتے ہوئے مہارت کو فروغ دینا اور بہترین نفیس چیزوں اور خدمات کی فراہمی کے دوران موثر اور غیر موثر طور طریقوں کے مابین امتیاز قائم کرنے کی صلاحیت اس سطح کے زیادہ بڑے مقاصد ہیں۔ گیارھویں اور بارھویں جماعت کے طلبا منتخب روزگار میں زیادہ ماہر ہو جائیں گے، اس کا بیان حصہ C باب 10 سیکشن 5.5 میں موجود ہے۔

جیسا کہ پہلے ہی روزگاری تعلیم کے تئیں انداز نظر میں بحث کی گئی ہے کہ درسیات میں پیش کردہ روزگار کو "کام کی تین شکلوں" کے طور پر منظم کیا گیا ہے۔ مڈل اور ثانوی مراحل میں یہ شکلیں ہیں: (1) اشکال زندگی کے ساتھ کام کرنا، (2) مشین اور اشیا کے ساتھ کام کرنا اور (3) انسانی خدمات کے لیے کام کرنا۔ کام کی ہر ایک شکل میں گھر کا درسیاتی مقصد ہوگا جس میں وہ صلاحیتیں شامل ہوں گی جنھیں طلبا گھریلو کاموں میں معاونت کے اہل ہونے کے لیے پروان چڑھائیں گے۔ طلبا کے لیے یہ درسیاتی مقصد کی اپنی ذاتی زندگی اور وسائل کو زیادہ موثر اور بامعنی انداز میں منظم کرنے کے لیے ضروری ہے۔ یہ طلبا کو اپنی روزمرہ کی زندگی کو زیادہ بہتر انداز میں منظم کرنے اور خود کو سماج و خاندان کا زیادہ کارآمد اور ماہر رکن کے طور پر قائم کرنے کی ضروری صلاحیتوں سے لیس کرتا ہے

سطح کے اختتام پر استعدادات حاصل کی جاتی ہیں۔ اس لیے، آموزشی حصولیابیوں کے لیے عارضی نشان گر ضروری ہیں تاکہ اساتذہ آموزش اور آموز گاروں کی ضروریات کے ردعمل کا مسلسل مشاہدہ کر سکیں اور اس پر نظر رکھ سکیں۔ یہ عارضی نشان گر آموزشی ماحاصل ہیں۔ اس طرح آموزشی ماحاصل آموزش کے قابل ذکر سنگ میل ہیں اور صلاحیت کے حصول تک عموماً ان کی پیش رفت ترتیب وار ہوتی ہے۔

تاہم مواد اور انداز نظر کے حوالے سے روزگاری تعلیم دوسرے درسیاتی میدانوں سے مختلف ہے۔ دوسرے بہت سے درسیاتی میدانوں میں جب طلبا صلاحیتیں حاصل کرنے کی جانب پیش رفت کرتے ہیں، ان کی مہارت آموزشی ماحصل میں ترقی کو بآسانی نشان زد کرنا ممکن ہے جبکہ اس طرح حرفتی تعلیم میں کرنا ممکن نہیں ہے۔

حرفتی تعلیم کے تمام درجات میں ہونے والی پیش رفت مختلف روزگاروں میں صلاحیتوں کے فروغ کے حوالے سے ہوتی ہے۔اس لیے طلبا کے بدلتے گریڈ میں مختلف روزگار میں ہورہی پیش رفت کو دیکھنا مشکل ہے۔لہٰذا کسی آموزشی ماحصل کو روزگاری آموزش کے طور پر کسی ایک گریڈ میں بیان کرنا چاہیے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ سبھی درجات میں زیادہ تر صلاحیتوں کے لیے آموزشی ماحصل یکساں ہوں گے، وہ صرف مختلف روزگار کے لیے مختلف ہوں گے۔

مثال کے طور پر فرض کیجیے کہ چھٹی جماعت کے طلبا زندگی کی اشکال سے متعلق باغبانی کا اور ساتویں جماعت کے طلبا مرغی پالن کا اور آٹھویں جماعت کے طلبا مویشی پالن کا پروجیکٹ کرتے ہیں۔کچھ آموزشی ماحصل تمام درجات میں یکساں ہوں گے اور وہ مڈل اور ثانوی سطحوں میں حاصل کیے گئے ہوں گے۔اصل فرق کا مشاہدہ پیچیدگی کی سطح پر ثانوی درجات میں ہوگا مثلاً دونوں سطحوں پر آموزشی ماحصل ''آلات کے استعمال میں تحفظ کے اصولوں کی اتباع'' یکساں رہے گا لیکن ثانوی درجات میں جدید ترین آلات کے استعمال یا زیادہ پیچیدگیوں والے کام کرنے کے ساتھ تحفظ کے نافذ العمل اصول کی پیچیدگی بڑھتی جاتی ہے۔

مزید یہ کہ جو طلبا مخلوط گروپ کے ہوں گے ان کی صلاحیتیں اور گزشتہ کی سطحیں بھی مختلف ہوں گی طلبا اکثر گھر پر مختلف کام کرنے کی وجہ سے وہ ان صلاحیتوں کے مالک ہوں گے اور اعلیٰ درجات کی آموزشی ماحصل وہ پہلے ہی حاصل کر چکے ہوں جب کہ دوسرے طلبا اس سے محروم ہوں مثلاً کچھ طلبا زراعت سے متعلق آلات، مشین اور مواد کی پہلے سے ہی دیکھ ریکھ کر رہے ہوں۔ان کے استعمال کا طریقہ بھی معلوم ہوگا جب کہ دوسرے طلبا خدمات سے متعلق ہی صلاحیتوں کے مالک ہوں کیوں کہ ممکن ہے کہ وہ بوڑھے ہو رہے والدین کی مدد کر رہے ہوں یا دکان چلانے میں والدین کی مدد کر رہے ہوں۔

کسی بھی درسیاتی میدان میں آموزشی ماحصل مخصوص گریڈ کی سخت حد بندیوں کے تابع نہیں ہوتے۔وہ مواد، تدریسیات اور مخصوص صلاحیتوں کے حصول کے لیے جائزے کی منصوبہ بندی میں اساتذہ کے لیے کارگر رہنما اصول ہیں۔روزگاری تعلیم میں سیاق مواد تدریسیات اور انداز فکر کی بنیاد ہے مثلاً کسی دیہات میں چھٹی جماعت کا طالب علم ساتویں یا اس سے آگے کے طلبا کی طرح زرعی آلات کے استعمال کی صلاحیت رکھتا ہو جب کہ دوسری جانب ممکن ہے کہ شہری پس منظر کا طالب علم کھیت میں ہاتھ سے کام نہ کیا ہو، اس لیے ہر صلاحیت کے لیے ہر ایک جماعت کو مخصوص آموزشی ماحصل تفویض کرنا ایک مسئلہ ہوگا۔

9.6.1 درسیاتی اہداف اور استعدادات

9.6.1.1 مڈل سطح

مڈل سطح میں کام کی ہر شکل کے لیے چار درسیاتی اہداف (CG) ہیں طلبا مختلف روزگار میں مشترک بہت سی استعدادات، معلومات کی بنیادوں اور اقدار کو سیکھیں گے۔ہر درسیاتی ہدف ان میں سے ایک اہم جزو کے بارے میں ہے۔

- CG-1 اس میں کام کی معلومات اور مہارتوں کے حصول شامل ہے
- CG-2 اس میں کام کی دنیا میں کام کی منتخبہ نوعیت کا اطلاق شامل ہے
- CG-3 اس میں کام کے دوران اخذ کی گئی اقدار شامل ہیں۔چونکہ یہ ہمیشہ قابل پیمائش نہیں ہوتی ہیں، اس لیے طلبا کی مشقوں کے درمیان اس کا مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہے۔

- CG-4 اس میں گھر پر مبنی کاموں کی معلومات اور مہارتوں (مختلف نوعیت کے کاموں میں شمولیت کے ذریعے سیکھی گئی) کا اطلاق شامل ہے۔

درج ذیل وہ درسیاتی اہداف اور استعدادات ہیں جنھیں ہر نوعیت کے کام کے لیے فروغ دینے کی ضرورت ہے۔

CG-1 کام اور منسلکہ مواد / طریقہ عمل کی بنیادی مہارتوں اور متعلقہ معلومات کو فروغ دینا	C-1.1	مشق کے لیے آلات کی شناخت کرتا ہے اور انھیں استعمال کرتا ہے۔
	C-1.2	منصوبہ بند اور منظم انداز میں کاموں کو دیکھتا اور کرتا ہے۔
	C-1.3	درکار سرگرمی کے لیے اشیا/آلات کی دیکھ بھال کرتا ہے اور انھیں برتتا ہے۔
CG-2 کام کی دنیا میں روزگار اور روزگاری مہارتوں کے مقام اور افادیت کو سمجھنا	C-2.1	کام کی دنیا میں روزگار کی خدمات کی توضیح کرتا ہے۔
	C-2.2	مخصوص میدان میں حاصل کردہ مہارتوں اور معلومات کا اطلاق کرتا ہے۔
	C-2.3	منسلکہ پیداوار / مادوں کا تعین قدر کرتا ہے اور کمیت مقرر کرتا ہے۔
CG-3 مختلف میدانوں میں کام کرتے ہوئے ضروری اقدار اور میلانات کو فروغ دینا	C-3.1	کام کے دوران درج ذیل اقدار اور میلان کو فروغ دیتا ہے۔ • تفصیل پر توجہ • استقامت اور ارتکاز • تجسس اور تخلیقیت • ہمدردی اور حساسیت • اشتراک اور ٹیم ورک • جسمانی کام کے لیے رضامندی
CG-4 گھر چلانے اور اس میں تعاون کے لیے بنیادی مہارتوں اور متعلقہ معلومات کو فروغ دینا	C-4.1	گھر کے ماحول میں اخذ کردہ روزگاری مہارتوں اور معلومات کا اطلاق کرتا ہے۔

9.6.1.2 ثانوی سطح

ثانوی سطح نویں اور دسویں میں کام کی ہر شکل کے لیے تین درسیاتی اہداف ہیں۔ ہر درسیاتی ہدف ان میں سے ایک اہم جزو کے بارے میں ہے۔

- CG-1 اس میں کام کی معلومات اور مہارتوں کا استعمال شامل ہے
- CG-2 اس میں کام کے دوران اخذ کی گئی اقدار شامل ہیں۔ چونکہ یہ ہمیشہ قابل پیمائش نہیں ہوتی، اس لیے طلبا کی مشقوں کے درمیان ان کا مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہے۔
- CG-3 اس میں گھر پر مبنی کاموں کی معلومات اور مہارتوں کا اطلاق شامل ہے

درج ذیل وہ درسیاتی اہداف اور استعدادات ہیں جنھیں ہر نوعیت کے کاموں کے لیے فروغ دینے کی ضرورت ہے۔

CG-1 کام اور اس سے منسلک مواد اور طریق عمل کے بارے میں بنیادی مہارتوں اور متعلقہ معلومات کو گہرائی کے ساتھ فروغ دینا	C-1.1	درکار آلہ کار / آلات کے ذریعے پوری مہارت کے ساتھ طریقہ عمل کو انجام دیتا ہے۔
	C-1.2	کام کو مکمل کرنے کے سلسلے میں موثر اور غیر موثر طور طریقوں میں امتیاز کرتا ہے۔

CG-2 مقصود روزگار میں کام کرتے ہوئے ضروری اقدار کو فروغ دینا	C-2.1	کام میں شمولیت کے دوران درج ذیل اقدار کو فروغ دیتا ہے۔ • تفصیل پر توجہ • استقامت اور ارتکاز • تجسس اور تخلیقیت • ہمدردی اور حساسیت • اشتراک اور ٹیم ورک • جسمانی کام کی رضامندی
CG-3 گھر چلانے اور اس میں تعاون کے لیے بنیادی مہارتوں اور متعلقہ معلومات کو فروغ دینا	C-3.1	گھر کے ماحول میں اخذ کردہ روزگاری مہارتوں اور معلومات کا اطلاق کرتا ہے۔

باکس 9.3

مضمون پر دسترس

ہر درسیاتی میدان سے کم از کم ایک توقع تو کی ہی جاتی ہے کہ وہ اپنے آموز کاروں کو کسی ایک کام میں ماہر بنائے۔ چاہے یہ تفہیم کے ساتھ پڑھنے یا سائیکل چلاتے وقت توازن برقرار رکھنے میں مہارت ہو۔ یہ متوقع صلاحیت یقینی طور پر ایک اہم ماحاصل ہو جاتی ہے کیوں کہ یہ آموز کاروں کو وقوفی طور پر زیادہ چنوتی بھرے کاموں (جیسے سائیکل کا توازن برقرار رکھنے کی آموزش کے ذریعے طالب علم سواری کی رفتار کو منضبط کرنا سیکھ سکتا ہے) پر سیکھی ہوئی مہارتوں کے اطلاق میں مدد کرتی ہے۔ ڈی وے (Dewey) کے مطابق یہ دسترس اہم ہے۔ وہ کہتا ہے کہ "یہ ایک عام بات ہے کہ راسخ ہو جانے والی عادات کی شکل میں مہارت پر دسترس اعلیٰ فکر کے لیے ذہن کو آزاد کر دیتا ہے"۔

تاہم کسی کام میں دسترس حاصل کرنا ایک معروضی معاملہ ہے کیوں کہ یہ اس توقع پر منحصر ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم آموز کار کے حصول کے لیے متعین کرتے ہیں وہ آموزشی معیار پر مبنی ہوتے ہیں۔ دسترس کے حصول کو ہم سیڑھی چڑھنے کے طور پر دیکھ سکتے ہیں جہاں طلبا ہر قدم پر اہل ہونے کی مہارتیں حاصل کرتے ہیں تاکہ نئے قدم (دسترس کی مختلف سطحیں) پر نئی مہارتوں کی آموزش کر سکیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ نئے حالات میں مہارتوں کے برتنے کے طریقوں کے بارے میں گہری معلومات اور درست فیصلے کے بغیر صرف اکیلی سیکھی ہوئی مہارتیں بمشکل استعمال کی جاتی ہیں۔

اس طرح مڈل سطح میں روزگاری تعلیم کے سیاق پر دسترس کا مطلب یہ ہے کہ طلبا کام کی مختلف نوعیتوں اور مراتب کی دنیا کے نسبتاً بڑے عمل کو جوڑنے کے طریقوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ روزگار کی بنیادی مہارتوں اور معلومات کا حصول اور روزمرہ کے کاموں پر اس کا اطلاق یا بہ وقت ضرورت دسترس کہلاتا ہے۔ مثلاً اگر طلبا کھانا پکانے کی مہارت حاصل کرتے ہیں تو دیر رات جب انھیں بھوک لگتی ہے تو کھانا پکانے کے لیے انھیں دوسرے پر منحصر ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ثانوی سطح کے اختتام تک دسترس معلومات کو گہرا کرنے اور مہارت کی بہتری سے متعلق ہو جاتی ہے۔ اس سطح تک طلبا کو سمجھنے اور چیزیں بنانے یا نشان زد اعلیٰ معیاری خدمات کے اہل ہو جانا چاہیے۔ دسترس شراکتی اور پیداواری کام کی افادیت میں مصروفیت کی شکل میں بھی ہوتی ہے۔ آخری، لیکن اہم بات یہ ہے کہ ان کوششوں سے صرف ماہر افراد نہیں بلکہ قابل اور مہذب انسان تیار ہونے چاہیے۔

سیکشن 9.7
متن

تمام مضامین میں مواد منتخب کرنے کے انداز، اصول اور طریقہ کار میں یکسانیت ہوتی ہے۔ اس سیکشن میں صرف اس پر توجہ دی جائے گی کہ اسکول میں روزگاری تعلیم کے لیے سب سے اہم کیا ہے اس لیے مذکورہ بالا سکشن کے ساتھ ہی اس سیکشن کو پڑھا جانا چاہیے۔

روزگاری تعلیم کے لیے مواد کا انتخاب دو سطحوں پر کیا جائے گا۔ پہلی سطح پر کام کی نوعیت سیکشن (13.2.3.1) میں سے روزگار کا انتخاب کرنا ہوگا۔ دوسری سطح پر مخصوص کاموں سے متعلق انتخاب کرنا ہوگا اور سمجھدار طلبا کو اس میں مصروف کیا جائے گا۔

9.7.1 کام کی مختلف شکلوں میں سے روزگار کے انتخاب کرنے کے اصول

درج ذیل اصولوں کا مقصد کام کی تینوں شکلوں میں سے روزگار کے انتخاب کے بارے میں مطلع کرنا ہے۔ یہ وہ روزگار ہیں جن کی تدریس کا نظم اسکول کریں گے۔

a. **حتی الامکان مقامی اعتبار سے موزوں ہوں گے:** طلبا مقامی طور پر سیاق کے مطابق منتخب کاموں سے بہتر انداز میں مشغول ہوسکیں گے اور اپنی روزمرہ کی زندگی میں حاصل کردہ مہارتوں اور معلومات کو استعمال کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔ وسیلہ کار ان (Resource Person) اور مشقی سہولتیں آسانی سے دستیاب ہوں گی۔ ان کے پاس مقامی ملازمت کے زیادہ مواقع ہوں گے مثلاً دیہی سیاق میں کام کی مختلف شکلوں کے لیے (I) زراعت اور مویشی پالن (II) کھیتی باڑی میں استعمال ہونے والی مشینوں کا استعمال اور مرمت، حمل و نقل کے لیے بھاری گاڑیاں چلانا اور (III) اہل معاشرہ کی بنیادی طبی ضرورتوں کی تکمیل کی پیش کش شہری معاشرے میں کام کی مختلف شکلیں (I) باغبانی اور پھولوں کی نرسری کی نگہبانی (II) دستکاری، ویلڈنگ، جڑائی اور ڈھلائی (III) ضیافت اور سیاحت بھی فراہم کی جاسکتی ہیں۔

b. **طلبا کی امنگوں کی تکمیل اور ردعمل:** انتخاب ایسے ہوں جو روزگاروں کے ربط کو یقینی بنائیں جو مقامی طور پر رائج نہیں ہیں لیکن روزگار کے امکانات کے باعث وہ مطلوب ہوتے ہیں مثلاً ممکن ہے کہ دیہی علاقے کے طلبا کے پاس مقامی اعتبار سے اعلیٰ تکنیکی ملازمت کے مواقع نہ ہوں لیکن اُنھیں اس کی تمنا ہو۔ یہی معاملہ مالی خدمات کے شعبے میں ملازمت کے مواقع کے ساتھ ہوسکتا ہے۔ منتخبہ روزگار کو کام کی مختلف شکلوں کے ساتھ سابق، اسکول کی تدریسی صلاحیت، مقامی سیاق اور امنگوں کے مابین توازن قائم کرنا چاہیے۔

c. **سطحوں کو NSQF میں پیش کردہ توقعات سے لازمی طور پر ہم آہنگ ہونا چاہیے:** NSQF سطحوں سے ہم آہنگی روزگار کو تسلیم کرتے ہوئے آئندہ زندگی میں پسندیدہ روزگار اختیار کرنے میں مدد دے گی۔ اسے قابل اطلاق بنانے کے لیے نویں دسویں درجات (NSQF کی سطح 1 اور 2) میں منتخبہ مواد کو 12-11 درجات (NSQF کی سطح 3 اور 4) میں فراہم کرنے کے لیے ترقی پا کر ایڈوانس ہوجانا چاہیے۔ مثلاً مڈل اور ثانوی سطح پر ایک طالب علم مویشی پروری منتخب کرتا ہے تو اسے اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ مویشیوں کی نگہبانی کے روزگار کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھ سکے۔ اسی طرح ایک طالب علم "فن زیبائش" پڑھتا ہے تو اسے قابل ہونا چاہیے کہ آگے چل کر فن زیبائش اور باربری میں خصوصی مہارت حاصل کرے۔

باکس 9.4

قومی خاکہ برائے مہارت و تعلیمی لیاقت (NSQF)

قومی خاکہ برائے مہارت اور تعلیمی لیاقت کا اعلامیہ 27 دسمبر 2013 میں جاری ہوا تھا یہ صلاحیت پر مبنی، ماحصل مرکوز خاکہ ہے جو دس سطحوں پر تشکیل کیا گیا ہے اور ہر سطح اپنے مطابق مہارت کے مظاہرے کے لیے درکار مختلف سطحوں کی پیچیدگی، معلومات اور خودمختاری کی نمائندگی کرتا ہے۔

پہلی سطح کی پیچیدگی سب سے کم اور دسویں سطح کی پیچیدگی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ ایک سے دس تک درجہ بند کی گئی سطحوں کی توضیح آموزشی ماحصل کے حوالے سے بھی کی جاتی ہے۔ طالب علم کے

آموزشی ما حاصل ہوتے ہیں قطع نظر اس سے کہ طالب علم نے روایتی، غیر روایتی یا نیم روایتی آموزش کے ذریعے اسے حاصل کیا ہے۔ پہلی دو سطحیں عموماً طالب علم سے یہ توقع کرتی ہیں کہ وہ محدود سیاق میں مواد اور آلات کے استعمال کے قابل ہو گا۔ ہدایات اور شدید نگرانی کے تحت روزمرہ معمول کے کام انجام دے گا، روزگار اور کام کی جگہ سے متعلق عام اصطلاحات سے مانوس ہو گا اور اچھے اور برے معیار کے مابین تفریق کا اہل ہو گا۔ اگلی دو سطحیں طالب علم سے توقع کرتی ہیں کہ وہ مانوس، قابل پیشین گوئی اور عام حالات میں اپنی پسند کے کام کرنے کا اہل ہو گا اور پسندیدہ روزگار کی لفظیات کو سیکھے گا۔ کام کی جگہ کے ماحول کے بارے میں اپنی سمجھ میں گہرائی لائے گا اپنے کام اور آموزش کے لیے ذمہ داری قبول کرنے کی صلاحیت کو فروغ دے گا۔

درسیات اور NSQF کے مابین ہم اہنگی طلبا کو اس قابل بنائے گی کہ وہ اسکولی تعلیم مکمل ہونے کے بعد ملازمت اختیار کر لیں یا اعلی حرفتی تعلیم کے لیے آگے داخلہ لے لیں۔

وہ طلبا جو پہلے سے ہی گھر کے کئی طرح کے کاموں (کھیتی باڑی اور خوراک کا تحفظ) میں مصروف ہیں یا جنھوں نے روزگار میں خاص دلچسپی پیدا کر لی ہے وہ سابقہ آموزش کو تسلیم کرنے (Recognition of Prior Learning) کے نتیجے میں اعلی سند حاصل کرنے کے اہل ہوں گے۔ RPL کو پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا (PMKVY) کے ایک حصے کے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ (PMKVY) وزارت فروغ مہارت و کاروبار (Ministry of Skill Development and Entrepreneurship) کی پرچم بردار اسکیم ہے جسے 18 سے 45 سال کی عمر کے لوگوں کے لیے نیشنل ڈیولپمنٹ کارپوریشن نے نافذ کیا ہے۔ یہ NSQF کی طے کردہ اموزش ما حصل پر مبنی رسمی، غیر رسمی اور نیم رسمی آموزش کو تسلیم کرنے کا اہل بناتی ہے۔ اگر طلبا چاہیں تو RPL انھیں اس قابل بنا دے گی کہ وہ اپنے مقررہ وقت پر یا اپنے اسکولی تعلیم مکمل کر کے تجربہ حاصل کرنے کے بعد روزگاری نصاب میں داخلہ لے سکیں۔

9.7.2 حرفتی مواد کے انتخاب کے اصول

درجہ ذیل اصولوں کا مقصد مخصوص کاموں کی سطح پر مواد کے انتخاب اور طلبا کو ہر حال میں مصروف کرنے کی فہم سے واقف کرانا ہے۔

a. **مواد کو عمر کے مطابق ہونا چاہیے:** یہ اِس بات کو یقینی بنائے گا کہ طلبا اپنی بڑھتی ہوئی عمر کے مطابق ضروری استعدادات حاصل کریں اور دوسرے درسیاتی میدانوں میں بھی آموزش حاصل کریں مثلاً ابتدائی مڈِل سطح کا ایک طالب علم آسان سرکٹ پر کام کرنے سے پہلے سرکٹ بورڈ بنانے کا کام شروع نہیں کر سکتا۔

b. **مواد کو دلچسپ اور بامعنی ہونا چاہیے:** منتخبہ مواد کو متنوع سرگرمیوں کا حامل ہونا چاہیے۔ اس میں عمل کے تنقیدی مشاہدے کا امکان اور طلبا کی صلاحیتوں کے مطابق ہمت آزمانے والا ہونا چاہیے مثلاً طلبا کو کھیتی باڑی میں شامل معیاری مرحلہ وار عمل کی اتباع کرنی چاہیے۔ ساتھ ہی پودوں کے نمو کے عمل، ہمت آزمانے والا، پودوں میں ہونے والی اہم تبدیلیوں کے مشاہدے اور پودوں کے نمو کو متاثر کرنے والے فطری اور انسانی عوامل کا مشاہدہ کرنے والا اور سراہنے والا ہونا چاہیے۔ اور جب پودے قابل استعمال ہو جائیں تو انھیں حصول یابی کا احساس بھی ہونا چاہیے۔

c. **مواد کو محنت کے لیے وقار کے تئیں احترام پیدا کرنے والا ہونا چاہیے:** اگر کاموں کی تمام شکلوں کو مساوی عزت و احترام کے ساتھ دیکھا جائے تو کسی بھی خاص کام کو "اعلی سطح کا کام" نہیں سمجھا جا سکتا۔ منتخبہ مواد کو ان سے وابستہ نظریات و عقائد کی روشنی میں بھی دیکھنا چاہیے۔ اس طرح طلبا کو ہر قسم کی محنت کی اہمیت جاننے کا موقع مل جائے گا مثلاً ریسٹورنٹ کے مینجر سے لے کر اصل باورچی اور مطبخ کی صفائی ستھرائی کرنے والے یعنی وہاں کام کرنے والے ہر فرد کی اہم حیثیت کو محسوس کرنا چاہیے۔

d. **مواد کو روزگار کے مختلف پہلوؤں سے روشناس کرانے والا ہونا چاہیے:** طلبا کو مختلف قسم کے کاموں کا جامع تجربہ حاصل ہونا چاہیے مثلاً بعض طلبا کو کسی مخصوص کام سے واقف ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے کیوں کہ وہ پہلے سے ہی کام کر رہے ہوتے ہیں (چاہے اہل خانہ کے ساتھ یا دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ) لیکن اس کام میں مخصوص صلاحیتوں کو فروغ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے ممکن ہے کہ ایک طالب علم ڈیجیٹل میڈیا کا استعمال جانتا ہو لیکن اسے عمل کو بہتر بنانے کے لیے متعلقہ معلومات جمع کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا چاہیے۔ دوسری مثال یہ ہے کہ ایک طالب علم کھیت میں کام کر رہا ہے تو اسے پیداوار کو کھیت سے بازار تک پہنچانے والے عمل کو سیکھنا چاہیے۔

e. **مواد کو مقام روزگار کے ماحولیاتی نظام کے تئیں حساس ہونا چاہیے:** ہر روزگار اپنے ماحولیاتی نظام میں عمل پذیر ہوتا ہے۔ ماحولیاتی نظام مقامی ہوتا ہے اور چھوٹے جغرافیائی حدود سے پرے بھی ہوتا ہے۔ اس میں موکلوں سے رشتے، رسمی اور غیر رسمی ضابطہ اخلاق، تکنیکی زبان اور بہتری کے مواقع جیسے غیر مرئی چیزیں شامل ہوتی ہیں مثلاً ایک درزی خام مواد کے مقامی فراہم کنندہ، مشین میں مدد کے لیے ٹیکنیشین، جھالر سلنے کے لیے معاونین اور گاہکوں پر مشتمل ماحولیاتی نظام میں کام کرتا ہے۔ وسیع ماحولیاتی نظام کپاس کے کاشتکاروں، بُنکروں، کپڑا ملوں، حمل و نقل، ڈیزائن کا کیٹلاگ تیار کرنے والوں، تکنیکی مشورہ فراہم کرنے والے ویب سائٹس اور پیشہ ور تنظیموں پر مشتمل ہوتا ہے۔ طلبا کو چھوٹے اور بڑے ماحولیاتی نظام کو سمجھنا چاہیے۔

f. **مواد کو طلبا کی مخصوص دل چسپیوں کے فروغ اور حوصلہ افزائی کرنے والا ہونا چاہیے:** نہ صرف کسی کام کی مہارتوں کی آموزش کے لیے طلبا کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے بلکہ مختلف سیاق میں کام کے انجام پانے کے طریقوں، آلات اور مشینوں کے کام کرنے کے طریقوں اور آلات اور مشینوں کی غیر موجودگی میں کیا ہوگا، اُسے جاننے کے تجسس کو بھی فروغ دینا چاہیے۔ اس طرح کے تجربے دستیاب کاموں کی شکلوں میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے میں طلبا کی مدد کریں گے۔ جب طلبا ترجیحی دلچسپی کا روزگار منتخب کر لیں تو منتخبہ مواد کو ملک کی معیشت میں تعاون کے لیے بھی نفع بخش ملازمتوں کے مواقع کے بارے میں انھیں معلومات دینی چاہیے مثلاً طلبا آٹو موبیٹو (Automotive) خدمات میں جانے کا فیصلہ کرتے ہیں تو انھیں کام کی دنیا میں ان خدمات کے مقامات سے واقف ہونا چاہیے جسے مقامی دکانیں، نقل و حمل کے کاروبار اور گاڑیوں کی مرمت کے مراکز۔

g. **مواد کو راست تجربہ فراہم کرنا چاہیے:** کام کو عملاً انجام دینا ہی روزگاری تعلیم کا نچوڑ ہے متعلقہ مواد طلبا کو سر دست کام کے مختلف طریقوں سے روبرو کر کے انھیں دسترس حاصل کرنے کے قابل بناتا ہے مثلاً ایک طالب علم کو جب تجارت کے کاموں کا برائے نام یا بالکل تجربہ نہیں ہوگا تو وہ استعمال کے لیے بالکل تیار چیزوں کے معیار کے تعین قدر کے قابل نہیں ہوگا۔

9.7.3 توضیحی متن، اشتہار اور آلات

9.7.3.1 مختلف سطحوں میں کاموں کی مختلف شکلوں کے لیے مواد

نیچے جدول میں کام کی ہر شکل کے لیے دیا گیا متن توضیح ہے۔ مڈل سطح میں پوری توجہ مخصوص مہارتوں اور مشقوں پر ہوتی ہے اور ثانوی سطح میں آگے بڑھ کر یہی توجہ مخصوص روزگاروں پر ہو جاتی ہے۔

جدول 9.1i

مڈل اور ثانوی سطح کے کاموں کی مختلف شکلوں کے لیے توضیحی مواد کی پیش رفت		
کام کی شکلیں	مڈل	ثانوی (روزگار)
زندگی کی شکلیں	• مٹی کا نظم اور مٹی کا بنیادی کام • زراعت اور باغبانی کے مختلف طور طریقے	• فطرت دوست کاشت کاری • فطرت کا تحفظ/بحالی • نرسری کی نگہبانی • مویشی پروری • مالی خدمات • زیبائش اور ذاتی رکھ کی صنعت
مشین اور مواد	• کاغذ، لکڑی، چکنی مٹی، رنگ، روشنائی جیسے مواد کی مدد سے دستکاری • بنیادی بشمول جدید مشینوں کا استعمال	• خیاطی- درزی گیری • نجاری- بڑھی گری • جڑائی، ڈھلائی • سفال گری • مقامی آرٹ • روبوٹ مشین • الیکٹرونک آلات کی مرمت
انسانی خدمات	• بہتر طریقے سے ترسیل اور ٹیم ورکر کی استعداد • طب/صحت اور ضیافت کی مبادیات • آئی سی ٹی اور تکنیکی مہارتوں کی مبادیات	• نقل وحمل خدمات صحت • فروختگی و بازاریابی • ضیافت و سیاحت • انٹرمیڈیٹ ICT اور تکنیکی مہارات

9.7.3.2 اشیا اور آلات

کام کی مختلف شکلوں کے لیے توضیحی اشیا اور آلات استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ ان میں سے بعض مقامی آبادی میں آسانی سے دستیاب ہوتے ہیں اور بعض تک رسائی مشکل ہوتی ہے، اس لیے باہری مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ درجہ ذیل جدول میں اشیا اور آلات ہیں اور کام کی نوعیت کے حساب سے انھیں الگ الگ کیا گیا ہے۔

جدول 9.1ii

کام کی مختلف شکلوں میں مستعمل توضیحی اشیا اور آلات		
کام کی شکلیں	اشیا	آلات
زندگی کی شکلیں	• **فطرت سے حاصل کردہ مواد:** مٹی، کھاد، پانی، چارہ پودے • **دوسرے مواد:** کیمیائی کھاد حشرات کش دوائیں	• کلہاڑی، بیلچہ، دستی جُتائی کا آلہ، کدال، ٹیک لگانے کی مشین، پانی دینے والے برتن، کھانا کھلانے والے برتن

حصہ C

مشین اور مادے	• **خیاطی:** درزی گیری، دھاگا، سوئی، کپڑا، قینچی، کٹر، نشان گر چاک، فیتہ، کاغذ • **نجاری:** بڑھی گیری، لکڑی، کیل، اسکرو، گوند، پلائی ووڈ۔	• **خیاطی:** درزی گیری اور سلائی مشین • **نجاری:** آری، گرائنڈر، چھینی، ہینڈ پلاز، گرنڈنگ مشین، موڈیولر
انسانی خدمات	• **صحت وتندرستی:** طبی آلات، صفائی دوا کی فہرست، طبی کارڈ • **ضیافتی سیاحت:** ہوٹل، کھانا، مشروب، گاڑی • **فروختگی وبازاریابی:** ویب سائیٹس، کیٹلاگ، ویڈیو • **الیکٹریکل کام:** بجلی کا تار، کیبل، سوئچ کنیکٹر • **موٹر گاڑیوں سے متعلق خدمات:** اسپیشل المونیم، تانبے کے پارچے، ربر • **آئی سی ٹی:** ہارڈ ویئر مواد جیسے مدر بورڈ، سی پی یو، ماؤس • سافٹ ویئر مواد جیسے الیکٹرانک اسٹورج میڈیا، اطلاعاتی آلات جیسے انٹرنیٹ ڈرائیو، تعمیری آلات جیسے ایم۔ایس۔ورڈ، پاور پوائنٹ وغیرہ۔	• مواد کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کے لیے بات چیت، ہمدردی، عاجزی، خدمات اور طریقہ کار کی تعمیل کے لیے لازمی آلات۔

9.7.3.3 مڈل سطح میں توضیحی پروجیکٹ

اسکولوں کے مڈل سطح میں مواد کام کی ہرشکل سے ماخوذ پروجیکٹ کی شکل میں زیر استعمال رہے گا طلبا ہر ایک گریڈ میں کام کی ہرقسم سے ایک پروجیکٹ کریں گے وہ ایک سال میں کل تین پروجیکٹ پورا کریں گے۔اس طرح مڈِل سطح کے اقسام تک طلبا 9 پروجیکٹ پر کام کرنے کے اہل ہو جائیں گے۔

منتخبہ پروجیکٹ کام کی دنیا، طلبا کی زندگی اور ان کی عمر کے مطابق آموزشی سیاق کے مطابق ہونا چاہیے۔استاد جغرافیہ، اضافی ماخذ اور بحث کی دستیابی اور طلبا کی تعداد کے مطابق پروجیکٹ کو عملی جامہ پہنانے کی حکمت کا تعین کرسکتا ہے۔سب سے بڑھ کر یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ آموزشی معیارات کے حصول کے لیے حتی الامکان روزگار کے ذریعے حقیقی زندگی کے تجربے سے حاصل ہوں۔

کچھ روزگاری پروجیکٹ سائنس اور سوشل سائنس مضامین کے تصورات کے ساتھ ہم آہنگ بھی ہوں گے تاکہ طلبا کے آموزشی تجربے کو ثروت مند بنانے کے لیے اساتذہ نظریاتی اور عمل ان پٹ (Inputs) کا اضافہ کرسکیں۔ پروجیکٹ کو ایسا ہونا چاہیے کہ وہ اسکولوں میں حرفتی تعلیم کے لیے مختص گھنٹوں سے پرے طلبا کو کام کے لیے تخلیقی اور مصروف کن مواقع فراہم کریں، مثلاً اگر خیاطی/درزی گیری کا پروجیکٹ طلبا کو آزادانہ طور پر سلائی کے قابل بناتا ہے تو وہ گھر پر مبنی کاموں اور اپنے اہل خانہ کی مدد کے لیے بھی اس مہارت کے اطلاق کے قابل ہوں گے۔ذیل میں کام کی ہرنوعیت کے تحت پروجیکٹ کی توضیحی فہرست مختصر تفصیل کی ساتھ پیش کی جارہی ہے:

جدول 9.1iii

مڈل سطح کے لیے توضیحی پروجیکٹ کی فہرست	
منصوبے (زندگی کی شکلیں)	توضیح
کچن گارڈن	کچن گارڈن پروجیکٹ طلبا کے اسکول کے میدان یا اسکول کے آس پاس دستیاب زمین میں عام پھل اور سبزیاں اگانے کے لیے مٹی اور زرعی آلات کی مدد سے کام کرنے میں مصروف کردے گا۔
DIY: بائیوگیس پلانٹ ماڈل	بائیوگیس پلانٹ کا ماڈل بنانے کا پروجیکٹ طلبا کو حیاتیاتی مادے استعمال کرنے والی قوت کے نئے ماخذ اور لوگوں کی عام زندگی، خاص کر دیہی علاقوں میں اس کے استعمال کے طریقوں کی آموزش میں مصروف کرے گا۔ یہاں فاضل مادوں کو آتش گیر گیس میں بدلنے میں شامل علم کیمیا کو جاننے کے لیے سائنس کے استاد سے مدد لی جاسکتی ہے۔
دیہی کاشت کاری	کچن گارڈن کے مقابلے میں زیادہ بڑے پیمانے پر اگا کر طلبا مٹی کی تیاری بیج بونے، آب پاشی، گھاس پھوس سے فصل کو بچانے اور کٹائی کے بعد پیداوار کو ٹھیک سے محفوظ کرنے کی مبادیات کے بارے میں سیکھیں گے۔
موبائل نرسری	موبائل نرسری کا پروجیکٹ طلبا کو مختلف پودے لگانے اور ان کی نمو کی دیکھ بھال کے قابل بنائے گی۔ وہ مختلف طریقوں (کٹائی، قلم کاری) اور مختلف پودوں کے حصوں کے استعمال (نباتاتی تکثیر) کے ذریعے پودے لگانا سیکھتے ہیں۔
جانوروں کی دیکھ بھال	طلبا قرب وجوار کے بعض جانوروں کی دیکھ ریکھ کی آموزش منظم انداز میں کریں گے، جیسے کتا، گائے، بھیڑ، بکری۔
پروجیکٹس (مشین میٹریلز)	توضیح
سولر پینل ماڈل	اس پروجیکٹ کے ذریعے طلبا توانائی کے قابل تجدید ماخذ کے بارے میں سیکھیں گے۔ اس پروجیکٹ کے اجزا میں یہ شامل ہے کہ شمسی توانائی سے متعلق متبادی تصورات کی تشکیل اور ماڈل بنانے کا مظاہرہ استاد کریگا اور اس کے بعد طلبا ماڈل کو اسمبل کرنے اور اس کے کام کرنے کے طریقوں کا مشاہدہ کریں گے۔
سلائی کڑھائی	یہ پروجیکٹ طلبا کو اس قابل بنائے گا کہ وہ سلائی کڑھائی کی بنیادی مہارتوں کو سیکھ سکیں۔ کپڑوں پر پیٹرن بنا سکیں، کپڑوں کو کوئی شکل دے سکیں یا تیار کرسکیں اور آخر کار اپنے پسند کا ڈیزائن بنا سکیں۔
لکڑی پر نقاشی کرنا	چوبی منبت کاری (چوبی نقاشی) کا پروجیکٹ طلبا کو لکڑی کی خوبصورت دستکاری میں مصروف کرے گا۔ لکڑی پر نقاشی کے بنیادی آلات کا تعارف لکڑی پر نقاشی کے ذریعے اس پر کوئی چیز بنانا یا اس کا منصوبہ تیار کرنا، چھینی سے ناہموار حصوں کی نقاشی تیار ہو رہے سامان پر مفصل نقاشی اور رنگائی اس پروجیکٹ کے اجزا ہوں گے۔
پُرزوں کو الگ کرنا اور جوڑنا	پروجیکٹ میں سائیکل جیسی بنیادی سواری کے پرزوں کو جوڑنے، الگ کرنے اور ان کی مرمت کرنے کے اعمال شامل ہوں گے۔ اس پروجیکٹ کے افراد جوڑنے اور مرمت کرنے کے آلہ کار کا بنیادی تعارف، پنکچر ٹائر کی مرمت، بریک کو بدلنا اور پہیوں کو اسمبل کرنے پر مشتمل ہے۔
مہار کی چکنی مٹی	مٹی کے برتن بنانے کا پروجیکٹ طلبا کو ملک کی سفال گری کی ثروت مند دستکاری سے روبرو کرے گا طلبا اپنے آموزش کردہ مہارتوں کی سطح کے مطابق مختلف اقسام کی چکنی مٹی سے کام کرنا اور مختلف پیچیدہ چیزیں بنانے کی مشق سیکھیں گے۔

پروجیکٹ (انسانی خدمات)	توضیح
اسکول سیلون	اسکول کے سیلون کا پروجیکٹ طلبا کو اس قابل بنائے گا کہ وہ مختلف طریقوں سے خوبصورتی کی زیبائش کے لیے بہترین مشقوں کو سیکھ سکیں۔
ابتدائی طبی سہولیات	•ابتدائی طبی سہولیات (First Aid) کا پروجیکٹ طلبا کو اس قابل بنائے گا کہ وہ بنا پرچی کے ملنے والی عام دواؤں اور ابتدائی طبی سہولت فراہم کرنے میں ان کے استعمال کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کرسکیں طلبا زخمی یا بیمار مریض کی دیکھ بھال کرتے ہوئے دواؤں اور متعلقہ مواد کو لگن کے ساتھ سنبھالنا سیکھیں گے۔
کھانے کی نمائش	یہ پروجیکٹ اسکول کی سالانہ نمائش میں ہوگا جس میں طلبا مختلف علاقوں کے مختلف پکوان پیش کریں گے۔ یہ پروجیکٹ طلبا کو اس لائق بنائے گا کہ وہ کھانا پکانے سے لے کر پیش کرنے اور دسترخوان پر کھانا لگانے تک کی مبادیات کے پورے عمل کو سیکھ سکیں۔
اسکول کا ایم آئی ایس	یہ پروجیکٹ طلبا کو اس لائق بنائے گا کہ وہ اسکول کے اطلاعاتی نظام کے بنیادی نظم کی تشکیل کے قابل ہونے کے لیے کمپیوٹر کے مختلف مہارتوں کو فروغ دے سکیں۔ اس پروجیکٹ کے اجزا میں آفس پروڈکٹیوٹی ٹول کی آموزش کی مبادیات، طلبا اور اساتذہ کے بارے میں اطلاعات پر مبنی MIS تیار کرنا اور مڈ ڈے میل کے بجٹ پر رپورٹ شامل ہیں۔
مہندی آرٹ	مہندی آرٹ پروجیکٹ سے طلبا مہندی کے تیار کیے جانے کے طریقے اور مختلف مقاصد کے لیے استعمال کیے جانے کے بنیادی تصور کو فروغ دے سکیں گے۔ اس سے طلبا اپنے پڑوس میں ہو رہے مہندی کے کاروبار کو اور گھروں اور دکانوں میں مہندی کے استعمال کرنے کے مختلف طریقوں کو سمجھ سکیں گے۔ اس پروجیکٹ کے افراد میں مہندی کا گھول تیار کرنا، کون (Cones) میں رکھنا، مہندی کے پیٹرن کو ہاتھ پر لگانا اور لگانے کے بعد احتیاط کے طریقوں کو سیکھنا وغیرہ شامل ہیں۔
لائبریری پروجیکٹ	لائبریری پروجیکٹ میں طلبا کسی کی نگرانی میں اسکول کی لائبریری کے نظم میں شامل ہوں گے طلبا لائبریری کی کتابوں کو منظم کرنے، اس کی دیکھ ریکھ کرنے اور موثر طریقوں سے کتابوں کے لیے جگہ بنانے میں شرکت کے اہل ہوں گے۔
اسکول کی دکان	اس پروجیکٹ کے ذریعے طلبا اسکول کے احاطے میں دکان چلانے کے انتظامی مہارتوں کو سیکھنے کے قابل ہو جائیں گے۔ یہ دکان ان اشیا (کاپی، کتاب، اسٹیک) پر مشتمل ہو سکتی ہے جو اسکول میں استعمال کے لیے موزوں ہیں یا طلبا کی تیار کردہ مقامی آرٹ (آرٹ ورک) ورک کو فروغ دیتی ہوں طلبا اخراجات کی نظم کی آموزش کے اہل ہوں گے، دکان چلانے میں آپسی تال میل اور گاہکوں کو موثر خدمات فراہم کرنے کے اہل ہوں گے۔

9.7.3.4 ثانوی سطح گریڈ 10-9 میں کورس کا توضیحی ڈیزائن

ثانوی سطح پر 6 متبادل روزگار کورس ہوں گے جو ہر کام کی دو قسموں پر محیط ہوں گے۔ گریڈ 9 میں یہ توضیحی متبادل روزگاری کورس زراعت، نل کاری، (Plumbing) اور فن زیبائش اور صحت مندی پر مشتمل ہوگا جب کہ 10 ویں گریڈ میں یہ باغبانی، نجاری، بڑھئی گیری، نرسنگ اور طبی دیکھ ریکھ پر مشتمل ہوگا۔ یہ بنیادی روزگاری کورس کام کی تمام قسموں کی نمائندگی کرتا ہے۔

جدول 9 iiv

کورس کا ڈیزائن درج ذیل ہوگا		
کام کی قسمیں	گریڈ-9	گریڈ-10
زندگی کی مختلف نوعیتوں کے ساتھ کام کرنا	**زراعت** a. بنیادی زرعی آلات سے مانوسیت اور ان کا استعمال b. بیج بونے کے لیے کھیت تیار کرنا، بیج کا انتخاب کرنا، مناسب فاصلہ رکھنا، قطار وار فصل کٹائی، مخلوط کاشت کاری c. کھاد ڈالنا، زرخیز بنانا، اور مٹی کی دیکھ بھال کرنا d. کیڑوں مکوڑوں اور بیماریوں کو نشان زد کرنا اور کنٹرول کرنا	**باغبانی** a. آلات باغبانی: ان سے مانوسیت، استعمال، ترتیب و تنظیم اور دیکھ بھال b. پودوں کی افزائش کے طریقے c. گھاس پھوس کو ہٹانا d. حشرات سے نپٹنا
مشین اور مواد کے ساتھ کام کرنا	**نلکاری** a. دستی اور دوسرے آلات کی مدد سے پائپ کی پیمائش کرنا، کاٹنا، دھاگے لپیٹنا اور مطلوبہ زاویے پر موڑنا b. گیزر اور آر.او. جیسے گھریلو آلات نصب کرنا c. نل کاری کے چھوٹے چھوٹے مسائل کو نشان زد کرنا/ پہچاننا اور حل کرنا	**نجاری۔ بڑھئی گیری** a. رندہ، چھینی، ریگ مال، لکڑی کا ہتھوڑا جیسے دستی آلات کی مدد سے پیمائش کرنا، کاٹنا اور چیرنا b. لکڑی کے مختلف ٹکڑوں کو کیل ٹھونک کر جوڑنا c. رنگائی اور چکنائی کی مبادیات، لکڑی کی پرانی چیزوں کو نئی جیسی بنانا
انسانی خدمات	**فن زیبائش اور خوب صورتی** a. حسن اور خوب صورتی کا تعارف b. ہاتھوں اور انگلیوں کی تزئین، پیر کی انگلیوں کی تزئین اور مہندی خدمات c. بالوں کی دیکھ بھال d. گاہکوں کی خدمات کے لیے رجحان سازی	**نرسنگ اور دیکھ بھال** a. نرسنگ اور صحت کے بنیادی تصورات b. مریضوں کی دیکھ بھال اور صلاح مشورے c. اہم علامات کی جانچ d. خدمات کے لیے رجحان سازی

سیکشن 9.8

تدریسیات

سبھی مضامین میں جائزہ اور تدریسیات کے انداز، اصول اور طریقۂ کار میں یکسانیت ہوتی ہے۔ اس دستاویز کے حصہ A باب 3، 3.3 اور 3.4 میں اس پر بحث کی گئی ہے۔ اس حصے میں اسکولوں میں روزگار کے تعلیم کے اہم ترین حصے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس لیے اس حصے کو مذکورہ بالا حصے کے ساتھ پڑھنا زیادہ مفید ہوگا۔

روزگاری تعلیم سے متعلق معلومات، صلاحیتوں اور اقدار کو کاموں کی مستقل مشق اور جاری کاموں/رواں کاموں کے تجربے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کام کا نتیجہ مفید ماحصل کی شکل دینی چاہیے اور طلبا کو اصل کام کی جگہ کے تجربے اور ان نام کی جگہوں پر لوگوں سے ملاقات کا اہل ہونا چاہیے۔ انھیں اپنے کام پر بات چیت اور اپنی آموزش پر غور و فکر کے مواقع حاصل ہونے چاہیے۔

9.8.1 تدریسیاتی اصول

9.8.1.1 کام اور فکر کا توازن

ذہانت کے اطلاق کے بغیر پیداواری کام کے میکانیکی ہونے کا خطرہ رہتا ہے اور حرفتی تعلیم میں صرف نظریات کی تفہیم کا کوئی مطلب نہیں ہے اس لیے ایک استاد کو نظریہ اور مشق کا منصفانہ امتزاج پیش کرنا چاہیے۔

مڈل سطح میں پوری توجہ صرف منتخبہ روزگاروں اور روزگاروں کی صلاحیتوں پہ نہیں ہوتی بلکہ ڈومین (جیسے ایک طالبہ معاون نرس کے طور پر کام کرنا چاہتی ہے تو صحت و تندرستی ڈومین ہوگا) کی وسیع معلومات اور کام کی دستیابی اور اس کے مقام و مرتبے پر بھی ہونی چاہیے۔

ثانوی سطح میں عملی اطلاق پر خرچ کا تناسب زیادہ ہونا چاہیے طلبا کو دنیا میں روزگار کے مقام کی گہری سمجھ پیدا کرنی چاہیے۔ اس سطح میں تربیت کا اساتذہ اور ماہر مدرسین کی نگرانی میں منتخبہ کام کی مشق کی سہولیات دورانِ تربیت طلبا کو فراہم کی جاسکتی ہیں۔ یہ سہولیات آس پاس ہوسکتی ہیں جہاں کام پر عمل آوری ہوتی ہے۔

9.8.1.2 ورک شاپ اور پروجیکٹ پر مبنی آموزش

پیداواری کام کی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے انفرادی تدریسی منصوبے کے ساتھ ہر کلاس کے لیے قلیل مدت (40 منٹ) بہت زیادہ مناسب نہیں ہوتی ہے۔ اس طرح کی مصروفیات کے لیے نسبتاً زیادہ وقت درکار ہوتا ہے، اس لیے حرفتی تعلیم کے لیے ورکشاپ اور طویل مدت کے پروجیکٹس زیادہ مناسب ہوتے ہیں۔

مخصوص مہارتوں کے فروغ کے لیے ورکشاپ موزوں ہوتے ہیں اور اس طرح کے ورکشاپ کا منصوبہ Bagless Saturdays (یعنی ہر سنیچر کے دن جب طلبا اپنا اسکول بیگ لے کر نہیں آتے) کو بنایا جاسکتا ہے مثلاً صفائی ستھرائی کٹائی اور پورے اسکول کے لیے کھانا پکانے کا کام ورکشاپ کے انداز میں کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح موٹر پمپ کے پرزوں کو الگ کرنے اور جوڑنے یا یکجا کرنے کا کام بھی ورکشاپ کے انداز میں کیا جاسکتا ہے۔ ورکشاپ میں پوری توجہ انفرادی کاموں پر ہوسکتی ہے۔

پروجیکٹ طویل مدتی ہوتے ہیں جو کئی ہفتوں یا مہینوں تک چل سکتے ہیں گو کہ باغیچے میں کام کرنے میں گھاس پھوس نکالنا، حشرات کے انسداد اور فصل کٹائی کے ساتھ مٹی تیار کرنا، بیج بونا، مستقل مزاجی کے ساتھ اور وقت مقررہ پر پودوں کی دیکھ بھال شامل ہے۔ پروجیکٹ گروپ میں زیادہ بہتر انداز میں انجام پاتے ہیں اور طلبا کو ٹیم میں سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

استاد کی آواز 9.1

لکڑی کی چھپری میں ایک دن

یہ لکڑی کی چھپری میں ایک عام صبح تھی۔ 11 سال کے چار لڑکے اور چھ لڑکیاں کھڑی ہوئے کمرے میں اپنے اردگرد کی لکڑی کی بنی ہوئی چیزوں اور آلات کو بغور دیکھ رہے تھے۔ آخر کار ان کی نگاہ باز تشکیل شدہ ساگوان کی لکڑی کے ایک چوکور مربع ٹکڑے چھینی اور لکڑی کے ہتھوڑے پر پڑی، انھیں ایک بڑی مرکزی میز اور دو رچھپری کے کونے میں رکھے ہوئے دو چھوٹی میزوں پر دو دو فٹ سے زیادہ دوری پر رکھا گیا تھا۔

لکڑی کے کام سے متعلق پہلی کلاس میں ان کے گرم جوشی سے استقبال کے بعد لکڑی کی چھپری میں کام کرنے کے حفاظتی بنیادی قواعد یا اصول بنا کر ہم نے شروعات

کی۔ان میں سے ہر ایک نے اپنا ایک اصول پیش کیا۔ان اصولوں میں ایک اصول ایک دوسرے پر آلات کو نہ پھینکنا بھی شامل تھا۔ میں نے اعلان کیا کہ لکڑی کی جھونپڑی میں کام کرنے کے پانچ بنیادی اصول ہیں۔

1. چھپری کے چاروں طرف نہ دوڑنا۔
2. آلات سے نہ کھیلنا بلکہ ان کا مشاہدہ کرنا اور ان کا استعمال سیکھنا۔
3. شروع میں تمام طلبا صرف شیڈ میں کام کریں گے اور میں وہاں موجود رہوں گا۔
4. ہر کلاس کے لیے تمام طلبا سامان کو سمیٹنے اور اکٹھا رکھنے میں مدد کریں گے۔
5. چھپری میں چلنے پھرنے کے دوران سبھی جوتے چپل پہنے رہیں گے اور محتاط رہیں گے۔
6. سب سے اہم بات یہ ہے کہ قریب سے مشاہدہ کریں گے بغور سنیں گے اور فرمانبرداری سے ہر بات کی اتباع کریں گے۔

اچانک پھوٹ پڑنے والی دبی ہوئی ہنسی نے مجھے یاد دلایا کہ یہ وہ چھ اصول تھے۔ میں شرمندگی سے مسکرایا تھا۔

میں عام فہم ہدایات کے ساتھ آلات کو استعمال کر کے دکھانے لگا۔اصولی طور پر لکڑی کے نقش ونگار کے لیے ابتدائی کلاسوں کے لیے سب سے بنیادی آلات میں بغیر دستے والی عام آدھی مڑی ہوئی چھلنی اور لکڑی کے ہتھوڑے شامل ہیں، میں نے ان کو یہ بھی دکھایا کہ میز پر لکڑی کے ٹکڑے کو روکے رکھنے کے لیے گیرا (کلیمپ Clamp) کا استعمال کس طرح کیا جاتا ہے طلبا نے لکڑی کی سطح کو چھونا، محسوس کرنا، اور سونگھنا شروع کیا۔ میں نے انھیں بتایا کہ یہ برمی ساگوان ہے جسے اسکول کے نواح کے دیہی گھروں میں ایک بار استعمال کیا گیا تھا۔اس ری سائیکل کی ہوئی لکڑی کو مقامی آرا مل میں چھوٹے مربع شکل میں کاٹا گیا تھا اور یہ شاندار نقش ونگار کے مواد کی شکل میں موجود ہے۔

میں نے انھیں آج کے دن کے لیے ایک مخصوص کام دیا، انھیں اپنے سامنے اوپر رکھی ہوئی لکڑی کو کاٹ کر چھوٹے مربع شکل میں بدلنے کے لیے کہا گیا طلبا نے پہلے پینسل اور رولر کی مدد سے لکڑی پر مربع شکل بنائی۔ پھر چھلنی اور ہتھوڑے کو پکڑنے کی مشق کی۔انھوں نے ایک ہلکے ہاتھ سے سیدھی چھلنی کو پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے پوری طاقت سے ہتھوڑے کو پکڑا۔ میں نے سیدھی چھلنی کو پکڑنے کے دو طریقے بتائے۔ پہلے کو پوری مٹھی سے پکڑنے اور دوسرے کو ہلکے ہاتھ سے پکڑنے کا نام دیا۔ میں نے انھیں پکڑنے کی مشق کے لیے پانچ منٹ کا وقت دیا۔ وہ کافی مگن تھے۔

انھوں نے لکڑی کے ہتھوڑے کا استعمال شروع کیا اور دھیرے سے چھلنی کے سرے پر مارا۔ میں نے انھیں مشورہ دیا کہ لکڑی کو کاٹنے کے لیے استعمال ہونے والی قوت کی کمیت پر نظر رکھنی چاہیے۔ساتھ ہی ان سے یہ بھی گزارش کی کہ لکڑی پر رکھی گئی چھلنی کے زاویے کو بھی دیکھیں۔ میں نے انھیں دکھایا کہ 90 ڈگری کے زاویے پر رکھی ہوئی چھلنی اس سے کم کے زاویے پر رکھی ہوئی چھلنی کے مقابلے زیادہ اندر جاتی ہے۔اور 45 ڈگری کے زاویے پر لکڑی پر رکھی ہوئی چھلنی تر چھی ہو جائے گی اور اس سے کم ڈگری کے زاویے پر مثلاً دس ڈگری کے زاویے پر رکھی ہوئی چھلنی کا ردعمل بالکل مختلف ہو گا جس کے بارے میں خود معلوم کرنے کے لیے ان سے کہا گیا۔انہاک کے بجائے انھوں نے خاموشی سے اپنا کام کیا اور چھلنی کے زاویے پر ضرب کا مشاہدہ کیا۔

لکڑی کے مجموعے سے چھوٹے چھوٹے چوکور ٹکڑے بنانے میں معتدل پیش رفت کے ساتھ طلبا کی کلاس ختم ہوئی۔ میں نے انھیں سامان واپس رکھتے ہوئے دیکھا کہ وہ بہت خوش ہیں۔ایک طالب علم آدھی مڑی ہوئی چھلنی کو اٹھائے ہوئے ناراضگی کے عالم میں میرے پاس آیا کیوں کہ میں اس اوزار کا استعمال بتانا بھول گیا تھا۔

9.8.1.3 کام کے سیاق میں آموزش

روزگاری تعلیم کی تدریسات کو حقیقی زندگی کے کام کے سیاق میں آموزش کے مواقع کو یقینی بنانے کے لیے مختلف سائٹس کی ضرورت ہوگی۔اگرچہ ہمیشہ یہ ممکن نہیں ہے لیکن کلاس روم کے تدریسیاتی انداز نظر کو حقیقی زندگی سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔ تکشیفی دوروں (ایکسپوزر وزٹ) سے شروع ہو کر تربیتی دورانیہ (انٹرن شپ) اور کارانداز ی (انٹر پرنیور شپ) تک روزگاری صلاحیتوں کے فروغ کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

a. **تکشیفی دورہ (ایکسپوزر وزٹ):** پیداواری کاموں کے مشاہدے اور اُن کاموں میں شامل لوگوں سے تعامل کے لیے قریب کی جگہوں کے ایکسپوزر دورے کام کی تجرباتی تفہیم میں معاون ہوتے ہیں مثلاً طبی عملے اور نرسوں کے رول اور ذمہ داریوں کو سمجھنے کے لیے اسپتال کے

دورے یا مخصوص مقاصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے قریب کی فیکٹریوں اور گھریلو صنعتوں کے دورے منعقد کیے جاسکتے ہیں۔ طلبا کو ان مقامات پر کام کرنے والوں سے تعامل کا موقع ملنا چاہیے اور بوقت ضرورت اساتذہ بھی یہاں کا دورہ کر سکتے ہیں اور اسکول میں گیسٹ لیکچر اور مظاہرہ کے لیے ماہرین کو بھی دعوت دی جاسکتی ہے۔

b. **تربیتی دورانیہ (انٹرن شپ):** مخصوص نوکری کے رول کے بارے میں سیکھنے کے لیے کسی کام کی جگہ پہ قلیل مدتی تقرری کو انٹرنشپ کہتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) میں انٹرنشپ پہ خاص توجہ دی گئی ہے۔

> "چھٹی تا آٹھویں جماعت کے سبھی طلبا دس دن بغیر اسکول بیگ کے پیریڈ میں شرکت کریں گے جہاں وہ نجار (بڑھئی) مالی، کمہار اور فنکاروں سے کچھ سیکھیں گے۔ اسی طرح روزگاری مضامین کی آموزش کے لیے پورے سال چھٹیوں سمیت چھٹی سے بارہویں جماعت تک کے سبھی طلبا کے لیے تربیتی دورانیہ کے مواقع فراہم کیے جا سکتے ہیں۔" [NEP2020,4.26]

انٹرن شپ طلبا کو کام کرنے کی ان جگہوں کے ماحول سے تجربہ حاصل کرنے کا اہل بناتا ہے جس کی نقل کلاس روم میں تیار نہیں کی جاسکتی۔ وہ مشاہدہ کر سکتے ہیں اور مختلف کام کرنے والے تجربہ کار افراد سے براہ راست سوال پوچھ سکتے ہیں۔ اصل تجربہ طلبا کو یہ معلوم کرنے اور فیصلہ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے کہ آیا وہ مزید تعلیم کے لیے متعلقہ روزگار/حرفے کو اپنانا پسند کریں گے۔ یہ ان کے لیے کام کی جگہ سے متعلق اقدار اور میلان کو نشان زد کرنے میں بھی معاون ہوگا۔

طلبا کو اپنی موجودہ صلاحیتوں سے ہم آہنگ کام میں مصروفیت کے مواقع ملنے چاہیے۔ کام کی جگہ پر طلبا اور افراد کی جامع سمت بندی اور اس کے بعد متواتر مباحثے ضروری ہیں طلبا کے تحفظ (جسمانی اور جذباتی) کو یقینی بنانے کے لیے کام کی جگہوں کے افراد کو حساس بنانا ضروری ہے۔

تربیتی دورانیہ (انٹرن شپ) کرنے کے لیے کام کی جگہوں کی مخصوص مثالیں:

a. **اشکال زندگی کے ساتھ کام کرنا:** مرغی پالن، ڈیری فارم، حشرات کش اکائی اور نرسری

b. **مشینوں اور اشیا کے ساتھ کام کرنا:** مقامی موٹر مستری کا ورکشاپ، بڑھئی گیری (نجاری) اور خیاطی (درزی گیری) کی اکائیاں اور دوکانیں

c. **انسانی خدمات کے کام کرنا:** ہوٹل، ریسٹورینٹ، اسپتال، جم، اولڈ ایج ہوم اور زیبائش خانے (Beauty Saloon)

انٹرن شپ کے اختتام پر ہونے والا اندازۂ قدر، تاثراتی تحریر یا پیش کش کی شکل میں ہوسکتا ہے طلبا انٹرنشپ کے دوران چھوٹا پروجیکٹ بھی کر سکتے ہیں۔

c. **تربیتی ملازمت** (Apprenticeships): ثانوی سطح پر کام کی دنیا میں حرفوں کے کام کاج کو وسیع پیمانے پر سمجھنے کے لیے طلبا کو صنعتی اور زراعتی میدانوں میں اعلیٰ راست ایکسپوزر کی ضرورت ہوگی۔ اسکولوں کو مقامی صنعتوں، فرم، خدماتی مراکز کو آپریٹو، متعلقہ غیر سرکاری تنظیموں، اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن، گھریلو صنعتوں، اشاعتی گھرانوں، کال سنٹر، سافٹ ویر ڈیزائن کمپنیوں، پانی اور بجلی کے مقامی بورڈوں سے تعلق پیدا کرنا چاہیے تاکہ طلبا اس قابل ہوسکیں کہ اسکول میں رہتے ہوئے اپنے وقت کا کچھ حصہ ان سہولیاتی مراکز میں کام حاصل کر کے باعمل تجربہ حاصل کرنے میں صرف کرسکیں۔

ایک طویل مدت تک کسی سرپرست کی نگرانی میں تجرباتی مہارتوں اور معلومات کے حصول کے لیے کام کا راست تجربہ تربیتی ملازمت (Apprenticeship) کا حصہ ہے۔ ثانوی سطح پر تربیتی ملازمت طلبا کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ اسکولی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کام

کرنے کی جگہوں کا حصہ بننے کے لیے صلاحیتیں پیدا کرسکیں یا مخصوص روزگار کے حصول کے حوالے سے ان کی پسند و ناپسند کے فیصلے میں معاون ہو سکے۔

تربیتی ملازمت طلبا کو کام کے مراکز کا راست تجربہ فراہم کرتی ہے۔ طلبا کام کرنے کی جگہ کی ثقافت، اقدار، رجحانات، لفظیات اور اس کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل کے بارے میں سمجھ کو فروغ دیتے ہیں۔ وہ نفع بخش ملازمت کے حصول کی خاطر اپنی تیاری کا مظاہرہ کرنے کے لیے اپنا ایک پورٹ فولیو تیار کر سکتے ہیں۔

سرپرست تجربہ کار افراد ہوں گے اور ان میں طلبا کے ساتھ گھلنے ملنے کی صلاحیت ہوگی۔ انھیں موثر سرپرست بنانے کے لیے DIET یا BITE کے ذریعے چلائے جارہے قلیل مدتی کورس کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اپرنٹس شپ کا کا ایک مفصل خاکہ پیش نظر ہونا چاہیے۔ اس خاکے میں گرمی کی تعطیل میں ڈیڑھ ماہ کی اپرنٹس شپ شامل ہوسکتی ہے۔ یکے بعد دیگرے اسکول کے بعد طلبا ہر ہفتے کچھ دن دو گھنٹے اس کے لیے صرف کریں۔

طلبا کے کام کے مظاہرے یا اپرنٹس شپ کے دوران پورٹ فولیو حسب حال رکھنے کے ذریعہ جائزہ کیا جاسکتا ہے۔ اس میں سرپرستوں کے ذریعہ طلبا کا مشاہدہ بھی شامل ہونا چاہیے۔

باکس 9.5

چوں کہ روزگاری تعلیم میں اپرنٹس شپ کی تعلیمی اہمیت بہت زیادہ ہے اس لیے اس کا تدریسیاتی انداز نظر کا اٹوٹ حصہ بہت ضروری ہے۔ اس طرح اسکولی درسیات سے پوری طرح مربوط "اپرنٹس شپ" کو اسکول سے فراغت کے بعد کی جانے والی دوسری نوعیت کی اپرنٹس شپ (مساوی اہمیت کی حامل) سے بالکل منفرد ہونا چاہیے۔

یہاں یہ ذکر کرنا بہت ضروری ہے کہ اس قومی درسیاتی خاکے (NCF) میں اپرنٹس شپ کو طلبا کے اسکول میں رہتے ہوئے طریقوں اور معلومات کے حصول کے لیے اہم تدریسیاتی انداز نظر کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ اسے اپرنٹس ایکٹ 1961 (ApprenticeAct1961) کے آئینے میں نہیں دیکھا جانا چاہیے۔

9.8.1.4 شمولیت

NEP 2020 میں شمولیت اور مساوات کو بنیادی رویوں میں سے ایک تسلیم کیا گیا ہے تاکہ تمام طلبا کو تعلیمی نظام میں برابری کا موقع مل سکے۔

پیشہ ورانہ تعلیم میں تمام طلبا کو آلات اور وسائل یکساں طور پر استعمال کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔

اساتذہ کو یہ بات یقینی بنانا چاہئیے کہ اُن طلبا کے ساتھ جو جسمانی طور پر معذور ہوں، یا کسی خاص صنف سے تعلق رکھتے ہوں، یا اُن میں سماجی/معاشی (حیثیت) کی بنیاد پر کسی قسم کی تفریق نہ کی جاسکے۔ نہ صرف اسکول کی حدود میں بلکہ بیرونی کام کی جگہ بھی دوسرے طلبا، بیرونی تربیت کار یا منسلک شراکت دار ایسا نہ کرسکیں۔

اسکولوں کو ایسے معلوماتی مراکز سے رابطہ قائم کرنا چاہیے جہاں شدید قسم کی یا مختلف طرح کی معذوری کے شکار طلبا کی تعلیمی ضرورت اور بازآبادکاری کے لیے خاص معلّمین موجود ہوں۔ ایسے طلبا کو، جو کسی خاص معذوری (جس میں سیکھنے اور سمجھنے کی معذوری بھی شامل ہے) کے شکار ہیں ان کو کس طرح پڑھایا جائے۔ اُس کی جانکاری اساتذہ کے لیے منعقد کئے جانے والے تمام تعلیمی پروگراموں کا لازمی جز ہونا چاہیے۔

صنعتی اعتبار سے سماج میں آج بھی سخت گیر رویہ پایا جاتا ہے۔ تمام شراکت داروں کو اس بات کا احساس دلانا ہوگا کہ کسی بھی کام کو انجام دینے کی صلاحیت جنس سے مُبرا ہوتی ہے۔

اساتذہ بشمول شخص اور تربیت کاروں کے لیے تیار کیے گئے ٹریننگ ماڈیول میں بھی اس پہلو پر روشنی ڈالی جانی چاہیے۔ مثال کے طور پر ایک لڑکا نرس کا کام کرسکتا ہے۔ اسی طرح ایک لڑکی ویلڈر کا کام کرسکتی ہے۔

درسی کتابوں یا بریل میں دستیاب ہدایت نامے اور سمعی و بصری ذرائع کے علاوہ معاون آلات اور مناسب ٹیکنالوجی سے تیار کیے گئے اوزار معذور طلبا کو مہیا کیے جانے چاہیے تاکہ وہ جماعت میں دوسرے طلبا کے ساتھ بآسانی گھُل مل سکیں اور ان کے ساتھ سرگرمیوں میں شریک ہوسکیں۔

اسکولی تعلیم کے درجہ بدرجہ، حرفتی تعلیم کے کورس کی تربیت اور تیاری کے لیے NCERT کو نیشنل ایسوسی ایشن فار دی بلائنڈ (NAB)، نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار وژوئلی ہینڈی کیپڈ (NIVH) اور دیگر اداروں سے رابطہ قائم کرنا چاہیے۔ اسی طرح کا طریقۂ کار طلبا کو ملازمت دینے کے لیے بھی کیا جاسکتا ہے۔

9.8.1.5 حفاظت

حرفتی تعلیم سے متعلق حفاظتی تدابیر میں طلبا کی جسمانی اور جذباتی حفاظت دونوں شامل ہیں۔ جسمانی حفاظت کا تعلق اوزاروں کے استعمال سے ہے جو طلبا کو ضرر پہنچا سکتے ہیں۔ جذباتی حفاظت کا تعلق طلبا کو ایسے تجربات سے محفوظ رکھنا ہے جو انھیں پریشان کرسکتے ہیں، نیز ان افراد کو حساس بنانا ہے جو اسکول کے اندر یا باہر ان کے ساتھ ربط ضبط رکھیں گے۔

کام کے طریقے، جن میں مختلف مواد اور پیچیدہ اوزاروں کا استعمال شامل ہو، پہلے استاد کے ذریعے بتائے اور سکھائے جائیں گے۔ استاد کو ضروری احتیاطی اقدامات کی وضاحت کرنی ہوگی۔ اوزاروں کو صحیح طریقے سے پکڑنا (مثلاً بیلچہ، سوئی یا کٹر) کسی کام کی انجام دہی میں، چوٹ سے بچا سکتا ہے۔ اور کارآمد مصنوعات بنانے میں مدد دے سکتا ہے۔ طلبا کو اوزاروں اور مواد کا خیال رکھنے اور ان کا غلط استعمال نہ کرنے اور دوسرے ساتھیوں کو ستانے اور مذاق نہ کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔ اساتذہ کو، طلبا کی ان اوزاروں کے ساتھ مشقوں کا بغور مشاہدہ کرنا ہوگا تاکہ ان کی مناسب طریقے سے رہنمائی کی جاسکے۔

والدین اور سرپرستوں کے باہمی مشورے سے تکشیفی دورے، انٹرن شپ اور اپرنٹس شپ پروگراموں کی منصوبہ بندی کرنی ہوگی تاکہ کام کی جگہ، اسکول اور گھر کے درمیان محفوظ آمد و رفت کو یقینی بنایا جاسکے۔ بہتر ہوگا کہ مڈل سطح کے طلبا کے ساتھ جب وہ انٹرن شپ کے لیے جائیں تو استاد ان کے ساتھ جائے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو سماج سے کسی رضا کار کو ان کے ہمراہ کردیا جائے۔ ثانوی سطح کے طلبا کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی جگہ اپرنٹس رہ کر مڈل سطح کے طلبا کی مدد کریں۔

تمام وسیلہ کار، تربیت کار اور دیگر ملازمین کو طلبا کی حفاظت سے متعلق قانونی شقوں کی جانکاری ہونی چاہیے۔ حرفتی تعلیم کے رابطہ کاروں کو ان افراد کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہنا چاہیے تاکہ طلبا کے تعلق سے درپیش مسائل اور مشکلوں پر بات چیت کی جاسکے۔ DIETS/BITES کو وسیلہ کار، تربیت کار کی ضرورتوں کا تجزیہ کرتے ہوئے ضرورت کے طور پر Followup Module تیار کرنا چاہیے۔

سیکشن 9.9

جائزہ

تشخیص کے نقطۂ نظر/اضابطے، اصول اور طریقۂ کار مختلف مضامین میں بہت حد تک مشترک ہوتے ہیں۔ لہٰذا تکرار سے بچنے کے لیے ان امور کو اس باب میں دہرایا نہیں جا رہا ہے۔ حوالے کے طور پر مزید تفصیلات حصہ A باب 3 کے سیکشن 3.4 میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ اس حصّے میں مذکورہ بالا ابواب میں بیان کردہ اصولوں اور طریقوں پر مبنی صرف کچھ مثالیں دی گئی ہیں جو حرفتی تعلیم میں اچھّی جانچ کے نمونے پیش کرتی ہیں۔ حرفتی تعلیم میں جائزے کے کلیدی اصول حسبِ ذیل ہیں۔

a. طلبا کو کام کی نوعیت کے مطابق ان کی اہلیت، رجحانات، اقدار اور مزاج کی بنیاد پر پرکھا جانا چاہیے۔ جیسے کاموں کی باقاعدہ تنظیم، حفاظتی اصولوں کے استعمال کی جانکاری، جماعت میں کام کرنا، باریکیوں کی طرف توجہ، مستقل مزاجی اور یکسوئی، تجسس، تخلیقیت، حساسیت، ہمدردی، باہمی تعاون، ٹیم ورک۔

b. طلبا کو بنیادی طور پر اُن کے عملی مظاہرے کی کارکردگی کے ذریعہ تشخیص کیا جانا چاہیے۔ تحریری جانچ بھی شامل کی جا سکتی ہے تاکہ ان کی صلاحیتوں جیسے، موضوعات کی تفہیم، منصوبہ بندی وغیرہ کو سمجھا جا سکے۔ طلبا کے ذریعہ بنائے پورٹ فولیو کی بنیاد پر اُن سے زبانی سوال و جواب درج کیے جائیں۔ اساتذہ کے مرتب کردہ مشاہدات کی رپورٹ بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ خاص طور پر اقدار اور رویوں کی جانچ کے لیے۔

c. طلبا کی جانچ ان کے تجربے، پیش آنے والی مشکلات، ان مشکلوں پر قابو پانے کی کوششوں اور اُن کے ذریعہ تیار مصنوعات پر اپنا تنقیدی جائزہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ ان کے ذریعہ تحریر کردہ رپورٹ، ان کے اپنے تاثرات اور زبانی سوال و جواب کے ذریعے بھی کی جا سکتی ہے۔

حرفتی تعلیم میں اساتذہ کے ذریعہ کئے گئے جائزے کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

استاد کی آواز 9.1i

کثیر متبادل سوالات کے ذریعے جانچ

مقصد: کسی کام کو مکمل کرنے کے لیے طلبا کو درکار طریقے اور اُن کی سوجھ بوجھ کا جائزہ لینا۔

میں گریڈ 7 کو پڑھاتا ہوں اور اس سال میرے طلبا نے درج ذیل پروجیکٹ کیے: ایک کچن گارڈن، ایک سولر کوکر ماڈل، ایک لائبریری پروجیکٹ۔

میں یہ جانچنا چاہتا تھا کہ انھوں نے منصوبہ بندی کے عمل کو کس حد تک سمجھا ہے۔ میں نے منصوبہ بندی کے متعلق ایک مختلف صورت حال پر مبنی MCQ کا استعمال کیا۔ میں طلبا سے براہِ راست کسی مخصوص پروجیکٹ کے مراحل کے بارے میں پوچھ سکتا تھا۔ لیکن میں نے سوچا کہ بہتر ہوگا کہ عمومی منصوبہ بندی پر ان کی سوجھ بوجھ کا جائزہ لیا جائے۔

سوال: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کسی بھی کام کو کرنے کے لیے منصوبہ بندی بہت ضروری ہوتی ہے۔ فرض کیجیے آپ کسی کمہار کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور اس نے آپ سے ایک سادہ برتن بنانے کو کہا ہے۔ آپ کون سی ترتیب اور مرحلوں پر عمل کریں گے؟

a. (i) مٹّی کا انتخاب، (ii) برتن کا ڈیزائن بنانا، (iii) مٹّی تیار کرنا،
(iv) چاک تیار کرنا، (v) برتن بنانا، (vi) دھوپ میں سُکھانا/یا بھٹّی میں پکانا

b. (i) مٹّی کا انتخاب، (ii) مٹّی تیار کرنا، (iii) برتن کا ڈیزائن بنانا،
(iv) چاک تیار کرنا، (v) برتن بنانا، (vi) دھوپ میں سُکھانا/یا بھٹّی میں پکانا

c. (i) برتن کا ڈیزائن بنانا، (ii) مٹّی کا انتخاب، (iii) مٹّی تیار کرنا،
(iv) چاک تیار کرنا، (v) برتن بنانا، (vi) دھوپ میں سُکھانا/یا بھٹّی میں پکانا

d. (i) چاک تیار کرنا، (ii) مٹّی کا انتخاب، (iii) مٹّی تیار کرنا،
(iv) برتن کا ڈیزائن بنانا، (v) برتن بنانا، (vi) دھوپ میں سُکھانا/یا بھٹّی میں پکانا

مارکنگ اسکیم a-0; b-0; c-4; d-0

استاد کی آواز 9.1ii

زبانی سوال جواب کے ذریعے جانچ

مقصد: اپنے طلبا کی کسی کام کی سمجھ کو انھی کے بیان کی روشنی میں جانچنا۔

میں گریڈ 8 کو پڑھاتا ہوں۔ دورانِ سال طلبا نے جو پورٹ فولیو بنائے ہیں انھیں کی بنیاد پر میں زبانی سوال جواب لینا چاہتا ہوں صرف ان کے پورٹ فولیو کی جانچ کے بجائے میں ایسا اس لیے کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح مجھے زیادہ بہتر طور پر اُن کی اہلیت کا اندازہ ہو سکے گا۔ ان کے پورٹ فولیو میں مصنوعات جو انھوں نے سال کے دوران بنائے ہوں، یا تصویریں اور ان کے تاثرات شامل ہیں۔ رواں سال میں طلبا نے سائیکل کی مرمّت کرنے یا بایوگیس پلانٹ ماڈل بنانے اور بچّوں کے کپڑے سینے پر پروجیکٹ کیے۔ زبانی سوال جواب کا وقفہ دس منٹ پر مشتمل رہا۔

میں نے طلبا سے ان کی پسند کے کسی ایک پروجیکٹ کو چُننے کے لیے کہا اور اُن کے بارے میں کچھ سوالات پوچھے:

1. آپ نے اس پروجیکٹ کو بحث کے لیے کیوں چُنا؟ آپ کو کیوں لگتا ہے کہ یہ اہم ہے؟
2. اس پروجیکٹ کی تیاری آپ نے کیسے کی؟ آپ نے اس کی منصوبہ بندی کیسے کی؟ آپ نے اس کے لیے مواد کہاں سے حاصل کیا؟
3. کیا آپ نے اپنے منصوبے میں کوئی تبدیلی کی؟ اگر ہاں، تو وہ تبدیلیاں کیا تھیں اور کیوں کیں؟ اگر نہیں، تو کوئی تبدیلی تھی جو آپ کر سکتے تھے؟
4. آپ کے کام کے معیار کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟
5. اگر آپ اسے دوبارہ کریں گے، تو اس میں کیا بہتری پیدا کرنا چاہیں گے؟

مارکنگ اسکیم

کسوٹی	تفصیل اور نکات
کوئی خاص پروجیکٹ منتخب کرنے کی وجوہات	اپنے انتخاب کے لیے وجہ/وجوہات بتانے کا اہل ہے (1 پوائنٹ) وجوہات/جواز پیش کرنے کا اہل ہے (2 پوائنٹ) وجوہات بتانے، جواز پیش کرنے اور اپنے کام کو گھریلو ماحول اور کام کے ماحول سے جوڑنے کا اہل ہے (3 پوائنٹ)
منصوبہ بندی	تیاری صرف مواد جمع کرنے تک محدود ہے۔ (1 پوائنٹ) تیاری میں درج بالا اور کام کی ترتیب بھی شامل ہے۔ (2 پوائنٹ) تیاری میں درج بالا اور حاصل پروڈکٹ کا ڈیزائن بھی شامل ہے۔ (3 پوائنٹ)
عمل درآمد	منصوبے میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ (1 پوائنٹ) منصوبے میں تبدیلی کی وضاحت تو کرتا ہے لیکن وجہ/وجوہات نہیں بتا سکتا۔ (2 پوائنٹ) منصوبے میں کی گئی تبدیلی کی وجوہات اور پیش آنے والی دشواریوں کو بیان کر سکتا ہے۔ (3 پوائنٹ) یا منصوبے میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ (1 پوائنٹ) منصوبے میں کوئی تبدیلی کیوں نہیں کی گئی، اس کی وضاحت کر سکتا ہے۔ (2 پوائنٹ) کیا تبدیلی کی جا سکتی تھی اور اُس کے کیا اثرات ہوتے، اس کی وضاحت کر سکتا ہے۔ (3 وائنٹ)
خود تشخیصی	صرف یہ بتاتا ہے کہ کیا گیا کام اُسے پسند ہے یا نہیں۔ (1 پوائنٹ) آخری نتیجے کی بنیاد پر خود تشخیص کی وجوہات بیان کرتا ہے۔ (2 پوائنٹ) آخری نتیجے اور طریقۂ عمل دونوں کی بنیاد پر خود تشخیص کی وجوہات بیان کرتا ہے۔ (3 پوائنٹ)
پروجیکٹ سے سیکھنا	کیا اس کی نشان دہی نہیں کرتا کہ کون سی بہتری ضروری ہے۔ (1 پوائنٹ) یہ بتاتا ہے کہ آخری نتیجے میں کیا بہتری لائی جا سکتی ہے۔ (2 پوائنٹ) آخری نتیجے اور طریقۂ عمل میں کیا بہتری لائی جا سکتی ہے، اس کی وضاحت کرتا ہے۔ (3 پوائنٹ)

استاد کی آواز 9.1iii

مہارتوں کے عملی مظاہرے کے ذریعہ تشخیص

مقصد: طلبا کے کسی کام کو انجام دینے کی صلاحیت کا جائزہ لینا

میں گریڈ 9 کو پڑھاتا ہوں اور طلبا کی مہارتوں کا جائزہ لینے کے لیے ٹائی ڈائی کا انتخاب کیا ہے۔ امتحان کا دورانیہ 3 گھنٹے ہوگا، جو طلبا کے لیے ایک ہی رنگ کے ساتھ ٹائی ڈائی کرنے کی مہارتوں کا مظاہرہ کرنے کے لیے کافی وقت ہے۔ میں حتمی نتیجے کا انتظار کیے بغیر اس طریقے سے جانچنے کو ترجیح دیتا ہوں کیونکہ اس طرح میں انھیں کام کرتے ہوئے براہِ راست دیکھ سکتا ہوں۔ میں صرف اس طریقے کا جائزہ لوں گا جسے انھوں نے اپنایا ہے نہ کہ اس چیز کا جو انھوں نے بنائی ہے۔

ہدایات: آپ کا آج کا کام ایک رنگ کے ساتھ ٹائی ڈائی کرنا ہے مختلف رنگوں کی ٹی شرٹس اور رنگ دستیاب ہیں۔ آپ ورکشاپ میں کام کرنے کے لیے میزوں اور سِنک کا استعمال کر سکتے ہیں۔ یاد رکھیں، ہم پورا کام یہیں مکمل نہیں کر سکیں گے۔ ابتدائی دھلائی کے بعد، آپ مجھے اپنی ٹی شرٹ دکھا سکتے ہیں اور پھر اسے گھر لے جا کر مکمل کر سکتے ہیں۔ آپ کے پاس 3 گھنٹے ہیں۔

جانچ کا معیار

معیار	گریڈ A	گریڈ B	گریڈ C
ڈیزائن	ایسا ڈیزائن استعمال کرتا ہے جو ٹی شرٹ کے رنگ اور ڈائی کے بہترین امتزاج کو نمایاں کرے۔	ٹائی اینڈ ڈائی کے لیے کوئی ڈیزائن استعمال کرتا ہے۔	ٹی شرٹ کو بے ترتیب انداز میں باندھ کر رنگ لگاتا ہے۔
عمل (پروسیس)	منظم انداز میں کام کرتا ہے اور وقت کا بہترین استعمال کرتا ہے۔	کام کا منصوبہ تو بناتا ہے، مگر وقت کا موثر استعمال نہیں کرتا۔	کام کرنے کا کوئی خاص منصوبہ نہیں ہوتا۔
ساتھیوں کے ساتھ تعامل	سامان کے انتخاب اور آلات کے موثر استعمال کے لیے دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔	سامان کے انتخاب میں دوسروں کا خیال رکھتا ہے اور اپنی باری کا انتظار کرتا ہے۔	فوری طور پر سامان حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور آلات کے استعمال میں جلدی کرتا ہے۔

سیکشن 9.10

سازگار حالات

9.10.1 اساتذہ اور ماہر معلّمین یا وسیلہ کار افراد

موجودہ B.Ed. اور D.Ed. کالجوں میں پیشہ ورانہ تعلیم کی تدریس کے لیے مخصوص نصاب دستیاب نہیں ہیں۔ لہٰذا جب تک ایسے پروگرام متعارف نہیں کیے جاتے، موجودہ اساتذہ کو مڈل اسٹیج میں پیشہ ورانہ تعلیم کی تدریس کرنا ہوگی، جس میں وسیلہ کار افراد، جنھیں KRCR 2019 میں ماہر معلّمین کہا گیا ہے، کی معاونت حاصل ہوگی۔ تاہم، سیکنڈری اسٹیج پر مخصوص پیشوں میں مہارت درکار ہوگی۔

KRCR 2019 کی تجویز کے مطابق:

> مقامی سطح پر نامور افراد کے لیے DIETs، BITEs یا اسکول کمپلیکس میں مختصر مدّت کے خصوصی تربیتی پروگرام فراہم کیے جائیں گے، تاکہ انھیں اسکول یا اسکول کمپلیکس میں بطور ماہر معلّمین تعینات کیا جا سکے۔ ان معلّمین کا مقصد مقامی پیشوں، روایتی علوم، اور مہارتوں کو فروغ دینا ہوگا، جیسے کہ مقامی فنون، موسیقی، زراعت، کاروبار، کھیل، بڑھئی گری، اور دیگر پیشہ ورانہ ہنر
>
> (پیرا 5.25)

لہٰذا، SCERTs کو ان وسیلہ کار افراد یا ماہر معلّمین کی تیاری کے لیے رہنما اصول وضع کرنے ہوں گے، جبکہ DIETs یا BITEs کو مناسب تربیتی ماڈیول تیار کرنے ہوں گے۔ ان مختصر مدّتی تربیتی کورس کا نصاب ایسا ہونا چاہیے کہ وہ ان معلّمین کو نہ صرف تدریسی اصولوں سے روشناس

کرائے بلکہ طلبا کے ساتھ حساسیت اور شمولیت کے تقاضوں کو بھی اجاگر کرے۔ اس کے علاوہ انھیں اسکول ایجوکیشن سے متعلق قانونی پہلوؤں کی بھی آگاہی ہونی چاہیے۔

پہلا قدم یہ ہوگا کہ ماہر معلّمین کی ایک مقامی ٹیم تشکیل دی جائے، کیونکہ ان کا کردار نہایت اہم ہوگا۔ وہ باقاعدہ اساتذہ کی مہارتوں میں معاون ثابت ہوں گے۔ یہ ماسٹر معلّمین درج ذیل شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد ہو سکتے ہیں: دیہی اور شہری علاقوں کے ہنرمند کاریگر، طبی ماہرین، مکینک، تکنیکی ماہرین، کسان، لوک فنکار، مقامی کاروباری افراد، پولٹری فارمنگ یا ماہی گیری سے وابستہ افراد، دفاعی خدمات سے ریٹائرڈ افراد، آئی ٹی پروفیشنل، بیوٹیشن۔ یہ افراد مہمان اساتذہ (Guest Faculty) کے طور پر مدعو کیے جا سکتے ہیں، جو اپنے متعلقہ پیشوں میں نظریاتی اور عملی دونوں طرح کی تعلیم دے سکتے ہیں یا صرف عملی تربیت فراہم کر سکتے ہیں۔ ایسے معاملات میں جہاں عملی تربیت اسکول کے باہر دی جا رہی ہو، وہاں نظریاتی تعلیم کے لیے بھی بیرونی معلّمین شامل کیے جا سکتے ہیں، جو طلبا کو کام کی جگہ پر تربیت فراہم کرنے والے تجربہ کار مشیروں کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔

طلبا کا تربیتی دورانیہ اور تربیتی ملازمت انھی ماہر معلّمین کے کام کی جگہوں پر ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ، اسکولوں کو چاہیے کہ وہ ان ماہر معلّمین کو تعلیمی ماحول میں مطمئن کرنے، طلبا کے ساتھ مؤثر طور پر کام کرنے، اور نصاب و جائزے کے دائرہ کار کو سمجھنے کے قابل بنانے کے لیے، DIETS، BITES، اسکول یا اسکول میں مختصر مدّتی تربیتی کورس فراہم کریں۔

9.10.2 سازگار ماحول اور وسائل

اسکولوں میں استعمال کے لیے سامان اور اوزار حاصل کرنے کے لیے سماج کی مدد بھی لی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، مقامی کسانوں یا نرسریوں سے زرعی یا نرسری کے اوزار عارضی طور پر حاصل کیے جا سکتے ہیں تاکہ اسکول کے میدان میں پودے اُگانے کا تجربہ کیا جا سکے۔

طلبا کو حاصل کردہ مہارتوں اور علم کو عملی طور پر لاگو کرنے کے لیے مشینوں اور آلات کے متعلقہ تجربے کی بھی ضرورت ہوگی۔ مقامی دکانوں اور صنعتوں (جیسے کہ آرٹ گیلریاں، بڑھئی گری اور آٹو موٹیو ورکشاپ)، قریبی کھیتوں اور نرسریوں، اسپتالوں، اور سیاحت و سفر سے متعلق کاروباروں (مثلاً صحت کی دیکھ بھال، سیاحت، مہمان نوازی، آٹو موٹیو سروس) کے ساتھ تعاون، طلبا کو ضروری تجربہ فراہم کرنے اور پیشہ ورانہ تعلیم کی اہمیت کو سمجھنے میں مدد دے گا۔

اسکولوں میں اِسکل لیب (مہارتی تجربہ گاہیں) قائم کی جا سکتی ہیں، جو طلبا کو ایک حقیقی کام کرنے کا ماحول فراہم کریں گی۔ یہ مہارتی تجربہ گاہیں قریبی اسکولوں کے طلبا کے لیے بھی قابلِ رسائی ہو سکتی ہیں۔ حکومت اور CSR کے تحت سرمایہ کاری کے ذریعہ، دور دراز علاقوں میں بھی سازگار تعلیمی مقامات قائم کیے جا سکتے ہیں۔

باب 10

گیارھویں اور بارھویں جماعت میں مضامین

گیارھویں اور بارھویں جماعت بشمول ثانوی سطح کی ترتیب، حصہ A، باب 2 میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ باب گیارھویں، بارھویں جماعت کے طلبا کے زیرِ مطالعہ مضامین کے ڈیزائن کی وضاحت کرتا ہے۔

جیسا کہ حصہ A، باب 2 میں بیان کیا گیا ہے، گیارھویں اور بارھویں جماعت میں طلبا کو اپنے تعلیمی سطح میں مضامین کے انتخاب میں لچک اور آزادی حاصل ہوگی۔ وہ اسکول کے ذریعہ فراہم کردہ مضامین میں سے اپنی پسند کے مضامین منتخب کریں گے۔ ان جماعتوں میں تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ اسکول متنوع مضامین فراہم کریں۔ NCF کے نفاذ کے آغاز میں، عملی وجوہات کی بنا پر اسکول ابتدائی طور پر اپنے مضمون کی فہرست میں کچھ اضافے کر سکتے ہیں، لیکن درمیانی اور طویل مدتی منصوبہ بندی کے تحت، اسے مکمل نصابی شعبوں اور ان کے تمام پہلوؤں پر محیط ہونا چاہیے۔

یہ باب گیارھویں اور بارھویں جماعت کے مضامین کی صرف ایک نمائندہ فہرست فراہم کرتا ہے۔ اس باب کا مقصد ان اصولوں کو واضح کرنا ہے جن کی بنیاد پر مضامین اور ان کے نصاب کو ترتیب دیا جائے گا۔ گیارھویں اور بارھویں جماعت میں طلبا اور اسکولوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایک کثیر شعبہ جاتی تجربہ فراہم کریں، جس میں مختلف تعلیمی شعبوں کی معلومات کے ساتھ ہر مضمون کے مطالعے میں گہرائی بھی موجود ہو۔ ذیل میں بیان کردہ اصولوں کا مقصد ہر مضمون میں گہرائی اور فکری وسعت پیدا کرنا ہے۔

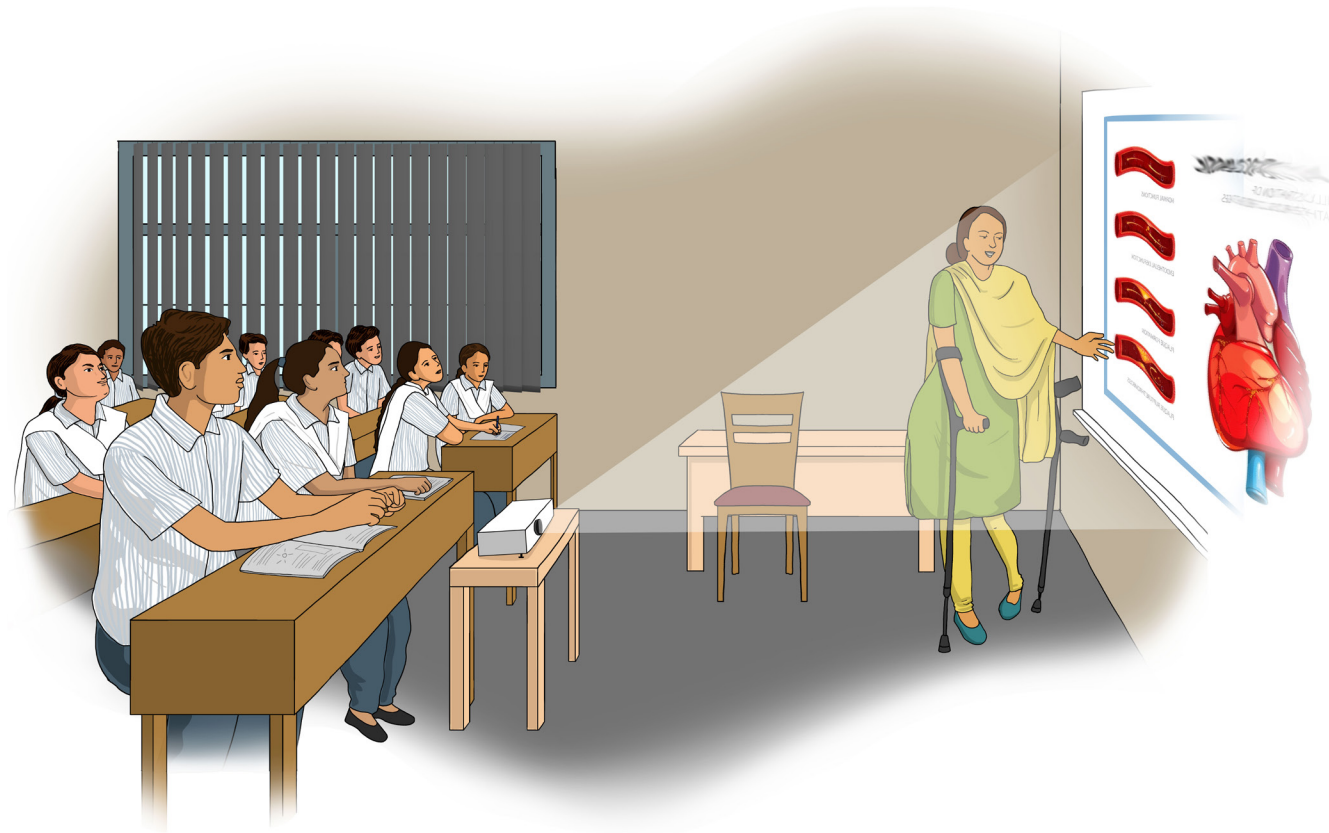

کسی بھی درسی ترتیب میں، مطالعے کی گہرائی طلبا پر غیر ضروری مواد کا بوجھ ڈالنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ نصاب گیارھویں اور بارھویں جماعت کے طلبا کا مواد ایسا ہونا چاہیے جو طلبا کو مضمون کے بنیادی تصورات، سوالات، تحقیقی طریقوں اور موضوع سے متعلق جدید مسائل کو سمجھنے کے لیے کافی ہو۔ توقع ہونی چاہیے کہ مضمون کا مطالعہ مکمل کرنے کے بعد، طلبا اسے خود سے مزید آگے بڑھا سکیں، خواہ وہ اسے آزادانہ طور پر پڑھائیں یا اعلیٰ تعلیم کے کسی ادارے میں پڑھائیں۔

یہ باب گیارھویں اور بارھویں کے مضامین کے لیے ایک عمومی درسیاتی ہدف (Generic Curricular Goal) کی وضاحت کرتا ہے۔ ہر مضمون کے اصل درسیاتی اہداف اور تعلیمی اغراض ان عمومی درسیاتی اہداف کے مطابق وضع کیے جائیں گے جن کے ساتھ وہ خاص طور سے متعلق ہیں۔

گیارھویں اور بارھویں جماعت کے مضامین کے عمومی درسیاتی اہداف: طلبا مضمون کی بنیادی ساخت، اہم تصورات، سوالات کی وسعت، جدید موضوعات اور تحقیقی طریقۂ کار کو اتنی گہرائی میں سمجھیں کہ وہ اعلیٰ تعلیم میں یا خود سے اس کا مطالعہ جاری رکھ سکیں۔

اس باب میں چند مضامین کو مثال کے طور پر لیا گیا ہے۔ گیارھویں اور بارھویں جماعت کے تمام مضامین کی ترتیب کے لیے اصول و ضوابط ہیں اور ساتھ ہی وہ تمام نمایاں درسیاتی موضوعات کے بھی اصول و ضوابط متعین ہیں۔

یہ درسیاتی موضوعات اتنے جامع ہونے چاہیے کہ گیارھویں اور بارھویں جماعت کے کسی مضمون کے مطالعے میں مناسب گہرائی حاصل ہو سکے۔ دیگر درسیاتی موضوعات کا بھی انتخاب کیا جا سکتا ہے، لیکن ضروری ہے کہ وہ بھی اتنے ہی وسیع اور جامع ہوں جتنے کہ یہاں دیے گئے مضامین کے موضوعات۔ یہ بات قابل غور ہے کہ جس طرح یہاں دیے گئے مضامین کی فہرست محض ایک مثال ہے، اسی طرح ہر مضمون کے اندر دیے گئے درسیاتی موضوعات بھی محض نمائندہ حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کا مقصد یہ بتانا ہے کہ ان جماعتوں میں مضمون کی ترتیب کس طرح ہو سکتی ہے۔

سیکشن 10.1
سوشل سائنس

سوشل سائنس اور انسانی علوم کے نصاب میں مثال کے طور پر جن مضامین کو شامل کیا جائے گا وہ: تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات، نفسیات، ذہنی صحت اور نفسیات، معاشیات، ترقیاتی معاشیات، سماجیات، نشریات، علم آثار قدیمہ اور علم فلسفہ ہیں۔

10.1.1 علم فلسفہ

یہ فلسفے کے مضمون کے لیے ایک وضاحت ہے۔

10.1.1.1 فلسفے کے نصابات کی ترتیب کے اصول

گیارھویں اور بارھویں جماعت میں فلسفہ پڑھانے کا مقصد طلبا کو اپنے مقامی پس منظر سے منسلک رہتے ہوئے آزاد فلسفی پیدا کرنا ہے، تاکہ وہ اپنے مقامی پس منظر سے جڑے رہتے ہوئے بھی مختلف آلات اور مہارتوں کے حصول کے ذریعہ تجریدی خیالات کو مختلف سیاق و سباق میں نافذ کرنے کی مہارت حاصل کر سکیں۔

فلسفے کے کورسز درج ذیل نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیے جائیں:

a. طلبا ہندوستانی فلسفیانہ خیالات کی گہرائی کو سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔

b. وہ کلاسیکی ہندوستانی فلسفے کی روشنی میں موجودہ مسائل کا تجزیہ کرنے کے قابل ہوں۔

c. وہ بیسویں صدی کے ہندوستانی مفکرین کے نظریات کے ذریعے قدیم ہندوستانی اور جدید مغربی خیالات کے امتزاج کو سمجھ سکیں۔

d. وہ ایک ایسا فکری مزاج اختیار کریں جو انھیں بہتر شہری بننے میں مدد دے۔

گیارھویں اور بارھویں جماعت میں اس مضمون کا مطالعہ تقابلی نقطۂ نظر سے کیا جانا چاہیے، جو ہندوستانی فکر اور سیاق و سباق سے منسلک جڑا ہو، لیکن مختلف فلسفیانہ روایات اور ادوار کے درمیان مکالمے کی بھی حوصلہ افزائی کرے۔ اس نقطۂ نظر سے طلبا یہ سمجھ سکیں گے کہ قدیم خیالات کس طرح جدید مسائل پر روشنی ڈال سکتے ہیں، اور کیسے ایک مخصوص سیاق و سباق میں پیش کردہ حل کسی اور سیاق میں بھی قابل اطلاق ہو سکتا ہے۔ ایسا طریقۂ تدریس نہ صرف تنقیدی بلکہ تخلیقی، تصوراتی اور اختراعی سوچ کو بھی فروغ دے گا۔

10.1.1.2 توضیحی موضوعات کے شعبے

ذیل میں گیارھویں اور بارھویں جماعت میں فلسفے کے مواد کے لیے چند نمائندہ توضیحی اشارے دیے گئے ہیں۔

متن کا شعبہ 1: استدلال (Reasoning)

اس حصے میں مختلف اقسام کے استدلال (منطقی اور غیر منطقی دونوں) پر توجہ دی جائے گی، جن کی بنیاد ہندوستانی منطق کی قدیم روایات پر ہوگی۔ طلبا کو درج ذیل نظریات اور متون سے روشناس کرایا جائے گا: وَیشیشِک سُوتر، ورساگنیا کا شَشٹی تنتر اور اکشپاد کا نیائے سُوتر۔ طلبا درج ذیل مہارتیں حاصل کریں گے: دلائل کی شناخت، تشکیلِ نو اور تجزیہ کرنا، دلائل کا تنقیدی جائزہ لینا اور جوابی دلائل پیش کرنا، کلاسیکی ہندوستانی بحث کے ماڈل 'واد' (Vaada) کی روشنی میں دلائل کو محض مقابلے کے بجائے تعاون کے جذبے کے تحت پیش کرنا۔ مزید برآں، طلبا منطقی استدلال کی مختلف اقسام پر بھی عبور حاصل کریں گے، بشمول: قیاسی استدلال، دلیل میں موجود غلطیوں کی پہچان، امکانی استدلال، استقرائی استدلال، مشابہت پر مبنی دلائل اور استدلال کے ذریعہ بہترین وضاحت تک پہنچنا۔ طلبا نہ صرف اپنی روزمرہ زندگی کے تجربات سے مثالیں لیں گے بلکہ: ناگا ارجُن کا مُول مَادھیامَک کارِیکا اور یوگا چار بھومی چار جیسے کلاسیکی ستون کو بھی سامنے دیکھیں گے۔

متن کا شعبہ 2: علم اور تشکیک

متن کا شعبہ کلاسیکی ہندوستانی نظریۂ علم یعنی پرمان شاستر پر مبنی ہے، جو 'پرمان' کے تصور سے متعلق ہے، یعنی ہم علم کیسے حاصل کرتے ہیں؟ قدیم مفکرین کے تجویز کردہ 'پرمان' کی تین بنیادی اقسام کا مطالعہ کیا جائے گا: حسی ادراک، استنباط، گواہی یا شہادت۔ مزید برآں، بعد کے مغربی فلسفیانہ خیالات اور ان کے اطلاق کو بھی شامل کیا جائے گا تاکہ عصر حاضر کے مسائل کو سمجھا جا سکے۔ طلبا ان جیسے بنیادی سوالات پر غور کریں گے: ہمیں کسی بھی چیز کا علم کیسے حاصل ہوتا ہے؟ ہم اپنے علم کے درست ہونے پر کیسے یقین کر سکتے ہیں؟ ہم ایک ایسے دور میں رہ رہے ہیں جہاں اسمارٹ فون رکھنے والا ہر شخص معلومات تک رسائی حاصل کر سکتا ہے، لیکن کیا یہ حقیقی علم ہے؟ متن کے اِس شعبے میں 'ادویت ویدانت، چارواک، یوگا چار اور کارِل بھٹ' کے 'میا تسا سوتر' پر تبصرے کے نظریات شامل ہوں گے، نیز بدھ مت کے مفکرین کے خیالات کو بھی پیش کیا جائے گا۔ طلبا کو 'پربھاکر میا سا' اور 'نیائے' کے درمیان ہونے والی ایک دلچسپ بحث سے بھی متعارف کرایا جائے گا، جو انھیں اس مسئلے کو

بہتر طریقے سے سمجھنے میں مدد دے گی۔ وہ سوالات کے ذریعے اعتماد، گواہی، اور ماہرانہ علم کے مسائل پر توجہ مرکوز کریں گے۔ جیسے کہ: جب ماہرین کسی معاملے پر متفق نہ ہوں، تو ہمیں کس پر اعتماد کرنا چاہیے؟ عدالت میں کون سا گواہ اعتماد کے لائق ہے اور کون نہیں؟ ہم کس بنیاد پر یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کون سی ویب سائٹ یا خبر کا ماخذ جانبدار ہے؟

متن کا شعبہ 3: اخلاقیات

متن کے اسی شعبے کے ذریعے طلبا اخلاقی استدلال سے روشناس ہوں گے، تاکہ وہ اپنی روزمرہ زندگی میں درپیش اخلاقی مسائل (جیسے دھوکہ دہی، تشدد، چوری، گندگی پھیلانا، رواداری، مساوات، ہمدردی) پر غور کر سکیں اور ان کے اخلاقی پہلوؤں کو سمجھ سکیں۔ یہ طلبا کو اخلاقی تذبذب کو سمجھنے میں مدد دے گا اور انھیں مختلف مسائل پر معیاری انداز میں سوچنے کا طریقہ سکھائے گا طلبا عملی مسائل کے حل تلاش کرنے کی صلاحیت پیدا کریں گے، اور یہ بھی سمجھیں گے کہ ایک اخلاق مند اور نیک زندگی گزارنا کیا معنی رکھتا ہے۔ یہ اسباق ہندوستانی روایات (بودھ تعلیمات، پنچ تنتر، جاتک کہانیاں، ہِتو پدیش، اور پروشارتھ سدھیوپایا) اور مغربی فلسفیانہ روایات کے تحریری مواد کے ذریعے سکھائے جائیں گے طلبا کثیر الجہتی نقطۂ نظر اپنانا سیکھیں گے، جہاں انھیں اپنے اخلاقی نظریات کو مکالمے اور باہمی تعاون کے ذریعے ترقی دینے کی ترغیب دی جائے گی۔ بالخصوص، طلبا کو روایتی ہندوستانی اقدار اور آئین میں موجود اقدار کو اخلاقی نقطۂ نظر سے سمجھنے کے قابل بنایا جائے گا۔

متن کا شعبہ 4: ذہن کا فلسفہ

ہم حقیقت میں کیا ہیں؟ آتما کی فطرت کیا ہے؟ یہ سوال، علم کے حصول سے متعلق سوالات کے ساتھ، کلاسیکی ہندوستانی فلسفے کے سب سے متنازعہ سوالات میں سے ایک ہے۔ ایک طرف اپنیشد، نیائے-وَیشیشِک درشن کا دوئی پسندی کا نظریہ خود کو ایک ابدی اور غیر مادّی وجود کے طور پر دیکھتا ہے۔ جب کہ دوسری جانب، 'لوکایت درشن' جیسے مادّیت پسند فلسفیوں کا ماننا تھا کہ "خودی" محض ایک شعوری جسم کے سوا کچھ نہیں۔ بعض بدھ فلسفیوں نے تو "آتما" کے وجود ہی سے انکار کر دیا، اور کہا کہ یہ ایک سراب ہے اور تمام انسانی تکالیف کی جڑ یہی عقیدہ ہے۔ آج کے دور میں، یہ مباحث، تشخص، ذہن اور دماغ کے بارے میں جدید مباحث پر جا کر ختم ہوتے ہیں طلبا اس مواد کے ذریعے سمجھیں گے کہ یہ قدیم مباحث ہمیں جدید مسائل جیسے ذہن، شعور، اور مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کے بارے میں کیا سکھا سکتے ہیں؟ جین فلسفہ کے مطابق، مختلف اقسام کے 'جیو' (Jiva) ہوتے ہیں۔ آج کے بعض فلسفیوں کا ماننا ہے کہ غیر انسانی جانداروں (جانوروں) یا جدید ترین کمپیوٹرز میں بھی 'ذہن' ہو سکتا ہے۔ اس نظریے کے نتائج کیا ہو سکتے ہیں؟ طلبا مختلف نظریات کے مضمرات کے حق اور مخالفت میں دلائل پر توجہ مرکوز کریں گے، نیز 'ذہن' یا 'خودی' کی فطرت سے متعلق ان مختلف مؤقف کے سماجی اور اخلاقی اثرات کا جائزہ لیں گے۔

متن کا شعبہ 5: ماحولیاتی فلسفہ

اس موضوع کے ذریعے، طلبا ماحولیاتی مسائل سے متعلق نظریاتی سوالات پر غور کر سکیں گے، جیسے کہ: موسمیاتی تبدیلی کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے، اور کیا موجودہ حل اخلاقی ہیں؟ کیا ماحولیاتی نقصان صرف اس لیے بُرا ہے کہ اس کے انسانوں پر اثرات ہوتے ہیں، یا اخلاقیات انسانیت سے آگے بھی جاتی ہیں؟ ہمیں اپنے سیاسی نظام کو غیر انسانی جانداروں کے حقوق کو مدنظر رکھتے ہوئے کیسے تبدیل کرنا چاہیے؟ کیا کاربن ٹیکس ترقی پذیر ممالک کے ساتھ ناانصافی ہے؟ ماحولیاتی انصاف کیا ہے؟ طلبا کو ممکنہ جوابات کے بارے میں سوچنے اور ان کے درمیان فرق کو سمجھنے کے قابل بنایا جائے گا۔ انھیں ہندوستانی اور مغربی ماحولیاتی فلسفے سے روشناس کرایا جائے گا، جس میں ویدوں، اپنشدوں، چرک سنہتا، متسیہ

پُران، پنچ تنتر، جاتک کہانیاں، مہاتما گاندھی اور امرتیہ سین کے ماحولیاتی خیالات شامل ہوں گے۔ اس کے علاوہ، طلبا چپکو تحریک، سبز انقلاب اور 'نودانیا' جیسے عوامی ماحولیاتی تحریکات کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔ یہ مسائل اور سوالات ماحولیاتی سائنس، ماحولیاتی معاشیات، اور ماحولیاتی تاریخ کی مبادیات سے بھی منسلک ہیں۔

10.1.2 تاریخ

یہ تاریخ کے مضمون کی ایک وضاحت ہے۔

10.1.2.1 تاریخ کے نصابات کی ترتیب کے اصول

تاریخ پڑھانے کا مقصد ماضی کے بارے میں ایک تاریخی شعور پیدا کرنا ہے، ساتھ ہی ساتھ طلبا کو اس شعبے کی بنیادی تفہیم اور علم فراہم کرنا ہے۔
تاریخ کے نصابات کو درج ذیل نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دینا چاہیے:

a. طلبا برصغیر کو ایک تاریخی نقطۂ نظر سے دیکھیں گے، جو ماقبل تاریخ اور قدیم تاریخ سے لے کر ملک کے قیام تک کے عرصے پر محیط ہوگا۔
b. انھیں ہندوستانی تاریخ کے بنیادی مواد میں گہری بصیرت فراہم کی جائے گی، جبکہ وہ ہندوستان کے عالمی تناظر سے بھی آگاہ رہیں گے۔
c. وہ دنیا بھر میں جدیدیت کے ارتقاء کے مختلف نقطۂ نظر کو سمجھیں گے، خاص طور پر یورپ میں ہونے والی کلیدی تبدیلیوں پر توجہ دیں گے۔
d. وہ یہ جانیں گے کہ دنیا کے ایک حصے میں ہونے والے واقعات وقت کے ساتھ ساتھ دنیا کے دوسرے حصوں پر کیسے اثرانداز ہوئے۔
e. وہ تاریخ کے تحقیقی طریقۂ کار سے واقف ہوں گے، جن میں ادبی متون کی تشریح اور آثارِ قدیمہ کے طریقۂ کار شامل ہیں۔

طلبا کو تاریخی شعور پیدا کرنے کے لیے ضروری علمی بنیادوں، تحقیقی مہارتوں، اور تقابلی لائحۂ عمل کے ذریعہ تاریخ سے جوڑا جائے گا۔

10.1.2.2 وضاحتی نصابات

ذیل میں گیارھویں اور بارھویں جماعت کے لیے تاریخ کے کچھ وضاحتی (مثالی) مواد دیے گئے ہیں:

متن کا شعبہ 1: قدیم دنیا

اس مضمون کے ذریعے، طلبا ہندوستانی برصغیر کی ماقبل تاریخ اور قدیم تاریخ کا تقابلی اور تحقیقی مطالعہ کریں گے، جس میں دنیا کے دیگر حصوں کا تناظر بھی شامل ہوگا۔ اس میں درج ذیل نکات شامل ہوں گے: برصغیر میں انسانی آبادی کے ابتدائی آثار، سرسبز ہلال (Fertile Crescent) اور جنوبی ایشیا میں زراعت کا پھیلاؤ، میسوپوٹامیا، مصر، اور برصغیر میں ابتدائی شہروں اور شہری تہذیبوں کا ارتقا، ہندوستان، یونان، اور شام میں تخلیق کیے گئے قدیم ادبی، مذہبی، اور اساطیری متون، ہندوستان اور چین میں نئے مذاہب اور فلسفوں کا ظہور۔ تحقیقی اعتبار سے، طلبا کو آثارِ قدیمہ اور تاریخی تحقیق کے بنیادی اصولوں سے روشناس کرایا جائے گا۔ وہ قدیم ادبی متون اور مادّی ثقافت (Material Culture) کی تشریح سیکھیں گے، تاکہ ایک تاریخی بیانیہ تخلیق کرسکیں۔

متن کا شعبہ 2: ہندوستان میں ریاستیں اور سلطنتیں

اس مواد کے ذریعے، طلبا پانچویں صدی عیسوی سے سولھویں صدی عیسوی کے مابین ہندوستان میں وجود پذیر مختلف پیچیدہ اور بڑی سیاسی تشکیلوں (ریاستوں اور سلطنتوں) کا مطالعہ کریں گے۔ وہ زیادہ مرکزیت رکھنے والے ریاستی نظامت کے قیام اور ارتقا کو سیکھیں گے۔ وہ ان ریاستوں کی فطرت، اقتدار کے ڈھانچے، اور مختلف جغرافیوں اور برادریوں پر کنٹرول کے طریقوں پر تنقیدی نظر ڈالیں گے۔ انھیں ہندوستان میں وسیع پیمانے پر موجود زرعی معیشت اور ماحولیاتی نظام کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا۔ وہ بحرِ ہند کی تجارتی سرگرمیوں، شاہراہِ ریشم (Silk Road) اور دیگر زمینی تجارتی راستوں کا مطالعہ کریں گے تاکہ یہ سمجھ سکیں کہ اس دور میں ہندوستان دنیا کے دیگر حصوں سے کس حد تک مربوط تھا۔

متن کا شعبہ 3: جدیدیت کی جانب سفر

اس مواد کے ذریعہ طلبا کو عارضی مدت اور تصوراتی طور پر خصوصاً یورپ کے تناظر میں جدیدیت کے ظہور پذیر ہونے کے بارے میں روشناس کرایا جائے گا۔ وہ یورپ میں جدید ثقافتی، ریاستی اور معاشی اداروں میں ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کریں گے۔ ثقافتی سطح پر، یورپ میں کئی اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں، جن میں نشاۃ ثانیہ، اصلاحِ کلیسا، سائنسی انقلاب، انسانیت پسندی اور قومی ریاست کا قیام شامل ہیں۔ معاشی سطح پر، جدیدیت کی خصوصیات میں تجارت کاری (Mercantilism) کا عروج، نئی دنیا کی تلاش، صنعتی انقلاب اور سرمایہ داری و نوآبادیاتی نظام کے پھیلاؤ جیسے عوامل شامل تھے۔ اگرچہ مواد بنیادی طور پر یورپ میں ہونے والی بڑی تاریخی تبدیلیوں پر مرکوز ہوگا لیکن اس میں ان تبدیلیوں کے دنیا کے دیگر خطوں، خاص طور پر امریکہ، افریقہ، اور آسٹریلیا پر پڑنے والے اثرات کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔

متن کا شعبہ 4: جدید ہندوستانی جمہوریہ کا قیام

اس مواد کے ذریعہ طلبا ہندوستان میں نوآبادیاتی حکمرانی کے ارتقا کا مطالعہ کریں گے، جو سولھویں صدی میں یورپی مشترکہ تجارتی کمپنیوں کے ہندوستان میں داخلے سے شروع ہوا اور 1947 میں جدید قومی ریاست (Nation-State) کے قیام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس کا دائرہ مزید آگے بڑھ کر ریاستوں کے انضمام اور 1950 میں ہندوستانی آئین کی منظوری تک وسیع ہوگا۔ طلبا درج ذیل امور سے آگاہ ہوں گے: ہندوستان کے مختلف حصوں پر قبضے کے لیے یورپی نوآبادیاتی طاقتوں کے درمیان ہونے والی کشمکش، ہندوستان میں کسانوں اور آدیواسیوں کی مزاحمتی تحریکوں کے ساتھ ساتھ مختلف اقسام کی جدوجہدِ آزادی۔ نوآبادیاتی دور میں متعارف کرائی جانے والی انتظامی، تعلیمی اور سماجی اصلاحات۔ ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد، جس میں معروف شخصیات کے ساتھ ساتھ وہ شخصیات بھی شامل ہوں گی، جنھیں تاریخ میں کم نمایاں کیا گیا ہے۔

10.1.3 سماجیات

یہ سماجیات (Sociology) کے لیے ایک وضاحتی خاکہ ہے۔

10.1.3.1 سماجیات کے نصابات ترتیب دینے کے اصول

سماجیات پڑھانے کا مقصد طلبا کو معاشرے کو ایک حقیقت کے طور پر سمجھانا ہے۔ یہ انسانی وجود کی ایک سطح ہے جو فرد کے اندر بھی موجود ہے اور اس سے ماورا بھی ہے۔ طلبا کو سماجی معلومات کو روزمرہ کی دنیا میں سمجھنے، عمل میں لانے، اور سماجی ڈھانچے میں تبدیلی لانے کے لیے حکمتِ عملی تیار کرنے کی صلاحیت حاصل کرنی چاہیے۔

سماجیات کے نصابات درج ذیل نکات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیے جانے چاہیے:

a. طلبا کو اپنی ذات، سماجی اداروں، اور ڈھانچوں کو بہتر طور پر سمجھنے کے قابل بنایا جائے جو ان کی زندگی کو تشکیل دیتے ہیں۔

b. وہ اس حقیقت کو سمجھ سکیں کہ مختلف سماجی مقامات پر پائی جانے والے تمام تر تنوع کے باوجود ہم سب ایک مشترکہ انسانی رشتہ رکھتے ہیں۔

c. وہ اس بات کا ادراک کر سکیں کہ جنس (Gender)، مادی حالات، سماجی گروہ اور شناختیں ہماری انفرادی سوچ اور رویّوں کو کس طرح متاثر کرتے ہیں، تاکہ وہ مختلف نظریات اور خیالات کو آپس میں جوڑنے کی صلاحیت پیدا کر سکیں۔

d. وہ معاشرے کو دیکھنے کے مختلف زاویوں، بشمول مغربی و ہندوستانی نظریات اور ہندوستان کے اندر موجود مختلف سماجی مقامات سے آگاہ ہو سکیں۔

اس مضمون کی تدریس کا بنیادی مقصد سماجیات کو صرف پڑھانا نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا ہونا چاہیے، تاکہ طلبا کو تنقیدی، تجزیاتی اور آزادی پر مبنی نقطۂ نظر کے تناظر میں دنیا کو دیکھنے کے قابل بنایا جا سکے۔

10.1.3.2 وضاحتی مواد کی توضیحات

ذیل میں گیارھویں اور بارھویں جماعت کے لیے سماجیات کے کچھ وضاحتی مواد کے موضوعات دیے گئے ہیں:

متن کا شعبہ 1: سماجیات کا تعارف

اس موضوع کے تحت طلبا کو سماجی نقطۂ نظر سے روشناس کرایا جائے گا، جس میں ان بنیادی سماجی نمونوں کا تجزیہ کیا جائے گا جو عصر حاضر میں انسانی زندگی کا لازمی حصہ ہیں۔ اس میں درج ذیل سماجی ادارے شامل ہوں گے، خاندان، شادی اور خون کے رشتے۔ معاشی اور سیاسی ڈھانچے: سرمایہ داری (Capitalism) کا فروغ، عقلیت پسندی، صنعتی نظام اور ریاست کے ارتقا کا تجزیہ۔ نسلیات اور قوم پرستی: مختلف نسلوں اور قوم پرستی کو سماجی نقطۂ نظر سے سمجھنے کے طریقے۔ اس کے ذریعے، طلبا کو سماجی کردار، اصول، سماجی ڈھانچے اور ثقافت جیسے بنیادی سماجی تصورات اور تحقیق کے بنیادی اصول سکھائے جائیں گے۔ طلبا کو سماجیات میں تحقیقی طریقے بھی سکھائے جائیں گے تاکہ وہ سمجھ سکیں کہ سماجی معلومات کس طرح تخلیق ہوتی ہیں۔ اس طرح، طلبا میں 'سماجیاتی تصور' پیدا کیا جائے گا، جس کے ذریعے وہ خود کو ایک وسیع تر اور مسلسل بدلتے ہوئے سماجی تناظر میں دیکھنے کے قابل بنیں گے۔

متن کا شعبہ 2: ہندوستان میں سماجی ڈھانچا، شناخت اور خودی کا تصور

اس مواد کے تحت طلبا کو ہندوستان کے سماجی ڈھانچے کا مطالعہ کرنے اور اسے فرد کی شناخت اور خودی کی تشکیل جیسے ذاتی رجحانات سے جوڑنے کی تربیت دی جائے گی۔ وہ ان موضوعات کا تجزیہ عملیاتی، تصادمی اور تاویلی تناظر میں کریں گے۔ ہندوستان کے سماجی ڈھانچے کے اہم پہلوؤں سے طلبا کو روشناس کرایا جائے گا، جن میں دیہی اور شہری طرزِ زندگی کا فرق شامل ہے۔ اس مواد کا خاص زور سماجی ناہمواریوں اور تنوعات (Diversities) پر ہوگا، جن کا تعلق جنس (Gender)، طبقے، ذات (Caste)، قبائل اور مذہب سے ہے، نیز اس پر بھی کہ ان تنوعات کے ساتھ ہم آہنگی اور یکجہتی کیسے حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کا مطالعہ کیا جائے کہ یہ ڈھانچے تاریخی طور پر کیسے بدلے ہیں اور انھیں بدلنے میں کون سی سماجی قوتیں کارفرما رہی ہیں۔ فرد کی تشکیل اور شناخت کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا جائے گا، اور سماجی زندگی میں چھوٹی اور بڑی سطح کے تعلقات کو سمجھنے کی

کوشش کی جائے گی۔ اس کے علاوہ اس پر بھی بحث کی جائے گی کہ کس طرح ادارے (Agency) سماجی ڈھانچوں کو بدلنے کا سبب بنتے ہیں اور یہ ڈھانچے افراد کی سوچ اور شخصیت پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

متن کا شعبہ 3: ہندوستان میں سیاست، ریاست، اور ترقی کا تصور

سیاست ایک ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعہ مختلف نظریات کے درمیان انتخاب کیا جاتا ہے، یا توان میں مفاہمت پیدا کی جاتی ہے یا ایک نظریے کو دوسرے پر فوقیت دی جاتی ہے۔ اس مواد کے تحت، طلبا کو ہندوستان میں سماجی زندگی سے متعلق فیصلے کرنے والے اداروں اور ثقافتی عوامل سے روشناس کرایا جائے گا۔ وہ یہ بھی سمجھ سکیں گے کہ سیاست پر اثرانداز ہونے والے سماجی عوامل کیا ہیں۔ ریاست ایک ایسا بڑا ادارہ ہے جو متضاد آوازوں کے درمیان توازن قائم کرنے اور اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے مختلف نظریات، بیوروکریسی کے مسائل اور اس کا ارتقا طلبا کے سامنے رکھا جائے گا۔ جمہوریت کو ریاست اور مختلف سماجی گروہوں کے درمیان ربط پیدا کرنے کے طریقے کے طور پر سمجھایا جائے گا، ساتھ ہی ہندوستان میں اس کے دائرۂ کار (Trajectory) اور اس کو درپیش مسائل پر بھی بحث ہوگی۔ سماجی تحریکوں کو ایک ایسے ذریعہ کے طور پر پیش کیا جائے گا جو اقتدار کے قائم شدہ نظام سے باہر رہتے ہوئے دباؤ ڈال کر معاشرتی اصلاحات کے لیے متحرک ہوتا ہے۔ طلبا سیاست، ریاست اور معیشت کے باہمی تعلق کو سمجھیں گے۔ وہ اس بات کا جائزہ لیں گے کہ انسان اپنے ماحول کے مطابق کیسے ڈھلتا ہے اور وسائل کی پیداوار، تقسیم اور کھپت کو کس طرح منظم کرتا ہے۔ سرمایہ داری کو موجودہ دور کے اہم ترین معاشی نظام کے طور پر متعارف کرایا جائے گا اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل پر بحث ہوگی۔ ریاست کے بدلتے ہوئے کردار، نجکاری کے مختلف نظریات، اور ہندوستان میں ترقی کے مختلف رجحانات کا مطالعہ کیا جائے گا۔ عالمگیریت (Globalization) کے اثرات کو بھی جانچا جائے گا، خاص طور پر ریاست، ثقافت اور معیشت پر اس کے اثرات کو سمجھنے کی کوشش کی جائے گی۔

متن کا شعبہ 4: ثقافت کی سماجیات: ابلاغ نامہ، تعلیم، اور مذہب

اس مواد کے تحت، طلبا کو ثقافت کی انسانی زندگی میں اہمیت اور ان اداروں سے آگاہ کیا جائے گا جو ثقافت کو تشکیل دیتے ہیں اور اس پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ ثقافت کو سمجھنے کے دو اہم طریقے متعارف کرائے جائیں گے: ثقافت کو ایک مکمل طرزِ زندگی کے طور پر دیکھنا۔ ثقافت کو علامات اور رویوں کے ایک نظام کے طور پر سمجھنا۔ ثقافت کی کثیر سطحی اور پیچیدہ ساخت کو عوامی ذرائع ابلاغ کے مختلف مثالوں کے ذریعے واضح کیا جائے گا، جہاں بیک وقت کئی مختلف آوازیں موجود ہوتی ہیں۔ ثقافت کی سیاست کو ابلاغ عامہ میں تسلط اور جوابی تسلط کے طور پر متعارف کرایا جائے گا۔ سماجی گروہوں، ذات پات، مذاہب، زبانوں، اور درجاتی گروہوں (Status Groups) کی سیاست کے تناظر میں ثقافتی طاقت اور اس کے اثرات پر بحث کی جائے گی۔ تعلیم اور مذہب کے سماجی مطالعے کے ذریعہ ثقافت کے سماجی نقطۂ نظر کو مزید گہرا کیا جائے گا۔ مذہب کی سماجی زندگی میں افادیت اور اس کا دوسرے سماجی ڈھانچوں (مثلاً خاندان، جنس، اور سیاست) سے تعلق سمجھایا جائے گا۔ مذہب میں ہونے والی سماجی اور ثقافتی تبدیلیوں کا بھی تجزیہ کیا جائے گا۔ تعلیم کی سماجی حیثیت اور اس کے مختلف نظریاتی نقطۂ نظر کو ہندوستانی مثالوں کے ذریعے سمجھایا جائے گا۔ تعلیم تک رسائی اور تعلیمی حصولیابیوں میں موجود فرق کو خاص طور پر ہندوستان کے تناظر میں جانچا جائے گا تاکہ تعلیمی نظام میں موجود عدم مساوات اور اس کے حل پر غور کیا جا سکے۔

سیکشن 10.2

سائنس

سائنس کے نصاب میں حیاتیات، کیمیا، طبیعیات، جدید طبیعیات، شماریاتی حیاتیات اور ارضیاتی علوم جیسے مضامین شامل کیے جائیں گے۔

10.2.1 حیاتیات

10.2.1.1 حیاتیات کے نصابات کی ترتیب کے اصول

حیاتیات کی تدریس کا مقصد طلبا کو مختلف سطحوں پر مضمون کا مطالعہ کروانا، سائنسی عمل کی قدر کرنا، اور سائنسی نظریات کے ارتقا کو سمجھنے کے قابل بنانا ہے۔ اس کے ذریعہ طلبا میں حیاتیاتی علوم کے کسی بھی شعبے کو گہرائی سے جانچنے اور اس سے جُڑنے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔

حیاتیات کے نصاب کو درج ذیل اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا جانا چاہیے:

a. طلبا حیاتیات کے مختلف شعبوں کے درمیان روابط کو سمجھ سکیں اور ان کے باہمی تعلقات کو اجاگر کر سکیں۔

b. وہ مشاہدے، دستاویز بندی، مقداری استدلال، اور کثیر الجہتی نقطۂ نظر کی صلاحیتیں حاصل کریں۔

c. وہ حیاتیاتی مسائل (جیسے ماحولیات اور صحت) کے حوالے سے حساسیت پیدا کریں اور یہ جانیں کہ ایک عام شہری اپنی مقامی برادری اور سائنسی ترقی میں کیا کردار ادا کر سکتا ہے۔

d. طلبا جدید حیاتیاتی تحقیق میں پیدا ہونے والے حیاتیاتی اخلاقی مسائل سے آگاہ ہو سکیں۔

e. وہ حیاتیاتی علوم میں موجود مختلف پیشہ ورانہ مواقع کے بارے میں جان سکیں۔

حیاتیات کو اکثر ایک وضاحتی مضمون سمجھا جاتا ہے، جس میں طلبا کو بہت زیادہ حقائق زبانی یاد کرنے پڑتے ہیں، مگر ان کا کوئی سیاق و سباق نہیں دیا جاتا۔ اس کے نتیجے میں طلبا معلومات تو یاد کر لیتے ہیں، مگر وہ جدید حیاتیاتی علوم کے مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لیے تیار نہیں ہو پاتے۔ اسکول کی تعلیم کو جدید حیاتیاتی علوم سے ہم آہنگ کرنے کے لیے نصاب کو بہتر اور مرکوز بنایا جانا ضروری ہے۔ جہاں کہیں بھی وضاحتی مواد شامل کیا جائے، وہاں اس کے لیے مناسب سیاق و سباق فراہم کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ طلبا کو حیاتیاتی علوم کے مطالعے کے لیے کثیر الجہتی نقطۂ نظر سے روشناس کرایا جائے اور مضمون کے مختلف موضوعات میں وسعت اور گہرائی کے درمیان مناسب توازن برقرار رکھا جائے۔

10.2.1.2 حیاتیات میں نمایاں مواد

ذیل میں گیارھویں اور بارھویں جماعت کے لیے حیاتیات کے نمایاں مواد دیے گئے ہیں:

متن کا شعبہ 1: بھارت کا حیاتیاتی تنوع اور حیاتی جغرافیہ

اس مواد کے ذریعہ طلبا کو حیاتیاتی علوم کی وسعت، حیاتیاتی مظاہر کے مختلف پیمانے (وقت اور حجم) اور سائنسی طریقے سمجھنے کا موقع دیا جائے گا۔ بھارت کی کیس اسٹڈیز استعمال کرتے ہوئے، طلبا کو سائنسدانوں کی طرح سوچنے کی ترغیب دی جائے گی۔ یہ موضوع طلبا میں قدرتی تاریخ کی قدر،

حیاتیاتی تنوع کی تفہیم، اور ان عوامل کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرے گا جو مختلف علاقوں میں حیاتیاتی تنوع کو متاثر کرتے ہیں۔ بھارت میں حیاتیاتی تنوع کا عمومی تعارف فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ، طلبا کو اپنے مقامی علاقے کے تنوع کا تفصیلی جائزہ لینے کا موقع بھی دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ، وہ نامیاتی درجہ بندی اور تسمیہ کاری (Nomenclature) کے ذریعے حیاتیاتی تنوع کا سائنسی مطالعہ کرنا سیکھیں گے۔ طلبا اس موضوع کے ذریعہ ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات اور تحفظِ ماحولیات کی اہمیت کو سمجھیں گے۔ مزید برآں، حیاتیاتی تنوع اور حیاتی جغرافیہ کے تصور کے ذریعہ وہ اعدادی استدلال کی مہارتیں حاصل کریں گے، جیسے کہ اعداد و شمار کی تشریح اور شماریاتی خلاصہ کی تخلیق۔ طلبا مشاہداتی سرگرمیوں کے ذریعہ اپنے اردگرد موجود انواع (Species) کو پہچاننا اور درجہ بندی کرنا بھی سیکھیں گے۔ اس کے علاوہ انھیں ماحولیاتی علوم، پائیداری اور دیگر متعلقہ شعبوں میں کیریئر کے مواقع سے آگاہ کیا جائے گا اور یہ بھی سکھایا جائے گا کہ عام شہری سائنسی تحقیق میں کیسے مدد کر سکتے ہیں۔

متن کا شعبہ 2: زندگی کی وحدت

اس مواد کے ذریعہ، طلبا حیاتیات کی بنیادی ساختوں اور عوامل سے واقف ہوں گے جو حیاتیات کے تمام شعبوں میں یکساں طور پر موجود ہیں۔

یہ موضوع خلوی نظریہ، خلیات کی موجودہ سائنسی تفہیم اور حیاتیاتی خلیوں میں پائے جانے والے اہم سالمات (Molecules) اور ان کے افعال پر مشتمل ہوگا۔ اس کے تحت، طلبا DNA کی بطور وراثتی مواد (Genetic Material) شناخت کا مطالعہ کریں گے۔ اس کے بعد، طلبا جینیات (Genetics) کی تاریخ، مینڈل (Mendel) کے دریافت کردہ وراثتی اصول، اور ان کی بعد میں ہونے والی دریافت پر غور کریں گے۔ ایک اہم پہلو ارتقائی عوامل کا مطالعہ ہوگا، جو حیاتیاتی مظاہر کو مختلف پیمانوں پر سمجھنے کے لیے ایک لائحۂ عمل فراہم کرتا ہے۔ اس میں درج ذیل موضوعات شامل ہوں گے: قدرتی انتخاب کے نظریے کی ترقی، جس پر ڈارون اور 'والیس' نے کام کیا۔ جدید ارتقائی ہم آہنگی، شجر حیات (Tree of Life) کے ذریعہ نسبی حیاتیات کا تعارف۔ طلبا کو سالماتی حیاتیات کے بنیادی اصولوں، جیسے کہ مرکزی عقیدہ (Central Dogma)، جینیاتی کوڈ اور جین ریگولیشن سے بھی روشناس کرایا جائے گا۔ جدید حیاتیاتی علوم میں حیاتیاتی نظاموں کو مربوط انداز میں سمجھنے کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے کیس اسٹڈیز استعمال کی جائیں گی، مثلاً: اینٹی بایوٹک مزاحمت۔ طلبا کو وہ بنیادی تصورات سیکھنے کا موقع دیا جائے گا، جو کسی بھی حیاتیاتی نظام کے مطالعے کے لیے ضروری ہیں۔ وہ یہ بھی سیکھیں گے کہ سائنسی نظریات کے عام ہونے میں وقت درکار ہوتا ہے اور ان کے تاریخی پس منظر کو سمجھنے کی بھی اپنی ایک قدر ہے۔

متن کا شعبہ 3: جسمانی حیاتیات

اس مواد کے ذریعہ طلبا غیر انسانی جانداروں (خورد جرثومے، پھپھوند، پودے، جانور) کی حیاتیات کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ ارتقائی نقطۂ نظر سے کریں گے۔ جینیات اور جسم کی نشوونما کی نمائندہ مثالیں اور سادہ خاکے فراہم کیے جائیں گے، ساتھ ہی پودوں اور جانوروں کی جسمانی ساخت اور فعلیات سے متعلق چند بنیادی موضوعات کا احاطہ کیا جائے گا۔ ماحولیاتی علوم اور خوراک کی پیداوار کی حیاتیات سے متعلق موضوعات شامل ہوں گے، جیسے کہ آبادی، معاشرے اور طرزِ عمل کی ماحولیاتی سائنس، توانائی کے بہاؤ، اور مختلف انواع کے درمیان باہمی تعامل۔ 'شجر حیات' کے مختلف حصوں سے لی گئی متنوع مثالیں ان تصورات کو واضح کرنے کے لیے استعمال کی جائیں گی۔ غذائی پیداوار، غذائی سلامتی (جس میں ماحولیاتی تبدیلیوں، بیماریوں کے مسائل اور حیاتیاتی ٹیکنالوجی کا کردار شامل ہوگا) اور پائیداری (وسائل کا استعمال، ماحولیاتی اثرات) پر تبادلۂ خیال کیا جائے گا۔ طلبا کو غذائی سلامتی کے مسائل، علم الاجسام اور ماحولیاتی حدود کے درمیان روابط قائم کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔

متن کا شعبہ 4: زراعت اور حیوانات کی پرورش

اس مواد کے ذریعہ طلبا تجارتی لحاظ سے اہم جانداروں کا مطالعہ کریں گے، ساتھ ہی ان جانداروں کی نشوونما، جسمانی ساخت، اور فعلیات کی کچھ مثالیں بھی سیکھیں گے۔ افزائشِ نسل اور بایوٹیکنالوجی کے کردار پر تبادلۂ خیال کیا جائے گا، جس کے بعد خوراک کی پیداوار میں ماحولیاتی اور ماحولیاتی رکاوٹوں اور مسائل کا جائزہ لیا جائے گا۔ طلبا بیماریوں کے انتظام اور حیاتیاتی انسداد کے امکانات کے موضوعات کا مطالعہ کریں گے۔ وہ سمجھیں گے کہ خوراک کی پائیدار پیداوار کے لیے عضویاتی سمجھ اور ماحولیاتی حساسیت کیوں ضروری ہے۔

متن کا شعبہ 5: انسانی حیاتیات

اس مواد کے ذریعہ طلبا انسان یعنی ہومو (Homo) کی ارتقائی تاریخ اور انسانی جینوم پروجیکٹ کا مطالعہ کریں گے۔ اس کے بعد، وہ اہم جسمانی نظاموں کے بارے میں سیکھیں گے، جس میں جینوم، عضویات اور ارتقا کے تصورات کے ساتھ ساتھ صحت اور فلاح پر گفتگو شامل ہوگی۔ خوراک اور غذائیت کی اہمیت پر تبادلۂ خیال کے بعد، متعدی اور غیر متعدی بیماریوں کا ایک جائزہ فراہم کیا جائے گا۔ بیماریوں کے موضوع کا احاطہ احتیاطی تدابیر، تشخیص کے طریقوں، ادویات کے استعمال کی حیاتیات، علاج اور دواساز کمپنیوں کے کردار کے ساتھ کیا جائے گا۔ طلبا کی عمر کو مدنظر رکھتے ہوئے، تولیدی صحت، ذہنی صحت، منشیات کے استعمال اور نشے کی عادت جیسے مسائل پر بھی غور کیا جائے گا۔ طلبا کو انسانی صحت سے متعلق مختلف پیشوں سے آگاہ کیا جائے گا۔ وہ فرد کی صحت اور ماحولیاتی صحت کے درمیان تعلق کو بھی دریافت کریں گے اور سمجھیں گے کہ صحت کو صرف انفرادی سطح پر نہیں بلکہ اجتماعی نقطۂ نظر سے دیکھنا کیوں ضروری ہے۔

10.2.2 علم کیمیا

یہ علم کیمیا کے لیے ایک وضاحتی مثال ہے۔

10.2.2.1 کیمیا کے نصابات ترتیب دینے کے اصول

علم کیمیا کی تدریس کا مقصد ایک واضح اور مربوط لائحۂ عمل تیار کرنا ہے جو اس مضمون کا جامع جائزہ فراہم کرے، اس کی اہمیت کو واضح کرے اور یہ دکھائے کہ اس کے مختلف شعبے آپس میں کیسے منسلک ہیں۔

علم کیمیا کے نصابات کو درج ذیل نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا جانا چاہیے:

a. طلبا کو ایسے آلات فراہم کیے جائیں جو انھیں علم کیمیا کو محض حقائق کے مجموعے کے طور پر یاد رکھنے کے بجائے اس کے کام کرنے کے طریقے کو سمجھنے میں مدد کریں۔

b. وہ بنیادی تصورات کی مضبوط بنیاد حاصل کریں اور ساتھ ہی اس مضمون کے اتنے وسیع تعارف سے آگاہ ہوں جو اسے سمجھنے کے لیے ضروری ہو۔

c. وہ کیمیائی مظاہر کو تین سطحوں پر سمجھنے اور پیش کرنے کے قابل ہوں: مرئی، سالماتی اور علاماتی تاکہ ان تمام کیمیائی مظاہر میں موجود ساختی نظام کو پہچان سکیں اور ان کے باہمی روابط کو سمجھ سکیں۔

d. وہ تسلیم کریں کہ ماہرینِ کیمیا موسمیاتی تبدیلی، ماحولیاتی مسائل، مادی سائنس، حیاتیات اور طب سے متعلق جدید تحقیقی شعبوں میں نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اس سطح پر طلبا کو مناسب حد تک سخت علمی مواد کا سامنا کرنا چاہیے تا کہ وہ تینوں سطحوں پر نمائندگی کے استعمال میں مہارت حاصل کر سکیں۔ اس سے انھیں رٹے رٹائے حقائق کے بجائے، سالماتی شکل میں موجود کیمیائی عوامل کو فلکیاتی پیمانے پر موجود عوامل سے جوڑنے میں مدد ملے گی۔ نصاب کے مواد کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ طلبا کے پاس مناسب علمی وسائل ہوں، وہ ان وسائل کی اہمیت کو پہچانیں اور وضاحتیں یا پیشین گوئیاں تشکیل دینے اور انھیں بہتر بناتے وقت ان وسائل کو مربوط کرنا جانیں۔

10.2.2.2 کیمیا میں وضاحتی متن کے شعبے

ذیل میں گیارھویں اور بارھویں جماعت کے لیے علم کیمیا کے چند وضاحتی مواد کے خطے دیے گئے ہیں:

متن کا شعبہ 1: ساخت، بندش اور کیمیائی خصوصیات

اس مواد کے ذریعہ طلبا کائنات کو بنیادی ذرات اور ان کے امتزاج کے مجموعے کے طور پر دیکھنے کا نظریہ اپنائیں گے۔ وہ یہ سمجھیں گے کہ اشیا، مرکبات، اور حیاتیاتی مالیکیولز کی خصوصیات دراصل کیمیا کے بنیادی اصولوں کے نتائج ہیں۔ ساخت اور بندش کے ساختی نظام کے درمیان تعلق اور ان کے مشاہدہ شدہ خصوصیات پر اثرات کو واضح کیا جائے گا۔ جیسے جیسے طلبا نئے تصورات سیکھیں گے، ان کے حقیقی دنیا کے ساتھ روابط زیادہ وسیع اور گہرے ہوتے جائیں گے۔ یہ طریقہ کیمیا میں موجود پیچیدہ تصورات کو مشاہداتی سائنسی تجربات کے ذریعہ زیادہ واضح بنا دیتا ہے، جنھیں طلبا دیکھ، سونگھ، سُن، چکھ اور چھو سکتے ہیں۔ اس شعبے میں درج ذیل موضوعات شامل ہوں گے: ایٹم کی ساخت اور اس کی الیکٹرانک تقسیم، دوری جدول (Periodic Table) میں عناصر کی درجہ بندی اور ان کی خصوصیات، عناصر کے امتزاج سے مرکبات کی تشکیل اور بندش کی نوعیت، سالماتی جیومیٹری۔ اس کے علاوہ، ساخت اور بندش کے اصولوں کو وضاحت کے لیے ہائیڈروکاربن اور ان کے فعال مجموعوں کے ساتھ متعارف کرایا جائے گا اور ساتھ ہی 'ہم ترکیبیت' کے ذریعہ ان کے بندشی اور رمکانی ترتیب میں فرق کو سمجھایا جائے گا۔ اور عبوری دھاتی مرکبات میں ساخت۔ وصف رشتوں کو شامل کیا جائے گا۔

متن کا شعبہ 2: ردِّعمل کے اصول

اس مواد کے ذریعہ، طلبا کیمیائی نظاموں کے مطالعے پر توجہ مرکوز کریں گے؛ یعنی ردعمل کیسے اور کیوں وقوع پذیر ہوتے ہیں اور اس کا تجزیہ عناصر کی خصوصیات، بندش اور ساخت کی سابقہ تصورات کی بنیاد پر کریں گے۔ وہ مادّے کے ذیلی خوردبینی ماڈل اور ساخت۔ وصف رشتوں کے اطلاق پر غور کریں گے تا کہ کیمیائی رویے کو سمجھایا جا سکے، پیش گوئی کرتے ہوئے قابو پایا جا سکے۔ طلبا کو کیمیائی حرحرکیاتی، ترشہ۔ اساس توازن اور کیمیائی حرکیات سے متعارف کرایا جائے گا، جس میں مادّے کی تبدیلی اور کیمیائی اجزا کی تعامل پذیری کو منضبط کرنے والے بنیادی اصولوں کو سمجھایا جائے گا۔ نامیاتی اور غیر نامیاتی مرکبات کے ردعمل کا استعمال حرارتی مقدار، آزاد توانائی، توازن اور حرکیات کے تصورات کو واضح کرنے کے لیے کیا جائے گا۔ طلبا نامیاتی اور غیر نامیاتی نظاموں میں تعامل کے نمونوں، فنکشنل گروپ کیمیا، کیمیائی تعامل کی رفتار، میکانزم، اور عمل انگیزی کا مطالعہ کریں گے۔ وہ نامیاتی مرکبات کی عمومی اقسام کے منظم مطالعے کا آغاز کریں گے، جس میں ساخت اور تعامل پذیری کے اصولوں پر زور دیا جائے گا۔ طلبا کیمیائی اثرات میں شامل توانائیوں اور ان کے وقوع پذیر ہونے کی رفتار کا تجزیہ کریں گے اور ان کے ممکنہ نتائج کی پیش گوئی کریں گے۔ اس مواد کے ذریعہ، طلبا واضح سطح پر کیمیائی تعاملات کے مشاہدات کو سالماتی سطح پر ہونے والی تبدیلیوں سے جوڑ سکیں گے اور سیکھے گئے اصولوں کو استعمال کرتے ہوئے نئی تعاملات کی پیش گوئی کر سکیں گے نیز ان کا اطلاق چھوٹے سالموں میں تبدیلی لانے کے لیے کر سکیں گے۔

متن کا شعبہ 3: علم کیمیا کا جدید اطلاق

طلبا کو ان کی روزمرہ زندگی سے متعلقہ سیاق و سباق فراہم کرنا اور علم کیمیا کا ایک جامع تصور دینا نہایت ضروری ہے۔ اس مواد کے ذریعہ، طلبا علم کیمیا کے بنیادی تصورات کو عملی اطلاقات کے ساتھ جوڑنے کی صلاحیت پیدا کریں گے، جس سے وہ علم کیمیا، معاشرے، اور ٹیکنالوجی کے درمیان باہمی تعلق کو استوار کر سکیں گے۔ طلبا مصنوعی کیمیائی طریقوں، تجزیاتی طریقوں اور اہم کیمیاوی اجزا کی ساخت۔ وصف رشتوں کا مطالعہ کریں گے جو ہماری روزمرہ زندگی میں ضروری ہیں یا استعمال ہوتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے ماحولیاتی اثرات کا تجزیہ بھی کریں گے۔ اس میں قدرتی مادّے مثلاً، حیاتیاتی میکرو مالیکیولز کے ساتھ ساتھ انسان ساختہ کیمیکل مثلاً، ادویات، غذائی اجزا، رنگ اور زیبائشی اشیا شامل ہوں گے۔ اس کے علاوہ، غیر نامیاتی اور مخلوط مواد کی ساختی تفہیم بھی شامل کی جائے گی۔ طلبا 'پولیمر' کی درجہ بندی، تیاری کے طریقے، اطلاقات اور ان کے ماحولیاتی مسائل کا تجزیہ کریں گے اور وہ ایندھن اور توانائی کے ذرائع کے بارے میں گہرا علم حاصل کریں گے۔ وہ یہ بھی سمجھیں گے کہ پائیدار توانائی کی ٹیکنالوجی میں علم کیمیا کس طرح معاون ہے۔ آخر میں طلبا ان کیمیائی مرکبات کی ساخت اور طرزِ عمل پر توجہ مرکوز کریں گے جو طبی اور زرعی شعبوں میں معاون ہیں اور وہ بنیادی کیمیائی اصولوں کی مصنوعات سازی کے اعمال میں اطلاق کو بھی سیکھیں گے۔

10.2.3 طبیعیات

یہ طبیعیات کے لیے ایک وضاحتی خاکہ ہے۔

10.2.3.1 طبیعیات کے نصابات کی تشکیل کے اصول

طبیعیات کی تدریس کا بنیادی مقصد طلبا کو ان سائنسی طریقوں سے روشناس کرانا ہے جن کے ذریعہ نظریات تشکیل دیے اور آزمائے جاتے ہیں۔ اس کا مقصد طلبا کو طبیعیات کی تجرباتی نوعیت کو سمجھنے میں مدد دینا ہے اور یہ واضح کرنا ہے کہ یہ نظریات کس طرح اردگرد کے مظاہر کی وضاحت کرتے ہیں۔

طبیعیات کے نصابات کو درج ذیل اصولوں کی روشنی میں تشکیل کیا جانا چاہیے:

a. طلبا میں سائنسی سوالات وضع کرنے کی صلاحیت پیدا کی جائے تاکہ وہ اپنے اردگرد کے مشاہدات اور تجربات کو سمجھ سکیں۔
b. وہ اپنے مشاہدات اور تجربات کو کلاس روم اور تجربہ گاہ میں زیرِ بحث آنے والے تصورات کے درمیان تعلق کو سمجھ سکیں۔
c. وہ طبیعیاتی مظاہر کو ریاضیاتی زبان میں بیان کرنے کی مہارت حاصل کر سکیں گے۔
d. وہ طبیعیات کے قوانین اور نظریات کو مشاہدے اور تجربات کے ذریعے جانچنے کی صلاحیت پیدا کر سکیں گے۔

مزید برآں، ایک بین العلومی نقطۂ نظر اپنانا ضروری ہے، جس میں ریاضی، حیاتیات، اور کیمیا کو شامل کیا جائے۔ خاص طور پر ریاضی کے تصورات جیسے کہ انضمام و تفریق کا حساب (Calculus)، سمتی تحلیل (Vector Analysis)، اور مثلثیات (Trigonometry) جہاں ضرورت ہو، شامل کیے جائیں گے۔

10.2.3.2 وضاحتی متن کے شعبے

ذیل میں گیارھویں اور بارھویں جماعت کے لیے طبیعیات کے نمایاں مواد کے خطے دیے گئے ہیں:

متن کا شعبہ 1: میکینکس

اس مواد کے ذریعے طلبا ایک اور دو ابعادی حرکت، قوت، میکانیکی کام، توانائی کی مختلف اقسام اور توانائی کے بقائی اصول کو سمجھیں گے۔ 'تفرقی انضمام و تفریق کے حسابات' کو حرکت کی اکائی میں شامل کیا جائے گا تا کہ اس کے اطلاقی پہلو واضح ہو سکیں۔ نیز یہ کہ مادّے میں توانائی اور لمبائی کے پیمانے روزمرہ زندگی کی مثالوں کے ذریعے متعارف کرائے جائیں گے، جس سے ترکیز شدہ مادّہ اور حیاتیاتی طبیعیات کے جدید تصورات کی جھلک پیش کی جائے گی۔ یہاں خاص طور پر عملی تجربات پر توجہ دی جائے گی تا کہ طلبا طبیعیاتی اصولوں کو حقیقی زندگی کے مشاہدات سے جوڑ سکیں۔

متن کا شعبہ 2: برقیات اور مقناطیسیت

اس کے ذریعہ طلبا برقی اور مقناطیسی مظاہر کی ایک جامع تفہیم حاصل کریں گے، جس میں ولیم گلبرٹ کے سکوتی بجلی کے تجربات سے لے کر 'ہرٹز' کے برقی مقناطیسی لہروں کے وجود کی تصدیق تک کے تاریخی تجربات شامل ہوں گے۔ اس کے ساتھ، متعلقہ نظریاتی تصورات اور بنیادی ریاضیاتی اصولوں کو بھی شامل کیا جائے گا۔ مثال کے طور پر، گاس کا اصول اور ایمپئر کا اصول سمجھنے کے لیے بنیادی امتیازی انضمام و تفریق کے حسابات کے طریقے سکھائے جائیں گے۔ یہ مواد طلبا کو درج بالا طبیعیاتی اصولوں کی روشنی میں روزمرہ کے قدرتی مظاہر اور ٹیکنالوجی کی بہتر تفہیم حاصل کرنے میں مدد دے گا۔

متن کا شعبہ 3: لہریں اور بصریات

اس مواد کے ذریعہ، طلبا میکینکس، برقیات، اور مقناطیسیت سے متعلق سیکھے گئے تصورات کو مزید آگے بڑھائیں گے۔ یہ مضمون طبیعیات کے مختلف موضوعات کے درمیان تعلق قائم کرنے میں مدد دے گا جبکہ ان میں سے بعض تصورات کی تکرار بھی ہوگی تا کہ طلبا ان کو مزید بہتر طریقے سے اپنا سکیں۔ اہم موضوعات میں شامل ہیں: سادہ ہم آہنگی ارتعاش، جیسے کہ پینڈولم اور اسپرنگ، ماس سسٹم، یعنی آوازوں کا سریلا ارتعاش، بنیادی صوتیات، 'ڈوپلر' اثر۔ شعاعی بصریات اور بصری آلات اور آخر میں تداخل اور تفرق کو ذہن میں رکھتے ہوئے لہری بصریات کے تصورات۔

متن کا شعبہ 4: حرکیات اور مادّے کی خصوصیات

یہ مواد طلبا کو حرکیات اور مادّوں کی خصوصیات کو مربوط انداز میں سیکھنے کے مواقع فراہم کرے گا۔ طلبا درج ذیل بنیادی موضوعات کو سیکھیں گے: ذرات کے مجموعے، گیس کے بنیادی اصول جیسے کہ ایوگیڈرو کا اصول، توانائی اور انتقالِ توانائی اور انتقال توانائی کے طور پر تابکاری۔ اس کے علاوہ، آبی سکونیات مائع اجسام کی حرکت، کامل گیس اصول اور حرحرکیات کے اصول بھی شامل کیے جائیں گے۔ طلبا، طور کی تبدیلیاں، حرارت اور توانائی کی منتقلی کے طریقے، سیاہ جسمی شعاع اور نوری برقی اثر کا بھی مطالعہ کریں گے۔

سیکشن 10.3
ریاضیاتی اور تحسیبی سوچ

ریاضیاتی اور تحسیبی سوچ کے عنوان کے تحت طلبا کو درج ذیل مضامین کی وضاحتی تعلیم دی جائے گی: بنیادی ریاضی، کاروباری ریاضی، اعلیٰ ریاضی اور کمپیوٹر سائنس۔

10.3.1 بنیادی ریاضی

یہ بنیادی ریاضی کے لیے ایک وضاحتی خاکہ ہے۔

10.3.1.1 بنیادی ریاضی کے نصاب کی تشکیل کے اصول

بنیادی ریاضی پڑھانے کا مقصد طلبا میں منطقی اور تجزیاتی سوچ پیدا کرنا ہے اور ساتھ ہی ساتھ انھیں اس مضمون میں اپنی صلاحیتوں اور دلچسپیوں کو دریافت کرنے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔

بنیادی ریاضی کے نصاب کو درج ذیل نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دینا چاہیے:

a. طلبا کو ریاضیاتی عمل جیسے کہ استدلال، ماڈلنگ، تصور سازی، مسائل حل کرنے اور رسمی اظہار میں مشغول کیا جائے جب کہ وہ ریاضی کے مختلف موضوعات جیسے الجبرا اور جیومیٹری پر کام کر رہے ہوں۔

b. وہ ایک نظم وضبط کے طور پر ریاضی کے ڈھانچے کی تحسین پیدا کریں گے، جو ریاضی کے شعبوں کے ساتھ ساتھ مطالعہ کے دیگر شعبوں کے درمیان رابطہ قائم کرے گی۔

c. انھیں ریاضی کے چند اہم تصورات جیسے لامتناہی حاصلات جمع، حدود اور احتمال سے متعارف کرایا جائے، تاکہ وہ ریاضی کو ایک ضابطے کے طور پر گہرائی سے سمجھ سکیں۔

d. وہ رسمی مسئلہ حل کرنے کو ایک مثبت عمل کے طور پر اپنائیں، جو خود سیکھنے، غور وفکر، اور ساتھ ہی ساتھ نظریاتی آموزش کے عملی اطلاق کو فروغ دے۔

طلبا کو ایک ایسے ڈھانچے سے روشناس کرایا جانا چاہیے جو مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت پر زور دے، جس میں تصورات، مہارتوں، طریقوں اور ماورائی ادراک کو فروغ دیا جائے۔ انھیں اعداد کے نظام، الجبرا، جیومیٹری اور ٹرگنومیٹری میں مہارت حاصل کرنی چاہیے، اور مزید کو آرڈینیٹ جیومیٹری، کیلکولس، احتمال، اور شماریات میں منہمک ہونا چاہیے۔ نئے تصویری اظہار طلبا کو الجبرا اور جیومیٹری کے درمیان تعلق سمجھنے میں مدد فراہم کرتے ہیں؛ اس کے علاوہ، انھیں ماڈلنگ کے مواقع بھی فراہم کیے جانے چاہیے۔

10.3.1.2 وضاحتی متن کے موضوعات

ذیل میں گیارھویں اور بارھویں جماعت کے لیے بنیادی ریاضی کے چند وضاحتی مواد کے گوشے دیے گئے ہیں:

متن کے گوشے 1: ریاضیاتی بنیادیں

اس مواد کے ذریعہ طلبا ریاضیاتی استدلال کی صلاحیت کو مضبوط کریں گے اور یہ سمجھ سکیں گے کہ کسی ثبوت کی ضرورت کیوں ہوتی ہے اور کیا چیز کسی ثبوت کو مؤثر بناتی ہے۔ اس میں ایک اہم ریاضیاتی شواہدی تکنیک، یعنی ریاضیاتی استقرا کے اصول متعارف کرائے جائیں گے طلبا مجموعوں (سیٹ) تفاعلات اور توافقات کی زبان سیکھیں گے۔ وہ پہلے سے سیکھے ہوئے الجبرا اور جیومیٹری کے افعال کے ساتھ ساتھ نئے افعال جیسے ٹرگنومیٹری کے تصورات پر بھی کام کریں گے، تاکہ ڈومین اور رینج کی بہتر تفہیم حاصل کر سکیں۔

متن کا شعبہ 2: الجبرا اور جیومیٹری

طلبا ہوائی سطح پر جیومیٹری اشکال اور ان کے الجبری اظہار کے درمیان تعلق کو سمجھنا سیکھتے ہیں۔ خطی مساوات اور ان کے حل کو اقلیدسی تصور سازی سے جوڑا جاتا ہے۔ میٹرکس کے ذریعہ ان کی نمائندگی حساب کے ایک طاقتور آلے کے طور پر کی جاتی ہے اور یہ سہ جہتی تصورات کی طرف منتقلی میں مدد فراہم کرتی ہے۔ جیومیٹری کی مختلف اشکال، جیسے رُخامی شکلیں، بیضوی شکل، دائرہ مکافی (یا رابولا) اور قطع زاید (ہائپر بولا) کو حرکت پذیر نقطوں کے لوکس (Locus) کے طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔

متن کا شعبہ 3: کیلکولس

حد (Limit) کے تصور کو غیر رسمی طور پر سمجھنے سے تسلسل کے تصور کی بنیاد پڑتی ہے جو حرکت اور تبدیلی کی شرح کے ریاضیاتی مطالعے کے لیے ضروری ہے۔ طلبا منحنی (Curve) کے کسی نقطے پر ڈھلوان اور دوسرے مشتق کے تصور کو سیکھتے ہیں جو زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم مسائل کے حل میں استعمال ہوتا ہے۔ انٹیگریشن کو تفرق کے معکوس عمل کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ طلبا معین انٹیگرل کا حساب لگانا سیکھتے ہیں اور انھیں استعمال کرتے ہوئے محوروں احتمال متوازی لکیروں اور منحنی کے درمیان محدود علاقے کے رقبے کی پیمائش کرتے ہیں۔

متن کا شعبہ 4: احتمال اور شماریات

طلبا سیکھتے ہیں کہ خام ڈیٹا کو مختلف طریقوں سے کس طرح پیش کیا جائے اور ہر طریقہ کے جواز کی وضاحت کیسے کی جائے۔ وہ مرکزی رجحان اور تغیر کی پیمائشوں کا استعمال سیکھ کر ان کے ڈیٹا کے دو مجموعوں کے تقابل میں کام لیتے ہیں۔ وہ جوڑا بندیوں اور ترکیبوں کو سیکھ کر واقعات کے احتمالات کی تحسیب میں استعمال کرتے ہیں۔ نمونہ جاتی خالی جگہ کا تصور متعارف کرایا جاتا ہے اور طلبا اسے ترتیب دینا سیکھتے ہیں۔ احتمال کے بنیادی قوانین، واقعات کی آزادی، اور مشروط امکان کے اصول سیکھے جاتے ہیں۔

سیکشن 10.4

فنون کی تعلیم

فنون کی تعلیم کے مواد کے دائرہ کار میں ہندوستانی کلاسیکی موسیقی، عوامی موسیقی، جدید موسیقی، تھیٹر، کٹھ پُتلی تماشا، مجسمہ سازی، مصوری، عوامی مصوری، گرافک ڈیزائن، متحرک تصاویر، فوٹو گرافی، اور ٹیکسٹائل ڈیزائننگ شامل ہوں گے۔

فنون کی تعلیم کا مقصد طلبا کو کسی منتخب کردہ فن میں مہارت حاصل کرنے میں مدد فراہم کرنا ہے، ساتھ ہی ساتھ انھیں متعلقہ شعبوں کو دریافت کرنے کی لچک بھی فراہم کرنا ہے۔ اس کا مواد ان کے علاقے کے فن و ثقافت پر مبنی ہونا چاہیے اور ان پروگراموں کو مؤثر طریقے سے چلانے کے لیے دستیاب وسائل اور بنیادی ڈھانچے کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا جانا چاہیے۔

جو طلبا فنون کی تعلیم کو اپنے مطالعاتی شعبے کے طور پر منتخب کرتے ہیں انھیں دو میں سے کسی ایک زمرے میں مہارت حاصل کرنے کا فیصلہ کرنا ہوگا، فنون کی مشق، فنون کی تحسین اور انتظام۔ ان زمرہ جات کے اندر، طلبا کو بصری فنون، تھیٹر، موسیقی، یا رقص اور حرکات میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔ اپنے انتخاب کی بنیاد پر، طلبا کو منتخب شدہ زمرے کے مواد سے زیادہ تر استفادہ کرنا ہوگا، تاہم انھیں دوسرے زمرے سے بھی کچھ حد تک آگاہی دی جائے گی۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی طالب علم فنون کی مشق کو منتخب کرتا ہے تو وہ زیادہ تر اسی سے متعلقہ متن پر توجہ دے گا، لیکن

ساتھ ہی ساتھ فنون کی تحسین اور انتظام کے کچھ پہلوؤں کا بھی مطالعہ کرے گا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ طلبا کو فنون کے دونوں پہلوؤں، مشقی اور نظریاتی، میں بنیادی معلومات حاصل ہوں، جبکہ انھیں کسی ایک زمرے میں گہرائی کے ساتھ مہارت حاصل کرنے کا موقع ملے۔

10.4.1 فنون کی مشق

یہ فنون کی مشق کے زمرے کی ایک وضاحتی مثال ہے۔

10.4.1.1 فنون کی مشق کے نصابات کی تشکیل دینے کے اصول

ثانوی سطح میں فنون کی مشق کا مقصد طلبا میں کسی مخصوص فن میں مہارت پیدا کرنا اور ان کے جمالیاتی شعور کو بہتر بنانا ہے۔ وہ فن کے ڈھانچے کو سیکھیں گے اور اس کے ذریعہ تخلیقی اظہار کی صلاحیت حاصل کریں گے۔

فنون کی مشق کے کورسز کو درج ذیل اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا جانا چاہیے:

a. طلبا تجرباتی آموزش میں مشغول ہوں گے، جس میں تخلیق، تفکر اور تحسین کے مراحل شامل ہوں گے۔

b. وہ منتخب کردہ فن کی شکل میں پوری لگن سے مشق کریں گے۔

c. وہ فن کی مشق کو اس کے نظریاتی پہلو، فن کی تاریخ، اور ہر فن سے متعلقہ عصری مسائل سے جوڑنے کے قابل ہوں گے۔

10.4.1.2 وضاحتی مواد کے شعبے۔

ذیل میں دی گئی جدول میں فنون کی مشق کے مطالعے کے لیے چند وضاحتی شعبے درج ہیں:

باکس 10.1i

فنون کی مشق کے مطالعے کے شعبے

	بصری فنون	تھیٹر	موسیقی	رقص و حرکت
.1	ڈرائنگ	سماجی تبدیلی کے لیے تھیٹر	ہندوستانی کلاسیکی گائیکی	ہندوستانی کلاسیکی رقص
.2	مصوری	اداکاری کا تعارف	ہندوستانی کلاسیکی ساز	ہندوستانی عوامی رقص
.3	مجسمہ سازی اور سیرامکس	تعلیمی تھیٹر	ہندوستانی عوامی موسیقی	یوگا اور ہندوستانی مارشل آرٹس
.4	ٹیکسٹائل آرٹس اور شراکتی ڈیزائن	شراکتی تھیٹر	ہندوستانی نیم کلاسیکی اور فلمی موسیقی	جدید رقص اور حرکت
.5	ہندوستانی آرائشی فنون اور دستکاریاں	ہندوستانی لوک تھیٹر	آرکسٹرا، بینڈ اور اوپیرا نغمے	رقص اور حرکت کے لیے لباس اور اسٹیج ڈیزائن

.6	فوٹو گرافی	ہندوستانی کلاسیکی تھیٹر	ریکارڈنگ، ایڈیٹنگ، اور پروڈکشن	رقص اور حرکت کی کوریوگرافی
.7	گرافک ڈیزائن اور جدید میڈیا	تھیٹر ڈیزائن اور اسٹیج کرافٹ	نغمہ نگاری	جسمانی صحت اور فلاح کے لیے رقص
.8	فلم، ویڈیو، اور اینیمیشن	تھیٹر کے لیے اسکرپٹ رائٹنگ	موسیقی اور جدید میڈیا	ڈانس ڈراما

ذیل میں فنونِ لطیفہ کے مواد کے خطے کی وضاحت دی گئی ہے جو فنون کی مشق کے زُمرے میں شامل ہیں:

باکس 10.1ii

بصری فنون کے مواد کے شعبے		
زُمرہ	مواد کے خطے	مواد کے دیگر متعلقہ خطے
فنون کی مشق	ڈرائنگ	ہندوستانی آرائشی فن اور دستکاری کی روایات تھیٹر ڈیزائن اور اسٹیج کرافٹ فلم، ویڈیو، اینیمیشن پورٹ فولیو ڈیولپمنٹ
فنون کی مشق	مجسمہ سازی	
فنون کی تفہیم اور انتظام	ہندوستان میں بصری فنون (ماضی سے معاصر دور تک)	
فنون کی مشق (اختیاری)	ٹیکسٹائل آرٹس اور ڈیزائن	

متن کا شعبہ 1: ڈرائنگ

ڈرائنگ مختلف تخلیقی شعبوں، جیسے مصوری، مجسمہ سازی، فن تعمیر، بصری مواصلات، انجینئرنگ اور فیشن ڈیزائن، کی بنیادی اساس فراہم کرتی ہے۔ عمدہ ڈرائنگ مہارتیں مؤثر ابلاغی صلاحیتوں کو پروان چڑھاتی ہیں۔ اس مواد کے خطہ کے ذریعہ، طلبا کو مختلف فنی ذرائع اور عملی تطبیقات کے کلیدی ہنر اور تکنیکیں سیکھنے کا موقع ملے گا۔

متن کا شعبہ 2: مجسمہ سازی

مواد کے اس خطے کے ذریعہ طلبا کو اپنے فنکارانہ خیالات اور اظہار کو مجسمہ سازی کے ذریعے فروغ دینے کا موقع ملے گا۔ وہ سخت مشق کے ذریعے اپنے منتخب کردہ مواد (مثلاً مٹی، لکڑی، کپڑا، یا ملے جلے ذرائع) میں مہارت حاصل کریں گے اور اپنی تکنیکی صلاحیتوں کو نکھاریں گے۔

متن کا شعبہ 3: ہندوستان میں بصری فنون (ماضی سے معاصر دور تک)

اس مواد کے خطے کے ذریعہ طلبا کو ہندوستانی فنون کی تاریخ سے متعارف کرایا جائے گا، جس میں قبل از تاریخ سے لے کر معاصر دور تک کے منتخب نمونے شامل ہوں گے۔ ہر نمونہ طلبا کو فن پاروں کی جمالیاتی خصوصیات کے مطالعے کے ساتھ ساتھ، تاریخی پس منظر میں فنکاروں کے سماجی اور ثقافتی

پہلوؤں کو سمجھنے کا موقع فراہم کرے گا طلبا کو آرکائیوز کھنگالنے اور اپنے طور پر اہم فن پارے یا نوادرات دریافت کرنے کا موقع بھی دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ، وہ فن پاروں کی تفہیم، نقطۂ نظر کی ترقی، اور متنوع فنی اظہار کی تحسین کرنا سیکھیں گے۔

متن کا شعبہ 4: ٹیکسٹائل آرٹس اور ڈیزائن

اس مواد کے خطے کے ذریعہ طلبا کو ٹیکسٹائل کی دنیا اور ان کے متنوع اقسام و افعال سے روشناس کرایا جائے گا طلبا مختلف مواد، ریشوں اور کپڑوں کے ساتھ تجربات کر سکتے ہیں اور ان کے رنگ، ساخت، گریزی حرارت کی صلاحیت، شفافیت، پائیداری، اور مختلف سیاق و سباق (لباس، کھیلوں کے ملبوسات، حفاظتی سامان، اندرونی سجاوٹ، فنِ تعمیر، اور فنکارانہ اظہار کے وسیلے کے طور پر) میں اطلاق کی خصوصیات کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

علاقائی روایات کی بنیاد پر، طلبا کو کڑھائی، بُنائی، پارچہ بافی، ایپلک، رنگ ریزی کا حتمی مرحلہ اور لحاف سازی جیسی تکنیکوں سے متعارف کرایا جاسکتا ہے۔

10.4.2 فنون کی تحسین اور انتظام

یہ ایک وضاحت ہے جو فنون کی تحسین و انتظام کے لیے دی گئی ہے۔

10.4.2.1 فنون کی تحسین و انتظام کے نصابات کی تشکیل کے اصول

فنون کی تحسین اور انتظام کی تدریس کا مقصد طلبا میں فنون کی تحسین کی صلاحیت پیدا کرنا ہے، تاکہ وہ نظریاتی، تاریخی اور عصری نقطۂ نظر سے فنون کو سمجھ سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، وہ فنون کی نمائشوں کے انتظام (تحفظ، دیکھ ریکھ اور تقریبات کے انعقاد) کو سمجھنے میں مہارت حاصل کریں۔

فنون کی تحسین اور انتظام کے نصاب کو درج ذیل نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے تشکیل دینا چاہیے:

a. طلبا فنون کی تاریخ اور جمالیات کا علم حاصل کریں گے۔

b. وہ فن کی تشریح، تحریر، دستاویزی کام، عوامی مصروفیت اور تنظیمی صلاحیتوں کو نکھاریں گے۔

c. وہ فنون کی ایک گہری اور بامعنی تحسین پیدا کریں گے۔

10.4.2.2 مختلف مطالعاتی متن

فنون کی تحسین اور انتظام کے مطالعاتی مواد درج ذیل جدول میں دیے گئے ہیں:

باکس 10.1iii

فنون کی مشق کے مطالعے کے شعبے			
بصری فنون	تھیٹر	موسیقی	رقص و حرکت
1. ہندوستان میں بصری فن (ماضی سے عصر حاضر تک)	ہندوستانی کلاسیکی تھیٹر اور اس کے نظریات	ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کے اصول	ہندوستانی کلاسیکی رقص اور اس کے نظریات
2. دنیا بھر کے بصری فنون (ماضی سے عصر حاضر تک)	دنیا بھر کی تھیٹر روایات	دنیا بھر کی موسیقی روایات	دنیا بھر کے کلاسیکی رقص کی روایات
3. ہندوستانی اور عالمی دستکاری کی روایات	ہندوستانی لوک تھیٹر	ہندوستان اور دنیا بھر کی لوک موسیقی کی روایات	ہندوستانی اور عالمی عوامی رقص
4. بصری ڈیزائن اور مواصلات کی تاریخ	اداکاری کے نظریات	ہندوستانی موسیقی کے سازوں کا مطالعہ	یوگا کی تاریخ اور رویات اور بھارت کا مارشل آرٹ
تمام اصناف میں مشترک			
5. ہندوستانی جمالیات اور اس کا نظریہ			
6 عجائب گھر اور آرکائیوز (تحفظ اور دستاویز سازی)			
7. فنون میں دیکھ ریکھ اور تقریبات کا انتظام			
8. پورٹ فولیو کی تیاری (خاص طور پر ان طلبا کے لیے جو فنون میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں)			

مندرجہ ذیل جدول موسیقی کے مواد میں فنون کی تحسین اور انتظام کے لیے مخصوص موضوعات کو واضح کرتا ہے۔

باکس 10.1iv

موسیقی میں فنون کی تحسین اور انتظام کے مطالعاتی موضوعات		
زمرہ	مطالعاتی مواد	دیگر متعلقہ مطالعاتی مواد
فنون کی تحسین اور انتظام	عجائب گھر اور آرکائیوز	ہندوستانی جمالیات اور رس کا نظریہ
فنون کی تحسین اور انتظام	ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کے نظریات	دیکھ ریکھ اور فنّی تقریبات کا انتظام
عملی فن	ہندوستانی عوامی موسیقی	
فنون کی تحسین اور انتظام (اختیاری)	پورٹ فولیو کی تیاری	

متن کا شعبہ 1: عجائب گھر اور آرکائیوز

مواد کے اس شعبے کے ذریعہ طلبا کو فن اور ثقافت کے تحفظ اور فروغ میں عجائب گھروں اور آرکائیوز کی اہمیت سے روشناس کرایا جائے گا۔ طلبا مقامی عجائب گھروں کے دورے کریں گے اور ہندوستان و دنیا کے عجائب گھروں کو آن لائن وسائل کا استعمال کر کے دیکھنے کی کوشش کریں گے۔ انھیں دیکھ بھال، تحفظ، تحقیق اور آگہی پروگراموں کے مختلف مراحل سیکھنے کا موقع بھی ملے گا۔ جنھیں عجائب گھر والے اختیار کرتے ہیں اس کے علاوہ، طلبا

کو اپنے ذاتی منصوبوں پر کام کرنے کی ترغیب دی جائے گی، جس میں وہ عجائب گھروں کے لیے کسی منتخب مجموعے (نوادرات، اشیا یا دستاویزات) کی ڈیزائننگ، تجزیہ اور پیشکش کریں گے۔

متن کا شعبہ 2: ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کا نظریہ

اس مواد کے ذریعہ طلبا ہندوستانی موسیقی کی فلسفیانہ بنیادوں، اصولوں اور طرزِ ترکیب سے واقف ہوں گے۔ وہ مختلف شروتیاں، سُروں کی فریکوئنسیز، راگ کی ساخت، راگ سے پیدا ہونے والے جذبات اور رس، تال کے پیٹرن اور ان کے اسالیب و امتزاجات کے بارے میں سیکھیں گے۔ اس کے علاوہ، وہ معروف موسیقاروں، موسیقی کے نظریہ سازوں اور ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کی تاریخی ترقیات سے بھی آگاہ ہوں گے۔

متن کا شعبہ 3: ہندوستانی عوامی موسیقی

اس مواد کے ذریعہ طلبا ہندوستان کے مختلف حصوں میں رائج عوامی موسیقی کی اقسام سے واقف ہوں گے۔ وہ مختلف عوامی موسیقی کے انداز، موضوعات، آلات، اور مظاہرے کے طریقوں سے واقف ہوں گے ان کا مشاہدہ کریں گے اور عملی تجربہ حاصل کریں گے تاکہ ان کی موسیقی کی تفہیم میں وسعت آئے۔

متن کا شعبہ 4: پورٹ فولیو کی تیاری

اس مواد کے ذریعہ طلبا کو خارجی حلقۂ ناظرین کے لیے فنکارانہ پورٹ فولیو کے تصور، ڈیزائن اور ترقی کے اصولوں سے روشناس کرایا جائے گا۔ وہ مختلف پورٹ فولیو کا تجزیہ کریں گے تاکہ ان کی ڈیزائننگ، ساخت، مواد اور اثر پذیری کو سمجھ سکیں۔ اس عمل کے ذریعے، وہ اپنے ذاتی پورٹ فولیو کی منصوبہ بندی کریں گے، موجودہ کاموں میں انتخاب کریں گے اور نئے فن پارے تخلیق کریں گے تاکہ اپنے مجموعے کو مضبوط بنا سکیں۔ وہ اپنے تخلیقی نظریات اور مقاصد کو تحریری شکل میں بیان کریں گے اور ایک جامع بصری پیشکش تیار کریں گے۔

حصّہ 10.5
حرفتی تعلیم

حرفتی تعلیمی مواد کے تحت ایسے مضامین پیش کیے جائیں گے جو قومی مہارتوں کے قابلیت کے لائحۂ عمل (NSQF) کے مطابق ہوں گے اور کام کی تین بنیادی اقسام سے ہم آہنگ ہوں گے۔ مثال کے طور پر، اس نصاب میں زراعت، باغبانی، خود کار ٹیکنالوجی، آٹو موبائل سروسنگ، مشینی کاری، الیکٹرانکس، عوامی صحت، اکاؤنٹنگ سروس، ڈیٹا انٹری اور مینجمنٹ، بینکنگ سروس، ریٹیل سروس اور ٹیکسٹائل و گارمنٹس جیسے شعبے شامل ہوں گے۔

10.5.1.1 حرفتی تعلیم کے نصابات کی تشکیل کے اصول

حرفتی تعلیم کا مقصد طلبا کو کسی مخصوص پیشہ سے متعلق ضروری معلومات اور مہارتیں فراہم کرنا ہے، تاکہ اسکول سے فارغ ہونے کے بعد اگر وہ روزگاری دنیا میں قدم رکھنا چاہتے ہوں تو روزگار حاصل کر سکیں۔ اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے، پیشہ ورانہ کورسز کو NSQF کی سطح 3 اور 4 یا اس سے زیادہ کے مطابق ترتیب دیا جائے گا۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ NSQF ایک نتائج پر مبنی لائحۂ عمل ہے اور اس کی سطحوں کو مخصوص تعلیمی برسوں سے مشروط نہیں کیا گیا۔

حرفتی تعلیم کے نصابات کو درج ذیل نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے تشکیل دینا چاہیے:

a. طلبا کو ان کی پسند کے روزمرہ کے کاموں کو انجام دینے کے لیے ضروری علم فراہم کیا جائے گا۔

b. وہ درکار مہارتوں کا مظاہرہ کریں گے اور مناسب اصولوں اور آلات کی مدد سے روزمرہ کے کام انجام دیں گے۔

c. وہ اپنے منتخب کردہ پیشے کی خصوصی اصطلاحات اور الفاظ سیکھیں گے۔

d. وہ اپنے پیشے سے وابستہ سماجی، سیاسی اور قدرتی ماحول کی بنیادی تفہیم حاصل کریں گے۔

اسکولوں میں کم از کم ایک پیشہ سے متعلق نصاب تین بنیادی اقسام کے کاموں میں فراہم کیے جائیں گے: زندگی اور فطرت سے وابستگی، مشینوں اور مواد سے وابستگی، انسانوں سے وابستگی۔

طلبا کو عملی تجربہ حاصل کرنے کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ جہاں تک ممکن ہوا، اسکولوں میں مناسب ورکشاپس منعقد کیے جائیں گے تاکہ طلبا کو دستیاب وسائل کے ساتھ عملی تربیت دی جاسکے۔ اس کے علاوہ، طلبا کو ان کے منتخب پیشوں میں انٹرن شپ اور اپرنٹس شپ کے مواقع بھی فراہم کیے جائیں گے، تاکہ وہ عملی ماحول میں کام کرنے کا تجربہ حاصل کرسکیں اور 'ورک پلیس' کے نظام کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں۔ پیشہ ورانہ تعلیم کے نصاب میں کم از کم 40 فیصد وقت انٹرن شپ اور اپرنٹس شپ کے لیے مختص کیا جانا چاہیے، تاکہ طلبا کو حقیقی کام کرنے کا تجربہ حاصل ہو اور وہ بہتر طریقے سے عملی دنیا میں شامل ہوسکیں۔

باکس 10.1

یہ بات قابلِ غور ہے کہ اس قومی نصابی فریم ورک (NCF) میں اپرنٹس شپ کو ایک بنیادی تدریسی طریقہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے، تاکہ طلبا اسکول کے دوران عملی علم حاصل کر سکیں۔ تاہم، اسے اپرنٹس ایکٹ 1961 کے تناظر میں نہیں دیکھنا چاہیے۔ حصہ C، باب 9 ملاحظہ کریں۔

10.5.2 متن کے توضیحی شعبے

ذیل میں مختلف اقسام کے کاموں سے متعلق کچھ مثالی مطالعاتی موضوعات دیے گئے ہیں۔ ہر زمرے میں ایک مثال تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔

جدول 10.2i

زندگی کی شکلوں کے ساتھ کام	مشینوں اور مواد کے ساتھ کام	انسانی خدمات میں کام
ڈیری فارمنگ • ڈیری فارمنگ کا تعارف • مویشیوں کی صحت مند کارکردگی کو برقرار رکھنا • کام کی جگہ کی ثقافت اور طریقۂ کار • اپرنٹس شپ	**زرعی مشینوں کی عمل کاری** • زرعی مشینوں کا تعارف • زرعی مشینری کی نئی ٹیکنالوجی اور مستقبل • کام کی جگہ کی ثقافت اور طریقۂ کار • اپرنٹس شپ	**انسانی خدمات میں کام** • صف اول کے طبی کارکنان • کمیونٹی ہیلتھ اور عوامی صحت کا تعارف • صف اول کے طبی کارکنان کے کردار اور ذمہ داریاں • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ

ریشم کے کیڑے پالنے کا تعارف	آبپاشی سروس ٹیکنیشین	بصریاتی ٹیکنیشن
• کم عمر اور بڑی عمر کے ریشم کے کیڑوں سے ریشم کی پیداوار • کام کی جگہ کی ثقافت اور طریقۂ کار • اپرنٹس شپ	• آبپاشی کا تعارف • آبپاشی کے نظام کی عمل کاری اور دیکھ بھال • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ	• ماہر چشم کا بنیادی تعارف • بصری نسخے تجویز کرنا • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ
چھوٹے پیمانے پر پولٹری فارمنگ	**پلمبر (عام)**	**ہیری ٹیچ ٹور گائیڈ**
• پولٹری فارمنگ کا تعارف • مرغیوں کی افزائش اور دیکھ بھال • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ	• بنیادی سینیٹری تنصیب و مرمّت • جدید سینیٹری تنصیب و مرمّت • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ	• ہیری ٹیچ کے ٹور گائیڈ کا کردار اور اہمیت • مختلف قسم کے ہیری ٹیچ کے دوروں کا انتظام • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ
زرعی زمین اور پانی کے ٹیسٹنگ لیب اسسٹنٹ	**ہائی ٹیک تکنیکی خدمات**	**بیوٹی تھراپسٹ**
• مٹی اور پانی کی ٹیسٹنگ کا تعارف • پودوں کے لیے غذائی اجزا کا انتظام • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ	• جدید آلات اور ان کے استعمال (جیسے ڈرون، مشینی کمپیوٹنگ، موبائل کمیونیکیشن انفراسٹرکچر) • بنیادی ڈیزائن اور تشخیص • طبعی اور کمپیوٹنگ حل • مسئلے کی شدت میں اضافہ اور ریموٹ سپورٹ • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ	• بیوٹی و ویلنیس انڈسٹری اور بیوٹی تھراپی کا تعارف • مختلف بیوٹی سروسز کی بنیادی باتیں • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ
باغبانی	**فیلڈ ٹیکنیشن۔واشنگ مشین/ایئر کنڈیشنر/ریفریجریٹر**	**یوگا انسٹرکٹر**
• باغات اور نرسری کا انتظام • زمین کی تزئین و آرائش اور سجاوٹ • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ	• بنیادی بجلی اور الیکٹرانکس • واشنگ مشین، ایئر کنڈیشنر، اور ریفریجریٹر کی مرمت اور دیکھ بھال • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ	• یوگا کا فلسفہ اور عملی پہلو • یوگا اور انسانی جسم • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ
پھولوں کی کاشت	**آٹوسروس ٹیکنیشن**	**ہیئر اسٹائلسٹ**
• فلوریکلچر، نرسری، اور بیج پیداوار کی بنیادی باتیں • پودوں کی تہہ بندی کی تکنیکیں (سادہ اور پرت دار، زمینی پرت کاری، ہوائی پرت کاری) • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ	• انجینئرنگ جیومیٹرکس اور ڈرائنگ کا تعارف • انجن کے پرزوں کی دیکھ بھال، مرمّت، اور متبادل • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ	• بالوں کی دیکھ بھال کا تعارف • بالوں کے اسٹائل بنانے کی بنیادی تکنیکیں • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ

مشروم کی کاشت • مختلف اقسام کے مشروم کی طبی اور غذائی اہمیت • مشروم کی کاشت اور اس کے معاشی فوائد • کام کی جگہ کی ثقافت اور طریقۂ کار • اپرنٹس شپ	**نان بائی** • بریڈ، پیسٹریز، کیکس، چاکلیٹ، اور میٹھے پکوان بنانا • معیار اور مارکیٹنگ • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ	**ماہر غذائیت** • خوراک کے اصول، نظم وضبط، اور متوازن غذا • حاملہ خواتین، بچّوں، بالغوں اور عمر رسیدگی مخالف غذائی عادات کے لیے خوراک، عورتوں کے لیے صحت مند غذائی عادات کا خاکہ • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ
بھیڑ/بکری فارمنگ • بھیڑ اور بکریوں کی مختلف اقسام اور ان کی افزائش کے موسمی پہلو • کاروباری ماڈل تیار کرنا اور حکومتی امداد حاصل کرنا • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ	**جام، جیلی اور کیچپ پروسیسنگ** • پھلوں اور سبزیوں کی پروسیسنگ • معیار اور مارکیٹنگ • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ	**گھریلو صحت میں تعاون** • بنیادی طبی خدمات فراہم کرنے میں ضروری طبی مہارتیں • انسداد تغذیہ، حفظان صحت، حفاظت، حفاظتی آلات کا استعمال • کام کی جگہ کی ثقافت اور طور طریقے • اپرنٹس شپ

اسکولوں کو ایسے تعلیمی شعبے فراہم کرنے چاہیے جو مختلف عوامل کو مناسب طریقے سے مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیے گئے ہوں، جیسے کہ: طلبا کی امنگیں، نصاب کی تکمیل میں اسکول کی صلاحیت، مقامی ضروریات اور مستقبل میں معاشرتی ضروریات۔

یہ بھی ضروری ہے کہ اسکول کی تعلیم میں زیادہ سے زیادہ متنوع تعلیمی مواقع شامل ہوں اور انھیں کسی بھی قسم کی پابندی یا رکاوٹ سے محدود نہ کیا جائے۔ مثال کے طور پر، وہ شعبے جہاں ملازمت کے لیے لائسنس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ایسے علاقوں کے بارے میں اسکولوں میں تعلیم اور معلومات نہ دی جائے، تاہم، یہ تعلیم لائسنس کے تقاضوں کے ساتھ مربوط ہونی چاہیے، یا طالب علم کو اسکول سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ملازمت کے اہل ہونے کے لیے لائسنس کی شرائط پوری کرنی ہوں گی۔ اسی طرح، چونکہ قومی مہارتوں کا اہلیتی فریم ورک (NSQF) برسوں کی تعلیم سے منسلک نہیں ہے، لہٰذا، اگر لائسنس کی شرائط کا تقاضا ہو تو طلبا کو اعلیٰ NSQF سطحوں کے لیے تیار کرنا ممکن ہونا چاہیے۔

ذی روح اشکال کے ساتھ کام: باغبانی

یہ ذی روح اشکال کے ساتھ کام کا ایک نمونہ ہے۔ درج ذیل میں گریڈ 11 اور 12 کے طلبا کے لیے باغبانی کے مجوزہ تعلیمی شعبے دیے گئے ہیں:

مواد کا شعبہ 1: باغات اور نرسریوں کا انتظام

طلبا کو باغات اور نرسریوں کی دیکھ بھال اور ان کے انتظام کے بارے میں سکھایا جائے گا۔ اس میں چھوٹے گھریلو باغات اور گملوں میں باغبانی شامل ہوگی۔ نرسریاں چھوٹے اور بڑے دونوں پیمانے پر شامل کی جائیں گی۔ طلبا کو علاقائی پودے اُگانے اور ان کی دیکھ بھال کے بارے میں سکھایا جائے گا، جس میں گملوں اور مٹّی کی تیاری سے لے کر غذائیت اور آبپاشی تک شامل ہوگا۔ وہ مناسب اوزار اور آلات کی شناخت اور ان کا درست استعمال سیکھیں گے۔ وہ پودوں کی مارکیٹنگ، بشمول پھولوں کی فروخت، کے بارے میں بھی سمجھ بوجھ حاصل کریں گے۔

مواد کا شعبہ 2: زمین کی تزئین اور آرائش

طلبا کو چھوٹے اور بڑے مقامات کو خوبصورت باغات میں تبدیل کے پیش کرنے کا ہنر سکھایا جائے گا۔ وہ جانیں گے کہ علاقے کے موسمی حالات کے مطابق آرائشی پودے کیسے منتخب کیے جائیں، کہاں سے حاصل کیے جائیں، اور کیسے اُگائے جائیں۔ وہ چھوٹے سبزہ زار سے لے کر بڑے پارک تک، مختلف پیمانے کے لان بنانے اور برقرار رکھنے کا طریقہ سیکھیں گے۔ اس کے علاوہ، وہ ان عناصر (مثلاً، پرندوں کے حوض، باغ کے فرنیچر، ہوا کی گھنٹیاں، پتھر، چٹانیں، محرابیں، آبشاریں، آرائشی گملے، بیل دار جھولے) کی شناخت اور ترتیب سیکھیں گے جو باغ کو فعال اور دلکش بناتے ہیں۔

مواد کا شعبہ 3: کام کی جگہ کی ثقافت اور طریقے

طلبا اپنی منتخب کردہ پیشہ ورانہ نوعیت کے مطابق کام کی جگہ کی ثقافت اور طریقوں سے روشناس ہوں گے۔ یہ عمل عملی تجربے، ویڈیو اور کلاس روم میں مباحثے کے ذریعے ممکن بنایا جائے گا۔ عملی تجربہ انٹرن شپ کے ذریعہ ہوگا، جہاں طلبا متعلقہ مقامات پر کام کرنے والے افراد کا مشاہدہ کریں گے اور ان سے بات چیت کریں گے۔ انھیں مختلف اقسام کی سہولیات (مثلاً، بڑے پارکوں، آرائشی باغات، تاریخی یادگاروں میں باغات کی دیکھ بھال) پر مشتمل ویڈیو بھی دکھائی جائیں گی۔ مباحثے طلبا کو ان کے مشاہدات کو مربوط کرنے اور کام کے عمومی اصولوں کو سمجھنے میں مدد دیں گے۔ یہ سرگرمی اساتذہ اور وسیلہ کار کے مشترکہ تعاون سے انجام دی جائے گی۔

اپرنٹس شپ

طلبا حقیقی کام کی جگہ پر اپرنٹس شپ کے طور پر کام کریں گے۔ یہ وہی مقام ہوگا جہاں انھوں نے بطور انٹرن کام کیا ہوگا۔ اس سے انھیں عملی کام کا تجربہ حاصل ہوگا اور یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ کسی ملازمت کو انجام دینے میں کون سے عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔ وہ کام کی ثقافت، زبان اور کارکردگی پر اثر انداز ہونے والے عوامل سے بھی آگاہ ہوں گے۔ طلبا عملی مہارتیں اور کام کا علم تجرباتی بنیادوں پر حاصل کریں گے، جو ایک سرپرست کی نگرانی میں ہوگا۔ سرپرست وہ ماہر فرد ہوگا جو منتخب کام کی جگہ پر پہلے سے کام کر رہا ہوگا اور اس کام میں مہارت رکھتا ہوگا۔ سرپرستوں کو طلبا کی تربیت کے لیے ایک مختصر کورس بھی کرایا جائے گا۔ طلبا کو ایک پورٹ فولیو بھی بنانا ہوگا، جس میں وہ اپنی بنائی گئی مصنوعات یا مکمل کیے گئے عمل کی تفصیلات درج کریں گے۔

مشینوں اور مواد کے ساتھ کام: جام، جیلی، اور کیچپ پروسیسنگ ٹیکنیشن

یہ مشینوں اور مواد کے ساتھ کام کرنے کی ایک مثال ہے۔

گریڈ 11 اور 12 کے لیے جام، جیلی، اور کیچپ پروسیسنگ ٹیکنیشن سے متعلق مجوزہ تعلیمی شعبے درج ذیل ہیں:

مواد کا شعبہ 1: پھلوں اور سبزیوں کی پروسیسنگ

طلبا کو پھلوں اور سبزیوں کی پروسیسنگ کے امکانات اور طریقوں سے متعارف کرایا جائے گا، ساتھ ہی اس کے سائنسی اصول بھی سکھائے جائیں گے۔ وہ مختلف تکنیک سیکھیں گے جن کی مدد سے جیم، جیلی اور کیچپ تیار کیا جاتا ہے۔ انھیں فوڈ مائکروبایولوجی (خوراک کی جُزئیاتی حیاتیات) کا بنیادی تعارف دیا جائے گا تاکہ وہ سمجھ سکیں کہ خوراک کو کس طرح محفوظ رکھا جاتا ہے اور اس کے خراب ہونے کی کیا وجوہات ہیں۔ وہ یہ بھی سیکھیں گے کہ مواد اور کام کرنے کے علاقوں کو تیار، صاف اور برقرار کیسے رکھا جائے۔

مواد کا شعبہ 2: معیار اور بازار کاری

طلبا کو خوراک کے معیار اور محفوظ خوراک کے قوانین کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا۔ وہ جیم، جیلی اور کیچپ کی مناسب پیکجنگ اور درکار دستاویزات اور ریکارڈ رکھنے کے طریقے سیکھیں گے۔ طلبا کو کام کی جگہ کی حفظان صحت، صحت و صفائی کے اصول اور ہنگامی حالات میں ابتدائی طبی امداد کے بارے میں تربیت دی جائے گی۔ وہ یہ بھی سیکھیں گے کہ خوراک کی قیمتوں کا تعین کیسے کیا جاتا ہے اور کن ذرائع کا استعمال کر کے مختلف صارفین تک خوراک کیسے پہنچائی جا سکتی ہے۔

مواد کا شعبہ 3: کام کی جگہ کی ثقافت اور طریقے

طلبا کام کی جگہ کی ثقافت اور اپنے منتخب کردہ پیشے کے مخصوص طریقوں سے روشناس ہوں گے۔ انھیں انٹرن شپ کے ذریعہ حقیقی کام کے ماحول کا تجربہ دیا جائے گا۔ وہ مختلف ویڈیو دیکھیں گے تاکہ بڑی خود کار فیکٹریوں اور چھوٹے گھریلو کاروباروں میں کام کرنے والوں سے باہم گفتگو سے کام کی نوعیت کو سمجھیں گے۔ مشاہدے کے بعد، کلاس میں اس پر گفتگو کی جائے گی تاکہ طلبا کام کے عمومی اصول اخذ کر سکیں۔ اساتذہ اور معاون افراد مل کر اس کو انجام دیں گے

اپرنٹس شپ (Apprenticeship)

طلبا جز وقتی اپرنٹس کے طور پر کسی اصل کام کی جگہ پر کام کریں گے، جہاں انھوں نے انٹرن شپ کی ہوگی۔ انھیں حقیقی ماحول میں کام کرنے کا تجربہ حاصل ہوگا اور وہ سیکھ سکیں گے کہ ملازمت کے مختلف پہلو کیسے کام کرتے ہیں۔ طلبا کو کام کی جگہ کی ثقافت اور زبان سمجھنے میں مدد ملے گی۔ ہر طالب علم کو ایک رہنما دیا جائے گا، جو پہلے سے اس کام میں مہارت رکھتا ہو اور مختصر تربیت کے بعد طلبا کی رہنمائی کرے گا۔ طلبا کو اپنا پورٹ فولیو بھی تیار کرنا ہوگا، جس میں ان کے بنائے گئے مصنوعات اور سیکھے گئے طریقے شامل ہوں گے۔

انسانی خدمات کے لیے کام: ٹور گائیڈ

یہ انسانی خدمات کے لیے کام کرنے کی ایک مثال ہے۔

گریڈ 11 اور 12 کے طلبا کے لیے ٹور گائیڈ کے مجوزہ تعلیمی مواد درج ذیل ہیں:

متن کا شعبہ 1: ٹور گائیڈ کا کردار اور اہمیت

طلبا کو سیاحت کی صنعت اور اس کی انفرادی اور مقامی معیشت کے لیے اہمیت سے متعارف کرایا جائے گا۔ وہ سمجھیں گے کہ سیاحت کی صنعت کیسے کام کرتی ہے اور یہ کس طرح ایک پیشے کے طور پر اپنائی جا سکتی ہے۔ وہ ٹور گائیڈ کے کردار اور اس کی ذمہ داریوں کو بھی سیکھیں گے۔

متن کا شعبہ 2: مختلف اقسام کے دوروں کا انتظام

طلبا مختلف اقسام کے ٹورز میں ٹور گائیڈ کے کردار سے واقف ہوں گے، جیسے کہ: زیارتی ٹور، طبی و فلاحی ٹور، تفریحی اور آرام کے ٹور، کھانے کے ثقافتی ٹور، ثقافتی اور تاریخی ٹور، اسپورٹس سے متعلق ٹور۔ طلبا درج ذیل مہارتیں حاصل کریں گے: مؤثر رابطہ کاری، عمر اور جنس کے لحاظ سے حساس رویے، صحت و صفائی کے اصول، حفاظتی اقدامات، اخلاقیات اور مہمان نوازی کے اصول۔

متن کا شعبہ 3: کام کی جگہ کی ثقافت اور طریقے

طلبا کام کی جگہ کی ثقافت اور اپنے منتخب کردہ پیشے کے مخصوص طریقوں کو سمجھیں گے۔ یہ سب جماعت میں مباحثے، محل وقوعہ کے مشاہدے اور ویڈیوز کے ذریعہ ممکن ہے۔ محل وقوعہ پر طلبا انٹرن شپ میں وہ کام گاروں سے مل کر اور باہمی گفتگو کے ذریعہ کھلنے کا موقع ملے گا۔ وہ ویڈیوز دیکھ کر مختلف قسم کے ٹورز کا مشاہدہ کریں گے (جیسے کہ شہری، ثقافتی یا ریلوے ٹور)۔ کلاس میں گفتگو اور تجزیے کے ذریعہ، وہ اپنے مشاہدات کو عملی اصولوں میں ڈھالنے کی صلاحیت حاصل کریں گے۔ اساتذہ اور معاون افراد مل کر اس کام کو انجام دیں گے۔

اپرنٹس شپ (Apprenticeship)

طلبا جز وقتی اپرنٹس شپ کے طور پر کسی اصل کام کی جگہ پر کام کریں گے، جہاں انھوں نے انٹرن شپ کی ہوگی۔ انھیں حقیقی ماحول میں کام کرنے کا تجربہ حاصل ہوگا اور وہ سیکھ سکیں گے کہ ملازمت کے مختلف پہلو کیسے کام کرتے ہیں۔ طلبا کو کام کی جگہ کی ثقافت اور زبان سمجھنے میں مدد ملے گی اور ساتھ ان حقائق کو سمجھنے میں مدد ملے گی جو سیدھے سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہر طالب علم کو ایک رہنما (Mentor) دیا جائے گا، جو پہلے سے اس کام میں مہارت رکھتا ہوگا اور مختصر تربیت کے بعد طلبا کی رہنمائی کرے گا۔ طلبا کو اپنا پورٹ فولیو بھی تیار کرنا ہوگا، جس میں ان کے بنائے گئے مصنوعات اور سیکھے گئے طریقے شامل ہوں گے۔

سیکشن 10.6

جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود

ثانوی سطح (گریڈ 11 اور 12) میں، قومی درسیاتی خاکہ (NCF) تین مختلف اقسام کے طلبا کو جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود کو مختلف طریقوں سے اپنانے کے مواقع فراہم کرتا ہے:

a. ایسے طلبا جو صرف تفریح اور صحت مند طرز زندگی کے لیے کھیل اور جسمانی سرگرمیوں کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ معاشرے میں جسمانی تعلیم کے لیے نمایاں افراد بن سکتے ہیں اور معاشرتی فلاح و بہبود میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس زمرے میں پیش کیے جانے والے ممکنہ نصاب میں یوگا اور طرزِ زندگی شامل ہو سکتے ہیں۔

b. وہ طلبا جو کھیلوں کے مختلف شعبوں میں پیشہ ورانہ مواقع حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں، جیسے کہ کھیلوں کی تعلیم، فٹنس انڈسٹری، کھیلوں کا انتظام، کھیلوں کی تجزیہ کاری، لوں کی نفسیات یا معاون طبی میدان جیسے کھیلوں کا طبعی معالجہ۔ ایسے طلبا جسمانی تعلیم کو ایک پیشے کے طور پر اپنا سکتے ہیں۔ اس زمرے میں ممکنہ نصاب میں معذور بچوں کے لیے جسمانی تعلیم شامل ہو سکتی ہے۔

c. ایسے طلبا جو کھیلوں کو پیشہ وارانہ طور پر کھیلتے ہوں یا اس کے متعلقہ میدانوں میں دلچسپی رکھتے ہوں اور وہ طلبا جو کسی مخصوص کھیل یا جسمانی سرگرمی (جیسے یوگا یا تائی چی) میں مہارت رکھتے ہیں اور اسے مزید آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ یہ طلبا اپنی مہارتوں کو مزید ترقی دے سکتے ہیں اور اعلیٰ سطح پر مقابلے میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اس زمرے میں پیش کیے جانے والے ممکنہ نصاب میں کھیل اور غذائیت اور حیاتی میکانکی اور کھیل شامل ہو سکتے ہیں۔

10.6.1 معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے جسمانی تعلیم

یہ معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے جسمانی تعلیم کی ایک مثال ہے۔

10.6.1.1 معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے جسمانی تعلیم کے نصاب کو ترتیب دینے کے اصول

معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے جسمانی تعلیم کا بنیادی مقصد طلبا کو کھیلوں اور جسمانی سرگرمیوں میں دلچسپی برقرار رکھنے کے لیے تیار کرنا ہے، تاکہ وہ تفریحی اور صحت مند طرز زندگی کے نقطۂ نظر سے ان سرگرمیوں کو جاری رکھ سکیں۔ طلبا اپنی صلاحیتوں کو ترقی دیں گے تاکہ وہ کھیلوں اور جسمانی سرگرمیوں سے متعلق معاشرتی وقوع میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

یہ نصاب درج ذیل اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیے جائیں گے:

a. طلبا کو کھیلوں، جسمانی سرگرمیوں اور فلاح و بہبود کے مختلف پہلوؤں کی بنیادی سمجھ حاصل ہوگی۔

b. انھیں معاشرے کی فلاح و بہبود کے شعبے سے روشناس کرایا جائے گا۔

c. انھیں بطور کوچ اور مینیجر معاشرے کے افراد کے ساتھ کام کرنے کے لیے تیار کیا جائے گا۔

10.6.1.2 مواد کے توضیحی شعبے

درج ذیل تعلیمی موضوعات معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے جسمانی تعلیم کا حصہ ہوں گے:

متن کا شعبہ 1: کھیل اور فٹنس: ایک تعارف

اس میں طلبا کو بنیادی انسانی جسمانیات اور عضویات سے متعارف کرایا جائے گا اور اسے جسمانی سرگرمی اور فٹنس سے جوڑا جائے گا۔ اس کے علاوہ، غذائیت، چوٹ سے بچاؤ، اور ابتدائی طبی امداد کے اصول بھی شامل کیے جائیں گے۔

متن کا شعبہ 2: معاشرے کو کوچنگ فراہم کرنا (منتخب کردہ کھیل کے لیے)

طلبا کو معاشرے کی ترقی کے لیے ٹیم اسپورٹس میں مہارت پیدا کرنے کے قابل بنایا جائے گا۔

اس میں بنیادی کوچنگ مہارتیں اور ٹیم اسپورٹس کے ذریعہ زندگی کی مہارتیں سیکھنے کے اصول شامل ہوں گے۔

متن کا شعبہ 3: کھیل اور فٹنس کے اعلیٰ بنیادی اصول

اس متن کے ذریعہ طلبا کو ان مشقوں سے متعارف کرایا جائے گا جو مضبوطی اور سخت تربیت کے لیے درکار ہیں۔ طلبا کو طاقت، استقامت اور لچک بڑھانے کے لیے ضروری تربیتی اصولوں سے متعارف کرایا جائے گا۔ وہ سیکھیں گے کہ دوسرے افراد میں یہ صلاحیتیں کیسے پیدا کی جائیں، بشمول یوگا جیسے طریقوں کا استعمال تاکہ جسمانی طاقت اور لچک کو بہتر بنایا جا سکے۔

مواد کا شعبہ 4: اسپورٹس مینجمنٹ (بنیادی)

اس تعلیمی مواد کے ذریعہ طلبا کو کھیلوں کے مقابلوں میں حصہ لینے کے لیے ٹیموں کے انتظام کے مختلف پہلوؤں سے متعارف کرایا جائے گا۔ یہ کھیلوں کے مقابلے اکثر کسی معاشرے میں کھیلوں کے فروغ اور اتحاد کے لیے اہم ہوتے ہیں۔ طلبا درج ذیل امور میں مہارت حاصل کریں گے: ٹیم

مینجمنٹ (کھلاڑیوں اور ٹیموں کے مؤثر انتظام)، ایونٹ مینجمنٹ (کھیلوں کے مقابلوں کی تنظیم اور انصرام)، وسائل کا انتظام (کھیلوں کا سامان حاصل کرنا اور کھیل کے میدانوں کو برقرار رکھنا)، کھیلوں کی تشہیر، اسپانسرشپ، اور توثیق کے بنیادی تصورات سے آگاہی۔

10.6.2 جسمانی تعلیم بطور پیشہ

یہ جسمانی تعلیم کو بطور پیشہ اپنانے کے لیے ایک وضاحتی خاکہ ہے۔

10.6.2.1 جسمانی تعلیم بطور پیشہ کے لیے نصاب کو تیار کرنے کے اصول

جسمانی تعلیم کو بطور پیشہ سیکھانے کا مقصد طلبا میں ایسی صلاحیتیں اور مہارتیں پیدا کرنا ہے، جو کھیل اور فٹنس پر مبنی پیشوں میں کام کرنے کے قابل بنا سکیں۔ طلبا کو کھیل، فٹنس اور فلاح و بہبود کے شعبے میں موجود مختلف روزگار کے مواقع سے متعارف کرایا جائے گا۔

یہ نصاب درج ذیل اصولوں پر ترتیب دیا جانا چاہیے:

a. طلبا کھیل، فٹنس اور فلاح و بہبود کے اصولوں کی جامع اور ہمہ جہت فہم حاصل کریں گے۔

b. وہ کھیل کے عضویاتی، تغذئی فٹنس اور فلاح و بہبود، سماجی۔جذباتی، اور اخلاقی پہلوؤں کو سمجھیں گے۔

c. وہ کم از کم ایک ایسے پیشہ ورانہ شعبے میں اہلیت حاصل کریں گے، جو کھیل، فٹنس اور فلاح و بہبود سے منسلک ہو۔

چونکہ اس شعبے میں بہت سے ابھرتے ہوئے مواقع موجود ہیں، اس لیے مخصوص مہارتوں پر مرکوز نصاب بھی شامل کیے جا سکتے ہیں۔

10.6.2.2 مواد کے توضیحی شعبے

ذیل میں جسمانی تعلیم کو بطور پیشہ اپنانے سے متعلق مواد کے شعبے کی وضاحت دی گئی ہے:

مواد کا شعبہ 1: بھارت اور دنیا میں کھیل اور فلاح و بہبود کی تاریخ

اس مواد کے تحت، طلبا کو بھارت میں کھیل، فٹنس اور فلاح و بہبود کی روایتی عملوں کی عظیم وراثت سے متعارف کرایا جائے گا۔ یہ نصاب ان تاریخی طریقوں کا بھی جائزہ لے گا، جو وقت کے ساتھ ہندوستان سے دنیا کے دیگر ممالک تک پہنچے۔ طلبا کو درج ذیل امور سے آگاہی حاصل ہوگی: دنیا بھر میں فٹنس اور فلاح و بہبود کے مختلف نظام، بھارت میں جنم لینے والے کھیل اور دنیا کے مختلف خطوں میں مقبول کھیل۔

مواد کا شعبہ 2: کھیل اور فٹنس کے اعلیٰ بنیادی اصول

اس مواد کے شعبے کے ذریعے، طلبا طاقت اور جسمانی تربیت کے عوامل کو گہرائی سے سمجھیں گے۔ کسی بھی کھیل یا جسمانی سرگرمی کے لیے مندرجہ ذیل نکات پر خصوصی توجہ دی جائے گی: کسی بھی کھیل یا جسمانی سرگرمی کے لیے طاقت، برداشت، اور لچک کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ زور اس پر ہوگا کہ طلبا میں یہ سمجھ پیدا کی جائے کہ وہ دوسروں میں ان صلاحیتوں کو کیسے پیدا کر سکتے ہیں۔ مضبوطی اور لچک پیدا کرنے کے لیے طلبا کو یوگا جیسے طریقوں کے استعمال سے بھی متعارف کرایا جائے گا۔ انھیں کھیل میں غیر اخلاقی سرگرمیوں اور جوش اور مادوں کے استعمال کے مسائل سے آگاہ کیا جائے گا۔

متن کا شعبہ 3: کسی مخصوص پہلو پر توجہ

اس مواد کے شعبے کے ذریعہ طلبا درج ذیل میں سے کسی ایک پہلو پر توجہ مرکوز کریں گے:

a. کھیلوں کی کوچنگ کا تعارف (کسی مخصوص کھیل میں)
   i. کھیلوں میں حفاظت کے اصول
   ii. طاقت اور جسمانی تربیت
   iii. تدریسی مہارتیں
   iv. کھیل میں حکمت عملی اور حربے
b. کھیلوں کے فرائض کی عمل آوری کا تعارف (کسی خاص کھیل میں)
   i. کھیل کے قواعد وضوابط
   ii. کھیلوں کے فرائض کی عمل آوری کے اصول اور رہنما خطوط
c. کھیلوں کی تعلیم کا تعارف
   i. کھیلوں میں حفاظت کے اصول
   ii. طاقت اور جسمانی تربیت
   iii. تدریسی مہارتیں
   iv. کھیلوں کے ذریعے زندگی کی مہارتیں سکھانے کے اصول
d. اسپورٹس فزیوتھراپی کا تعارف
   i. علم تشریح الاعضا اور تشریح البدن
   ii. کھیلوں میں چوٹوں کی روک تھام اور علاج کے اصول
e. اسپورٹس مینجمنٹ کا تعارف
   i. وقوعوں کے انتظام میں عمل اور منصوبہ بندی
   ii. بازار کاری، اسپانسرشپ، تشہیر، اور برانڈ کی نمائندگی
   iii. وقوعوں کے مالیاتی امور اور کھاتہ داری
   iv. ٹیم انتظام
   v. کھلاڑی انتظام
   vi. کھیلوں میں اخلاقیات اور ضابطہ اخلاق
f. کھیلوں کے علم کا تجزیہ اور شماریات کا تعارف
   i. کھیل میں حکمت عملی اور حربے

ii. بنیادی پیشگی منصوبہ بندی

iii. کھیلوں کے ڈیٹا کا تجزیہ اور حکمت عملی کی تیاری

g. اسپورٹس فوٹو گرافی اور ویڈیو گرافی کا تعارف

i. فوٹو گرافی کے آلات اور ان کی دیکھ بھال

ii. فوٹو گرافی کے بنیادی اصول

iii. متحرک فوٹو گرافی کے اصول

h. اسپورٹس میڈیا اور صحافت کا تعارف

i. کھیلوں کے میڈیا اور صحافت کی تاریخ

ii. صحافت میں اخلاقیات اور بنیادی اصول

10.6.3 پیشہ ور کھلاڑیوں کے لیے جسمانی تعلیم

یہ شعبہ پیشہ ور کھلاڑیوں کے لیے جسمانی تعلیم کی وضاحت کرتا ہے۔

10.6.3.1 پیشہ ور کھلاڑیوں کے لیے جسمانی تعلیم کے نصاب کو ترتیب دینے کے اصول

پیشہ ور کھلاڑیوں کے لیے جسمانی تعلیم کا مقصد طلبا کی صلاحیتوں اور مہارتوں کو مضبوط بنانا ہے تاکہ وہ کھیل اور جسمانی سرگرمیوں کو پیشہ ورانہ سطح پر جاری رکھ سکیں۔ فرض کیا جاتا ہے کہ ان میں سے کئی طلبا پہلے ہی اپنے منتخب کردہ کھیل میں کو چنگ حاصل کر رہے ہوں گے اور یہ نصاب ان کی مزید ترقی میں مددگار ثابت ہوں گے۔

یہ نصاب درج ذیل اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیے جانے چاہیے:

a. طلبا انسانی جسم کے تشریح الاعضا اور تشریح البدن کے اہم پہلوؤں کو سمجھیں گے۔

b. وہ اپنی قوت برداشت، طاقت، اور لچک کو بڑھانے کے لیے مختلف طریقے سیکھیں گے۔

c. وہ کسی مخصوص کھیل میں تکنیکوں اور عملی حکمتوں کو سیکھیں گے اور ان کا اطلاق کریں گے۔

طلبا کو ان کے منتخب کردہ مخصوص کھیل یا سرگرمی کے مطابق مواد کا شعبہ فراہم کیا جانا چاہیے۔

10.6.3.2 متن کے توضیحی شعبے

ذیل میں پیشہ ور کھلاڑیوں کے لیے جسمانی تعلیم کے چند نمایاں تعلیمی شعبے دیے گئے ہیں۔ چونکہ عملی مشق اس شعبے میں خصوصی اہمیت رکھتی ہے، اس لیے آدھا وقت انفرادی مشق اور تربیت کے لیے مختص کیا جانا چاہیے۔

متن کا شعبہ 1: کھیل اور فٹنس کے اعلیٰ بنیادی اصول

اس شعبے کے ذریعہ طلبا طاقت اور جسمانی تربیت کے لیے ضروری مشقوں میں مہارت حاصل کریں گے۔ کسی بھی کھیل یا جسمانی سرگرمی میں

قوت برداشت، اور لچک کا برقرار رہنا ضروری ہوتا ہے۔ طلبا کو یہ سمجھایا جائے گا کہ ان صلاحیتوں کو کیسے بڑھایا جائے اور طاقت و لچک پیدا کرنے کے لیے یوگا جیسی مشقوں کو کیسے استعمال کیا جائے۔ اس کے علاوہ، طلبا کو کھیلوں میں بدعنوانیوں اور جوش آور مادوں کے استعمال کے مسائل سے بھی متعارف کرایا جائے گا۔

متن کا شعبہ 2: کسی مخصوص پہلو پر توجہ

اس شعبے میں، طلبا کسی مخصوص کھیل یا جسمانی سرگرمی پر توجہ مرکوز کریں گے، جو یا تو ان کے پیشہ ورانہ عزائم کے مطابق ہو یا ان کی ذاتی دلچسپی سے منسلک ہو۔ اس کے علاوہ انھیں انفرادی طور پر اپنی کھیلنے کی صلاحیت کو بہتر بنانے میں بھی مدد فراہم کی جائے گی۔

مخصوص کھیل یا جسمانی سرگرمی پر توجہ

a. کھیل میں بنیادی مہارتیں اور تکنیک (کسی خاص کھیل کے حوالے سے)
b. کھیل میں حکمت عملی اور تدابیر
c. پلیٹس (Pilates) کی بنیادی تکنیک
d. تائی چی (Tai-Chi) کی بنیادی مشقیں

انفرادی

a. پرانایام (سانس کی مشقیں) اور یوگا سُوتروں کی تفہیم
b. کھیل میں قوت برداشت اور قلب و شریان کی تربیت (کسی مخصوص کھیل کے حوالے سے)
c. اعلیٰ طاقت اور جسمانی تربیت

سیکشن 10.7

بین موضوعاتی شعبے

بین موضوعاتی نصاب کے شعبے میں مختلف موضوعات شامل ہوں گے، جیسے: کاروباری مطالعات، کھاتہ داری، پائیداری اور موسمیاتی تبدیلی (ماحولیاتی تعلیم)، میڈیا اور صحافت، خاندانی اور کمیونٹی سائنس (ہوم سائنس کی موجودہ شکل)، بھارتی علم کے نظام، قانونی مطالعات۔ یہ فہرست وقت کے ساتھ مزید بہتر اور وسیع کی جا سکتی ہے۔

ذیل میں پائیداری اور موسمیاتی تبدیلی اور میڈیا و صحافت کے تعلیمی مواد کی تفصیل دی گئی ہے۔

10.7.1 پائیداری اور موسمیاتی تبدیلی

یہ شعبہ پائیداری اور موسمیاتی تبدیلی کی وضاحت کرتا ہے۔

10.7.1.1 پائیداری اور موسمیاتی تبدیلی کے نصاب کو ترتیب دینے کے اصول

پائیداری اور موسمیاتی تبدیلی کی تعلیم کا مقصد طلبا میں موسمیاتی آگاہی پیدا کرنا اور انھیں اس موضوع پر گہرائی سے غور و فکر کے قابل بنانا ہے، تاکہ وہ بھارتی تناظر میں پائیداری اور موسمیاتی تبدیلی کے باہمی تعلقات کو سمجھ سکیں۔

اس نصاب کی ترتیب میں درج ذیل اصولوں کو مدنظر رکھا جانا چاہیے:

a. طلبا ماحولیاتی مسائل کو گہرائی سے سمجھیں گے لیکن ان کی پیچیدگی سے مایوس نہیں ہوں گے۔

b. وہ معاشرتی اور ماحولیاتی عوامل کے باہمی تعلق کو سمجھتے ہوئے ماحولیاتی مسائل کی وضاحت اور خلاصہ کریں گے۔

c. وہ پائیداری اور موسمیاتی تبدیلی کے مسائل میں موجود ادلا بدلی اور اخلاقی پہلوؤں کی چنوتیوں کو سمجھیں گے۔

d. وہ ماحولیاتی خواندگی میں مہارت حاصل کریں گے، جو انھیں ماحولیاتی اقدامات میں متحرک کردار ادا کرنے کے قابل بنائے گی۔

ماحولیاتی مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک بین موضوعاتی نقطۂ نظر کی ضرورت ہوتی ہے، جس میں سائنس، سماج، معیشت اور سیاست کے عناصر شامل ہوتے ہیں۔ پائیداری اور موسمیاتی تبدیلی کے نصاب کو سماجی-ماحولیاتی نظام کے خاکے کے تحت تیار کیا جانا چاہیے، جو ماحولیاتی مسائل کو ایک پیچیدہ، غیر خطی اور مختلف اثرات کے حامل عوامل کے طور پر دیکھتا ہے۔ اس خاکہ کا بنیادی نکتہ مساوات اور ماحولیاتی انصاف ہے، جس پر زور دیا جانا ضروری ہے۔

طلبا کو مختلف سطحوں پر پائیداری اور موسمیاتی تبدیلی کی چنوتیوں کا سامنا کرنا چاہیے۔ انھیں انفرادی اور نظامی تبدیلیوں، اور تکنیکی حل و شراکتی اقدامات کی حدود اور ضروریات کے درمیان فرق کو سمجھنا چاہیے۔ مزید برآں، طلبا کو مختلف سطحوں پر کامیاب ماحولیاتی اقدامات کے مطالعاتی تجزیات میں شامل کیا جانا چاہیے۔ یہ تجزیے طلبا کو یہ سکھائیں گے کہ پیچیدگی سے مغلوب ہوئے بغیر کس طرح پیچیدہ ماحولیاتی چنوتیوں کا موثر انداز میں مقابلہ کیا جاسکتا ہے، بغیر اس پیچیدگی سے مغلوب ہوئے۔

10.7.1.2 متن کے توضیحی شعبے

ذیل میں گریڈ 11 اور 12 کے لیے پائیداری اور موسمیاتی تبدیلی سے متعلق مواد کے توضیحی شعبے دیے گئے ہیں:

متن کا شعبہ 1: سماجی-ماحولیاتی نظام کے نقطۂ نظر سے ماحولیاتی سائنس

روایتی طریقوں کے ذریعہ ماحولیاتی مسائل کو حل کرنا ممکن نہیں رہا، جہاں خالص سائنسی اور سماجی علوم کو الگ سمجھا جاتا تھا۔ آج کے دور میں، ایک انسان کے طور پر ہم لوگ خود ماحول کا ایک لازمی حصہ ہیں اور ہمارے اعمال کا اثر ماحول اور انسانیت پر پڑتا ہے۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے، طلبا زمین کو درپیش خطرات، سیاروی حدود (Planetary Boundaries) کی باہمی وابستگی اور ان حدود کے ٹوٹنے کے اثرات کا مطالعہ کریں گے۔ مزید برآں، وہ نظام کے نقطۂ نظر (Systems Perspective) کو استعمال کرتے ہوئے ماحولیاتی نقطۂ انجماد (Tipping Points) کے مطالعے کا جائزہ لیں گے۔ یہ بھی واضح کیا جائے گا کہ صرف انفرادی طرزِ عمل میں تبدیلی کافی نہیں، بلکہ ماحولیاتی پائیداری کے لیے نظام کی سطح پر مداخلت (Systemic Interventions) کی ضرورت ہوتی ہے۔ طلبا یہ بھی سمجھیں گے کہ محض ٹیکنالوجی کے استعمال (جیسے کہ جدید فضلہ مینجمنٹ یا توانائی کی پیداوار کے نئے طریقے) سے پائیداری کے تمام مقاصد حاصل نہیں کیے جاسکتے۔ اس کے لیے لوگوں، ثقافت، منڈیوں اور پالیسیوں کے ساتھ موافق طریقے سے کام کرنا ضروری ہے۔

متن کا شعبہ 2: ماحولیاتی آلودگی۔ ہوا

ہوا کی آلودگی آج کے دور میں ایک سنگین ماحولیاتی مسئلہ ہے، جس کے انسانی صحت پر شدید اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ طلبا درج ذیل موضوعات کا مطالعہ کریں گے: ہوا کی آلودگی کے تصورات، بشمول موسمیات، اجزائے ترکیبی (معطل شدہ ذرات SPM، نائٹروجن آکسائیڈ NOX، سلفر آکسائیڈ SOX) اور ذرائع (صنعتی، گاڑیوں سے خارج ہونے والا دھواں)۔ ہوا کی آلودگی کے اثرات، جو کہ پودوں، جانوروں اور انسانی صحت کے علاوہ معیشت اور ماحولیاتی انصاف پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ ہوا کی آلودگی کے کنٹرول کے اقدامات، جن میں تکنیکی اور طرزِ عمل میں تبدیلی دونوں شامل ہوں گے۔

متن کا شعبہ 3: حیاتیاتی تنوع

طلبا سب سے پہلے حیاتیاتی تنوع (ماحولیاتی نظام، انواع، قدرتی مناظر) کے بنیادی تصورات کو تازہ کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ انسانی وجود کے لیے حیاتیاتی تنوع کیوں اہم ہے۔ اس کے بعد، وہ حیاتیاتی تنوع کو لاحق خطرات اور اس کے عالمی اور قومی سطح پر اثرات کو سمجھیں گے۔ حیاتیاتی تنوع کے خاتمے کے انسانی انحصار سے جڑے اثرات بھی زیرِ بحث آئیں گے۔ اس مواد کا شعبہ حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کی تاریخ کا ایک پس منظر فراہم کرے گا، جس میں بھارتی قوانین، محفوظ شدہ علاقے، اور کمیونٹی تحفظ پر تنقیدی جائزہ لیا جائے گا۔ طلبا حیاتیاتی تنوع کی مقامی سطح پر دستاویز بندی کے چند طریقے بھی سیکھیں گے، جیسے کہ شہری سائنس اور عوامی حیاتیاتی تنوع کے رجسٹر (PBRS)۔

متن کا شعبہ 4: موسمیاتی تبدیلی

موسمیاتی تبدیلی دنیا کے ماحول کو از سر نو بدل رہی ہے اور آنے والی دہائیوں میں انسانیت پر اس کے بڑے اثرات مرتب ہوں گے۔ طلبا کو زمین کے ماحولیاتی نظام کے سائنسی پہلوؤں سے متعارف کرایا جائے گا اور وہ ماحولیاتی انصاف اور موسمی پیٹرنز میں ہونے والی تبدیلیوں پر غور کریں گے۔ مزید برآں، وہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر موسمیاتی تبدیلی سے متعلق معاہدوں سے واقف ہوں گے اور یہ سیکھیں گے کہ مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو کم کرنے اور ان کے مطابق خود کو ڈھالنے کے لیے کن مثبت اقدامات کو اپنایا جا سکتا ہے۔

10.7.2 میڈیا اور صحافت

یہ متن میڈیا اور صحافت سے متعلق وضاحت فراہم کرتا ہے۔

10.7.2.1 میڈیا اور صحافت کے نصاب کو ترتیب دینے کے اصول

میڈیا اور صحافت کی تعلیم کا مقصد طلبا کو میڈیا کی متنوع اقسام، ٹیکنالوجی اور اس کے افعال سے متعارف کرانا ہے، تاکہ وہ میڈیا خواندگی اور پروڈکشن کی مہارتیں حاصل کر سکیں۔

میڈیا اور صحافت کے نصاب درج ذیل اصولوں کے تحت ترتیب دیے جانے چاہیے:

a. طلبا معاشرے میں میڈیا کے کردار کا تنقیدی جائزہ لیں گے اور روایتی میڈیا سے لے کر سوشل میڈیا پر خبریں فراہم کرنے کے مختلف طریقۂ کار تک کا تجزیہ کریں گے۔

b. وہ میڈیا کی عالمی اور مقامی تاریخ کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔

c. وہ مختلف ذرائع ابلاغ کے بنیادی عناصر کو سمجھیں گے اور صحافت کے بنیادی اصول سیکھیں گے۔

d. وہ دستیاب ٹول اور ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے محدود پیمانے پر میڈیا پروڈکشن کر سکیں گے۔

10.7.2.2 متن کے توضیحی شعبے

درج ذیل مواد کے شعبے گریڈ 11 اور 12 کے لیے میڈیا اور صحافت کے نصاب کی وضاحت کرتے ہیں:

متن کا شعبہ 1: میڈیا خواندگی

اس متن کے شعبے کے ذریعہ طلبا کو میڈیا کے متن کو سمجھنے اور ان کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت حاصل ہوگی۔ وہ میڈیا کے کام کرنے کے طریقۂ کار کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے اور مختلف میڈیا فارمیٹ اور ان کی خصوصیات میں فرق کر سکیں گے۔ حقیقی دنیا کی مثالوں کے ذریعہ وہ مختلف ذرائع ابلاغ جیسے اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، اور سوشل میڈیا کی بنیادی خصوصیات کو سمجھیں گے۔ وہ یہ بھی سیکھیں گے کہ عوامی میڈیا باہری دنیا کے بارے میں ہمارے تصورات کو کس طرح متاثر کرتا ہے۔

متن کا شعبہ 2: میڈیا کی تاریخ

اس متن کے ذریعہ طلبا بھارت میں سماجی طور پر ذمہ دار میڈیا کے طریقہ کار کو تاریخی مثالوں کے ذریعہ بڑے پیمانے پر پہچاننے کے قابل ہوں گے۔ وہ بھارتی قومی تحریک اور سماجی اصلاحات میں اہم شخصیات جیسے مہاتما گاندھی اور ڈاکٹر بی. آر. امبیڈکر کے صحافتی کردار کو سمجھیں گے۔ مزید برآں، وہ نوآبادیاتی دور کے بعد کے بھارتی ریاستی ڈھانچے، میڈیا اداروں اور سرکاری میڈیا پالیسیوں کے بارے میں ایک وسیع تناظر حاصل کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ، وہ پرنٹ، نشریاتی، اور ڈیجیٹل میڈیا میں ہونے والی ترقیات کا ایک جائزہ بھی حاصل کریں گے۔

متن کا شعبہ 3: صحافت کی بنیادی باتیں

اس متن کے ذریعہ طلبا صحافت کے بنیادی اصولوں سے روشناس ہوں گے، بشمول اخبارات، نشریاتی میڈیا، اور سوشل میڈیا۔ وہ رپورٹنگ، خبر جمع کرنا، انٹرویو لینا اور کہانی کے بنیادی اصول سیکھیں گے۔ اس کے علاوہ خبروں کے یکجا کرنے کے وقت، وہ صحافتی اخلاقیات، سماجی ذمہ داری، اور خبر کی صداقت جانچنے کی تکنیکوں کو بھی سمجھیں گے۔ وہ یہ سیکھیں گے کہ ایک خبر کیسے تیار ہوتی ہے، کون کون سے مراحل سے گزرتی ہے اور جعلی خبروں سے کیسے بچا جا سکتا ہے ان کو ایسے نوٹ اور تکنیک سے بھی متعارف کرایا جائے گا جس کے ذریعہ وہ خبروں کو جانچ کر سکیں گے۔ طلبا مختلف اقسام کی خبروں میں فرق کرنے کے قابل ہوں گے اور ان کا مؤثر طریقے سے احاطہ کرنا سیکھیں گے۔ وہ اپنی پسند کے موضوعات پر رپورٹنگ کی مشق بھی کریں گے۔

متن کا شعبہ 4: میڈیا بنانے کا پروجیکٹ

اس متن کے ذریعہ طلبا مقامی طور پر اہم موضوعات پر کام کریں گے اور دستیاب وسائل کا استعمال کرتے ہوئے نیوز لیٹر، اسکول میگزین یا وال میگزین تیار کریں گے۔ وہ تحقیق، منصوبہ بندی، ڈیٹا جمع کرنے، تحریر، ادارت، ڈیزائن اور پروڈکشن کی مہارتیں حاصل کریں گے۔ وہ جدید آڈیو اور ویڈیو کہانیاں تخلیق کریں گے اور انھیں سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر شیئر کرنا سیکھیں گے۔

سیکشن 10.8

زبانیں

گریڈ 11 اور 12 میں مختلف زبانوں کی تدریس کی جانی چاہیے، جن میں بھارت کی مقامی زبانیں، غیر ملکی زبانیں، کلاسیکی زبانیں، اور مختلف زبانوں کا ادب شامل ہو۔ اس باب میں انگریزی زبان اور ادب کی وضاحت دی گئی ہے۔

10.8.1 انگریزی زبان

یہ انگریزی زبان کے نصاب کی ایک مثال ہے۔

10.8.1.1 انگریزی زبان کے نصاب کو ترتیب دینے کے اصول

ثانوی سطح میں انگریزی زبان کی تدریس کا مقصد ابلاغی مہارت کو فروغ دینا اور زبان میں مہارت پیدا کرنا ہے۔ طلبا کو حقیقی زندگی کے حالات میں زبان کے موثر استعمال کی صلاحیت حاصل ہوگی اور وہ انگریزی بولنے والے معاشروں کے ثقافتی تنوع کو سمجھنے اور سراہنے کے قابل ہوں گے۔

انگریزی زبان کے نصاب کو درج ذیل اصولوں کے مدنظر ترتیب دیا جانا چاہیے:

a. طلبا بھارت میں انگریزی زبان کی تاریخ اور ارتقا کو دریافت کر سکیں گے اور سمجھ سکیں گے۔

b. وہ مختلف مواقع پر، رسمی اور غیر رسمی انداز میں، موثر طریقے سے ابلاغ کی صلاحیت پیدا کریں گے۔

c. وہ ذاتی، تعلیمی، تخلیقی اور پیشہ ورانہ مقاصد کے لیے اپنی زبان کی بنیاد کو وسیع کریں گے۔

d. وہ متون کو سمجھنے اور ان کا تجزیہ کرنے، نیز حقیقت پر مبنی سیاق و سباق میں مطالعہ اور تحریر کی مہارت حاصل کریں گے۔

10.8.1.2 متن کے توضیحی شعبے

درج ذیل مواد کے شعبے گریڈ 11 اور 12 کے لیے انگریزی زبان کے نصاب کی وضاحت کرتے ہیں:

متن کا شعبہ 1: بھارت میں انگریزی زبان

اس متن کے ذریعہ طلبا انگریزی زبان کی تاریخ اور ارتقا کے بارے میں سیکھیں گے۔ ابتدا میں برطانیہ اور پھر دنیا کے دیگر حصوں میں، بالخصوص بھارت میں اس کی ترقی پر توجہ دی جائے گی۔ طلبا عالمی سطح پر انگریزی کی مختلف اقسام کے بارے میں سیکھیں گے، جن میں بھارتی انگریزی اور بھارت میں رائج مختلف انگریزی لہجے بھی شامل ہیں۔ یہ مطالعہ انھیں یہ سمجھنے میں مدد دے گا کہ یہ زبان کس طرح نوآبادیاتی دور سے بین الاقوامی زبان میں تبدیل ہوئی۔ طلبا زبانوں کے درمیان الفاظ کے تبادلے اور انگریزی میں بھارتی زبانوں کے الفاظ کے اثرات کا جائزہ لیں گے، جس میں ان کی توجہ کا مرکز بھارتی زبانوں سے انگریزی میں آئے ہوئے الفاظ کے ذخیرے اور ان الفاظ کی ساخت پر ہوگا جس سے ان کے الفاظ کے ذخیرے میں وسعت آئے گی۔ اس کے علاوہ، طلبا اپنے خاندانی زبان کے پس منظر پر تحقیق کریں گے اور ان کے خاندانی زبانوں کے مقامات کو زبان کے تناظر میں اپنی زبان کی مہارتوں، کامیابیوں اور امنگوں کی تفصیلات مرتب کریں گے۔

متن کا شعبہ 2: عملی انگریزی

اس متن کے ذریعہ طلبا تعلیمی اور غیر تعلیمی ماحول میں عملی زبان کی مہارت حاصل کرنا شروع کریں گے۔ اس کا مقصد مختلف مواقع پر مؤثر زبان کے استعمال پر مرکوز ہوگا، جس سے طلبا درج ذیل مہارتیں حاصل کرسکیں گے: (i) روزمرہ زندگی میں زبان کے عملی استعمال کو بہتر بنانا۔ (ii) تعلیمی، تخلیقی اور پیشہ ورانہ مقاصد کے لیے زبان کی اپنی بنیاد کو وسعت اور ترقی دینا۔ (iii) ایسی مہارتیں حاصل کرنا جو مختلف تعلیمی سرگرمیوں میں کام آسکیں۔ (iv) مڈل اور شروعاتی ثانوی اسکول کی ابتدائی جماعتوں میں حاصل کی گئی مہارتوں کو مزید مضبوط بنانا۔ (v) انگریزی کو زیادہ خود اعتمادی اور آزادی کے ساتھ استعمال کرنے کے قابل بننا۔

متن کا شعبہ 3: ابلاغ کے لیے انگریزی

اس متن کے ذریعہ طلبا کی صلاحیت میں مزید اضافہ ہوگا تاکہ وہ تعلیمی ماحول سے حقیقی دنیا کے مواصلاتی ماحول میں مؤثر طریقے سے آگے بڑھ سکیں۔ ابلاغی زبان کی تدریس (Communicative Language Teaching-CLT) کے اصولوں پر مبنی، طلبا کو حقیقی زندگی کی نقالی میں زبان کے استعمال کے قابل بنایا جائے گا طلبا مواصلاتی صلاحیت پر مبنی سرگرمیوں میں انگریزی زبان کا استعمال کریں گے۔ اس میں زبان کی تجویز کردہ شکل کو ثانوی حیثیت دی جائے گی، جبکہ مؤثر ابلاغ پر زیادہ زور دیا جائے گا۔ اس میں درج ذیل پہلوؤں کو شامل کیا جائے گا: بالمشافہ گفتگو، فون پر گفتگو، مختلف ڈیجیٹل ذرائع سے مواصلات۔ اس عمل میں، طلبا درج ذیل مہارتیں بھی حاصل کریں گے: گفت وشنید، تنقیدی سوچ، اجتماعی کام، اس طرح زبان کے حوالے سے کلاس روم حقیقی دنیا سے زیادہ قریب ہوجائے گا۔

متن کا شعبہ 4: انگریزی زبان اور اس کی ساخت

اس متن کے ذریعہ طلبا ابلاغ میں زبان کی طاقت کو سمجھیں گے۔ وہ درج ذیل مہارتیں حاصل کریں گے: زبان کے ذریعے دوسروں پر اثر ڈالنا اور قائل کرنا، تحریری اور زبانی ذرائع سے خیالات اور معانی کی ترسیل، طلبا بلاغت کے اصول سیکھ کر درج ذیل صلاحیتوں کو فروغ دیں گے: مؤثر ابلاغ، دلائل کا تنقیدی تجزیہ، مباحثے میں مؤثر شمولیت، زیادہ زور غیر افسانوی متون پر دیا جائے گا طلبا کو مواقع دیے جائیں گے تاکہ وہ مصنفین کی قائل کرنے والی زبان کے استعمال کا تجزیہ کریں، جو مکالمے اور مباحثے پر اثر انداز ہوتا ہے طلبا وہ طریقے سیکھیں گے جو انھیں دلائل کا تجزیہ اور مؤثر انداز میں اپنے خیالات پیش کرنے کے قابل بنائیں گے اور وہ باشعور اور سرگرم شہری بن سکیں گے۔

10.8.2 انگریزی ادب

یہ انگریزی ادب کے لیے ایک وضاحت ہے۔

10.8.2.1 انگریزی ادب کے نصاب کو ترتیب دینے کے اصول

انگریزی ادب کی تدریس کا مقصد طلبا میں تنقیدی اور تخلیقی مہارتوں کو فروغ دینا اور انھیں ادب کی گہرائی اور تنوع سے روشناس کرانا ہے۔

انگریزی ادب کے نصاب درج ذیل اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیے جانے چاہیے:

a. طلبا بھارت بھر کے مختلف ادبی متون سے استفادہ کریں گے، جن میں بھارتی زبانوں سے ترجمہ شدہ متون بھی شامل ہوں گے۔

b. وہ تحریر کے ذریعہ زبان اور متون کے رسمی پہلوؤں کو سمجھیں گے اور ان سے وابستگی قائم کریں گے۔

c. وہ انگریزی زبان کو تخلیقی اظہار کے ایک آلے کے طور پر استعمال کریں گے۔

d. وہ ادبی اور ثقافتی متون کے ذریعہ بھارت کی وسعت اور تنوع کو سراہیں گے۔

ادب، رواں زبانی اور تحریری مواصلات کے لیے ایک ذریعہ ہے۔ انگریزی زبان میں غرق ہو جانا ادب کا ایک اہم پہلو ہے۔ لہٰذا، طلبا کو ایسے مطالعہ میں شامل کیا جائے گا جو ثانوی اسکول کے طلبا کے ممکنہ دلچسپی کے موضوعات کے گرد گھومتے ہوں، جیسے: نوجوانوں اور اسکول کی زندگی، ماحولیات، جادو اور تحیر، سائنس فکشن اور فطرت۔ اگرچہ تحریری متون پر زیادہ توجہ مرکوز ہوگی، لیکن انگریزی ادب کا انتخاب کرنے والے طلبا اپنی تنقیدی اور تخلیقی مہارتوں کو دیگر متنی اشکال تک بھی بڑھا سکیں گے۔

10.8.2.2 متن کے توضیحی شعبے

درج ذیل متن کے شعبے گریڈ 11 اور 12 میں انگریزی ادب کے لیے مثال کے طور پر دیے گئے ہیں۔ ان کے ذریعہ طلبا کو متنوع ادبی اصناف سے متعارف کرایا جائے گا اور وہ بھارت اور بیرون ملک کے مختلف متون (انگریزی میں اور ترجمے کی صورت میں) سے واقف ہوں گے۔

متن کا شعبہ 1: ادب کا مطالعہ

اس متن کے ذریعہ طلبا متون کی تفہیم، ان کی تعبیر اور زبانی و تحریری طور پر اپنے خیالات کے اظہار کی مہارتیں حاصل کریں گے۔ طلبا اس بات سے آگاہ ہوں گے کہ تحریری شکلیں ہماری دنیا میں کتنی متنوع ہیں، جن میں شامل ہیں: کلاسیکی ادبی متون، اخبارات اور واٹس ایپ پیغامات۔ اس کے بعد طلبا کو مختلف ادوار اور ثقافتی پس منظر سے تعلق رکھنے والی نثر اور شاعری سے متعارف کرایا جائے گا۔ وہ متون کی رسمی خصوصیات اور ان کے موضوعاتی خدشات کو سمجھنے کا فن سیکھیں گے۔ طلبا انفرادی طور پر اور گروہوں میں متون کو دوبارہ لکھنے کی مشق کریں گے، جیسے: الفاظ کو تبدیل کر کے، مقامات اور سیاق و سباق میں تبدیلی لا کر، کہانیوں کے آغاز اور انجام میں ردوبدل کر کے۔ اس عمل کے ذریعہ، طلبا یہ سمجھیں گے کہ معنی کیسے پیدا کیے جاتے ہیں اور کس طرح تحریری عناصر ایک مخصوص مفہوم کو جنم دیتے ہیں۔

متن کا شعبہ 2: افسانہ اور ناول

اس متن کے ذریعہ طلبا کو یہ تصور دیا جائے گا کہ انسان بنیادی طور پر کہانی سنانے والے ہوتے ہیں اور ان میں منطقی انجام کی خواہش موجود ہوتی ہے۔ انھیں یہ بھی سمجھایا جائے گا کہ کہانی سنانے والے معاشرتی تاریخوں کے پہلے محافظ (Custodians) ہوتے ہیں۔ طلبا مختصر کہانی کے ابتدائی نمونوں (جیسے لطیفے، حکایات، تمثیلات) اور ان کے غیر مغربی ہم منصبوں (جیسے بھارتی کتھا اور قصّہ) کا مطالعہ کریں گے۔ اس کے بعد وہ عوامی اور پریوں کی کہانیوں اور مشرقی و مغربی روایات میں موجود تمثیل (Fable) کا جائزہ لیں گے۔ طلبا جدید دور کے مختصر افسانے کو بھی پرکھیں گے اور دیکھیں گے کہ یہ پہلے کی کہانیوں سے کس طرح ترقی یافتہ شکل میں سامنے آیا ہے۔ وہ دنیا کے مختلف حصوں سے چار یا پانچ مختصر کہانیوں کا مطالعہ کریں گے اور ان میں درج ذیل امور پر غور کریں گے: خیالی کہانی (Fantasy) کا مختصر اصناف میں کیا مطلب ہے؟ حقیقت پسندی (Realism) نے کس دور میں مختصر کہانی کو کس طرح متاثر کیا؟ آج کے دور میں خیالی کہانیوں کی مقبولیت کیوں بڑھ رہی ہے؟ بعد ازاں، طلبا ناول کی تاریخ کا مختصر جائزہ لیں گے اور کچھ ابتدائی ناولوں کے اقتباسات پڑھیں گے۔ آخر میں وہ ایک مکمل ناول کا مطالعہ کریں گے اور اس کا تفصیلی تجزیہ کریں گے۔

متن کا شعبہ 3: شاعری اور ڈرامے کا تعارف

اس متن کے ذریعہ طلبا کو براہ راست ادبی تخلیقات کے مواد، اسلوب، اور اثرات سے متعارف کرایا جائے گا۔ اس میں مصنف اور ادبی روایت پر مبنی نقطۂ نظر کے بجائے خود تخلیقات پر زیادہ زور دیا جائے گا۔ شاعری کی مخصوص مشقوں میں طلبا کو یہ سمجھنے میں مدد دی جائے گی کہ الفاظ، آواز، اثر، تصویری پیکر، اور ثقافتی پس منظر کے درمیان کیا تعلق ہوتا ہے۔ ڈراما سے متعلق سرگرمیوں میں، طلبا درج ذیل نکات پر غور کریں گے: متن اور اداکاری کے درمیان فرق اور تسلسل، مقامی سطح پر رائج ڈرامائی روایات پر غور و فکر، اداکاری کے مختلف مقامات (جیسے تھیٹر، ریڈیو، گلیوں، بازاروں، مذہبی مقامات، تقریبات، ٹیلی ویژن، فلم، پرفارمنس آرٹ، اور خاکے)۔

متن کا شعبہ 4: مطالعہ اور تحریر۔ شاعری/مضمون/مختصر کہانی/ڈرامہ

اس متن کے ذریعہ طلبا مندرجہ بالا چار میں سے کسی ایک صنف پر توجہ مرکوز کریں گے۔ وہ اس صنف کے اعلیٰ درجے کے نمونے پڑھیں گے اور ان پر تنقیدی غور و فکر کریں گے۔ طلبا درج ذیل پہلوؤں سے واقف ہوں گے: منتخب صنف کی رسمی اور ساختی خصوصیات، ادبی تاریخ میں اس صنف کا ارتقاء، مختلف ممالک اور بھارتی ادبی روایات میں اس صنف کو اپنانے کے طریقے، طلبا تحریری مشقوں کی ایک سلسلہ وار مشق کریں گے، جو انھیں عملی طور پر صنف سے واقفیت اور اپنے خیالات کے اظہار کا موقع فراہم کرے گی۔ آخر میں، طلبا ایک تخلیقی تحریری منصوبہ (Creative Writing Project) انجام دیں گے، جس میں وہ اپنی کہانیاں، نظمیں، مضامین یا ڈرامے خود لکھیں گے اور انھیں اپنے سیاق و سباق کے مطابق ڈھالیں گے۔

سیکشن 10.9

گریڈ 11 اور 12 اور اعلیٰ تعلیم

> "ثانوی اسکول کے موجودہ امتحانات، بشمول بورڈ امتحانات اور داخلہ امتحانات اور ان کے نتیجے میں فروغ پانے والی کوچنگ کلچر نے طلبا کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ یہ امتحانات سچّے اور بامقصد تعلیمی عمل کے وقت کو کم کر کے، اسے غیر ضروری امتحانی تیاریوں میں بدل دیتے ہیں۔ مزید برآں، یہ امتحانات طلبا کو محدود اور یک طرفہ نصاب تک محدود کر دیتے ہیں، جبکہ مستقبل کے تعلیمی نظام میں لچک اور انتخاب کی آزادی سب سے زیادہ اہم ہو گی!"
>
> [NEP2020,4.36]

گزشتہ دہائیوں میں، ہندوستان میں بدقسمتی سے یہ رجحان پیدا ہو گیا ہے کہ گریڈ 11 اور 12 کو محض اعلیٰ تعلیم میں داخلے کے حصول کا ذریعہ سمجھا جانے لگا ہے۔ اس سوچ نے درسیاتی منطق کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے اور اس کا بنیادی مقصد محض امتحانات کے لیے تیاری بن کر رہ گیا ہے۔

قومی درسیاتی خاکہ (NCF) کی درسیاتی منطق اسکولی تعلیم کے بنیادی مقاصد اور اہداف کو حاصل کرنے پر مرکوز ہے۔ اس میں تعلیمی معیارات، مواد تدریسیات اور سب سے اہم جائزے کو اس انداز میں ترتیب دیا گیا ہے کہ یہ حقیقی تعلیمی اہداف کا حصول ہو سکے۔ اسکول کی ثانوی تعلیم، بالخصوص گریڈ 11 اور 12 کا مقصد طلبا کو اعلیٰ تعلیم کے مختلف پروگراموں میں داخلے کے لیے محض ایک انتخابی اور چھنٹنی کا عمل نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ، اس کی بنیاد (NEP) کے چار بنیادی اصولوں پر ہونی چاہیے:

a. لچک (Flexibility) طلبا کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ اپنی تعلیمی راہوں اور پروگرام کا انتخاب خود کریں تا کہ وہ اپنی صلاحیتوں اور دلچسپیوں کے مطابق اپنی زندگی کے راستے متعین کر سکیں۔

b. آرٹ اور سائنس، درسی اور غیر درسی سرگرمیوں، اور فنی و تعلیمی شعبوں کے درمیان سخت تقسیم کو ختم کیا جائے مختلف تعلیمی شعبوں کے درمیان غیر ضروری درجہ بندی اور علیحدگی کو ختم کر کے، تمام تعلیمی مواقع کو یکساں حیثیت دی جائے۔

c. کثیر جہتی اور جامع تعلیم طلبا کو سائنس، سماجی علوم، آرٹ، انسانی علوم اور کھیلوں میں متوازن تعلیم دی جائے۔ اس سے علم کی ہم آہنگی اور یکجہتی کو فروغ دیا جا سکے گا، تا کہ وہ کثیر جہتی دنیا میں بہتر کارکردگی دکھا سکیں۔

d. تعلیم کا مقصد امتحانات کے لیے محض یادداشت پر مبنی رٹے بازی نہیں ہونا چاہیے بلکہ تصوری فہم پر زور دیا جائے۔

گریڈ 11 اور 12 کا نصاب ان محرکات کی بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہے نہ کہ صرف اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلے کے لیے۔

قومی تعلیمی پالیسی 2020 (NEP 2020) نے اسکولی تعلیم کو اعلیٰ تعلیم میں داخلے کے عمل سے الگ کرنے کی سنجیدہ کوشش کی ہے۔

نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (NTA) ایک اعلیٰ معیار کی مشترکہ فطری صلاحیت کی جانچ کرے گی، ساتھ ہی سائنس، سماجی علوم، زبانوں، فنون لطیفہ اور فنی مضامین میں مشترکہ خصوصی امتحانات بھی کم از کم سال میں دو بار منعقد کیے جائیں گے۔ یہ امتحانات تصوری فہم (Conceptual Understanding) اور علم کے عملی اطلاق کا جائزہ لیں گے اور کوچنگ کی ضرورت کو کم کرنے کے لیے ترتیب دیے جائیں گے۔ طلبا کو یہ آزادی ہو گی کہ وہ اپنی دلچسپی اور مہارت کے مطابق مضامین کا انتخاب کریں اور ہر یونیورسٹی ان کے انفرادی مضمون پورٹ فولیو کو دیکھ کر طلبا کو داخلہ دے گی تا کہ ان کی دلچسپیوں اور صلاحیتوں کے مطابق مواقع فراہم کیے جا سکیں۔

[NEP2020,4.42]

یہاں اس بات پر زور دینا ضروری ہے کہ NTA کے خصوصی مشترکہ مضمون امتحانات کو وسیع بنیادوں پر ترتیب دیا جانا چاہیے تا کہ وہ متعلقہ مضامین میں اہم تصوری ڈھانچوں اور تحقیق کے طریقۂ کار پر مرکوز ہوں۔ اگر یہ امتحانات محض سطحی اور محدود معلومات پر مبنی ہوں، تو یہ قومی درسیات کے خاکے کے اہداف اور طریقۂ کار سے ہم آہنگ نہیں ہوں گے۔

حصہ D

اسکولی ثقافت اور اسکول کا طرزِ عمل

اس حصے میں ان سماجی اخلاقیات اور اقدار پر بحث کی گئی ہے جنھیں اسکولوں کو تشکیل دینا چاہیے کیونکہ یہ قومی درسیاتی خاکہ (NCF) کے متوقع تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے بہت ضروری ہیں۔ اس طرح کے کلچر اور اقدار کے فروغ اور دیکھ بھال کے لیے شعوری اور ارادی کاوشوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح کی کوششوں کے نتیجے طلبا کے لیے گہرے تجربے کے حامل ہوتے ہیں اور اس طرح کا تجربہ مثبت آموزشی ماحول کا سبب بنتا ہے اور مطلوبہ اقدار اور رجحان کے حصول کا بھی ذریعہ بنتا ہے۔

باب 1 "اسکولی ثقافت" سے متعلق ہے جس میں ان طریقوں کا ذکر ہے جنھیں اپنا کر اسکول اپنے سبھی اراکین کے لیے ایک ضرورت مند، مشترک اور آموزش کے مشترکہ ماحول کی تعمیر کر سکتے ہیں۔

باب 2 "اسکول کا طرزِ عمل" سے متعلق ہے جس میں بہت سے انتظامی اور اکادمک طریقہ عمل کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جن پر اسکول تنظیمی و تعلیمی اہداف کے حصول کے لیے استعمال پر غور و خوض کر سکتے ہیں۔

باب 1

اسکولی ثقافت

طلبا کی آموزش میں اسکولی ثقافت کا اہم اور راست رول ہوتا ہے۔ یہ توجہ اور جوش و جذبہ کے ساتھ آموزش میں طلبا کی عملی ترغیب، مصروفیت و جذبے کے قیام اور آموزش کے لیے ضروری تجسس اور استعجابی رویے کے فروغ کی حوصلہ افزائی کو یقینی بنا کر مؤثر آموزشی ماحول پیدا کرتا ہے۔ یہ آموزش پر مثبت انداز میں اثرانداز ہونے کے علاوہ طلبا میں اقدار اور فطری رجحان کے فروغ میں سب سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے اور کسی بھی درسیات کے یہی اہم مقاصد ہوتے ہیں۔

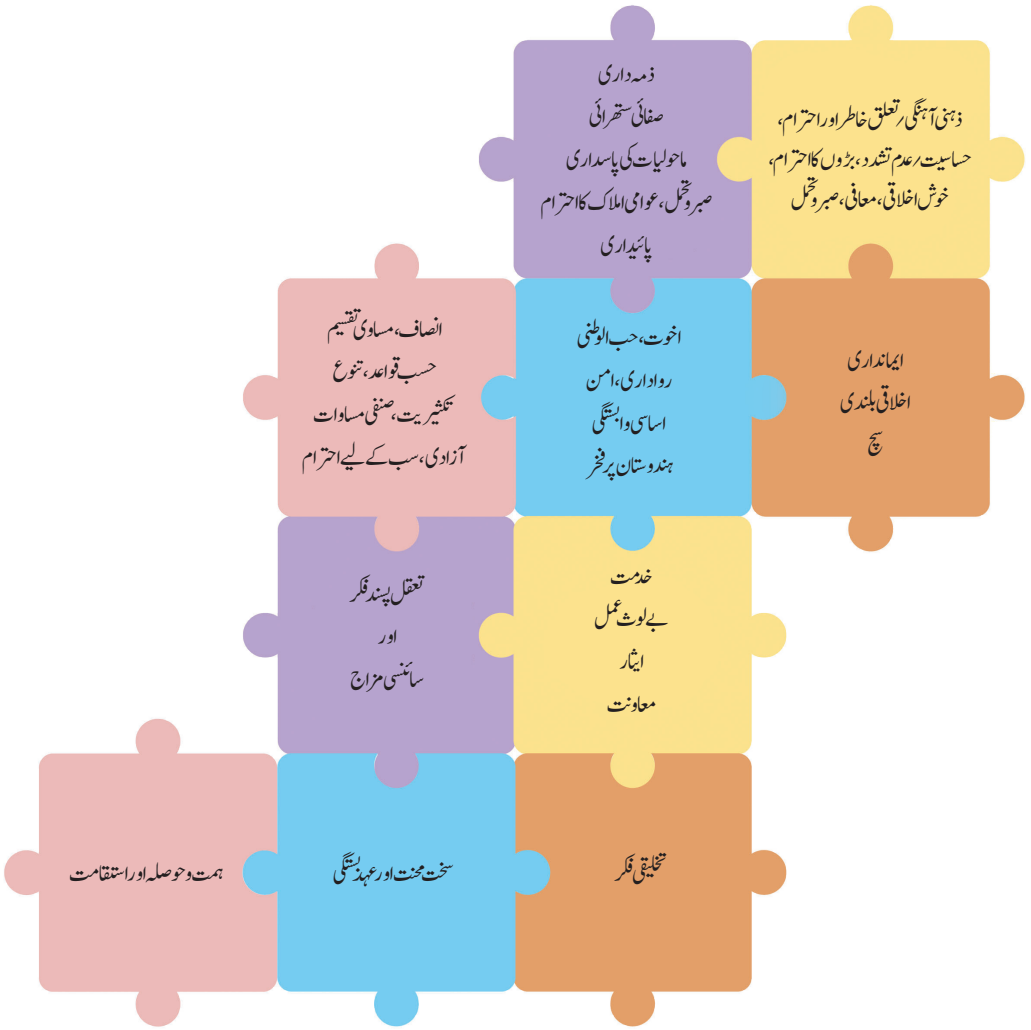

اس لیے مطلوبہ اہداف کے حصول کے لیے اسکولی ثقافت کو منظم انداز میں تشکیل کرنا چاہیے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مطابق:

> ”اسکولی تعلیمی نظام کے تمام شرکا بشمول استاذہ، پرنسپل، منتظمین، مشیران اور طلبا کو، 'طلبا کی ضروریات، شمولیت'، معدلت، احترام، وقار اور تمام افراد کی نجی زندگی کے تصور و نظریے کے تئیں خاص بنایا جائے گا۔ اس طرح کا تعلیمی ماحول طلبا کو بااختیار بنانے میں معاونت کے لیے بہترین راہ فراہم کرے گا اور یہی بااختیار افراد ایسا سماج بنانے میں معاون ہوں گے جو اپنے کمزور ترین شہریوں کے تئیں بھی جواب دہ ہو گا“
>
> [NEP,6.19]

اسکولی ثقافت کو درسیات کا شعوری طور پر انضمامی پہلو ہونا چاہیے جو NCF کے مقاصد میں شامل اقدار اور فطری میلان کے فروغ میں اہم کردار ادا کرے گا۔ اسے تمام پہلوؤں کی آموزش کے قابل بنانے کے لیے طلبا کو مصروف کن اور سرگرم ماحول بھی فراہم کرنے والا ہونا چاہیے۔

طلبا کی آموزش کو دوسری چیزیں بھی راست طور پر متاثر کرتی ہیں جیسے اساتذہ کی مصروفیات، ترغیب و تحریص اور کمیونٹی کی شمولیت۔ حالانکہ یہ سب بہت اہم پہلو ہیں لیکن اس درسیاتی خاکے میں ان پر تفصیلی بحث شامل نہیں ہے۔

سیکشن 1.1
اسکولی ثقافت کیا ہے؟

اسکولی ثقافت کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ پہلا اقدار، معیارات اور عقائد ہیں جن سے اسکولی ثقافت کی تشکیل ہوتی ہے۔ دوسرا برتاؤ، روابط اور عملی کارکردگیاں ہیں جو ثقافت کے مظہر ہیں اور ان کا تجربہ کیا جاتا ہے۔

ثقافت کی تشکیل اور اس کے مظہر کے عناصر باہم مشترک ہوتے ہیں لیکن ان دونوں پہلوؤں میں فرق کرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ طلبا مظاہر سے سیکھتے ہیں۔ ان مظاہر اور طلبا کے تجربات کو منظم انداز میں درسیاتی اغراض کے حصول کا سبب ہونا چاہیے۔

ان مظاہر یا ثقافت کے تجربات کے تشکیلی عناصر کو تین زمروں میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

a. **روابط:** اس کا مطلب یہ ہے کہ اسکول کے عملے کے اراکین، طلبا اور دوسرے ذمہ داران کس طرح ایک دوسرے سے رابطہ رکھتے اور کام کرتے ہیں مثلاً اساتذہ طلبا کو اطمینان و تحمل سے سنتے اور ان کی جسمانی و جذباتی صحت کے بارے میں فکرمند رہنے کا مظاہرہ کرتے ہیں طلبا کو مزید کلی تجربات فراہم کرنے کے لیے دوسرے اساتذہ سے اشتراک اور اسکولی ثقافت کا مظاہرہ کرنے والے آموزشی عمل میں والدین کی شراکت کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

b. **علامات:** اس کا تعلق اسکول میں قابل نمائش و قابل جشن امور سے ہے مثلاً اسکول کی دیواروں پر مثبت قابل نمائش تصویریں اور تحریریں ہوتی ہیں۔ اس طرح اسکول کی راہداریوں میں بہت سی تصویریں اور پینٹنگس ہوتی ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکول کس چیز کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور طلبا کے کن مخصوص کاموں کو اسکول اسمبلی میں سراہا جاتا ہے۔

c. **عملی کارکردگیاں اور انتظام و انصرام:** اس کا تعلق اسکول کے کلاس روم اور دیگر انتظامی امور سے ہے۔ اس کی ایک مثال کلاس روم میں بیٹھنے کا نظم ہے۔ اور ایک مثال کھیل کود یا ہاؤس کیپنگ سرگرمیوں میں ہم عمر اور ہم صنف طلبا کا گروپ میں تقسیم کرنے کا طریقہ ہے۔

اسکول کو روزمرہ کے انتظام و انصرام میں ثقافت سے متعلق اس طرح کے پہلوؤں کے امکانات اور اثرات کو پورے طور پر مدنظر رکھنا چاہیے۔ یہ آموزشی مواقع کے مکمل تعلیمی استعمال کے لیے قابل قدر مواقع فراہم کرتے ہیں اور محض کمرۂ جماعت تک تدریسی عمل کو محدود نہیں رکھتے ہیں۔

سیکشن 1.2

اسکولی ثقافت اور آموزش پر اس کے اثرات

طلبا کی آموزش میں اسکولی ثقافت دو طرح سے معاون ہوتی ہے:

a. اسکول میں منعقد ہونے والی تمام طرح کی آموزشی مصروفیات کے لیے ضروری ایک محفوظ، حوصلہ افزا اور آموزش کو فروغ دینے والا ماحول پیدا کرتے ہیں۔

b. NCF کے حصہ A باب 1 سیکشن 1.3.1 میں بیان کردہ مطلوبہ اقدار اور فطری میلان کے فروغ کے ذریعے درسیاتی اغراض کے حصول میں راست طور پر معاونت فراہم کرتے ہیں۔

1.2.1 استعداد بخش آموزشی ماحول کا فروغ

کسی اسکول کا آموزشی ماحول یا تو پابندی، تعمیل اور کنٹرول سے عبارت ہوتا ہے یا یہ ایک ایسا ماحول ہوتا ہے جو کسی فرد میں اعتماد، ذاتی نظم و ضبط، اپنے مقررہ حدود کی توسیع اور مقاصد کے حصول سے عبارت ہوتا ہے۔ دراصل یہ ایک مستقل عمل ہوتا ہے نہ کہ "یہ یا وہ" کی حالت ہوتی ہے۔ حالانکہ بنیادی تاثر سے یہ ضرور پتہ چل جاتا ہے کہ اس تسلسل کا کون سا پہلو اسکول کے لیے مطلوب ہے۔

شمولیاتی اور رساز گار ثقافت ایک مضبوط بنیاد تشکیل کرتی ہے جس پر اسکول کی تمام سرگرمیاں اور تدریسیاتی امور منحصر ہوتے ہیں، پروان چڑھتے ہیں اور کامیابی سے ہم کنار ہوتے ہیں۔ مکالمے اور اشتراک کے لیے طلبا اور اساتذہ کے درمیان باہمی احترام، بے خوف ماحول اور صحت مند رشتے ضروری ہیں۔ ان کے بغیر آموزش سب کے لیے غیر ضروری بحث اور بے زار کن ہو جاتی ہے۔ متحرک اور رساز گار ماحول کے علاوہ ذمہ دارانہ رویہ اور آموزش میں دقت طلبی کو بھی اسکولی ماحول میں مساوی اہمیت حاصل ہے۔ یہ سب درسیاتی اغراض کے حصول میں معاون ہوتی ہیں۔

درج ذیل جدول اس طرح کے معاون آموزشی ماحول اور ان کے حصول میں معاون اسکولی ثقافت کے بعض تشکیلی عناصر کی بنیادی حصولیات کو واضح کرتا ہے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں یہ عناصر تمام تعلقات، علامات، نظم اور معمولات پر مشتمل ہیں

جدول 1.1i

استعداد بخش ماحول کی خصوصیات	اسکولی ثقافت کے تشکیلی اجزا (کچھ بنیادی مثالیں)
شمولیت	• کلاس روم اور اسکول کی دوسری سرگرمیوں میں تمام طلبا کی شراکت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ • صنف، ذات پات، مذہب یا کسی دوسری بنیاد پر تعصب نہیں برتا جاتا۔ • شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے مواد، طریقۂ تدریس اور جائزہ کے عمل کو احتیاط سے وضع کیا جاتا ہے۔

عدم تشدد	• اساتذہ اور سینئر طلبا کو اپنے کاموں اور معمولات کو ذمہ داری سے انجام دیتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ • کاموں میں زیادہ وقت لگنے اور چیلنجز کے باوجود انھیں مکمل کرنے کی مسلسل کوشش کو سراہا جاتا ہے۔ • واضح توقعات، رویے اور کام کے بارے میں طے کی جاتی ہیں، اور ان توقعات کو پورا کرنے کے لیے بھرپور معاونت فراہم کی جاتی ہے۔ • اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کو خندہ پیشانی سے قبول کرنے کے لیے افراد کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ • دوسروں سے حاصل کردہ تعاون کا اعتراف کرنے اور شکریہ ادا کرنے کے لیے افراد کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔
آموزش کی اچھی عادات کی حوصلہ افزائی	• اساتذہ اور سینئر طلبا کو اپنے کاموں اور معمولات کو ذمہ داری سے انجام دیتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ • کردار و عمل سے واضح توقعات وابستہ کی جاتی ہیں اور ان کی توقعات کی تکمیل کے لیے مناسب تعاون فراہم کیا جاتا ہے۔ • کاموں میں زیادہ وقت لگنے اور چیلنجز کے باوجود انھیں مکمل کرنے کی مسلسل کوشش کو سراہا جاتا ہے۔ • اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کو خندہ پیشانی سے قبول کرنے کے لیے افراد کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ • دوسروں سے حاصل کردہ تعاون کا اعتراف کرنے اور شکریہ ادا کرنے کے لیے افراد کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔
دیکھ بھال	• اساتذہ طلبا کی صحت کا خیال رکھتے ہیں اور ان کے احساسات، دل چسپی کے میلان، خوشی کے اسباب اور درپیش چیلنجز کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ • اساتذہ اور طلبا دونوں اسکول اور بچوں کی چھوٹی چھوٹی حصولیابیوں اور ترقیوں کا جشن منانے کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔ • اگر کسی کو کوئی پریشانی لاحق ہے یا اسے کسی پریشانی کا سامنا ہے تو اسے فوری امداد فراہم کی جاتی ہے۔ • بوقت ضرورت، اسکول طلبا کے اہل خانہ کے بارے میں بھی فکرمند رہتا ہے۔
ذمہ داری	• اساتذہ اور سینئر طلبا کو اسکول کے نظام الاوقات اور وقت کی پابندی کرتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ • اساتذہ اور سینئر طلبا اپنی ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں۔ • اساتذہ اسکول اسمبلی، بال سبھا، طلبا کی مختلف کمیٹیوں اور اساتذہ کے ذریعہ دیے گئے موضوعات میں ذمہ داریوں میں شراکت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ • طلبا کلاس روم، ہم جولیوں کے گروپ اور طلبا کی کمیٹیوں کی فیصلہ سازی میں سرگرمی سے شریک ہوتے ہیں۔

1.2.2 اقدار اور رجحانات کا فروغ

a. **منظم اور سوچی سمجھی کوشش کی ضرورت:** خاندان کمیونٹی اور اسکول دو ایسے اصل ماخذ ہیں جہاں سے طلبا اقدار اور رجحانات کا بطور خاص اکتساب کرتے ہیں۔ ان کی زندگیوں کے یہ دونوں میدان ان کے اکتساب کردہ تعلقات، علامات، نظم اور معمولات کے معیار اور ان میدانوں میں ان کے کردار کے طور طریقے کا (جو ثقافت کے اساسی تجربہ جاتی عناصر ہیں) تعین کرتے ہیں۔

اسکول پرنسپل اور اساتذہ اکثر ان روایات کی پاسداری کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو انھیں اسکول کے ثقافتی رویہ، طریقۂ عمل اور اپنے اقدار و رجحانات کی صورت میں ورثے میں موصول ہوتے ہیں۔ پرنسپل انتظامی عمل آوری میں اپنی صلاحیتوں کو صرف کرتے ہیں

اور اکثر اساتذہ نصاب کی تکمیل کے تقاضے تک خود کو محدود رکھتے نظر آتے ہیں اور اقدار کے فروغ کے مرکوز کام پر بہت کم توجہ ہو پاتی ہے نتیجتاً اسکول مطلوبہ اقدار اور رجحانات کو فروغ دینے سے قاصر رہتے ہیں اور ذات پات، صنف، رتبہ، مذہب، علاقہ (نقل مکانی، زبان) معذوری، جسمانی تربیت، تصور کردہ صلاحیت (ہوشیار یا بالمقابل کمزور طالب علم) وغیرہ سے متعلق سماجی تعصب کی مختلف اقسام کو غیر ارادتاً (بعض صورتوں میں ارادتاً) بڑھاوا دیتے نظر آتے ہیں۔

اقدار اور رجحانات کے فروغ کے لیے منظم اور منصوبہ بند کوششیں درکار ہوتی ہیں۔ اس کے تئیں ہمارا انداز نظر نہایت جامع ہونا چاہیے اور اس کو اسی سنجیدگی کے ساتھ انجام دیا جانا چاہیے جس طرح مضمون کی تدریس ہوتی ہے۔

b. **قومی تعلیمی پالیسی میں اہداف کے طور پر بیان کردہ اقدار اور رجحانات:** قومی تعلیمی پالیسی 2020 ہمیں ان اقدار کی ایک جامع فہرست فراہم کرتی ہے جنھیں اسکولی تعلیم کے ذریعے پروان چڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہ سبھی اقدار انفرادی طور پر بہت بامعنی اور اہم ہیں۔ تاہم مخصوص مشترک خصوصیات اور مماثلتوں کے باعث ان اقدار کو یکجا کیا جاسکتا ہے۔ درج ذیل جدول میں ایسے اقدار اور رجحانات کے مجموعے اور ساتھ ہی ان اقدار کی ترقی میں معاون اسکولی ثقافت کے چند تشکیلی عناصر کو بھی پیش کیا گیا ہے۔

جدول 1.1ii

اقدار اور رجحانات	اسکولی ثقافت کے تشکیلی اجزا (کچھ بنیادی مثالیں)
ذہنی ہم آہنگی احترام حساسیت عدم تشدد بڑوں کا احترام معافی ہمدردی	• اسکول کے ضابطوں کی خلاف ورزی کے ردِعمل میں طمانیت کا مظاہرہ اور تشدد کے بجائے مؤدبانہ مکالمہ • نہ کوئی جسمانی سزا نہ کسی طرح سے ڈرانا دھمکانا اور لفظی/غیر لفظی گالی گلوچ۔ • غلطیوں کو آموزشی عمل کا فطری حصہ سمجھا جاتا ہے۔ • کینہ پروری سے باز رہنا۔ درگذر کرنے کے لیے تمام افراد کی حوصلہ افزائی کرنا اور تکلیف دہ تجربات سے ابھرنے کے لیے ایک دوسرے کا تعاون کرنا۔ • سبھی کی حوصلہ افزائی اور تعاون۔ • اساتذہ کا طلبا کی صحت، احساسات اور دل چسپیوں کا خیال رکھنا۔ • سب سے نزدیکی کمیونٹی، نسبتاً بڑے سماج اور ملک کے بزرگ ارکان کے تئیں مختلف انداز میں احترام کا اظہار۔ ان کی زندگیوں اور حصولیابیوں کے بارے میں پڑھ کر اور بحث و مباحثہ کے ذریعے انھیں یاد کرنا۔ تفاعل اور حصول تحریک و تحریص کے لیے انھیں مدعو کرنا۔
ذمہ داری صفائی ستھرائی ماحولیات کا احترام صبر عوامی املاک کا احترام پائیداری	• سبھی افراد اسکولوں کے اصول و ضوابط کی پابندی کرتے ہیں اور اپنے کام اور مفروضات کو وقت پر مکمل کرتے ہیں۔ • اسکول اسمبلی، ہال سبھا اور طلبا کی مختلف کمیٹیوں میں اسکولی سطح کی ذمہ داریوں کو تقسیم کرتے ہیں۔ • اساتذہ اور طلبا وقتاً فوقتاً سماجی خدمات اور صفائی ستھرائی کے کاموں میں شرکت کرتے ہیں۔ • طلبا کلاس روم، ہم جولیوں کے گروپ اور طلبا کی کمیٹیوں میں ہونے والے فیصلوں کے عمل میں شامل ہوتے ہیں۔ • سبھی اسکول اور اسکول سے باہر وسائل کا دیرپا اور منصفانہ استعمال کرتے ہیں۔ • اپنے سامان، کلاس روم اور اسکول کی چیزوں کی صحیح دیکھ بھال اور ٹوٹی پھوٹی چیزوں اور آلات کی باقاعدگی کے ساتھ درستگی اور بحالی کا رواج ہے۔

ایمان داری اخلاقی بلندی سچ	• سبھی افراد سچائی کو اپناتے ہیں اور اسکول کے عملے اور سینئر طلبا کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ بھی اسی طرح کریں۔ • مشکلات اور چیلنجز کی صورت حال میں بھی درست کام کرتے ہیں (وقت لگنے یا چیلنجز کے امکان کی صورت میں بھی اپنے کام کو مکمل کرنے کے لیے ڈٹے رہنا)۔ • اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کو خندہ پیشانی سے تسلیم کرنے کے لیے افراد کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ • اسکول کمیونٹی، مدد اور تائید کرنے والوں کی خدمات کو تسلیم کرتی اور اس کا اعتراف کرتی ہے۔ • ایمانداری، اخلاقی بلندی اور سچ کو نمونہ بنا کر پیش کرنے والی حقیقی کہانیوں اور تحریروں کا سرگرم مطالعہ کیا جاتا ہے اور تشہیر ہوتی ہے۔
اخوت حب الوطنی رواداری امن اساسی وابستگی اور ہندوستان پر فخر	• اسکول اسمبلیوں، کیمپس میں مختلف نمائشوں اور اہم مقامات کے تفریحی دوروں سے طلبا کو اپنے ملک میں موجود تنوع کی مختلف اقسام، روایات کی ثروت مندی اور ثقافتی روایات سے روبہ رو ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔ • اس ضمن میں تمام مضامین دنیا کے تئیں ہندوستان کی خدمات کو اجاگر کرتے ہیں۔ • قومی تہواروں کو منایا جاتا ہے۔ • طلبا ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کے بارے میں پڑھتے ہیں۔
انصاف، مساوات اور شفافیت تنوع تکثیریت صنفی مساوات آزادی سب کا احترام	• اسکول تمام متعصّبانہ عمل کی حوصلہ شکنی اور ملک کے قانون کی اتباع کرتا ہے۔ • مختلف اور متنوع پس منظر کے حامل اساتذہ اور طلبا آپس میں ملتے جلتے اور قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ • اسکول سماجی۔ ثقافتی پس منظر کے حامل اور ہر صنف کے طلبا کے لیے مساوی مواقع کو یقینی بناتا ہے۔ • اسکول کمیونٹی میں مختلف آرا، ذوق، شوق اور صلاحیتوں کے حامل طلبا کو احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور انھیں مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ • طلبا کی صحت، احساسات اور دل چسپی کے میدانوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ • اسکول سبھی کو مقوی غذا فراہم کرتا ہے اور کھانا کھانے میں رفاقت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ • اسکول سبھی طلبا کی تمام سرگرمیوں میں شراکت کو یقینی بنانے کے لیے مادی وسائل اور معاون آلات فراہم کرتا ہے۔
خدمت (سیوا) بے لوث عمل ایثار معاونت	• لوگ اسکول کے اندر اور باہر ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔ • طلبا کو وقت وقت پر سماجی خدمات کے مواقع دستیاب ہوتے ہیں۔ • ذاتی مفاد اور دیگر فوائد کے بجائے اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے اور اپنا کام کرنے پر زور ہوتا ہے۔ • بڑے اور اچھے مقاصد کے حصول کے لیے اپنی خواہشات اور عیش و آرام کو چھوڑنے کی بھرپور ستائش ہوتی ہے۔ • اسکول میں اجتماعی کاموں اور سبھی کی ترقی پر زور دیا جاتا ہے۔
تعقل پسند فکر اور سائنسی مزاج	• اسکول سوالات اور پوچھ تاچھ کی حامل تلاش و جستجو کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ • حقائق کی تائید کرنے والے شواہد کی تلاش کو اہمیت دی جاتی ہے۔ • افواہوں اور غلط فہمیوں کی ہمیشہ حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ • مختلف ماخذ سے حاصل کردہ معلومات اور نظریات کے تجزیے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ • بار بار پیش آنے والے مختلف مسائل کے حل کے لیے نئے نئے طریقے تلاش کیے جاتے ہیں۔

تخلیقی فکر	• مختلف مضامین میں تخلیقی کاموں کے لیے طلبا اور اساتذہ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے مثلاً طلبا اپنی کتابیں تخلیق کرتے ہیں، نمائشی بورڈ تیار کرتے ہیں اور مفروضی خیالی یا حقیقی زندگی کے مسائل کے حل میں اپنی آموزش کا استعمال کرتے ہیں۔ • دستیاب طبیعی مواقع اور دوسرے وسائل کا تخلیقی استعمال کرتے ہیں۔ • طلبا تدریسی و آموزشی مواد (TLM) کی تخلیق اور استعمال میں شامل رہتے ہیں۔ • طلبا اسکول کے ماحول کی خوبصورتی اور اسکول میں سبزہ زاری کے اضافے میں شامل رہتے ہیں۔
سخت محنت اور عہد بستگی	• تمام آموزشی کاموں اور معمولات پر باقاعدہ عمل کیا جاتا ہے اور اسے برقرار رکھا جاتا ہے۔ • افراد سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی آموزش کو سنجیدگی سے لیں اور اپنے شروع کردہ کاموں کو مکمل کریں۔ • اساتذہ اور پرنسپل کے مقرر کردہ اہداف کے حصول کے لیے طلبا کوششیں کرتے ہیں۔ • ادب، کہانی سنانے اور محنت و عہد بستگی سے متعلق لوگوں کے اپنے تجربات بیان کرنے کا مستقل اہتمام کیا جاتا ہے۔
ہمت، حوصلہ اور استقامت	• افراد، مسائل کو حل کرنے میں متنوع حکمت عملیوں کو آزماتے ہیں۔ • غلطیوں اور کمیوں کے باوجود آموزشی عمل پر اصرار کرتے ہیں۔ • تنازعات کو بات چیت کے ذریعے آرام سے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ • اپنی کمزوریوں، خوف اور دوسرے جذبات کو اعلانیہ بیان کرتے ہیں اور بوقت ضرورت مدد طلب کرتے ہیں۔

درج ذیل سیکشن میں ان نتائج کا سبب بننے کی اہلیت رکھنے والے اسکولی ثقافت کے تشکیلی عناصر جیسے تعلقات، علامات، انتظامات اور معمولات کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔

باکس 1.1

درپیش چیلنجز کے ساتھ کام کرنا

اس سیکشن میں مذکورہ معمولات کو منعکس کرنے والی اسکولی ثقافت کی تشکیل میں بہت سی اندرونی اور خارجی چیلنجز کے پیش آنے کا امکان ہے۔ اندرونی طور پر یہ چیلنج اس وقت سامنے آتے ہیں جب عملے اور طلبا کے عقائد و کردار مجوزہ عقائد و کردار سے میل نہیں کھاتے ہیں۔ اسی طرح خارجی چیلنجز اس وقت سامنے آتے ہیں جب خاندان و سماج کے ثقافتی معمولات اور مجوزہ ثقافتی معمولات میں تضاد ہوتا ہے۔ مثلاً گھروں یا مقامی لوگوں کا ایسا مضبوط عقیدہ ہے جو تعصب کا سبب بنتا ہے تو اسکول کے لیے صنفی مساوات کی عملی تعلیم ایک چیلنج بن جاتی ہے۔ اس طرح چیلنجز اور تصادم ناگزیر ہوتے ہیں لیکن مطلوبہ اسکولی ثقافت کے قیام میں ان کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح کے چیلنجوں کا پورے عزم و استقلال کے ساتھ سامنا کرنا دیرپا تبدیلی کے لیے بھی ضروری ہے۔

سیکشن 1.3
اسکولی ثقافت کے تشکیلی اجزا

1.3.1 روابط

اس سیاق میں روابط انھیں کہا جاتا ہے جو کسی اسکول میں پائے جائیں اور ان سے ضروری توقعات بھی وابستہ ہوں اور یہ توقعات کس طرح ذمہ داری کے ساتھ پورے کی جائیں۔ گرچہ اسکولی ثقافت کی اصل بنیاد ''استاذ-شاگرد'' کے روابط ہوتے ہیں لیکن طلبا کے ساتھ اساتذہ/پرنسپل کے ساتھ اور والدین، اساتذہ/پرنسپل کے روابط کا بھی طلبا کی آموزش پر راست یا بالواسطہ اثر ہوتا ہے۔

درج ذیل میں ان مضبوط اور قابل ترغیب روابط کی بنیادی خصوصیات ہیں جنھیں اسکول کو فروغ دینا چاہیے۔

a. باہمی اعتماد و احترام
b. شفافیت، ترسیل و اشتراک
c. دیکھ بھال
d. ذمہ داری

ان بنیادی خصوصیات کا اسکول اور آموزش کے تناظر میں احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ ایک دوسرے سے منسلک ہیں اور یہ معمولی زمرے نہیں ہیں۔ جب آپ کسی پر بھروسہ کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ اشتراک اور تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح ذمہ داری کا احساس کرنے کا واضح مطلب دوسروں کی دیکھ بھال کرنا ہوتا ہے۔

1.3.1.1 باہمی اعتماد و احترام

تمام طرح کے روابط میں اعتماد و احترام کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اس سیاق میں اعتماد کا مطلب آموزش کی انسانی صلاحیت کو قابل قدر مقاصد کے حصول میں بروئے کار لانے کی خواہش میں بنیادی یقین کرنا ہے۔ جب کہ احترام کا مطلب کسی فرد کی موجودگی، نظریے، پہچان اور آئین ہند کے ذریعے تفویض کردہ بنیادی حقوق کو تسلیم کرنا اور ان کی قدر کرنا ہے۔

استاد-شاگرد کے رشتے میں اساتذہ کو اس بات کا برملا اظہار کرنا چاہیے کہ انھیں طلبا کی صلاحیت پر پورا اعتماد ہے اور وہ ہر چیز سیکھ سکتے ہیں۔ وہ ہر طالب علم کی آموزش کی رفتار پر مناسب انداز میں اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے پس منظر کو اور انھیں ایک فرد کے طور پر سمجھنے کی بہتر کوشش کرتے ہیں۔ اساتذہ اپنا تشخص قائم کرتے ہوئے اور اپنی جگہ بناتے ہوئے نیز طلبا کو پوری اسکولی برادری سے منسلک ہونے کی فکر میں معاونت کر کے اور طلبا کو صبر و تحمل سے سن کر اور ان کی جسمانی و جذباتی صحت کی دیکھ بھال کر کے اچھے تعلقات کو پروان چڑھاتے ہیں۔ اگر اساتذہ طلبا کو اپنے احساسات و جذبات، نظریات اور کام کے بارے میں اظہار خیال کا موقع فراہم کریں تو ان میں احساس تفاخر پیدا ہوگا۔

طلبا کے مابین تعلقات کو ثروت مند بنانے کے لیے مختلف سماجی، تہذیبی، معاشی پس منظر مختلف صنف اور صلاحیتوں کے حامل ہم جولیوں کے ساتھ مشترکہ طور پر کام کرنے کے لیے طلبا کے لیے مواقع پیدا کرنے کی مستقل کوشش کرنی چاہیے۔ اوائل عمر سے ہی نرمی سے بولنے، ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہونے اور کسی بھی خاص موقع پر دیکھ بھال اور معاونت کے لیے طلبا کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

گروکی حیثیت سے استاد کو جو مقام و مرتبہ اور احترام حاصل تھا اس کو دوبارہ بحال کرنے کی ضرورت ہے۔ ترغیب، عہد بستگی اور اشتراک کو برقرار رکھنے کے لیے استاد اور پرنسپل کے مابین یا انتظامیہ کے تعلقات میں اعتماد اور احترام کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہ سب حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کام کے بہترین ماحول فراہم کیے جائیں جیسے کہ اساتذہ اور ان کے نظریات و تجربات کو رسمی و غیر رسمی انداز میں سننا، انھیں فیصلہ سازی میں شریک کرنا، وسیع تر پالیسی ہدایات کے حدود میں انھیں پیشہ ورانہ مہارتوں کو برتنے کے مواقع فراہم کرنا اور ان کی محنت اور ریاضت کو سراہنا وغیرہ۔ اس کا دوسرا اہم پہلو اساتذہ کے مابین تعلقات ہیں مختلف پس منظر، صنف، عمر اور تجربات کے حامل سبھی اساتذہ کا احترام کیا جانا چاہیے اور دوسرے اساتذہ کو ان کا تعاون کرنا چاہیے۔ انھیں ایک دوسرے سے سیکھنے اور مشترکہ طور پر کام کرنے کے مواقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ اساتذہ کو تعلیمی امور پر تبادلۂ خیال کے علاوہ اپنے آپ کو تروتازہ رکھنے کے مواقع فراہم کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ کھیل کود، ثقافتی سرگرمیوں یا جشن یا سیر و تفریح وغیرہ کا بامقصد منصوبہ بنا کر اسے کیا جاسکتا ہے۔

اسکول کے لیے ضروری ہے کہ والدین اور ان کی وسیع برادری کے ساتھ اپنے تعلقات میں اعتماد اور احترام کو قائم رکھنے، والدین کو اسکول کے پرنسپل اور اساتذہ سے ملنے میں دقت محسوس نہ ہو۔ اسکول ملاقات کے وقت ان کا استقبال کرے۔ تازہ ترین حالات سے باخبر رکھے متعلقہ مسائل پر ان سے صلاح و مشورہ کرے۔ ان کی معلومات اور تجربات سے استفادہ کرے۔ والدین کو بھی اپنی اہمیت اور محترم ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ کمیونٹی کو اسکول کی تعمیری اور مثبت ''ملکیت'' کا احساس دلانے کے لیے اسکول کو کام کرنا چاہیے۔

1.3.1.2 کھلاپن، ترسیل اور اشتراک

کھلاپن، ترسیل اور اشتراک خوشگوار روابط کی خصوصیات ہیں۔ کسی رشتے میں جب اعتماد اور احترام ہوتا ہے تو لوگ تبادلۂ خیال کرنے اور ایک دوسرے کو دل جمعی سے سننے کے لیے بلا جھجک تیار ہو جاتے ہیں۔ اجتماعی کاوشوں کے لیے خوش دلی سے تیار رہتے ہیں کیوں کہ اس طرح کی اجتماعی کاوشوں سے انھیں خوشی اور تقویت حاصل ہوتی ہے۔ یہاں کچھ طریقے بتائے جا رہے ہیں جن کی مدد سے اسکول اپنے اراکین میں یہ استعدادات پیدا کر سکتے ہیں۔

a. بلا جھجک بات چیت کے کچھ مواقع ہونے چاہیے جیسے کلاس میں سرکل ٹائم، اسکول کی اسمبلی میں روزانہ ڈائری شیئر کرنا اور ساتھ ہی ایماندارانہ تبادلۂ خیال کی غرض سے اساتذہ اور پرنسپل تک رسائی کی حوصلہ افزائی کرنا۔

b. طلبا اور اساتذہ کو مل کر ایک ساتھ کام کرنے کے لیے بہت سے مواقع پیدا کرنے چاہیے۔ یہ ایک دوسرے کے لیے احترام اور اعتماد کے اضافے میں معاون ہوتے ہیں۔ یہ اپنے موجودہ حالات پر غور کرنے اور باہمی مہارتوں کے فروغ میں معاون ہوتے ہیں۔

c. آرٹ، موسیقی، ڈراما اور کھیل کود فطری طور پر ایسے مواقع فراہم کرتے ہیں جہاں گروپ میں کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے اسکول کے نظام الاوقات میں ان مضامین کے لیے مواقع فراہم کرنے بہت ضروری ہیں۔ ایسے تخلیقی اور اشتراکی کاموں کے لیے اساتذہ کو بھی وقت فراہم کیا جانا چاہیے۔

d. غالب گمان ہے کہ زیادہ صاف گوئی نیز ترسیل اور ایک ساتھ مل کر کام کرنے سے، اختلافات و تنازعات کا زیادہ آسانی سے اظہار ہو سکے اور انھیں زیادہ آسانی سے سمجھا جا سکے۔ اسے سمجھنے اور اختلاف کے باوجود اجتماعی طور پر کام کرنے کے ایک موقع کے طور پر دیکھنا چاہیے نہ کہ رکاوٹ کے طور پر۔ بعض انفرادی اختلافات کو حل کیا جاسکتا ہے۔ کچھ میں زیادہ وقت لگ سکتا ہے اور بعض کو حل کیا جانا چیلنجز سے بھرا معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن ان سب کو جوش و جذبے کو مدھم کرنے والا اور اسکول کی ترقی کے لیے اجتماعی طور پر کام جاری رکھنے کی راہ میں مسائل پیدا کرنے والا نہیں ہونا چاہیے۔

تمام اشتراک کا واحد مقصد "حصول کمال" (Pursuit of Excellence) ہونا چاہیے۔ اپنے لیے وسیع توقعات قائم کرنے کے لیے طلبا کی حوصلہ افزائی اور مقاصد کے حصول کے لیے کی جانے والی سمت میں ان کی تائید کرنی چاہیے۔

تعلقات کی جانچ اکثر اس وقت ہوتی ہے جب ہم جماعت یا ہم مکتب طلبا ایک دوسرے کے مقابلے میں آجاتے ہیں چاہے یہ کھیل کود ہو یا دوسرے مقابلے ہوں جیسے مباحثہ، مضمون نویسی سائنس اور ریاضی کے اولمپیاڈ وغیرہ۔ اسکولی ثقافت کو چاہیے کہ وہ مقاصد کے حصول کے لیے کی جانے والی سخت محنت میں طلبا کی مدد کرے اور ساتھ ہی ان میں کھیل کود کے جذبے اور کھلاڑی بننے کے جذبے کو بھی باہمی طور پر پروان چڑھائیں اور یہ بتائیں کہ کامیابی اور ناکامی سے کس طرح خوش اخلاقی سے نپٹا جاتا ہے۔ باہمی تعاون، ذہنی ہم آہنگی، لچک اور کوششوں کو سراہنے جیسے اقدار سے سمجھوتہ کیے بغیر بھی ان چیلنجز کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح مودت (Mudita) کے احساس (دوسروں کی کامیابیوں اور حصولیابیوں سے بھی لطف اندوز ہونے کا احساس) کو بھی فروغ دیا جاسکتا ہے۔

1.3.1.3 دیکھ بھال

جب کسی کو کسی سے تعلق ہونے اور دوسروں کے لیے ذمہ دار ہونے کا احساس ہوتا ہے تو اس سے تعلقات کو پروان چڑھانے کا بنیادی اظہار ہوتا ہے۔ اصولی طور پر دیکھ بھال کا مطلب دوسروں کی موجودگی کو تسلیم کرنا ہے۔ آسان لفظوں میں کہیں تو مسکرا کر سلام دعا کر کے، شعوری طور پر دوسروں کے لیے مجلس میں جگہ بنا کر اور اپنے خیالات و نظریات اور مشوروں کو ایمانداری سے بیان کر کے دیکھ بھال کا مظاہرہ کیا جاسکتا ہے۔ جب ہم دوسروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں یا ان کے بارے میں فکرمند ہوتے ہیں تو ایک فرد کے طور پر ان کی خوبیوں اور خامیوں، پسند ناپسند کے ساتھ ان کو بہتر انداز میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں اور ہمیں ان کی زندگی کے بارے میں بھی بہت کچھ معلوم ہوجاتا ہے۔ یہی سب ضروری معلومات ہیں جو دوسروں کے تئیں فکرمندی کے ساتھ مل جل کر رہنے اور ساتھ ساتھ کام کرنے میں معاون ہوتی ہیں۔

جس وقت کوئی فرد مشکل دور سے گزر رہا ہو تو اسے صحیح معنوں میں دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے اگر کوئی بیمار ہے، اسے ذاتی زندگی میں چیلنجز کا سامنا ہے یا بعض اسباب کی بنا پر چیلنجز سے پُر جذبات سے گزر رہا ہے تو ایسے موقع پر تقویت بہم پہنچانے و حالات سے نپٹنے اور حالات کا مقابلہ کرنے میں دوسروں کے تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔

دیکھ بھال وہ ہے جسے بوقت ضرورت اس کی موجودگی کو یا عدم موجودگی کو بھی لوگ یاد رکھیں۔ بوقت ضرورت دیکھ بھال کی موجودگی تعلقات کو پروان چڑھانے میں کافی مؤثر ہوتی ہے۔

1.3.1.4 ذمہ داری

اگر متعلقہ فریق ایک دوسرے کے تئیں ذمہ دار ہوں تو تعلقات کو برقرار رکھنا ایک چیلنج ہوتا ہے۔ اسکول پر مبنی تعلقات کے سیاق میں ذمہ دارانہ برتاؤ کا مطلب اسکول کے متفقہ قوانین و ضوابط کی تعمیل کرنا، دوسروں کے لیے تکلیف دہ کام نہ کرنا اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے اپنے کاموں کو مکمل کرنا ہے۔ اسکول سے متعلق ہر فرد پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ استاد۔شاگرد کے تعلقات میں ذمہ داری کے ساتھ کام کرنے کا مطلب طلبا کا توجہ مرکوز کرنا، ہدایات پر عمل پیرا ہونا، سوالات پوچھنا، اپنے خیالات اور شکوک و شبہات کا اظہار کرنا، گروپ میں ایک دوسرے کے تعاون سے کام کرنا، محنت کرنا، کاموں کو مکمل کرنا، اپنے ہم جولیوں کی مدد کرنا، مستقل مشق کرنا اور جو کچھ سیکھا ہے اس کا اصل زندگی کے حالات پر اطلاق کرنا ہے۔ اس

طرح استاذ کا ذمہ داری کے ساتھ کام کرنے کا مطلب انفرادی طور پر طلبا اور ان کی آموزش کی سطح کو جاننے کی کوشش کرنا، ان کو سننا، تدریس کے موثر اور جاذب طریقوں کی منصوبہ بندی کرنا اور تدریس میں ضروری تبدیلی کے لیے ان کی آموزش کی پیش رفت کا جائزہ لینا ہے۔

بہر کیف انسان کی زندگی کا ہر رول ذمہ داری میں شمار ہوتا ہے۔ اردگرد کے بالغوں کے کردار کے مشاہدے کے ذریعے طلبا زندگی کے تمام رول کے اٹوٹ حصے کی حیثیت سے سب سے بہتر انداز میں ذمہ داری کی آموزش کر سکتے ہیں۔

1.3.2 علامات

اسکول علامتوں کے استعمال کے توسط سے بہت کچھ کہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ علامت ایک قسم کا بصری نشان ہے۔ ان میں دیوار پر تحریر کرنا، مصوری، مجسمے یا طبیعی اشیا کو منظم کرنا شامل ہے۔ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے اسکول کس امر کو اہمیت دیتا ہے ضروری نہیں کہ اس طرح علامات نمائشی ہی ہوں۔ یہ وہ چیزیں بھی ہو سکتی ہیں جن سے جشن منایا جائے یا دوسرے انداز میں انھیں اہم سمجھا جائے۔ ہمارا سابقہ بعض اسکولوں کے صدر دروازے پر تحریر کردہ اس محاورے سے ہوتا ہے کہ "شکشارتھ آیئے سیوارتھ جایئے" (Come to learn and go to serve)۔ اس طرح طلبا کو روزانہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ وہ اسکول روز کیوں آتے ہیں اور آموزش سے ان کی کیا توقعات ہیں۔

یہاں بطور علامت کچھ قابل نمائش اشیا کا ذکر کیا جا رہا ہے جن سے اسکول میں ہمارا اکثر سابقہ پڑتا ہے۔

a. اسکول اہم چیزوں پر زور دینے کے لیے ہورڈنگ اور بورڈ کی نمائش کرتے ہیں۔ یہ بورڈ امتحان میں اعلا ترین مقام حاصل کرنے والے طالب علم کی یا اسکول میں فراہم کی جانے والی مختلف سہولیات کی تصویر ہو سکتی ہے۔ یہ اسمارٹ کلاس کی موجودگی یا مختلف کھیلوں میں کوچنگ کی فراہمی کے بارے میں بھی ہو سکتا ہے۔

b. اسکول کی دیواروں پر بہت سے اقوال زریں اور ملفوظات لکھے ہوتے ہیں۔

c. پرنسپل، اسٹاف اور کلاس روم میں یا اسکول کی راہ داری میں اہم اور مصروف شخصیات کی تصویریں اور مخصوص مذاہب کی نمائندگی کرنے والے مجسمے بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

d. طبعی چیزوں کا انتخاب اور ترتیب و تنظیم بھی اعلا علامتی اقدار کا حامل ہوتی ہے۔ اکثر پرنسپل کی کرسی، دوسرے عملے کی کرسی سے مختلف ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی اسکول کلاس روم میں اساتذہ کے لیے کرسی نہ فراہم کرے تاکہ کھڑے رہیں۔ کلاس روم میں چلتے پھرتے رہیں اور خود کو مصروف رکھیں۔ کلاس روم میں فرنیچر کے نظم سے تدریسی۔ آموزشی عمل کے بارے میں اسکول کے نظریے کا اظہار ہوتا ہے۔

e. کچھ اسکولوں میں پوری دیواروں پر تصویریں بنوا دیتے ہیں اور بعض اسکول طلبا کے کاموں کو پیش کرنے کے لیے ڈسپلے بورڈ آویزاں کرتے ہیں۔

f. مختلف قسم کی حصولیابی یا کارکردگی کا اسکول اسمبلی میں جشن منایا جاتا ہے یا عوامی طور پر ان کو سراہا جاتا ہے۔

علامات اور جشن کو موثر طریقے سے استعمال کرنے کے طریقے کے بارے میں اسکول کو شعوری اور محتاط ہو کر فیصلہ کرنا چاہیے۔ انھیں اقدار سے ہم آہنگ اور اچھے خیالات کے تنوع کو جگہ دینے والا، تمام طلبا کو تعاون کی اجازت دینے والا اور ان سے سیکھنے والا ہونا چاہیے۔ یہاں اس کی چند اچھی مثالیں پیش کی جا رہی ہیں۔

a. دیواروں پر مستقل طور پر ملفوظات اور اقوال زریں تحریر کرنے کے بجائے "آج کا قول" کے لیے ایک جگہ مخصوص کر دیں اور طلبا چھوٹے تختہ سفید پر لکھنے کی ذمہ داری لے لیں۔ یہ اپنے آپ میں شمولیت کی ایک مشق ہو سکتی ہے جہاں صرف مشہور و معروف شخصیات کے

دل چسپ اقوال ہی تحریر نہیں کیے جاسکتے بلکہ مختلف برادریوں سے تعلق رکھنے والے نسبتاً کم مشہور لوگوں کے قیمتی اقوال بھی تحریر کیے جاسکتے ہیں۔ یہ لوگوں کے ان اقدار کے بارے میں بات چیت کرنے کا ایک موقعہ بھی ہوسکتا ہے، جنھیں ان لوگوں نے اہمیت دی اور پوری زندگی ان پر قائم رہے۔

b. مقامی، علاقائی اور قومی ثقافتی ورثے کی نمائندگی کرنے والے آرٹ کے نمونوں کی نمائش کے لیے بھی جگہیں مختص کی جاسکتی ہیں۔ اس صورت حال میں بھی کسی چیز کی مستقل نمائش سے احتراز کرنا طلبا کی آموزش میں معاون ہوگا۔ یہاں گروپ میں کیے گئے پروجیکٹ کے کاموں کی نمائش ہوسکتی ہے اور انھیں یہاں مہینے بھر رکھا بھی جاسکتا ہے۔ تمام طلبا سے توقع کی جاسکتی ہے کہ اسے پڑھیں گے اور اسکول اسمبلی میں اس نمائش پر مبنی کوئز یا تبادلۂ خیال کا سیشن پر لطف آموزش کا بھی سبب بنے گا۔

c. اسکولوں کی راہداری میں بھی ڈِس پلے بورڈ ہوسکتے ہیں جہاں ہر ایک جماعت اس امر کی نمائش کرسکتی ہے جو کچھ وہ سیکھ رہی ہے تاکہ پورے اسکول کا دورہ کرکے دوسرے بھی کلاس روم کے کام کے جذبے کو سمجھ سکیں۔ نمائش کے لیے بچوں کے کام کا انتخاب کرنا بہت اہم ہوتا ہے۔ اس لیے ہر اعتبار سے مکمل یا زیادہ قابل دید چیز کو منتخب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمام طلبا کی مختلف صلاحیتوں کو ظاہر کرنے والے کاموں کی نمائش زیادہ بہتر ہوتی ہے کیوں کہ یہ سنجیدہ کام ہر سطح کے لیے احساس تکریم کو تقویت پہنچاتا ہے۔

d. اسکول اپنے کچھ کمروں یا ہال نیز جماعت یا عمارتوں کے نام بھی مشہور شخصیات، ندیوں اور ستاروں کے مجموعوں کے ناموں پر رکھ سکتے ہیں۔ بڑے اسکولوں میں طلبا کے ہاؤسز کے نام بھی اسی طرح ہوسکتے ہیں لیکن اس میں بھی ہمارے ملک کے تنوع کی جھلک ہونی چاہیے۔

e. اسکول یونیفارم کی ایک علامتی قدر ہوتی ہے۔ کپڑے کا رنگ اور خود منتخبہ پوشاک پوری دنیا کو اسکول کے نظریے کی عکاسی کرتا ہے۔ اسکول بالکل روایتی، جدید طرز کے یا صنفی اعتبار سے غیر جانبدار یونیفارم کا انتخاب کرسکتے ہیں۔ یونیفارم کے انتخاب میں مقامی آب وہوا، تحفظ، آسانی سے فراہمی اور کم لاگت کو ملحوظ رکھنے سے اسکول کی حساسیت کا اظہار ہوتا ہے۔

f. ہر اسکول میں ایک مستقل نوٹس بورڈ ہوسکتا ہے جس پر آنے والوں کے لیے اسکول سے متعلق معلومات اور کچھ اہم فون نمبر (جیسے بچوں سے متعلق ہیلپ لائن، اسپتال، اسکول ہیلپ ڈسک درج ہوں) اور کیمپس میں سب کے ممکنہ ردعمل کی نمائش کی جاسکتی ہے۔

g. کافی غور وخوض کے بعد تیار کردہ معاملات کی فہرست ہوسکتی ہے جنھیں اسکول اسمبلی میں نمایاں کیا جانا اور انھیں تسلیم کیا جانا چاہیے۔

h. بعض اوقات اسکول مراتب کی علامتی نمائندگی غیر ضروری طور پر کرتے ہیں مثلاً پرنسپل کو جس پیالی یا مگ میں چائے دی جاتی ہے وہ مختلف قسم کے ہوسکتے ہیں۔ اس طرح کے عوامل سے بچنا چاہیے کیوں کہ یہ ان اقدار کے مخالف ہیں جنھیں ایک اسکول کو پروان چڑھانا چاہیے۔

1.3.3 انتظامات اور عملی کارکردگیاں

اسکول کو بہتر کارکردگی کے لیے کلاس روم اور اسکولی سطح کے چند مخصوص عوامل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکول کے سبھی کاموں میں ''انتظامات اور عملی کارکردگیاں'' کا دخل ہوتا ہے مثلاً سرکاری ابتدائی اسکولوں میں مڈ ڈے میل (MDM) کو روزمرہ کے کاموں میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ مڈ ڈے میل کا درست انتظام کرنے کے لیے فراہمی کے انتظامات کرنے ہوتے ہیں اور پکانے اور تقسیم کرنے کی منصوبہ بندی بھی ضروری ہے۔ مڈ ڈے میل میں تقسیم کیے جانے والے کھانے کی فہرست سازی، معیار کی جانچ، کھانوں کی تقسیم اور بچے ہوئے کھانے کا مناسب بندوبست بھی اسکول کو کرنا ہوتا ہے۔ ان انتظامات اور عملی کارکردگیوں کی نوعیت سے اسکول کے ماحول کی عکاسی ہوتی ہے اور یہ اور نظام تعلیم کے اقدار (دیکھ بھال، تغذیہ اور لوگوں کی شراکت) کو بھی پروان چڑھاتے ہیں۔

اس سیکشن میں اسکول کے اہم امور یعنی ''انتظامات اور عملی کارکردگیاں'' جیسے کلاس روم کے کام، اسکول اسمبلی، کھانے کا وقت، کھیل کود اور والدین اور کمیونٹی سے بات چیت پر بحث شامل ہے۔ اسکول کے دوسرے کام بھی ہوتے ہیں، لیکن یہاں جن کا انتخاب کیا گیا ہے ان کا شمار سبھی اسکولوں کے بنیادی کاموں میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد کے باب میں اسکولی ثقافت کی تشکیل کرنے والے انتظامات و عملی کارکردگیوں کے علاوہ اسکولی عمل کے دیگر معاملات پر خصوصی گفتگو کی گئی ہے۔

1.3.3.1 کلاس روم کے معمولات

کلاس روم کے مختلف معمولات راست اور بالواسطہ طور پر مختلف اقدار کو فروغ دینے کا سبب بنتے ہیں۔

a. **بیٹھنے کا نظم:** اگر کلاس روم میں تمام طلبا تختہ سیاہ کی طرف رخ کر کے بیٹھتے ہیں تو اس سے اس تصور کا علم ہوتا ہے کہ تختہ سیاہ اور استاذ ہی آموزش کے بنیادی ماخذ ہیں۔ اس طرح طلبا کے وقت بوقت دائرے، نصف دائرے اور چھوٹے چھوٹے گروپ میں بیٹھنے کے نظم سے بھی مختلف آموزشی تجربات ہوتے ہیں جیسے طلبا اپنے ہم جولیوں سے تبادلۂ خیال کر سکتے ہیں اور مشترکہ طور پر کام کو انجام دے سکتے ہیں۔ اسی طرح ہوشیار اور پرجوش طلبا کو اگلی قطاروں اور دوسرے طلبا کو کلاس روم کی پچھلی قطاروں میں بٹھائے جانے کے طریقے سے بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ گروپ میں آموزش کس طرح ہوتی ہے اور کون سیکھ رہا ہے اور کون نہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے الگ الگ بیٹھنے اور فرش پر بچھی چٹائی پر طلبا کے بیٹھنے اور اساتذہ کے ہمیشہ کرسی پر بیٹھنے یا اس طرح کے دوسرے انتظامات جن سے غیر ضروری تفریق قائم ہونے کا امکان رہتا ہو یا مراتب کے اثر کا عندیہ ملتا ہو، سے متبادل انتظام کے ذریعے بچنا چاہیے۔

b. **تدریسی و آموزشی مواد (TLM) کی دستیابی اور رسائی:** دیواروں پر اور کھلی الماریوں میں موجود جمع کیے گئے دلچسپ تعلیمی مواد کے ذریعے کلاس روم کو بہترین آموزشی امکانات سے پر کیا جا سکتا ہے۔ کلاس کی آموزشی سرگرمیوں کے نظام الاوقات میں ان سے استفادے کا منصوبہ بنا کر ان تک رسائی ممکن ہو سکتی ہے۔ جب متعلقہ مواد دستیاب ہو اور طلبا ان سے استفادہ بھی کر سکتے ہوں تو انھیں مختلف سطحوں پر زیادہ بامعنی انداز میں مصروف عمل رکھا جا سکتا ہے۔ اس سے کلاس میں ہونے والی آموزش زیادہ اثر انگیز اور دلچسپ ہوگی۔ طلبا کی آموزشی سطح اور عمر کے موافق کتاب کے مجموعوں کی مدد سے 'گوشۂ مطالعہ' کا قیام مطالعے کے ماحول کے لیے حوصلہ افزا ہوگا۔ اس طرح کے معمولات سے سب کے لیے آموزش کو یقینی بنانے کے تئیں اسکول کی عہد بستگی کا واضح انداز میں اظہار ہوتا ہے۔

c. **آموزشی عمل میں طلبا کو ملکیت اور ذمہ داری سونپنا:** کلاس روم میں طلبا پورے طور پر استاد کی تدریس پر منحصر ہوتے ہیں اور جوش و جذبے سے عاری کلاس کے خلاف کوئی پہل کرنے سے کتراتے ہیں۔ دوسری جانب اپنے آموزشی عمل کی ذمہ داری بڑھ چڑھ کر لیتے ہیں اور پرجوش مؤثر آموزش کی کوشش کرتے ہیں طلبا کو تدریسی و آموزشی مواد (TLM) کی تیاری میں بھی شامل کیا جا سکتا ہے اور دیواروں پر ان کی نمائش بھی کی جا سکتی ہے۔ اپنی پیش رفت کا پورٹ فولیو فائل تیار کرتے ہیں اور ہم جولیوں کے آموزشی اجلاس کی قیادت بھی کر سکتے ہیں اور استاد کی نگرانی میں مختصر وقت کی کلاس بھی لینے کے لیے کہا جا سکتا ہے۔

d. **صفائی ستھرائی:** کلاس روم کی صفائی ستھرائی طلبا کی ذمہ داری ہو سکتی ہے۔ دن ختم ہونے یا اسکول بند ہونے سے قبل طلبا کلاس روم کو اگلے دن کے لیے صاف ستھرا کر سکتے ہیں۔

e. **آموزشی آداب:** کچھ تعلیمی آداب ہوتے ہیں جنھیں دوران کلاس ملحوظ رکھا جاتا ہے مختلف اساتذہ مختلف انداز میں کلاس کا منصوبہ بناتے یا آموزشی آداب ملحوظ رکھتے ہیں جن سے مختلف کلاسوں کو متنوع آموزشی تجربات کا سامنا ہوتا ہے۔ ممکن ہے ایک استاد کلاس کے پورے

ماحول کو پرسکون اور مرتکز بنا دے جب کہ دوسرا استاد اسے کشیدہ اور ڈراؤنا بنا دے مثلاً بعض اساتذہ باضابطہ کلاس شروع کرنے سے پہلے طلبا سے غیر رسمی باتیں کرتے ہیں اور طلبا جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اسے بغور سنتے ہیں۔ جب کہ دوسرے اساتذہ سے متوقع ہے کہ وہ ہوم ورک نہ کرنے والوں کو کھڑا کر دیں اور وضاحت طلب کریں۔ حرکات و سکنات، بات چیت، تفاعل، تعریف و توصیف، ڈانٹنا، خوشی اور تشویش کا اظہار سب کچھ یا تو آموزش کے لیے ضرر رساں ہوتے ہیں یا خوشی اور لطف اندوزی میں اضافے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

1.3.3.2 اسکول اسمبلی

اگر اسکول کی اسمبلیوں کو مؤثر اور تخلیقی انداز میں استعمال کیا جائے تو اسکولی ثقافت کے ضمن میں بہت کچھ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ طلبا کے مختلف گروپ اساتذہ کی رہنمائی میں چھوٹے گروپ یا اسکول کی پوری اسمبلیوں کو منعقد کرنے میں پیش پیش رہ سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسا فورم ہوگا جہاں صرف مادری زبان کو نہیں بلکہ ہندوستان کی تمام متنوع زبانوں کو اہمیت دی جاسکتی ہے۔ مختلف زبانوں میں پریزنٹیشن کرنے، گیت گانے اور اسکٹس کرنے کے لیے طلبا کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے۔ یہاں تک کہ طلبا اگر اپنی زبان کے علاوہ کسی دوسری ہندوستانی زبان کا کوئی گیت سیکھ لیں تو انھیں واقفیت اور وابستگی کا احساس ہوگا۔ اگر خاطر خواہ مواقع دستیاب ہوں تو پورا گروپ ہندوستان کے کسی دوسرے حصے سے منتخب کردہ کسی متنوع موسیقی پر رقص کرسکتا ہے۔

اساتذہ اور طلبا کسی خاص دن کو مزید یادگار بنانے کے لیے دوسرے لوگوں یا تقریبات کے بارے میں بات کرسکتے ہیں۔ ہمت و حوصلہ، صبر و تحمل، نشکام کرم اور سیوا (بے لوث خدمت) کی مختلف حقیقی کہانیوں کو بیان کیا جاسکتا ہے۔ طلبا مختلف مضامین یعنی لائبریری کے کلاس سے لے کر گھر پر کی جانے والی تمام سرگرمیوں سے جو کچھ بھی سیکھ رہے ہیں ان پر تبادلۂ خیال کے مواقع پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ اگر اسکول کی راہداری میں آویزاں چیزوں سے متعلق بہت سے سوالات ہیں تو بورڈوں کی نمائش پر توجہ دینے کے لیے طلبا کو ترغیب دی جائے گی۔ طلبا کو حساس بنانے کے لیے مختلف سماجی مسائل پر رول پلے اور اسکٹ ہو سکتے ہیں۔ یہ سماج اور ملک کو درپیش تازہ ترین مسائل پر بحث و مباحثے کے لیے ایک فعال تختۂ مشق کے طور پر کام کرے گا۔

اسمبلی کے دورانیے، بیٹھنے کے نظم، ذمہ داری سنبھالنے، ہفتے کے ہر دن کیے جانے والے کاموں کی موزوں ترسیل، آلات موسیقی و صوتی نظام کے استعمال اور اسمبلی کی تیاری وغیرہ پر ثقافتی انداز نظر سے خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے مثلاً پوری اسمبلی کو کھڑا رکھنا مشکل ہوگا۔ طلبا سے درجات کے مطابق قطاروں میں بیٹھنے کے لیے کہنے کی بھی ضرورت نہیں ہوسکتی کیوں کہ انھیں دوسرے طلبا سے باہم ملنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ حتّٰی کہ چھوٹے طلبا سینئر طلبا کے ساتھ مل کر ذمہ داری بھی نبھا سکتے ہیں۔

1.3.3.3 کھانے کا وقت

کھانے کے وقت، دیے جانے والے کھانے کا معیار، بیٹھنے کا نظم اور کھانا پیش کیے جانے کے طور طریقے سبھی اہم ثقافتی پہلو ہیں جو کھانا کھانے والے تمام افراد کو مطمئن کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔ مختلف سماجی ثقافتی پس منظر کے حامل طلبا کو ملکر ایک ساتھ بیٹھنا اور کھانے سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔ بہت سے طلبا کے لیے یہ پورے دن میں ملنے والا واحد مناسب کھانا ہوتا ہے اس لیے اسکول کو اس کی تیاری اور تغذیاتی قدر پر ضروری توجہ دینی چاہیے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ کھانے کے معیار کی جانچ کریں اور طلبا کے ساتھ اس کی تقسیم اور کھانے میں شریک رہیں۔ اس طرح انھیں طلبا کے کھانے کی عادات کے مشاہدے کا موقع ملے گا اور اس کے بعد انھیں مثبت انداز میں متاثر کرنے کا بھی موقع ملے گا۔ حفظان صحت کے بہترین معیار کو قائم رکھنا چاہیے۔ طلبا اور اساتذہ کی ایک جماعت پلیٹوں کو دھونے اور برتنوں کی صفائی ستھرائی پر نظر رکھنے کی ذمہ داری بھی لے سکتی ہے۔

1.3.3.4 کام کی تقسیم

اسکول کے کاموں میں طلبا اور اساتذہ کو دوسرے انداز سے بھی شریک کیا جاسکتا ہے مثلاً مڈ ڈے میل (MDM) کے نظم، اسکول کی صفائی ستھرائی اور اسکول کی تیاری میں، اس طرح کے کاموں کی تقسیم مناسب طور پر ہونی چاہیے اور بہتر انداز میں ان کا انتظام و انصرام ہونا چاہیے۔ اسے ہر لحاظ سے شمولیاتی اور غیر امتیازی ہونا چاہیے۔ اسے ہر طرح کے تعصب اور دقیانوسی برتاؤ سے پاک ہونا چاہیے جیسے لڑکیوں کو صرف کھانے سے متعلق کام کرنے چاہیے یا جسمانی محنت کرنے والے مخصوص طبقے سے تعلق رکھنے والوں کے بچے ہی زیادہ بہتر انداز میں ہر کام کریں گے۔

اسکول کے کاموں کی تقسیم اور ان کا انتظام و انصرام، مختلف اقدار کی تعمیر اور صلاحیت سازی بشمول کام اور نظم و ضبط کی قدر، ٹیم ورک اور اشتراک کی اہمیت، احساس معدلت و معقولیت، اساس ذمہ داری اور دوسروں میں اچھے کاموں کے اخلاقی ضابطے کو بھی فروغ دینے کا موقع ہوتا ہے۔

1.3.3.5 کھیل کود کی سرگرمیاں

اسکول کے ہفتہ واری نظام الاوقات کے مطابق پابندی سے کھیل کود کی سرگرمیاں (کلاس کے گروپ اور پورے اسکول کے لیے) جسمانی اور جذباتی صحت کو یقینی بنانے اور طلبا کو خوش و خرم رکھنے کے لیے بہت ضروری ہیں۔ عموماً کھیل کود کے میدان کی ترتیب و تزئین اور دوران کھیل طلبا کی اجتماعی حرکات کلاس روم کے پس منظر اور سیاق سے بہت مختلف ہوتی ہے۔ بہت سے طلبا پڑھائی کے مقابلے کھیل کود میں زیادہ ماہر ہوتے ہیں اور طلبا کے دوسرے گروپ کے لیے مخصوص کھیلوں کے انعقاد میں استاذ کی مدد کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے۔ اس سے طلبا کو صرف اپنے سراہے جانے کا احساس ہی نہیں ہوگا بلکہ اعتماد حاصل کرنے کا موقع بھی ملے گا اور کھیل کود میں شراکتی ثقافت کا جذبہ بھی پروان چڑھے گا۔ کھیل کود کے ذریعے طلبا۔ طلبا اور استاد۔ شاگرد کے مابین میل جول کو پروان چڑھانے، تدریسی تعاون، ٹیم ورک، ہمت و حوصلہ اور لچک داری کے مشاہدے کا جو موقع فراہم کیا ہے اسکول کو اسے ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ سبھی صنف کے طلبا کو سبھی کھیل کھیلنے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ معمول کے کھیل مقابلوں میں شمولیت اور مخصوص صلاحیتوں کے حامل طلبا کی مساوی شرکت کو ممکن بنانے کے لیے مخصوص وضع کے کھیل یا تبدیل شدہ اصول اپنائے جاسکتے ہیں۔ میدان میں سابقہ کارکردگی کو دیکھتے ہوئے رفتار اور قطعیت جیسی مہارتوں کو بہتر بنانے کے لیے طلبا کو کوشش کرتے رہنے کی ترغیب دی جاسکتی ہے گرچہ خواہ مزید مشکل ہی کیوں نہ ہو گئے ہوں طلبا اپنے کام کے اہداف مقرر کر سکتے ہیں اور اساتذہ چیلنج کرنے اور ترقی کے لیے اہداف کی اگلی سطح مقرر کر سکتے ہیں اور طلبا کی رہنمائی بھی کر سکتے ہیں۔

1.3.3.6 والدین، اہل خانہ اور کمیونٹی کے ساتھ مصروفیت

اسکول جس طرح والدین یا اہل خانہ، کمیونٹی اور دوسرے ملاقاتیوں کا استقبال کرتا ہے اور انھیں شریک عمل کرتا ہے اس سے اسکولی ثقافت کا عندیہ ملتا ہے۔ والدین یا اہل خانہ کے پس منظر، رویے اور فطری میلان سے قطع نظر اسکول کو ان کے ساتھ اس طرح کا معاملہ کرنا چاہیے کہ انھیں بھی اپنے استقبال کیے جانے کا احساس ہو اور وہ راحت بھی محسوس کریں۔ والدین یا اہل خانہ کو اسکول آنے کے وقت کے بارے میں واضح طور پر مطلع کیا جانا چاہیے۔ اسکول کو ان سے گرم جوشی سے ملنا اور انکی ضیافت کرنی چاہیے۔ والدین یا اہل خانہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ان کے بچے کیا سیکھ رہے ہیں۔ اس لیے ان کے ساتھ گفتگو میں اساتذہ کو صرف تعلیمی چیلنجز اور جدوجہد کا ذکر نہیں کرنا چاہیے بلکہ انھیں اسکول میں طالب علم کی تعلیم کے بارے میں جامع کارکردگی کی رپورٹ دینی چاہیے۔ اسکول کے استقبالیہ اور احاطہ میں ان چیزوں کی نمائش ہونی چاہیے جس سے اسکول میں ہو رہی سرگرمیوں کا اندازہ ہو سکے۔ والدین کی سرگرم شراکت عمل کے لیے وضع کی گئیں تعلیمی اور تفریحی سرگرمیوں اور کھیل کود اسکول میں ان کی تشریف آوری کے

یادگار لمحے کو یقینی بنائیں گی۔ درسیاتی منصوبے کے حصے کے طور پر وہ طلبا کے ساتھ اپنے تجربات اور معلومات شیئر کرنے کے لیے بھی انھیں بلایا جاسکتا ہے۔ اساتذہ کا طلبا کے گھروں پر جانا بھی والدین اور اساتذہ کے مابین تعلقات کے قیام میں دیرپا اثرات کا باعث ہوسکتا ہے۔

اسکول صرف طلبا کے والدین کے ساتھ شریک عمل ہونے تک خود کو محدود نہیں رکھ سکتے ہیں طلبا کا جس کمیونٹی سے تعلق ہے انھیں بھی اسکول کی سالانہ اور دوسری تقریبات کی دعوت دے کر شریک عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اسکول کے ارکان کو آس پاس کی کمیونٹی کی مقامی تقریبات میں شریک ہونا چاہیے۔

باکس 1.1i

شمولیت اور شرکت

اسکولی ثقافت کے تمام عناصر میں سبھی کی شمولیت اور شرکت کے اصول کو بنیادی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔ اسکول کے عمل کو زندگی کے سبھی شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے اسکول کے اراکین کے فائدے اور شراکت کے لیے وضع کیا جانا چاہیے۔ ان کاموں میں سبھی طلبا اور عملے کے اراکین کے احساس اپنائیت و رفاقت کے تجربے میں معاونت کے امکانات موجود ہوتے ہیں۔ اساتذہ کو آگاہ کردینا چاہیے کہ وہ دیکھیں کہ کوئی طالب علم چھوڑ تو نہیں دیا گیا یا اسے چھوٹ جانے کا احساس تو نہیں ہے (کلاس روم میں یا وقفہ کھیل کود یا کھانے کی غیر رسمی ترتیب و تزئین میں) اساتذہ کو یہ بھی یقین دہانی کرانی چاہیے کہ مختلف صنف، سماجی-معاشی گروہ اور مختلف صلاحیتوں کے مالک طلبا بلا کسی ہچکچاہٹ اور خوف و ڈر کے ایک دوسرے سے بات چیت کریں اور بامعنی رشتوں کو فروغ دیں۔

اساتذہ کے ذریعے شعوری یا غیر ارادی طور پر برتے جانے والے امتیاز اور تعریف کی مختلف شکلیں ہوسکتی ہیں۔ یہ اکثر اس عقیدے سے جنم لیتا ہے کہ بعض طلبا اپنے پس منظر اور صلاحیت کی بنیاد پر نہیں سیکھ سکتے ہیں اور ان کے ساتھ امتیاز اور تعصب برتا جاتا ہے۔ یہاں اس پر، مباحثے کے لیے ایسے فورم اور اسی طرح کے دوسرے عوامل کی ضرورت ہے جو اساتذہ کے متعصب اور دقیانوسی ہونے اور کلاس روم کی سرگرمیوں کو اس سے تقویت ملنے کے بارے میں مطلع کرنے میں معاون ہو۔

اسکول کے اراکین کو صرف فرض نہیں کرنا چاہیے بلکہ محاسبہ کرنا چاہیے کہ کیا ان کے انداز نظر اور طریقہ کار شمولیاتی ہیں۔ اس مقصد کو آموزشی سرگرمیوں کے بعد طلبا کے ساتھ اکثر بات چیت کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے کہ وہ بات چیت میں شرکت کے وقت کیسا محسوس کرتے ہیں نیز یہ کہ آیا وہ اس بات چیت سے مطمئن ہیں اور انھیں اچھا تجربہ حاصل ہوا ہے۔ اس طرح کی بات چیت تمام طلبا کو اپنی درپیش پریشانیوں کو بیان کرنے اور دوسروں کا تعاون حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں اور یہ سب محبت، ذہنی ہم آہنگی اور سب کی دیکھ بھال کا سبب بھی بنتی ہیں۔

باب 2

اسکول کا طرز عمل

ہر اسکول کا اپنا طرز عمل ہوتا ہے اور وہ چیزوں روزمرہ کی سرگرمیوں کے آسانی سے انجام پانے اور درسیاتی اہداف کے حصول کے لیے پیش رفت کا ذریعہ بننے کی یقین دہانی کے لیے ہوتا ہے۔

چاہے یہ نسبتاً آسان کام ہوں جیسے اسکول کے احاطہ میں صفائی ستھرائی کو یقینی بنانا یا اور زیادہ پیچیدہ کام ہوں جیسے تدریس و آموزش کی نگرانی کرنا اور ان کے معیار کو بہتر بنانا، دونوں میں سنجیدہ اور غور و فکر کے بعد اختیار کردہ طریقہ عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسری مثال سالانہ کلینڈر اور روزانہ کے نظام الاوقات کی ہے جسے اسکول کے کام کاج میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اسکول کے کچھ ایسے بھی کام ہونے چاہیے جو وقت کی تفویض کے دونوں آلۂ کار میں تبدیلیوں کی شمولیت کی اجازت دیں۔

اپنائے گئے طریقۂ عمل اس بات کی وضاحت کریں گے کہ کیا کرنے کی ضرورت ہے فیصلہ سازی کا کیا طریقہ ہوگا، عمل یا ردعمل کے لیے کس جوش و جذبے کی ضرورت ہوگی۔

اسکول کے طریقۂ عمل کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ وہ اسکولی ثقافت کے اقدار و ایقان کا مظہر ہوتے ہیں اور نتیجتاً انھیں تقویت بھی پہنچاتے ہیں۔

حصہ (d) کے باب اول میں اس مسئلے پر بحث کی گئی ہے۔ اسکول کے طرز عمل کو موٹے طور پر درج ذیل زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

a. **درسیاتی طرزِ عمل (Curricular Processes):** یہ وہ طرزِ عمل ہیں جن کا آموزش پر راست اثر ہوتا ہے۔ مثلاً اسکول کا نظام الاوقات، اسکول اسمبلی، کتب خانہ، طلبا کی کمیٹیاں، جشن و تقریبات اور اسکولوں میں ٹیکنالوجی کا استعمال۔

b. **درسیات سے متعلق طرزِ عمل (Curriculum Associated Processes):** یہ وہ عمل ہیں جن کا آموزش پر اہم لیکن بالواسطہ اثر ہوتا ہے۔ مثلاً اساتذہ کی ہفتہ وارانہ ترقی (TDD) کا عمل، والدین اور کمیونٹی کو شریکِ عمل بنانا، مڈ ڈے میل (MDM) اور اس طرح کے دوسرے عمل۔

c. **تنظیمی عمل (Organizational Processes):** یہ وہ عمل ہیں جو مذکورہ بالا دونوں کاموں کی منصوبہ بندی اور آسان نفاذ کا سبب بنتے ہیں مثلاً اسکول کی ترقی کا منصوبہ، سالانہ کلینڈر، وسائل یکجا کرنے اور تفویض کرنے کا منصوبہ، ڈیٹا کا نظم و نسق اور رپورٹنگ، تنازعات کا حل اور انضباطی مسائل کے فورم اور تحفظ سے متعلق امور۔

حصہ 2.1
درسیاتی طرزِ عمل

یہ وہ عمل ہیں جن کا آموزش پر راست اثر ہوتا ہے۔ اسکولوں کے لیے سب سے اہم بات وقت کا بہترین استعمال کرنا اور طلبا کی آموزش کے لیے وسائل فراہم کرنا ہے۔ اس کے لیے دو نکتوں پر توجہ مرکوز ہوتی ہے ایک یہ کہ مختلف مضامین کی آموزش کے لیے کس طرح وقت کی تفویض ہو اور دوسرا یہ کہ کس طرح کلاس روم میں پڑھائے جانے والے مضامین کے علاوہ آموزشی ماحول پیدا کیا جائے۔ (جیسے کہ اسکول اسمبلیاں اور کتب خانہ وغیرہ) اس سیکشن میں آموزش کے لیے کلاس روم میں پڑھائے جانے والے مضامین کے علاوہ روزانہ کے اوقات، جگہ اور مواقع کے مؤثر استعمال کے طریقوں پر بحث کی گئی ہے۔ مخصوص مضامین سے متعلق ابواب میں ان مضامین کے پڑھانے کے طرزِ عمل سے بحث کی گئی ہے۔

2.1.1 اسکول کا نظام الاوقات

نظام الاوقات اسکول میں روزانہ انجام پانے والی سرگرمیوں اور معمولات کا ڈھانچہ ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں فیصلہ بہت ہی اخلاقانہ انداز میں کرنا چاہیے تاکہ مختلف درسیاتی مضامین اور کلی یا ملی جلی گروہی سرگرمیوں کے لیے درکار وقت سے سمجھوتہ کیے بغیر مختلف مصروفیات کے لیے نمائش بنی رہے۔ اچھے نظام الاوقات میں مختلف درسیاتی میدانوں کی ضرورت کے مطابق وقت تفویض کیا جاتا ہے اور وسیع ڈھانچے سے بہت زیادہ چھیڑ چھاڑ کیے بغیر مختلف سرگرمیوں (ان میں سے اکثر ہفتہ واری، پندرہ روزہ یا ماہانہ ہوسکتی ہیں) کی شمولیت کا موقع فراہم کرتا ہے مثلاً

a. اسکول اسمبلی، کسی دن آخری پیریڈ اور سنیچر کے دن کا استعمال مختلف اغراض کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ متبادل دنوں میں اسکول اسمبلی کے بجائے پورے اسکول کے لیے کسی مشترکہ کھیل یا سرگرمی کا منصوبہ بنایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح دن کے آخری پیریڈ کو کلب کی سرگرمیوں (جیسے موسیقی، تھئیٹر آرٹ، ادب اور کھیل کود) کے لیے وقف کیا جاسکتا ہے جس میں طلبا ہی شریک ہوسکتے ہیں یا حتیٰ کہ مختلف تخلیقی سرگرمیوں کی قیادت بھی کرسکتے ہیں۔ آموزش میں بہتری کے لیے ضروری تسلسل میں مخل ہوئے بغیر اس وقفہ کا استعمال مختلف تقریبات کی تیاری کے لیے بھی کیا جاسکتا ہے۔

b. مخصوص قسم کی درسیاتی سرگرمیوں کے لیے زائد وقت کی اجازت دینے والے بلاک پیریڈ کا تصور بہت ہی مثالی ہوگا مثلاً تجربہ گاہ کی سرگرمیوں یا پروجیکٹ کے کاموں کے لیے زیادہ وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے اساتذہ بلاک پیریڈ کو ضرورت کے مطابق استعمال کرنے کا منصوبہ بنا سکتے ہیں۔

c. ممکن ہے سینیچر کا دن کافی فرصت کا ہو اور طلبا کو مختلف طریقوں سے تعلیمی اعتبار سے مفید کاموں میں مصروف کیا جا سکے جیسے مختصر تعلیمی دوروں پر جانے، مقامی لوگوں سے تعامل کا منصوبہ بنانا اور نوبالغان سے متعلق مسائل پر گفت وشنید کرنا۔

روزانہ کے نظام الاوقات میں زیادہ تبدیلی نہیں ہونی چاہیے کیوں کہ اس سے اسکول کی عام رفتار پر زندگی متاثر ہوئی۔ اس پر نہایت ہی سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہیے اور ہر سطح کے درسیاتی تقاضوں کو ذہن میں رکھ کر اسے مرحلہ وار تیار کیا جانا چاہیے۔ سال میں وقت کے تقاضوں کے مطابق داخلہ جات، امتحانات اور تہوار وغیرہ جیسی تقریبات کو نظام الاوقات میں جگہ دینے کے بارے میں غور وفکر کیا جانا چاہیے۔

اس سیکشن کو وقت تفویض کرنے سے متعلق باب (حصہ A باب 4) کے ساتھ پڑھا جانا چاہیے۔

2.1.2 اسکول اسمبلی

اسمبلیاں پورے اسکول کو ایک ساتھ لاتی ہیں۔ اجتماعی آموزش اور مضامین میں حدود سے پرے کاموں کی تحقیق میں معاون ہوتی ہیں۔ اسکول اسمبلی مثبت احساس رفاقت کے ساتھ دن کو شروع یا ختم کرنے کا ایک مثالی راستہ ہے۔ اسکول کو ان اسمبلیوں کو روایتی اور میکانیکی بتانے کے بجائے انھیں بامعنی بنانے کے طریقوں کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ نظم ونسق کے مختلف طریقوں پر غور وخوض کیا جا سکتا ہے اور پیش کش کی ترتیب اور ہیئت کو وقتاً فوقتاً بدلا جا سکتا ہے تاکہ تمام طلبا کو اس پروگرام میں شریک ہونے کا موقع مل سکے۔ اسکول کو اس کی یقین دہانی کرانی چاہیے کہ اسمبلی صرف ہر اعتبار سے مکمل پیش کش اور کارکردگی کے لیے غیر ضروری دباؤ نہیں ڈالتی ہے۔ اس کے برعکس اسمبلیوں کو اشتراک اور آموزش، پیش کش میں حدود کی قبولیت اور اسٹیج کے خوف سے آزاد ہونے کے عمل کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ یہ ایسی ترتیب وتزئین کی تخلیق کے ذریعے ممکن ہوتا ہے جہاں طلبا کو پیش کش میں راحت محسوس ہوتی ہے اور انھیں کسی قسم کے فیصلے یا مذاق اڑائے جانے کا بھی خوف نہیں رہتا ہے۔

اساسی سطح میں اسمبلی کو کلاس روم میں کیا جا سکتا ہے جہاں ہر ہفتے دو یا دو سے زائد جماعتوں کے طلبا بڑی تعداد میں اکٹھا ہو جاتے ہیں۔ ابتدائی سطح سے طلبا تمام جماعتوں اور پورے اسکول کے ساتھ اسمبلیوں میں شریک ہو سکتے ہیں۔

اسمبلیاں روایتی اعتبار سے صبح صبح ہوتی ہیں اور اسکول کی سائنس کے مطابق ایک یا ایک سے زائد چھوٹے چھوٹے گروپوں میں ایک ساتھ ہو سکتی ہیں۔ کم از کم بیس منٹ کی اسمبلی کا اجتماع کچھ بامعنی مصروفیت کا سبب ہوتی ہے۔

ہفتہ واری بڑی اسمبلیوں کے لیے زیادہ وقت بھی تفویض کیا جا سکتا ہے اور ان اسمبلیوں کی پیش کش میں قومی ترانہ، مختلف زبانوں میں متنوع گانے، مراقبے یا بالکل خاموش رہنے کے لیے کچھ منٹ کہانی سنانا، اسکٹ، مائم، مقامی خبروں (طلبا کے جمع کردہ معلومات اور مقامی لوگوں سے تعامل پر مبنی) کی رپورٹنگ، کتاب یا فلم پر تبصرہ، آرٹ ورک کی پیش کش، جادوئی کھیل، کٹھ پتلی کا کھیل، دوسرے اسکول کے طرز عمل اور انتظام وانصرام سے متعلق موزوں ہدایات (یا اطلاعات) کا تبادلہ شامل ہو سکتے ہیں۔ گروپ میں گانے کی آموزش اپنے آپ میں گروپ اور رفاقت کو مضبوط کرنے کی ایک قابل قدر کوشش ہے۔ اسی طرح اگر مناسب جگہ دستیاب ہو تو انھیں دیگر سرگرمیوں کا منصوبہ بھی تیار کر سکتے ہیں جو کہ مخصوص موضوع پر مبنی ہوں تاکہ طلبا اپنے خیالات کے اظہار کے کئی طریقے تلاش کر سکیں۔ تمام سرگرمیوں کا بنیادی مقصد سامعین کو پورے طور پر شریک عمل کرنا اور مناسب موقع پر ان کے ردعمل کو جاننا ہے۔

2.1.3 کتب خانہ

طلبا کی نشوونما کے لیے تعلیم میں کتابوں کا رول مرکزی ہوتا ہے اور یہ قیمتی سلسلہ خواندگی کی مہارت کے حصول سے پہلے شروع ہو جاتا ہے۔ کتب خانہ خود سے اور کسی کی نگرانی میں بھی تدریسی کتابوں سے پرے معلومات کے اکتساب کا موقع فراہم کرتا ہے۔ مختلف کتابوں اور پوری دنیا سے موصول

مختلف ڈیجیٹل مواد تک رسائی سے طلبا کے لیے ثروت مند تجربات کے لیے دنیا کے دروازے کھل جاتے ہیں۔اس لیے اسکول لائبریری اور ہر کلاس روم کے ''گوشۂ مطالعات'' میں کتابوں اور ماخذ کا انتخاب بہت ضروری ہے۔ یہ کتب خانہ کسی مخصوص کمرے، ہال یا ہر کلاس روم کے ''گوشۂ مطالعہ'' میں بھی ہوسکتا ہے لیکن اہم بات موزوں کتابوں کی اچھی تعداد میں دستیابی اور آسان رسائی کا میکانزم ہے۔اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ یہاں مختلف اصناف کی نمائندگی کرنے والے مواد موجود ہوں۔ یہاں ہندوستان نے وقیع ورثے مختلف علاقے اور پس منظر کے حامل لوگوں بشمول سماجی، معاشی اعتبار سے محروم لوگوں کی زندگیوں اور تصورات پر کتابیں ہونی چاہیے۔اس کتب خانے میں ایک حصہ ذولسانی کتابوں اور دوسری ہندوستانی زبانوں کی کتابوں کا بھی ہونا چاہیے۔اس کتب خانے کو مناسب معاونتی آلات آڈیو بکس مخصوص صلاحیتوں کے حامل لوگوں کے لیے بریل بکس اور اس طرح کے دوسرے وسائل سے مزین ہونا چاہیے۔

قابل خرید کتابوں کو نشان زد کریں طلبا کی آموزش میں اضافے کے لیے ان کے استعمال کے فیصلے میں اسناد کا اہم رول ہوتا ہے۔طلبا کو ایسے چھوٹے چھوٹے تفویضات دینے سے مرتکز انداز میں کتابوں سے رجوع کرنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے جس میں لوگوں، ان کے مسائل اور عام زندگی کے بارے میں لکھنے پڑھنے کے لیے کتب خانہ سے رجوع کرنا پڑے۔

مطالعہ، پڑھنے اور تبادلہ خیال کی ثقافت کو فروغ دینے کے لیے ایک متحرک کتب خانے میں متنوع سرگرمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ان میں سے سب سے آسان سرگرمی، بلند خوانی، کہانی بنانا اور کتابوں پر تبصرے ہیں۔اہم کتاب کی تشہیر، مصنف سے ملنے کا پروگرام، تخلیقی سرگرمیاں، فن تحریر پر ورکشاپ اور بک مارکس بنانا اور بحال کرنے کا عمل جیسے کتابوں کی مرمت/جلد سازی وغیرہ کے بارے میں بھی سوچا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ وضاحتی تصویریں، پوسٹر، بک کور بنانا اور جلد سازی وغیرہ بھی طلبا کے لیے اکثر دل چسپی کا باعث ہوتی ہیں۔کتابوں کی خرید اور عطیہ دہی کا بھی منصوبہ بنایا جاسکتا ہے طلبا، اساتذہ اور کمیونٹی کے ارکان پر مشتمل لائبریری کمیٹی، کتب خانے کی مختلف سرگرمیوں اور نظم ونسق کی ذمہ دار ہوسکتی ہے۔ اسکول کے پرنسپل کے مشورے سے لائبریری کمیٹی نئی کتابوں اور دوسرے وسائل کی خرید کے بارے میں فیصلہ کرسکتی ہے۔کتابوں کو پڑھنے، ان پر تبصرہ کرنے، کتابوں کی نمائش اور کتابوں کی دکانوں پر جانے اور طلبا و اساتذہ اور کمیٹی کے دوسرے ارکان سے صلاح ومشورہ کرنے کو بھی اس میں شامل کرسکتی ہے۔ان تمام لوگوں سے ان کی پسندیدہ کتابوں کی ایک فہرست بھی لی جاسکتی ہے۔

اکثر اسکولوں میں کتب خانے کی ذمہ داری، استاذ اور ممکنہ طور پر طلبا مل کر اٹھاتے ہیں۔کتابوں کا اندراج، ترتیب وتزئین، جاری اور واپس کردہ کتابوں کا ریکارڈ رکھنا۔کتابوں کو احتیاط اور پیار سے رکھنا اٹھانا، کٹی پٹی کتابوں پر نظر رکھنا اور کتابوں کو اصلی صورت میں لانے کے لیے مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے۔جب کتب خانوں کے اصول بہت سخت ہوں اور کتابوں کو الماریوں میں بند رکھا جاتا ہے نیز طلبا کے استعمال سے پریشانی ہوتی ہو تو اس سے کتب خانہ ہونے کا اصل مقصد فوت ہوجاتا ہے۔

2.1.4 طلبا کی کمیٹیاں اور فورم

طلبا کو اسکول کی سرگرمیوں میں شریک کرنے اور ان میں احساس ملکیت وذمہ داری پیدا کرنے کے لیے ہر اسکول میں طلبا کی کمیٹیوں اور فورم (بال سبھا، بال پنچایت اور دوسرے فورم) کی تشکیل کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے مختلف کمیٹیوں میں شرکت سے طلبا میں ذمہ داری، جوابدہی، تعاون، پہل کرنے، قیادت اور حل مسائل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ممکن ہے کہ مختلف کمیٹیاں ہوں جس میں طلبا کی شرکت تھوڑی مدت کے لیے ہو اور پھر وہ دوسری کمیٹی میں شامل ہوجائیں۔اس سے طلبا کے اسکول انتظامیہ اور مختلف اسکولوں کے طریقہ عمل سے مانوس ہونے کی یقین دہانی ہوجائے گی۔ ان میں سے بعض کمیٹیاں اسکول سے متعلق کاموں جیسے صفائی ستھرائی، مڈڈے میل کا نظم ونسق یا ثقافتی پروگراموں کا انعقاد کی ذمہ دار رہتی ہیں بعض

اسکولوں میں ایسی بھی کمیٹیاں ہوتی ہیں جو کمیونٹی سطح پر قائم کی جاتی ہیں۔ طبی کمیٹی، کھیل کود کمیٹی، معاشیاتی کلب، موسیقی کلب، وراثت کلب اور اس طرح کے دوسرے فورم بھی استاذ کی نگرانی میں کام کر سکتے ہیں۔ ان فورم کے توسط سے طلبا مختلف کاموں میں شریک ہوتے ہیں، مہارتیں حاصل کرتے ہیں اور مفید کاموں کے مختلف میدانوں میں عزت حاصل کرتے ہیں۔

2.1.5 تقریبات اور جشن

اسکول کی تمام تقریبات اور جشن کو پر لطف اور آموزشی عمل سے مربوط بامعنی مشق ہونا چاہیے، نہایت ہی غور و فکر کے بعد تیار کردہ سالانہ کلینڈر، تقریبات اور جشن کو اکادمک منصوبے کے مختلف پہلوؤں سے مربوط کیا جاسکتا ہے۔

اسکول اخلاقانہ انداز میں چھوٹی اور بڑی تقریبات کا منصوبہ بنا سکتے ہیں۔ سالانہ جشن اور قومی تہواروں کے علاوہ طلبا کی آموزش اور حصولیابیوں، نئے استاد یا طلبا کے نئے گروپ کا استقبال آخری سال کے طلبا کے لیے الوداعی تقریب ابنائے قدیم کی حصولیابیوں، کمیونٹی کی فلاح کے لیے اسکول کی خدمات، والدین اور کمیونٹی کے ارکان کے ساتھ کھیل کود، دوسری سرگرمیاں، مقامی کھانوں کے تہوار وغیرہ کے موقع پر بھی جشن منایا جاسکتا ہے۔ کم از کم ہر ماہ ایک بار اسکول کی ٹیم کے ساتھ پکانے کھانے، کھیلنے یا ساتھ مل کر اسکول یا کمیونٹی کی سطح پر کام کرنے کے بارے میں فیصلہ کر سکتی ہے۔ اس طرح کی تقریبات خود اتحاد اور اجتماعی لطف اندوزی کا جشن ہو سکتی ہیں۔ سالانہ جشن، قومی تہواروں اور کھیل کود کے ان کے لیے اسکول کی وسیع منصوبہ بندی اور تیاری کرنی پڑتی ہے اور یہی وہ موقع ہوتا ہے جب ایک بڑی کمیونٹی اس میں شامل ہوتی ہے۔

a. **تیاری (Preparation):** تمام تقریبات میں مناسب منصوبہ بندی/ تیاری اور نظم کی ضرورت ہوتی ہے۔ منصوبہ بندی پروگرام کے انتخاب، دعوت نامے اور پوسٹر کی تیاری، سجاوٹ، مشق، نظامت اور مہمانوں سے تعامل سب میں طلبا کی شرکت ہونی چاہیے۔ مشق اور تقریبات کی تیاری کو مجموعی تدریسی آموزشی عمل کا حصہ ہونا چاہیے کیوں کہ طلبا کو کلاس روم کی سرگرمیوں اور آموزش کی توسیع میں شرکت کا موقع ملتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آرٹ کے انضمام کا شمار کلاس روم کی سرگرمیوں میں ہوتا ہے اور یہ کثیر علومی ہوتا ہے۔

b. **پیش کش (Presentation):** پروگراموں کی پیش کش میں بھاری بھرکم پوشاکوں، اسٹیج کی سجاوٹ اور چھوٹے بچوں کے میک اپ کے نمود و نمائش کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ جسمانی حرکات و سکنات اور رقص جیسی سرگرمیوں کے لیے طلبا کو آرام دہ کپڑے پہننا چاہیے وہ دوسری حکمت عملیوں کا سہارا لے سکتے ہیں۔ ماسک، مکھوٹا اور کاغذ کی علامتی پوشاکیں، راست موسیقی فراہم کرنے نہ کہ ریکارڈ کیے ہوئے موسیقی کو برتنے کے لیے طلبا، اساتذہ اور مقامی کمیونٹی کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

c. **وسائل کا منصفانہ استعمال (Judicious Use of Resources):** وسائل اور وقت کے استعمال میں اسکول کو محتاط ہونا چاہیے اور تقریبات کی منصوبہ بندی پوری حساسیت اور غور و فکر کے ساتھ کرنی چاہیے۔ اسکولوں کو شعوری طور پر پوری تقریب میں ماحول دوست مواد کا استعمال کرنا چاہیے۔ صفائی ستھرائی کو یقینی بنانا چاہیے اور نظم کو برقرار رکھنا چاہیے۔ بھاری بھرکم نظام صوت اور ایمپلی فائر سے پیدا ہونے والی صوتی آلودگی پیدا کرنے سے بچنا چاہیے۔ اکثر و بیشتر چھوٹی چھوٹی تقاریب کے انعقاد سے سب کی شراکت کو یقینی بنایا جاسکتا ہے جہاں طلبا کے مختلف گروہوں کو پیش کش اور شراکت کے مواقع ملتے ہیں جنھوں نے ایک پروگرام میں شرکت کی ہے وہ دوسرے پروگرام میں بطور سامع شریک ہو سکتے ہیں۔

حصہ 2.2
درسیات سے وابستہ طریقۂ عمل

مؤثر تدریس و آموزش کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ اجتماعی طور پر غور و فکر میں اور تدریس کے معیار کو بہتر بنائیں۔ اسی طرح درکار تعاون کی فراہمی کے لیے والدین کو شریک عمل کرنے اور طلبا کی اچھی صحت کی دیکھ بھال کرنے سے بھی آموزش پر اہم اور دیرپا اثر ہوتا ہے۔

2.2.1 اساتذہ کا اشتراک اور پیشہ ورانہ ترقی

اساتذہ کی پیشہ ورانہ مہارت اور مشترکہ کوششیں سب سے زیادہ اہم ہوتی ہیں جو راست طور پر طلبا کی آموزش پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ اس کے لیے ہر اسکول میں مؤثر طریقہ عمل کی ضرورت ہوتی ہے اور اسکول کے پرنسپل مؤثر انداز میں اس کے وقوع کو ممکن بنا سکتے ہیں۔ اساتذہ پر اعتماد اور ان کا احترام ایک بنیاد ہے اور پرنسپل اسے مختلف طریقوں سے انجام دے سکتے ہیں۔ انھیں سن کر، انھیں کام کی سہولیات اور وسائل فراہم کر کے، اکادمک اور دوسرے تعاون فراہم کر کے اور اسکول سے متعلق فیصلہ سازی میں مساوی شریک کار کی حیثیت سے انھیں شامل کر کے، اسکول کی بہتری کے لیے کیے گئے اقدام/ پہل کی کامیابی کے لیے اساتذہ اور پرنسپل کے مابین بنیادی تعلق بہت ضروری ہے۔

اسکول میں ایک ایسے میکانزم کی ضرورت ہوتی ہے جو اساتذہ میں تبادلۂ خیال، غور و فکر اور ساتھ مل کر کام کرنے میں معاونت کرے۔ اساتذہ کو یہ محسوس کرنے کی ضرورت ہے کہ اسکول کے سیاق میں تدریس ایک اجتماعی ذمہ داری ہے اور انھیں مجوزہ نصاب اور درسی کتاب کے مضامین پر مرکوز انفرادی عمل تک محدود تدریس کے نظریے سے اوپر اٹھنے کی ضرورت ہے۔ اسکول یا اسکولوں کے مجموعے کی سطح پر مضمون پر مبنی گروپ کی موجودگی اساتذہ کو تبادلۂ خیال اور آموزش کے لیے پلیٹ فارم کی فراہمی، نئے خیالات، وسائل، تحقیق اور تنقیدی فیڈبیک (بازرسی) کی فراہمی ہی معاون ہوگی، جہاں تک ممکن ہو مختلف درسیاتی میدانوں کے اساتذہ کو ایک ساتھ نافذالعمل مربوط منصوبہ سازی کے لیے اشتراک کرنا چاہیے۔ مشترک اساتذہ کے ماہانہ فورم جس میں اساتذہ تیار ہو کر آتے ہیں، اس مشترکہ مسائل پر (نوبالغان کے مسائل کیسے حل کیے جائیں) بات ہو سکتی ہے۔

ہم جولیوں کے ذریعہ ایک دوسرے کے کاموں کی نظر ثانی، دوسرے اساتذہ کی کلاس کے مشاہدے اور اپنے تجربات قلم بند کرنے کی روایت اساتذہ کی آموزش میں بہت مؤثر و معاون ہوتی ہے۔ آموزش کے لیے اساتذہ کے اشتراک کے بغیر موثر اسکولی ثقافت اور اسکولوں کے مؤثر طریقۂ عمل کا تصور بہت مشکل ہے۔

سینئر اساتذہ کو نشان زد کر انھیں نئے اساتذہ کا سرپرست بنایا جا سکتا ہے۔ نئے اساتذہ کے لیے غور و فکر کے بعد تیار کیا ہوا اسکول پر مبنی تعارفی پروگرام ہونا چاہیے، جہاں انھیں اسکول کے ویژن، سرگرمیاں ان سے وابستہ توقعات اور دستیاب تعاون کی نوعیت کے بارے میں جاننے اور سیکھنے کا موقع ملے گا۔ جرنل نویسی، اپنے تدریسی تجربات قلم بند کرنا اور مختلف تعلیمی رسائل کے لیے مضامین لکھنا وغیرہ، اساتذہ کی ترقی کے دوسرے راستے ہیں کیوں کہ تحریر اپنے خیالات و تجربات کو منظم بنانے میں معاون ہوتی ہے۔ یہ اساتذہ کو اسکول سے ہر سامعین تک پہنچنے اور تعلیمی پیشہ وروں کی بڑی برادری سے تعلق قائم کرنے میں معاون ہوتی ہے۔

2.2.2 والدین، اہل خانہ اور کمیونٹی سے شراکت عمل

صرف آموزش میں عمل کی مدد کے لیے نہیں بلکہ کمیونٹی کی خدمت کے لیے اسکول سے متوقع بڑے رول کی تکمیل کے لیے بھی اسکول کو والدین یا اہل

خانہ اور کمیونٹی سے معیاری رشتے قائم رکھنے چاہیے۔ یہاں کچھ ممکنہ طریقوں کا ذکر کیا جارہا ہے جنھیں اپنا کر اسکول والدین اور کمیونٹی کے ارکان کو حقیقی شریک کار بتا سکتا ہے۔

a. بالکل ابتدا میں جب والدین یا اہل خانہ اپنے بچوں کے داخلے کے لیے آتے ہیں تو اس وقت سمت بندی کا ایک پروگرام ہونا چاہیے کہ اسکول کے قیام کا مقصد کیا ہے۔ اس کے تدریسی۔ آموزشی عمل اور والدین یا اہل خانہ سے توقعات کیا ہیں۔ اسے مختلف انداز میں انجام دیا جاسکتا ہے جیسے آمنے سامنے کی ملاقات جس میں اسکول کے بارے میں والدین یا اہل خانہ کے انفرادی سوالوں کے جواب پیش کش کی شکل میں دیے جاسکتے ہیں اور والدین یا اہل خانہ سے متوقع معلومات کے بارے میں تحریر دستاویز تقسیم کر کے، طلبا کی قیادت میں اسکول کی عمارتوں کا دورہ بھی والدین یا اہل خانہ کو اسکول سے متعارف کرانے کا ایک تخلیقی اور مؤثر طریقہ ہوگا طلبا کے ساتھ اس طرح کے تعامل سے والدین یا اہل خانہ اسکول کے ذریعے پروان چڑھائے جارہے ہیں، آموزشی ثقافت کو راست طور پر جان سکتے ہیں۔

b. والدین یا اہل خانہ کو برابر طلبا کی پیش رفت کے بارے میں تازہ ترین اطلاعات ملتی رہنی چاہیے۔ جب PTM میں والدین یا اہل خانہ کو بنیادی طور پر بتایا جاتا ہے کہ آپ کے بچے کو کن مسائل اور چنوتیوں کا سامنا ہے تو یہ محدود تعامل ہوتا ہے۔ اگر PTM میں بچوں کو آموزشی مواقع میں شامل کرنے اور اسکول کی بہتر کارکردگی کی یقین دہانی کرانے کی کوششوں پر بات ہو تو یہ گفتگو زیادہ بامعنی ہوجائے گی طلبا کی پیش رفت کا تازہ ترین پورٹ فولیو والدین یا اہل خانہ کے ساتھ اطلاعات ساجھا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اور یہ دیکھ کر وہ خوش بھی ہوں گے کہ اسکول کتنے بہترین انداز میں طلبا کی پیش رفت کے ریکارڈ کو محفوظ کیے ہوئے ہیں۔ PTM کے دنوں میں اسکول ان کے لیے سرگرمیوں کا انعقاد کرسکتا ہے۔ وہ ان میں شریک ہونا اور اس سے لطف اندوز ہونا پسند کریں گے۔ یہ والدین یا اہل خانہ کے مابین دوستانہ تعلقات کے قیام میں معاون ہوگا۔ اور طلبا نے اسکول میں جو کچھ سیکھا، یہاں اس کا مختلف انداز میں مظاہرہ کرسکتے ہیں۔ اگر اسکول اس طرح کی تقریبات کا انعقاد کرے تو پورے اسکول کے مختلف طلبا کو تبادلہ خیال کا موقع مل سکتا ہے۔

c. والدین یا اہل خانہ کو اسکول کی تقریبات اور جشن میں ضرور مدعو کرنا چاہیے اور اسکول کو اس طرح کی تقریبات میں انھیں شریک کار بنانے کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ انھیں صرف سامع یا ناظر بنا کر نہیں چھوڑ دینا چاہیے۔ اس لیے اس طرح کی تقریبات اور جشن کا مقصد والدین یا اہل خانہ کی سرگرم شراکت ہونی چاہیے۔ جن دنوں میں اسکول کھلا ہو ان سے اپنی سہولت کے مطابق اسکول آنے کے لے بھی کہا جاسکتا ہے تاکہ وہ اسکول کے روزمرہ کے کام کاج کو دیکھ سکیں۔ ان ایام میں وہ اسمبلی میں شرکت کرسکتے ہیں۔ کچھ وقت کلاس میں گزار سکتے ہیں اور وقفے کے دوران طلبا اور اساتذہ سے تبادلہ خیال کرسکتے ہیں۔ ان سے ان کو یہ راست اطلاع مل جائے گی کہ عام دنوں میں اسکولوں میں کیا ہوتا ہے۔ کچھ والدین یا اہل خانہ کو اہم ریسورس پرسن کے طور پر بھی بلایا جاسکتا ہے جو کافی غور و فکر کے بعد تیار کردہ منصوبے کے تحت اکادمک اعتبار سے بھی تعاون فراہم کرسکتے ہیں۔ ''بغیر بستے کا دن'' ایسا موقع ہوسکتا ہے جب والدین کی شراکت کا منصوبہ بنایا جاسکتا ہے۔

d. جب مناسب اور ممکن ہو اساتذہ کو بھی والدین اور اہل خانہ کے گھر جانا چاہیے کیوں کہ طلبا کے گھر کے ماحول اور وسیع سماجی ثقافتی سیاق کو جاننا ان کی انفرادیت کے مطابق تعاون فراہم کرنے کی بنیادی شرط ہے۔

e. اسکول کے تعلقات صرف موجودہ طلبا کے والدین یا اہل خانہ تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ جن معاشروں سے طلبا آتے ہیں ان کے بڑے گروپ کو منظم انداز میں اسکول کے عمل میں شامل کرنا چاہیے۔ ان تک رسائی کا آسان طریقہ یہ ہے کہ انھیں ایسی تقریبات اور جشن میں مدعو کیا جائے جہاں بڑی تعداد کو آسانی سے بلایا جاسکے طلبا کے کاموں کی نمائش بال میلہ، کتاب میلہ، فلم فیسٹیول، طبی کیمپ، صفائی کی مہم اور دوسرے سماجی مسائل سے آگاہی کی تحریک وغیرہ ایسے مواقع ہیں جن میں معاشرے کی بڑی تعداد کو شریک عمل کیا جاسکتا ہے۔

اگر اسکول سے کوئی خبر نامہ یا رسالہ شائع ہوتا ہے تو اسے بھی سامعین کی بڑی تعداد میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ طلبا کلب کے ذریعے (کمیونٹی پر مبنی تقریبات اور خدمات جیسے کھیل کود، کلب، آرٹ اینڈ کلچر کلب، صحت کلب وغیرہ) کا انعقاد بھی کیا جاسکتا ہے۔ اسکول سرگرم ابنائے قدیم کے توسط سے اس طرح کے طویل مدتی تعلقات قائم کرسکتا ہے اور اسے برقرار بھی رکھ سکتا ہے۔

2.2.3 کھانے کا وقت صحت اور حفظان صحت

جیسا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بتایا گیا ہے کہ تغذیہ (Nutrition) کا آموزش میں خاص کر اوائل عمر میں بہت ہی اہم رول ہوتا ہے۔ تاہم ملک میں بہت سے طلبا سوئے تغذیہ کا شکار ہیں کیوں کہ انھیں مناسب جسمانی نشوونما کے لیے درکار متوازن غذا نہیں ملتی ہے۔ بھوک اور سوئے تغذیہ وہ اہم اسباب ہیں جو بہت سے طلبا کو اسکولی سرگرمیوں میں سرگرم شراکت سے روکتے ہیں اس طرح کے طلبا کے لیے اسکول میں فراہم کی جانے والی مڈڈے میل (MDM) واحد مناسب کھانا ہے جو وہ کھاتے ہیں۔

اس لیے طلبا کی اچھی صحت کی یقین دہانی اور اسکول میں ان کی شراکت کی بہتری کے لیے مڈڈے میل (MDM) پر توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ جہاں اسکولوں میں کھانا پکتا ہے وہاں اچھے معیاری اور متنوع کھانے کی یقین دہانی کے زیادہ مواقع ہیں۔ کھانا پکانے اور پیش کرنے کے لیے صحت بخش صفائی کے اصولوں پر عمل ضروری ہے۔ اساتذہ اور طلبا کے گروپ باری باری یہ خدمت انجام دے سکتے ہیں۔

کھانے کے ضائع ہونے سے بچنے یا بچے کچے کھانوں کے مناسب استعمال کے لیے کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے انھیں کھاد بنانے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

کھانے کے وقت طلبا کے کھانے کی عادات کا بھی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ کچھ طلبا غیر صحت مند کھانا کھانا چاہتے ہیں اور بعض ترکاریوں یا صحت مند کھانوں کے پکانے سے گریز کرتے ہیں اور وہ دکانوں سے راست طور پر خریدے ہوئے ڈبہ بند کھانوں کو کھاتے ہیں۔ اس لیے اسکول کو کھانا، کھانے کی عادات، صحت، ثقافت اور ان سے متعلق قدیم وجدید حکمتوں پر تبادلۂ خیال کا شعوری طور پر موقع فراہم کرنا چاہیے۔

دوسرے امکانات یہ بھی ہیں کہ پسند و ناپسند کھانے پر گفتگو ہونی چاہیے کہ یہ کس طرح ان کو متاثر کرتے ہیں اور کھانے اور کھانے کی عادات کی بنیاد پر کس طرح تفریق کی جاتی ہے۔ اس طرح کے سوالات پر تبادلۂ خیال سے طلبا کو کھانے کے سماجی، ثقافتی پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ مقامی کمیونٹی کو تعلیم دینے کا ایک طریقہ بھی ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ طلبا ان میں کمیونٹیوں سے آتے ہیں اور اپنے ساتھ ان اقدار کو بھی گھر لے جاتے ہیں۔

اسکول کو اسکول اور اسکولوں کے گروپ کی سطح پر مستقل طبی کیمپ لگوانا چاہیے۔ اسے حکومت کے شعبہ صحت کے تعاون سے کیا جاسکتا ہے۔ اسکول میں ہر طالب علم کا قد اور وزن کی مستقل نگرانی کی جاسکتی ہے۔ اور منظم انداز میں ان کا ریکارڈ بھی رکھا جاسکتا ہے۔ اگر کسی طالب علم کو کوئی مخصوص طبی پریشانی ہے جیسے بینائی کی کمزوری، جلد کے امراض، یا وٹامن کی کمیاں ہیں تو ان جیسے مسائل پر والدین سے بات چیت کر کے وقفہ بوقفہ علاج و معالجہ کیا جاسکتا ہے اور کسی بڑی طبی پریشانی کی صورت میں اسکول والدین یا اہل خانہ سے مناسب اور مستقل علاج کے لیے کہہ سکتا ہے۔

مختلف حالات کے پیش نظر بہت سے طلبا حفظان صحت کے مسائل سے جوجھتے ہیں ایک استاد کی قیمت سے اس کی یقین دہانی کی ضرورت ہے کہ طلبا کے حفظان صحت کے مسئلے کو سنجیدگی سے حل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اسکول میں اگر اس طرح کے مسئلے سامنے آتے ہیں تو درج ذیل نکات کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔

a. طلبا کے حالات سے تعلق خاطر پیدا کریں۔ اسباب تلاش کریں اور حفظان صحت کی پریشانیوں کو حل کرنے میں طلبا کی مدد کریں۔

b. صحت سے متعلق چند بنیادی ضرورتیں مثلاً صابن، ناخن تراش، سنیٹری پیڈس وغیرہ بھی اسکول کی جانب سے مہیا کروائے جائیں۔

c. کلاس میں حفظان صحت کی مشق کو ہر ایک کے لیے روزانہ کا معمول بنائیں۔

d. مضمون کی تدریس میں، اسمبلی میں، مقامی کمیونٹی کے ممبران یا غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) کو شامل کر کے طلبا کو کلاس میں اچھی صحت اور حفظان صحت کے معمولات کے بارے میں پڑھانے کے لیے مواقع تلاش کیے جاسکتے ہیں۔

e. ریاستی اسکولوں اور مطبخ کی سہولیات والے اسکولوں میں حفظان صحت کے صحیح معمولات کی اتباع کرنی چاہیے۔ غذا اور دیگر اشیائے خوردنی کو احتیاط سے اور صحت مند انداز میں محفوظ کرنا چاہیے۔ کھانے پینے کے مقامات اور طلبا کے کھانے پینے کی دوسری جگہوں کو صاف ستھرا اور صحت مند ہونا چاہیے۔

حصہ 2.3
تنظیمی عمل

اسکول کو منصوبہ بند اور منظم اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے یہ مندرجہ بالا درسیات اور درسیات سے متعلق کارروائیوں کے بآسانی چلنے میں معاون ہوتی ہیں۔ دوسرے کسی تنظیم کی طرح یہاں بھی منصوبہ بندی، وسائل کے تفویض اور اطلاعات کے نظم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکول کے لیے ضروری ہے کہ طلبا سے متعلق تحفظ کے مخصوص خدشات کو حل کرے اور تضادات اور انضباطی مسائل پر مناسب ردعمل کا اظہار کرے۔ اس سیکشن میں ان امور سے متعلق چند خیالات کو پیش کیا گیا ہے۔

2.3.1 اسکول کا ترقیاتی منصوبہ

تنظیمی کاموں میں سب سے اہم کاموں میں سے ایک اسکول کا ایسا ترقیاتی منصوبہ تیار کرنا ہے جو اسکول کے تمام کام کاج کو محیط ہو۔ (قومی تعلیمی پالیسی 2020۔7.9)۔ اس میں سالانہ ترجیحات طے کی جاتی ہیں جو مقررہ وقت میں چنوتیوں کو حل کرنے اور مقاصد کے حصول کے لیے کی جانے والی پہل اور فیصلہ سازی کا سبب ہوتی ہیں۔

سبھی منصوبہ بندیوں اور نظر ثانی کی شقوں میں اسکول کی بہتری کو اساسی حیثیت حاصل ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اسکول کی پوری ٹیم اپنے مطلوبہ حتمی مقصد کے بارے میں ایک ویژن رکھے۔ اسکول کی موجودہ صورت حال کی واضح سمجھ نسبتاً کم مدت میں اسکول کی بہتری کا راستہ ہموار کرتی ہے۔

اسکول کے پرنسپل کی ذمہ داری ہے کہ اسکول کو تعلیمی مقاصد کے ہر میدان میں پوری ٹیم کے ویژن کے ساتھ تال میل پیدا کرنے کے لیے مستقل کام کرے۔ ساتھ میں اسکول کی زندگی میں ممکنہ طور پر پیدا ہونے والے مقامی اور سیاق پر مبنی مسائل پر ردعمل کے طریقوں پر مستقل اتفاق رائے بنانے کی ضرورت ہے۔ نیچے اسکول کی منصوبہ بندی کے چند اہم پہلوؤں کو مختصراً بیان کیا جارہا ہے۔

ہر اسکول کو وقت مقررہ میں حاصل کیے جانے والے واضح مقاصد کے ساتھ کام کاج کے تمام پہلوؤں کو محیط ادارہ جاتی سطح کا منصوبہ بنانا چاہیے۔ انھیں شعبہ تعلیم کے تجویز کردہ فارمیٹ اور طریقۂ عمل کو اتباع کے لیے فراہم کیا جاسکتا ہے۔ اس کوشش اور مہم میں کمیونٹی اور ایس ایم سی (SMC) کی شراکت بہت اہم ہے۔ کسی نہ کسی شکل میں سمجھاؤ اور تعاون فراہم کرنے والے نشان زد مقامی لوگوں کے ساتھ سینئر طلبا کو بھی شریک کیا جاسکتا ہے۔

اچھے اسکول کے ترقیاتی منصوبے کو نفاذ (کون کیا اور کیسے کرے گا اور بوقت ضرورت وسائل کہاں سے یکجا کیے جائیں گے) کی قطعیت کے ساتھ واضح اکادمک اور انتظامی اہداف مقرر کرنا چاہیے۔ اس کا ایک اہم حصہ سال کے لیے درسیاتی منصوبہ بندی، یعنی ماہانہ اور سہ ماہی مدت میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی تفصیلات پیش کرنا ہے یا حکمت پسند اور مفصل منصوبہ بندی کے مضمون اور طلبا دونوں کی سطح پر گذشتہ سال کی پیش رفت اور موجودہ سال کی چنوتیوں کی بہتر سمجھ ضروری ہے۔ طلبا اور مضامین کی سطح پر منصوبہ بندی ضروری ہے۔ ان منصوبوں کو بنانے کے لیے اساتذہ کو اشتراک کرنا چاہیے۔ اسکول کی مجموعی اہلیت کے لیے اس منصوبے میں دوسرے پہلوؤں کا، جیسے اساتذہ کی ترقی و تعاون کا منصوبہ حاصل کیے جانے والے، تخلیق کیے جانے والے وسائل، دیکھ ریکھ اور مرمت کے اہم کام، والدین اور کمیونٹی کو شریک عمل بنانے کے طریقوں کا احاطہ ہونا چاہیے۔

فیصلے، توقعات اور فیڈ بیک کی ترسیل کے طریقۂ عمل کا منصوبہ بہتر انداز میں بنایا جانا چاہیے۔ زیادہ ترسیل اصولی اور درست دستاویزوں کے ذریعے ہونی چاہیے۔ اس طرح ذرائع ترسیل کے بارے میں فیصلہ بھی بہت اہم ہے۔

جب تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کوششیں کر رہا ہو تو پرنسپل کے لیے ضروری ہے کہ قریب سے ان کی نگرانی کرے اور تعاون فراہم کرے۔ مستقل نظر ثانی کا منصوبہ بھی یکساں اہمیت کا حامل ہے۔ مطلوبہ اہداف کے حصول کے لیے مرحلہ وار سوچ اسکول کی پیش رفت میں تعاون ہوتی ہے اور ماہانہ اور سہ ماہی نظر ثانی درمیان میں اصلاح کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہے۔

2.3.2 وقت اور وسائل کی تفویض

دستیاب وقت اور دوسرے وسائل کا بہترین استعمال اور درکار وسائل کی تخلیق منصوبہ سازی کے اہم پہلو ہیں۔

2.3.2.1 سالانہ کلینڈر

اسکولوں کو سالانہ کلینڈر کے ذریعے شروع سے اپنے اکادمک سال کا منصوبہ بنانا چاہیے۔ اس میں اکادمک سیشن شروع اور ختم ہونے کی تاریخ۔ داخلہ جات سے متعلق نظام الاوقات، امتحانات، قومی تہوار (یوم جمہوریہ، تعطیلات، یوم آزادی)، مختلف تقریبات، یومیہ تقریبات جیسے یوم کھیل کود، یوم سائنس، یوم اطفال، تعلیمی دوروں کی تاریخیں ہونی چاہیے۔ اسی طرح اس میں پی ٹی ایم، طلبا اور اساتذہ کی تعطیلات، ابنائے قدیم کی اور سمر کیمپ کی تاریخوں کا بھی ذکر ہونا چاہیے۔ شعبۂ تعلیم اور مقامی لوگوں کی خاص مصروفیات والی تاریخوں سے تال میل بھی ضروری ہے۔ اساتذہ اور والدین کی مشترکہ مشقوں کے ذریعے اب فہرست کو تیار کرنا چاہیے اور طلبا سمیت تمام متعلقین کو فراہم کرنا چاہیے۔ اسکول کا ترقیاتی منصوبہ تیار کرتے وقت ہی روزانہ کے نظام الاوقات کے بارے میں اسٹریٹجک فیصلہ کرنا چاہیے۔

2.3.2.2 وسائل کو یکجا کرنا اور ان کی تفویض کرنا

اسکول کے پاس محدود وسائل ہوتے ہیں جن میں سے کچھ تدریسی - آموزشی عمل میں صرف ہو جاتے ہیں۔ سال شروع ہوتے ہی اس کا منصوبہ صحیح سے بنا لینا چاہیے کہ ہمیں کن وسائل کی ضرورت پڑے گی۔ انھیں کس طرح حاصل کیا جا سکے گا۔ اور کون لوگ ان کا استعمال کریں گے۔ بعض وسائل جیسے کمپیوٹر اور پرنٹر وغیرہ کی اسٹاف روم میں ضرورت پڑتی ہے۔ قابل اشاعت مواد اور ان کے پرنٹ کرنے کے ریکارڈ کو رکھنے کے بارے میں اجتماعی طور پر فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اساتذہ کے استعمال میں آنے والی اسٹیشنری کو اسٹاف روم کے کامن اسٹور ج میں رکھا جا سکتا ہے۔ اگر طلبا کے لیے کمپیوٹر لیب ہے تو استاذ کو اس کے استعمال اور دیکھ بھال کی نگرانی کرنی چاہیے۔ کمیونٹی سے وسائل یکجا کرنے کے لیے اسکول کے پرنسپل اور طلبا اور والدین کے منتخبہ اراکین پر مشتمل کمیٹی کی قیادت میں منظم کوششوں کی ضرورت ہوگی۔

2.3.3 ڈیٹا کا نظم اور رپورٹ کرنا

تمام اسکولوں کو ریکارڈ کرنے، محفوظ رکھنے اور مختلف قسم کے ڈیٹا سے استفادہ کرنے کا ایک موثر نظام تیار کرنا چاہیے۔ پیش رفت پر نظر ثانی، منصوبہ بندی اور رپورٹ کرنا وغیرہ کا سارا دارومدار معیاری ڈیٹا اور اس کی توضیح پر ہوتا ہے۔ اس لیے ڈیٹا کی مناسب حصولیابی اور اس کی دیکھ ریکھ کی (اگر ممکن ہو تو کمپیوٹر کاری کی شکل میں) بہت معاون ہوگی۔

اسکولوں کے لیے سب سے اہم ڈیٹا طلبا کی آموزش سے متعلق ہوتا ہے۔ اساتذہ اور اسکول کے پرنسپل کی سطح پر طلبا کی کمیتی و کیفیتی پیش رفت کا ٹریک ریکارڈ رکھنا ضروری ہے۔ آسان چیزوں جیسے مہینوں اور درجات کے مطابق طلبا کی پڑھنے اور لکھنے کی مہارتوں میں ہو رہی بہتری کا علم استاذ کو ان کی تدریس کے اثرات سے مطلع کرتی ہے۔ اسی طرح طلبا کی حاضری کی ٹریکنگ سے یہ جاننے میں مدد ملتی ہے کہ یہ طلبا کی آموزش پر کس طرح اثرانداز ہے۔ موجودہ صورت حال کو سمجھنے اور بروقت ضروری اقدام کرنے کے لیے اسکول کے پرنسپل اور اساتذہ کو طلبا کے آموزشی ڈیٹا کا برابر مطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔

اسکول کے لیے ڈیٹا کا مناسب نظم ناگزیر ہے اسے اساتذہ کے لیے غیر ضروری بوجھ ہونے کے بجائے طلبا کی آموزشی کوششوں میں معاون ہونا چاہیے۔ ٹیکنالوجی کے دانش مندانہ استعمال میں اس محاذ پر بھی چیزوں کو آسان بنانے کے بہت سے امکانات موجود ہیں۔ ڈیٹا کے ریکارڈنگ کی ذمہ داری انتظام اور گریڈ کے مطابق تقسیم کر دی جائے گی لیکن پوری تصویر کو سامنے رکھنے کے لیے ایسے ایک شخص (اسکول منتظمہ پرنسپل، استاد) کو ذمہ دار بنانا چاہیے۔

تمام ضروری پروٹوکول کو ملحوظ رکھا جانا چاہیے اور ڈیٹا کی پرائیویسی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری اقدام کیے جانے چاہیے۔ جو کسی بھی ڈیٹا کا استعمال صرف جائز مقصد کے لیے کرے صرف مجاز ادارے میں اس کا استعمال کریں گے اور رضامندی موصول ہونے کے بعد کریں گے۔

2.3.4 طلبا کے تحفظ کو یقینی بنانا

اسکول کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ تمام طلبا ہر طرح کی تکلیف اور دکھ درد سے محفوظ ہیں۔ طلبا کو صرف جسمانی چوٹیں نہیں لگتی ہیں بلکہ انھیں مختلف قسم کے تعصب ہراساں اور بداخلاقیوں کا بھی سامنا ہو سکتا ہے اگر ہر وقت اس کا مداوا نہ کیا گیا تو یہ جذباتی و جسمانی تکلیف / نقصان کا سبب بن سکتے ہیں حتی کہ کافی مدت تک خوف زدہ رکھ سکتے ہیں۔ وہ اس داغ کو محسوس کر سکتے ہیں۔ اسکولی تعلیم میں ہر ایک کے تحفظ اور خیریت کو سب سے زیادہ ترجیح دینی چاہیے۔ اسے اسکولی عمل میں تحفظ کو برابر فروغ دے کر اور اس پر عمل کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اسکول کی پوری برادری کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ اسکول کے احاطے میں تحفظ فراہم کرے۔

2.3.4.1 جسمانی تحفظ

a. اسکولوں کے اردگرد روڈ سیفٹی ایک اہم مسئلہ ہے جس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مناسب جگہ پر اسکول زون کو نشان زد کرنے والے علامات کی تنصیب کو یقینی بنانے کے لیے مقامی ذمہ داروں سے مل کر اسکول کے ذمہ داران اور SMC کام کر سکتی ہے۔

b. کھیل کود اور تجربہ گاہ کے آلات اور فرنیچر سمیت تمام عمارتوں اور آلات کی جانچ وقفہ بوقفہ ہونی چاہیے۔ کھیل کود کے سامانوں کا استعمال جسم کو زخمی کرنے والے ہتھیار کے طور پر نہ استعمال ہو جائیں، اس کا خیال رکھنا چاہیے۔ ممکنہ طور پر نقصان دہ / خطرات، آلات،

تجربہ گاہ کے کیمیکل/اور دھار دار آلات کو باحفاظت رکھنا چاہیے اور صرف ذمہ دار بالغوں/طلبا کی ان تک رسائی ہونی چاہیے۔ اگر طلبا کو یہ چیزیں استعمال کرنی ہیں تو ان کی عمر کو مدنظر رکھنا چاہیے اور انھیں اساتذہ یا بالغ طلبا کی نگرانی میں کرنا چاہیے۔ تجربہ گاہ کے آلات کے استعمال کے طریقوں، کھیل کود کے آلات کے استعمال کے اصولوں اور تعلیمی دوروں، سیاحتی دوروں کے اصولوں کے بارے میں طلبا کو ہدایات دینے کے لیے ترسیل کے واضح اصولوں کی اتباع کرنی چاہیے۔

c. تحفظ اور فرسٹ ایڈ کٹس تک آسانی سے رسائی ہونی چاہیے اور انھیں سب کے استعمال کے لیے دستیاب ہونا چاہیے۔

d. ایک ذمہ دار بالغ کو چاہیے کہ وہ ان طلبا کی نگرانی کرے جو کھیل کود کے وقفہ میں اسکول کے میدان، کوریڈور، سیڑھی یا کسی بھی کھلی جگہ پر جہاں بچے کھیل رہے ہوں۔

e. اسکول کے اساتذہ اور بالغوں کو یقین دہانی کرانی چاہیے کہ تمام عمر اور صنف کے طلبا، جسمانی جرائم۔ تشدد اور جنسی جرائم سے محفوظ ہیں۔ طلبا کو دی جانے والی جسمانی سزا کی تمام اقسام پر قدغن لگانے اور انھیں روکنے کے لیے اسکول انتظامیہ کو سخت اقدامات کرنے چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ تمام متعلقین کی صلاحیت سازی کی جائے اور مناسب پالیسیاں زیر عمل لائی جائیں۔

f. آگ لگنے کی صورت میں عمارت کو بآسانی و بحفاظت خالی کرنے اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کے طریقوں کے بارے میں اساتذہ، طلبا اور دوسرے اسٹاف ممبران کی ٹریننگ کے لیے اسکول کو اپنے تمام اراکین کے ساتھ مل کر برابر مشق کرنی چاہیے۔ آسمانی آفات کی صورت میں بحفاظت اکٹھا ہونے کے لیے کسی کھلی جگہ کا تعین اور اس کے بارے میں وضاحت کے ساتھ ترسیل بہت ضروری ہے۔

g. کسی حادثے یا طبی ایمرجنسی کی صورت میں نگراں شخص کی ذمہ داری ہے کہ والدین کو فوراً مطلع کرے۔ اگر کسی طالب علم کو کوئی پریشانی محسوس ہو رہی ہے اور یہ طبی ایمرجنسی نہیں ہے تو استاذ کو چاہیے کہ وہ والدین کو مطلع کریں اور بچے کو گھر لے جانے کے لیے کہے اور اگر ممکن ہو تو یہ معلوم کر لے کہ بچے کو گھر پر ریسو کرنے کے لیے کوئی موجود ہے۔ اگر نہیں تو اگر اسکول ہی میں آرام کی جگہ ہے تو بچہ وہاں آرام کرے اور عام دنوں کی طرح چھٹی کے بعد گھر جائے۔

2.3.4.2 جذباتی تحفظ

اسکول ایسا ادارہ ہوتا ہے جہاں بچوں کے ساتھ مساویانہ برتاؤ ہونا چاہیے اور انھیں احساس تحفظ و سلامتی ہونی چاہیے۔ تمام اسکولوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اساتذہ اور ممبران کی بچوں کے ساتھ لفظی و جسمانی بدسلوکی سے ممکنہ جذباتی صدمے کے بارے میں واقف کرائیں۔ بچوں کے گھر کے ماحول کے بارے میں اسکول کو واقفیت ہونی چاہیے تاکہ اسکول یہ جان سکے کہ وہ بچے کس قسم کے جسمانی یا جذباتی امتیازات کا شکار ہو رہے ہیں۔ بات چیت کی ابتدا اور بچوں کی خیریت کے بارے میں فکرمندی سے طلبا اور اساتذہ میں باہمی اعتماد بڑھتا ہے اور بھروسے مند تبادلہ خیال کے مواقع پیدا ہوتے ہیں طلبا اس طرح کے مواقع کا استعمال کر کے اپنی تکالیف، خود، کسی بھی موقع و محل چیز، لوگوں، جانوروں اور دوسری چیزوں کے بارے میں اپنی بے چینیوں پر کھلا اظہار کر سکتے ہیں اور بلا تاخیر ان مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ اسکول کے ماحول اور کلچر کو قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں مذکور، محبت، کرم، صبر و تحمل، تعلق خاطر، آہنسا اور سیوا کے اقدام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرنی چاہیے طلبا کے ساتھ ہمیشہ مشفقانہ اور مثبت زبان استعمال کرنے کے لیے اساتذہ کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ اور کلاس روم اور دوسری جگہوں پر مثبت کردار اور عمل کو تقویت پہچانے کے لیے حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

اسکول کے احاطہ میں موجود تمام اساتذہ اور دوسرے افراد کو جذباتی تحفظ پر توجہ بھی مساوی اہمیت کا حامل ہے۔ جذباتی طور پر تحفظ کا احساس لوگوں اور ان کی زندگیوں میں اہم رول ادا کرتا ہے۔ اور تمام کاموں میں ذمہ دارانہ فیصلہ کرنے میں ان کی اہلیت کو متاثر کرتا ہے طلبا اپنے سے بڑے

لوگوں کے کردار و عمل کا مستقل مشاہدہ کرتے ہیں اور جو بچہ دیکھنے میں اکثر اس کی نقل بھی کرتے ہیں۔ اس لیے تمام اساتذہ اور بالغ حضرات کے لیے ضروری ہے کہ وہ جذباتی بہاؤ پر صبر و تحمل اور روزمرہ کے معمول میں بات چیت کو مثال بنا کر پیش کریں۔

2.3.4.3 دانشورانہ تحفظ

آموزش کے لیے مستقل دانشورانہ مصروفیت ضروری ہے۔ اس لیے طلبا کو انھی فکری صلاحیتوں کی توسیع کرتے وقت خطرہ مول لینے میں تحفظ کے احساس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ غلطیاں ہوں گی اور غلطیوں کے سرزد ہونے کو صرف صحت مند آموزشی عمل کے حصے کے طور پر قبول نہیں کیا جائے گا بلکہ انھیں آموزش کے ضروری پہلو کے طور پر بھی دیکھا جائے گا۔ طلبا کا مذاق اڑائے جانے، ڈانٹے جانے یا سزا دیے جانے کے خوف کے بغیر آزادانہ طور پر اپنی آرٹ کا اظہار کرنا بہت اہم ہے۔

کلاس روم کے ماحول کو سوالوں کے جواب دینے میں تمام طلبا کی شراکت کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور اعتماد کے ساتھ بحث و مباحثہ میں شریک ہونا چاہیے کیوں کہ وہ جو بھی کہتے ہیں چاہے وہ غلط ہی کیوں نہ ہو اس کا گروپ کے آموزشی عمل میں ایک مقام و مرتبہ ہوتا ہے۔ طلبا کی شراکت بھی ان کے نظریہ کا اثبات، آموزش و ادراک کے منفرد طریقوں کے بارے میں ہمیں بصیرت فراہم کرتی ہے۔ تحقیرانہ زبان کا استعمال اور ذاتی طور پر طلبا کی تنقید یا لیبل چسپاں کرنا بہت مضر ہے۔ اور اس کے نتیجے میں آموزشی سرگرمیوں میں شرکت بہت خراب ہو سکتی ہے۔ اساتذہ اس گمان (بنائے یا غیر بنائے ہوئے) میں مخصوص طلبا کو مخصوص ذمہ داریاں دیتے ہیں کہ دوسرے اس کی انجام دہی کے اہل نہیں ہیں اس طرح جب طلبا کو ذمہ داری نہیں دی جاتی ہے تو انھیں لگتا ہے کہ وہ اچھے نہیں ہیں اس سے ان کی صلاحیتوں اور اعتماد کا فروغ نہیں ہو پاتا ہے۔ طلبا میں ذمہ داریوں کی تقسیم میں محتاط رہنا چاہیے اور باری باری سب کو ذمہ داریاں سونپنی چاہیے۔ بروقت حوصلہ افزائی اور پریشانیوں کا سامنا کر رہے لوگوں کی مدد کے لیے طلبا کے ساتھ ساتھ اساتذہ اور اسٹاف ممبران کو بھی کام میں شامل کرنا چاہیے۔

2.3.4.4 دھونس کا تدارک

دھونس دوسرے کے تئیں شعوری / ارادی اور بار بار دہرایا جانے والا جارحانہ عمل ہے۔ یہ دوسروں کے تئیں انفرادی یا اجتماعی رویہ ہوتا ہے جو دوسروں کو تکلیف یا چوٹ پہنچانے کی نسبت سے کہا جاتا ہے۔

طلبا پر دھونس جمانے کے معاملات اکثر بے عزتی اور دیرپا منفی نفسیاتی نتائج کا سبب ہوتے ہیں۔ یہ عدم مساوات، دھمکی، خطرہ اور بے چینی کے ماحول پیدا کرتے ہیں۔ دیکھ بھال اور صبر و تحمل کی توانا روایت قائم کر کے اسکولوں کو یہ یقین دہانی کرانی چاہیے کہ تمام طلبا دھونس کے تشدد سے محفوظ ہیں۔

کسی خاص کے لیے بار بار تحقیرانہ اور جارحانہ زبان کا استعمال، جسمانی ساخت یا اہل خانہ یا سماجی تہذیبی پس منظر، طرز زندگی، یا نسل پر منفی تبصرہ، جارحانہ انداز میں چیخنا چلانا، چڑھانا اور مذاق اڑانا وغیرہ دھونس جمانے کی چند عام مثالیں ہیں۔ یہ آمنے سامنے بھی ہو سکتا ہے اور دور دور سے بھی ہو سکتا ہے۔

اگر دھونس جمانے کی کوئی مثال / واقعہ سامنے آتا ہے تو اسکول کو اسے روکنے کی فوراً کوشش کرنی چاہیے۔ یہ مداخلت بالکل واضح اور صاف نظر آنا چاہیے اور اسے بالکل ناقابل برداشت سمجھا جانا چاہیے۔ اسکول میں بالغوں کو اس کے تئیں ہوشیار رہنا چاہیے اور طلبا کو اس طرح واقعات کو فوراً رپورٹ کرنے کے لیے بنایا جائے۔ دھونس جمانے اور اس طرح کی خلاف ورزیوں سے بچنے کی بار بار یاد دہانی کے بارے میں سبھی متعلقہ افراد کی سخت لفظوں میں بات چیت محفوظ آموزشی ماحول پیدا کرنے میں معاون ہوگی۔

2.3.4.5 جنسی ہراسانی یا جنسی استحصال کا تدارک

تمام اسکولوں کو بالغوں کے لیے بنے قانون جنسی ہراسانی کا تدارک (Prevention of Sexual Harassment) اور جنسی استحصال سے بچوں کو تحفظ (Motivation of Children from Sexual Offence) سے آگاہی ہونا چاہیے اور اس پر سختی سے عمل کرنا چاہیے۔ اسکول کے تمام بالغوں کو اس انداز سے دوسروں کے ساتھ پیش آنا چاہیے کہ ایک معلم اور ذمہ دار بالغ کو اقدار کا علم ہو۔ انھیں اپنے ساتھیوں اور طلبا کو جنسی زیادتیوں اور خلاف ورزیوں سے بچانا چاہیے۔ اسکول کے اس ضمن میں کسی بھی خلاف ورزی کو قطعی برداشت نہ کرے۔

ناشائستہ تبصرے، صنف پر مبنی بے عزتی یا جنسی تبصرے، فحش لطیفے، الزامات اور فقرے، ننگی، جارحانہ یا تحقیرانہ تصویریں، کارٹون، پمفلیٹ یا تحریریں دکھانا یا کسی بھی طرح سے کسی بھی انداز میں یا خود ناپسندیدہ، جیسی پیش قدمی۔ دوسروں کے بدن کو چھونا یا رگڑ سکنا وہ جسمانی اشارے و کنایے جو جارحانہ ہو سکتے ہیں یا دوسری صنف کو خوف زدہ کرنے والے ہیں۔ زبردستی کسی کے جسم کو چھونا یا چھیڑ خانی کرنا۔ کسی کی مرضی کے خلاف اسے روکنا/کرنا یا کسی کی پرائیویسی (Privacy) کو ممکنہ خلاف ورزی کرنے والے اقدام وغیرہ جنسی ہراسانی کی چند مثالیں ہیں۔

2.3.4.6 سائبر تحفظ

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے استعمال کے واضح اصول بنانا بہت ضروری ہے۔ طلبا کو سائبر تحفظ اور ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کے مناسب استعمال کی تعلیم دینی چاہیے انھیں اسکرین اور استعمال ہونے والے گیجیٹس کے کام اور ان سے پیدا ہونے والے خلل کے بارے میں بھی پڑھایا جانا چاہیے۔ اسکول کے درسیات کے حصے کے طور پر کمپیوٹر کا استعمال کرنے والے طلبا کی رسائی کسی استاذ کی نگرانی میں ہمیشہ انٹرنیٹ تک ہونی چاہیے۔ اس سے کسی کی مناسب آموزش میں مدد ملے گی۔ یہ طلبا کی سرگرمی کی نگرانی میں معاون ہوگی اور ممکنہ سائبر خطرات (آن لائن دھوکہ بازی، بالغوں کے لیے غیر قانونی اور غیر مناسب مواد، سائبر کے توسط سے دھونس جمانا اور گھورنا) سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ بچوں کی حفاظت کے لیے ایک دوسرا اہم قدم بچوں کے لیے ایسے کمپیوٹر تیار کرنا ہے جن میں غیر تعلیمی اور غیر مناسب قسم کے ویب سائٹس بلاک ہوں اور ناقابل رساں ہوں۔ کبھی کسی دوسرے حالات میں نہیں صرف استاذ کی نگرانی میں اسکول پروجیکٹ اور کلاس کی دوسری منظم سرگرمیوں کے لیے ویب کیمرہ کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

طلبا کو غیر محفوظ آن لائن حالات کو پہچاننے کے طریقے اور کسی کو رپورٹ کرنے کی سمجھ کو فروغ دینا چاہیے، بروقت کارروائی کرنے کے لیے استاذ کو بھی وقت پر اطلاع کرنا ضروری ہے۔

طلبا کو سوشل میڈیا یا پلیٹ فارموں کے فائدے اور نقصانات دونوں کو پڑھایا جانا تعلیمی اعتبار سے اہم، قابل قدر اور موزوں ہے۔ پینڈمک کے دوران آن لائن کلاسز میں شرکت نے اسمارٹ فون اور ٹیبلٹ کے وسیع استعمال پر مجبور کیا تھا۔ تاہم ایسا لگتا ہے کہ ہر عمر کے طلبا کا کمپیوٹر پر انحصار بڑھ گیا ہے۔ اس نے ان کی مرکوز توجہ اور گہرے مطالعے کی صلاحیت کو متاثر کیا ہے۔

2.3.4.7 تحفظ کے عام اقدامات

a. والدین کے پتے اور فون نمبر کو برابر اپڈیٹ کرنا چاہیے اور ان تک رسائی ہونی چاہیے۔ تمام طلبا اور اشخاص کے لیے ایک ایمرجنسی فون نمبر ہونا چاہیے۔

b. تقرری یا داخلے کے وقت طبی حالت، متعلقہ علاج یا احتیاطی اقدامات کے بارے میں اطلاعات درج کر لینی چاہیے۔ اسے برابر اپڈیٹ کرتے رہنا چاہیے اور تمام متعلقہ افراد کے لیے دستیاب ہونا چاہیے۔

c. اگر طالب علم وقتی طور پر کسی جذباتی پریشانی یا صدمے سے گزر رہا ہے تو اس کی اطلاعات متعلقہ اشخاص کے لیے دستیاب ہونی چاہیے۔ اس میں وہ اساتذہ اور اشخاص شامل ہو سکتے ہیں جن سے طالب علم قریب سے اسے سمجھنے میں مدد کر سکتے ہیں اور ان کے تجربات پر ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔

d. قریب ترین طبی سینٹر، اسپتال، ڈاکٹر، ایمبولینس، فائر اسٹیشن، دمکل اور پولیس اسٹیشن کے فون نمبر تک سب کی آسانی سے رسائی ہو اور انھیں سب کے دیکھنے کے لیے کسی مرکزی جگہ پر لکھ دیا گیا ہو۔

e. بچوں کو اسکول لانے لیجانے والی نجی سہولیات/ گاڑیوں کو حفاظتی معیار برقرار رکھنے کے لیے برابر چیک کرتے رہنا چاہیے مثلاً بچہ پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کا استعمال کر رہا ہے تو گاڑی کی حالت کو برابر چیک کرتے رہنا چاہیے اور یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا گاڑی بہتر حالت میں ہے اور ڈرائیور کے پس منظر کو بھی دیکھنا چاہیے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس کا ڈرائیونگ لائسنس درست ہے اور ڈرائیور اچھی صحت کا مالک ہے۔

f. ڈیجیٹل آلات میں بچوں کے تحفظ کے فیچر ہونے چاہیے اور تمام طلبا کے آن لائن تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اسے برابر اپڈیٹ کرتے رہنا چاہیے۔

2.3.5 اختلافات، تنازعات اور انضباطی مسائل کو حل کرنا

اس سیکشن میں اسکولی زندگی میں پیش آنے والے انضباطی مسائل اور تنازعات کے حل کے میکانزم کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ یہ بے قاعدگی کلاس اور ہوم ورک کے تئیں سنجیدگی میں کمی، چڑھانا، فقرے کسنا، رقابت، دھونس جمانا، اسکول کی املاک کو نقصان پہنچانا، جنسی ہراسانی اور گالیوں کی شکل میں ہو سکتے ہیں۔ یہاں کچھ مجوزہ اقدام کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

a. **متوقع کرداری ضابطے اور نتائج کے بارے میں واضح ترسیل:** داخلہ کے وقت طلبا اور والدین کو کرداری توقعات کے بارے میں واضح طور پر تحریری شکل میں مطلع کر دینا چاہیے۔ انھیں عام طور پر مثبت حوالوں سے بیان کر دینا چاہیے۔ اگر بچوں کی کوئی اسکول ڈائری ہے تو اسکول قوانین کو اس میں ضرور جگہ دینی چاہیے۔ انھیں اسٹاف روم، کلاس روم اور جنرل نوٹس بورڈ پر بھی فوری حوالے کے لیے ہونا چاہیے۔ وقتاً فوقتاً اسکول کی اسمبلی یا کلاس روم جیسے حالات میں ان پر تبادلۂ خیال کرنا چاہیے تاکہ تمام طلبا اسکول کے قوانین کے جواز کو صحیح سے سمجھ جائیں۔ ان قوانین کی اتباع نہ کرنے کے نتائج کو بھی صاف صاف بیان کر دینا چاہیے۔ اس کی ترسیل کر دینی چاہیے اور اتباع کرنی چاہیے۔

b. **شائستہ انداز میں یاد دہانی یا خود ہم جولیوں کی رہنمائی میں اصلاح کی حوصلہ افزائی:** متوقع کرداروں میں کسی بھی چوک کی طرف توجہ مبذول کرانے کے طریقے ہونے چاہیے۔ اسے شائستہ انداز میں کرنا چاہیے اور اس امید کے ساتھ کرنا چاہیے کہ شامل شخص اس غلطی کے اعادے سے بچے گا مثلاً تشکیلی سطحوں میں طلبا کے کلاس روم میں ایک چارٹ ہونا چاہیے جہاں طلبا کلاس روم اور اسکول کی سرگرمیوں میں اپنی شرکت کی بنیاد پر خود کو پرکھیں گے۔ اعلیٰ درجات میں غلطی کرنے والے طلبا سے وہ خود بات کر سکیں گے، جہاں اجتماعیت اصولوں کی اتباع کرتی ہو وہاں اتباع نہ کرنے والوں کو آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے اور ان طلبا سے توقع کی جا سکتی ہے کہ اپنی آموزش کے ایک اہم حصے کے طور پر اسکول کے ایام میں ان غلطیوں کی اصلاح کر لیں گے۔

c. **مکالمہ اور کونسلنگ:** دوسرا مرحلہ ان لوگوں سے بات چیت ہوگی جنھیں اصولوں کی پابندی میں پریشانی کا سامنا ہے اور بعض صورتوں میں اجتماعی کوشش کی ضرورت کے طور پر پوری کلاس یا اسکولوں سے بات چیت کی جا سکتی ہے۔ کلاس ٹیچر یا بدتر صورت میں اسکول

پرنسپل اس طرح کی بات چیت کرسکتا ہے کیوں کہ اس میں بلوغت کی ایک متعینہ سطح اور مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بات چیت کو پوری ہمدردی اور مضبوطی کے ساتھ انجام دینا چاہیے۔ اسے انجام دینے کے لیے موثر اور قابل احترام طریقوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارا مقصد یہ سمجھنا چاہیے کہ طالب علم آخر کار ایسا برتاؤ کیوں کر رہا ہے جو خود اس اور دوسروں کی آموزش کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس کے لیے چند اساتذہ کو نشان زد کیا جاسکتا ہے اور طلبا کو کونسلنگ کی ترغیب دی جاسکتی ہے۔ مخصوص معاملات کے حل میں اساتذہ کی مدد کے لیے پورے اسکول کی سطح پر کونسلر کی تقرری بھی کی جاسکتی ہے۔

d. **دوسرے اقدامات:** اگر پہلے کے اقدام کارگر نہ ہوں اور اصولوں کی خلاف ورزیوں کی مثالیں (تشدد یا اسکول کی املاک کو شعوری طور پر نقصان پہنچانا) بار بار سامنے آرہی ہوں تو سرگرمی یا کلاس سے باہر کرنا، وقتی علاحدگی، انتباہ والدین یا اہل خانہ سے صلاح و مشورہ یا جرمانہ وصول کرنا جیسے اقدامات کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

e. **اسکول سے اخراج:** کسی بھی طالب علم کے غلط برتاؤ کا یہ آخری حربہ ہونا چاہیے۔ اگر کوئی دوسری حکمت عملی کام میں آئی اور طالب علم کے برتاؤ میں ذرہ برابر بھی تبدیلی نہیں آرہی ہے تو یہ دوسروں کے تحفظ اور اسکول میں اجتماعی آموزشی عمل کے بآسان جاری رکھنے کے مفاد میں ہو تا کہ اخراج کے آخری حربے کو اپنایا جائے۔

اگر اسکولی تربیت کی ثقافت کو پروان چڑھانے کی بہترین کوششیں کریں اور طلبا کو بامعنی انداز میں مصروف عمل رکھیں تو ضوابط کی خلاف ورزیوں کی مثالیں آخر کار کم ہوجائیں گی۔ کلاس روم سرگرمیوں میں ایسے چھوٹے سے چھوٹے معاملات کی اجازت نہیں ہونی چاہیے جو اس روز کے آموزشی مقاصد کو غصب کرلیں۔ کلاس روم کی مینجمنٹ مہارت کے طور پر ایک استاذ کو سیکھنا چاہیے کہ کس پر توجہ دے اور فوراً اس مسئلے کو حل کرے۔ کسی چیز کو نظر انداز کرے اور اس کے بعد کس پر توجہ دے۔ ایسا دیکھا گیا ہے کہ تدریسی۔ آموزشی عمل میں مستقل خلل اندازی آموزش کی سطح میں گراوٹ کی اصل وجہ رہی۔ ساتھ ہی غیر مطلوبہ غیر پسندیدہ کردار و عمل لوگوں کے ذہنوں میں جاکر محفوظ ہوجاتے ہیں۔ اگر کسی طرح کا لیبل لگ جائے تو اس کی اصلاح طلبا کے لیے بہت تکلیف دہ اور مشکل ہوگی۔ اس سے بچنے کے لیے اسکولی ثقافت کو چاہیے کہ درگذر اور رحم و کرم کے جذبے کو پروان چڑھائے۔

حصہ E

معاون ماحولیاتی نظام کی تشکیل

قومی درسیاتی خاکہ برائے اسکولی تعلیم (NCF) ہر طرح کے اسکول اور تعلیم کے تمام طریقوں بشمول اوپن اسکول، فاصلاتی تعلیم، متبادل اسکول، غیر رسمی اسکول اور ورچوئل اسکول پر نافذ ہوتا ہے۔

ہندوستانی اسکولی تعلیم کے لیے NCF حقیقی تبدیلی کا ذریعہ ہو، اس کو بنانے کے سلسلے میں اسے تعلیمی نظام کے دیگر تکمیلی عناصر کی مناسب تکمیل کی ضرورت ہو گی۔

یہ حصہ این سی ایف کے نفاذ کے لیے درکار ماحولیاتی نظام/ معاون سازگار ماحول کی مختصر وضاحت کرتا ہے۔ این سی ایف کے نفاذ کے لیے باب 1 **صلاحیت سازی** (CapacityBuilding) سے بحث کرتا ہے۔اس این سی ایف کو نافذ کرنے کے لیے باب 2 **درکار بنیادی ڈھانچے اور تعلیمی وسائل** کی معاونت کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ NEP2020 کے مطابق باب 3 اساتذہ کو مختلف پہلوؤں سے **بااختیار** بنانے کے متعلق ہے۔ باب 4 طلبہ کی آموزش میں معاونت کے لیے **والدین اور برادری**/ کمیونٹی کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ تمام موضوعات مزید وضاحت طلب ہیں، جنھیں متعلقہ دستاویزات میں تفصیل سے پیش کیا جائے گا۔

باب 1

نفاذ کے لیے صلاحیت سازی

NCF کے نفاذ میں کئی اقدامات شامل ہوں گے جیسے ریاستی درسیات کا خاکہ (SCFs) اور دیگر درسیاتی خاکے (CF) کی تشکیل، نصاب کی ترتیب، درسی کتب اور دیگر تدریسی مواد کی تیاری۔ لہٰذا اس دستاویز میں یہاں سے آگے، درسیاتی خاکے (CF) کو متعلقہ خاکوں کے اظہار کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

درسیاتی خاکوں سے متعلق آگاہی (Curricular Literacy) تمام اسٹیک ہولڈرز (متعلقہ افراد/متعلقین) کے لیے ضروری ہے، خواہ وہ سرکاری یا نجی اسکولوں، تعلیم کے لیے معاون ڈھانچوں یا اساتذہ کے تربیتی اداروں سے وابستہ ہوں۔

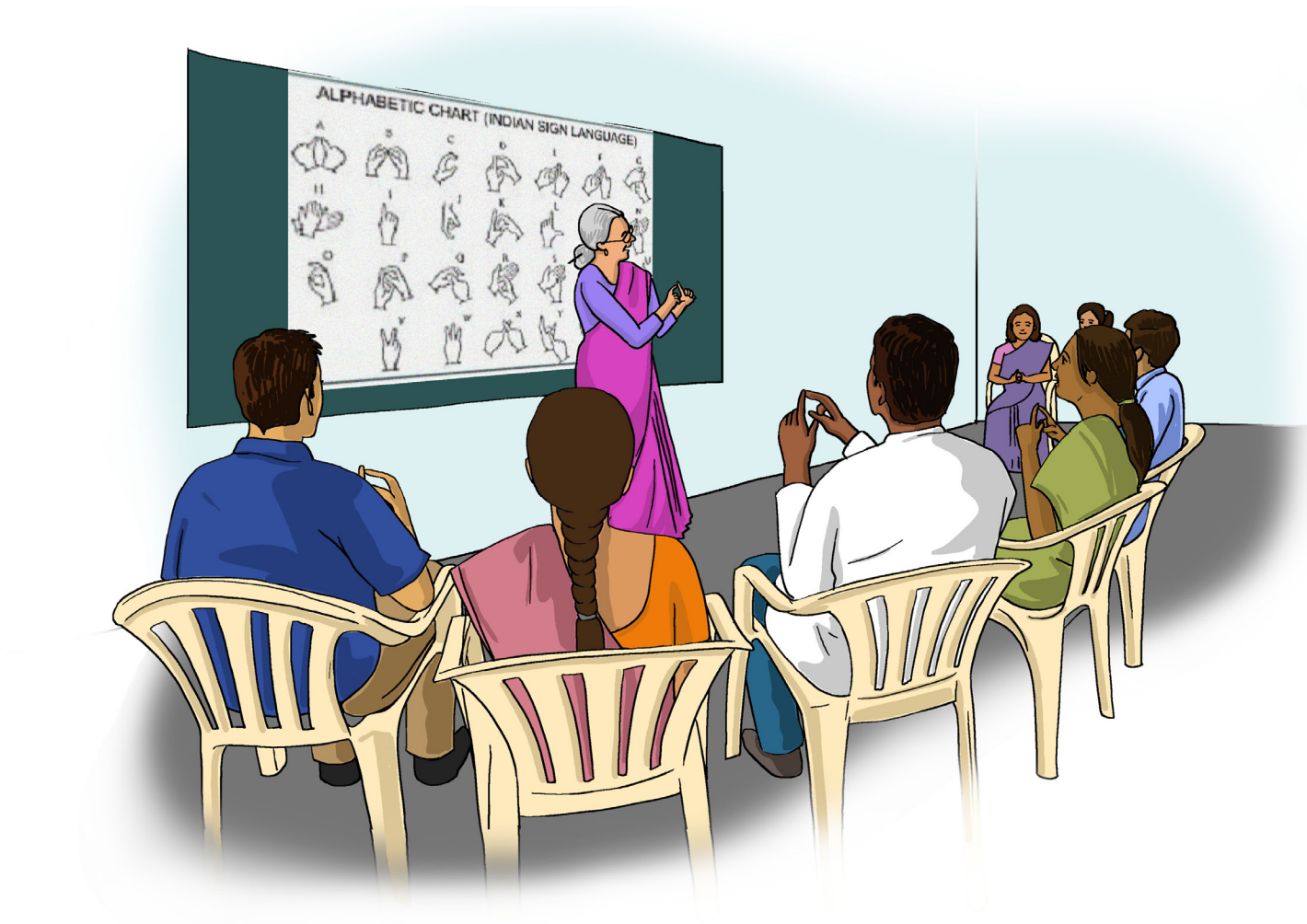

حصہ 1.1
تمام استفادہ کنندگان کے لیے درسیاتی خاکہ کی خواندگی

a. درسیاتی خاکہ کے نفاذ میں شامل استفادہ کنندگان

اساتذہ، صدر مدرس، پرنسپل، اور نصاب اور تدریسی آموزشی مواد کو فروغ دینے والے متعلقہ درسیاتی خاکوں کے نفاذ میں شامل کلیدی افراد ہیں۔ اس کے علاوہ، ماحولیاتی نظام کے تمام متعلقین جس کے ماتحت وہ کام کرتے ہیں، انھیں اپنے کردار کے تناظر میں درسیاتی خاکوں کی تشریح اور ان کی حمایت کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ اس میں تعلیمی اور انتظامی معاون ڈھانچے کے ساتھ ساتھ اساتذہ کے تعلیمی اداروں کے اہلکار بھی شامل ہیں والدین اور کمیونٹی ممبران کو بھی درسیاتی خاکوں خواندہ ہونا چاہیے؛ اسکول میں کلیدی اسٹیک ہولڈرز کے طور پر ،انھیں نصاب اور سرگرمیوں میں ہونے والی تبدیلیوں اور متوقع آموزش کو سمجھنے کے قابل ہونا چاہیے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ صلاحیت کی ترقی کے پروگراموں کی مدت، طریقے اور جن اداروں کو ان کا انعقاد کرنا چاہیے، جیسا کہ اس باب میں ذکر کیا گیا ہے، ان کی حیثیت صرف اشارے کی ہیں۔ اہم بات یہ یقینی بنانا ہے کہ تمام استفادہ کنندگان کی اعلیٰ معیار اور متعلقہ صلاحیت کی ترقی تیزی سے ہو اور متعلقہ ہینڈ بک اور دیگر مواد دستیاب کرائے جائیں۔ یہ تمام درجات کے لیے موزوں ہو گا۔

b. درسیاتی خاکہ کی خواندگی کے اجزا

درسیاتی خاکوں خواندگی کے اجزا درج ذیل نکات کی گہری تفہیم ہے:

i. تعلیم کے اغراض کے حصول کے لیے درسیاتی خاکوں کے طرزِ رسائی اور اصول

ii. ان اغراض کو حاصل کرنے کے لیے نصاب کے ہر شعبے میں تدریس، مواد اور تشخیص میں کلیدی نصابی تبدیلیاں۔

iii. تبدیلیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ہر فریق کا کردار اور اس کی ذمہ داریاں

iv. مندرجہ بالا اجزا کی اہمیت

یہ تفہیم خاص طور پر اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی خود مختاری کا استعمال کریں اور طلبا کی ضروریات اور ان کے تناظر کے مطابق فیصلے کریں۔

c. متعلقہ درسیاتی خاکہ سے واقفیت

تمام متعلقین کے لیے جلد از جلد متعلقہ درسیاتی خاکوں کے لیے مجموعی واقفیت کی منصوبہ بندی کی جانی چاہیے:

i. ایس سی ای آر ٹی (یا متعلقہ ادارہ) اس پروگرام کے لیے ڈیزائن اور ماڈیول تیار کرنے کا کام کرے گا۔ اسے ڈی آئی ای ٹی ایس (اور متعلقہ اداروں) کے ذریعے تربیت یافتہ، اعلیٰ صلاحیت کے حامل خصوصی ماہرین کا استعمال کرتے ہوئے نافذ کیا جائے گا۔

ii. متعلقین کے ہر سیٹ کے لیے الگ سے 3-2 دن پر مشتمل جامع تعارفی نشست یا پروگرام تیار کیا جانا چاہیے۔ یہ ضروری ہے کیونکہ مشترکہ شعبوں کے علاوہ متعلقہ درسیاتی خاکوں کے کچھ پہلوؤں کو مخصوص کرداروں اور ذمہ داریوں کی بنیاد پر گہری توجہ کی ضرورت ہو گی:

1) تمام متعلقین کو درسیاتی خاکوں کے وسیع نصاب، تدریسیات اور تشخیص کے نقطۂ نظر کے ساتھ ساتھ اسکول کی تنظیم نو پر مبنی ہونی چاہیے۔ انھیں کلیدی تبدیلیوں کو سمجھنا چاہیے اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ وہ کیوں ضروری ہیں۔ تہذیب اور عمل کے حوالے

سے انھیں اسکولوں سے توقعات کو بھی سمجھنا چاہیے۔

2) تمام استفادہ کنندگان کے لیے آموزشی معیارات اور اسکولوں اور کلاس روم سے متعلق ان کے مضمرات کے لیے وسیع واقفیت کے انتظامات ہونے چاہیے۔

3) اساتذہ کے لیے توجہ مرکوز کرنے والے شعبوں میں تفصیلی طور پر سیکھنے کے معیارات کی تفصیلات، درسیاتی شعبے، تجرباتی آموزش، اہلیت پر مبنی نقطۂ نظر، ابتدائی تشخیص اور طلبا کے سیاق وسباق سے جڑنا ضرور بالضرور شامل ہونا چاہیے۔

4) صدر مدرس اور پرنسپل کے لیے فوکس علاقوں میں تفصیلی طور پر اسکول کی ثقافت اور عمل، اسکول کی تنظیم نو کے ساتھ ساتھ نصاب، تدریس اور تشخیص کے نقطۂ نظر کے حوالے سے ان سے وابستہ توقعات شامل ہونی چاہیے۔

5) تعلیمی عہدیداروں کے لیے توجہ مرکوز کرنے والے شعبوں میں ان کلیدی تبدیلیوں کو شامل کرنا چاہیے جو اساتذہ کی معاون ہوں، خاص طور پر تدریس اور تشخیص میں۔ انھیں اساتذہ کو بااختیار بنانے کی ثقافت کو برقرار رکھنے کے لیے واقفیت کا نظم بھی ہونا چاہیے۔

6) انتظامی عہدیداروں کے لیے فوکس علاقوں میں تفصیلی طور پر متعلقہ درسیاتی خاکوں کے نفاذ کے لیے وسائل کی ضروریات اور کلیدی منتقلی کے ذریعے مطلع کردہ نگرانی اور جائزہ شامل ہونا چاہیے۔ انھیں اساتذہ کو بااختیار بنانے کی ثقافت کو برقرار رکھنے کے لیے واقفیت کا نظم بھی ہونا چاہیے۔

7) والدین اور کمیونٹی کے ممبران کو آموزشی معیارات سے واقف کرانا چاہیے تاکہ وہ خاندان میں طلبا کی ترقی کا جائزہ لے سکیں۔ انھیں ان طریقوں سے آگاہ ہونا چاہیے جن سے وہ اسکولوں کی مدد کر سکتے ہیں، چاہے وہ ریسورس پرسن کے طور پر ہوں یا اندراج اور حاضری کو یقینی بنا کر۔ کمیونٹی کے دلچسپی رکھنے والے اراکین کو قومی درسیات کا خاکہ خواندگی کے لیے آن لائن ماڈیول بھی دستیاب ہو سکتے ہیں۔

d. ان کے تخصص کے مطابق شناخت شدہ تعلیمی عہدیداروں کو آرٹ ایجوکیشن، پیشہ ورانہ تعلیم، جسمانی تعلیم اور فلاح وبہبود، اور بین علومی شعبوں میں تعلیم میں صلاحیت سازی کے لیے فیس ٹو فیس (روبرو) تربیتی پروگرام کرنا چاہیے۔ یہ پروگرام درسیاتی خاکوں کے نفاذ کے بعد کم از کم چھ دن کے آمنے سامنے بات چیت کے بعد پہلے سے طے شدہ آن لائن سیشن کے ساتھ 3-2 سال تک مرکب موڈ (Blended Mode) میں سالانہ منعقد کیا جانا چاہیے۔

حصہ 1.2

اساتذہ کی صلاحیت سازی

درسیاتی خاکوں کے نفاذ کے لیے اساتذہ کی صلاحیت سازی کو اسکول کے تمام سطحوں میں جامع طور پر درج ذیل نکات پر خصوصی توجہ کی جانی چاہیے:

a. صلاحیت سازی کے لیے مجموعی انداز نظر

i. ترجیحی طریقہ روبرو کا ہے، اس کے بعد بار بار بات چیت اور سائٹ پر مسلسل مدد کا طریقہ ہے۔ پروگراموں کو ڈیجیٹل مواد، متعلقہ ہینڈ بک اور دیگر تربیتی مواد کے ساتھ مکمل کیا جانا چاہیے۔ صلاحیت سازی کا اہتمام ڈی آئی ای ٹی یا دیگر اداروں کے ذریعے کیا جا سکتا ہے، اور بلاک سطح اور کلسٹر سطح کے عہدیداروں کے ذریعے ان کو مسلسل مدد فراہم کی جانی چاہیے۔ ماڈیولز

اور مواد کو ایس سی ای آر ٹی کے ذریعے ایک ساتھ لائے گئے متعلقہ استفادہ کنندگان کے ذریعے باہمی اشتراک اور تعاون سے تیار کیا جائے گا۔

ii. جہاں تک ممکن ہو، نجی اسکول ان اعمال کا حصہ بن سکتے ہیں؛ ایسے منصوبے خود تیار کرنے چاہیے۔

iii. صلاحیت سازی کے ماڈیولز میں درسیاتی خاکوں خواندگی، آموزش کے معیارات، اہلیت پر مبنی نقطۂ نظر، مرحلہ وار تدریس اور تشخیص، درسی کتب اور مواد اور تجرباتی تعلیم پر وسیع پیمانے پر توجہ دی جائے گی۔ اس کے علاوہ اساتذہ کو اس بات کی واقفیت فراہم کی جانی چاہیے کہ مقامی وسائل سے کس طرح فائدہ اٹھایا جائے، خاص طور پر پیشہ ورانہ تعلیم، جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود، اور آرٹ کی تعلیم کے لیے۔

b. ثانوی سطح میں ریاضی، زبانیں، سائنس، سماجی سائنس اور دیگر مضامین کے لیے صلاحیت سازی

i. ان درسیاتی شعبوں سے متعلق اساتذہ کی صلاحیت سازی ضروری ہے تاکہ وہ درسیاتی خاکوں سے بااختیار بنانے کو سمجھیں اور اس کا مکمل استعمال کریں۔

ii. یہ تقریباً 10 دنوں تک منعقد کیے جانے والے روبرو پروگراموں کی شکل میں ہوسکتا ہے۔ اسے سال بھر میں پھیلے ہوئے بلاک اور کلسٹر کی سطحوں پر ایک دن کے تعاملات کے ذریعے پورا کیا جانا چاہیے، ترجیحاً روبرو، ایک دن کے تعاملات کی کل تعداد سال بھر میں تقریباً 15 دن ہونی چاہیے۔ یہ متعلقہ درسیاتی خاکوں کے نفاذ کے بعد کم از کم 3-2 سال تک جاری رہنا چاہیے۔

iii. ثانوی سطح کے اساتذہ کے لیے صلاحیت کی ترقی کے لیے پیش کردہ مضامین اور ان کے ڈیزائن ان سے ہم آہنگ ہونے چاہیے۔

c. ہمارے اردگرد کی دنیا میں صلاحیت سازی، آرٹ کی تعلیم، حرفتی تعلیم، جسمانی تعلیم اور فلاح و بہبود، اور بین علومی شعبوں میں تعلیم

i. ان درسیاتی شعبوں سے متعلق اساتذہ کی صلاحیت سازی کو موجودہ حقائق کو مدنظر رکھنا چاہیے متعلقہ درسیاتی خاکہ کے نفاذ کے بعد پہلے چند سالوں کے لیے، وہ اساتذہ جو ان مضامین کو پڑھانے کے لیے لازمی طور پر اہل نہیں ہیں، انھیں نصاب کے ڈیزائن کے مطابق طلبا کو درسیاتی اہداف کو مناسب طریقے سے حاصل کرنے میں مدد کرنی ہوگی۔ مثال کے طور پر سماجی سائنس کے استاد کو گریڈ 9 میں معاشرے میں افراد کو پڑھانا پڑ سکتا ہے اور ہمارے 'اردگرد کی دنیا' کے استاد کو ابتدائی سطح میں آرٹ کی تعلیم دینی پڑ سکتی ہے۔ اساتذہ ان شعبوں کے لیے خصوصی واقفیت کے پروگرام کریں گے اور انھیں دیگر شعبوں کے مقابلے میں زیادہ مسلسل تعاون کی بھی ضرورت ہوگی۔

ii. ان اساتذہ کے لیے، متعلقہ درسیاتی خاکوں کے نفاذ کے بعد پہلے سال میں دو بار 10 دن کے لیے 'روبرو' پروگرام منعقد کیے جانے چاہیے، کل 20 دن خصوصی ماہرین کے ذریعے کم از کم ایک دن کے لیے سائٹ پر ہونے والے پانچ فالواپ دوروں کا کیلنڈر روبرو بات چیت کے دو سیٹوں کے درمیان تیار کیا جانا چاہیے۔ جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے، اس کی تکمیل سال بھر میں پھیلے ہوئے بلاک اور کلسٹر کی سطح پر ایک دن کے تعاملات سے ہونی چاہیے، ترجیحاً روبرو، ایک دن کے تعاملات کی کل تعداد سال بھر میں تقریباً 15 دن ہونا چاہیے۔

iii. درسیاتی خاکوں کے نفاذ کے بعد دوسرے سال میں، ایک دن کی بات چیت کے ساتھ 10 دن کی مدت کے ایک روبرو پروگرام کی منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے۔ یہ متعلقہ درسیاتی خاکوں کے نفاذ کے بعد کم از کم 3-2 سال تک جاری رہنا چاہیے۔

باب 2

آموزش کے لیے موزوں ماحول کو یقینی بنانا

تمام طلبا کو ہر روز اسکول آنے کا انتظار کرنا چاہیے۔ ایک محفوظ اور محرک طبعی ماحول اسکول کو سب کے لیے ایک مثبت تجربہ بنانے میں مدد کر سکتا ہے۔ مطالعات سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جب طبعی جگہوں کو طلبا کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے احتیاط سے ڈیزائن کیا جاتا ہے تو وہ ان کی مجموعی فلاح و بہبود اور سیکھنے پر مثبت اثر ڈال سکتے ہیں۔

چونکہ زیادہ تر طلبا اسکول میں ایک دن میں تقریباً چھ گھنٹے (یا اس سے زیادہ) گزارتے ہیں جہاں وہ مختلف سرگرمیوں میں مصروف ہوتے ہیں، اس لیے اسکول کے بنیادی ڈھانچے کو اس طرح سے ڈیزائن کرنا ضروری ہے جو سیکھنے کی ضروریات کی تکمیل کرے اور کھیل، اجتماعات نیز دوسروں کے ساتھ اور فطرت کے ساتھ بات چیت کی اجازت دے۔ یہ تمام پہلو سیکھنے میں مدد کرتے ہیں اور اسکول کے عمل کو ہموار طریقے سے چلانے میں مدد کرتے ہیں۔

معیار، تکمیل اور بنیادی ڈھانچے کی دیکھ بھال ایک اچھے اسکول اور برے اسکول کے درمیان کلیدی تفریق کنندہ ہیں، خاص طور پر والدین اور برادری کی نظر میں۔

مقررہ معیارات کے مطابق محفوظ، رکاوٹوں سے پاک اور مناسب بنیادی ڈھانچہ دستیاب ہونا چاہیے۔ عمارتوں اور آلات کو قانون کے مطابق حفاظتی معیارات پر پورا اترنا چاہیے۔ بنیادی ڈھانچے کی ترقی، بنیادی ڈھانچے کی دیکھ بھال اور ٹی ایل ایم کے لیے مناسب بجٹ اور استعمال دستیاب ہونا چاہیے۔

اگرچہ محفوظ اور مناسب بنیادی ڈھانچے کی اہمیت کو اچھی طرح سے تسلیم کیا گیا ہے، لیکن ملک بھر کے بہت سے اسکول اب بھی سیکھنے کے سازگار ماحول کے لیے بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ تاہم بہت سے اسکول بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے اور مضبوط اسکول مینجمنٹ کمیٹیوں (ایس ایم سی) کے ذریعے اور مقامی برادریوں کی مدد سے طلبا کے لیے آموزش کے بہتر ماحول کو یقینی بنانے کے لیے کئی اقدامات کر رہے ہیں۔ ان اسکولوں نے آموزش کے اہداف کے حصول اور جگہ اور وسائل کے حدود پر قابو پانے کے لیے بہت سے نئے کام کیے ہیں۔ اسکول انتظامیہ، مقامی حکام اور مقامی برادری کے درمیان تعاون ان بنیادی ڈھانچے کے چیلنجز کا حل تلاش کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے جن کا سامنا بہت سے اسکولوں کو کرنا پڑتا ہے۔ کچھ بنیادی تقاضے جن پر تمام اسکولوں کو توجہ دینی چاہیے، درج ذیل ضمنی حصوں میں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں:

حصہ 2.1

بیرونی (Outdoor) بنیادی ڈھانچہ

ملک بھر میں اسکول مختلف ماحول میں موجود ہیں، بھاری ٹریفک کے ساتھ ایک مصروف مرکزی گلی پر ہونے سے لے کر جنگل کی سرحد سے متصل خوشنما قطعۂ اراضی تک۔ ملک بھر میں بہت سے مقامات پر صحیح بنیادی ڈھانچے اور حفاظتی اقدامات کے ساتھ اسکول کا قیام ایک چیلنج ہو سکتا ہے۔

تمام اسکولوں کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ تمام طلبا کی آموزش کے لیے بنیادی ڈھانچے اور حفاظت کے بنیادی معیارات حسب ضابطہ ہوں۔

2.1.1 بنیادی ساخت اور مرکب دیوار

اسکول کی عمارتیں مناسب مواد کے ساتھ تعمیر شدہ مستقل ڈھانچے ہونے چاہیے جو ساختی استحکام اور جگہ استعمال کرنے والے تمام افراد کی طویل مدتی حفاظت کو یقینی بناتی ہوں۔ اسکول کے حدود اور میدانوں کو مختلف بیرونی عناصر سے محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے جو طلبا کی محفوظ نقل و حرکت کو خطرے میں ڈال سکتے ہوں، لہٰذا ایک کمپاؤنڈ وال اور ایک محفوظ گیٹ اس بات کو یقینی بنا سکتا ہے کہ اسکول میں آنے والوں کے داخلے اور باہر نکلنے کو مناسب طریقے سے منظم اور نگرانی کی جائے۔

2.1.2 کھیل اور محفوظ اسمبلی کے لیے کھلی جگہ

اسکولوں میں ایک بیرونی کھلی جگہ طالب علموں کو کھیلنے کے لیے ایک جگہ (بیرونی کھیل اور کھیلوں) کے ساتھ ساتھ بڑے اجتماعات، مراقبہ، یا کسی بھی ہنگامی صورت حال میں ایک مخصوص اسمبلی پوائنٹ کے لئے ایک جگہ ہو سکتی ہے (مثال کے طور، آگ، قدرتی آفت) اسکول نوجوان طلبا کے لیے کھیل کا سامان، جیسے جھولے، چڑھنے کے فریم، سلائیڈز، جنگل کے جم وغیرہ نصب کرنے کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

2.1.3 درخت، پودے اور قدرت

قدرت ایک عظیم استاد ہے۔ درختوں (بشمول مقامی پھل دار درخت) اور پودوں کی موجودگی جہاں طلبا سایہ تلاش کر سکتے ہیں، نئے کھیل دریافت کر سکتے ہیں، اپنے کھیل ایجاد کر سکتے ہیں اور پرندوں، چھوٹے جانوروں، کیڑوں اور تتلیوں کا مشاہدہ کر سکتے ہیں جو آموزش پر مثبت اثر ڈالتے ہیں۔ مقامی نباتات اور حیوانات کے علاوہ، اسکولوں میں ایک مخصوص باورچی خانے کا باغ ہو سکتا ہے جہاں طلبا پودوں کو اگانے اور ان کی پرورش میں حصہ لیتے ہیں اور باورچی خانے سے بچی ہوئی چیزوں کو پروسیس کرنے کے لیے ایک کمپوسٹنگ پٹ ہو سکتا ہے۔

2.1.4 رسائی اور شمولیت

اسکولوں میں طبعی ماحول تک معذور افراد اور طلبا کی رسائی یقینی بنانے کے لیے اقدامات کرنے چاہیے۔ کم از کم، وہیل چیئر تک رسائی کے لیے ریمپ فراہم کیے جانے چاہیے اور ضرورت مند اسکولوں میں لفٹیں فراہم کی جا سکتی ہیں۔ ریمپ اور سیڑھیاں دونوں میں ہینڈ ریلز ہونی چاہیے۔ معذور افراد اور طلبا کی رہنمائی کے لیے ٹیکٹائل پیورز کو خاص طور پر بیت الخلا اور پینے کے پانی کی اکائیوں کے قریب کے علاقوں میں معقول طریقے سے رکھا جانا چاہیے۔ متن اور تصویری خاکوں کے ساتھ مناسب اشارے اور اگر ممکن ہو تو بریل میں، معذور افراد اور طلبا کو آزادانہ طور پر نقل و حرکت کرنے میں مدد مل سکتی ہے (مثلاً، ریمپ کی سمت، اگر دستیاب ہو تو قابل رسائی بیت الخلا)

اگرچہ پورے اسکول میں نقل و حرکت میں آسانی کے لیے اینٹی اسکڈ فلور ہو سکتا ہے (بشمول وہیل چیئرز کے لیے) تاہم بیت الخلا اور پینے کے پانی کے یونٹوں کے آس پاس کا علاقہ، جہاں پھسلنے کا خطرہ ہو وہاں سلپ مزاحم فرش ضرور ہونا چاہیے۔

معاون ٹکنالوجی والے آلات کو لائبریری میں رکھا جا سکتا ہے تاکہ معذور طلبا جب بھی ضرورت ہو، مثلاً، میگنفائرز، ٹیکسٹ ٹو اسپیچ سافٹ ویئر، بڑی پرنٹس والی کتابیں، بریل کتابیں اور ڈسپلے، ذاتی امپلیفکیشن سسٹم، اسپیچ آؤٹ پٹ سافٹ ویئر اور خصوصی ایپس۔

ضروریات کے پیش نظر غور و فکر کے بعد آسان تر اقدامات بھی کیے جانے چاہیے، مثلاً، بلا روک ٹوک گلیاروں اور کلاس روم کو یقینی بنانا، کلاس روم کو بالائی منزلوں سے نچلی منزل پر منتقل کرنا تاکہ خصوصی (اسپیشل) طلبا کی ضرورتوں کو پورا کیا جا سکے اور نچلی منزل پر لیبارٹریوں اور لائبریریوں کی منصوبہ بندی کی جا سکے۔

حصہ 2.2
اندرونی بنیادی ڈھانچہ

2.2.1 کلاس روم

کلاس روم وہ جگہ ہے جہاں اساتذہ اور طلبا اپنا زیادہ تر وقت گزارتے ہیں۔ اسکولوں میں تمام طلبا کو آرام سے بٹھانے کے لیے مناسب تعداد میں کلاس روم ہونے چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ہر طالب علم کے وقار اور آموزشی عمل کا احترام کیا جائے۔

کلاس روم میں روشنی اور ہوا کا بہترین نظم ہو۔ آب و ہوا کے حالات اور اسکول کی ضروریات کے مطابق کلاس رومز میں محفوظ بجلی کاری کے ساتھ بنیادی لائٹس، پنکھے اور بجلی کے آؤٹ لیٹس بھی فراہم کرنے کی ضرورت ہوگی۔

کلاس روم کے ڈیزائن میں تمام طلبا اور معذور افراد کے لیے رسائی، مختلف مضامین کی نوعیت اور تجویز کردہ تدریس، مختلف آموزشی سرگرمیوں کے لیے نقل و حرکت، لچکدار بیٹھنے کے انتظامات کے لیے فرنیچر، اساتذہ اور طلبا کے لیے بلیک بورڈز، اور اسٹوریج اور ڈسپلے کی سہولیات کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

کلاس روم کی تنظیم لچکدار ہو سکتی ہے، جس سے طلبا کو دوسرے کمروں میں جانے کا موقع مل جائے۔ مثال کے طور پر زبان سیکھنے کے لیے وقف ایک کمرہ تمام درجات میں سیکھنے کی مختلف سطحوں کے لیے آسانی سے قابل رسائی وسائل کے ساتھ ایک عمیق، پرنٹ سے بھرپور ماحول پیش کرنے کے لیے ڈیزائن کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح، آرٹ کی سرگرمیوں کے انعقاد کے لیے آرٹ کے لیے مخصوص کمروں کی منصوبہ بندی کی جا سکتی ہے، جس میں مواد، سازوسامان، اسٹیشنری اور آلات کی نقل و حرکت اور ذخیرہ کرنے کے لیے کافی جگہ کی فراہمی ہو۔ جہاں بھی ممکن ہو، اسکول سیکھنے کے طریقوں کی حمایت کے لیے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور آلات کے استعمال کے لیے انتظامات کرنے پر غور کر سکتے ہیں۔ ٹی وی یا پروجیکٹر یا انٹرایکٹو بورڈ، یا تو کلاس روم میں یا عام طور پر مشترکہ کثیر مقصدی میڈیا روم کے طور پر۔

2.2.2 لائبریری

کتب خانے اسکول میں دستیاب جگہ کے لحاظ سے تین قسم کے کتب خانے قائم کیے جا سکتے ہیں:

a. **اسکول لائبریری:** یہ ایک علاحدہ کمرہ ہے جو لائبریری کے طور پر استعمال کرنے کے لیے وقف ہے جس میں طلبا اور اساتذہ کے لیے منظم

طریقے سے ترتیب دی گئی اور کیٹلاگ کی گئی کتابوں کی ایک وسیع رینج کو ذخیرہ کرنے کے لیے مناسب فرنیچر ہے۔ کتابوں کی درجہ بندی پڑھنے کی سطح، زبان، موضوع وغیرہ کے مطابق کی جاسکتی ہے۔ منظم لیبلنگ طلبا کو لائبریری میں مواد کلیکشن کے دیکھنے اور لائبریری ریکارڈ بک میں اندراجات کو برقرار رکھنے میں مدد کرسکتی ہے۔ مبتدی طلبا کے لیے کہانیوں کی کتابیں عام طور پر ہلکی اور رنگین تصاویر سے بھری ہوتی ہیں۔ انھیں کم عمر کے قارئین کی توجہ مبذول کرانے کے لیے ایک تار کا استعمال کرتے ہوئے نچلی سطح پر دیوار پر لٹکایا جاسکتا ہے، انھیں تلاش کرنے یا پڑھنے میں وقت گزارنے کے لیے مختلف کتابوں کا انتخاب کرنے کے لیے آسان رسائی فراہم کی جاسکتی ہے یا یہ فیصلہ کرنے میں ان کی مدد کی جاسکتی ہے کہ وہ کون سی کتابیں پڑھنا چاہتے ہیں۔

اس طرح کی لائبریری میں کمپیوٹر، پروجیکٹر اور دیگر متعلقہ آلات کے ساتھ ملٹی میڈیا اور آڈیو ویژول بھی سیکھنے کے وسائل شامل ہوسکتے ہیں۔

طلبا کے آرام سے بیٹھنے اور لائبریری میں پڑھنے، تحقیق کرنے اور وسائل تک رسائی حاصل کرنے کے لیے کافی جگہ اور مناسب فرنیچر ہونا چاہیے۔

b. **کلاس روم لائبریری گوشہ:** اگر کسی اسکول میں محدود جگہ ہے تو اس مخصوص گریڈ کے لیے دستیاب مناسب مواد کے ساتھ کلاس روم میں لائبریریاں قائم کی جاسکتی ہیں۔ کسی خاص کلاس روم کے ایک حصے میں ایک کونے کی لائبریری بھی قائم کی جاسکتی ہے۔ یہاں بھی کتابوں کی الماریاں، میزیں یا الماریاں کتابوں کو رکھنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہیں۔

c. **کمیونٹی لائبریری:** ایک اسکول، اسکول کے اوقات کے بعد مقامی برادری کے استعمال کے لیے اپنی لائبریری کو مزید کھلا بنانے کا انتخاب بھی کرسکتا ہے۔ لائبریری کا ایک حصہ اسکول کے احاطے کے باہر ایسی جگہ پر قائم کرسکتا ہے جو نہ صرف اپنے طلبا بلکہ دوسرے اسکولوں کے طلبا یا کمیونٹی کے دیگر بچوں اور بالغوں کو بھی رسائی فراہم کرے۔ اس طرح کے اقدامات دلچسپ اور علم افزا مراکز بن سکتے ہیں، خاص طور پر جب مختلف لوگ کتب خانے کے کلیکشن کے لیے کتابیں، جرائد اور رسائل جمع کرتے ہیں۔

اسکول کے المنائی نوجوان اور بالغ رضا کارانہ طور پر ابتدائی قارئین کو پڑھ کر کہانی سنانے کی سرگرمیوں کا اہتمام کرکے یا لائبریری کے وسائل کا انتظام کرکے ان کی مدد کرسکتے ہیں۔ کمیونٹی لائبریری طلبا کے لیے اسکول کے اوقات کے بعد پڑھنے، اکٹھا ہونے اور اپنے ہوم ورک میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لیے ایک جگہ کے طور پر بھی کام کرسکتی ہے۔

2.2.3 لیبارٹریز/تجربہ گاہیں

اگرچہ لیبارٹریاں عام طور پر صرف سائنس سے وابستہ ہوتی ہیں، لیکن اسکولوں کے پیش نظر لیبارٹری کے خیال کو دوسرے مضامین تک بڑھانے کا مقصد ہونا چاہیے۔ لیبارٹریوں کو طلبا کے سیکھنے کے اوقات کے دوران کھلا اور قابل رسا رکھا جانا چاہیے۔ انھیں 'تجربہ' کے جگہوں کے طور پر سمجھا جانا چاہیے جو مختلف شعبوں میں آموزش کے مختلف تجربات تک پھیلا ہوا ہے جہاں طلبا علم کی تلاش، دریافت اور تصدیق کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر طلبہ خام مال کے ساتھ جیسے اپنے پیمائشی آلات بنانے کے لیے لکڑی کے استعمال کے ساتھ ساتھ پیمائش اور جیومیٹری کے لیے درکار آلات تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔ ایک لیبارٹری میں قدرتی مٹی کا ذخیرہ بھی ہوسکتا ہے جسے 3D ماڈل، مہریں، کھلونے اور دیگر وسائل کو دیکھنے اور بنانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے جو آموزش میں مدد کرسکتے ہیں۔ لیبارٹری کے تصور کو مڈل اور ثانوی سطح کے اسکولوں میں لکڑی کے کام یا بڑھئی کے کام، الیکٹرانکس، میکینکس، مٹی کے برتن، ٹیکسٹائل اور سلائی کے لیے ورکشاپس تک بڑھایا جاسکتا ہے۔

2.2.4 کھانے کی جگہ اور پینے کا پانی

کھانا کھانے کے لیے جگہ سایہ دار، صاف، کشادہ اور صحت بخش ہونی چاہیے۔ یہ تمام لوگوں کے لیے خوش آئند ہونا چاہیے کہ وہ آرام سے بیٹھیں اور ساتھ کھائیں۔ کھانے کے کمرے میں کھانے کے بعد برتن اور برتن دھونے کے لیے کافی جگہ اور کافی تعداد میں نل بھی ہونے چاہیے۔ تمام اسکولوں میں پینے کے پانی کی آسانی سے قابل رسائی اور صاف ستھری سہولیات فراہم کی جانی چاہیے۔ ان سہولیات کی بروقت دیکھ بھال کی جانی چاہیے۔

2.2.5 بیت الخلا

بیت الخلا محفوظ اور اچھی طرح سے برقرار رکھے ہوئے پلمبنگ کے ساتھ روشن، صاف بیت الخلا اور پانی کی بلاتعطل فراہمی ایک بنیادی ضرورت ہے۔ مختلف جنسوں اور معذور افراد کے لیے الگ بیت الخلا فراہم کیے جانے چاہیے۔ لڑکیوں کے بیت الخلا میں سینیٹری پیڈ کا ذخیرہ ہونا چاہیے اور استعمال شدہ سینیٹری پیڈ کو محفوظ طریقے سے ٹھکانے لگانے کے لیے ڈھکے ہوئے کچرے کے ڈبے فراہم کرنے چاہیے۔

2.2.6 نیم کھلے یا جزوی طور پر سایہ دار علاقے

اسکولوں میں نیم کھلے علاقے بھی ہو سکتے ہیں جیسے جزوی طور پر سایہ دار گلیارے یا برآمدے، جہاں طلبا بحفاظت نقل و حرکت کر سکتے ہیں، بیٹھ سکتے ہیں، اندرونی کھیل کھیل سکتے ہیں یا بارش کی صورت میں پناہ لے سکتے ہیں۔ ان علاقوں میں نمائش بھی لگائی جا سکتی ہے جہاں چارٹ، نظم کارڈ، اسٹوری کارڈ، طلبا کے فن پارے اور تحریریں وقتاً فوقتاً پیش کی جا سکتی ہیں اور تبدیل کی جاتی ہیں۔ اسکول ان علاقوں میں انٹرایکٹو خالی جگہیں بنانے کے بارے میں بھی غور کر سکتے ہیں جہاں طلبا حسیات پر مبنی تحقیقات کے مواقع تلاش کرتے ہیں جیسے، انٹرایکٹو مواد، دیواریں یا مختلف قسم کی بناوٹ اور اشیا والی سطحیں جو مختلف آوازیں پیدا کرتی ہیں جو طلبا کھیل سکتے ہیں، جیسے، موسیقی کے آلات یا ہوا کی جھنکار۔

2.2.7 پانی اور بجلی کی بلاتعطل فراہمی

کسی بھی اسکول کے ہموار کام کاج کے لیے پانی اور بجلی کی باقاعدہ اور بلاتعطل فراہمی ضروری ہے۔ پانی کی فراہمی میں خلل بیت الخلا اور باورچی خانے کی صفائی ستھرائی کو متاثر کر سکتا ہے۔ بجلی بہت سے آلات کو طاقت دینے کے لیے ضروری ہے جو نہ صرف سیکھنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں بلکہ کمپیوٹر اور دیگر برقی اور الیکٹرانک آلات کو چلانے کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں جو اسکول کے معمولات میں مربوط ہوتے ہیں۔

اسکول مقامی انتظامی حکام کے ساتھ مل کر کام کر سکتے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ اسکول کے لیے پانی اور بجلی کی فراہمی کو ترجیح دی جائے۔ ساتھ ہی اسکول کے عملے کے تمام اراکین اور طلبا کو پانی اور بجلی کو سمجھداری سے استعمال کرنے اور کسی بھی غلط استعمال کی اطلاع دینے کے لیے تعلیم دینے کے لیے اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔

حصہ 2.3

تحفظ کو یقینی بنانے والا بنیادی ڈھانچہ

a. **تعمیراتی مواد کا انتخاب:** اسکول میں جسمانی حفاظت اسکول کی عمارت کی تعمیر میں استعمال ہونے والے مواد کے انتخاب سے شروع ہوتی ہے۔ اسکولوں کو آسانی سے آتش گیر مواد، جیسے تنکے کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ تعمیراتی معیار اسکول

کے حفاظتی ضابطوں کے تمام معیارات پر پورا اترتا ہو۔ اسکول کی عمارتوں کو طویل مدتی استحکام کے ساتھ ساتھ محفوظ اور مستقل ڈھانچہ ہونے کی بھی ضرورت ہے۔

b. **عمارت میں بجلی کاری اور پلمبنگ کو معیاری اور چھُپا ہونا چاہیے۔**

c. **دروازے، کھڑکیاں اور گیٹس:** سب کے لیے بیت الخلا کو مناسب دروازے لگا کر حفاظت اور رازداری کو یقینی بنانا چاہیے جنھیں ہر عمر کے طلبا آرام سے استعمال کر سکتے ہیں۔ مناسب ہوا اور روشنی کو یقینی بنانے کے لیے تمام کلاس روم میں کھڑکیاں لگانی چاہیے۔ اسکول کے احاطے کے اندر اور باہر جانے کے راستوں پر ایسے دروازے ہونے چاہیے جنھیں کھولا جا سکے اور بند کیا جا سکے اور اسکول کے اوقات کے بعد آرام سے بند کیا جا سکے۔

d. **ہنگامی صورتحال کے دوران حفاظت:** ہنگامی انخلا کے دوران بھگدڑ سے بچنے کے لیے متعدد داخل ہونے اور باہر نکلنے کے دروازے فراہم کیے جا سکتے ہیں۔ اسکولوں میں فائر سیفٹی میکانزم اور آگ بجھانے والے آلات مناسب کام کرنے کی حالت میں ہونے چاہیے۔ وہ اسکول کے تمام اراکین کو شامل کرتے ہوئے طلبا، اساتذہ اور دیگر عملے کو عمارت کو بحفاظت خالی کرنے اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کے لیے باقاعدہ فائر ڈرل کر سکتے ہیں۔ کھلی جگہیں جو قدرتی آفات کے دوران محفوظ اسمبلی علاقوں کے طور پر کام کر سکتی ہیں، ان کی بھی حد بندی کرنے اور اسکول کے تمام اراکین کو واضح طور پر مطلع کرنے کی ضرورت ہے۔ ہیلپ لائن اور ایمرجنسی نمبر اسکول کے احاطے میں متعدد مقامات پر دکھائے جانے چاہیے۔ حفاظتی اور ابتدائی طبی امداد کی کٹس آسانی سے قابل رسائی اور استعمال کے لیے دستیاب ہونی چاہیے۔

حفاظت اور اس کی عمل کاری کے دیگر پہلو اسکول کے عمل کے باب میں فراہم کیے گئے ہیں۔

اسکول کی حفاظت اور سلامتی سے متعلق وزارت تعلیم کے رہنما خطوط واضح طور پر ان اقدامات کی وضاحت کرتے ہیں جو اسکولوں اور دیگر متعلقہ استفادہ کنندگان کو تمام طلبا کے لیے ایک محفوظ ماحول پیدا کرنے کے لیے کرنے چاہیے۔ وہ تمام تعلیمی اداروں اور ترتیبات کے لیے ایک بہترین وسیلہ ہیں۔

حصہ 2.4
بنیادی ڈھانچہ جو شمولیت کو یقینی بناتا ہے

اسکول کے احاطے میں طلبا اور اساتذہ کے لیے مشترکہ جگہوں اور املاک کو تمام طلبا اور اساتذہ کے لیے قابل رسا بنایا جانا چاہیے۔

اس میں معذور افراد اور طلبا کے لئے اسکول کے تمام حصوں تک رکاوٹ سے پاک رسائی شامل ہے، مثلاً، داخلہ، باہر نکلنے، گلیارے، کلاس روم، لائبریری، لیبارٹریز، کھانے کی جگہوں، کھیل کود کے حصوں، بیت الخلا، فرنیچر کا استعمال، اور سیکھنے کے مواد کا استعمال۔

ناکافی بنیادی ڈھانچے یا ناکافی طور پر برقرار رکھے گئے بنیادی ڈھانچے سے متعلق خاص مسائل طلبا کے مخصوص گروپوں کے لیے رکاوٹیں پیدا کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر بہت سی نوعمر لڑکیوں کی اسکول میں کم حاضری کی ایک اہم وجہ اسکولوں میں مناسب بیت الخلا اور صفائی کی سہولیات کی کمی ہے جو معذور افراد سمیت تمام طلبا کے لیے بھی موزوں ہے۔

باب3

اساتذہ کو اہل اور بااختیار بنانا

حصہ 3.1

اساتذہ کے لیے سازگار ماحول کو یقینی بنانا

اچھے اسکول کے لیے ایسی تہذیب اہم ہے جو لوگوں کو سیکھنے اور مل کر کام کرنے کی ترغیب دیتی ہو اور اعتماد و احترام کی خصوصیات سے آراستہ ہو۔ یہ ایک ایسے ماحول میں ممکن ہے جو کھلا اور خیال رکھنے والا ہو اور جہاں بات چیت، اشتراک، تفتیش اور غور و فکر اس کے طرز عمل سے مربوط ہوں۔

این ای پی 2020 اساتذہ کو 'نظام تعلیم میں بنیادی اصلاحات کے مرکز' میں رکھتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ:

> تعلیمی پالیسی کو اساتذہ کو ہر سطح پر ہمارے معاشرے کے سب سے معزز اور ضروری ارکان کے طور پر دوبارہ قائم کرنے میں مدد کرنی چاہیے، کیونکہ وہ واقعی ہمارے شہریوں کی اگلی نسل کی تشکیل کرتے ہیں۔ اسے اساتذہ کو بااختیار بنانے اور اپنا کام زیادہ سے زیادہ مؤثر طریقے سے کرنے میں ان کی ہر ممکن مدد کرنی چاہیے۔
>
> [این ای پی 2020، تعارف]

اساتذہ کو وسائل سے بھرپور حوصلہ افزا ماحول پیشہ ورانہ آموزش اور بات چیت کے مسلسل مواقع کی ضرورت ہوتی ہے۔ اساتذہ کو اہل، مربوط اور متحرک پیشہ ورانہ گروپ سے تعلق رکھنے پر فخر کا احساس ہونا چاہیے۔

اس میں مناسب اور محفوظ طبعی ڈھانچہ، سہولیات اور پینے کے صاف پانی کے ساتھ آموزش کے وسائل، بہتے ہوئے پانی والے بیت الخلا، اور ہاتھ دھونے کی بنیادی سہولیات کے ساتھ ساتھ طلبا کو مؤثر طریقے سے پڑھانے کے لیے ضروری بنیادی خاکہ اور تدریسی مواد کو یقینی بنانا شامل ہے۔

اگرچہ یہ اہل بنانے والے اہم اجزا ہیں، لیکن وہ کافی نہیں ہیں۔ اساتذہ یہ جاننے کے لیے بہترین پوزیشن میں ہیں کہ ان کے طلبا کی ضرورت کیا ہے اور وہ ان ضروریات کو پورا کرنے کے تخلیقی طریقے تلاش کر سکتے ہیں۔ اس لیے ہمارے اسکولوں اور کلاس روم میں تبدیلی کے لیے اساتذہ کو خودمختاری دینا ضروری ہے۔

حصہ 3.2

اساتذہ کی خودمختاری اور جواب دہی

اساتذہ طلبا کی آموزش کے ذمہ دار ہوتے ہیں اور انھیں اس کے لیے جوابدہ ٹھہرایا جانا چاہیے۔ لیکن اساتذہ کو بااختیار بنانا اور خودمختاری، جواب دہی کی پیشگی شرائط ہیں۔ جواب دہی اہم ہے لیکن اس کے لیے جواب دہی پر مبنی/خودمختار بنانے والی تہذیب ناگریز ہے۔

یہ بھی تسلیم کیا جانا چاہیے کہ تعلیم میں 'جواب دہی' ایک پیچیدہ معاملہ ہے؛ اس کا مطلب یہ نہیں ہونا چاہیے کہ طلبا کے ٹیسٹ کے اسکور (یا ان کی پیش رفت) کو اساتذہ کے ساتھ ذمہ داری کے اقدام کے طور پر جوڑا جائے۔ جواب دہی ایک نازک امر ہے لیکن خودمختاری بھی ویسے ہی ہے۔ جواب دہی کے لیے یہ ضروری ہے کہ اساتذہ کو ثقافت پر مبنی خودمختاری کا اہل بنایا جائے۔

قابل اور اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کے تئیں پابند عہد اساتذہ آموزشی معیار کو بہتر بنانے کے لیے اہم ہیں۔ اسکولوں کے اندر معاون ماحول اور ماحولیاتی نظام اساتذہ کی تاثیر کو بہتر بناتے ہیں۔ اساتذہ منفرد افراد ہوتے ہیں جن کے اپنے عقائد ہوتے ہیں اور آموزگاروں آموزش اور تعلیم کے متعلق ان کے ذاتی نظریات ہوتے ہیں۔ ایک تخلیقی اور ذی ہوش استاد کے لیے، سیکھنے کا ہر عمل غیر متوقع مواقع سے روبرو کرتا ہے، جس چیز کی منصوبہ بندی نہیں کی گئی تھی اس کے سیکھنے کو بے ساختہ تحریک دینے اور اس کی حمایت کرنے کا موقع اور اس مخصوص سیشن میں اصل میں جس چیز کے لیے منصوبہ بنایا گیا تھا اس کے سیکھنے کو چھوڑنے کا موقع۔ قابل اساتذہ جب خودمختار ہوتے ہیں، تو ٹھوس تعلیمی فیصلوں کے ذریعے ان مواقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔

اساتذہ کے پاس تعلیمی خودمختاری ہونی چاہیے کہ وہ مواد کی منصوبہ بندی اور اس کی ترتیب و تنظیم کر سکیں، حالات کے مطابق طلبا کی تعلیم کی ترتیب اور طریقوں کا فیصلہ کر سکیں، ساتھ ہی ان کے سیکھنے کا اندازہ لگانے کے طریقے بھی طے کریں۔ یہ سب تجویز کردہ نصاب کے اہداف، صلاحیتوں، آموزشی ماحصل اور تعلیمی نقطہ نظر اور اصولوں پر مبنی ہونا چاہیے۔

اساتذہ کی خودمختاری اور جواب دہی اساتذہ کی صلاحیت اور اس ماحول کے نتائج ہیں جس میں وہ کام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر اساتذہ کے پاس مضبوط علمی بنیاد نہیں ہے تو وہ خودمختاری کا استعمال نہیں کر سکیں گے۔ اس کے ساتھ ہی اگر اساتذہ کی تدریسی مشق بنیادی ڈھانچے کی کمی یا شاگرد-استاد تناسب (پی ٹی آر) سے متاثر ہوتی ہے تو استاد کو صرف اس کے لیے جوابدہ ٹھہرایا جا سکتا ہے جو اس کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ لہٰذا اساتذہ کی خودمختاری کو بڑے نظاماتی جواب دہی سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔

حصہ 3.3

طالب علم اور اساتذہ کا تناسب

یہ عام طور پر سمجھا اور قبول کیا جاتا ہے کہ طالب علم اور اساتذہ کا درست تناسب اساتذہ کو انفرادی توجہ کے قابل بناتا ہے اور اس وجہ سے طلبا کی شمولیت اور کامیابی میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔

پی ٹی آر کو نہ صرف ایک تعداد کے طور پر دیکھنا ضروری ہے بلکہ ایک ایسے اقدام کے طور پر بھی دیکھنا چاہیے جو بہتر آموزشی ماحصل کا باعث بنے۔ اگر استاد ساز گار پی ٹی آر کے ماحول میں کام کرے تو کلاس روم کے بہت سے اہم عمل کو بہتر طریقے سے روبہ عمل لایا جاسکتا ہے۔

تعلیم و تدریس کے ماہرین کا کہنا ہے کہ اسکول کے ابتدائی سالوں میں کم پی ٹی آر کا بڑا اثر پڑتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جو طلبا کم پی ٹی آر والے اسکولوں میں جاتے ہیں ان میں زیادہ سالوں تک اسکولی تعلیم جاری رکھنے کے بہتر امکانات ہوتے ہیں۔

ایک اہم انتباہ یہ ہے کہ پی ٹی آر کو کم کرنے کا مطلب اسکولوں کو کم تعلیم یافتہ یا عارضی اساتذہ سے بھرنا نہیں ہے۔ مناسب طور پر اہل اساتذہ کی تقرری اور پیشہ ورانہ ترقی کے ذریعے پی ٹی آر کو بہتر بنایا جانا چاہیے۔

نیز طلبا کے لیے گھر پر دستیاب وسائل کو بھی پی ٹی آر میں شمار کرنا چاہیے۔ ان جماعتوں میں کم پی ٹی آر کی ضمانت دی جاسکتی ہے جہاں طلبا کے پاس معاشی حالات کے سبب گھر پر نسبتاً کم وسائل اور مدد ہوتی ہے۔

بہتر پی ٹی آر کے ساتھ ساتھ بنیادی ڈھانچے کے مسائل اور اساتذہ کی تعلیمی اور تدریسی صلاحیت کا بھی خیال رکھا جانا چاہیے تاکہ کم پی ٹی آر کا پورا فائدہ اٹھایا جاسکے۔ اسکول کے تمام سطحوں میں طلبا کے لیے اساتذہ کی مناسب تعداد ہونی چاہیے۔

حصہ 3.4

کیریئر اور پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع

این ای پی 2020، پیراگراف 5.18 اسکولی تعلیم کے تمام سطحوں میں کیریئر کی ترقی کے مساوی مواقع کی بات کرتا ہے۔ اسکولی تعلیم کی تمام سطحیں اہم ہیں اور ان کے لیے ایسے اساتذہ کی ضرورت ہوگی جو اہل اور اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لیے پابند عہد ہوں۔

یہ تب ہی ہوسکتا ہے جب اساتذہ کی تنخواہ اور سروس کے حالات کو ان کی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے مطابق جلد از جلد بہتر بنایا جائے اور پیشے میں باصلاحیت اساتذہ کو راغب کرنے اور برقرار رکھنے کے لیے تیار کیا جائے۔ اس کے طویل مدتی اثرات سے پیشے کے مجموعی معیار اور اس میں ترقی کے مواقع کے بارے میں لوگوں کے نقطۂ نظر میں بہتری آئے گی۔

بنیادی مرحلے کے اساتذہ سے لے کر ثانوی سطح کے اساتذہ تک، تمام اساتذہ کو ان کے کام کی ضروریات کے مطابق، یکساں تنخواہ کے ڈھانچے اور معیاری سروس کی شرائط کے ساتھ تقرری کیا جائے گا۔

تمام اساتذہ کو تعلیم کے اسی سطح میں اساتذہ کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے ہوئے اپنے کیریئر (تنخواہ اور ترقیوں کے لحاظ سے) میں ترقی کا موقع ملنا چاہیے (اساسی، ابتدائی، مڈل یا ثانوی)

اساتذہ کوئی مخصوص سرٹیفکیٹ مثلاً اصافی سرٹیفکیشن حاصل کر کے اپنے کیریئر میں تبدیلی لا سکتے ہیں اور اس کے ذریعے وہ استاد، معلم یا اکادمک اور انتظامی عہدیدار بننے کی جانب اپنے کیریئر کو لے جا سکتے ہیں۔

اس نقطۂ نظر سے یہ یقینی بنانا ہوگا کہ کسی کے کیریئر (تنخواہ اور ترقی) میں ترقی اساتذہ کے لیے اسکول کے ایک ہی سطح میں دستیاب ہو اور ابتدائی سطح سے بعد کے سطحوں میں جانے کے لیے کیریئر کی ترقی سے متعلق کوئی ترغیب نہ ہو۔ اگرچہ اس طرح کے کیریئر کے تمام سطحوں کی اجازت ہوگی، بشرطیکہ استاد کے پاس اس طرح کے اقدام کی خواہش اور اہلیت ہو۔

حصہ 3.5
زیرِ ملازمت اساتذہ کی تعلیم، رہنمائی اور مدد

اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی ایک سفر ہے اور اساتذہ اپنی انفرادی رفتار سے اس کے ذریعے ترقی کرتے ہیں۔

مختلف اساتذہ اپنے ترقیاتی سفر کے مختلف مراحل میں ہوں گے اور ان کی مختلف ترقیاتی ضروریات ہوں گی۔ ہر مرحلے میں، آموزشی تجربہ جامع اور اس حد تک مکمل ہونا چاہیے کہ اس سے اساتذہ کو اپنے عمل میں مستقل تبدیلی لانے اور اگلے مرحلے کی طرف بڑھنے میں مدد مل سکے۔

موجودہ تناظر میں اور کم از کم اگلے 10-5 سالوں تک جب تک کہ پری سروس پروگرام کے متعلق این ای پی 2020 میں مذکور تبدیلیاں نہیں لاتا، زیرِ ملازمت اساتذہ کی تعلیم کا رول خاص طور پر اہم ہے۔ اساتذہ کو احتیاط اور سوجھ بوجھ کے ساتھ متعلقہ درسیاتی خاکوں کو نافذ کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ اس لیے اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی ایسی ہونی چاہیے کہ وہ تعلیمی بہتری لانے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ قابل اور غور و فکر کرنے والے افراد بن جائیں۔ اساتذہ کو مختلف ذرائع سے اپنی پیشہ ورانہ ترقی میں مسلسل سرگرم اور مصروف رہنا چاہیے۔ رہنمائی اور کوچنگ کی مدد کے ساتھ ساتھ ہم مرتبہ آموزش کے لیے پلیٹ فارم دستیاب کرائے جانے چاہیے۔

اساتذہ کی مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کے لیے اسکول پر مبنی طریقۂ کار ضروری ہے۔ یہ سبجیکٹ گروپ کے اراکین، کلاس اساتذہ، کسی خاص مرحلے میں پڑھانے والے اساتذہ اور پورے اسکول کے منصوبے اور جائزہ میٹنگ کی ادارہ جاتی میٹنگوں کی شکل میں ہو سکتے ہیں۔ اساتذہ کی ترقی میں مدد کرنے کے لیے، صدر مدرس اور اسکول کے پرنسپل کو ان کا مشاہدہ کرنے اور ان کی مدد کرنے کی ضرورت ہے جب وہ انھیں کام کے سلسلے میں آمادہ کرتے ہیں ان کے ساتھ انفرادی ملاقاتیں بھی کرتے ہیں۔

نئے اساتذہ کے لیے اچھی طرح سے سوچی سمجھی اسکول پر مبنی شمولیت، جس میں انھیں اسکول کے وژن اور طریقوں، ان سے توقعات، اور دستیاب مدد کی نوعیت کے بارے میں جاننے کا موقع ملتا ہے۔ سینئر اساتذہ کی شناخت کی جا سکتی ہے اور انھیں نئے اساتذہ کے لیے سرپرست اساتذہ بننے کی خاطر تیار کیا جا سکتا ہے۔

رسالوں میں لکھنا، اپنے تدریسی تجربات کو دستاویزی شکل دینا اور مختلف تعلیمی رسائل و جرائد کے لیے مضامین لکھنا اساتذہ کی نشوونما کا ایک اور طریقہ ہے کیونکہ لکھنا ایک فرد کو اپنے خیالات اور تجربات کو منظم و مرتب کرنے میں مدد بہم پہنچاتا ہے۔ یہ اساتذہ کو اسکول کے سامعین سے آگے پہنچنے اور تعلیمی پیشہ ور افراد کی وسیع تر برادری سے جڑنے کے قابل بناتا ہے۔

اساتذہ کو بھی اپنی ترقی کے لیے معقول آموزشی سرگرمیوں میں مشغول ہونے کی ضرورت ہے۔ چونکہ طلبا کو ٹور اور فلم اسکریننگ پر لے جایا جاتا ہے اور طلبا کے لیے اسپورٹس ڈے یا کلب کی سرگرمیاں منعقد کی جاتی ہیں، اس لیے اساتذہ کے گروپ کے لیے بھی اسی طرح کی کوششوں کی ضرورت ہے۔

علاوہ ازیں، این سی ای آر ٹی، ایس سی ای آر ٹی، ڈائیٹ، بی آئی ٹی ای، بی آر سی اور سی آر سی، اسکولوں اور اساتذہ کو معاون مواد کی ترقی، صلاحیت سازی کے سیشن، سائٹ کے دوروں معیاری نگرانی و رہنمائی کے توسط سے تعلیمی رہنمائی اور مدد فراہم کرتے ہیں۔ ان تعلیمی وسائل کے اداروں کو اس بات کو یقینی بنانے میں کلیدی کردار ادا کرنا جاری رکھنا چاہیے کہ اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع مسلسل دستیاب ہوں۔

حصہ 3.6
قبل از ملازمت اساتذہ کی تعلیم

قبل از ملازمت اساتذہ کی تعلیم کو ایسے اساتذہ تیار کرنے چاہیے جن کے علم کی بنیاد اچھی ہو اور ان کی پیشہ ورانہ شناخت مضبوط ہو۔ یہ ایک بین علومی نصاب کے ذریعے کیا جائے گا جو قومی درسیاتی خاکہ کی عکاسی کرتا ہے اور ایک مدت کے دوران مشق و ممارست کے لیے درجہ بند نمائش کے ذریعے کیا جائے گا۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں مذکورہ چار سالہ پروگرام، جسے اساتذہ کی تعلیم کے لیے قومی نصابی خاکہ برائے تعلیم اساتذہ (این سی ایف-ٹی ای) میں تفصیل سے بیان کیا جانا ہے، طلبا اساتذہ کو اسکول اور کلاس روم کے طریقوں کا مشاہدہ کرنے اور تجربہ کرنے کے لیے کافی مواقع فراہم کرے گا۔ ساتھیوں، معلم اساتذہ اور برسر کار اساتذہ کے ساتھ بات چیت کے مواقع ان کی نظریاتی تفہیم کو پریکٹس سے جوڑنے میں مدد کریں گے۔ اس تفہیم کو فروغ دینے کے لیے طلبا اساتذہ کو کافی وقت اور جگہ دی جانی چاہیے۔ یہ چار سالہ پروگرام کی طویل مدت کے ذریعے اہل بنایا جائے گا۔ ایک بار جب وہ اساتذہ کا تعلیمی پروگرام مکمل کر لیں گے تو اساتذہ کافی فعال حالات کے پیش نظر، پریکٹس کرنے والے اساتذہ کی حیثیت سے اپنی تعلیم و تدریس جاری رکھ سکیں گے۔

اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ اساتذہ جلد از جلد تنظیم نو شدہ اسکول کی سطحوں کے لیے دستیاب ہوں، پہلا قدم اساتذہ کی مانگ اور فراہمی کا اندازہ لگانا ہونا چاہیے۔ اسکولی تعلیم کے مخصوص سطحوں کے لیے اساتذہ کی مانگ اور فراہمی سے متعلق موجودہ مطالعات کی بنیاد پر، یہ کام این سی ٹی ای کے ذریعے ترجیحی بنیادوں پر کیا جانا چاہیے۔

اس سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی کہ یونیورسٹیوں کی صحیح تعداد اور قسم چار سالہ انٹیگریٹڈ ٹیچر ایجوکیشن پروگرام (آئی ٹی ای پی) کی پیشکش کرے جس میں مضامین اور تعلیم کی سطحیں: اساسی، ابتدائی، مڈل اور ثانوی میں مہارت حاصل ہو۔ آئی ٹی ای پی کے اندر مہارتوں کے لیے نصاب قومی درسیاتی خاکہ کے نصاب اور تدریس پر مبنی ہونا چاہیے۔ اسے ہر قسم کے اسکول کے ماحول میں طلبا۔ اساتذہ کے لیے مشق کے مناسب مواقع کو بھی یقینی بنانا چاہیے۔

اساتذہ کی اہلیت کا ٹیسٹ (ٹی ای ٹی) اسکول کی سطحوں کی تشکیل نو مکمل ہونے کے بعد اساسی اور ثانوی سطحوں کے تمام اساتذہ کو بھی محیط ہونا چاہیے جیسا کہ این ای پی 2020 میں تصور پیش کیا گیا ہے۔

پڑھانے کے لیے موزوں ہونے کی یہ تصدیق ہر قسم کے اسکولوں کے اساتذہ کا احاطہ کرے گی۔ اساتذہ کی بھرتی نہ صرف تحریری امتحان بلکہ انٹرویو اور کلاس روم کے مظاہرے پر مشتمل سخت عمل کے ذریعے ہونی چاہیے جیسا کہ این ای پی 2020 میں کہا گیا ہے۔

حصہ 3.7
صدر مدرس اور اسکول کے پرنسپل

صدر مدرس یا اسکول کے پرنسپل کو اساتذہ کے لیے ایک معاون اور بااختیار کلچر بنانا چاہیے تاکہ وہ اچھی طرح سے پڑھائیں (دوسری چیزوں کے علاوہ) کلاسوں کی منصوبہ بندی میں ان کی مدد کریں، مناسب وسائل تک رسائی فراہم کریں، کلاسوں کا مشاہدہ کریں، تعمیری رائے فراہم کریں اور

ایک ایسی اخلاقیات پیدا کریں جہاں بات چیت طالب علم کی آموزش کے گرد مرکوز ہو۔ ایک اور اہم کردار جو صدر مدرس اور اسکول کے پرنسپل ادا کرتے ہیں وہ والدین اور برادری کے ساتھ تعلقات استوار کرنا ہے۔

صدر مدرس اور اسکول کے پرنسپل کو اساتذہ، معاون عملے اور دیگر اہم استفادہ کنندگان کے ساتھ اہم مسائل کے ساتھ ساتھ باضابطہ میٹنگوں اور ضرورت پر مبنی انفرادی مشغولیت کے ذریعے ان کے انفرادی کرداروں پر بات چیت کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل کام کرنے کی ضرورت ہے۔ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ پورے عملے کو ایک مشترکہ وژن سے ہم آہنگ کیا جائے اور ایک سیکھنے والی کمیونٹی تیار کی جائے۔

اس کے بعد صدر مدرس اور اسکول کے پرنسپل کو اساتذہ کو کام کاج کے قابل بنانے کے لیے اپنی صلاحیتوں کو بہتر کرنے پر کام کرتے رہنا چاہیے۔ انھیں خاص طور پر اپنے تعصّبات سے بالاتر ہو کر کام کرنا چاہیے، طلبا اور اساتذہ کو ذاتی اور پیشہ ورانہ طور پر جاننے کے لیے وقت نکالنا چاہیے اور شفاف مواصلات کو یقینی بنانا چاہیے۔

حصہ 3.8

تعلیمی اور انتظامی عہدیداروں کا رول

اسکولی تعلیمی نظام کو بہتری اور تبدیلی کی طرف لے جانے میں تعلیمی عہدیداروں کا اہم کردار ہوتا ہے۔ وہ این سی ایف کے نفاذ میں بھی کلیدی کردار ادا کریں گے۔

وہ اسکولوں، اسکول کے دوروں اور آن سائٹ سپورٹ، کلسٹر سطح کے اجلاسوں میں مسلسل پیشہ ورانہ ترقی، آموزش کے جدید مواد کی تیاری کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی مدد کے لیے تعلیمی خصوصی ماہرین کے ایک پول (Pool) کی ترقی میں شامل ہیں۔

کلسٹر اور بلاک کی سطح پر کام کرنے والوں کو کلاس روم کے مشاہدے اور تدریس کے مظاہرے کے ذریعے اساتذہ کی مدد کرنے کی ضرورت ہے۔ DIETs کو طلبا اور اساتذہ کے لیے مقامی زبان میں جامع مواد تیار کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ DIETs کو ان مواد کے استعمال میں اساتذہ کی مدد کے لیے منصوبے بھی بنانے چاہیے۔ ایس سی ای آر ٹی کی سطح پر ریاستی نصاب، درسیات، درسی کتب اور دیگر مواد تیار کرنے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ ایس سی ای آر ٹی کو جہاں بھی ضروری معلوم ہو مواد کے ماخذ، سیاق و سباق اور اس کے ترجمے کی ذمہ داری بھی لینی چاہیے۔

اساتذہ کی دستیابی، تدریسی آموزشی مواد کی بروقت فراہمی، باقاعدگی سے نگرانی اور پیش رفت کا جائزہ لینے سمیت وسائل کے تمام پہلوؤں کے لیے مناسب بجٹ مختص کرنے کو یقینی بنانے میں انتظامی عہدیداروں کا اہم کردار ہوتا ہے۔ ایس ای ڈی جی تک رسائی کو یقینی بنانے کے لیے اعداد و شمار کا مناسب مجموعہ اور استعمال ضروری ہوگا۔ اس مقصد کے لیے ٹیکنالوجی کا انضمام کام کو آسان کرے گا اور اس بات کو یقینی بنائے گا کہ اعداد و شمار پر مبنی فیصلہ سازی بہت تیزی سے ممکن ہو۔

تعلیم کے معیار کا ایک اشارہ استعداد کا حصول ہوگا۔ نیشنل اچیومنٹ سروے (این اے ایس) اس ٹریکنگ کو ممکن بناتا ہے۔ این اے ایس کے علاوہ ریاستیں اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسٹیٹ لرننگ اچیومنٹ سروے (ایس ایل اے ایس) کی منصوبہ بندی کر سکتی ہیں۔

عوامی خدمت پیغامات اور میڈیا مہموں کے توسط سے تائید و حمایت، والدین کے ساتھ براہ راست رابطہ اور والدین کو اپنے بچوں کی آموزشی ضروریات کی تکمیل کے قابل بنانے کے لیے درکار آسان طریقوں اور مواد کی وسیع پیمانے پر تشہیر بھی کی جا سکتی ہے۔

باب 4
کمیونٹی اور خاندان کی شمولیت

بچوں کی زیادہ جامع تعلیم اور پرورش و پرداخت کے لیے والدین اور کمیونٹی کی شمولیت ضروری ہے۔ بچے، اسکول کے مقابلے میں اپنے خاندانوں اور مقامی برادری کے ساتھ زیادہ وقت گزارتے ہیں، اس لیے اسکولوں کو والدین اور برادریوں کے ساتھ شمولیت کی ضرورت ہے تاکہ ان کے لیے اسکول کے اوقات کے بعد آموزش کے لیے سازگار ماحول کو یقینی بنایا جاسکے۔

والدین اور خاندان کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اور ترقی میں اسکول کے ساتھ شراکت دار ہونا چاہیے۔ والدین کے ساتھ بات چیت بار بار اور مسلسل ہونی چاہیے، کیوں کہ والدین کو بچے کی تعلیم کے عمل میں ناگزیر شراکت دار سمجھا جاتا ہے۔

مقامی برادری کی تعریف والدین، خاندان، آس پڑوس کے مکین، نوجوانوں کے گروپوں، کمیونٹی رہنماؤں اور مقامی گورننس اداروں کے طور پر کی گئی ہے۔ کمیونٹی کو زیادہ سے زیادہ طریقوں سے اسکول میں شامل ہونا چاہیے اور اس کی حمایت کرنی چاہیے۔

انفرادی طلبا کی سطح پر فوائد کے علاوہ، اسکول، خاندان اور کمیونٹی کے تعاون کے نتیجے میں نہ صرف اسکول بلکہ دیگر ادارے بھی مضبوط ہوتے ہیں۔ اس سے نظام تعلیم میں مقامی نگرانی اور جواب دہی پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

حصہ 4.1
والدین، خاندانوں اور کمیونٹی کی شمولیت کو یقینی بنانا

4.1.1 والدین یا خاندانوں اور کمیونٹی کو اسکول میں مدعو کرنا

والدین اور خاندانوں کو اسکول کے جشن اور تقریبات میں مدعو کیا جانا چاہیے۔ اسکولوں کو محض سامعین یا تماشائی ہونے کے بجائے اس طرح کی تقریبات میں انھیں سرگرم طور پر شامل کرنے کے طریقے تلاش کرنے چاہیے۔ لہٰذا اس طرح کی تقریبات اور جشن کے خاکے کا مقصد والدین کی فعال شمولیت ہونی چاہیے۔ والدین یا خاندانوں سے بھی کہا جاسکتا ہے کہ وہ اسکول کے باقاعدہ کام کاج کا مشاہدہ کرنے کے لیے کام کے دنوں میں اسکول آئیں۔ وہ طلبا کے سیکھنے کے عمل میں خلل ڈالے بغیر صبح کی اسمبلی میں شامل ہو سکتے ہیں اور بعد میں کلاسوں میں کچھ وقت گزار سکتے ہیں۔ وقفوں کے دوران وہ طلبا اور اساتذہ کے ساتھ بات چیت کر سکتے ہیں۔ اس سے انھیں ایک عام دن میں اسکول میں کیا ہوتا ہے اس کا تجربہ ہو گا۔

اسکول کا رشتہ والدین اور خاندانوں کے موجودہ گروپ تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ بڑی کمیونٹی جہاں سے طلبا اسکول آتے ہیں، انھیں بھی اسکول کے عمل میں ہر ممکن حد تک منظم طریقے سے شامل کیا جانا چاہیے۔ مثال کے طور پر، وہ اندراج اور باقاعدہ حاضری کو یقینی بنانے، بنیادی ڈھانچے اور آموزش کے مواد کے لیے فنڈ اکٹھا کرنے، مقامی طور پر زیادہ غذائیت سے بھرپور کھانے کے لیے اجزا کو منظم کرنے وغیرہ میں مدد کر سکتے ہیں۔ ان تک پہنچنے کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ انھیں پروگراموں، تقریبات اور جشن میں مدعو کیا جائے جہاں بڑے گروپوں کو شامل کرنا آسان ہو۔ طلبا کے کام کی نمائشیں، بال میلہ، کتاب میلہ، فلمی میلہ، صحت کیمپ، صفائی مہمات اور دیگر سماجی بیداری کے مقاصد سے مہم چلانا بڑی برادری کے ساتھ مشغول ہونے کے مواقع ہیں۔ اگر اسکول کوئی نیوز لیٹر یا میگزین شائع کرتا ہے تو اسے لوگوں کے بڑے حلقے میں بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ کمیونٹی کی بنیاد پر واقعات اور طالب علم کلبوں کی طرف سے خدمات (کھیلوں کے کلب، آرٹ اور ثقافت کلب، صحت اور تندرستی کلب) منظم کی جاسکتی ہیں۔ اسکولوں میں المنائی کا ایک فعال گروپ ہونا چاہیے؛ ان کی مدد سے اس تعلق کو استوار کرنا اور برقرار رکھنا آسان ہو جائے گا۔

اسکول کے بنیادی ڈھانچے کی غیر استعمال شدہ صلاحیت کو غیر تدریسی یا اسکول کے اوقات کے دوران سماجی ہم آہنگی کی نشوونما کمیونٹی کے لیے سماجی، دانشورانہ اور رضا کارانہ سرگرمیوں کے فروغ کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کے ذریعہ اسکول کمیونٹی کو اکٹھا کر کے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کر سکتی ہے۔ (مثال کے طور پر سماجک چیتنا کیندر)

4.1.2 تعارفی نشستیں

شروع میں ہی جب والدین اور خاندان اپنے بچوں کے داخلے کے لیے آتے ہیں تو اس بات کی واقفیت ضروری ہوتی ہے کہ اسکول کس چیز کی وکالت کرتا ہے۔ اس کی تدریس و آموزش کا عمل اور والدین اور خاندانوں سے کیا توقعات ہیں اس کی وضاحت۔ یہ کئی شکلوں میں کیا جاسکتا ہے، ون ٹو ون میٹنگ جہاں انفرادی سوالات پوچھے جاسکتے ہیں؛ والدین کے ایک گروپ کے ساتھ ملاقات جہاں اسکول کے سلسلے میں ایک پریزنٹیشن دی جاسکتی ہے اور والدین کو کیا جاننا چاہیے اس کے بارے میں ایک تحریری دستاویز سا جھا کیا جاسکتا ہے۔ طلبا کی قیادت میں اسکول کے احاطے کا دورہ والدین اور خاندانوں کو رائے قائم کرنے کا ایک زیادہ تخلیقی اور موثر طریقہ ہو گا۔ طلبا کے ساتھ بات چیت کرنے سے انھیں اس بات کا بہتر احساس ہو گا کہ وہ اسکول میں کیا سیکھ رہے ہیں۔

جب وسیع برادری کے اراکین اسکول کا دورہ کرتے ہیں تو انھیں اسکول کے کام کاج کے مختلف پہلوؤں سے واقف کرانے کے لیے ایک مختصر سیشن، ایک ٹور یا اسکول کے بارے میں ایک نمائش کا اہتمام کیا جاسکتا ہے۔

4.1.3 والدین اور اساتذہ کی ملاقاتیں

والدین اور خاندانوں کے ساتھ اس عمل میں ناگزیر شراکت دار کے طور پر سلوک کیا جانا چاہیے نہ کہ ایسے لوگوں کے طور پر جو کسی خدمت سے مستفید ہو رہے ہیں یا ایسے لوگوں کے طور پر جنھیں صرف پیش رفت کی رپورٹ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی عکاسی اسکول کے ماحول سے ہونی چاہیے، جس طرح سے یہ والدین اور خاندانوں، برادری اور دیگر زائرین کا خیر مقدم اور ان کے ساتھ مشغول ہوتا ہے۔ والدین اور خاندانی پس منظر، رویوں اور مزاج سے قطع نظر اسکولوں کو انھیں آرام دہ بنانے کی ضرورت ہے۔ والدین اور خاندانوں کے ساتھ واضح بات چیت ہونی چاہیے کہ وہ کب اسکول جاسکتے ہیں۔ ان کا مناسب طریقے سے استقبال کیا جانا چاہیے اور ان کی بات سننی چاہیے۔

والدین اور اساتذہ کی ملاقاتیں (پی ٹی ایم) ایک ایسا فورم ہے جس کے ذریعے والدین سے منسلک بڑے ادارے اسکول کے عمل میں مشغول ہوتے ہیں اور اس کو بہتر کرنے میں حصہ لیتے ہیں والدین اور خاندانوں کے ساتھ بات چیت بار بار ہونی چاہیے اور اسے جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔

والدین اور خاندانوں کو باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان کے بچے سیکھنے کے مختلف شعبوں میں کیسی پیش رفت کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اساتذہ کو اسکول میں مطلوبہ مدد فراہم کرنے کے لیے طلبا کے گھر اور کمیونٹی کے تناظر کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ والدین، خاندانوں اور اساتذہ کو اس قابل بناتا ہے کہ طلبا کو گھر پر کس طرح کی مدد درکار ہے یہ سمجھ سکیں۔ انھیں اپنے بچے کی تعلیم کے بارے میں بات چیت کے لیے باقاعدگی سے اسکول مدعو کیا جاسکتا ہے اور گھر کا دورہ کرنے والے استاد کے ذریعے انھیں تازہ ترین معلومات بھی دی جاسکتی ہیں۔ باہمی اشتراک، اعتماد سازی اور ملکیت کو آسان بنانے کے لیے باقاعدہ وقفوں پر ملاقاتیں کرنا ضروری ہے ضرورت پڑنے پر وہ اساتذہ سے ملاقاتیں بھی کر سکتے ہیں۔

یہ ملاقاتیں بنیادی طور پر والدین اور خاندانوں کو ان کے بچوں کو درپیش مسائل اور چیلنجز کے بارے میں بتانے کے لیے نہیں ہونی چاہیے بلکہ ان کے بچے کیا سیکھ رہے ہیں اور اس سلسلے میں اسکول کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کی تفصیلات سے آگاہ کرنے کے لیے ہونی چاہیے۔ طلبا کی تازہ ترین پیش رفت کے پورٹ فولیو کو برقرار رکھنا اس اشتراک میں ایک بہت بڑی مدد ہوگی اور والدین اور خاندانوں کو یہ دیکھ کر خوشی ہوگی کہ اسکول کس طرح طلبا کی ترقی کا مناسب ریکارڈ رکھ رہا ہے۔ پی ٹی ایم کے دن، اسکول تفریحی سرگرمیوں کا اہتمام کر سکتے ہیں جن میں والدین اور خاندان حصہ لے سکتے ہیں۔ اس سے ان کے اور اساتذہ کے درمیان دوستانہ روابط پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔

اساتذہ کو وقتاً فوقتاً والدین اور خاندانوں سے بھی ملنا چاہیے کیونکہ طلبا کو حسب ضرورت مدد فراہم کرنے کے لیے گھر کے ماحول اور طلبا کے بڑے سماجی و ثقافتی تناظر کو جاننا ایک شرط ہے۔

4.1.4 والدین، خاندانوں اور کمیونٹی کے درمیان تناظر سازی

اسکول کا والدین، خاندانوں اور کمیونٹی کے ساتھ بات چیت کا ایک اہم پہلو تعلیم اور اسکول کے عمل کے ان پہلوؤں کے اردگرد ہوگا جہاں اسکول کو ان کی سمجھ اور تناظر سازی کی ضرورت ہے۔ یہ ایسے مسائل ہو سکتے ہیں جیسے حاضری، خوف اور سزا کے بجائے محبت اور دیکھ بھال پر مبنی تعلقات قائم کرنا، ہوم اسائنمنٹ، ٹیوٹوریل سپورٹ، تدریسی عمل میں مقامی زبان اور تناظر کی شمولیت، صحت اور حفظان صحت کے مسائل اور طرز عمل کے

اصول جہاں والدین اور خاندانوں کے ساتھ بات چیت اس شراکت داری میں مدد کرے گی۔ مثال کے طور پر ابتدائی جماعتوں میں، بچوں کی نشوونما کی اہمیت کی مشترکہ تفہیم، نشوونما اور آموزش کے مختلف شعبوں، سازگار اور محفوظ گھریلو ماحول میں محرک اور شمولیت کی ضرورت اور بنیادی صحت اور غذائیت کی اہمیت جیسے امور طلبا کی ہمہ جہت ترقی کو یقینی بنانے میں غیر معمولی کردار ادا کریں گے۔ اسی طرح، جب طلبا نوعمری تک پہنچتے ہیں، تو اس عمر میں ہونے والی تبدیلیوں کے متعلق والدین اور خاندانوں کے ساتھ بات چیت ضروری ہے۔ نوعمر بچوں کے ساتھ مشغول ہونے کے لیے جس طرح کی سمجھ اور نقطۂ نظر کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس مکالمے کا لازمی حصہ ہوگا۔

اسکولوں، والدین اور خاندانوں کے درمیان مواصلات کا ایک اہم شعبہ متوقع طرز عمل کے اصول اور نتائج کے بارے میں ہے۔ آموزش مجموعی طور پر خوشگوار ہونی چاہیے اور اس کے لیے سنجیدگی و متانت، استقامت اور سخت محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکول میں یہ سب ٹیم ورک کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے، تاکہ طلبا سماجی طور پر حساس اور ذمہ دار بننا سیکھ سکیں۔ ان توقعات پر طلبا کے داخلہ کے وقت اور وقفہ بوقفہ ان کے والدین اور خاندانوں کے ساتھ تبادلۂ خیال کیا جانا چاہیے۔ ان رویے کی توقعات کو بڑی حد تک مثبت اصطلاحات میں بیان کیا جانا چاہیے، اور اگر طلبا کی ڈائری ہے، تو اسکول کے قوانین وہاں درج ہونے چاہیے۔ اسکول کے جنرل نوٹس بورڈ پر بھی انھیں دکھایا جانا چاہیے۔ قواعد کی پابندی نہ کرنے کے نتائج بھی واضح اور اچھی طرح سے بتائے جانے چاہیے۔

4.1.5 والدین، خاندان اور کمیونٹی بطور ماہرین

کچھ والدین، خاندانوں اور کمیونٹی کے اراکین کو اہم وسائل کے حامل افراد کے طور پر بھی دیکھا جاسکتا ہے جو منظم منصوبہ بندی کے ذریعے تعلیمی طور پر بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ اسکول میں 'بیگ سے آزاد دن' ایک ایسا موقع ہوتا ہے جہاں اس طرح کی مصروفیات کا منصوبہ بنایا جاسکتا ہے۔ شناخت شدہ افراد یا رضاکار چھوٹے مقامی فیلڈ دوروں کو منظم کرنے اور ان کی نگرانی کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ جب مخصوص موضوعات کا مطالعہ کیا جارہا ہو تو اپنے علم اور تجربات کا اشتراک کریں (مثال کے طور پر پودوں کو بڑھانا اور جراثیم کُش دواؤں کا چھڑکاؤ، بنیادی چوٹوں کے لیے ابتدائی طبی امداد کیسے انجام دیں، ایک سادہ صحت بخش کھانا پکانا، لکڑی سے بنائی ہوئی چیزوں کی نمائش کرنا، جانوروں یا گاڑیوں کے بارے میں بات کرنا) استاد کو اسکول کے طریقوں کے پہلوؤں کو مقامی تناظر (مقامی تہوار، مقامی پکوان، مقامی آرٹ فارم) میں صف بندی کرنے میں مدد کریں اور ایک مبصر یا شریک استاد کے طور پر نامزد دنوں میں کلاس روم کا حصہ بنیں۔ وہ طلبا کو ان کے کام کی جگہ کا دورہ کر کے آموزش کے مواقع بھی فراہم کر سکتے ہیں۔ والدین اور کنبے اور کمیونٹی کارکنان بھی اساتذہ کو ان کی مہارت اور اسکول کی ضروریات کے مطابق آرٹ، جسمانی تعلیم، فلاح و بہبود، اور پیشہ ورانہ تعلیم جیسے شعبوں میں تدریس اور سیکھنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ اسکولوں کو ایسے والدین اور کمیونٹی کے اراکین کا ڈیٹا بیس تیار کرنے کی ضرورت ہے۔

ٹیوٹوریل کے ذریعہ مدد فراہم کر کے سیکھنے کے فرق کو دور کرنے کے لیے رضاکارانہ کوششوں میں کمیونٹی اور سابق طلبا کو شامل کرنے کی کوششیں کی جانی چاہیے۔ خواندہ اور خواہش مند افراد (ریٹائرڈ سائنسدانوں یا سرکاری یا نیم سرکاری ملازمین، سابق طلبا اور معلّمین) کا ڈیٹا بیس اس مقصد کے حصول میں مدد کرے گا۔

حصہ 4.2

اسکول مینجمنٹ کمیٹیاں

ایک وقت تھا جب اسکول گاؤں اور مقامی برادریوں کے ذریعہ قائم کیے جاتے تھے وہی مالک ہوتے تھے اور ان کا انتظام وانصرام ان کے ذمے ہوتا تھا۔ لیکن جدید اسکول یا تو ریاست یا بعض سوسائٹیوں اور ٹرسٹوں کے ذریعے چلائے جاتے ہیں۔ اس منظر نامے میں، والدین، خاندانوں اور کمیونٹی کی شرکت کو شروع کرنے اور برقرار رکھنے کی ذمہ داری اسکول کے عملے اور اس کے گورننگ باڈیز کی ہوتی ہے۔ اسکول مینجمنٹ کمیٹیاں (ایس ایم سی)، سرکاری طریقہ کار ہیں جس کے ذریعے کمیونٹی کی شرکت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ ماؤں، اسکول کے سابق طلبا، اسکول کے کام کاج کے متعلقہ شعبوں میں مہارت رکھنے والے مقامی افراد اور مثالی عوامی جذبے کے حامل افراد کو ایس ایم سی ممبران کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے۔ اس سے اسکول کے ساتھ ایس ایم سی کی وابستگی میں کافی اضافہ ہوگا۔

سرکاری اسکولوں میں اسکول ڈیولپمنٹ پلان (ایس ڈی پی) تیار کرنے کی ذمہ داری ایس ایم سی پر ہوتی ہے۔ یہ ایک اہم دستاویز ہے جو اسکول کے وژن کے ساتھ ساتھ اس کی موجودہ حیثیت کے مطابق اسکول کی ترجیحات کو ظاہر کرتی ہے۔ منصوبے میں اس سمت میں آگے بڑھنے کے لیے واضح قلیل مدتی اور طویل مدتی اہداف اور اقدامات ہونے چاہیے۔ منصوبے میں اسکول میں کیے گئے کام کی پیش رفت کا جائزہ لینے کا طریقۂ کار بھی ہونا چاہیے۔

اسکول کی پیش رفت کا جائزہ لینے اور ضرورت کے مطابق ہو۔ اقدامات کرنے کے لیے ایس ایم سی کی ملاقاتیں باقاعدگی سے منعقد کی جانی چاہیے۔ ان میٹنگوں کو مختلف تعلیمی معاملات پر کمیٹی کے اراکین کی رہنمائی کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے تاکہ وہ تعلیمی عمل کے متعلق اپنی سمجھ بہتر کرسکیں اور طلبا کی آموزش کے لیے تمام سرگرم حمایت کو یقینی بنانے میں زیادہ فعال اور معاون کردار ادا کرسکیں۔

اسکول کمیونٹی شراکت داری میں طلبا کے لیے بہتر تعلیم اور کمیونٹی کی ترقی کو یقینی بنانے کی بڑی صلاحیت ہے۔ یہ رشتہ صرف طلبا کی ترقی، وسائل کو متحرک کرنے یا اسکول کی تقریبات میں سامعین کی حیثیت سے شرکت کے بارے میں تازہ ترین معلومات شیئر کرنے تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ اسکولوں کو والدین، خاندانوں اور کمیونٹی کے ساتھ معیاری تعلقات استوار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اسکول میں آموزش کے عمل کو فعال کیا جاسکے اور اس کمیونٹی کی زندگی میں اسکول کے اہم کردار کو پورا کیا جاسکے جس کی وہ خدمت کرتے ہیں۔ ایک اسکول لازمی طور پر بچوں کی تعلیم کے لیے کمیونٹی کے مختلف اراکین کو ایک ساتھ ایک پلیٹ فارم پر لاتا ہے اور اپنی تعلیمی کوششوں سے ان اراکین کے درمیان زیادہ سے زیادہ سماجی ہم آہنگی حاصل کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔

مخففات

نمبر شمار	مخفف	مکمل شکل کا ترجمہ (اردو)
.1	AAC	متبادل تعلیمی کیلنڈر
.2	AEP	اضافی افزودگی کی مدت
.3	AI	مصنوعی ذہانت
.4	AR	افزودہ حقیقت (Augmented Reality)
.5	BITE	بلاک انسٹی ٹیوٹ آف ٹیچر ایجوکیشن
.6	BRC	بلاک ریسورس سینٹر/مرکز وسائل برائے بلاک
.7	CCC	کنٹرول اور کمانڈ کا مرکز
.8	CG	نصابی اہداف
.9	CF	درسیاتی خاکہ / نصابی خاکہ
.10	CLT	مواصلاتی زبان کی تدریس
.11	CPU	سنٹرل پروسیسنگ یونٹ
.12	CRC	کلسٹر ریسورس سینٹر
.13	CRT	کیتھوڈ رے ٹیوب
.14	CSR	کارپوریٹ سماجی ذمہ داری
.15	DAISY	ڈیجیٹل طور پر قابل رسائی معلومات کا نظام
.16	DIET	ڈسٹرکٹ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ
.17	DIKSHA	علم کے اشتراک کا ڈیجیٹل ڈھانچہ
.18	DIY	خود سے کریں
.19	DNA	ڈی آکسی رائیبونیوکلیائی تیزاب
.20	ECCE	ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم
.21	EVS	ماحولیاتی مطالعہ
.22	FLN	بنیادی خواندگی اور عددیات
.23	FOSS	مفت اور اوپن سورس سافٹ ویئر
.24	GMO	جینیاتی طور پر تبدیل شدہ عضویے
.25	GRR	ذمہ داری کی بتدریج ادائیگی
.26	HIIT	اعلی شدت والے وقفے کی تربیت
.27	HPC	ہولیسٹک پروگریس کارڈ/مکمل ترقی کارڈ
.28	ICDS	انٹیگریٹڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ سروسز/بچوں کی بہبود سے متعلق مربوط خدمات
.29	ICT	انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی

.30	IDA	بین علومی شعبے
.31	IEP	فرد پر مبنی تعلیمی منصوبہ
.32	ISL	ہندوستانی اشاروں کی زبان
.33	IT	انفارمیشن ٹیکنالوجی
.34	IT Department	محکمہ انکم ٹیکس
.35	ITEP	انٹیگریٹڈ ٹیچر ایجوکیشن پروگرام/اساتذہ کا مربوط تعلیمی پروگرام
.36	KRCR 2019	کستوری رنگن کمیٹی رپورٹ 2019 (قومی تعلیمی پالیسی کا مسودہ)
.37	KTPI	ہندوستان کی علمی روایات اور طرز عمل
.38	LiFE	طرز زندگی برائے ماحولیات
.39	LMS	لرننگ مینجمنٹ سسٹم
.40	LS	آموزشی معیارات
.41	MCQ	ایک سے زیادہ انتخابی سوال
.42	MeitY	وزارت برائے الیکٹرانکس و انفارمیشن ٹیکنالوجی
.43	MIIT	درمیانی شدت کے وقفہ کی تربیت
.44	MIS	مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
.45	MoI	میڈیم آف انسٹرکشن/ذریعۂ تعلیم
.46	MWCD	خواتین اور بچوں کی ترقی و بہبود کی وزارت
.47	NAB	نابیناؤں کی قومی ایسوسی ایشن (نیشنل ایسوسی ایشن فار دی بلائنڈ)
.48	NAS	نیشنل اچیومنٹ سروے
.49	NCDRC	قومی صارف تنازعات ازالہ کمیشن
.50	NCERT	نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
.51	NCF	قومی درسیات کا خاکہ
.52	NCF-TE	قومی درسیات کا خاکہ برائے اساتذہ کی تعلیم
.53	NCF-FS	قومی درسیات کا خاکہ برائے اساسی سطح
.54	NCF-SE	قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم
.55	NCTE	قومی کونسل برائے تعلیم اساتذہ
.56	NDEAR	نیشنل ڈیجیٹل ایجوکیشن آرکیٹیکچر
.57	NEP	قومی تعلیمی پالیسی
.58	NISHTHA	اسکول کے سربراہوں اور اساتذہ کی مکمل ترقی کے لیے قومی اقدام
.59	NIVH	بصری طور پر معذور لوگوں (دیویانگ جن) کو بااختیار بنانے کے لیے قومی ادارہ
.60	NSQF	قومی ہنر کی اہلیت کا فریم ورک

.61	NTA	نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی
.62	OER	عام تعلیمی وسائل
.63	OTT	اوور دی ٹاپ ٹیلی ویژن (اور فلم مواد کے لیے صارفین کا لیا ہوا انٹرنیٹ پلیٹ فارم)
.64	PBR	لوگوں کا حیاتیاتی تنوع رجسٹر
.65	PCK	تدریسیاتی مواد کا علم
.66	PE	جسمانی تعلیم
.67	PhET	فزکس ایجوکیشن ٹیکنالوجی، (حقیقی دنیا کے تجربات کے لیے STEM پر مبنی مفت آن لائن نقلی ٹول کا متبادل)
.68	POCSO	جنسی جرائم سے بچوں کا تحفظ ایکٹ، 2012
.69	POSH	جنسی ہراسانی کی روک تھام ایکٹ، 2013
.70	PRAGYATA	منصوبہ، جائزہ، ترتیب، گائیڈ، یا ک (بات)۔ تفویض، ٹریک، قدردانی، ہندوستان میں ڈیجیٹل تعلیم کے لیے این سی ای آر ٹی کے شائع کردہ رہنما خطوط
.71	PTM	والدین ٹیچر میٹنگ
.72	PTR	شاگرد۔استاد کا تناسب
.73	QR Code	کوئیک رسپانس کوڈ
.74	RERA	ریئل اسٹیٹ ریگولیٹری اتھارٹی
.75	RPL	پیشگی تعلیم کی پہچان
.76	RPWD Act	معذور افراد کے حقوق کا ایکٹ، 2016
.77	SCERT	اسٹیٹ کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
.78	SCF	ریاستی درسیات کا خاکہ
.79	SDP	اسکول ڈویلپمنٹ پلان / اسکول کا ترقیاتی منصوبہ
.80	SEDG	سماجی و اقتصادی طور پر پسماندہ گروپ
.81	SLAS	اسٹیٹ لرننگ اچیومنٹ سروے
.82	SMC	اسکول مینجمنٹ کمیٹی
.83	SS	سوشل سائنس
.84	SWAYAM	نوجوان خواہش مند افراد کے لیے فعال آموزشی ویب نیٹ ورک
.85	TET	اساتذہ کی اہلیت کا امتحان
.86	TLM	تدریسی و آموزشی مواد
.87	TPD	اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی
.88	TT	ٹیبل ٹینس
.89	TWAU	ہمارے آس پاس کی دنیا
.90	UDL	یونیورسل ڈیزائن فار لرننگ / آموزش کا آفاقی خاکہ / تعلیم کا ہمہ گیر خاکہ

.91	UNESCO	اقوام متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم
.92	UNICEF	اقوام متحدہ کے بچوں کا فنڈ
.93	VE	حرفی تعلیم
.94	VR	ورچوئل رئیلٹی
.95	YUVAi	اے آئی کے ساتھ Unnati & Vikas کے لیے سرگرم نوجوان
.96	ZPD	قربت کے فروغ کا حلقہ/دائرہ

اصطلاحات کی فرہنگ

1. **جمالیاتی حس:** جمالیاتی حس ہماری وہ صلاحیت ہے جس کے ذریعے ہم حسن کو محسوس کرتے ہیں، اچھائی اور خوبصورتی کے متعلق محتاط فیصلے کرتے ہیں اور مختلف فنون و تخلیقی عمل میں نفاست اور خوبصورتی کی جستجو کرتے ہیں۔
2. **متبادل تصورات:** وہ نظریات جو طلبا سائنسی تصورات کی وضاحت کے لیے استعمال کرتے ہیں لیکن وہ عام طور پر رائج سائنسی وضاحت سے مطابقت نہیں رکھتے۔
3. **امرتا ورچوئل لیب:** وزارت تعلیم کی پہل قومی مشن برائے تعلیم بذریعہ انفارمیشن اینڈ کمیونی کیشن ٹکنالوجی (NMEICT) کے زیر اہتمام پلیٹ فارم ہے جو طبعیات کیما، میکانیکل انجنیئر نگ اور بایوٹیکنالوجی کے سائنسی تجربات کی تحریک پیدا کرتا ہے۔
4. **آنگن واڑی:** بچوں کی نگہداشت کا مرکز جو ملک بھر میں چھ سال سے کم عمر کے بچوں، ماؤں، اور نوعمر لڑکیوں کو صحت، تعلیم اور غذائیت سے متعلق خدمات فراہم کرتا ہے، اسے مربوط اطفال ترقیاتی خدمات (ICDS) اسکیم کے تحت قائم کیا گیا ہے۔
5. **بال واٹیکا:** پہلی جماعت سے قبل ایک سالہ تیاری کی جماعت، جو 6-5 سال کی عمر کے بچوں کے لیے ہوتی ہے اور آنگن واڑی، پری اسکول، پرائمری اسکول یا کسی اور تعلیمی ادارے میں قائم کی جاسکتی ہے۔
6. **حیاتیاتی تنوع کا زوال:** زمین پر زندگی کی مختلف سطحوں پر زوال کو ظاہر کرتا ہے جو جینیاتی تنوع میں کمی سے لے کر پورے ماحولیاتی نظام کے انہدام تک ہوسکتا ہے۔
7. **صلاحیت:** اس دستاویز میں صلاحیت کا مطلب عملی علم ہے، یعنی 'جاننے کا طریقہ'۔
8. **کاربن کریڈٹس:** ایک اجازت نامہ ہوتا ہے جو کسی ملک یا تنظیم کو خاص مقدار میں کاربن کے اخراج کی اجازت دیتا ہے، اور اگر مکمل کوٹہ استعمال نہ ہو تو اسے فروخت بھی کیا جاسکتا ہے۔
9. **کاربن آفسیٹس:** ایک ایسا کریڈٹ ہے جسے کوئی فرد یا تنظیم کاربن کے اثرات کو کم کرنے کے لیے خرید سکتی ہے۔
10. **حلقہ کا وقفہ:** اسکول کے دن کا وہ وقت جب طلبا ایک دائرے میں جمع ہو کر کسی استاد کی رہنمائی میں بحث و مباحثہ پر مبنی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔
11. **ادراک:** طلبا کا کسی تصور سے متعلق علم نیز عمل کی صلاحیتیں۔
12. **ادراکی:** کوئی بھی ذہنی سرگرمی جو غور و فکر اور استدلال کے عمل سے متعلق ہو۔
13. **ادراکی نشوونما:** کوئی بھی ذہنی سرگرمی جو سوچنے اور استدلال کے عمل سے متعلق ہو۔
14. **رابطے کی راحت:** ماہر نفسیات ہیری ہارلو کا وضع کردہ اصطلاحی تصور جس سے مراد وہ مثبت اور سکون بخش جسمانی و جذباتی احساسات ہیں جو ایک شیر خوار اپنی ماں یا دیکھ بھال کرنے والے سے جسمانی رابطے کے دوران محسوس کرتا ہے۔
15. **ہم آہنگی کی صلاحیتیں:** مشکل حرکات کو تیزی اور مقصدیت کے ساتھ انجام دینے کی صلاحیت۔
16. **ہدف:** وہ بیانات جو نصاب کی تیاری اور نفاذ کی سمت متعین کرتے ہیں۔
17. **بے دخلی:** انسانی آبادی کی نقل مکانی جو ماحولیاتی اور ترقیاتی وجوہات کے باعث اپنے گھروں کو چھوڑنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔
18. **رویہ:** وہ مزاج یا تصورات جو کسی فرد کے طرزِ عمل کی بنیاد بنتے ہیں۔

19. **متنوع ضروریات:** مختلف طلبا مختلف طریقوں سے سیکھتے ہیں۔ ان کی تعلیمی ضروریات ان کے سماجی، جذباتی اور جسمانی پس منظر اور موجودہ آموزش کی سطح پر منحصر ہوتی ہیں۔

20. **ترقی کے شعبے:** وہ اہم میدان جہاں نشوونما اور ترقی ہوتی ہے ترقی کے اہم شعبے جسمانی، ادراکی، لسانی اور سماجی۔جذباتی ترقی ہیں۔

21. **حلقۂ کار:** کام کا وہ وسیع شعبہ جس میں ایک جیسے پیشے آتے ہیں۔

22. **ڈرِبل:** فٹ بال، ہاکی اور باسکٹ بال میں گیند کو بار بار ہلکی جنبش یا باؤنس کے ساتھ آگے بڑھانے کا عمل۔

23. **ماحولیات:** جانداروں، بشمول انسانوں اور ان کے فطری ماحول کے درمیان تعلقات کا مطالعہ۔

24. **ماحولیاتی نظام:** وہ جسمانی ماحول جہاں پودے، جانور، دیگر جاندار، موسم اور مناظر ایک ساتھ کام کرتے ہیں۔

25. **تجرباتی شواہد:** مشاہدات اور وہ ڈیٹا جو حواس اور ان کے اضافی ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے۔

26. **ماحولیاتی انحطاط:** حیاتیاتی تنوع کے زوال کو ظاہر کرتا ہے جو قدرتی وسائل کے ختم ہونے اور ان کے بے دریغ استعمال اور استحصال کی وجہ سے ہوتا ہے۔

27. **ماحولیاتی خواندگی:** وہ علم، صلاحیتیں اور رویے جو انفرادی اور اجتماعی طور پر مسائل کو حل کرنے اور ماحولیاتی، اقتصادی اور سماجی استحکام کو برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔

28. **اخلاقیات:** وہ اصول یا احکامات جو کسی نظامِ اقدار سے اخذ کیے گئے ہوں اور طرزِ عمل کی رہنمائی کریں۔

29. **لطیف حرکی مہارتیں:** وہ مہارتیں جو ہاتھوں اور کلائی کے چھوٹے عضلات کو حرکت دینے کی صلاحیت فراہم کرتی ہیں۔

30. **اساسی سطح:** 3-8 سال کی عمر کے بچوں کے لیے ابتدائی تعلیم کی سطح۔

31. **آزاد کھیل:** ایسا کھیل جو بچے کی قیادت میں ہو اور معلم کے تخلیق کردہ محرک ماحول میں کھیلا جائے۔

32. **بڑی حرکی مہارتیں :** بڑی جسمانی حرکات جیسے بیٹھنا، کھڑے ہونا اور چلنا جو ابتدائی عمر میں سیکھے جاتے ہیں۔

33. **گھر پر درسیاتی ہدف:** وہ ہدف جو طلبا کی گھریلو سرگرمیوں میں شمولیت سے متعلق ہو۔

34. **انسان دوستی :** وہ نظریہ جس کے مطابق تمام جانداروں کے ساتھ عزت و وقار ہمدردی اور شفقت سے پیش آیا جاتا ہے۔

35. **مفروضہ:** وہ بیان جو کسی مظہر کے ممکنہ وضاحتی حل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور جس کی ابھی تصدیق ہونا باقی ہو۔

36. **روایتی علم:** وہ علم جو مقامی برادریاں نسل در نسل اپنے مخصوص ماحول میں زندگی گزارنے کے دوران حاصل کرتی ہیں۔

37. **انفارمیشن، کمیونیکیشن اور ٹیکنالوجی (ICT):** ٹیکنالوجی کے مختلف آلات اور ذرائع جو معلومات کی تخلیق، ذخیرہ، ترسیل، اشتراک، یا تبادلہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

38. **مربوط طریقہ:** ایسا تعلیمی و آموزشی طریقہ جس میں مختلف مضامین ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں اور ایک دوسرے میں ضم ہو جاتے ہیں۔

39. **جل جیون:** پینے کے پانی اور صفائی سے متعلق شعبے کی پہل یا ایک مشن جو دیہی ہندوستان کے ہر گھر میں 2024 تک محفوظ اور مناسب مقدار میں پینے کا پانی فراہم کرنے کے لیے قائم کیا گیا ہے۔

40. **نوکری:** وہ کام جو ایک فرد باقاعدگی سے روزی کمانے کے لیے کرتا ہے۔

41. **علم:** وہ تفصیلی معلومات جو 'یہ جاننا کہ' کے زمرے میں آتی ہیں۔
42. **آموزشی ماحصل:** وہ بیانات جو کسی تعلیمی تجربے کے مکمل ہونے پر طلبا کے علم، مہارتوں، رویوں اور اقدار کو ظاہر کرتے ہیں۔
43. **حرکی عمل:** وہ جسمانی عمل جو کسی چیز یا فرد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتا ہے۔
44. **مختلف طریقوں سے برتنے (جوڑ توڑ) کی مہارتیں:** وہ حرکات جو کسی شے کو قابو کے ساتھ سنبھالنے کی مہارتوں کا تقاضا کرتی ہیں۔
45. **مینٹور:** وہ نگراں جو طلبا کو کسی سرگرمی میں شامل کرتا ہے، ان کے سوالات کا جواب دیتا ہے اور کام سے متعلق مہارتیں سیکھنے میں ان کی مدد کرتا ہے۔
46. **مڈل سطح:** 14-11 سال کے بچوں کے لیے تعلیمی سطح۔
47. **ماحولیاتی مسائل کی تخفیف :** ماحولیات پر پڑنے والے مضر اثرات کو کم کرنے یا روکنے کے لیے کی جانے والی سرگرمیاں یا کام۔
48. **موروا ضطراری حرکتیں :** وہ فطری ردِ عمل جو ایک نوزائیدہ بچے میں کسی غیر متوقع آواز، روشنی یا حرکت کے جواب میں پیدا ہوتا ہے۔
49. **حرکی مہارتیں:** ایک عمل جس میں کسی خاص کام کو انجام دینے کے لیے جسم کے پٹھوں کی مخصوص حرکتیں شامل ہوتی ہیں۔
50. **کثیر شعبہ جاتی:** ایک سے زیادہ مضامین یا مطالعہ کے شعبوں کو یکجا کرنا یا شامل کرنا۔
51. **یادداشت کے عضلات:** شعوری سوچ کے بغیر کسی خاص حرکت کو دوبارہ پیش کرنے کی صلاحیت جو اس حرکت کی بار بار تکرار کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔
52. **محیطی بصارت:** ایسی چیزوں کو دیکھنے کی صلاحیت جہاں آپ براہ راست نہیں دیکھ رہے ہیں۔
53. **مظاہر :** ایک قابل مشاہدہ حقیقت یا واقعہ جو عام طور پر غیر معمولی یا سمجھنے یا وضاحت کرنے میں مشکل ہوتا ہے۔
54. **رجحان:** ایک خاص رویہ رکھنا یا ایک خاص انداز میں عمل کرنا۔
55. **ابتدائی سطح:** 11-8 سال کی عمر کے بچوں کے لیے تعلیمی سطح۔
56. **قبل پیشہ ورانہ:** قبل پیشہ ورانہ تعلیم بنیادی طور پر شرکا کو کام کی دنیا سے متعارف کرانے اور انھیں مزید پیشہ ورانہ یا تکنیکی پروگراموں میں داخلے کے لیے تیار کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔
57. **طریقۂ کار کا علم:** دنیا کے بارے میں تجربے اور عمل سے حاصل شدہ کام کو پورا کرنے کا علم۔
58. **نقل پذیری:** ایسا عمل جسے دہرایا جاسکتا ہے اور اسی طرح کے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔
59. **خصوصی ماہرین:** ایک مخصوص شعبے میں مہارت رکھنے والا شخص جسے کسی کام کو انجام دینے یا معلومات فراہم کرنے کے لیے ضرورت کے مطابق بلایا جاسکتا ہے۔
60. **اسکیفولڈنگ:** بچوں کو کسی خاص تصور کو سیکھنے میں مدد کے لیے فراہم کی جانے والی مدد کی مخصوص اور منظم شکل۔
61. **تشکیک:** کسی بھی خیال یا عمل کی صحت و صداقت پر سوال اٹھانا۔
62. **سائنس کٹ:** سائنسی آلات یا آلات (رولر، تھرمامیٹر، تار، بیٹری، مقناطیس، دھات کا ڈبہ، لیٹمس کاغذ، خوردبین، ڈیجیٹل وزن کرنے والی مشین وغیرہ) کیمیکل اور ہدایات برائے تجربہ گاہ (Lab Manual) جو اسکول کے نصاب سے تجربات کرنے کے لیے اکٹھا کیا جاتا ہے۔

63. **ثانوی سطح:** 18-14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے اسکول کا مرحلہ۔

64. **کنکال سے متعلق صحت:** ہڈیوں اور کارٹلیج کا صحت مند فریم ورک جو جسم کے نرم بافتوں اور اندرونی اعضاء کی مدد اور ان کی حفاظت کرتا ہے۔

65. **اسکل لیب:** خاص طور پر لیب پریکٹس روم جو تربیتی سہولیات کے طور پر کام کرتے ہیں جو مہارتوں کی مشق کے لیے ان کی حقیقی زندگی کے اطلاق سے پہلے مہارت پر مبنی تربیت فراہم کرتے ہیں۔

66. **سماجی و ثقافتی:** اس کا تعلق معاشرے میں لوگوں کے مختلف گروہوں، ان کی عادات، روایات اور عقائد سے ہے۔

67. **جامد ورزش:** پٹھوں کی لمبائی کو مستقل رکھتے ہوئے تناؤ میں اضافہ کر کے انجام دی جاتی ہے۔

68. **جامد حرکت:** ایسی حرکت جس میں آپ کھڑے ہوں، بیٹھیں، یا خاموش لیٹ جائیں اور تقریباً 45 سیکنڈ تک ایک ہی پوزیشن پر رہیں۔

69. **محرک:** آسادہ سرگرمیاں جیسے بچوں کے ساتھ کھیلنا، پڑھنا اور گانا جو چھوٹے بچوں کی سوچنے، بات چیت کرنے اور دوسروں کے ساتھ جڑنے کی صلاحیت کو بہتر بناتا ہے۔

70. **پائیداری:** قدرتی وسائل کی طویل مدتی کمی سے بچنے کے دوران کسی عمل یا انٹر پرائز کو برقرار رکھنے یا جاری رکھنے کی حد۔

71. **سوچھ بھارت ابھیان:** قومی سطح پر کلین انڈیا مشن یا مہم جس کا آغاز وزیر اعظم نریندر مودی نے 2014 میں مہاتما گاندھی کے ایک سو پینتالیسویں یوم پیدائش کے موقع پر کیا تھا۔

72. **ٹنکرنگ لیبارٹری:** لچکدار ماحول میں خیالات کو ڈیزائن کرنے اور ان پر عمل درآمد کرنے کے لیے مواد اور آلات کے ساتھ کام کرنے کی جگہ۔

73. **سیارے کا سہ رخی بحران:** سیارے کے سہ رخی بحران سے مراد تین اہم آپس میں جڑے ہوئے مسائل ہیں جن کا انسانیت کو اس وقت سامنا ہے۔ آب و ہوا کی تبدیلی، آلودگی اور حیاتیاتی تنوع کا نقصان۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ ان مسائل میں سے ہر ایک کی اپنی وجوہات اور اثرات ہیں اور کرۂ ارض پر ایک قابل عمل مستقبل کے لیے ہر مسئلے کو حل کرنے کی ضرورت ہے۔

74. **اقدار:** اقدار وہ عقائد ہیں کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط، جبکہ رویہ اور افتاد طبع وہ مزاج اور تاثر ہیں جو سلوک کی بنیادیں بنتے ہیں۔

75. **بصری اشارے:** ٹھوس اشیا، تصاویر، علامتیں یا تحریری الفاظ جو بچے کو معمول، سرگرمی، طرز عمل یا مہارت کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں۔

76. **پیشہ:** کام کی ایک قسم یا طرز زندگی جسے کوئی شخص اپنے لیے خاص طور پر موزوں سمجھتا ہے۔

77. **کام:** پیسہ کمانے یا کچھ حاصل کرنے کے لیے کوئی کام کرنا جس میں جسمانی یا ذہنی کوشش کی ضرورت ہو۔

78. **یوگا:** ایک قدیم ہندوستانی نظم وضبط، جس میں سانسوں پر قابو، مراقبہ اور مخصوص جسمانی ڈھب کو اپنانا شامل ہے؛ صحت کے لیے وسیع پیمانے پر اس کی مشق کی جاتی ہے۔

79. **زون آف پراکسیمل ڈیولپمنٹ (ZPD):** ایک تصور ہے جسے ماہر نفسیات لیو ویگوٹسکی نے وضع کیا ہے۔ یہ طالب علم کی صلاحیت یا علم کی موجودہ سطح اور مدد کے ساتھ اس کی ترقی کی ممکنہ سطح کے درمیان فرق ہے۔ اس سے مراد علم اور مہارتوں کی ایک حد تک سیکھنے کی صلاحیت ہے جو طالب علم استاد کی رہنمائی اور مدد سے حاصل کر سکتا ہے۔

کتابیات

1. Adams, J. H., and Adams, N. G. 2011. Vocational Education and the Continuing Struggle for Critical Democratic Pedagogy. *Counterpoints*. 352, 87–95.
2. Aggarwal, M., Kapur, D., and Tognatta, N. 2016. *The Skills They Want: Aspirations of Students in Emerging India* [Working Paper]. eSocialSciences. https://econpapers.repec.org/paper/esswpaper/id_3a8455.htm
3. Allchin, D. 2012. What Counts as Science. *The American Biology Teacher*, 74(4), 291–294. https://doi.org/10.1525/abt.2012.74.4.17
4. Almeida, S., and Cutter-Mackenzie, A. 2011. The Historical, Present and Future ness of Environmental Education in India. *Australian Journal of Environmental Education.* 27(1), 122–133. doi:10.1017/S0814062600000124
5. Aring, M. 1993. What the 'V' Word Is Costing America's Economy. *Phi Delta Kappa*. https://www.semanticscholar.org/paper/What-the-%27V%27-Word-Is-Costing-America%27s-Economy-Aring/8bd1000841bb3c9fc845ee091c7023521c8f1eab
6. Azim Premji University. 2021. *Issues in Education, Teachers and Teacher Education.* https://azimpremjiuniversity.edu.in/SitePages/research-projects.aspx
7. ———. 2014. *Pupil-Teacher Ratios in Schools and their Implications.* https://docplayer.net/10997038-Pupil-teacher-ratios-in-schools-and-their-implications-february-2014-azim-premji-foundation.html
8. Bagley, Christopher, and Verma, Gajendra K. 2008. *Challenges for Inclusion: Educational and Social Studies from Britain and the Indian Sub-continent*. Rotterdam: Sense Publishers.
9. Bailey, R. 2006. Physical Education and Sport in Schools: A Review of Benefits and Outcomes . *The Journal of School Health*, 76(8), 397–401. https://doi.org/10.1111/j.1746-1561.2006.00132.x
10. Bala, S. 2005. Gandhian Conception of Education-Its Relevance in Present Times. *The Indian Journal of Political Science*, 66(3), 531–548.
11. Banks, C. A. M. 1993. Restructuring Schools for Equity: What We Have Learned in Two Decades. *The Phi Delta Kappan*, 75(1), 42–48.
12. Barnes, L. B., Christensen, C. R., and Hansen, A. J. 1994. *Teaching and the Case Method: Text, Cases, and Readings*. Harvard Business Press.
13. Barrett, P., Treves, A., Shmis, T., Ambasz, D., and Ustinova, M. 2019. *The Impact of School Infrastructure on Learning: A Synthesis of the Evidence*. World Bank. https://doi.org/10.1596/978-1-4648-1378-8
14. Bass, J. E., Contant, T. L., and Carin, A. A. 2008. *Teaching Science as Inquiry* (11th edition). Pearson.
15. Batra, P. 2010. *Social Science Learning in Schools: Perspective and Challenges*. https://doi.org/10.4135/9788132107927
16. Bhattacharjea, S., and Ramanujan, P. 2019. *What do Children in Rural India do in their Early Years?* Ideas For India. Retrieved, September 14, 2022, from http://www.ideasforindia.in/topics/macroeconomics/what-do-children-in-rural-india-do-in-their-early-years.html
17. Billett, S. 2004. From Your Business to Our Business: Industry and Vocational Education in Australia. *Oxford Review of Education*. 30(1), 13–35.
18. Brockmann, M., Clarke, L., and Winch, C. 2008. Knowledge, Skills, Competence: European Divergences in Vocational Education and Training (VET)— The English, German and Dutch cases. *Oxford Review of Education*. 34(5), 547–567. https://doi org/10.1080/03054980701782098

19. Brozak, J. 2017. *The Importance of a Low Student to Teacher Ratio*. https://classroom.synonym.com/disadvantages-teaching-small-class-7324788.htm

20. Buchmann, M., and Schwille, J. 1983. Education: The Overcoming of Experience. *American Journal of Education*, 92(1), 30–51.

21. Burns, R. J. 2002. Education and Social Change: A Proactive or Reactive Role? *International Review of Education*, 48(1/2), 21–43.

22. Busby, J., and Graham, R. J. 1994. Reconstructing the Vocational Liberal Studies Controversy. *McGill Journal of Education*, 29(003), Article 003. https://mje.mcgill.ca/article/view/8191

23. Cantor, L. 1989. The 'Re-Visioning' of Vocational Education in the American High School. *Comparative Education*, 25(2), 125–132.

24. Care India. 2016. *Early Language and Literacy, A Position Paper.* https://www.careindia.org/wp-content/uploads/2017/05/ELL-English-2.pdf

25. Carpenter, T. P., and Lehrer, R. 1999. Teaching and Learning Mathematics with Understanding. In: *Mathematics Classrooms That Promote Understanding.* Routledge. E. Fennema, and T.A. Romberg.

26. Carrejo, D. J., and Reinhartz, J. 2014. Facilitating Conceptual Change through Modelling in the Middle School Science Classroom. *Middle School Journal*, 46(2), 10–19. https://doi.org/10.1080/00940771.2014.11461905

27. Cattaneo, A., Evi - Colombo, A., Ruberto, M., and Stanley, J. 2019. *Video Pedagogy for Vocational Education: An Overview of Video-based Teaching and Learning.* Publications Office. https://data.europa.eu/doi/10.2816/720936

28. CEDEFOP. 2015. *Vocational Pedagogies and Benefits for Learners: Practices and Challenges in Europe*. https://www.cedefop.europa.eu/en/publications/5547

29. Centre for Inspired Teaching. *Inspired Issue Brief: Inquiry-Based Teaching.* 2008. https://inspiredteaching.org/wp-content/uploads/impact-research-briefs-inquiry-based-teaching.pdf

30. Centre on the Developing Child at Harvard University. (n.d.-a). *In Brief: The Science of Early Childhood Development*. Retrieved September 13, 2022. https://developingchild.harvard.edu/resources/inbrief-science-of-ecd/

31. ———. *In Brief: Early Childhood Program Effectiveness*. University. Retrieved September 13, 2022. https://developingchild.harvard.edu/resources/inbrief-early-childhood-program-effectiveness/

32. Chakrabarti, M. 1993. *Tagore and Education: For Social Change*. Gyan Publishing House.

33. Chall, J. S. 1983. *Stages of Reading Development*. Harcourt Brace College Publishers.

34. Choudhuri, I. N. 1999. Environment and Literature: 'Aesthetics Determine Cultural Ecology'. *Indian Literature,* Vol 43(5), 172–179.

35. Cummins, J. 2008. BICS and CALP: Empirical and Theoretical Status of the Distinction. In N. H. Hornberger (Ed.), *Encyclopedia of Language and Education* (487–499). Springer US. https://doi.org/10.1007/978-0-387-30424-3_36

36. Cutter-Mackenzie-Knowles, A., Malone, K., Barratt Hacking, E. 2020. *Research Handbook on Childhoodnature: Assemblages of Childhood and Nature Research*. Springer Science and Business Media LLC. https://doi.org/10.1007/978-3-319-67286-1

37. Dam, M. M., and KAYA, F. 2023. How does Technological Innovation Affect the Ecological Footprint? Evidence from E-7 Countries in the Background of the SDGs. Research Square Platform LLC. https://doi.org/10.21203/rs.3.rs-2988368/v1

38. Danino, M. 2013. *New Perspectives on Our Cultural Pasts*. The Fifth Pupul Jayakar Memorial Lecture.

39. Danniels, E. and Pyle, A. 2018. *Defining Play-based Learning*. 7. https://www.child-encyclopedia.com/pdf/expert/play-based-learning/according-experts/defining-play-based-learning.

40. Dearden, R. F. 1968. Learning and Experience. In *The Philosophy of Primary Education: An Introduction* (26). Routledge and Kegan Paul.

41. Deb, S. (Ed). Positive Schooling and Child Development. 2018b. In: *Springer eBooks*. https://doi.org/10.1007/978-981-13-0077-6

42. Department of Education Australia. *Play-Based Learning*. https://earlychildhood.qld.gov.au/earlyYears/Documents/age-appropriate-pedagogies-play-based-learning.PDF

43. Dhingra, R ., Sharma, I. 2011. Assessment of Preschool Education Component of ICDS Scheme in Jammu District. 7. *Global Journal of Human Social Science.* https://globaljournals.org/GJHSS_Volume11/2-Assessment-of-Preschool-Education-Component-of-ICDS-Scheme-in.pdf

44. Dhruv, R. 2006. Towards a Global History of Science: The Relationship between Science, its History and Theory of History. Sites and Practices. In: M. Dutta, and S. Nevati. (Eds). *An Exercise in Cultural Pedagogy.* Majlis. 232–242.

45. Dimick, A. S. 2012. Student Empowerment in an Environmental Science Classroom: Toward a Framework for Social Justice Science Education. *Science Education*, *96*(6), 990–1012. https://doi.org/10.1002/sce.21035

46. Directorate of School Education, Puducherry. 2021. *Preschool Curriculum Framework.* Private Communication.

47. Driscoll, M., and Bryant, D. 1998. *Learning About Assessment, Learning Through Assessment*. National Academies Press. https://doi.org/10.17226/6217

48. Driver, R. 1983. *The Pupil as Scientist?* Milton Keynes: Open University Press. http://archive.org/details/pupilasscientist0000driv

49. ———, Guesne, E., and Tiberghien, Andrée. 1985. *Children's Ideas in Science*. Open University Press. http://catalogue.londonmet.ac.uk/record=b1793437~S1

50. ———, Squires, A., Rushworth, P., and Wood-Robinson, V. 1994. *Making Sense of Secondary Science: Research into Children's Ideas* (1st edition). Routledge .

51. Dronkers, J. 1993. The Precarious Balance between General and Vocational Education in the Netherlands. *European Journal of Education*, 28(2), 197–207. https://doi.org/10.2307/1503386

52. Dweck, C. S., and Yeager, D. S. 2012. Mindsets That Promote Resilience: When Students Believe That Personal Characteristics Can Be Developed. *Educational Psychologist*, 47–51.

53. Eisner, E. W. 2002. *The Arts and the Creation of Mind*. Yale University Press.

54. Ellis, G ., Brewster, J. 2014. *Tell it Again! The Storytelling Handbook for Primary English Language Teachers*. British Council. https://www.teachingenglish.org.uk/sites/teacheng/files/pub_D467_Storytelling_handbook_FINAL_web.pdf

55. Ernest, P. 2010. Add it Up: Why teach Mathematics? *Professional Educator.* 9(2), 44–47.

56. Fan, L. 2010. Principles and Processes for Publishing Textbooks and Alignment with Standards: A Case in Singapore. *Paper presented at APEC Conference on Replicating Exemplary Practices in Mathematics Education, Koh Samui, Thailand, 7–12 Mar. 2010*.

57. Fennema, E., and Romberg, T. A. 1999. *Mathematics Classrooms That Promote Understanding*. Routledge.

58. Gadgil, M., Bhat, H., Bhat, P. R., Edlabadkar, N. V. 2006. *Ecology is for the People: A Methodology Manual for People's Biodiversity Register.* Centre for Ecological Sciences, Indian Institute of Sciences, Bengaluru

59. Ganimian, A. J., Muralidharan, K., and Walters, C. R. 2021. Augmenting State Capacity for Child Development: Experimental Evidence from India. *NBER Working Paper No. 28780*. https://econweb.ucsd.edu/~kamurali/papers/Working%20Papers/w28780.pdf

60. García, J. L., Heckman, J. J., Leaf, D. E., and Prados, M. J. 2016. *The Life-Cycle Benefits of an Influential Early Childhood Program* [Working Paper]. National Bureau of Economic Research. https://doi.org/10.3386/w22993

61. Gorana, R. N., and Kanaujia, P. R. 2017. Reorienting Educational Efforts for Sustainable Development. *Springer eBooks*. https://doi.org/10.1007/978-94-017-7622-6

62. Gordon, A. M., and Browne, K. W. 2010. *Beginnings and Beyond: Foundations in Early Childhood Education* (8th edition). Wadsworth Pub Co.

63. Goswami, N., Malviya, D.S. 2016. *Relevance of Educational Philosophy of Rabindranath Tagore in Modern India*. The International Journal of Indian Psychology. Vol 3, No 4.

64. Government of India. 2013. *Notification, Department of Economic Affairs, Ministry of Finance*. http://mhrd.gov.in/sites/upload_files/mhrd/files/upload_document/NSQF-NOTIFICATION.pdf

65. Graham, G. 2008. Children's and Adults' Perceptions of Elementary School Physical Education. *The Elementary School Journal*, 108(3), 241–249.

66. Gray, K. 1991. Vocational Education in High School: A Modern Phoenix? *Phi Delta Kappan*, 72(6), 437–445.

67. Gupta, A. 2013. *Early Childhood Education, Postcolonial Theory, and Teaching Practices and Policies in India: Balancing Vygotsky and the Veda* (revised edition). Palgrave Macmillan.

68. ———, and Williams, L. 2006. *Early Childhood Education, Postcolonial Theory, and Teaching Practices in India Balancing Vygotsky and the Veda*. Saint Martin's Press Inc. http://www.palgraveconnect.com/doifinder/10.1057/9780312376345

69. Gupta, V., and Samant, S. 2017. *Using Child Assessments to Improve Program Quality*. https://www.linkedin.com/pulse/using-child-assessments-improve-program-quality-vini-gupta

70. Guthrie, W. K. C. 2012. *The Greek Philosophers: From Thales to Aristotle*. Routledge.

71. Halliday, J. 2004. Distributive Justice and Vocational Education. *British Journal of Educational Studies*, 52(2), 151–165. https://doi.org/10.1111/j.1467-8527.2004.00260.x

72. Hart, P. 2010. No Longer a 'Little Added Frill': The Transformative Potential of Environmental Education for Educational Change. *Teacher Education Quarterly,* 37(4), 155–177.

73. Hartley, R. E. 1964. *Understanding Children's Play.* (Ninth Printing edition). Columbia University Press.

74. Hartley, R., Frank, L. K., Goldenson, R. M. 1964. *Understanding Children's Play.* Columbia University Press.

75. Hasa. 2015. Difference Between Social Science and Social Studies. *Pediaa* https://pediaa.com/difference-between-social-science-and-socialstudies/#:~:text=As%20discussed%20above%2C%20the%20main,order%20to%20promote%20effective%20citizenry

76. Hattie, J. 2012. *Visible Learning for Teachers: Maximizing Impact on Learning* . Routledge.

77. Haydock, K. 2011. Why Do We Have Problems Learning and Teaching Science? *Contemporary Education Dialogue*, 8(2), 257–262. https://doi.org/10.1177/097318491100800211

78. Hazarika, G., and Viren, V. 2013. The Effect of Early Childhood Developmental Program Attendance on Future School Enrolment in Rural North India. *Economics of Education Review*, 34, 146–161. https://doi.org/10.1016/j.econedurev.2013.02.005

79. Heckman, J. J. 2000. Policies to Foster Human Capital . *Research in Economics*, 54(1), 3–56. https://doi.org/10.1006/reec.1999.0225

80. Heckman, J. J. 2006. Skill Formation and the Economics of Investing in Disadvantaged Children. *Science*, 312(5782), 1900–1902. https://doi.org/10.1126/science.1128898

81. Hickox, M., and Lyon, E. S. 1998. Vocationalism and Schooling: The British and Swedish Experiences Compared. *British Journal of Sociology of Education*, 19(1), 25–37.

82. Howieson, C. 1993. Parity of Academic and Vocational Awards: The Experience of Modularisation in Scotland. *European Journal of Education*, 28(2), 177–187. https://doi.org/10.2307/1503384

83. Hungerford, H. R., and Peyton, R. B. 1994. *Procedures for Developing an Environmental Education Curriculum.* UNESCO. http://specialcollections.nust.na:8080/greenstone3/library/sites/localsite/collect/unesco/index/assoc/HASH41b3.dir/Procedures_for_developing_an_environmental_education_curriculum.pdf

84. Hyland, T. 1993. Vocational Reconstruction and Dewey's Instrumentalism. *Oxford Review of Education*, 19(1), 89–100.

85. International Baccalaureate. 2009. *Primary Years Programme Mathematics Scope and Sequence*. https://www.ic.edu.lb/uploaded/programs/IB_PYP_Program/PYP_math_scope_and_sequence.pdf

86. International Institute for Population Sciences (IIPS) and ICF. 2021. *National Family Health Survey (NFHS-5),* 2019–20. https://dhsprogram.com/pubs/pdf/FR375/FR375.pdf

87. Iyengar, B.K.S. 1993. *Light on the Yoga Sutras of Patanjali. London.* Harper Collins Publishers London. pp. 10–15.

88. ———. 2006. *Light on Yoga: The Classic Guide to Yoga by the World's Foremost Authority*. Thorsons.

89. Iyengar, R., and Kwauk, C. T. 2021. *Curriculum and Learning for Climate Action: Toward an SDG 4.7 Roadmap for Systems Change*. Brill. https://doi.org/10.1163/9789004471818

90. Jaipaul, Roopnarine., Michael, Patte., James, Johnson. 2015. International Perspectives on Children's Play. *International Journal of Play*, 5(1), 1–3.

91. Jaitner, D. 2016. Dewey and Sports: An Overview of Sport in His Work. *Education and Culture*, 32(2), 35–49. https://doi.org/10.5703/educationculture.32.2.0035

92. Jayasheela, S. and Salagame, K. K. 2018. *Triguṇa and Chitta Bhũmike in Yoga Practitioners*. Indian Journal of Positive Psychology, Vol 9, No 1, 33–37.

93. Kak, S.C. 1997. Science in Ancient India. In: S.R. Sridhar and N.K. Mattoo (Eds.). *Ananya: A Portrait of India*. AIA: New York.

94. Kapur, A., and Shukla, R. 2022. Saksham Anganwadi and POSHAN 2.0. *Accountability Initiative: Responsive Governance*. https://accountabilityindia.in/publication/saksham-anganwadi-budget-briefs-2022-accountability-initiative-centre-for-policy-research/

95. Kapur, M. (n.d.). *Childcare in Ancient India*: *A Life Span Approach* . Retrieved September 13, 2022. https://ipi.org.in/texts/others/malvikakapur-childcare-sp.php

96. Kaul, V. 2019. Introduction: Positioning School Readiness and Early Childhood Education in the Indian Context. In V. Kaul and S. Bhattacharjea (Eds.), *Early Childhood Education and School Readiness in India* (pp. 3–18). Springer Singapore. https://doi.org/10.1007/978-981-13-7006-9_1

97. ———, Chaudhary, A.B., Sharma, S. 2017. *Quality and Diversity in Early Childhood Education.* Centre for Early Childhood Education and Development, Ambedkar University.

98. ———, Ramachandran, C., and Upadhyaya, G. C. 1994. A Study of Impact of Preschool Education on Retention in Primary Grades. *National Council of Educational Research and Training*.

99. Kerfoot, B., Thomas, J., Cochrane, M., and Liversidge, T. 2009. *Teaching Science* (1st edition). SAGE Publications Ltd.

100. Khan, R., Bashir, A., Basu, B.L., Uddin, M.E. 2022. Introduction. In: Khan, R., Bashir, A., Basu, B.L., Uddin, M.E. (eds). *Local Research and Glocal Perspectives in English Language Teaching*. Springer, Singapore. 1–14. https://doi.org/10.1007/978-981-19-6458-9_1

101. Kostelnik, M. J. 1998. *Guiding Children's Social Development*. Delmar Publishers.

102. Koul, R. B., Sheffield, Rachel., McIlvenny, Leonie. 2021. *Teaching 21st Century Skills: Using STEM Makerspaces*. Springer Science and Business Media LLC. https://doi.org/10.1007/978-981-16-4361-3

103. Krishnamurti, J. 2018. *Insights into Education. Bringing About a Totally New Mind*. Krishnamurti Foundation of America.

104. Kumar, A. 2018. *Unit-7 Learning Resources and ICT for Mathematics Teaching-Learning*. IGNOU. http://egyankosh.ac.in//handle/123456789/46793

105. Kumar, L. 2019. Specific Learning Disability: Definition, Examples, Types. *WeCapable*. https://wecapable.com/specific-learning-disability-definition-examples-types/

106. Kunwar, R. 2020. *Mathematics Phobia: Causes, Symptoms and Ways to Overcome*. 8(8).

107. Lall, G., Roy, R., Kunduru, S. C., and Divan, G. 2023. *'The Early Years are Like a Foundation for the Future'.* Perspectives, Facilitators and Challenges of Anganwadi Workers' in Supporting Early Child Development Interventions in Hyderabad, India: Qualitative Findings from A Scalable Programme Incorporating Early Child Development Interventions (ASPIRE). *medRxiv (Cold Spring Harbor Laboratory)*. https://doi.org/10.1101/2023.01.11.23284414

108. Laubacher, Matthew., Navarre-Jackson, Layana C., Williams, Amanda N., Dillard, Dana., Pate, Jennifer., Choi, Kunsoo Paul. 2022. *An Introduction to Social Science: Individuals, Society, and Culture*. UAGC.

109. Lewis, M., and Kellaghan, T. 1987. Vocationalism in Irish Second-Level Education. *The Irish Journal of Education / Iris Eireannach an Oideachais*, 21(1), 5–35.

110. Lewis, T. 1994. Bridging the Liberal/Vocational Divide: An Examination of Recent British and American Versions of an Old Debate. *Oxford Review of Education,* 20(2), 199–217.

111. ———. 1998. Vocational Education as General Education. *Curriculum Inquiry*, 28(3), 283–309. https://doi.org/10.1111/0362-6784.00092

112. ———, and Lewis, M. V. 1985. Vocational Education in the Commonwealth Caribbean and the United States. *Comparative Education*, 21(2), 157–171.

113. Liebeck, P. 1984. *How Children Learn Mathematics: A Guide for Parents and Teachers*. Penguin.

114. Lightbown, P. M., and Spada, N. 2013. *How Languages are Learned 4th edition—Oxford Handbooks for Language Teachers*. Oxford University Press.

115. Lombardi, P. 2019. *Instructional Methods, Strategies and Technologies to Meet the Needs of All Learners*. https://granite.pressbooks.pub/teachingdiverselearners/

116. Lyons, J. E., Randhawa, B. S., and Paulson, N. A. 1991. The Development of Vocational Education in Canada. *Canadian Journal of Education/Revue Canadienne de l'éducation*, 16(2), 137–150. https://doi.org/10.2307/1494967

117. Mahapatra, Santosh. K., and Anderson, Jason. 2022. Languages for Learning: A Framework for Implementing India's Multilingual Language in Education Policy. *Current Issues in Language Planning*. Routledge. 102–122. https://doi.org/10.1080/14664208.2022.2037292

118. Maithreyi, R., Prabha, K., Iyer, A., Prasad, S. R., and Jha, J. 2019. *A Critical Sociological Analysis of the Skills Development Initiative of India*.

119. Malik-Goure, A. 2013. *Jyotiba Phule: Global Philosopher and Maker of Modern India.* DK Printworld.

120. Marshall, S. 1990. The Genesis and Evolution of Pre-Vocational Education: England. *Oxford Review of Education*, 16(2), 219–234.

121. Martin, T. S., and Speer, W. R. 2009. Mathematics Teaching Today. *Teaching Children Mathematics*, 15(7), 400–403. https://doi.org/10.5951/TCM.15.7.0400

122. Maulana, Ridwan., Helms-Lorenz, Michelle., Klassen, Robert M. 2023. *Effective Teaching Around the World: Theoretical, Empirical, Methodological and Practical Insights*. Springer Science and Business Media LLC. https://doi.org/10.1007/978-3-031-31678-4

123. McBride, B. B., Brewer, C. A., Berkowitz, A. R., and Borrie, W. T. 2013. Environmental Literacy, Ecological Literacy, Ecoliteracy: What do we mean and how did we get here? *Ecosphere*, 4(5), art67. https://doi.org/10.1890/ES13-00075.1

124. McGregor, D. 2007. *Developing Thinking; Developing Learning: A Guide to Thinking Skills in Education*. Open University Press.

125. McLelland, C. V. 2006. *The Nature of Science and the Scientific Method* . Geological Society of America. http://www.geosociety.org/educate/NatureScience.pdf

126. Meenai, Z., Sen, R. S., and Firdos, S. 2015. Quality Enhancement of Preschool Education Component of ICDS through Implementation of Restructured Curriculum in Three States. In S. Azmat (Ed.), *Early Learning Perspectives to Early Childhood Education (Early Childhood Development Knowledge Series)* (pp. 191–202). Global Books Organisation.

127. Menon, S., and Das, H. V. 2019. Comprehensive Literacy Instruction Model in Indian Classrooms. *Tata Institute of Social Sciences, Hyderabad*. 23. http://eli.tiss.edu/wpcontent/uploads/2017/08/Comprehensive_Literacy_Practitioner_Brief_12_PDF.pdf

128. Ministry of Education, Ontario. 2005. *The Ontario Curriculum, Grades 1–8: Mathematics.* https://www.edu.gov.on.ca/eng/document/curricul/elementary/math1-8e.pdf

129. ———. 2006. *The Language Curriculum, Grades 1–8*. https://www.edu.gov.on.ca/eng/curriculum/elementary/language18currb.pdf

130. ———. 2020. *High Impact Instructional Practices in Mathematics.* https://assets-us-01.kc-usercontent.com/fbd574c4-da36-0066-a0c5-849ffb2de96e/d7fbcc68-2f2b-4ef8-988d-3fb9b42c33cd/high-impact-instruction-math.pdf

131. Ministry of Education. 2016–17. *UDISE Data*. http://udise.in/flash.htm

132. ———. 2018–19. *UDISE Data*. http://udise.in/flash.htm

133. ———. 2019. *Draft National Education Policy 2019.* https://www.education.gov.in/sites/upload_files/mhrd/files/Draft_NEP_2019_EN_Revised.pdf

134. ———. 2020*. National Education Policy 2020*. https://www.education.gov.in/sites/upload_files/mhrd/files/NEP_Final_English_0.pdf

135. ———. 2020–21. *UDISE Data*. https://dashboard.udiseplus.gov.in/#/home

136. ———. 2021. *NIPUN Bharat.* https://nipunbharat.education.gov.in/fls/fls.aspx

137. ———. 2021. *'Students and Teachers Holistic Advancement through Quality Education (SARTHAQ)'*. https://www.education.gov.in/sites/upload_files/mhrd/files/upload_document/SARTHAQ_Part-1_updated.pdf

138. ———. 2021. *NIPUN Bharat. National Initiative for Proficiency in Reading with Understanding and Numeracy (NIPUN BHARAT): Guidelines for Implementation.*https://nipunbharat.education.gov.in/fls/fls.aspx

139. ———. 2022. *Toy-Based Pedagogy A Handbook — Learning for Fun, Joy and Holistic Development*. https://dsel.education.gov.in/sites/default/files/update/toy_based_pedagogy.pdf

140. ———. 2022. *PRASHAST: A Disability Screening Checklist for Schools*. https://ncert.nic.in/pdf/DSCS_booklet.pdf

141. Ministry of Environment. 2022. Forests and Climate Change. *Emerging Topics in the Field of Environment Education.* https://ncf.ncert.gov.in/webadmin/assets/c9281159-342a-4fa5-a566-f500c263d34d

142. Ministry of Human Resources and Development. 1992. *National Policy on Education 1986.* Government of India.

143. ———. 2012a. *Vocational Education in Secondary Education. Presentation at Conference of State Education Secretaries.* Personal Communication.

144. ———. 2012b. *Working Group Report on Secondary and Vocational Education. 12th Five Year Plan*. 2012–2017. Government of India.

145. ———. 2014. *Document for Credit Framework. Skills and Education under NSDF.* Government of India.

146. Ministry of Skill Development and Entrepreneurship. 2015. *National Policy on Skill Development and Entrepreneurship.* Government of India.

147. Ministry of Women and Child Development. 2016. *National Plan of Action for Children, 2016 Safe Children-Happy Childhood*. https://wcd.nic.in/sites/default/files/National%20Plan%20of%20Action%202016.pdf

148. ———. 2013. *Draft National Early Childhood Care and Education Policy.* https://wcd.nic.in/sites/default/files/National%20Early%20Childhood%20Care%20and%20Education-Resolution.pdf

149. ———. 2014. *Early Childhood Care and Curriculum Framework.* https://wcd.nic.in/sites/default/files/national_ecce_curr_framework_final_03 022014%20%282%29.pdf

150. ———. 2017. *Pre-School Education Kit (Pse Kit) Recommended List of Play and Learning Materials*. https://wcd.nic.in/sites/default/files/Pre-School%20Education%20Kit.pdf

151. Mohanty, A. K. 2018. *The Multilingual Reality: Living with Languages*. Multilingual Matters.

152. Monk, M. 2006. How Science Works; What do We Know ? *School Science Review,* 88(322).

153. Morgan, P. J., and Hansen, V. 2008. Physical Education in Primary Schools: Classroom Teachers' Perceptions of Benefits and Outcomes. *Health Education Journal*, 67(3), 196–207. https://doi.org/10.1177/0017896908094637

154. Morrison, G. S. 2012. *Early Childhood Education Today Plus NEW My Education Lab with Pearson eText — Access Card Package* (12th edition). Pearson.

155. Mukherjee, B. 1947. *Teaching of Art to Children.* Education Number, Visva-Bharati Quarterly.

156. Mukherjee, J. K. 2005. *Principles and Goals of Integral Education. As Propounded by Sri Aurobindo and the Mother and the Experiment at Sri Aurobindo International Centre of Education*. Sri Aurobindo Ashram

157. Mukunda, K. V. 2009. *What Did You Ask at School Today?: A Handbook of Child Learning Book 1*. Harper Collins India.

158. Mukunda, K. 2019. *What Did You Ask at School Today?: A Handbook of Child Learning*. *Book 2.* Harper Collins.

159. Nag, S. 2007. Early Reading in Kannada: The Pace of Acquisition of Orthographic Knowledge and Phonemic Awareness. *Journal of Research in Reading*, 30(1), 7–22. https://doi.org/10.1111/j.1467-9817.2006.00329.x

160. Nanda, M., Banerji, M., Ramanujan, P., Chaudhary, A. B., Bhattacharjea, S., and Kaul, V. 2017. *The India Early Childhood Education Impact Study*. UNICEF. https://www.unicef.org/india/media/2076/file

161. National Council for Teacher Education (NCTE). 2022. Recognised Institutions. Eastern Regional Committee. NCTE. https://ncte.gov.in/website/ercrecognizedInstitutions.aspx

162. National Council of Teachers of Mathematics (NCTM). 2007. *Learning Difficulties in Mathematics.* https://www.nctm.org/Research-and-Advocacy/Research-Brief-and-Clips/Learning-Difficulties-in-Mathematics/

163. National Research Council. 1999a. *How People Learn: Brain, Mind, Experience, and School: Expanded Edition*. https://doi.org/10.17226/9853

164. ———. 1999b. *The Assessment of Science Meets the Science of Assessment: Summary of a Workshop*. National Academies Press. http://www.nap.edu/catalog/9588.html

165. NCERT. 2005a. *National Curriculum Framework 2005.* https://ncert.nic.in/pdf/nc-framework/nf2005-english.pdf

166. ———. 2005b. *National Focus Group on Teaching of Indian Languages*. https://ncert.nic.in/pdf/focus-group/Indian_Languages.pdf

167. ———. 2006a. *National Focus Group on Early Childhood Education*. https://ncert.nic.in/pdf/focus-group/early_childhood_education.pdf

168. ———. 2006b. *Environmental Education as Infused in NCERT Syllabus for Classes I to XII As Per NCF 2005.* https://ncert.nic.in/desm/pdf/environment-edu/eei.pdf

169. ———. 2006c. *National Focus Group on Arts, Music, Dance and Theatre.* https://www.ncert.nic.in/pdf/focus-group/art_education.pdf

170. ———. 2006d. *National Focus Group on the Teaching of Science.* https://ncert.nic.in/pdf/focus-group/science.pdf

171. ———. 2006e. *Syllabus. Volume 1. Elementary Level*. https://ncert.nic.in/pdf/syllabus/Preliams.pdf

172. ———. 2008a. *Early Childhood Education: An Introduction*. https://ncert.nic.in/dee/pdf/Earlychildhood.pdf

173. ———. 2008b. *Syllabus of Arts Education.* https://www.ncert.nic.in/pdf/syllabus/Art_Educationfinal_syllabus.pdf

174. ———. 2012. *Pedagogy of Mathematics, Textbook for Two-Year B. Course*. https://ncert.nic.in/desm/pdf/padagogy-Maths.pdf

175. ———. 2017. *Learning Outcomes at the Elementary Stage*. https://ncert.nic.in/pdf/publication/otherpublications/tilops101.pdf

176. ———. 2018. *Handbook on Understanding Science through Activities, Games, Toys and Art Forms.* https://ncert.nic.in/pdf/publication/otherpublications/HUSTAG2.pdf

177. ———. 2020. *Guidelines for Preschool Education*. https://ncert.nic.in/dee/pdf/guidelines-for-preschool.pdf

178. ———. 2006a. *National Focus Group on Teaching of Mathematics.* https://ncert.nic.in/pdf/focus-group/math.pdf

179. ———. 2006b. *National Focus Group on Early Childhood Education*. https://ncert.nic.in/pdf/focus-group/early_childhood_education.pdf

180. ———. 2019. *The Preschool Curriculum*. https://ncert.nic.in/dee/pdf/Combined_Pre_school_curriculumEng.pdf

181. ———. 2020. *Guidelines for Preschool Education*. https://ncert.nic.in/dee/pdf/guidelines-for-preschool.pdf

182. ———. 2022. *Foundational Stage National Curriculum Framework*. https://ncert.nic.in/pdf/NCF_for_Foundational_Stage_20_October_2022.pdf

183. NCTE. 2010. Notification number F.No. 61-03/20/2010/NCTE/(NandS). 2016-08-24 (1) (ncte.gov.in)

184. Nido Early School. 2017. *Project-Based Learning in Early Learning Centres*. https://www.poter.com.au/article/148/project-based-learning-in-early-learning-centres/

185. Nirmala, R., and Sun, J. 2015. Investing against Evidence: The Global State of Early Childhood Care and Education. In: P. T. M. Marope and Y. Kaga (Eds.), *Quality Early Childhood Care and Education in Low Resource Level Countries in Asia*. UNESCO.

186. Nwoke, B. I., and Ugwuegbulam, C. N. 2016. Causes and Solutions of Mathematics Phobia Among Secondary School Students. *Research on Humanities and Social Sciences*, 6(20), 105–109.

187. Oakes, J. 1985. *Keeping Track: How Schools Structure Inequality*. Yale University .

188. OECD. 2008. *Assessment for Learning Formative Assessment*. OECD CERI International Conference. https://www.oecd.org/site/educeri21st/40600533.pdf

189. Pandey, S., and Kapur, A. 2022. Pradhan Mantri Poshan Shakti Nirman. *Accountability Initiative: Responsive Governance*. https://accountabilityindia.in/publication/pm-poshan-budget-briefs-2022-accountability-initiative-centre-for-policy-research/

190. Panditrao, Mridul M., Panditrao, Minnu M. 2020. National Education Policy 2020: What is in it for a student, a parent, a teacher, or us, as a Higher Education Institution/University? *Adesh University Journal of Medical Sciences and Research,* 2(2). 70–79.

191. Patel, Jwalin. 2023. *Learning to Live Together Harmoniously*. Springer Science and Business Media LLC.

192. Pellegrino, J., Chudowsky, N., and Glaser, R. 2001. *Knowing What Students Know: The Science and Design of Educational Assessment. Committee on the Foundations of Assessment*. National Academy Press. https://nap.nationalacademies.org/read/10019/chapter/1

193. Pilz, Matthias. 2016. *India: Preparation for the World of Work: Education System and School to Work Transition*. Springer VS Wiesbaden. https://doi.org/10.1007/978-3-658-08502-5

194. Pinar, W. F. 2015. *Curriculum Studies in India: Intellectual Histories, Present Circumstances*. Palgrave Macmillan, New York. https://doi.org/10.1057/9781137477156

195. Pinto, C. F., and Soares, H. 2012. *Using Children's Literature in ELT. A Story-based Approach*. https://core.ac.uk/download/pdf/47141003.pdf

196. Pokharel, J. K. 2020. Pedagogical Practice in Teaching-Learning Mathematics in Secondary in School Level. *Rupantaran: A Multidisciplinary Journal*, 3, 43–50.

197. Polesel, J. 2006. Reform and Reaction: Creating New Education and Training Structures in Italy. *Comparative Education*, 42(4), 549–562.

198. Posner, M., Rothbart, M., Sheese, B., and Kieras, J. 2008. How Arts Training Influences Cognition. In *The Dana Consortium Report on Arts and Cognition: Learning, Arts, and the Brain*, 1–10.

199. Powell, Sarah R. Drive, Melissa K. 2020. *Working with Exceptional Students: An Introduction to Special Education.* (2nd Edition). Zovio Inc.Prendergast, T., and Diamant-Cohen, B. (2015). Research Roundup: Investing in Early Childhood. *Children and Libraries*. https://journals.ala.org/index.php/cal/article/view/4189

200. Quinton, S. 2013. What San Antonio has to teach Washington. *National Journal*, *36*.

201. Radhakrishnan, S. 2008. *Indian Philosophy, Vol 1 and 2*. Second Edition. Oxford India Paperbacks.

202. Rajesh, A., and Samant, S. P. 2017. Geet, Nacho, Gappo (Singing, Dancing, Storytelling): A Route to Joyful Learning. In: *Benefits of Multilingual Education*. Child Care Exchange.

203. Ramachandran, V., Das, D., Nigam, G., Shandilya, A. 2020. Contract Teachers in India. Recent Status and Current Trends*. Azim Premji University*. https://eruindia.org/files/Contract%20Teachers%20in%20India%202020.pdf

204. Ranganathan, N. 2020. *Understanding Childhood and Adolescence*. Sage Publications.

205. Ranganathan, N., Wadhwa, T. 2017. *Guidance and Counselling for Children and Adolescents in Schools.* Sage Publications India .

206. Rao, N. 2010. Preschool Quality and the Development of Children from Economically Disadvantaged Families in India. *Early Education and Development*, 21(2), 167–185. https://doi.org/10.1080/10409281003635770

207. ———. 2018 and Kaul, V. 2018. India's Integrated Child Development Services Scheme: Challenges for Scaling up: Integrated Child Development Services. *Child: Care, Health, and Development*, 44(1), 31–40. https://doi.org/10.1111/cch.12531

208. ———, and Sun, J. 2015. Quality Early Childhood Care and Education in Low-resource Level Countries in Asia. In: P. T. M. Marope and Y. Kaga (Eds.), *Investing Against Evidence: The Global State of Early Childhood Care and Education* (pp. 211–230). UNESCO.

209. United Nations Digital Library. 1980. *World Conservation Strategy.* International Union for Conservation of Nature and Natural Resources; UNEP; World Wide Fund for Nature https://digitallibrary.un.org/record/91329

210. Richard, A., Duschl, H. A., Schweingruber, Adrew, W., Shouse. 2007. *Taking Science to School: Learning and Teaching Science in Grade K-8*. National Academy Press.

211. Riley, B. 2016. The Value of Knowing how Students Learn. *Phi Delta Kappan*, 97(7), 35–38. https://doi.org/10.1177/0031721716641646

212. Rocha, T., Peixoto, F., and Jesus, S. 2020. Aesthetic Development in Children, Adolescents, and Young Adults. *Análise Psicológica*, 38, 1–13. https://doi.org/10.14417/ap.1657

213. Russ, A., and Taggart, M. (n.d.). *Learning through Case Studies*. https://thegeep.org/sites/default/files/files/GEEP.eBOOK_.Learning%20Through%20Case%20Studies.pdf

214. Sam, L. C., and Ernest, P. (n.d.). *Values in Mathematics Education: What is Planned and What is Espoused?*

215. Sanderson, M. 1993. Vocational and Liberal Education: A Historian's View. *European Journal of Education*, 28(2), 189. https://doi.org/10.2307/1503385

216. Sarma, S.R. 1987. Astronomical Instruments in Brahmagupta's *Brahmasphutasiddhanta. The Indian Historical Review,* Vol. XIII, No. 1–2.

217. Schneider, D., and Others. 1994. *Expectations of Excellence: Curriculum Standards for Social Studies. Bulletin 89*. National Council for the Social Studies, 3501 Newark St. https://eric.ed.gov/?id=ED378131

218. Seidenberg, M. 2017. *Language at the Speed of Sight: How We Read, Why So Many Can't, and What Can Be Done About It*. Basic Books.

219. Setty, Rohit., Iyengar, Radhika., Witenstein, Matthew A., Jon Byker, Erik., Kidwai, Huma. 2019. Teaching and Teacher Education. Springer Science and Business Media LLC. https://doi.org/10.1007/978-3-030-26879-4

220. Seymour, M., Thanos, T., Newell, G. E., and Bloome, D. 2020. *Teaching Literature Using Dialogic Literary Argumentation*. Routledge.

221. Shanmugavelu, G., Ariffin, K., Vadivelu, M., Mahayudin, Z., and Sundaram, M. A. R. K. 2020. Questioning Techniques and Teachers' Role in the Classroom. *Shanlax International Journal of Education*, 8(4), 45–49. https://doi.org/10.34293/education.v8i4.3260

222. Sharma, R., and Pattanayak, P. 2022. Paradigm Shift in School Education During Prime Minister Narendra Modi Era. *Indian Journal of Public Administration,* 68(3), 491–503

223. Shyer, M., Adey, P. S. 1981. *Towards a Science of Science Teaching.* Heinemann Educational.

224. Singer. A. J. 2003. *Social Studies for Secondary Schools: Teaching to Learn, Learning to Teach.* Lawrence Erlbaum Associates, Inc.

225. Singh, D. N. K., Yadav, A. K. 2017. *Inductive and Deductive Methods in Mathematics Teaching*. *International Journal of Engineering Research and Application,* Vol 7, No. 11 . https://www.ijera.com/papers/Vol7_issue11/Part-2/C0711021922.pdf

226. Smith, M. R. (n.d.). *Math Anxiety: Causes, Effects, and Preventative Measures*. https ://digitalcommons.liberty.edu/honors/255/

227. Sri Aurobindo Ashram Trust. *On Education. Collected Works of the Mother.* Vol 12. Sri Aurobindo Ashram.

228. Virginia Department of Education. 2022. *Standards of Learning (SOL) and Testing*. Retrieved September 13, 2022. https://doe.virginia.gov/testing/index.shtml

229. Svarupa, C. 1997. *Tattva-Bodha of Sankaracharya*. Central Chinmaya Mission Trust. https://namarupa.org/wp-content/uploads/2020/07/Tattva-Bodha-1997.pdf

230. Subramanyan, K. G. 2007. *The Magic of Making:* Essays on Art and Culture. Seagull Books.

231. Varma, S. 2015, July 20. Survey: Even Among Skilled Workers Joblessness is High. *The Times of India*. https://timesofindia.indiatimes.com/india/Survey-Even-among-skilled-workers-joblessness-is-high/articleshow/48138599.cms

232. Swaminathan, M. 2003. Training for Child Care and Education Workers in India. *International Journal of Early Years Education*, 2, 67–76. https://doi.org/10.1080/09669760.2003.10807107

233. Swami Vivekananda. 2010. *My Idea of Education*. Advaita Ashram.

234. Tagore, R. 1961. The Art of Movement in Education. In: R. Tagore and L. K. Elmhirst (Eds.), *Rabindranath Tagore Pioneer in Education: Essays and Exchanges between Rabindranath Tagore and L. K. Elmhirst.* John Murray.

235. Tan, Guangyu., Gupta, Amita., Wilgus, Gay. 2019. *Investment in Early Childhood Education in a Globalised World*. Palgrave Macmillan New York. https://doi.org/10.1057/978-1-137-60041-7

236. The Australian Federation of SPELD. 2018. *Understanding Learning Difficulties: A Guide for Parents*. https://uldforparents.com/wpcontent/uploads/2020/08/DSF10839_Auspeld_Learning-Difficulties_PARENTS_WEB.pdf

237. Tilak, J. B. G. 1988. Vocational Education in South Asia: Problems and Prospects. *International Review of Education*, 34(2), 244–257. https://doi.org/10.1007/BF01874549

238. ———. 2020. *Universal Secondary Education in India: Issues, Challenges and Prospects*. Springer Science and Business Media LLC.

239. Trudeau, F., and Shephard, R. J. 2008. Physical Education, School Physical Activity, School Sports and Academic Performance. *International Journal of Behavioral Nutrition and Physical Activity*, 5(1), 10. https://doi.org/10.1186/1479-5868-5-10

240. UNICEF. 2018. *Learning Through Play—Strengthening Learning Through Play in Early Childhood Education Programmes*. (2018). UNICEF Education Section, Programme Division. https://www.unicef.org/sites/default/files/2018-12/UNICEF-Lego-Foundation-Learning-through-Play.pdf

241. Varma, V. S. 2005. *The Basis for Curricular Choices in Science*. Proceedings of the International Seminar on Science Education. Vidya Bhawan Education Resource Centre. 99–103.

242. Vaughan, R. J. 1991. The New Limits to Growth: Economic Transformation and Vocational Education. *Phi Delta Kappan*, 72(6), 446–449.

243. Verma, E. 2017. Vocational Education in India - Issues and Challenges: A rational analysis. *International Journal of Academic Research and Development*, 2(5), 416–418.

244. Vidya Bharati. 2022. *Vidya Bharati*. Retrieved from Vidya Bharati: https://vidyabharti.net/

245. Vidya Bhawan Society. 1995. *Seminar on Environment Studies.* Vidya Bhawan Educational Resource Centre.

246. Virginia Board of Education. 2016. *Mathematics Standards of Learning.* https://www.doe.virginia.gov/home/showpublisheddocument/3038/637982465171900000

247. ———. 2021. *World Language Standards of Learning*. https://www.doe.virginia.gov/teaching-learning-assessment/k-12-standards-instruction/world-language/standards-of-learning

248. Vosniadou. S. 2003. *How Children Learn.* The International Academy of Education.

249. Vygotsky, L. S. 2004. Imagination and Creativity in Childhood. *Journal of Russian and East European Psychology*, 42(1), 7–97. https://doi.org/10.1080/10610405.2004.11059210

250. Wardle, Francis. 2021. *Collaboration With Families and Communities*. (2nd Edition). Zovio Inc.

251. Wheelahan, L. 2015. Not Just Skills: What a Focus on Knowledge means for Vocational Education . *Journal of Curriculum Studies,* 47(6), 750–762. https://doi.org/10.1080/00220272.2015.1089942

252. ———. 2019. *Knowledge, Competence, and Vocational Education*. John Wiley and Sons, Inc. eBooks (pp. 97–112). https://doi.org/10.1002/9781119098713.ch6

253. Whyte, J., and Anthony, G. (n.d.). *Maths Anxiety: The Fear Factor in the Mathematics Classroom*. https://www.lboro.ac.uk/media/wwwlboroacuk/external/content/schoolsanddepartments/mathematicalsciences/documents/seminars/Whyte%20and%20Anthony%20(2012)%20Maths%20Anxiety%20The%20Fear%20Factor%20in%20the%20Mathematics%20Classroom.pdf

254. Winch, C. 2000a. *Towards a New Conception of Vocational Training*. Routledge. https://doi.org/10.4324/9780203183274

255. ———. 2000b. *Education, Work and Social Capital: Towards a New Conception of Vocational Training*. Routledge.

256. Wolf, M. 2018. *Reader, Come Home: The Reading Brain in a Digital World*. HarperCollins.

257. IUCN. 1980. *World Conservation Strategy: Living Resource Conservation for Sustainable Development*. https://doi.org/10.2305/IUCN.CH.1980.9.en

258. World Health Organisation. 2021. *Promoting Physical Activity through Schools: A Toolkit*. World Health Organisation. https://apps.who.int/iris/handle/10665/350836

259. Xavier, Guillaume., Kyle, Grayson. 2023. *Security Studies: Critical Perspectives*. Oxford University Press.

260. Yamada, S. 2005. Socio-Moralist Vocationalism and Public Aspirations: Secondary Education Policies in Colonial and Present-Day Ghana. *Africa Today*, 52(1), 71–94.

261. Yeager, D. S., and Dweck, C. S. 2012. Mindsets That Promote Resilience: When Students Believe That Personal Characteristics Can Be Developed. *Educational Psychologist*, 47(4), 302–314. https://doi.org/10.1080/00461520.2012.722805

262. Yimwilai, S. 2015. An Integrated Approach to Teaching Literature in an EFL Classroom. *English Language Teaching*, 8(2), p14. https://doi.org/10.5539/elt.v8n2p14

263. Yonah, Y., and Saporta, I. 2006. The Wavering Luck of Girls: Gender and Pre-Vocational Education in Israel. *Journal of Middle East Women's Studies*, 2(3), 71–101. https://doi.org/10.2979/mew.2006.2.3.71

264. Zarrillo, J. 2011. *Teaching Elementary Social Studies: Principles and Applications*. Pearson.

حوالہ جات

1. چیلنج، جے۔ایس، 1983، پڑھنے کی ترقی کے مراحل، ہارکوٹ بریس کالج پبلشرز۔
2. ڈیئرڈن، آر۔ایف، 1968، سیکھنااور تجربہ، ابتدائی تعلیم کافلسفہ: ایک تعارف (26) روٹلیج اور کیگن پال۔
3. وزارت تعلیم۔2019 مسودہ قومی تعلیمی پالیسی 2019 کستوری رنگن کمیٹی رپورٹ (کے آر سی آر)

https://www.education.gov.in/sites/upload_files/mhrd/files/Draft NEP_2019_EN_Revised.pdf

4. وزارت تعلیم ۔ 2020 قومی تعلیمی پالیسی 2020 https://www.education.gov.in/sites/upload_files/mhrd/files/NEP_Final_English_0.pdf
5. این سی ای آر ٹی ۔ 2022 میں ۔ قومی درسیات کا خاکہ برائے اساسی سطح 2022 ۔ https://ncert.nic.in/pdf/NCF_for_Foundational_Stage_20_October_2022.pdf

قومی درسیات کے خاکے کی تشکیل کے لیے وسیع اور شمولیاتی طرزِ عمل

این سی ایف کے لیے قومی اسٹیئرنگ کمیٹی (این ایس سی) نے وزارت تعلیم اور این سی ای آر ٹی کے ساتھ مل کر این سی ایف-ایس ای کی ترقی کے لیے بڑے پیمانے پر جامع اور تکراری عمل تیار کیا۔ یہ عمل ہمارے ملک کے متنوع اور متحرک تعلیمی منظر نامے سے بھرپور استفادہ کرتا ہے۔

ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی شمولیت

ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں (یوٹی) کے ریاستی فوکس گروپوں کے قیام کے ساتھ یہ عمل شروع ہوا جس میں 4000 سے زیادہ ماہرین این سی ایف کی ترقی سے متعلق 25 موضوعات پر پوزیشن مقالات لکھنے کے لیے ایک ساتھ شامل ہوتے تھے۔ 32 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی طرف سے 600 سے زیادہ مقالات اور مضامین جمع کرائے گئے۔

ان 25 موضوعات پر ایک مربوط قومی نقطہ نظر کے ساتھ پوزیشن پیپر تیار کرنے کے لیے 25 نیشنل فوکس گروپ بھی بنائے گئے تھے۔

ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں نے ڈی آئی ای ٹی کی فعال شرکت کے ساتھ ملک بھر میں ضلع سطح پر مشاورت کا انعقاد کیا۔ این سی ایف کو تاثرات فراہم کرنے کے لیے 1550 سے زیادہ ضلع مشاورتی رپورٹیں (ڈی سی آر) پیش کی گئیں۔

ای سی سی ای، اسکولی تعلیم، اساتذہ کی تعلیم اور تعلیم بالغاں پر مختلف زمروں میں 100 سوالات کے ذریعے اساتذہ، معلم اساتذہ اور دیگر پیشہ ور افراد سمیت متنوع استفادہ کنندگان سے متعلقہ معلومات حاصل کرنے کے لیے مائی گو پلیٹ فارم پر ایک سروے بھی کیا گیا، جس میں 1,50,000 شرکا نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

استفادہ کنندگان کے ساتھ وسیع مشاورت

اس کے ساتھ ساتھ، حکومت ہند کی مختلف وزارتوں کے ساتھ ان کے وژن کو سمجھنے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے تعلیم کس طرح اہم ہے، اس کے لیے مشاورتی میٹنگیں منعقد کی گئیں۔ این جی اوز اور زمینی سطح پر کام کرنے والے دیگر اداروں نے اپنے تجربات اور تجاویز شیئر کیں۔ اسکول کی تعلیم سے اسکالروں کی توقعات پر ان سے تجاویز حاصل کرنے کے لیے یونیورسٹیوں میں مشاورت اور سیمینار منعقد کیے گئے۔ 200 سے زیادہ تعلیمی اداروں اور ماہرین نے بھی تفصیلی اور محتاط رائیں دیں۔ اساتذہ، والدین اور طلبا کے مختلف گروپوں کے ساتھ مشاورت کا اہتمام کیا گیا۔ ڈیجیٹل سٹیزن سینٹرک سروے برائے قومی نصاب (ڈی آئی ایس اے این سی) مختلف زمروں میں 10 سوالات کے ذریعے ہندوستان کے شہریوں سے معلومات حاصل کرنے کے لیے شروع کیا گیا تھا؛ والدین اور طلبا سمیت 13,00,000 سے زیادہ شہریوں نے اپنی آرا دیں۔

مسودہ کا عوامی اجرا

اسکولی تعلیم کے لیے این سی ایف کا ابتدائی مسودہ 6 اپریل 2023 کو عوام کے تبصرے کے لیے جاری کیا گیا تھا۔ یہ این سی ایف کو بہتر بنانے کے لیے استفادہ کنندگان سے تاثرات حاصل کرنے کے مقصد کے ساتھ کیا گیا تھا۔ 100 سے زیادہ اداروں اور معلّمین کی طرف سے 1500 سے زیادہ تفصیلی تجاویز موصول ہوئیں۔ اسکولی تعلیم کے بورڈوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے ساتھ مشاورت کی گئی۔ ان اقدامات سے این سی ایف تیار کرنے میں مدد ملی ہے۔

اس طرح، یہ این سی ایف ایک گہرے جامع عمل کا نتیجہ ہے جس میں اساتذہ، والدین، ریاستوں کے متعلقہ سرکاری محکمے، منتظمین، اسکول، تعلیم اور متعلقہ علاقوں میں کام کرنے والے این جی اوز، مختلف شعبوں کے ماہرین تعلیم، اسکالر اور ہندوستان کے دیگر شہری شامل ہیں۔

نوٹ

انسانیت کے ہر دور میں، علم تمام سابقہ نسلوں کے تخلیقی کارناموں کا مجموعہ ہے، جس میں موجودہ نسل اضافہ کرتی ہے۔

مابیئس اِسٹرپ (Mobius Strip) کا تصور علم کی لازوال، ترقی پذیر اور زندہ حقیقت کی علامت ہے۔ جس کا نہ کوئی آغاز ہے نہ اختتام۔

قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم 2023

32209

विद्यया S मृतमश्नुते

एन सी ई आर टी
NCERT

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

ISBN 978-93-5729-506-2